

سورہ سبا

رابطہ سورہ احزاب میں بیان کیا گیا تھا کہ تم توحید پر قائم رہو۔ اگرچہ احزاب (مشرکین کے جھٹے) تمہارے مقابلہ میں آجائیں فسخ اور کامیابی تمہاری ہی ہوگی۔ جیسا کہ غزوہ احزاب میں مشرکین کے مقابلہ میں تمہیں فسخ دی اب سورہ سبا میں فرمایا۔ مشرکین اگر مسئلہ توحید کو مان لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ ورنہ انہیں انکار و عناد پر وہی سزا دی جائے گی جو تو تم سبا کو دی گئی۔

سورہ سبا کو سورہ احزاب کے ساتھ معنوی ربط یہ ہے کہ سورہ احزاب میں ذکر کیا گیا ہے کہ اپنی بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں نہیں بن جاتی۔ اور منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہہ دینے سے وہ بیٹا نہیں بن جاتا۔ اور کسی کو شیخ غالب کہہ دینے سے وہ فی الواقع شیخ غالب نہیں بن جاتا۔ اب سورہ سبا میں انبیاء، ملائکہ اور جنات کے بارے میں مشرکین کے شبہات کا جواب دیا جائے گا کہ وہ شیخ غالب نہیں ہیں۔

خلاصہ سورہ سبا سے قرآن مجید کا چوتھا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی شیخ غالب نہیں جو اپنی مرضی کے مطابق اللہ تعالیٰ سے کام کر لے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں اور مصائب و بلیات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو۔ اور صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور اس کی پکار اور عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس حصے کے مرکزی مضمون دو ہیں۔ (۱) نفعی شفاعت قہری اور (۲) نفعی عبادت غیر اللہ۔ چنانچہ سورہ سبا میں نفعی شفاعت قہری کا بیان ہے۔ اور سورہ فاطر میں بطور نتیجہ و ثمرہ بیان کیا گیا کہ جب اللہ کے یہاں کوئی شیخ غالب نہیں تو پھر غیر اللہ (انبیاء کرام و ملائکہ) کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ اور انہیں حاجات میں مافوق لاسبا کیوں پکارتے ہو۔؟

اس کے بعد یسین، صافات اور ص میں مضمون اول (نفعی شفاعت قہری) کو بطریق ترقی بیان کیا گیا۔ چنانچہ سورہ یسین میں ذکر کیا گیا کہ ہم نے معاندین اور منکرین توحید کو پکڑا مگر ان کے مزعومہ سفارشیوں میں سے کوئی بھی انہیں ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکا۔ اور سورہ صافات میں فرمایا چھڑانا تو درکنار جن خاصان خدا یعنی انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مشرکین کا گمان ہے کہ وہ عند اللہ شیخ غالب ہیں وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے سامنے مصائب و بلیات میں انتہائی عاجزی اور زاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد سورہ ص میں فرمایا وہ نہ صرف اللہ کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کر رہے ہیں بلکہ بطور ابتلا بعض جسمانی مصائب و تکالیف میں خود گرفتار ہیں۔ اس طرح یہ تینوں سورتیں، سورہ سبا پر مرتب و مبنی ہیں۔ نیز سورہ زمر میں بھی یہ مضمون مذکور ہے کہ اللہ کے سامنے کوئی شیخ غالب نہیں۔ اس طرح سورہ زمر بھی سبا پر مبنی ہے۔ اسی طرح سورہ فاطر میں عبادت اور پکار کا مسئلہ بیان کیا گیا اور پھر سورہ زمر اور حویم میں ہر قسم کے دلائل سے اس کی توضیح کی گئی۔ اور شبہات کا جواب دیا گیا۔ اس طرح سورہ زمر اور حویم سب سورہ فاطر پر مرتب اور اس کی تفصیل ہیں۔ چونکہ سورہ سبا، یسین، صافات اور ص کا درجہ اول اور مبدی ہے۔ اور اسی طرح سورہ فاطر، زمر اور حویم کا مبدی اور درجہ اول ہے۔ اس لئے ان دونوں سورتوں کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے۔ حویم کے بعد تا آخر قرآن زیادہ تر تخریفاتِ اخرویہ و رقیامت کا بیان ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ حویم کے بعد سے تا آخر مستقل پانچواں حصہ قرار دیا جائے۔

سورہ سبا میں مرکزی مضمون نفعی شفاعت قہری ہے۔ جسے چھ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک دلیل نقلی اور ایک دلیل وحی ہے۔ اور چار عقلی دلیلیں ہیں۔ جن میں سے ایک علی سبیل الاعتراف من الخضم ہے۔ اور اصل مضمون کے بارے میں چار شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ پہلا شبہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ دوسرا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ اور تیسرا جنات کے بارے میں ہے اور چوتھا ملائکہ کے بارے میں ہے۔ آٹھ طریقہ قبائلے تبلیغ۔ تین درمیان میں اور پانچ آخر میں مذکور ہیں۔ موقع بموقع تخریفات اور زجریں وغیرہ بھی ہیں۔

تفصیلی خلاصہ

الحمد للہ الخ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ تمام صفاتِ کار سازی اس ذاتِ پاک کے ساتھ مختص ہیں جو سائے جہاں کی خالق و مالک اور ساری کائنات میں منصرف و مختار ہو دنیا میں بھی وہی کار سازی ہے اور آخرت میں بھی یہی معاملہ مایلیج فی الامرض الخ یہ پہلی دلیل کا دوسرا حصہ ہے۔ وہ عالم الغیب ہے اور کائنات کے ذرے ذرے سے باخبر ہے۔ اس لئے ایسے حکیم و خیر اور ایسی قدرت و سلطنت کے مالک کی بارگاہ میں سب عاجز و در ماندہ ہیں اور کوئی اس کے یہاں شیخ غالب نہیں۔ وقال الذین کفرو الخ یہ شکوہ ہے۔ کفار نہ صرف غیر اللہ کو خدا کے یہاں شیخ غالب سمجھتے ہیں بلکہ قیامت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ قل بلی و ربی الخ یہ جواب شکیوئی اور توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ قیامت ضرور آئے گی۔ اور ہر آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جو اب کو قسم کے ساتھ مؤکد کیا گیا۔ مقسم بہ (ربی) کے ایسے اوصاف ذکر کئے گئے ہیں جو توحید کی عقلی دلیل ہیں۔ یعنی وہ عالم الغیب ہے۔ کوئی ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ لیجزی الذین امنوا الخ یہ مومنوں کے لئے بشارتِ اخروی ہے۔ والذین سعوا الخ یہ معاندین کے لئے تخریفاتِ اخروی ہے۔

ویری الذین الخ یمینین اہل کتاب نفلی دلیل ہے یعنی اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعویٰ توحید پیش کیا ہے وہ سراپا حق ہے۔

وقال الذین الخ یہ شکوی ہے بل الذین لایؤمنون الخ جو اب شکوی۔ اقلہ دسیرو الخ یہ منکرین توحید اور جاحدین بعث کے لئے تخویفِ دنیوی ہے۔ ولقد آتینا داؤد الخ یہ شبہ اولیٰ کا جواب ہے۔ شبہ اولیٰ یہ تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح پڑھتے تھے۔ اور لوہا ان کے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم تھا جب نہیں اس قدر تصرف حاصل تھا تو کیا وہ خدا کے یہاں شیخ غالب نہ ہوں گے؟ تو اس کا جواب فرمایا کہ یہ تمام فضیلت و برتری ہم نے ان کو دی تھی یہ ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ اس لئے وہ شیخ غالب نہیں بن سکتے و تسلیم الریح الخ یہ دوسرے شبہ کا جواب ہے شبہ یہ تھا کہ ہوا اور جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع فرمان تھے۔ اول یہ چیزیں ان کے اپنے اختیار میں تھیں اور وہ شیخ غالب تھے فرمایا سلیمان علیہ السلام بے شک بڑے مرتبہ کے پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ لیکن چپیزیں ان کے اپنے اختیار و تصرف میں تھیں بلکہ ان کو ہم نے اپنے حکم سے ان کے ماتحت کر دیا تھا اور وہ انسان کے فائدے کے لئے ہمارے حکم سے کام کرتے تھے۔

فلما قضینا الخ تیسرے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین کا جنات کے ہائے میں بھی گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں کو کام میں لگا کر خود عبادت خانے میں لاکھی سے ٹیک لگا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اور اسی حال میں ان کی روح رفیقِ اعلیٰ سے جا ملی۔ لیکن لاکھی کے سہائے کی وجہ سے ان کا بدن مبارک اسی طرح کھڑا رہا اور جن بھی ان کو زندہ سمجھ کر کام میں لگے رہے۔ عرصہ کے بعد جب لاکھی کو دیمک لگ گئی اور وہ ٹوٹ گئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا بدن مبارک زمین پر گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ اب جنوں کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ وہ غیب نہیں جانتے۔ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اتنا عرصہ اس محنت شاقہ میں کیوں مبتلا رہتے۔ لقد کان الخ یہ تخویفِ دنیوی ہے۔ قوم سب کو دنیا میں کس قدر آرام و راحت اور عیش و عشرت کی زندگی سے ہمکنار کیا گیا۔ لیکن جب انہوں نے ناشکری کی تو ان کے ہلہاتے کھیتوں اور سرسبز و شاداب باغوں کو تباہ و ویران کر دیا گیا۔

قل ادعوا الخ (ع ۳) چوتھے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین فرشتوں کو بھی عند اللہ شفیع غالب مانتے تھے۔ فرمایا ان کے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں۔ اس لئے وہ شیخ غالب نہیں بن سکتے۔ ولا تنفع الشفاعۃ الخ یہ فی شفاعت تہری ہے یعنی خدا کے یہاں کوئی شیخ غالب نہیں۔ قیامت کے دن جب ملائکہ سے پوچھا جائے گا تو وہ صحیح صحیح بیان دیدینگے قل من یرزقکم الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من انھم جب تم مانتے ہو کہ سائے جہاں کا رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ سائے کی کائنات میں منصرف و مختار بھی وہی ہے۔ وانا وایتاکم الخ یہ پہلا طریق تبلیغ ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مشرکین سے خطاب میں لب و لہجہ نرم اختیار کیا جائے۔ قل لا اسئلكم الخ یہ دوسرا طریق تبلیغ ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہے۔ قل یجمع بیننا و بینکم الخ یہ تیسرا طریق تبلیغ ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کر کے فیصلہ فرمائے گا۔ اور ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا۔ ویقولون متی الخ یہ شکوی ہے۔ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کا معین وقت بتایا جائے قل لکم مبعاد الخ یہ جواب شکوی ہے۔ اس کا وقت مقرر ہے۔ وہ اپنے وقت پر ضرور آئے گا۔ اور اس میں ہرگز کمی بیشی نہ ہوگی۔

وقال الذین کفرو الخ (۲۶) یہ شکوی ہے۔ ولوتزی الخ یہ تخویفِ اخروی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا میں گمراہی اختیار کی اور دوسروں کو گمراہ کیا، قیامت کے دن جب عذاب کو دیکھیں گے تو سخت نادم ہوں گے مگر بے سود۔ وما ارسلنا الخ یہ تخویفِ دنیوی ہے۔

قل ان ربی الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ روزی کی فراخی اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور وہی سائے جہاں میں منصرف و مختار ہے۔ وما اموالکم الخ یہ زجر ہے۔ من امن و عمل الخ بشارتِ اخروی والذین یسعون الخ زجرِ تخویفِ اخروی۔ قل ان ربی الخ اعادہ دلیل ثالث و یوم یحشدھم الخ تخویفِ اخروی و اذا تتلی علیہم الخ شکوی۔ وکذب الذین الخ تخویفِ دنیوی۔

قل انما اعظکم الخ (۵۷) یہ ترغیب الی التوحید اور جو حقا طریق تبلیغ ہے۔ قل ما سألکم الخ پانچواں طریق تبلیغ۔ تبلیغ حق پر میں تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا رب حق کھول کر بیان فرماتا ہے۔ اور وہی علام الغیوب ہے۔ قل جاء الحق الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ دین حق کو غلبہ حاصل ہو چکا ہے۔ دلائل حق کے سامنے باطل ہمیشہ مغلوب رہیگا۔ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ تمہیں اپنے اعمال درست کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ میرے اعمال کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ ولوتزی اذ فرعوا۔ تا۔ فی شک مریب۔ تخویفِ اخروی۔

۱۲ الحمد لله الخ يا صل مدعا پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس دلیل کے دو حصے ہیں اول ساری کائنات میں متصرف و مختار اور سارے جہان کا مالک اللہ ہی ہے دوم وہ عالم الغیب ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں پہلی آیت میں دلیل کا پہلا حصہ مذکور ہے یعنی تمام صفات کار سازی کا مالک اللہ ہے۔ ساری کائنات ہی کے ملک اور تصرف میں ہے اس عالم کون و فساد میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اس کے اختیار و تصرف سے ہو رہا ہے اس میں غیر خدا کا سرور و دخل نہیں ہے۔ اللہ عزوجل خلقا و ملکا و لقا و فابا الیجاد و الاعداء و الاحیاء و الامواتہ جمیعہ ما و حید فیہما و اخلا فی حقیقتہما و خارجا عنہما متمکنا فیہما فکان تیز لہذا العالم بالاسرار (روح ج ۲۲ ص ۱۳۱) ۱۲ دلہ الحمد

كَفَرُوا وَالْآتَيْنَا السَّاعَةَ قُلْ بَلِي وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ

منکر ہے نہ آئے گی ہم پر قیامت تو کہہ کیوں نہیں تمہارے میرے رب کی البتہ آئے گی تم پر

عِلْمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ

اس عالم الغیب کی غائب نہیں ہو سکتا اس سے کچھ ذرہ بھر آسمانوں میں

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا

اور نہ زمین میں اور کوئی چیز نہیں اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی جو نہیں

فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۱۲ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ہے کھلی کتاب میں تاکہ بدل دے ان کو اللہ جو یقین لائے اور کئے

الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۱۳

بھلے کام وہ لوگ جو ہیں ان کیلئے ہے معافی اور عزت کی روزی و

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَئِكَ لَهُمْ

اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرنے کو ان کو بلا کا

عَذَابٌ مِّن رَّجْزِ أَلِيمٍ ۱۴ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا

عذاب ہے دردناک اور دیکھ لیں جن کو کجہ ملی ہے

الْعِلْمَ الَّذِي أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ مِنَ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ لَا

کچھ کہ جو تجھ پر اترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہے اور

يَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۱۵ وَقَالَ

سجھاتا ہے راہ اس زبردست خوبوں والے کی و اور کہنے

الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُنْبِئُكُمْ

لے منکر ہے ہم بتلائیں تم کو ایک مرد کہ تم کو خبر دیتا ہے

إِذَا مَرَّكُمْ كُلٌّ مِّنْ أُمَّمٍ مُّثَلِّفٌ لِّقَلْبِكُمْ فَاقْبَلُوا

جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے تم کو پھرنے سے جسنا ہے

الخ جس طرح دنیا میں سب کچھ دینے والا اور سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح آخرت میں کوئی متصرف و مختار ہوگا اور آخرت کی تمام نعمتیں بھی وہی عطا فرمائے گا اس لئے دنیا و آخرت ہر دو سرا میں وہی صفات کار سازی کا مالک ہے چنانچہ الحمد لله۔ تا۔ فی الارض میں دنیا کی نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کے لائق حمد (صفات کار سازی) ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دلہ الحمد فی الاخرتہ میں اخروی نعمات پر باری تعالیٰ کا مستحق حمد (صفات کار سازی) ہونا ذکر کیا گیا ہے جس طرح دنیا میں وہ متصرف و مختار اور لائق حمد ہے اسی طرح آخرت میں بھی وہی مالک و مختار اور لائق حمد (صفات کار سازی) ہے نہو المحمود فی الاخرتہ کما انه المحمود فی الدنيا و هو المالك للأخرتہ کما انه المالك للاولیٰ (قطبی جلد ۱۲ ص ۲۵۹) وهو الحکیم الخبیر یا قبل کی دوسری علت ہے وہ حکمت و تدبیر کا مالک اور ہر چیز سے باخبر ہے اس کا کوئی کام حکمت اور دانائی سے خالی نہیں ہوتا اور وہ ہر محتاج اور مصیبت زدہ سے باخبر ہے اور سب کی کار سازی فرماتا ہے کہ يعلم ما یلیہ الخ یہ پہلی عقلی دلیل کا دوسرا حصہ ہے یعنی وہ عالم الغیب ہے اور کائنات کے ذرے ذرے جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے بیج وغیرہ جس سے پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا یعنی سبزہ جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے بارش، اولے برکات اور اللہ کے فرشتے وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف جاتا ہے اعمال۔ ارواح۔ فرشتے بقصد تعظیم و احاطہ ہے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی چیز اس کے مخفی نہیں وهو الرحیم الغفور۔ یہ بھی بمنزلہ علت ہے اس دلیل کے دونوں حصوں سے ثابت ہو گیا کہ سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی مہربان اور بخشنا آتش گر ہے اور کوئی اس سے زبردستی کام کرنے والا نہیں ہے اور اس کی بارگاہ میں کسی کو شفیع غالب نہ سمجھو۔ الرحیمو مہربان جو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا الغفور توبہ کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے ۱۵ وقال الذین کفروا الخ یہ شکوہ ہے کفار نے صرف توحید کا انکار کرتے ہیں بلکہ وہ قیامت کے بھی منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی قل بلی الخ یہ جواب شکوہ ہے اور توحید کی دوسری عقلی دلیل ہے۔ فرمایا جواب دو۔ کیوں نہیں آئیگی؟ ضرور آئے گی مجھے اپنے مالک و مربی کی تم جو عالم الغیب ہے اور زمین و آسمان میں ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز بھی اس سے ادھل نہیں۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اس کے علم میں ہے کتاب میں سے یا تو لوح محفوظ یعنی علم الہی مراد ہے یا صحائف طائکہ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی راجح ہے یعنی تمام اعمال وغیرہ و کبریٰ کو فرشتے اپنے صحائف میں لکھتے ہیں تاکہ ان کے مطابق جزا و اور سزا دی جائے ۱۲ لیجزی الذین الخ یہ بشارت اخروی ہے اور لام لتأتینکم کے متعلق ہے اور یہ اس کی علت ہے یعنی قیامت ضرور آئے گی۔ تاکہ مومنوں کو ان کے اعمال کی جزا دی جائے ایمان والوں کی جزا یہ ہوگی۔ کہ ان کی کوتاہیوں سے درگزر کیا جائیگا

بجواب شکوہ
دوسری عقلی دلیل
بشارت اخروی
آخروی۔ سب کو دیکھ

منزلہ

کرنے والا ہے ۱۵ وقال الذین کفروا الخ یہ شکوہ ہے کفار نے صرف توحید کا انکار کرتے ہیں بلکہ وہ قیامت کے بھی منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی قل بلی الخ یہ جواب شکوہ ہے اور توحید کی دوسری عقلی دلیل ہے۔ فرمایا جواب دو۔ کیوں نہیں آئیگی؟ ضرور آئے گی مجھے اپنے مالک و مربی کی تم جو عالم الغیب ہے اور زمین و آسمان میں ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز بھی اس سے ادھل نہیں۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اس کے علم میں ہے کتاب میں سے یا تو لوح محفوظ یعنی علم الہی مراد ہے یا صحائف طائکہ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی راجح ہے یعنی تمام اعمال وغیرہ و کبریٰ کو فرشتے اپنے صحائف میں لکھتے ہیں تاکہ ان کے مطابق جزا و اور سزا دی جائے ۱۲ لیجزی الذین الخ یہ بشارت اخروی ہے اور لام لتأتینکم کے متعلق ہے اور یہ اس کی علت ہے یعنی قیامت ضرور آئے گی۔ تاکہ مومنوں کو ان کے اعمال کی جزا دی جائے ایمان والوں کی جزا یہ ہوگی۔ کہ ان کی کوتاہیوں سے درگزر کیا جائیگا

موضع قرآن و یعنی قیامت اس واسطے آئی ضرور ہے ۱۲ منقذ یعنی اس واسطے قیامت آئی ہے کہ جو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لیں ۱۲ منہ

وتأخيراً (البر السعد جلد ۷ ص ۷۰) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَخِ اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور فرمانبردار بندوں کے لئے اللہ کی قدرت کاملہ پر واضح دلیل ہے اور اس سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اور یہ کام اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اسی دلالت و اوضاحت علیٰ کمال قدس نے اللہ عزوجل وانہ لا یجزاہ البعث بعد الموت و تفرق الاجزاء المعاطة بہا روح ج ۲۲ ص ۱۱۱۱ ولقد اتینا داؤد الخ یہ پہلے شبہ کا جواب ہے داؤد علیہ السلام کو ہم نے بڑی بزرگی دی۔ پہاڑ اور پرندے ان کے ساتھ مل کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے اور لوہا ان کے ہاتھ میں موم کر دیا لیکن اتنی خوبوں کے باوجود وہ شیخ غالب نہیں بن سکتے کیونکہ یہ

وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نَذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۱۱

اور جو کوئی پھرے ان میں سے ہم سے حکم سے پھلکھائیں ہم اس کو آگ کا عذاب دے
یعملون لہ ما یشاء من محاریب و تمائیل و جفان

بنائے اسکے واسطے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اور تصویریں اور سخن
کالجواب وقد ورتسیت اعملوا ال داود شکر اہ

جیسے تالاب اور دیکھیں چولہوں پر مٹی ہوئی کام کرو اسے داؤد کے گھر والو احسان مان کر
وقلیل من عبادی الشکور ۱۲ فلما قضینا علیہ

اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں احسان ماننے والے پھر جب مقرر کیا ہم نے اس پر
الموت ما دلہم علی موتہ ال اذ ابۃ الارض

موت کو نہ جتلا یا ان کو اس کا مرنا مگر کبڑے نے سخن کے
تا کل و منساتہ فلما خرت تبینت لجن ان لوکانوا

کھاتا رہا اس کا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر
یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب الہین ۱۳

یہ کہتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں
لقد کان لسبانی مسکنہم ایه جنتین عن

تحقیق لہ قوم سب کو تھی ان کی بستی میں نشانی دو باغ
یمنین و شمالہ کلوا من رزق ربکم و

داہنے اور بائیں کھاؤ روزی اپنے رب کی اور
اشکروا لہ بلدۃ طیبۃ و رب عفور ۱۵

اس کا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب ہے گناہ بخشنے والا
فا عرضوا فارسلنا علیہم سبیل العرم و

سودھیاں میں نہ لائے بلکہ پھر چھوڑ دیا ہم نے ان پر ایک نالا زور کاٹ اور

تمام خوبیاں اور طاقتیں ان کے قبضہ میں نہ تھیں بلکہ یہ سب کچھ
ہمارے قبضہ و تصرف میں تھا اور یہ خوبیاں ہم نے ان کو عطا
کی تھیں۔ مجاہد اس سے پہلے قلنا مقدر ہے یعنی ہم نے
فرمایا۔ اے پہاڑ! اس کے ساتھ مل کر تسبیح کا ورد کرو جب
حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کی تسبیح کرتے تو اللہ کے حکم سے
پہاڑ بھی زبان قال سے ان کے ساتھ باواز بلند تسبیح کرتے۔
(روح، مارک وغیرہ) والطیر ابو عمر کے نزدیک سینخا
مقدر کا مفعول ہے اسی و سخننا الطیر حضرت شیخ
قدس سرہ کے نزدیک یہی راجح ہے لیکن سیبویہ کے نزدیک یہ
مفعول معہ ہے (قرطبی ج ۴ ص ۲۶۱) پہلی صورت میں مطلب
یہ ہوگا کہ ہم نے پرندوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی تسبیح اور تقدیس میں
داؤد علیہ السلام کے ساتھ شریک ہو جائیں اللہ والنا لہ
المحدید الخ اور ہم نے لوسہ کو داؤد علیہ السلام کے لئے نرم
کر دیا حضرت ابن عباس جن اور مقاتل رضی اللہ عنہم فرماتے
ہیں لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں موم اور گندھے
ہوئے آٹے کی طرح نرم تھا۔ وہ جو چیز چاہتے آگ اور تھوڑے
کے بذیری نہایت آسانی سے بنا لیتے بعض نے کہا ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے ان کو اس قدر قوت عطا فرمادی تھی کہ وہ لوسہ کی
سختی کے باوجود جس طرح چاہتے موڑ لیتے اور ہاتھ کی قوت ہی سے
آگ کی تاریں کھینچ لیتے۔ (خازن، ابن کثیر، قرطبی) سا بغات پوری
اور مکمل زر ہیں۔ جو انسان کے سارے بدن کو ڈھانپ لیں۔
سا بغات اسی دروغا سا بغات اسی کو اصل ناصات
واسعات (قرطبی ج ۴ ص ۲۶۱) اور ان اعمال سے پہلے قلنا
مقدر ہے و فتدر فی السور۔ السور حوز ما یخشن
و یعلظ (امام راغب) یعنی سخت اور ورشت چیز کو جوڑنا
مراد زرہ بنا اور اس کے حلقوں کو باہم جوڑنا ہے قدر حفظ السور
یعنی زرہوں کے حلقے بنانے میں ایک انداز کو قائم رکھو اور حلقوں

جو اس لئے بنا لائے
پہاڑ بھی تسبیح کرتے

موضح قرآن و حضرت سلیمان کا تخت تھا جس پر سب

لشکر چلتا باؤ اس کو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام آدھون
میں لے پہنچی اور پچھلے تانبہ کا چشمہ اللہ نے نکال دیا۔ یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈھال کر جن باسن بناتے بہت بڑے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بنتا ۱۲ منہ حضرت سلیمان جنوں کے
ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم ہوا کہ میری موت پہنچی۔ جنوں کو عمارت کا نقشہ بنا کر آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر زندگی میں مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک
جن بناتے سنے کہ پوری بن چکی جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گراتب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیوں پاس دعویٰ کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے ۱۲ منہ و
بلقیس جو سبکی بادشاہ تھی ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پالی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا اور پیچھے تین کھڑکیاں رکھیں اونچی اونچی زمینوں کے واسطے سارے برس مینہ کا پانی موجود
رہتا جتنا چاہتے خرچ کرتے خوب سرسبز و آباد ملک ہوا ۱۲ منہ۔

فتم الرحمن و یعنی باسیلی کہ پر پشہا بند کردہ بودند ۱۳۔

میں لے پہنچی اور پچھلے تانبہ کا چشمہ اللہ نے نکال دیا۔ یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈھال کر جن باسن بناتے بہت بڑے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بنتا ۱۲ منہ حضرت سلیمان جنوں کے
ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم ہوا کہ میری موت پہنچی۔ جنوں کو عمارت کا نقشہ بنا کر آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر زندگی میں مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک
جن بناتے سنے کہ پوری بن چکی جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گراتب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیوں پاس دعویٰ کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے ۱۲ منہ و
بلقیس جو سبکی بادشاہ تھی ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پالی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا اور پیچھے تین کھڑکیاں رکھیں اونچی اونچی زمینوں کے واسطے سارے برس مینہ کا پانی موجود
رہتا جتنا چاہتے خرچ کرتے خوب سرسبز و آباد ملک ہوا ۱۲ منہ۔

کی مقداروں میں تناسب کو مد نظر رکھتے تھے بڑے نہ ہوں، والمعنی المقصد فی نسبہ السدر و ۶ بحیث تناسب حلقہا (روح ج ۲۲ ص ۱۱)، واعملوا الصالحات

حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی آل سے ہے کسب معاش کے لئے بے شک مذکورہ بالا کام کرو لیکن اعمال صالحہ بجا لانا اصل مقصد زندگی ہے اس سے فائل نہ ہونا۔ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں اور عمل کی جزا دوں گا۔ اسی لستہ مخلوقین الا لعمل الصالحہ فاعملوا ذلک و اکثر و امنہ و الکسب فتدروا فیہ (کبیر جلد ۷ ص ۷۷) ۱۲

ولسلیمن الخ یہ دوسرے شہ کا جواب ہے حضرت سلیمان علیہ السلام ایک عظیم المرتبت پیغمبر اور ایک کبیر الشان بادشاہ تھے۔ ہوا ان کے ماتحت تھی اور جن ان کے فرمانروا تھے۔ ایسی شان و عظمت کے باوجود وہ عند اللہ شفیع غالب نہیں بن سکتے کیونکہ یہ تمام چیزیں ان کے اپنے قبضہ و اختیار میں نہ تھیں بلکہ ہم نے اپنے حکم سے ہوا کو ان کی مایع کر دیا۔ وہ جہاں چاہتے ہوا ان کے تخت کو اٹھا کر لے جاتی۔ عند وہاں شہرا الخ ہوا اس قدر زین رفتاری سے چلتی کہ ایک مہینہ کی پیدل مسافت دن کے پہلے چلتے ہیں اور ایک ماہ کی مسافت دن کے چھپے حصے میں طے کر لیتی قال قتادة

كانت تقطع في العند والى قرب السردال مسيرة مشهورة في السوادح من بعد السردال الى الغروب مسيرة مشهورة (مجموع جلد ۷ ص ۱۲) ۱۳

واسلنا الخ ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا۔ بغیر آگ کی حرارت کے تانبہ پانی کی طرح سیال تھا اور ان سے دیگیں۔ پیانے اور جو چاہتے آسانی سے بنو لیتے اذاب اللہ لسلیمان الخاس

كما الان لداؤد الحدید (خازن ج ۵ ص ۲۳۳) ومن الجن الخ ای وسحرنا من الجن من يعمل (مدارک) ہم نے جنوں کو سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جو ہمارے حکم سے اس کے سامنے آل کی مرضی کے مطابق مختلف خدمات انجام دیتے تھے۔ ومن یزغ الخ جنوں میں سے جو ہمارے حکم کے مطابق سلیمان علیہ السلام کی اطاعت نہ کرتا بلکہ ان کی اطاعت سے سرتابی کرتا تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے۔ ان جنوں پر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا ہوتا تھا۔ یہ فرشتہ جنوں کو نظر نہیں آتا تھا۔ جو جن نافرمانی کرتا فرشتہ اسے آگ کے کوڑے سے مارتا (خازن، روح) بہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ، لیکن اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے آخرت کا عذاب مراد ہے ای عذاب النار فی الاخرة كما قال اکثر المفسرین وروی ذلك عن ابن عباس (روح ج ۲۲ ص ۱۱) ۱۴

یعملون لہ الخ محاریب، محراب کی جمع ہے۔ مراد عبادت خانے، امام قنادۃ فرماتے ہیں محاریب سے عالیشان محلات اور مساجد مراد ہیں (بجر، روح) تماثل، تمثال کی جمع اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے جاندار تصاویر مراد ہیں اور حضرت سلیمان ع کی شریعت میں تصویر سازی جائز تھی۔ لیکن ہماری شریعت میں حرام ہے وھذا یدل علی ان التصویر کان مباحا فی ذلک الزمان ونسخ ذلک لبشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (قرطبی ج ۴ ص ۲۷۲) یعنی مفسرین کے نزدیک اس سے غیر جاندار اشیا کی تصویریں یا پتھر، تانبے اور شیٹے سے بنی ہوئی مختلف اشیا مراد ہیں قبیل کانت من زجاج ولخاس در خام تماثل اشیا لیست بحیوان (ایضاً) امام رازی فرماتے ہیں محاریب سے عالیشان محلات اور تماثل سے ان کی دیواروں پر بنائے گئے نقش و نگار مراد ہیں المحاریب اشارۃ الی الابنیۃ الرفیعة... والتماثل صلیکون فیہا من النفوش (کبیر ج ۷ ص ۱۱) لیکن حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ پاپائیاں مراد ہوں چونکہ چار پائی انسان کے قد و قامت کے برابر ہوتی ہے اس لئے اسے تمثال اور مثال کہا جاتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں منزلت عن المثال یعنی میں چار پائی سے اترا آئی۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے لکھا ہے مثال کے معنی چار پائی اہل لغت نے لکھے ہیں لیکن مثال کے معنی چار پائی ہم نے نہیں دیکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جفان، جفنتہ کی جمع ہے اور الجواب، جاببہ کی جمع ہے یعنی حوض توحفان سے ایسی بڑی بڑی صحیحیں مراد ہیں جن میں بیک وقت پوری جماعت کھانا کھا سکے خذ ورسا سبیت ایسی بڑی اور بھاری دیگیں جو ایک جگہ قائم رہیں اور اٹھائی ہی نہ جاسکیں حضرت سلیمان علیہ السلام یہ تمام چیزیں جنوں سے بنواتے تھے۔ جو اللہ کے حکم سے ان کے ماتحت تھے اعمالوا ال داؤد مشکرا الخ اس سے پہلے قلنا مخدوف ہے یعنی ہم نے کہا آل داؤد سے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے متعلقین مراد ہیں۔ اے آل داؤد! ان بے پامیاں انعامات خداوندی کا شکر بجالاؤ۔ یعنی نیک عمل کرو میرے بندوں میں شکر گزار اور اعمال صالحہ بجالانے والے بہت کم ہیں ۱۵ فلما قضینا الخ ای ادفعنا علی سلیمان الموت حاکمین بہ علیہ

روح ج ۲۲ ص ۱۱) یعنی جب ہم نے اپنے فیصلے کے مطابق سلیمان علیہ السلام پر موت واقع کر دی ماد لھم ضمیر مفعول جنوں کی طرف مائدے جیسا کہ مشہور ہے فالضمیر فی دلھم عائد علی الجن الذین یعملون لہ (بجر ج ۷ ص ۱۱) یا اس سے جن اور آل داؤد اور دوسرے لوگ بھی مراد ہیں (ماد لھم) ای الجن و آل داؤد (مدارک) اور دابة الارض سے دیکھ مراد ہے جو ایک قسم کا کڑا ہے اور لکڑی کو کھاتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ لیکن اس کی تکمیل سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی۔ اور وفات سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی گئی۔ انھوں نے والد بزرگوار کی وصیت کے مطابق بیت المقدس کی تکمیل کے کام پر جنوں کو مامور فرمایا اور خود کام کی نگرانی فرماتے تھے۔ یہی تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا کہ ان کی اجل قریب آپہنچی چنانچہ ایک روز وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) حسب دستور جنوں کو کام میں مصروف پا کر خود عجب خانے میں لاکھی پر ٹیک لگا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اور اسی حال میں روح مبارک نفس غصری سے پرواز کر گئی طویل مدت تک آپ اسی ہیئت میں رہے جن اور دوسرے لوگ یہی سمجھتے تھے کہ آپ زندہ ہیں۔ اور عبادت میں مصروف ہیں۔ اور جن بھی باقاعدہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ اور جنوں نے تعمیر کا کام مکمل کر لیا اور اللہ کے حکم سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاکھی کو دیکھنے یہاں تک کھا لیا کہ وہ ٹوٹ گئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام گر پڑے۔ اب جنوں کو اور دوسرے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ان کی موت تو عرصہ سے واقع ہو چکی ہے اور اتنا عرصہ ان کا جسم لاکھی کے سہارے اپنی وضع پر قائم رہا ہے اب جنوں پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ وہ غیب نہیں جانتے۔ ان کا غیب دانی کا دعویٰ غلط ہے۔ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اتنا طویل عرصہ اس ذلت آمیز محنت و مشقت میں کیوں مبتلا رہتے حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کو اللہ تعالیٰ نے دو ملکوں کے لئے پوشیدہ رکھا۔ اول اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے۔ اگر جنوں کو ان کی وفات کا علم ہو جاتا تو وہ کام کو وہیں چھوڑ دیتے۔ دوم۔ جنوں کو دعویٰ تھا کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کو ان سے پوشیدہ رکھ کر ان کے اس جھوٹے دعویٰ کا پول ظاہر فرمایا اور ایا قال قتادة وعیبرہ کانت الجن تدعی علم الغیب، فلما مات سلیمان علیہ السلام و خفی موتہ علیہم (تنبیت الجن ان لوکانوا یعلمون الغیب مالبثوا فی العذاب المہین) قرطبی، یہ تیسرے شہ کا جواب ہے بشرکین جنوں کو عالم الغیب اور شفیع غالب ماننے ہیں حالانکہ یہ واقعہ ان کے دعویٰ کو رد کرتا ہے جن کو یہی پتہ نہ چل سکا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ ان کو زندہ سمجھ کر ان کے ڈر سے سال بھر ذلت آمیز محنت و مشقت میں مبتلا رہے وہ کسی طرح بھی غیب دان اور شفیع غالب نہیں ہو سکتے حضرت شیخ فرماتے ہیں تنبیت فعل لازم ہے اور ان لوکانوا الخ جملہ الجن سے بدل الاشتمال ہے اور

مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام گر پڑے تو جن ظاہر ہو گئے یعنی ان کے بارے میں بی بات ظاہر ہو گئی کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اتنا عرصہ عذاب مہین میں گرفتار نہ رہتے لہذا لفظ کان الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ملک سادہی علاقہ ہے جسے اب یمن کہا جاتا ہے یمن کا سب سے پہلا بادشاہ سبا بن یثجب بن یعرب بن قحطان تھا یہ ملک اسی کے نام سے موسوم ہوا۔ سبا کے دس بیٹے تھے جن سے اس کی نسل پھیلی۔ سبا سے یہاں سبا کی اولاد اور اس کا قبیلہ مراد ہے (مارک، روح) شکر گزار بندوں کے ذکر کے بعد سرکش اور ناشکر گزار لوگوں کا ذکر کیا گیا تاکہ مشرکین قریش اس سے عبرت حاصل کریں۔ جس طرح قوم سبا کو سرکشی اور ناشکری کی وجہ سے تمام نعمتوں سے محروم کر دیا گیا اسی طرح مشرکین قریش پر اللہ کا عتاب سکتا

بَدَلْنَهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِي أُكُلِ خَمْطٍ وَقِ

دیئے ہم نے ان کو بدلے میں ان دو باغوں کے دو اور باغ جن میں کچھ میوہ کی سیلا تھا اور

أَثَلٍ وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝۱۱ ذَلِكْ جَزَيْنَهُمْ بِمَا

جھاؤ اور کچھ بیدر سے اور یہ بدلہ دیا ہم نے انکو اپنی

كَفَرُوا ط وَهَلْ يُجْزَىٰ إِلَّا الْكُفُورَ ۝۱۲ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

ناشکری کی اور ہم یہ بدلہ اسی کو دیتے ہیں جو ناشکر ہو اور رکھی ہم نے ان میں

وَبَيْنَ الْقَرْمِيَّتِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قُرَىٰ ظَاهِرَةً وَ

اور ان بستیوں میں جہاں ہم نے برکت رکھی ہے ایسی بستیاں جو راہ پر نظر آتی ہیں اور

قَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سَيْرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝۱۳

مزیں مقرر کر دیں ان میں آنے جانے کی پھر وہ ان میں راتوں کو اور دنوں کو امن سے

فَقَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

پھر کہنے لگے اے رب ہمیں دراز کرے ہماری سفروں کو اور آپ اپنا برا کیا

فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزِقٍ ۝۱۴ إِنَّ

پھر کر ڈالا ہم نے ان کو کہانیاں اور کر ڈالا پیر کر مکرے مکرے اس

فِي ذَلِكْ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝۱۵ وَلَقَدْ صَدَقَ

میں پتے کی باتیں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کو اور سچ کر دکھلائی

عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنْ

ان پر ایسے ابلیس نے اپنی شکل پھر اسی کی راہ چلی مگر مقررے سے

الْمُؤْمِنِينَ ۝۲۰ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

ایماندار کی اور اس کا ہے ان پر کچھ زور نہ تھا

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنهَا فِي

مگر اتنے واسطے کہ معلوم کر لیں ہم اسکو جو یقین لاتا ہے آخرت پر جدا کر کے اس سے جو رہتا ہے آخرت کی طرف

ہے۔ آیتہ۔ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی نشانی اور اس کی قدرت کی دلیل آیتہ دلالت علی وحدانیتنا و قدسرتنا (معالم بوخازن ج ۵ ص ۲۳۵) جنتوں کی خبر مقدمہ میں ہے۔ ای لہم جنتان یا یہ آیتہ سے بدل ہے۔ امام قتادہ فرماتے ہیں جنتان سے دو باغ مراد نہیں بلکہ باغوں کے دو سلسلے مراد ہیں۔ ایک شکر گزراؤ اور دوسرا باغیں جانب پھیلا ہوا تھا۔ المراد بالجنتین علی ما روی عن قتادۃ جماعتان من لبانتین جماعۃ عن یمنین بلدھم و جماعۃ عن شمالھ (روح ج ۲ ص ۱۲۵) باغوں کے یہ دونوں سلسلے سینکڑوں میلوں میں پھیلے ہوئے تھے اور یہ باغات لڑی میووں اور پھلوں اور خوشبودار درختوں پر تھیں تھے ملک کی آب و ہوا بھی بہت عمدہ اور لطیف تھی کلاوا من رزق ربکم الخ ای قلنا۔ کیونکہ جب گذشتہ زمانے کے صیغہ امر کی حکایت ہو تو اس سے پہلے قلنا مخدوف ہوتا ہے آتی گونا گوں نعمتیں رب مہربان نے ان کو عطا فرمائیں اور مطالبہ صرف یہ تھا کہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔ ایسی ہی نعمتیں اللہ نے عطا کیں اور ایسا مہربان آفاک غلیظوں اور نافرمانیوں پر سچے دل سے معافی مانگو تو فوراً معاف فرمادے ایسے مہربان رب اور محسن مالک کی نافرمانی اور ناشکری وہی کر سکتا ہے جو پرلے درجے کا بد بخت اور سرکش ہو کہ فاعل صنوا الخ قوم سب نے اللہ کے شکر سے اعراض کیا اور عیش و عشرت اور مال و دولت کے نشہ میں مجبور خدا کا احسان ہی بھول گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ناسپاہی اور کفران کی سزا دی کہ ان پر ایک نہایت ہی زبردست سیلاب بھیجا جو ان کے باغوں، کھیتوں اور مکانات کو تباہ و برباد کر کے بہا لے گیا۔ اور خوشبودار اور لذیذ میوہ دار درختوں کے طویل و عریض باغات کا نام و نشان مٹ گیا اور جنگلی خود رو جھاڑ، ہدمزہ پھل جھاڑ کے درخت اور کچھ

سبب اعادہ لفظ کان
سبب الخ لہذا بعد
عید ۱۲ سبب اعادہ
فما عرضوا
الخ لہذا بعد

ہوں گے امام ابو عبیدہ کے نزدیک خَمْط ہر ہدمزہ اور خاردار جھاڑ کو کہتے ہیں۔ اس صورت میں خَمْط اکلے سے بدل ہوگا۔ کذا فی الروح واختارہ الشیخ قدس سرہ۔

موضع قرآن وال جب اللہ نے چاہا کہ عذاب بھیجے پھونس پیدا ہوئے اس پانی کے بند میں اس کی جڑ کرید ڈالی ایک بار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھیر گیا۔ کام سے جاتی رہی سمجھے وہ قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی۔ اور کچھ جو رہے ان باغوں کے بدلے یہ چیزیں پانے لگے و برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک سے شام تک راہ آہن کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیرت آرام میں آتی، لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکوں کی خیر سننے میں سفروں میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہم کو بھی ہو یہ بڑی ناشکری ہوتی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں وہ پہلے دن ابلیس نے کہا لاحتنکن ذمیتہ الاقلیلاً۔ ویسے ہی نکلے۔

۲
۸

شَيْكٌ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۲۱﴾ قُلْ ادْعُوا
 دعوے میں اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تو کہہ بیکارواں
 الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ
 ان کو جن کو تلوہ گمان کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ مالک نہیں ایک ذرہ
 ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهَا
 بھر کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں
 مِنْ شَرٍّ لَكُمْ وَمَالَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ
 کچھ سا بھلا اور نہ ان میں کوئی اس کا مددگار اور کام نہیں آتی
 الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ طَحَّتْ إِذَا
 سفارش تلوہ اس کے پاس مگر اس کو جس کے واسطے حکم کرے یہاں تک کہ جب تلوہ
 فُرِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط
 گھبراہٹ دور ہو جائے ان کے دل سے ہمیں کیا فرمایا تمہارے رب نے
 قَالُوا الْحَقُّ ط وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ
 وہ کہیں فرمایا جو راجحی ہے مل اور وہی ہے سب سے اوپر بڑا مل تو کہہ کون
 يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ اللَّهُ وَ
 روزی دیتا ہے تم کو تلوہ آسمان سے اور زمین سے بتلا دے کہ اللہ اور
 إِنَّا أَوْأَيُّكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾
 یا ہم یا تم تلوہ بے شک ہدایت پر ہیں یا بڑے ہیں گمراہی میں مرتع و
 قُلْ لَا تَسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا
 تو کہہ تم سے پوچھ نہ ہوگی تلوہ اس کی جو ہم نے گناہ کیا اور ہم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو
 تَعْمَلُونَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبَّنَا ثُمَّ يَفْتِنُ بَيْنَنَا
 تم کرتے ہو تو کہہ جمع کرے گا تلوہ ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کرے گا ہمیں

منزل ۵

العمر بصبوط بند جو پانی کو روکنے کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس سے مراد وہ بند ہے جو ملک سبائیں بارشوں کے پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ دو پہاڑوں کو آپس میں ملاتا تھا اور اسے ملک سبائے بنایا تھا۔ ان بقیس کا نعت عمدت الی جبال بدینا شعب شدت الشعب حتی کانت مبیاء الامطار والعیون یجتمع فیها وتصیرک البحر (کبریٰ ج ۱ ص ۱۲) جب اللہ تعالیٰ نے قوم سبا سے ناسپا کی انتقام لینا چاہا۔ اس بند کو توڑ کر ذخیرہ آب کو ایک قیامت خیز سیلاب کی صورت میں ان پر مسلط کر دیا اکل خمیط بدمزہ پھل اشیل جھاؤ کا درخت سدسہ بیری کا درخت شہادہ ذلک جزا ینھم الخ یہ تم نے ان کو ناشکری اور کفران نعمت کی سزا دی اور ہم ایسی سزا ناسپاس اور احسان فراموش لوگوں ہی کو دیا کرتے ہیں تلوہ وجعلنا الخ یہ لقد کان لسبائی مسکنھما الخ کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد یعنی انعام دیگر کا ذکر ہے۔ یہ بھی اہل سبا پر اللہ تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ القری التي تبرکنا فیھا سے ملک شام کے شہر مراد ہیں۔ یہ سرزمین سرسبز و شاداب اور ہر قسم کے پھلوں اور دیگر نعمتوں سے مالا مال تھی۔ دالمرا اذبا القری التي یورک فیھا تری الشام وذلک بکثرة اشجارھا واثمارھا والتوسعة علی اھلھا (سرد ج ۲ ص ۲۲) اور قری ظاہرۃ وہ بستیاں جو برب سڑک واقع تھیں قال قتادۃ معنی ظاہرۃ متصلۃ علی الطریق۔ (قرطبی ج ۱ ص ۲۹) تدرنا فیھا السیر راستے پر واقع ان بستیوں کا باہمی فاصلہ ایسا مناسب کہ ایک بستی سے چل کر چلیدی ہی دوسری آبادی میں پہنچ جائیں اور ضروریات سفر حاصل کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اہل سبا اکثر تجارت پیشہ لوگ تھے۔ اور ان کی زیادہ تر تجارت اہل شام سے تھی ان کے تجارتی قافلے دن رات سفر کرتے تھے۔ اور سفر اس قدر آسان تھا کہ کسی قسم کی تکلیف نہ تھی۔ راستے میں بستیاں چونکہ قریب قریب آباد تھیں اس لئے انھیں نہ تو کہیں جنگل میں ات کاٹنے کی ضرورت پڑتی اور نہ دیگر ضروریات حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی۔ آبادیاں قریب قریب ہونے کی وجہ سے ان کے قافلے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی محفوظ رہتے اور بے کھٹکے رات دن اپنا سفر جاری رکھ سکتے تلوہ فقالوا الخ یہ فاعرضوا فادرسنا علیھم الخ کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد یعنی انعام ثانی کی ناشکری کی سزا کا ذکر ہے۔ انھیں چاہئے تھا کہ وہ اللہ کے ان انعامات و احسانات کا شکر کرتے مگر انھوں نے اس کے بجائے ناشکری کی اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر نہ پہنچانی اور کہنے لگے اللہ ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دراز کرے یعنی بستیوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوتا کہ ایک بستی سے دوسری بستی تک دیر سے اور مشقت اٹھا کر

ظاہرۃ یعنی ظاہرۃ متصلۃ علی الطریق
 اور سیر راستے پر واقع
 ان بستیوں کا باہمی فاصلہ ایسا مناسب کہ ایک بستی سے چل کر چلیدی ہی دوسری آبادی میں پہنچ جائیں اور ضروریات سفر حاصل کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اہل سبا اکثر تجارت پیشہ لوگ تھے۔ اور ان کی زیادہ تر تجارت اہل شام سے تھی ان کے تجارتی قافلے دن رات سفر کرتے تھے۔ اور سفر اس قدر آسان تھا کہ کسی قسم کی تکلیف نہ تھی۔ راستے میں بستیاں چونکہ قریب قریب آباد تھیں اس لئے انھیں نہ تو کہیں جنگل میں ات کاٹنے کی ضرورت پڑتی اور نہ دیگر ضروریات حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی۔ آبادیاں قریب قریب ہونے کی وجہ سے ان کے قافلے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی محفوظ رہتے اور بے کھٹکے رات دن اپنا سفر جاری رکھ سکتے تلوہ فقالوا الخ یہ فاعرضوا فادرسنا علیھم الخ کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد یعنی انعام ثانی کی ناشکری کی سزا کا ذکر ہے۔ انھیں چاہئے تھا کہ وہ اللہ کے ان انعامات و احسانات کا شکر کرتے مگر انھوں نے اس کے بجائے ناشکری کی اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر نہ پہنچانی اور کہنے لگے اللہ ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دراز کرے یعنی بستیوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوتا کہ ایک بستی سے دوسری بستی تک دیر سے اور مشقت اٹھا کر

پہنچیں ایسے آرام و راحت کے سفر میں سیر کا کوئی مزہ نہیں آتا۔ نیز جس قدر مشقت و محنت اٹھا کر سامان تجارت لایا جائے گا اسی قدر اس کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ انھوں نے یہ مطالبہ کر کے اپنی موضع قرآن والیعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء سے وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے پتھر پھرانے میں جب تک کہ آئی اور ظلم اتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہیں نیچے کھڑوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہے اور آگے سے قاعدہ معلوم ہے وہی حکم ہوا۔ یعنی دونوں فرشتے تو سچ نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہے ایک جھوٹا ہے۔ تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو۔ اس میں ان کا جواب ہے جو اس زمانے میں بعض لوگ کہتے ہیں دونوں فرشتے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرورت ہے جھگڑانا۔
 فتح الرحمن والیعنی اذن شفاعت داود ۱۲

جانوں پر ظلم کیا اور اپنا بہت بڑا نقصان کیا۔ ممکن ہے انھوں نے زبانِ قال سے یہ دعوائے ناممکن ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ زبانِ حال سے ہو۔ یعنی انھوں نے جب ان نعمتوں کی ناشکری کی تو گویا یہ مطالعہ کیا کہ بستیاں برباد کر کے ان کے سفروں کو دراز کر دیا جائے۔ یہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ویسکن ان یقال قابوا ربنا بعد بلسان الحال ای لسا کھرو افتد طلبوا ان یبعد بین اسفارہم و یخرب المعمر من دیارہم (کبیر ج ۱ ص ۱۴۱) اہل سبائے ناشکری کی توہم نے ان کو افسانہ بنا دیا یعنی ان پر طوفان بھیج کر ان کے باغوں اور ان کی آبادیوں کو تباہ و ویران کر دیا اور ان کی جمعیت کو متفرق و منتشر کر دیا۔ اس طرح ان کا حال لوگوں کے لئے افسانہ بن گیا۔ ہر صاحب اور شکر گزار بندے کے لئے ان کے حال میں عبرت و نصیحت کی نشانیاں ہیں۔

۲۱۰ ولقد صدق الخیرین کا گمان ان کے بارے میں صحیح نکلا۔ ابلیس نے کہا تھا ولا تجد اکثرہم شاکرین (۱۶۱ ص ۲۶) اے اللہ! تو اولاد آدم میں سے بہتوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ میں ان کو سبز باغ دکھا کر اپنے پیچھے لگا لوں گا۔ چنانچہ اہل سبائے ابلیس کے ورغلانے میں آگے اور اس کے پیچھے لگ گئے۔ البتہ مومنوں کی ایک جماعت نے ابلیس کی پٹری نہ کی اور حق پر ثابت قدم رہے۔ من المؤمنین من بیانیہ ہے ای الا فریقا منهم المؤمنون لم یتبعوا علی ان "من" بیانیہ (سورح جلد ۲۲ ص ۱۳۳) ۲۱۱ وما کان الخیر بن آدم کو گمراہ کرنے پر شیطان کو تسلط کرنے کی تکوینی مصلحت امتحان و ابتلا ہے تاکہ یہ حقیقت واضح اور آشکار ہو جائے کہ مخلص مومن کون ہے اور منافق اور مذبذب کون ہے۔ یعنی مومن و منافق متعین ہو جائیں اور ان میں امتیاز ہو جائے۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے تو سب کو جانتا ہی ہے اسے تو معلوم ہی ہے کہ مومن کون ہے یعنی لذیذ و خیر المؤمن من الکافر و اراد علم الوقوع والظہور اذ کان معلوما عندہ لانہ عالم الغیب (خازن و معالجہ ج ۵ ص ۲۳)

۲۱۲ قل ادعوا الخیر امر برائے تو بیخ ہے یہ چوتھے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین فرشتوں کو بھی عند اللہ شفیع غالب سمجھتے تھے اور اسی لئے ان کی عبادت و تعظیم بجا لاتے۔ تاکہ وہ خوش ہو کر خدا کے یہاں ان کی سفارش کریں۔ درابھا قول من قال انما لغبد الاصلہم التي هی صور الملائکة لیشفعوا النار الخ (کبیر ج ۱ ص ۱۴۱) فرمایا جن کو تم اپنے کارساز اور سفارشی سمجھتے ہو انہیں حاجات میں پکارو تو دیکھو ان میں سے کوئی بھی تمہارے کام نہیں آئے گا اور وہ تمہارے کام آجی کس طرح سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود عاجز اور بے بس ہیں اور زمین و آسمان میں ایک ذرے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ نہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ اس کائنات کو پیدا کرنے میں اور سارے جہان کا نظم و نسق چلانے میں اللہ تعالیٰ کو ان میں سے کسی کے تعاون کی ضرورت ہی ہے ۲۱۳ ولا تنفع الشفاعة الخ اس میں یعنی شفاعت قہری کا بیان ہے اور فرشتوں کے شفیع مستقل ہونے کا رد ہے باقی رہا سفارش کا معاملہ تو یہ معروفہ سفارشی تمہاری سفارش بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سفارش اللہ کی طرف سے اجازت پر موقوف ہے اور مشرک کے حق میں کسی نبی، ولی یا فرشتے کو سفارش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ قال تعالیٰ فی ابطال قولہم ولا تنفع الشفاعة عندہ الا لمن اذن له فلا فائدة لہا دتکم عن غیر اللہ فان اللہ لا یأذن فی الشفاعة لمن یعبد غیرہ (کبیر) الا لمن اذن له اس سے مراد مشغوع لہ ہے یعنی صرف اس شخص کے حق میں سفارش نافع ہوگی جس کی سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی مراد مومن ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے الا من شہد بالحق (زخرف ص ۲) یعنی حق (توحید) کی شہادت دے اور ایک جگہ ارشاد ہے الا لمن اس رضی (انبیاء ص ۲) یعنی جس کو اللہ پسند فرمائے۔ حاصل یہ ہے کہ مشرک کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت ہی نہیں ہوگی اس کی پوری تحقیق سورہ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے ملاحظہ ہو حاشیہ (۱۰ ص ۱۲۵) ۲۱۴ حتی اذا الخ یہ ماقبل سے ترقی ہے یعنی فرشتوں کا شفیع غالب ہونا تو ایک طرف رہا وہ تو اللہ کا حکم سن کر ہی ہیبت سے کانپ اٹھتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جبروت اور فرشتوں کی عاجزی کا بیان ہے جب اللہ کی طرف سے فرشتوں کو کوئی حکم ملتا ہے تو گھبراہٹ اور ہیبت کی وجہ سے فرشتوں میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور گھبراہٹ اور ہیبت دور ہو جاتی ہے تو نیچے والے فرشتے اوپر والوں سے پوچھتے ہیں ذات باری تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے کہ حق ہی ارشاد ہوا ہے، خطرے کی کوئی بات نہیں۔ تب انھیں سکون و قرار حاصل ہوتا ہے جن فرشتوں کا یہ حال ہو کہ بارگاہ ایزدی سے کوئی حکم سن کر ہی کانپ اٹھیں بھلا انھیں یہ جرات کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں بداعو سفارش کے لئے لب کشائی کر سکیں۔ دھوا العلی الکبیر بطریقہ جملہ ہے یعنی وہ بہت بلند شان اور عظمت و کبریا کا مالک ہے اور کوئی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ نہ اس کے ملک اور اختیار و تصرف میں کوئی دست اندازی کر سکتا ہے ۲۱۵ قل من یرزقکم الخ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ (علی سبیل الاعتراض من الخصم) مشرکین سے پوچھیں کہ آسمان سے مینہ برسنا کر اور زمین پر نباتات اگا کر تمہاری روزی کا سامان کون کرتا ہے اس سوال کا جواب چونکہ ایک ہی ہے جس سے مشرکین کو بھی انکار نہیں اس لئے حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ آپ ہی جواب دیں کہ اللہ ہی سب کا رازق ہے اس لئے ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے اور مشرکین کے مزعومہ آلہ اور کارساز کائنات میں صرف کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اہر صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول تبکیتا لمتشرکین بحملہم علی الاشرار بان الہتھم لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وان الرزق هو اللہ عزوجل فاشہد لایسکرونہ (سورح جلد ۲۲ ص ۱۳۱)

۲۱۶ وانا وایاکم الخ یہ پہلا طریق تبلیغ ہے یقیناً ہم یا تم مسئلہ توحید و مشرک میں راہ راست پر ہیں یا مترج گمراہی میں ہیں تعریف و کنایہ کے ساتھ اہل توحید کا راہ راست پر ہونا اور مشرکین کا کھلی گمراہی میں ہونا بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ توہمی نہیں سکتا کہ سارے جہان کے خالق، قادر مطلق اور متصرف علی الاطلاق کو کارساز سمجھنے والے اور عاجز و بے بس مخلوق کو کارساز سمجھنے والے دونوں ہی حق پر ہوں اس لئے لامحالہ اہل توحید ہی حق پر ہیں۔ اور مشرکین باطل پر ہیں۔ اس طریق تبلیغ سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ تبلیغ میں نرم لب لہجہ اور مؤثر ترین انداز اختیار کیا جائے۔

۲۱۷ لا تسئلون الخ یہ دوسرا طریق تبلیغ ہے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا۔ تمہارے کفر و مشرک کا مجھے کوئی نقصان نہیں میں جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا ہوں تو اس سے صرف تمہاری بھلائی اور بہتری مقصود ہے ای انما اقصد ہما ادعوکم الیہ الخیر لکم، لانہ ینالنی ضرر کھنکھ (قرطبی ج ۱ ص ۱۴۹)

۲۱۸ قل یمجہ الخ یہ تیسرا طریق تبلیغ ہے۔ دنیا میں تو واضح اور کھلے دلائل کے باوجود تم حق کا انکار کرتے ہو اور دلائل کا فیصلہ نہیں مانتے ہو آخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل حق کو جنت میں اور اہل مشرک کو جہنم میں داخل کر کے اپنا فیصلہ ظاہر فرمائے گا تو اس فیصلے کے مانتے سے تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ عدل پر مبنی اور سراسر حق ہوگا۔

تہ قل ادو فی الخ یہ دلائل سابقہ کا ثمرہ ہے۔ جب سابقہ دلائل سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی سائے جہان کا خالق اور وہی ساری کائنات میں متصرف و مختار ہے اور مشرکین کے مزعومہ الہہ عاجز اور بے بس ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ مشرکین سے فرمائیں مجھے کوئی دلیل تو بتاؤ کہ معبودان باطلہ جنہیں تم نے خدا کا شریک بنا رکھا ہے جو نہ تمہیں روزی دیتے ہیں۔ نہ تدبیر عالم میں انہیں کوئی اختیار ہے وہ خدائے ذوالجلال کے کس طرح شریک بن سکتے ہیں۔ کلا ہرگز نہیں! معبودان باطلہ ہرگز خدا کے شریک نہیں بن سکتے۔ بل ہو اللہ الخ بلکہ وہ اللہ جو تمام صفات کار سازی کا مالک، ہر ایک پر غالب اور حکیم مطلق ہے۔ وہی اکیلا سب کا کار ساز اور معبود برحق ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ ای ادو فی

بالحجة والدلیل کیف وجه الشركة وهل یملكون مثقال ذرة او یرزقوكم (مخرج، ۲۸) ۳۱ و ما ارسلناک الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے مشرکین کہتے تھے ہمارا منہ مانگا معجزہ دکھا دو تو ہم تمہیں رسول صادق مان لیں گے۔ بقرینۃ ویقولون متی هذا الوعد ان کنتم صدقین۔ جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہم نے آپ کو کائنات میں متصرف و مختار بنا کر نہیں بھیجا کہ ہر شخص کا مطالبہ پورا فرمادیں بلکہ آپ کو تو ہم نے تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے کہ آپ اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں کو پہنچائیں۔ ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری سنائیں اور نہ ماننے والوں کو اللہ کے عذاب ڈرائیں۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ اور وہ اپنی جہالت اور حماقت کی وجہ سے بے جا اور غیر متعلق سوالات پوچھنے لگتے ہیں۔ ۳۲ ویقولون الخ بیشکوہ ہے مشرکین از راواستہزارو تمسخر کہتے ہیں وہ قیامت کب آئے گی جب محق و مبطل کے درمیان آخری فیصلہ ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی آمد کا معین وقت بتاؤ۔ قل لکم الخ یہ جواب شکوئی ہے۔ فرمایا اس وعدے یعنی قیامت کی آمد کا ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ ان نادانوں کی عجلت پسندی کی وجہ سے اپنا فیصلہ تبدیل نہیں فرمائے گا۔ اس لئے قیامت اپنے مقررہ وقت سے نہ پہلے آئے گی۔ اور نہ اس سے ایک لمحہ متاخر ہوگی ۳۳ وقال الذین کفرو الخ شکوہ مع تخویف آخری۔ یہ کفار دنیا میں تو بڑے طعناق سے کہتے ہیں کہ ہم نہ قرآن کو مانیں گے نہ ان کتابوں کو مانیں گے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں یعنی تورات و انجیل وغیرہ جن میں مسئلہ توحید بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ اصل وجہ نزاع یہی ہے ای ما نزل قبل القرآن من کتب اللہ (مدارک) لیکن انہوں نے

۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۱۶﴾ قُلْ أَرُونِي الَّذِينَ

انصاف کا اور وہی ہے قصہ چکانے والا سب کچھ جاننے والا تو کہہ مجھ کو دکھاؤ تو وہی ہے جن کو

الْحَقِّمُ بِهِ شُرَكَاءٌ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۷﴾

اس سے ملاتے ہو ساجھی قرار دے کر کوئی نہیں وہی اللہ ہے زبردست حکمتوں والا

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَ

اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا اللہ ستو سائے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈرسانے کو

لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى

لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے کہ تمہیں اللہ کب ہے

هَذَا الْوَعْدِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۹﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادٌ

یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ تمہارے لئے وعدہ ہے

يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۲۰﴾

ایک دن کا نہ دیر کرو گے اس سے ایک گھڑی نہ جلدی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا

اور کہنے لگے منکر ۳۳ ہم ہرگز نہ مانیں گے اس قرآن کو اور نہ

بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ

اس سے اگلے کو کبھی تو دیکھے جب کہ گنہگار کھڑے کئے جائیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لِّقَوْلِ

اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات کو

يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا وَالْوَالِدَاتُ

کہتے ہیں وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے بڑائی کرنے والوں کو اگر تم نہ ہوتے

لَكِنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۲۱﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

تو ہم ایماندار ہوتے کہنے لگے بڑائی کرنے والے اللہ ان سے جو کہ

کبھی نہیں سوچا کہ ان کے اس عناد و انکار کا انجام کس قدر ہولناک ہونے والا ہے۔ ولوتزری۔ تا۔ ما کانوا یعملون۔ تخویف آخری ہے۔ اور اس میں کفار و مشرکین کے انجام بد اور میدان حشر میں اپنے راہنماؤں سے ان کی گفتگو کا ذکر ہے۔ قیامت کے دن جب یہ ظالم مشرکین اپنے مولائے حقیقی کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان کے مشرک پیشواؤں کے درمیان حسب ذیل گفتگو ہوگی۔ اور دونوں ایک دوسرے کو ملامت کریں گے۔ یقول الذین استضعفوا الخ اتباع و مریدین اپنے بڑوں و پیشواؤں سے جنہوں نے ان کو اپنے پیچھے لگا کر گمراہ کیا، کہیں گے اگر تم ہمیں راہ راست پر چلنے اور حق و صداقت کو قبول کرنے سے نہ روکتے تو یقیناً ہم توحید و رسالت پر ایمان لے آتے اور راہ ہدایت پر گامزن ہو جاتے۔ مگر تم نے ہمیں ہدایت کو قبول کرنے سے روکا اور گمراہ کر دیا۔ ۳۳ قال الذین استکبروا الخ پیشویان مشرک اور ضناہد کفر اپنے اتباع و اذنا ب کو جواب دینگے۔ کیا جب تمہارے پاس ہدایت آچکی تھی اور تم نے اسے قبول کرنے کا پختہ عزم کر لیا تھا تو کیا ہم نے تمہیں اس پر ایمان لانے اور اسے قبول کرنے سے روکا تھا؟ یہ استفہام انکاری

ہے یعنی تم غلط کہتے ہو ہم نے تمہیں ایمان لانے سے ہرگز نہیں روکا تھا بلکہ تم خود مجرم ہو۔ تم نے اپنی مرضی سے ایمان پر کفر کو اور توحید پر شرک کو ترجیح دی اور ہدایت کو ٹھکرا کر گمراہی قبول کی۔ ای لسانخن الذین حلنا بینکم و بین الایمان بعد اذ صمتم علی الدخول فیہ بل انتم منعتما نفسکم خطیما باجرامکم و ایثارکم الکفر علی الایمان (روح ۲۲ ج ۱۴) ۳۵ وقال الذین استضعفوا انہ اتباع و مریدین اپنے پیشواؤں کے جواب الجواب میں کہیں گے نہیں! نہیں! ہم خود گمراہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ہمیں تمہاری چالوں اور تدبیروں ہی نے گمراہ کیا جو تم رات اور دن میں سوچا کرتے تھے۔ مکر الیل۔ مکر کا مضاف الیہ حذف کر کے ظرف کو اس کے قائم مقام رکھا گیا ہے۔

سْتَضِعُّوا اَنْحَنُ صَدَدُكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ

کمزور کئے گئے تھے کیا ہم نے روکا تم کو حق بات سے تمہارے پاس

اِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِيْنَ ۳۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بہت بچکنے کے بعد کوئی نہیں تم ہی تھے گنہگار اور کہنے لگے وہ لوگ جو

سْتَضِعُّوا الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الْاَيْلِ و

کمزور کئے گئے تھے ۳۵ بڑائی کرنے والوں کو کوئی نہیں پر فریب سے مات

النَّهَارِ اِذْ تَامَرُوْنَا اَنْ نَّكْفِرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗ

دن کے دن جب تم ہم کو حکم کیا کرتے کہ ہم نہ مائیں اللہ کو اور ٹھہرائیں اسے ساتھ

اَنْدَادًا وَاَسْرًا وَاَلْتَدَامَةَ لَمَّارًا وَاَلْعَذَابَ و

برابر کے سا جی اور پیچھے پیچھے پختانے لگے ۳۶ جب دیکھ لیا عذاب اور

جَعَلْنَا الْاَغْلَالَ فِیْ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاَهْلَ بَيْتُوْنَ

ہم نے ڈالے ہیں طوق گردنوں میں منکروں کے وہی بدلہ پاتے ہیں

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۳۲ وَمَا اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ

جو عمل کرتے تھے اور نہیں بھیجا ہم نے جسے کسی بستی میں کوئی

نَذِيْرًا اِلَّا قَالُ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا بَمَا اَرْسَلْتُمْ بِهٖ

ڈرانے والا مگر کہتے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا

كُفْرُوْنَ ۳۳ وَقَالُوْا اِنْ كُنَّا لَمُرْسَلُوْنَ اِلَّا وَاَوْلَادًا وَاَوْ

ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے ہم زیادہ ہیں مال اور اولاد میں اور

مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۳۵ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ہم پر آفت نہیں آنے والی تو کہہ میرا رب ہے ۳۵ جو کشادہ کر دیتا ہے روزی

لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَاَلَكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۶

جس کو چاہے اور ماپ کر دیتا ہے لیکن بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے

منزل ۵

ای بل صدنا مکرکم بنا بالیل والنهار فخذوا

المصنفا الیہ واقیموا مقامه الظرف اتساعا رابو

السعودی ص ۱۳۵ واسرو الخ مشرک اتباع و

متبوعین چونکہ دونوں گروہ ہی مجرم ہیں اور دونوں کو اپنے

اپنے مجرم ہونے کا احساس بھی ہوگا۔ لیکن ذلت و رسوائی سے

بچنے کے لئے وہ کئی بہانے اور باتیں بنائیں گے۔ آخر جب

کوئی بہانہ کا نہ آئے گا اور وہ عذاب کا مشاہدہ کر لیں گے جو

ان کے لئے تیار ہے تو وہ اپنی رسوائی پر مزید پردہ ڈالنے کے

لئے اپنی پشیمانی اور ندامت کو چھپائیں گے۔ اور پشیمانی کے

قول و فعل سے اظہار کے بجائے دل ہی دل میں نادم و پشیمان

ہوں گے۔ اب ان مجرموں کے گلوں میں بوسے کے طوق ڈال کر

انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جیسے بڑے ان کے اعمال

تھے ویسی ہی ان کو سخت سزا ملیگی۔ حضرت شیخ قدس سرفراز نے

ہیں۔ اسرار کے معنی میں ہیں۔ اظہار اخفا اور دل میں پشیمان

ہونا۔ یہاں تینوں معنی بن سکتے ہیں لیکن تیسرا معنی زیادہ مناسب

ہے ۳۵ وما ارسلنا الخ یہ تخویف ذمیوی ہے۔ ہم نے

جب کبھی کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا تو وہاں کے دولت مند

اور غرور پسند طبقہ نے منکرانہ انداز میں ان سے کہا تم جو پیغمبر

لے کر آئے ہو ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وقالوا

نحن اکثر اموال الخ ہم تم سے مال و دولت اور آل و ولد

میں زیادہ ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی قسم کا کوئی عذاب نہیں ہوگا

اگر ہم اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اور لائق سزا ہوتے تو وہ

دفور دولت اور کثرت اولاد سے کیوں ہزاروں گرام فرماتا۔

ارادوا انہم اکرم علی اللہ من ان یعد بہم نظرا الی

احوالہم فی الدنیا و ظنوا انہم لو لم یکرموا علی اللہ

لما رزقہم اللہ (مدارک) ۳۵ قل ان ربی یبسط الرزق

یہ توحید پر تیسری عقلی دلیل ہے۔ اور کافروں کے مذکور بالا

زعم باطل کا جواب بھی ہے۔ رزق جو ہر جاندار کی بنیادی

ضرورت ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور پھر رزق

کی تنگی اور فراخی بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس لئے وہی ساری کائنات کا الٰہ اور کارساز ہے۔ نیز رزق کی فراخی اور تنگی اللہ تعالیٰ کی تکوینی مصلحتوں پر مبنی ہے۔ اس

لئے کثرت دولت عند اللہ معزز و محترم ہونے کی دلیل نہیں۔ نہ قلت مال عند اللہ مغضوب ہونے کی دلیل ہے۔ لہذا مشرکین کا کثرت مال و اولاد پر اترا نا اور

فخر کرنا بے سود ہے۔

ملا تخویف ذمیوی ۱۳
ملا توحید پر تیسری
عقلی دلیل اور کفار
زعم باطل کا جواب

۲
۱۰

۲۹ کہ و ما اموالکم الخ یہ زہر ہے۔ زلفی۔ تقرب کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظ۔ یہ خطاب کفار سے ہے یعنی مال و اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب و کرامت کی دلیل نہیں ہے الامن امن الخ استثناء منقطع ہے اور یہ مؤمنین کے لئے بشارتِ اخروی ہے فاو لئک الخ خبر مخدوف ہے۔ ای مقربون اور لہم جزء الضعف الخ جملہ

ما قبل کا معلول ہے قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ خدا کے یہاں

مقرب ہیں اور اسی وجہ سے انہیں ان کے اعمال کی دگنی

حسزار ملے گی۔ اور وہ جنت کے بالا خانوں میں امن و

سکون سے رہیں گے۔ جزء الضعف میں اصناف

بیانہ ہے۔ نکہ والذین یسعون الخ یہ کافروں کے

لئے تخویفِ اخروی ہے جو قرآنی دلائل کے باطل کرنے

کے زعمِ باطل میں آیتوں پر محض عنادِ اطن و تشنیع کرتے

ہیں اور اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے سبقت لے

جائیں گے۔ ایسے معاندین کو عذابِ جہنم میں مبتلا کیا جا

گا۔ معجزین ہرانے کی غرض سے مقابلہ کرنے والے

۱۳۵ کہ قد ان دبی الخ یہ تیسری عقلی دلیل کا اعادہ ہے۔

وما انفقتم الخ رزق کی فراخی اور تنگی چونکہ اللہ کے

اختیار میں ہے۔ اس لئے جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ

کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بدل عطا فرمائے گا دنیا

میں یا آخرت میں یا ہر دو سرا میں۔ ای یعطیکم خلفہ

وبدلہ وذلك البدل اما فی الدنیا و اما فی

الآخرة (قرطبی ج ۱۲ ص ۱۳۵) ۱۳۶ ویوم یحشر ہم

الخ یہ تیسری دلیل کے لئے تخویفِ اخروی ہے جنہوں نے فرشتوں

کو سفارشی اور کارساز سمجھ رکھا ہے۔ قیامت کے دن

جب عابدین و مجودین کو حیح کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ

فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ فرشتوں کے سچاریوں کی

طرف اشارہ ہے؟ دنیا میں تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔

اور حاجات میں تمہیں پکارا کرتے تھے؟ قالوا سبحانک الخ

فرشتے جواب میں عرض کریں گے۔ بارے الہا! تو تو ہر قسم کے

شریکِ پاک ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ولایت و

موالات کا کوئی تعلق نہیں تو ہی ہمارا ولی و ناصر ہے ای انت

الذی توالیہ من دد نھم لاموالاة بیننا و بینھم۔

(روح ج ۲۲ ص ۱۵) سبحانک نذرہک عن ان یکون غیرک

معبودا وانت معبودنا و معبود کل شیء (کبیر ج ۱

ص ۲) بل کانوا الخ حقیقت میں یہ لوگ جنات کی عبادت

کیا کرتے تھے اور انہیں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے جنوں کے کارساز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو بلع جنات کی عبادت کرتے

تھے۔ جنات کبھی ان کے سامنے ظاہر بھی ہو جاتے تو وہ سمجھتے یہ فرشتے ہیں اور یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان حیا بقال لہم بنو ملیح من خزاعۃ کانوا یعبدون الجن و

یزعمون ان الجن تداءی لہم وانہم ملائکہ وانہم بنات اللہ الخ (قرطبی ج ۱۲ ص ۱۳۶) ۱۳۷ کہ فالیوم الخ آج تمہارے بیڑ عومہ مجود اور سفارشی تمہیں کسی قسم کا نفع

نہیں پہنچا سکیں گے اور نہ تمہیں عذاب ہلے بچا سکیں گے۔ اس لئے آج جہنم کے اس ہولناک عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ای لایقع لکم نفع من کنتم ترجون

نفعہ الیوم من الانداد والاثان التی ادخرتم عبادتہا لشدائدکم و کر بکم الیوم لایملکون لکم نفعاً ولا ضراً (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲)

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا

اور تمہارے مال ۲۹ اور تمہاری اولاد وہ نہیں کہ نزدیک کرے ہمارے پاس

زُفَى إِلَّا مَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

تمہارا ذبحہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو ان کے لئے ہے

جَزَاءُ الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ

بدلہ دونا ان کے کئے کام کا اور وہ جھروکوں میں بیٹھے ہیں

أَمِنُونَ ۳۸ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُجْرِبِينَ أُولَٰئِكَ

دل جھبی سے اور جو لوگ دوڑتے ہیں بھٹہ ہماری آیتوں کے ہرانے کو وہ

فِي الْعَذَابِ مُحَضَّرُونَ ۳۹ قُلْ إِنْ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ

عذاب میں پکڑے ہوئے آتے ہیں تو کہہ میرا رب ہے ۱۳۵ جو کشادہ کر دیتا ہر روزی

لِسُنِّ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۷ وَمَا أَنْفَقْتُمْ

جس کو چاہے اپنے بندوں میں اور ماپ کر دیتا ہے اور جو خرچ کرتے ہو

مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۷ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۳۹ وَيَوْمَ

کچھ چیز وہ اس کا عوض دیتا ہے اور وہ بہتر ہے روزی دینے والا اور جن دن

يُحْشَرُ هُمْ جَمِيعًا تَمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهْوَاءُ إِيَّاكُمْ

جمع کرے گا ۱۳۶ ان سب کو پھر کہے گا فرشتوں کو کیا یہ لوگ تم کو

كَانُوا يَعْبُدُونَ ۴۰ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مَنْ

پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے پاک ذات ہے تیری ہم تیری طرف میں ہیں

دُونَهُمْ ۷ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۷ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

نہ ان کی طرف میں نہیں پر پوجتے تھے جنوں کو بلکہ یہ اکثر انہی پر

مُؤْمِنُونَ ۴۱ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا

اعتقاد رکھتے تھے آج ۱۳۷ تم مالک نہیں ایک دوسرے کے نفع کے

اعتراف رکھتے تھے آج ۱۳۷ تم مالک نہیں ایک دوسرے کے نفع کے

اعتراف رکھتے تھے آج ۱۳۷ تم مالک نہیں ایک دوسرے کے نفع کے

۱۳۵ کہ قد ان دبی الخ یہ تیسری عقلی دلیل کا اعادہ ہے۔
۱۳۶ ویوم یحشر ہم الخ یہ تیسری دلیل کے لئے تخویفِ اخروی ہے جنہوں نے فرشتوں کو سفارشی اور کارساز سمجھ رکھا ہے۔ قیامت کے دن جب عابدین و مجودین کو حیح کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ فرشتوں کے سچاریوں کی طرف اشارہ ہے؟ دنیا میں تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔ اور حاجات میں تمہیں پکارا کرتے تھے؟ قالوا سبحانک الخ فرشتے جواب میں عرض کریں گے۔ بارے الہا! تو تو ہر قسم کے شریکِ پاک ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ولایت و موالات کا کوئی تعلق نہیں تو ہی ہمارا ولی و ناصر ہے ای انت الذی توالیہ من دد نھم لاموالاة بیننا و بینھم۔ (روح ج ۲۲ ص ۱۵) سبحانک نذرہک عن ان یکون غیرک معبودا وانت معبودنا و معبود کل شیء (کبیر ج ۱ ص ۲) بل کانوا الخ حقیقت میں یہ لوگ جنات کی عبادت کیا کرتے تھے اور انہیں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے جنوں کے کارساز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو بلع جنات کی عبادت کرتے تھے۔ جنات کبھی ان کے سامنے ظاہر بھی ہو جاتے تو وہ سمجھتے یہ فرشتے ہیں اور یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان حیا بقال لہم بنو ملیح من خزاعۃ کانوا یعبدون الجن و یزعمون ان الجن تداءی لہم وانہم ملائکہ وانہم بنات اللہ الخ (قرطبی ج ۱۲ ص ۱۳۶) ۱۳۷ کہ فالیوم الخ آج تمہارے بیڑ عومہ مجود اور سفارشی تمہیں کسی قسم کا نفع نہیں پہنچا سکیں گے اور نہ تمہیں عذاب ہلے بچا سکیں گے۔ اس لئے آج جہنم کے اس ہولناک عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ای لایقع لکم نفع من کنتم ترجون نفعہ الیوم من الانداد والاثان التی ادخرتم عبادتہا لشدائدکم و کر بکم الیوم لایملکون لکم نفعاً ولا ضراً (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲)

منزل ۵

۴۴۴ واذا انتلى الخ يشكوى به مشركين ضد وعناد من اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ جب ان کے سامنے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری واضح اور روشن آیتیں پڑھتے ہیں تو ان میں غور فکر کرنے اور انہیں ماننے کے بجائے وہ کہتے ہیں کہ اصل میں یہ شخص چاہتا ہے کہ ہمیں اپنے باپ دادا کے مجبوروں اور ان کے دین سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگالے اور خود بڑا بن کر ہمیں اپنے ماتحت کرے۔ وقالوا ما هذا الخ اور یہ جو قرآن پڑھتا ہے اور جو دین ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے بنا تا ہے یہ سب اس کا اپنا ساختہ پرداختہ ہے۔ اللہ کی طرف سے نہیں ہے وقال الذین کفرو الخ الحق سے نبوت اور معجزات مراد ہیں۔ للحق ای لاهل النبوة التي معها من خوارق العادة ما معها (سورہ ۲۲ ص ۱۵۲)

ومن یقنت ۲۲ ۹۶۴ السبأ ۳۴

وَلَا ضَرَّاهُ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ
 الَّتِي كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۲۲﴾ وَإِذْ أَنْتَلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا
 بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ
 عَمَّا كَانُ يَعْبُدُ آبَاؤَكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا آفَاكُ
 مُفْتَرِيٌّ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْحَقُّ لَسَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
 هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۳﴾ وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كِتَابٍ
 يَدَّبُّ سُورًا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ﴿۲۴﴾
 وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَّغُوا مَعَشَارًا مِمَّا آتَيْنَاهُمْ
 فَكَذَّبُوا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ
 بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفِرَادَى شُكْرٍ
 تَتَفَكَّرُونَ أَفَمَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ
 لِّكُلِّ دَاهِيَةٍ يُصْبِحُ عَلَىٰ رَأْسِهَا تُؤْمِنُ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَأَصْبَحَتْ
 كَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا يَوْمَئِذٍ يَصْحَوْنَ كَمَا صَحَّكَ الْأُنثَىٰ

منزل ۵

مشركين ضد وعناد میں آکر نبوت اور معجزات کو صریح جادو قرار دیتے ہیں ۴۴۵ وما آتینہم الخ ان مشرکین مکہ کے پاس ہم نے کوئی آسمانی کتاب بھی نہیں بھیجی جنہیں وہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہوں اور ان میں مشرک کی تعلیم ہو، نہ آپ سے پہلے ہم نے ان میں کوئی رسول مبعوث کیا ہے جس نے انہیں مشرک کی دعوت دی ہو اور ترک مشرک پر انہیں عذاب کی دھمکی دی ہو۔ اس لئے وہ توحید کے انکار میں اور مشرک پر قائم رہنے میں ہرگز معذور نہیں ہیں اور ان کا کوئی عذر اور شبہ انہیں تکذیب کی مخالفت نہیں دے سکتا۔ ای لریقر وافی کتاب او توہ بطلان ماجئت بہ ولا سمعوه من رسول بعث الیہم فلیس لتکذیبہم وجہ یقشبت بہ (قرطبی ج ۱ ص ۱۳) وہ اپنے گمراہ اور مشرک باپ دادا کے عمل کو دلیل بنا لے ہوئے ہیں جسے دلائل عقلیہ اور برابرہین نقلیہ کے مقابلے میں پیش کرنا جہالت و حماقت ہے فالایات البینات لا تغارن الا بالبراہین العقلیة دلہا تو اسما او بالنقلیات و ما عندہم کتاب ولا رسول عنیرک الخ اکبیر ج ۱ ص ۲۵) ۴۴۶ وکذب الخ یہ تجویف دنیوی ہے بلغوا کی ضمیر فاعل سے مشرکین عرب مراد ہیں اور آتینہم کی ضمیر مفعول الذین من قبلہم سے کنایہ ہے۔ قالہ الشیخ قدس سرہ یعنی مشرکین مکہ سے پہلے جو قومیں گذر چکی ہیں انہیں ہم نے اس قدر دولت، قوت، شان و شوکت اور دنیوی ساز و سامان کی فراوانی عطا فرمائی تھی کہ مشرکین مکہ کے تمام وسائل و اسباب ان کے وسائل کا عشر عشر بھی نہیں جب ان قوموں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو بری طرح پکڑا اور ذلیل و رسوا کر کے انہیں تہس نہس کر دیا اور ان کی ساری دولت و شوکت اور شیخی دھری کی دھری رہ گئی۔ یہ مشرکین مکہ تو ان کے مقابلے میں کسی شمار میں بھی نہیں ہیں ۴۴۷ قل انما الخ یہ ترغیب فی التوحید اور جو طریق تبلیغ ہے مشرکین ازراہ عناد و نفرت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنون کی پھبتی کستے تھے۔ اللہ

تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ دیانت و امانت سے اس معاملے کا فیصلہ کرنے کی مشرکین کو دعوت دیں اور اپنی سچائی جاننے کا انہیں یہ طریقہ بتائیں۔ آؤ تم دیانت اور اخلاص نیت سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر دو دو ہو کر یا تنہا تنہا ہو کر سوچو اور غور و فکر کرو کہ میں عرصہ دراز سے تم میں رہ رہا ہوں، میری امانت، راست گوئی، اصابت رائے اور میری فکری و ذہنی صلاحیتوں کا تم ذاتی تجربہ رکھتے ہو کیا میرا دماغ چکر لگایا ہے اور مجھے جنون ہو گیا ہے کہ میں نے رسالت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ توحید کو حق اور مشرک کو باطل کہتا ہوں اور دوبارہ جی اٹھنے اور آخرت کے حساب کتاب کو حق قرار دیتا ہوں مشرکوں کو انسانی انتقام الجنتہ عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فان اثبات ذلك لا یصلح ان یتصف بہ من کان ارحج قریش عقلا و اشد تہم ذہنا و اشد تم قولاً وانہم نفسا و من ظہر علی یدہ ہذا القران المعجز فیعلمون بالفکر ان نسبتہ للجنون لا یمکن (رح ج ۱ ص ۲۹) ۴۴۸ ان ہوالا الخ اسے جنون

موضع قرآن و یعنی چاہیے غنیمت جائیں۔

لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿۳۶﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ

تم کو ایک بڑی آفت کے آنے سے تو کہہ جو میں نے تم سے مانگا ہوئے

مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى

کچھ بدلہ سو وہ تم ہی رکھو میرا بدلہ ہے اسی اللہ پر اور اس کے

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۳۷﴾ قُلْ إِنْ رَزَقْنِي يُقَدِّفُ بِالْحَقِّ فَعَلَّمَ

سامنے ہے ہر چیز تو کہہ میرا رب نہ پھینک رہا ہے سچا دین اور وہ جانتا

الْغَيْبِ ﴿۳۸﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبَدِّئُ الْبَاطِلُ وَمَا

ہے چھپی چیزیں تو کہہ آیا دین سچا اور بھوٹ تو کسی چیز کو نہ پیدا کرے اور نہ

يُعِيدُ ﴿۳۹﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي وَ

پھیر کر لئے تو کہہ اگر میں بہکا ہوں تو بہکوں گا اپنے ہی نقصان کو اور

إِنْ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ رَزَقْنِي إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿۴۰﴾

اگر ہوں سیدھے رستہ پر تو اس سبب کہ وہی بھیجتا ہے مجھ کو میرا رب۔ بیشک وہ سب کچھ سنتا ہے نزدیک

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغْنَا أَفْئُوتًا وَأَخَذُوا مِنْ مَّكَانٍ

اور کبھی تو دیکھے کہ جب یہ گھبرائیں پھر نہ ہیں بھاگ کر اور پکڑے ہوتے آئیں نزدیک

قَرِيبٍ ﴿۴۱﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاطُوشُ مِنْ مَّكَانٍ

جگہ سے وہ اور کہتے لگیں ہم نے ان کو یقین مان لیا ہے اور اب کہاں ان کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے

بَعِيدٍ ﴿۴۲﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَقْدِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ

بے حد سے وہ اور اس سے منکر ہے پہلے سے اور پھینکتے ہے بن دیکھے نشانہ پر

مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۴۳﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

دور کی جگہ سے اور رکاوٹ پڑی ان میں اور ان کی آرزو میں جیسا کہ کیا گیا ہے

بِأَشْيَاءٍ عَمِيمٍ مِنْ قَبْلِ طٰلٰمُ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿۴۴﴾

ان کے طریقہ والوں کے ساتھ اس پہلے وہ لوگ تھے ایسے تردد میں جو پھین نہ لینے دے

منزل ۵

نہیں وہ تو اللہ کا سچا پیغمبر ہے اور تمہارا مخلص خیر خواہ ہے جو تمہیں ہولناک عذاب کی آمد سے پہلے ہی تمہیں اس سے خبردار کر رہا ہے ۳۶ قل ما سألْتُكم فرمادیں میں تبلیغ حق پر تم سے کوئی اجرت یا چندہ وغیرہ نہیں مانگتا۔ اگر میں کوئی چندہ یا اجرت مانگوں تو وہ تم ہی لے لینا۔ یہ سب سے اجرت نہ لینے سے کہتا یہ ہے۔ والمرا دنفی السؤال رأساً (روح ج ۲۲ ص ۱۵۵) ان اجری الخ میری اجرت تو اللہ کے ذمہ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے اور میری سچائی اور خلوص نیت کو جانتا ہے نہ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا پروردگار جو ہر چیز کو جانتا ہے حق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے اور وحی کے ذریعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل فرماتا ہے تاکہ وہ اس کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ یقذف بالحق یلقیہ دینزلہ الی انبیائہ (مدارج) ای بین الحجۃ و یظہرہا (قرطبی) ۳۷ قل جاء الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ آپ فرمادیں اب حق کا مقابلہ کرنا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ اب حق غالب آچکا ہے اور باطل بے جان ہو چکا ہے۔ باطل میں اب حق کا مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی ای ذہب دا ضمحل بحیث لعمیق لہ اشتر (روح ج ۲۲ ص ۱۵۶) یا باطل سے معبودان باطلہ مراد ہیں یعنی معبود باطل نہ ابتدا کسی کو پیدا کر سکتا ہے نہ کسی مرے ہوئے کو زندہ کر سکتا ہے ۳۸ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، غلط بات اور گمراہی کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔ اگر میں جھوٹ کہوں گا اور تمہیں گمراہی کی دعوت دوں گا تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور اگر میں راہ راست پر چل رہا ہوں تو وحی ربانی کی بدولت فہا یوحی الی ربی۔ بار سببہ ہے اور یہ توحید پر دلیل وحی ہے میں جس صراط مستقیم اور راہ توحید کی طرف بلاتا ہوں اس کی راہنمائی مجھے وحی الہی سے ہوتی ہے ۳۹ قل ان ضللت الخ یہ نواں طریق تبلیغ ہے۔ فلا فتوت لینی بھاگ نہ سکیں گے واخذوا الخ یہ بھی اسی سے کہتا یہ ہے قیامت کے دن جب وہ میدان حشر کی ہولناکی سے گھبرائیں گے تو اس وقت وہ کہیں بھاگ کر جان نہیں بچا سکیں گے۔ اور انہیں پکڑ لینا نہایت ہی آسان ہوگا۔ وحیثما کانوا فہم من اللہ فتریب لا یفتونہ ولا یجوزونہ (معالمر و خازن ج ۵ ص ۲۳۳) ۴۰ وقالوا آمنا الخ التناوش پکڑنا۔ اور مکان بعید سے مراد دنیا ہے جو ایمان لانے کی جگہ تھی جو آخرت سے اب دور نکل چکی ہے۔ آخرت کا عذاب دیکھ کر مشرکین و کفار کہیں گے ہم اللہ کی توحید اور اس کے پیغمبر و وحی رسالت پر ایمان لے آئے لیکن جو ایمان قابل اعتبار ہے وہ تو دنیا کا ایمان ہے اور دنیا اب بہت دور نکل چکی ہے اور اتنی دور سے اب وہ کسی طرح بھی ایمان حاصل نہیں کر سکتے!

۳۶ قل ما سألْتُكم فرمادیں میں تبلیغ حق پر تم سے کوئی اجرت یا چندہ وغیرہ نہیں مانگتا۔ اگر میں کوئی چندہ یا اجرت مانگوں تو وہ تم ہی لے لینا۔ یہ سب سے اجرت نہ لینے سے کہتا یہ ہے۔ والمرا دنفی السؤال رأساً (روح ج ۲۲ ص ۱۵۵) ان اجری الخ میری اجرت تو اللہ کے ذمہ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے اور میری سچائی اور خلوص نیت کو جانتا ہے نہ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا پروردگار جو ہر چیز کو جانتا ہے حق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے اور وحی کے ذریعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل فرماتا ہے تاکہ وہ اس کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ یقذف بالحق یلقیہ دینزلہ الی انبیائہ (مدارج) ای بین الحجۃ و یظہرہا (قرطبی) ۳۷ قل جاء الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ آپ فرمادیں اب حق کا مقابلہ کرنا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ اب حق غالب آچکا ہے اور باطل بے جان ہو چکا ہے۔ باطل میں اب حق کا مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی ای ذہب دا ضمحل بحیث لعمیق لہ اشتر (روح ج ۲۲ ص ۱۵۶) یا باطل سے معبودان باطلہ مراد ہیں یعنی معبود باطل نہ ابتدا کسی کو پیدا کر سکتا ہے نہ کسی مرے ہوئے کو زندہ کر سکتا ہے ۳۸ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، غلط بات اور گمراہی کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔ اگر میں جھوٹ کہوں گا اور تمہیں گمراہی کی دعوت دوں گا تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور اگر میں راہ راست پر چل رہا ہوں تو وحی ربانی کی بدولت فہا یوحی الی ربی۔ بار سببہ ہے اور یہ توحید پر دلیل وحی ہے میں جس صراط مستقیم اور راہ توحید کی طرف بلاتا ہوں اس کی راہنمائی مجھے وحی الہی سے ہوتی ہے ۳۹ قل ان ضللت الخ یہ نواں طریق تبلیغ ہے۔ فلا فتوت لینی بھاگ نہ سکیں گے واخذوا الخ یہ بھی اسی سے کہتا یہ ہے قیامت کے دن جب وہ میدان حشر کی ہولناکی سے گھبرائیں گے تو اس وقت وہ کہیں بھاگ کر جان نہیں بچا سکیں گے۔ اور انہیں پکڑ لینا نہایت ہی آسان ہوگا۔ وحیثما کانوا فہم من اللہ فتریب لا یفتونہ ولا یجوزونہ (معالمر و خازن ج ۵ ص ۲۳۳) ۴۰ وقالوا آمنا الخ التناوش پکڑنا۔ اور مکان بعید سے مراد دنیا ہے جو ایمان لانے کی جگہ تھی جو آخرت سے اب دور نکل چکی ہے۔ آخرت کا عذاب دیکھ کر مشرکین و کفار کہیں گے ہم اللہ کی توحید اور اس کے پیغمبر و وحی رسالت پر ایمان لے آئے لیکن جو ایمان قابل اعتبار ہے وہ تو دنیا کا ایمان ہے اور دنیا اب بہت دور نکل چکی ہے اور اتنی دور سے اب وہ کسی طرح بھی ایمان حاصل نہیں کر سکتے!

۳۶ قل ما سألْتُكم فرمادیں میں تبلیغ حق پر تم سے کوئی اجرت یا چندہ وغیرہ نہیں مانگتا۔ اگر میں کوئی چندہ یا اجرت مانگوں تو وہ تم ہی لے لینا۔ یہ سب سے اجرت نہ لینے سے کہتا یہ ہے۔ والمرا دنفی السؤال رأساً (روح ج ۲۲ ص ۱۵۵) ان اجری الخ میری اجرت تو اللہ کے ذمہ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے اور میری سچائی اور خلوص نیت کو جانتا ہے نہ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا پروردگار جو ہر چیز کو جانتا ہے حق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے اور وحی کے ذریعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل فرماتا ہے تاکہ وہ اس کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ یقذف بالحق یلقیہ دینزلہ الی انبیائہ (مدارج) ای بین الحجۃ و یظہرہا (قرطبی) ۳۷ قل جاء الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ آپ فرمادیں اب حق کا مقابلہ کرنا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ اب حق غالب آچکا ہے اور باطل بے جان ہو چکا ہے۔ باطل میں اب حق کا مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی ای ذہب دا ضمحل بحیث لعمیق لہ اشتر (روح ج ۲۲ ص ۱۵۶) یا باطل سے معبودان باطلہ مراد ہیں یعنی معبود باطل نہ ابتدا کسی کو پیدا کر سکتا ہے نہ کسی مرے ہوئے کو زندہ کر سکتا ہے ۳۸ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، غلط بات اور گمراہی کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔ اگر میں جھوٹ کہوں گا اور تمہیں گمراہی کی دعوت دوں گا تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور اگر میں راہ راست پر چل رہا ہوں تو وحی ربانی کی بدولت فہا یوحی الی ربی۔ بار سببہ ہے اور یہ توحید پر دلیل وحی ہے میں جس صراط مستقیم اور راہ توحید کی طرف بلاتا ہوں اس کی راہنمائی مجھے وحی الہی سے ہوتی ہے ۳۹ قل ان ضللت الخ یہ نواں طریق تبلیغ ہے۔ فلا فتوت لینی بھاگ نہ سکیں گے واخذوا الخ یہ بھی اسی سے کہتا یہ ہے قیامت کے دن جب وہ میدان حشر کی ہولناکی سے گھبرائیں گے تو اس وقت وہ کہیں بھاگ کر جان نہیں بچا سکیں گے۔ اور انہیں پکڑ لینا نہایت ہی آسان ہوگا۔ وحیثما کانوا فہم من اللہ فتریب لا یفتونہ ولا یجوزونہ (معالمر و خازن ج ۵ ص ۲۳۳) ۴۰ وقالوا آمنا الخ التناوش پکڑنا۔ اور مکان بعید سے مراد دنیا ہے جو ایمان لانے کی جگہ تھی جو آخرت سے اب دور نکل چکی ہے۔ آخرت کا عذاب دیکھ کر مشرکین و کفار کہیں گے ہم اللہ کی توحید اور اس کے پیغمبر و وحی رسالت پر ایمان لے آئے لیکن جو ایمان قابل اعتبار ہے وہ تو دنیا کا ایمان ہے اور دنیا اب بہت دور نکل چکی ہے اور اتنی دور سے اب وہ کسی طرح بھی ایمان حاصل نہیں کر سکتے!

انی لہم تناول الایمان فی الاخرۃ وقد کفروا بہ فی الدنیا (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۱۶) ۴۱ وقالوا آمنا الخ ای یقال لینی کہا جائے گا۔ آخرت سے پہلے وہ دنیا میں کفر کر چکے ہیں جو ایمان لانے کی جگہ تھی اس لئے اب ایمان لانا بے فائدہ ہے۔ ویعدون الخ جب دنیا میں تھے تو حق سے بہت دور تھے اور انکل کے تیر جلاتے تھے یعنی آخرت جو ان دیکھی چیز تھی۔ کے بارے میں دنیا میں جو آخرت سے بہت دور تھی انکل سے باتیں کرتے تھے۔ اور حشر و نشر اور آخرت کا انکار کرتے تھے ۴۲ وقد کفروا بہ من قبل ویقدفون بالغیب من میں مشرکین قیامت کے دن کسی آرزو میں کریں گے۔ تو یہ قبول ہو جائے۔ ایمان قبول ہو۔ دنیا میں واپس بھیج دیئے جائیں۔ عذاب سے نجات مل جائے وغیرہ وغیرہ لیکن ان کی کوئی آرزو موضع قرآن و لینی اوپر سے اتارتا ہے و لینی ایمان لانے کا وقت نہ رہا۔ فلتعہ الرحمن و لینی گرفتہ شونند باسانی ۱۲ و لینی بطن می گویند ۱۲

پوری نہ ہونے دی جائے گی۔ ان کے اور ان کی آرزوں کے درمیان آڑھائل کر دی جائے گی۔ جیسا کہ ان کے دوسرے ہم مشربوں سے بھی یہی سلوک کیا جائے گا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں بھی دین اسلام کی چٹائی اور توحید کے بارے میں بڑے شک اور تذبذب میں تھے اور انھیں اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اس لئے آخرت میں بھی وہ حیران و سرگرداں رہیں گے۔ اور انہیں سکون میسر نہ ہوگا۔ فی شک ای من امر الرسل والبعث والجنة والنار وقيل في الدين والتوحيد والمعنى واحد (قرطبی ج ۴ ص ۱۳۳) شك هرايب الياشك جو نہایت قوی ہو اور انسان کو قلع اور اضطراب میں ڈال دے قال ابن عطية الشك المراب اقوى ما يكون من الشك (مراد ج ۲۲ ص ۱۶)

سُورَةُ سَبَا فِي آيَاتِ تَوْحِيدِ

اَوْحَا

اُس کی خصوصیات

- ۱۔ الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض - تا - وهو الرحيم الغفور (۱۶) نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔
- ۲۔ علم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة - تا - الا في كتاب مبين - (۱۶) نفی شرک فی العلم۔
- ۳۔ قل ادعوا الذين زعمتم - تا - وما له منهم من ظهير (۳۶) نفی شرک فی التصرف (شرک اعتقادی)
- ۴۔ ولا تنفع الشفاعة - تا - وهو العلي الكبير (۳۶) نفی شفاعت قہری۔
- ۵۔ قل من يرزقكم من السموات والارض ط قل الله ط (۳۶) نفی شرک فی التصرف
- ۶۔ قل اروني الذين الحقتهم به شرا كآفة كلا ط بل هو الله العزيز الحكيم (۳۶) نفی شرک ہر قسم۔
- ۷۔ قل ان ربي يبسط الرزق لمن يشاء وليقدر ولكن اكثر الناس لا يعلمون (۴۶) نفی شرک فی التصرف۔
- ۸۔ وليوم يحشرهم جميعا - تا - التي كنتم بهما تكذبون (۵۶) نفی شرک فی التصرف و نفی شفاعت قہری۔

سُورَةُ فَاطِر

ربط | سورۃ فاطر کو سورۃ سب کے ساتھ نامی ربط یہ ہے کہ سورۃ سب میں نفی شفاعتِ قہری کا مسئلہ ذکر کیا گیا اور شبہات کا جواب دیا گیا اور بتایا گیا کہ قوم سب کو انکار و کفران کی دنیا ہی میں سزا دی گئی۔ اب سورۃ فاطر میں دلائل مذکور ہوں گے الحمد للہ فاطر السموات الخ تمام صفاتِ کار سازی اللہ کے ساتھ خاص میں جو زمین و آسمان کا فاطر (خالق) ہے جس کے زمانے سے عذاب دیا گیا۔

معنوی ربط یہ ہے سورۃ سب میں نفی شفاعتِ قہری کا مضمون ذکر کیا گیا اور انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور جنات کے بارے میں شبہات کا جواب دیا گیا کہ وہ ہرگز شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ اب سورۃ فاطر میں مذکور ہو گا کہ (جب اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں تو) ہر قسم کی عبادت اللہ ہی کے لئے بجا لاؤ۔ اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی ہی کو پکارو۔

اس سورت میں نفی شرک اعتقادی (شُرک فی التصرف) کا مضمون ذکر کیا گیا ہے کہ ساری کائنات کا مالک اور خالق اور سارے عالم میں متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں صرف اسی ہی کو پکارو۔ اس دعوے پر بارہ دلائل ذکر کئے گئے ہیں۔ گیارہ عقلی اور ایک دلیل وحی۔ دلائل کے ساتھ ساتھ تین جگہ دلائل کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے ایک جگہ اجمالاً اور دو جگہ تفصیلاً اور ساتھ ہی موقع بموقع تخریفات، بشاراتیں اور زجریں بھی مذکور ہیں۔

تفصیلی خلاصہ

پہلی عقلی دلیل الحمد للہ فاطر السموات - تا - علی کل شئی فتدیرہ تمام صفاتِ کار سازی اللہ کے ساتھ مختص ہیں۔ زمین و آسمان کا خالق بھی وہی ہے۔ فرشتوں کو بھی اسی نے پیدا فرمایا اور مختلف خدمات ان کے ذمے لگا دیں۔ تو فرشتے خدام ہوئے نہ کہ کار ساز، کار ساز وہی ہے جو تمام صفاتِ کار سازی کا مالک اور ساری کائنات اور فرشتوں کا خالق ہے جو خدام ہیں۔ دوسری عقلی دلیل ما یفعلکم اللہ للناس - تا - وهو العزیز الحکیم رحمت و برکت کا دروازہ کھولنا اور بند کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس لئے وہی کار ساز ہے اور حاجات میں اسی کو پکارو۔ یا ایہا الناس اذکروا الخ یہ ترغیب الی التوحید ہے۔ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس کی نعمتوں کو یاد رکھو اور اللہ کا شکر ادا کرو اور اللہ کو وحدۃ لا شریک مانو تیسری عقلی دلیل هل من خالق - تا - فانی تو فکون ہ یہ پہلا اور مختصر ثمرہ بھی ہے جو پہلی دونوں دلیلوں پر مرتب ہے۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی رازق نہیں لہذا اس کے سوا کار ساز اور حاجت روا بھی کوئی نہیں۔ پہلی اور دوسری دلیل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق ہے اور رحمت و برکت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے تو اس کا نتیجہ ثمرہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی خالق و رازق نہیں۔ وان یکذب لوط الخ تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان وعد اللہ حق - تا - لہ عذاب شدیدہ تخریف اخروی ہے والذین آمنوا الخ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے امن زمین لہ - تا - لیصنعون (۲۶) زجر ہے جن لوگوں کو اپنی بد اعمالیاں بھی اچھی معلوم ہوتی ہیں ان کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے آپ ان کی وجہ سے اپنی جان کو دکھ میں نہ ڈالیں۔

چوتھی عقلی دلیل واللہ الذی ارسل - تا - کذالک النشورہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے میدان برسا کر خبر اور ناکارہ زمین کو زرخیز اور شاداب بناتا ہے لہذا وہی کار ساز ہے من کان یرید العزۃ الخ یہ ایک شبہ کا ازالہ ہے بشرکین اس خیال سے معبودان باطلہ کو پکارتے ہیں کہ انہیں عزت و شوکت حاصل ہو جائے۔ فرمایا جو لوگ عزت و عظمت چاہتے ہیں ان کو لازم ہے کہ وہ خالصتاً اللہ ہی کو حاجات میں پکارا کریں کیونکہ عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے۔ والذین یمکرون السیئات الخ یہ منکرین کے لئے تخریف اخروی ہے۔

پانچویں عقلی دلیل - واللہ خلقکم - تا - علی اللہ یربہ اللہ تعالیٰ نے کمال قدرت سے تمہارے جد اعلیٰ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور کچھ قطرہ آب سے اس کی نسل کا سلسلہ جاری کیا بشکم مادر میں بچہ پرچہ کچھ گذرتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر ایک کی عمر کا اندازہ بھی اسے معلوم ہے۔ سب کا خالق بھی وہی اور عالم الغیب بھی وہی اس لئے کار ساز بھی وہی ہے لہذا حاجات میں مافوق الاسباب اسی کو پکارو۔

چھٹی عقلی دلیل - وما یستوی البحران - تا - ولعلکم تشکرون ہ شیریں اور کھاری پانی کے سمندر بھی اسی نے پیدا کئے پھر ان میں تمہاری خوراک کے لئے مچھلیاں اور زینت و آرائش کے لئے قیمتی جواہرات پیدا کئے اور وہی سمندروں میں چلنے والی کشتیوں کو سہارا دیتا ہے تاکہ تم ان کے ذریعے تجارت سے نفع کمادو جس نے یہ ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہی سب کا حاجت روا اور کار ساز ہے۔

ساتھ عقلی دلیل - یولج الیل فی الغفار - تا - یجری لاجل مسعی رات دن کی آمد و رفت، ان کا گھٹنا اور بڑھنا۔ سورج اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظامِ سب جو ساری کائنات سے عبارت ہے۔ اللہ کے اختیار و تصرف میں ہے۔ ذلک اللہ ربکم - تا - ولا ینبئک مثل خبیر۔ یہ دلائل سابقہ کا دوسرا اور تفصیلی ثمرہ ہے مذکورہ دلائل میں جو اوصاف ذکر کئے گئے ہیں ان سے جو ذات متصف ہے حقیقت میں وہی تم سب کی مالک اور کار ساز ہے۔ ساری کائنات میں اسی کا تصرف و سلطان ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اے مشرکین! اللہ کے سوا تم جن خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہو۔ وہ تو ایک تنکے کے بھی مالک نہیں۔ اور پھر تمہاری دعا اور پکار کو سن بھی نہیں سکتے اور اگر بفرض محال سن بھی

ہیں تو تمہاری مقصد برآری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ تمہاری دعا اور پکار سے ان کی بے خبری کا یہ عالم ہے کہ قیامت کے دن وہ صاف کہہ دیں گے کہ ہمیں تو ان کے شرکاء نہ فعل کی خبر تک نہ تھی۔ جن کے عجز اور بے خبری کا یہ حال ہو وہ کس طرح کار ساز بن سکتے ہیں۔

آٹھویں عقلی دلیل یا مہیا الناس انتہم الفقراء - تا - وما ذلک علی اللہ بعزیزہ (۳۶) جن بشر اور فرشتے سب اللہ کے محتاج ہیں۔ لیکن اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ وہ چاہے تو سب انسانوں کو یکدم ختم کر کے ان کی جگہ اور انسان پیدا کر لے۔ یہ اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس لئے وہی متصرف و مختار اور سب کا کار ساز ہے دلائل و آیتوں کے ساتھ یہ تحریف اخروی ہے۔ امانت لدا لذین یحشون ربہم الخ یہ بشارت اخروی ہے وما یستوی الا عمی والبصیر - تا - من فی القبورہ یہ مؤمن و کافر اور توحید و شرک کی تمثیلات ہیں۔ ان امت الامذیر - تا - خلا فیہا نذیر تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وان یکذبوا - تا - فکیف کان نکیرہ تسلیہ مع تحریف دنیوی -

نویں عقلی دلیل - العرتوان اللہ - تا - مختلف الواضہ کذلک (۴۶) آسمان سے میزہ برسانا اور زمین سے مختلف الوان و اقسام کے پھل اور میوے پیدا کرنا پہاڑوں میں سفید، سرخ اور سیاہ وغیرہ مختلف رنگوں کے پتھر، انسانوں اور چوپایوں میں رنگوں کا اختلاف۔ یہ سب اس کے کمال قدرت و صنعت کی نشانیاں ہیں۔ اس قادر و توانا کے سوا کوئی کار ساز نہیں۔ انما یحشی اللہ الخ یہ زجر ہے۔ ان الذین یتلون - تا - انہ غفور مشکورہ بشارت اخروی ہے۔

دہویں وحی - والذی اوحینا - تا - لخبیر بصیرہ قرآن کی صورت میں ہم نے آپ کے پاس جو وحی بھیجی ہے اس میں جو سلسلہ توحید بیان کیا ہے وہ سہرا حق ہے۔ شہ اور ثنا الکتاب - تا - ولا یسنا فیہا نعوبہ کتاب اللہ کی خدمت کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی - والذین کفروا - تا - من لخبیرہ منکرین کے لئے تحریف احسروی -

دسویں عقلی دلیل - ان اللہ علم غیب السموات الخ (۵۶) زمین و آسمان کی ہر پوشیدہ چیز کو اور دلوں میں چھپے ہوئے رازوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس لئے وہی کار ساز اور حاجت روا ہے ہوالذی جعلکم - تا - ولا یزید الکفرین کفرہم الا خسارہ ترغیب الی الشکر مع تحریف اخروی۔ قل ارائیتم مشرکاءکم - تا - الا غرورا یہ دلائل سابقہ کا دوسرا تفصیلی ثمرہ ہے گذشتہ دلائل سے واضح ہو گیا ہے کہ ساری کائنات کا خالق و مالک بلا شریک غیر اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا اس کے سوا کوئی کار ساز اور پکارے جاننے کے لائق نہیں۔ اب جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کیا زمین و آسمان کے پیدا کرتے ہیں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اور اگر خالق ہوئے بغیر ہی وہ کار ساز اور دعا پکار کے مستحق ہو گئے ہیں۔ تو اس کی کیا دلیل ہے؟ مشرکین سے دلیل عقلی اور نقلی کا مطالبہ کیا گیا اور وحی کا چونکہ امکان ہی نہیں ہے اس لئے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

گیارہویں عقلی دلیل - ان اللہ یمسک السموات - تا - انہ کان حلیمًا غفورًا زمین کو اور آسمان کو اپنی اپنی جگہ اللہ ہی نے روک رکھا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ اس لئے ساری کائنات کا سہارا اور کار ساز بھی وہی ہے۔ پہلی دلیل میں فرمایا زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور آخری دلیل میں فرمایا زمین اور آسمان کا نگہبان اور ان کو قائم رکھنے والا بھی وہی ہے۔ واقسموا باللہ - تا - ولن تجد لسنن اللہ تحویلاً۔ زجر مع تحریف دنیوی اولہ یسیر وانی الارض الخ یہ تحریف دنیوی ہے۔

مانتے تو آپ اس سے دل گیر نہ ہوں۔ اس سے آپ کی سچائی میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اس دور کے مشرکین نے بھی یہی سلوک کیا تھا۔ اس لئے آپ ان کی تکذیب کی پرواہ نہ کریں۔ اور اپنا فریضہ تبلیغ ادا کئے جائیں۔ اور ہر کام کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا۔ یا مہا الناس الخ یہ تخویفِ اخروی ہے۔ الغرور سابقہ عنین دھوکہ دینے والا مراد شیطان ہے۔ اور لغم غین مصدر ہے یعنی دھوکہ دینا۔ وعد اللہ سے قیامت اور جزا و سزا مراد ہے وعد اللہ بالبعث والجن ۱۶ (مدارک ج ۳ ص ۲۵۵) اللہ کی توحید کو مان لو ورنہ آخرت میں دردناک سزا ملے گی۔ قیامت کا آنا اور جزا و سزا برحق ہے اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ دنیا کی لذات اور عیش و نشاط

سے دھوکا نہ کھاؤ کہ یہ ہمیشہ رہیں گی اور نہ شیطان کے بہکانے سے فریب کھاؤ ان الشیطن الخ شیطان کی انسان دشمنی اور اس کے فریب کا بیان ہے کہ شیطان تمہارا پرانا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھنا کہیں اس کے فریب میں آکر اس کی بات نہ مان لینا کیونکہ وہ اپنے اتباع و اذنا ب کو جہنم کی طرف بلاتا ہے اور مکرو فریب سے ان کو راہ توحید سے بہکا تا ہے۔ اللہ الذین کفرو الخ یہ کفار و مشرکین کے لئے تخویفِ اخروی ہے اللہ انہ آمنوا الخ یہ مومنین کے لئے بشارتِ اخروی ہے اللہ انہ ذقن الخ یہ زجر ہے۔ جب آدمی ضد و عناد میں آکر حق کا انکار کرتا ہے تو اس کا دل قبول حق کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے اس کی فطرت ایسی مسخ ہو جاتی ہے کہ اسے اپنی تمام بد اعمالیاں نیکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اور شرک و کفر کو برا سمجھنے کے بجائے اچھا سمجھنے لگتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ قہار کا اثر ہے اور اس کی کوہرِ جباریت سے تعبیر کیا جاتا ہے انہم ذقن الخ کی جزا محذوف ہے ای فسن یمہدیہ یعنی جس شخص کو اللہ کے قہر و غضب سے اپنی برائیاں نیکیاں نظر آئیں اسے کون راہ راست پر لاسکتا ہے؟ قالہ ای شیخ رحمہ اللہ یا مقدر ہے مکن لم یزین لہ (مدارک) یا مکن ہداه اللہ (مدارک) حازن۔ معالہم فان اللہ یضلل الخ جو لوگ ضد و عناد سے حق کا انکار کریں انکو توفیقِ ہدایت نصیب نہیں ہوتی جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وما یضلل بہ الا الفاسقین (بقرہ) اور جو لوگ انا بت کرتے ہیں اور سچے دل سے حق کے طالب ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے لہ فلا تذهب الخ اس لئے جو ضدی اور معاند لوگ گمراہی پر قائم ہیں۔ اور راہ راست پر نہیں آتے آپ ان کی وجہ سے اپنی جان کو غم و ایزاؤں میں نہ ڈالیں۔ ذہاب کے تین معنی ہیں رفتن (جانا) گذشتن (گذرنا) بردن (لے جانا) اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں اول متعوی یعنی نہ لیجائے تیر انفس ان کے پیچھے حسرتوں کو اس صورت میں حسرت مفعول لہ ہوگا۔ حسرات مفعول لہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ

۱۔ لوگو ۹۷ بے شک اللہ کا وعدہ بھیک ہے سو نہ بہکائے تم کو دنیا کی

الدُّنْيَا وَقَفْوًا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۝۵۱ إِنَّ الشَّيْطَانَ

زندگانی اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغا باز تحقیق شیطان

لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا إِنَّكُمْ يَدْعُوا حِزْبَهُ

تمہارا دشمن ہے سو تم بھی سمجھ رکھو اسکو دشمن وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو

لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝۵۲ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ

اسی واسطے کہ ہوں دوزخ والوں میں جو منکر ہوئے نام ان کو

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سخت عذاب ہے اور جو یقین لائے اور کئے بھلے کام

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۵۳ أَمْ سَنُورِثُهَا لِرِجَالٍ كَانَتْ

ان کے لئے ہے معافی اور بڑا ثواب بھلا ایک شخص کہ بھلی سمجھائی گئی ہو اللہ اسے کافر کی برائی

فَرَاةً حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ

پھر دیکھا اس نے انکو بھلاؤ کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہے جس کو چاہے اور سمجھاتا ہے جس کو

يَشَاءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٍ إِنَّ اللَّهَ

چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے لہ ان پر پچھنا پچھتا کر اللہ کو

عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝۵۴ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ

معلوم ہے جو کچھ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے لہ چلائی ہیں ہوا میں

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيُسْقِنُهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ

پھر وہ اٹھاتی ہیں بادل کو پھر پانکے لئے ہم انکو ایک مردہ دیس کی طرف پھر زندہ کر دیا ہم نے اس زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ ۝۵۵ مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْعِزَّةَ

اس کے مر جانے کے بعد اسی طرح ہوگا جی اٹھنا جس کو چاہے عزت

یعنی خلا تفلک لفسنك للمحسرات (مدارک) سوم۔ لا تذهب بمعنی لا تغتم باعتبار تضمین یعنی نہ غمناک ہو جان تیری ان کے کفر کی وجہ سے درناخ لیکہ تو افسوس کرنے والا ہو۔ والمعنی لا تغتم بکفرهم وھلا کہم ان لم یؤمنوا (حازن ج ۵ ص ۲۲۷) اس آیت کا مفہوم دوسری جگہ اس طرح مذکور ہے۔ لعلک باخضع لفسنک علی آثارہم ان لم یؤمنوا ھذا الحدیث اسفا (کہف ۱۶) ان اللہ علیہم بما یصنعون یہ ماقبل کے لئے بمنزلة علت ہے اور معاندین کے لئے تخویفِ اخروی کی طرف اشارہ ہے لہ واللہ الذی الخ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے ہواؤں کے دوش پر بادلوں کو اڑا کر ادھر سے ادھر لے جانا اور پھران سے مینہ برسنا کہ خشک اور ناکارہ زمین کو زرخیز بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اس لئے کار ساز بھی وہی ہے لذلک النشور یہ جملہ معترضہ ہے برائے اثبات حشر و نشور اللہ تعالیٰ جس طرح مردہ زمین کو باران رحمت سے زندہ کر لیتا ہے اسی طرح وہ قیامت کے دن مردہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کر لے گا لہ من کان یرید العزۃ الخ یہ ایک شبہ کا جواب ہے یعنی اگر تم اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ ان معبودان باطلہ کی پرستش

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

اللہ کے لئے ہے ساری عزت۔ اسی کی طرف چڑھتا ہے شاہ کلام سچا اور کام

الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ

نیک اس کو اٹھایا جاتا ہے اور جو لوگ داف میں ہیں برائیوں کے لئے ان کے لئے

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُؤُكُمۡ هُوَ يَبُورُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ

سخت عذاب ہے اور ان کا داف ہے ٹوٹے گا اور اللہ

خَلَقَكُمْ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنۡ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا

نے تم کو بنایا گلہ مٹی سے پھر بوند پانی سے پھر بنایا تم کو جوڑے جوڑے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ وَمَا يُعَسَّرُ

اور نہ ہیٹ رہتا ہے کسی عورت کو اور نہ وہ جنتی ہے بن جبرائیل اور نہ عمر پاتا ہے

مِّنۡ مَّعْسَرٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ اِنَّ

کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہے کسی کی عمر مگر لکھا ہے کتاب میں بیشک

ذٰلِكَ عَلٰى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝۱۱ وَمَا يَسْتَوِي لِبِحْرَانِ هٰذَا عَذَابٌ

یہ اللہ پر آسان ہے اور برابر نہیں ہے دو دریا یہ مینھا ہے

فَرَاتٍ سَابِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَابٌ وَمِنۡ كُلِّ

پیاس بھاتا ہے خوشگوار پینے میں اور یہ کھارا کڑوا اور دونوں میں سے

تَاْكُلُوْنَ لِحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوْنَ حَلِيۡةً تَلْبَسُوْنَهَا ۝۱۲

کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جس کو پہنتے ہو

وَتَرٰى الْفُلْكَ فِیۡہِ مَوَآخِرٍ لِّتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّكُمْ

اور تو دیکھے جہازوں کو اس میں کہ چلتے ہیں پانی کو چھالتے تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝۱۳ یُوْرٰجُ الْبَلِّ فِی النَّہَارِ وَیُوْرٰجُ النَّہَارِ فِی

حق مانوے رات گھساتا ہے دن میں اور دن گھساتا ہے

منزلہ

اور پکارے ہیں عزت حاصل ہوگی۔ تو یہ خیال دل سے نکال دو، عزت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور اسی کی عبادت اور خدمت سے ملتی ہے۔ اس لئے تم حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے واخذوا من دون اللہ الہة لیکونوا الہم عنہا کلا سیکنون بعبادتهم ویکنون علیہم صدًا (مریم) ۱۰۰ الیہ یصعد الخ یعنی اللہ تعالیٰ ہی کلمات طیبات کو قبول فرماتا ہے الکلم الطیب سے کلمہ توحید اور صفات باری تعالیٰ مراد ہیں۔ التوحید والتحمید و ذکر اللہ و نحو ذلک وقال ابن عباس شہادتہ ان لا الہ الا اللہ (مخرج ۷ ص ۳۲) سیرفہ کی تفسیر فرع اللہ کی طرف اور تفسیر منسوب العمل الصالح کی طرف راجح ہے۔ اور

یہ کتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے ۱۰۰ والذین یمکرون الخ یہ تخیلی اور خیالی ہے جو لوگ دین

اسلام کو چھاننے کے لئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے خلاف بُرے منصوبے اور پروگرام بناتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت ترین سزا مقرر ہے اور ان کا ہر مکر و فریب اور منصوبہ ناکام اور بیکار ہے وہ اپنے مکر و فریب میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا دیمکرون ویمکروا اللہ واللہ خیر المکرمین (۱۰)

یہ پوری یفسد (روح) یعنی بیکار اور ناکام ہے گلہ واللہ خلقکم الخ یہ پانچویں عقل و دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے

کمال قدرت سے تمہارے جد اعلیٰ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا پھر قطرہ آب سے سلسلہ نسل جاری کیا اور تم میں مرد

مادہ کو پیدا فرمایا۔ یہ اس کی قدرت کا کمال ہے۔ اور اس کے علم کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مادہ کے پیٹ میں استقرار حمل سے لیکر

وضع حمل تک جنین کے تمام احوال و کوائف کو بخوبی جانتا ہے اور پھر ہر جاندار کی عمر کی مقدار بھی اسے معلوم ہے غرضیکہ سب کچھ علم

الہی میں موجود ہے۔ سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا کار ساز اور حاجت روا بھی وہی ہے

اور کوئی نہیں اس لئے مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو و عمر میں کسی بیشی تقدیر معلق کے اعتبار سے ہے جیسا کہ بعض اعمال

صالحہ کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے اعبدوا اللہ والقوہ ۱۰۰۰۰ ویؤخرکم الی اجل

مسمیٰ (نوح) اور حدیث میں ہے من احب ان یبسط لہ فی رزقہ ویسألہ فی اثرہ فلیصل جمہ

(قرطبی ج ۴ ص ۳۳۳) یا عیمرؤں کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے یعنی کسی کو زیادہ عمر عطا کرتے ہیں اور کسی کو کم ان ذلک علی

اللہ لیسیر۔ یعنی اللہ کے لئے آسان ہے اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہے ۱۰۰ وما یستوی الخ چھٹی عقلی دلیل ہے

یہ بھی اس کے کمال قدرت کی دلیل ہے کہ ایک دریا کا پانی نہایت میٹھا اور خوشگوار بنا دیا اور دوسرے کا نہایت بدمزہ اور کھاری اور دونوں میں مچھلیاں پرورش پاتی ہیں۔ لیکن ان کا گوشت یکساں طور پر لذیذ ہوتا ہے اور دونوں سے جو اہرات نکلتے ہیں

موضع قرآن و یعنی عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے تمہارے ذکر اور بھلا کام چڑھتے جاتے ہیں جب اپنی حد کو پہنچیں گے تب بدی پر غلبہ کریں گے اور کفر و فح ہوگا اسلام کو عزت ہوگی و یعنی ہر کام آسان ہوتا ہے جیسے آدمی کا بننا یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں۔ خدا کفر کو مغلوب ہی کرے گا۔ اگرچہ تم کو دونوں سے فائدہ ملے گا مسلمانوں سے قوت دین اور کافروں سے جزیرہ خراج گوشت میٹھے اور کھارے دونوں سے نکلتا ہے یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جو اہر اکثر کھارے سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پینتے ہو معلوم ہوا جو اہر نہ اپنا مردوں کو حرام نہیں۔

تخلیف از حروف
معانی
تفسیر
دریں
نوں
مغنی
۱۰۰

جو زینت و آرائش کے کام آتے ہیں۔ اور دونوں میں کشیاں پانی کو چیرتی ہوئی سفر کرتی ہیں جن میں تم ایک جگہ سے دوسری جگہ مال تجارت کو منتقل کر کے نفع کماتے ہو یہ سب کچھ اللہ کی مہربانی اور اس کا فضل و احسان ہے تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اس کی عبادت کرو اور اس کی توحید پر ایمان لاؤ۔ نعرہ خون حقوقہ تعالیٰ فتقو مون بطاعت عن دجل و توحیدہ سبحانہ (روح جلد ۲۲ ص ۱۸) لے لو یہ لیل الخ یہ ساتوں عقلی دلیل ہے۔ رات دن کی آمدورفت اور سوز و آہ اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظام کائنات اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور اس میں تنہا وہی متصرف و مختار ہے لہذا وہی سب کا کارساز ہے ذلکم اللہ یہ گزشتہ تمام دلائل پر متفرع ہے یعنی جو ذات پاک مذکورہ بالا تمام صفات سے متصف

الَّيْلُ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى

رات میں اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک مقررہ مدت تک

ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

یہ اللہ ہے تمہارا رب اس کے لئے بادشاہی ہے اور جن کو تم پکارتے ہو وہ اس

دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْبِإِثْرٍ ۚ إِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا

کے سولے وہ مالک نہیں مجبور کی گھٹی کے ایک پھلکے کے ول اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں

دَعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

تمہاری پکار اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور قیامت کے دن

يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۚ ۱۳ يَا أَيُّهَا

منکر ہوں گے تمہارے شریک تمہارے سے اور کوئی نہ بتلائیگا تجھ کو جیسا بتلائے خبر کھنے والا ہے

النَّاسُ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۚ ۱۵

لوگو! تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پڑا سب تحریفوں والا

إِنْ يَشَاءُ يُخَلِّقْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ ۱۱ وَمَا ذَلِكُمْ عَلَى

اگر چاہے تم کو لے جلے اور لے آئے ایک نئی خلقت اور یہ بات

اللَّهُ بِعَزِيزٍ ۚ ۱۵ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَإِنْ

اللہ پر مشکل نہیں اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا اللہ بوجھ روکے گا اور اگر

تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِهَلَةٍ لِأَجْمَلٍ مِنْ شَيْءٍ وَ لَوْ كَانَ ذَا

پھلکے کوئی بوجھ اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اٹھائے اس میں سے ذرا بھی اگرچہ ہو

قُرْبَىٰ ۚ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يُخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

قربا ہی تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے دیکھے اور

أَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَ

قائم رکھتے ہیں نماز اور جو کوئی سولے گا تو یہی ہے کہ سولے گا اپنے فائدہ کو اور

ہے وہی اللہ تم سب کا مالک ہے اور ساری کائنات میں اسی کی حکومت اور اسی کا اختیار و تصرف ہے اس لئے کارساز اور حاجت روا بھی وہی ہے۔ اور وہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے اور وہی دعا اور پکار کے لائق ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے رحمت و برکت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب کا رازق بھی وہی ہے سارے جہاں میں اسی کا تصرف و اختیار چلتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا ہے سارے جہاں کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور اللہ کے سوا یہ صفت کسی اور میں نہیں پائی جاتی۔ لہذا ہر قسم کی عبادت اسی کا حق ہے اور وہی سب کا کارساز ہے اور حاجات میں پکارنے جانے کے لائق بھی وہی ہے۔ باقی رہے تمہارے خود ساختہ کارساز جن کو تم حاجات و بلیات میں غائبانہ پکارتے ہو۔ وہ تو ایک جھلکے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ اختیار رکھنا تو درکنار اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار سن بھی نہیں سکتے اور اگر بالفرض وہ تمہاری پکار سن بھی لیں تو تمہاری حاجت برآری نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم دنیا میں پکارتے ہو تمہارے اس شرک (غائبانہ پکار) کا انکار کریں گے یعنی صاف کہیں گے کہ ہمیں تو تمہاری آہ و فغاں اور پکار کا کوئی علم ہی نہیں جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے فکفنی یا اللہ شہیداً بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین (یونس) ولا ینبئکم الخ اللہ تعالیٰ جو تمام حالات سے باخبر ہے اور ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس سے بہتر کوئی بھی حقیقت سے پردہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے خود ساختہ کارساز نہ تمہاری پکار سنتے ہیں نہ تمہاری حاجت روائی کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس آیت میں من دونہ سے تمام معبودان باطل مراد ہیں۔ من دونہ ای عنیرہ و ہم الاصنام وغیرہ و کل شیء دونہ (شربی ج ۲ ص ۳) محتمل ان

سارے دلائل سابقہ کا تفصیلی ثبوت ہے۔

کیون (الکلام مع عبدتھا (الاصنام) وعبدة الملائکة وعیسیٰ وغیرہم من المقر بلین (روح ۲۲ ص ۱۸) شمر مجوز ان یرجع هذا الی المعبودین مما یعقل کالملائکة والجن والانبیاء والشیاطین (قرطبی جلد ۱ ص ۳۳) لے ما یسمی الناس الخ یہ آیتوں عقلی دلیل ہے یعنی تم سب خدا کے محتاج ہو اور وہ کسی کا محتاج نہیں اور تمام صفات کمال سے متصف ہے لہذا اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وہ اگر چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور دوسروں کو پیدا کر لے لیکن تمہارے معبودوں میں یہ قدرت نہیں جب انہیں تمہاری اختیار نہیں تو ان عاجزوں کو کیوں غائبانہ موصح قرآن و ایں رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہے کبھی اسلام اور سوز و آہ چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی دیر سویر نہیں ہوتی۔ پھر اسی میں سے اللہ کی واحدانیت تکلی قلمیر کہتے ہیں چھلکے کو مجبور کی گھٹی پر ہوتا ہے و ل یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہے کہ یہ شریک غلط ہیں۔

فاتح الرحمن و ما ترجم گوید و لا ینبئکم مثل خبیر بمنزلہ مثل است چون سخن بلیغ گوید و تحقیق نہایت رسانند این کلمہ گوید و اللہ اعلم ۱۲

جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ان اراد ان یہ ملک المسیح بن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً (المائدہ) وہ ان سب کو ہلاک کر سکتا ہے تو وہ موجود کس طرح بن سکتے ہیں نیز فرمایا ان یشأذہبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء (انعام) انسان جو اشرف المخلوقات ہے جب وہ خدا کا محتاج ہے تو فرشتے اور جن بطریق اولیٰ خدا کے محتاج ہوں گے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ عزیز مشکل اور دشوار۔ یعنی یہ کام اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ۲۳۔ ولا تنسوا ذرا اللہ یہ تجویفِ خروسی ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھا کر اس کا ماتھ نہیں بٹائے گا اگرچہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ امنائتذرا اللہ یہ بشارت

خروسی ہے۔ تبلیغ و انداز سے صرف انہی لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص تقویٰ اختیار کرتا اور اپنے نفس کو پاک کرتا ہے اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچے گا۔ ۲۴۔ وما یستوی الخ یہ مؤمن و کافر اور توحید و شرک کی تمثیلات ہیں۔ جس طرح اندھا ظاہری روشنی سے محروم ہے اسی طرح کافر و شرک نور ایمان و توحید سے محروم ہے۔ علیٰ ہذا جس طرح سوا کھفا ظاہری بینائی رکھتا ہے اسی طرح مؤمن کا دل نور توحید کے روشن ہوتا ہے۔ (الاعنٰی والبصیر مثلان للکافر والمومن کما قال قتادۃ والسدی وغیرہما) روح ج ۲۲ ص ۱۸۱ الظلمات کفر و شرک کے اندھیرے انور ایمان و توحید کی روشنی الظل سایہ اس سے ثواب یا جنت مراد ہے۔ المحرور شدت گریما لیکن بقرینہ تقابل یہاں دھوپ کے معنی میں ہے۔ اور اس سے مراد عذاب یا جہنم ہے (قرطبی، حازن، روح) وما یستوی الاحیاء الخ (احیاء رزق سے) سے مراد مؤمنین اور اموات (مرد) سے مراد کفار ہیں۔ دل کی زندگی اور موت ایمان اور کفر ہے اس لئے مؤمنوں کو زندوں سے اور کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ضد و عناد کی وجہ سے ان کافروں کے دلوں پر نہر جباریت ثبت ہو چکی ہے اور ان کے دلوں سے قبول حق کی صلاحیت سلب کر لی گئی ہے۔ اس لئے تبلیغ و انداز سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا ای کما لا تسمع من مات کذلک لا تسمع من مات قلبہ (قرطبی ج ۱۲ ص ۲۵) ان انت الخ آپ کو ہم نے دین حق اور پیغام توحید دے کر اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا کام پیغام حق پہنچانا۔ ماننے والوں کو خوشخبری دینا اور منکرین کو عذاب سے ڈرانا ہے۔ منوانا آپ کا کام نہیں۔ اسی طرح ہر امت میں ڈرانے والے ہوئے ہیں۔ وان یکذبوا الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ اگر مشرکین عرب

۳۵ الفاطر ۹۷۳ ومن یقنت ۲۲

إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۱۸) وَمَا يَسْتَوِي لَاعْنَى وَالْبَصِيرُ ۱۹) وَلَا

الظُّلْمُ وَلَا النُّورُ ۲۰) وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۲۱) وَمَا

يَسْتَوِي لِحَيَاءٍ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۲۲)

وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۲۳) إِنَّ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۲۴)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّن أُمَّةٍ

إِلَّا خَلَّافِيهَا نَذِيرٌ ۲۵) وَإِن يَكْذِبُوا فَكُذِّبُوا الَّذِينَ

مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ

الْمُنِيرِ ۲۶) ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۲۷)

الْمُرْتَانِ اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَخَرَجْنَا بِهِ

شَجَرًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيضٌ وَ

حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۲۸) وَمِن النَّاسِ

سِرْحَانٌ مِّثْلَ النُّعْمَانِ ۲۹) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْطِيكُ مِمَّا رَزَقْنَاهُ يُغْفِرُ ۳۰)

۵ منزل

ضد و عناد سے آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور دعوتِ توحید کو نہیں مانتے تو آپ غم نہ کریں۔ گذشتہ قوموں نے بھی اپنے پیغمبروں کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے۔ ان کے پاس انبیاء علیہم السلام معجزات، صحیفے اور کتابیں لے کر آئے لیکن انہوں نے پھر بھی نہ مانا من الامم العاتية فلا تخزن من تكذيب هؤلاء اربابك (روح ج ۲۲ ص ۱۸۱) لہٰذا اخذت الخ موضع قرآن یعنی سب خلق برابر نہیں جن کو ایمان دینا ہے انہی کو ملیگا تو بہتری آرزو کرے تو کیا ہوتا ہے اور جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اجالا یعنی نہ اندھیرا براہِ اہل کے نہ اجالا براہِ اندھیرے کے اور فرمایا تو نہیں سنا تا قبریں پڑوں کو۔ حدیث میں آیا ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑوہ نہیں سن سکتا۔ فت ڈرنے والا خواہی ہو خواہی کی راہ پر ہوتے سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے۔ یہ سب بیان ہے قدرتِ زنگارنگ کا۔ اسی طرح انسان میں ہر ایک کی طرح جدا ہے۔ اسی طرح مؤمن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جائے کب ہو سکے۔ تسلی ہے حضرت کو۔

یہ تخویف دنیوی ہے جب اقوام سابقہ نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا۔ مشرکین مکہ اگر اسی طرح تکذیب و انکار بر قائم رہے تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا۔ **كله** الحشر ان اللہ الخ یہ توحید پر نون عقل و دلیل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت کی نشانیاں ہیں کہ وہ آسمان سے مینہ برساکر زمین سے رنگارنگ پھل اور میوے پیدا فرماتا ہے۔ ایک ہی پہاڑ میں مختلف رنگوں کے پتھر اس نے محض اپنی قدرت سے پیدا کئے کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی نہایت ہی سیاہ۔ جدد، جدد کی جمع ہے یعنی شکر ا اور خط غنابیب، غنابیب کی جمع ہے۔ سخت سیاہ یہ اکثر اسود کا تابع و تابع ہوتا ہے اس لئے کلام میں تقدیم و تاخیر ہے اصل میں تھا۔ مسود غنابیب (کالے سیاہ) فی الکلام...

وَالدَّوَابِّ وَالانْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ كَذٰلِكَ اِنَّمَا

اور کیڑوں میں اور چرواہوں میں کتنے رنگ ہیں اسی طرح

يَخْشٰى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُوْرٌ (۲۸)

اللہ سے ڈرتے وہی ہیں علماء اسکے بندوں میں سے جن کو سمجھ ہے تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا اول

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

جو لوگ ۹۷ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور سیدھی کرتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلٰنِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرٌ (۲۹)

کچھ ہمارا دیا ہوا ہے اور کھلے امیدوار ہیں ایک بیوپار کے جس میں ٹوٹا نہ ہو

لِیُوْفِیْہِمَا جُوْرہُمْ وِیَزِیْدُہُمْ مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تا کہ پورا کرے ان کو تو اب ان کا اور زیادہ دے اپنے فضل سے تحقیق وہ بخشنے والا

شٰکُوْرٌ (۳۰) وَاَلَّذِیْ اَوْحٰنَا اِلَیْکَ مِنْ الْکِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ

قدر دان اور جو ہم نے اتاری تھی تجھ پر کتاب وہی سچ ہے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌ بَصِیْرٌ (۳۱)

تصدیق کرنے والی اپنے سے اگلی کتابوں کی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے دیکھنے والا

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفٰیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْہُمْ

پھر ہم نے ارث کئے تھے کہ کتاب کے وہ لوگ جن کو چن لیا ہم نے اپنے بندوں میں سے کچھ کوئی پیر

ظٰلِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْہُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْہُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ

برا کرتا ہے اپنی جان کا اور کوئی ان میں سے بیخ کی چال پر اور کوئی ان میں سے بڑھ گیا ہے بیکر خیال

بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ (۳۲) جَنَّتٌ عَدْنٍ

اللہ کے حکم سے یہی ہے بڑی بزرگی باغ ہیں بسنے کے ۲۷

یَدْخُلُوْنَہَا یُحَلُّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرٍ مِنْ ذَہَبٍ وَّلَوْلُؤَاہِ

جن میں وہ جائینگے وہاں ان کو گناہ پہنایا جائے گا کنگن سونے کے اور موتی کے

تقدیم و تاخیر و المعنی ومن الجمال سو غنابیب (قرطبی ج ۳ ص ۳۳۳) ومن الناس الخ اسی طرح انسانوں چرواہوں اور مویشیوں کو بھی مختلف رنگوں میں پیدا کیا۔ یہ اس کے کمال قدرت و صنعت اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہے اس لئے صرف آس کی عبادت کرو اور صرف اسی کو نائمانہ پکارو فقیر و فوجدانیتہ تعالیٰ بادلہ سماویہ و ادنیٰ الخ (روح ج ۲ ص ۲۸) و مخرج جلد ۲ ص ۲۸ الخ غنابیب الخ یہ گزشتہ دلیل توحید کا حصہ نہیں بلکہ علیحدہ زجر ہے ایسے دلائل واضح کی موجودگی میں چاہیے تو محققا مشرکین راہ راست پر آجاتے اور صرف اللہ سے ڈرتے لیکن وہ خدا سے ڈرتے کے بجائے اپنے خود ساختہ معبودوں سے ڈرتے ہیں۔ صرف علماء جو اللہ کے دین اور اس کی توحید کو جانتے ہیں اور اس کے ساتھ شکر نہیں کرتے اور اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ وہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ عن ابن عباس العالمر بالرحمن من عبادہ من لم لیثربہ بہ شیئاً و اهل حلالہ و حرم حرامہ و حفظ وصیتہ و ا یقن انہ ملاقیہ و محاسب بعدہ۔ (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۵۳) ان اللہ عز و جل غفور رحیم غفران ہے۔ وہ گناہوں کی سزا بھی دے سکتا ہے لیکن اللہ اس کے بندے اس سے معافی مانگیں تو معاف بھی فرمادیتا ہے۔ ان الذین الخ یہ قرآن پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ ام موصول سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام مومنین مراد ہیں قال السدی هم اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی عنہم وقال عطاء هم المومنون (مخرج ص ۳۲) اور کتاب اللہ سے قرآن مراد ہے والمراد بکتاب اللہ القرآن (روح ج ۲ ص ۲۸) اور تلاوت سے مراد ہے کما حقہ تلاوت یعنی اس کے احکام کی پیروی کرنا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے یتلونه حق تلاوتہ (بقراءہ) اور تجارت سے مراد ثواب ہے۔ والمراد من التجارۃ ما وعد اللہ من الثواب (خازن ج ۵ ص ۲۴۸) حضرت شیخ فرماتے ہیں یرجون صوسۃ خبرا ومعنی انشاء ہے ای لیرجوا یعنی جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے اور اس کے احکام کا اتباع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے اور اللہ کی دی ہوئی دولت سے جائز مصارف میں خرچ کرتے ہیں وہ اللہ سے ایسے موصوف قرآن و یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہیں ڈرنا اللہ سے سچے والوں کی صفت ہے اور اللہ کی معاملات بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر کپڑے اور غفور بھی ہے کہ گنہگار کو بخشنے و یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئے ایک اور چنے بندے یعنی یہ امت ان میں تین درجے بنائے ایک میانہ ایک گنہگار ایک اعلیٰ سب کو گناہ چنے بندوں میں امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہوں رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معاف ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سوسب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اس کے ہاں کمی نہیں۔

مراکز ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

وَلِبَاسِهِمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہے اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا

عَنَّا الْحُزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا

ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے جس نے اتارا ہم کو

دَارَ الْمَقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا

آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے ہم کو

فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْبَضُ

اس میں تھکنے کا اور جو لوگ منکر ہیں ان کے لئے ہے آگ دوزخ کی نہ اچھو حکم

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ

پہنچے کہ مر جائیں اور نہ ان پر ہلکی ہو وہاں کی کچھ کلفت یہ

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِّخُونَ فِيهَا رَبَّنَا

سزا دیتے ہیں ہم ہر ناشکر کو اور وہ چسلائیں اس میں اے رب

أَخْرَجْنَا نَعْمَلُ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ

ہم کو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کریں وہ نہیں جو کرتے تھے کیا

نَعْسِرُكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ

ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو اتنی کہ جس میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو اور پہنچا تمہارے پاس

النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَاصْبِرْ لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿۳۷﴾

یاد دہانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار ہے

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ

اللہ ۳۷ بھید جاننے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس کو خوب معلوم ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلْفَ

جربا ت ہے دلوں میں وہی ہے جس نے کیا تم کو قائم مقام

منزل ۵

ثواب کی امید رکھیں جو ضائع نہیں ہوگا کیونکہ انھوں نے تمام اعمال اخلاص کے ساتھ کئے ہیں۔ تاکہ اللہ انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زائد از اتحقاق بھی عطا فرمائے انہ غفور شکور وہ بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرتا اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو قبول کر لیتا ہے۔ اللہ والذی اوحینا الخ یہ توحید پر دلیل وحی ہے ہم نے آپ پر جو کتاب نازل کی ہے وہ سراسر باحق ہے اس میں ہم نے مسئلہ توحید کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اور ہم ہی نے آپ کو مسئلہ توحید بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کتاب کتب سابقہ میں بیان شدہ عقائد اور اصول احکام کی تصدیق و تائید کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توحید کتب سابقہ میں بھی مذکور تھا۔ ان اللہ بعد اذ لخبیر لخبیر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام ظاہری اور باطنی احوال کو جانتا ہے اس لئے آپ کو مستحق اور لائق جان کر ہی آپ پر یہ سراسر باحق کتاب نازل فرماتی ہے۔ جو کتب سابقہ کے لئے معیار اور کسوٹی ہے۔ فعلمک والبصیر احوالک دراک اهلان یوحی الیک مثل هذا الكتاب المعجز الذی ہر ہر عالمی سائنس الکتب (مدارک) ۱۳۷ شہ اور ثنا۔ نا۔ ولا یمسنا فیہا لغوب۔ یہ وارثان کتاب اللہ (قرآن) کے لئے نشارت اخروی ہے الذین اصطفینا سے امت محمدیہ کے علماء مراد ہیں جو کتاب اللہ کو سمجھیں اور اس کے احکام پر عمل کریں المسرا د بالمصطفین علماء الامۃ من الصحابۃ ومن بعدہم ممن یسیر بسیرتہم (روح ج ۲۲ ص ۱۹۵) پھر ان میں تین گروہ ہوئے اول ظالم لنفسہ جنہوں نے کتاب اللہ پر عمل کرنے اور اس کی خدمت کرنے میں بہت زیادہ کوتاہی اور سستی کی۔ دوم۔ مقتصد جن کے عمل بالکتاب اور مخالفت کے پلڑے برابر رہے سوم سابق بالخیرات جن کے عمل بالکتاب اور اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہوا۔ قال الحسن لظالم من خفت حسناتہ والمقصد من استوت والسابق من رحبت (سروح) لیکن تینوں جماعتیں، جنت میں جائیں گی جیسا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے بروایت ابو سعید خدری ہؤلاء کلہم بمنزلۃ واحدۃ وکلہم فی الجنۃ اخرجه احمد والطیالسی وعبید بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی والترمذی وحسنہ (روح ج ۲۲ ص ۱۹۵) نیز آپ کا ارشاد گرامی ہے سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور لہ (خطبہ ج ۴ ص ۳۳) باذن اللہ اللہ کی توفیق و تیسیر سے ذلك هو الفضل الکبیر وراثت قرآن کے لئے امت میں سے خاص بندوں کو جن لینا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور فضل ہے ۱۳۷ جنت عدن الخ یہ مبتدا ہے اور یدخلونہا خبر اول یحلون الخ خبر ثانی و

لو لو اہن اساس کے محل پر معطوف ہے یا لو لو افضل مقدر کا مفعول ہے مثلاً یوتون (روح وغیرہ) حضرت شیخ نے یلیسون محذوف مانا ہے بید خلون اور یحلون کی ضمیروں سے تینوں جماعتیں مراد ہیں یعنی وہ سب جنات عدن میں داخل ہوں گے۔ اور انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ وقالوا الحمد لله الخ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کریں گے کہ جس طرح دنیا میں تو ہی منعم اور کار ساز تھا آج آخرت میں بھی تو ہی کار ساز اور مہربان ہے

موضع قرآن و سونا اور ریشم مسلمانوں کو وہاں ہے رسول نے فرمایا جو کوئی ریشم پہنے دنیا میں نہ پہنے آخرت میں فل غم دنیا کا دغ کیا بخشتا ہے گناہ قبول کرتا ہے طاعت و رکنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ ہر جہاں پہلا اور روزی کا فکر و غم اور دشمنوں کا ڈر رنج اور مشقت وہاں پہنچ کر سب گئے وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اس وقت تو آئی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے۔

انہیں غیبی خبریں پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کئی کئی مقامات پر بھیجا ہے

۱۶

نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝۳۱ سْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ

ڈرنا نیوالا اور زیادہ ہو گیا ان کا بدگنا غرور کرنا ملک میں

وَمَكْرُ السَّيِّئِ ۖ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۗ

اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اٹنے کا اپنی داؤوں والوں پر

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۗ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

پھر اب وہی راہ دیکھتے ہیں سُنَّہ پہلوں کے دستور کی سوتو نہ پائے گا اللہ کا

اللَّهِ تَبْدِيلًا ۗ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝۳۲ أَوَلَمْ

دستور بدلتا اور نہ پائے گا اللہ کا دستور مٹتا ف کیا

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پھر نہیں سُنَّہ ملک میں کہ دیکھیں کیسا ہوا انجام

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۗ وَمَا كَانَ

ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے اور تھے ان سے بہت سخت زور میں اور

اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ

اللہ وہ نہیں جس کو تھکائے کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہی ہے

كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝۳۳ وَلَوْ يُوَأْخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا

سب کچھ جانتا کر سکتا اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگوں کی ان کی

كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظُهُرِهِمْ مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ

کمالی پر نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک بھی بٹنے جلنے والا پیر ان کو

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ فَاذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

ڈھیل دیتا ہے ایک مقررہ وعدہ تک پھر جب آئے ان کا وعدہ ۳۳

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝۳۴

تو اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے سب بندے

والمعنى ان عبادة هؤلاء اما بالعقل ولا عقل يحكم بصحة عبادة من لا يخلق جزءا من الارض ولا له شرك في السماء واما بالنقل ولحم نوت المشركين كتنا فيه الامر بعبادة هؤلاء (روح ج ۲۲ ص ۳۲) بل ان يعد الخ به ما قبله من اضرابه يعني مشركين كس شركه كحق في كوني عقلي يا نقلي دليل تو موجود نہیں اور وہ کسی دلیل کی بنا پر مشرک نہیں کرتے بلکہ مشرک کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے اسلاف اور پیشواؤں نے ان کو جھوٹی آرزو میں دلا کر گمراہ کر دیا ہے کہ یہ مشرک اور خدا کے پیالے ان کے سفارشی ہیں۔ اور ان کی عبادت و تعظیم قرب خداوندی کا باعث ہے۔ مانفی النزاع الحجج فی ذلك اصحاب عند بنی کرم اجملہم علیہ و

هو تقصیر الاسلاف للاخلاق واصلال الرؤساء

للاتباع بانهم شفعا عند الله ليشفون لهم

بالتقرب اليه (ابوالسعود ج ۷ ص ۵۳) بل ان

الله الخ یہ توجید پر گیا رہیں عقلی دلیل ہے زمین و آسمان کو اللہ

تعالیٰ ہی نے تمام رکھا ہے اور وہ اپنی جگہ ادھر ادھر نہیں ہٹ

سکتے۔ اگر فرض محال وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا

کوئی نہیں تھا منے والا نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ

اور عبودان باطلہ کے عجز کا پتہ چلتا ہے اس لئے یہ عاجز معبود

اور کار ساز نہیں ہو سکتے۔ لمابین ان الہتہم لا تقدر

على خلق شئ من السموات والارض بين ان

خالقهما وحسبهما هو الله فلا يوجد حادث الا

بإيجاده ولا يبقى الا بقائه (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۱) انہ

كان حليما غفورا وہ ایسا بردبار ہے کہ مشرکین کو فوراً نہیں

پکڑتا اور ایسا مہربان ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرما

لیتا ہے یہ دلیل پہلے متعلق ہے اس میں فرمایا تھا کہ زمین

و آسمان کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اس دلیل میں

فرمایا کہ زمین و آسمان کو تھا منے والا بھی وہی ہے۔ لکنہ

واقسموا الخ یہ زچہ سے مع تخیف دنیوی۔ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش کو معلوم ہوا کہ یہود اور

نصاری میں پیغمبر آئے تو انھوں نے ان کو جھٹلایا اور ان کا

اتباع نہ کیا اس پر قریش یہود و نصاریٰ کو ملامت کرتے تھے

کہ خدا ان پر لعنت کرے انھوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

خدا کی قسم اگر ہم میں اللہ کا رسول مبعوث ہو تو ہم ان جھٹلانیوں

تمام اتوں سے زیادہ ہدایت کو قبول کرنے والے اور اپنے

پیغمبر کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ قریش کی آرزو تھی کہ

ان میں اللہ کا رسول مبعوث ہو۔ اور وہ نہایت ہی پختہ

قسمیں کھاتے کہ وہ رسول کی پیروی کریں گے۔ احدی لاجما

میں اصناف استغراق ہے یعنی ہر امت سے اہدی ہوتے

قال الشيخ رحمه الله ما الف لام عهد کے لئے ہے اور مراد

جھٹلانے والی امتیں ہیں (روح ج ۳ ص ۳۳) فلما جاءهم الخ جب ان کی آرزو اور تمنا کے مطابق انہی میں سے ایک عظیم الشان اور انشرف الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اور داعی حق ہو کر آئے تو وہ ان کے پاس سے بھاگ نکلے ایمان لانے سے غرور و استکبار نے ان کو روک دیا اور پیغمبر علیہ السلام کی حمایت کے بجائے وہ آپ کے خلاف

نہایت ہی برے اور خطرناک منصوبے سوچنے لگے اور خود ایمان لانے کے بجائے دوسروں کو بھی ایمان لانے سے روکنے لگے۔ لیکن ایسے مکر و فریب کا دباں انہی لوگوں پر پڑتا ہے جو اس کے لائق اور

اہل ہوں لہذا اس کا وبال خود انہی پر پڑے گا کیونکہ وہی اس کے اہل ہیں نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں پر کیونکہ وہ اس کے اہل نہیں۔ چنانچہ جنگ بدر میں یہ لوگ خود ہی اپنے مکر و فریب کا

شکار ہوئے۔ وقد حاق مکر هؤلاء بهم بلوهم بعد ما اردو جلد ۲۲ ص ۳۱) فهل ينظرون الخ کیا یہ ہمارے عذاب کا انتظار کرتے ہیں جو پہلے زمانے کے کافروں پر نازل

موضح قرآن داعی کے لوگ جو سنتے یہودی بے حکمیاں اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم میں ایک نبی آئے تو ہم ان سے بہتر رفاقت کریں سو منکروں نے اور عداوت کی۔

ہوا تو اگر یہ تکذیب و انکار پر قائم رہے تو ہمارا عذاب ان پر ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہماری سنت جاریہ بدل نہیں سکتی۔ بین ان سنتہ التي هي الا لتقام من مكد بن السراسل سنة لا يبدلها في ذاتها ولا يحولها عن اوقاتها وان ذلك مفعول لا محالة (مد اسرك) **۱۱۱** اولم لسيروا الخ يتخولف ونيوى ہے یہ ما قبل کی تنویر و تفصیل ہے یعنی اگر وہ ہماری سنت جاریہ کا مشاہدہ کرنا چاہیں تو زمین میں چل پھر کر گزشتہ مکرش قوموں کی تباہ شدہ بستیوں کو دیکھیں وہ لوگ قوت و شوکت میں ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن جب انہوں نے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کیونکہ زمین و آسمان میں کوئی بھی اس پر غالب نہیں کر سکتا اس سے قوی تر نہیں۔ وہ سب کچھ جانتے والا اور ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ وہ معاندوں اور سرکشوں کو جانتا بھی ہے اور ان کو پکڑنے کی قدرت بھی رکھتا ہے **۱۱۲** دلویوا اخذ الخ اللہ تعالیٰ کے حکم کا بیان ہے کہ وہ نہ تو ہر گناہ پر گرفت کرتا ہے اور نہ گناہ پر گناہ کو فوراً ہی پکڑ لیتا ہے بلکہ بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور قابل مواخذہ گناہوں کے بعد مہلت دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ بنی آدم پر ہر گناہ کی وجہ سے مواخذہ فرماتا تو زمین پر کوئی بھی انسان اب تک زندہ موجود نہ ہوتا بلکہ سب کسی نہ کسی گناہ کے بدلے ہلاک ہو چکے ہوتے۔ دآبۃ سے خاص انسان مراد ہیں۔ قیل المراد بالآبۃ ائیس وجدھم واید بقرۃ تعالیٰ وکن یؤخذھم الخ (سروح ج ۲۲ ص ۲۱۱) دآبۃ سے ہر ذی روح مراد ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ بنی آدم کے گناہوں کی شوم اور نجوست سے ہر جاندار ہلاک ہو جاتا۔ اسی من حیوان یدب علی الارض لشوم المعاصی (روح) حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھگا نہیں سکتا **۱۱۳** فاذا جاء الخ ازاکی جزا محذوف ہے اسی اخذھم یعنی جب ان کے مواخذے کا وقت آئے گا تو وہ ان کو پکڑ لے گا۔ فان اللہ کان بعبادہ بصیرا یہ ماہل کے لئے بمنزلہ تعلیل ہے وہ اپنے بندوں کے احوال کو خوب جانتا ہے اسے معلوم ہے کون عذاب کا مستحق ہے اور کون نہیں۔

سورۃ فاطر میں آیات توحید

- ۱ - الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَا _____ فَا تَى تُؤَفِّكُونَ (۱۶) نفی شرک فی التصرف
- ۲ - وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ تَا _____ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا (۲۴) نفی شرک فی التصرف
- ۳ - وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ تَا _____ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (۲۴) نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم
- ۴ - وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ تَا _____ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَجُلَكُمْ لَهُ الْمُلْكُ (۲۴) نفی شرک فی التصرف
- ۵ - وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ تَا _____ وَلَا يَنْبِئُكُمْ مِنْ خَبِيرٍ (۲۴) نفی شرک فی الدعاء
- ۶ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمْ لَفَقْرَاءٌ تَا _____ وَمَا ذَلِكُمْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (۳۴) نفی شرک فی التصرف
- ۷ - وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ تَا _____ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَن فِي الْقُبُورِ (۳۴) تمثیل مؤمن و کافر و مشرک و موحد
- ۸ - أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ تَا _____ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ (۴۴) نفی شرک فی التصرف
- ۹ - إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَا _____ عَلَيْهِمْ ذَاتِ الصُّدُورِ (۵۴) نفی شرک فی العلم
- ۱۰ - قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ كُمُ تَا _____ إِنْ كَانُوا حَلِيمًا غَفُورًا (۵۴) نفی شرک فی العبادة و نفی شرک فی التصرف

(بحمد اللہ تعالیٰ و احسانہ و انعامہ و حسن توفیقہ آج بتاریخ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء بروز شنبہ بوقت دس بجے قبل دوپہر سورۃ فاطر کی تفسیر ختم ہوئی۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه وسائر عبادہ الصالحين اجمعين)

سورہ یس

ربط | سورہ سبا میں نفی شفاعت قبری کا مضمون مذکور ہوا۔ سورہ یسین، الصافات، ص اور زمر کا کچھ حصہ سورہ سبا پر مرتب ہے یعنی مضمون (نفی شفاعت قبری) ان سورتوں میں بطریق ترقی ذکر کیا گیا ہے۔ سورہ سبا میں اس دعوے کے بارے میں شبہات کا ازالہ کیا گیا اب سورہ یسین میں فرمایا کہ یہ مضمونہ سفارشی جب مشرکین کو خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکے تو وہ شفیع غالب کس طرح بن سکتے ہیں۔

خلاصہ | تمہید مع ترغیب درمیان میں دعویٰ سورت کا ذکر اور دعوے پر پانچ دلائل عقلیہ چار درمیان میں ایک آخر میں شکوے زجریں تخلیفیں بشارتیں اور سب سے آخر میں سورت کا خلاصہ۔

تفصیل !

یس — تا — فبشرہ ببعثۃ واجر کریمہ تمہید مع ترغیب۔ قرآن حکیم ایسی عظیم شان کتاب آپ کی صداقت پر شاہد ہے لیکن اکثر لوگ بوجہ مہر جباریت ایمان نہیں لائیں گے۔ انہیں منجی الموت ہی الخ تخلیف اخروی ہے و لعل لہم — تا — فاذا هم خامدون ہ (۲۶) اصحاب القریہ کا قصہ کس قدر عبرت آموز ہے انہوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ایک مؤمن ناصح کو شہید کر ڈالا۔ ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ لیکن ان کے سفارشی ان کو ہماری گرفت سے نہ بچھڑا سکے۔ اس قصے کے ضمن میں دعویٰ سورت بھی آگیا۔ ۶ اتخذ من دونہ الہتہ ان یردون الرحمن بصرا لا تعن عنی شفاعتہم شیئاً ولا ینفذون یعنی اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو اس کی گرفت سے بچا سکے۔ بحسبۃ علی العباد الخ یہ شکوہ ہے اللہ پر — تا — محضرون ہ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ ہم نے کتنی ہی سرکش اور شرک قوموں کو ہلاک کیا۔ اور ان کے شفاعت نے ان کو ملامت سے نہ بچایا۔ وایۃ لہم الارض — تا — ومما لا یعلمون ہ (۳۶) یہ دوسری عقلی دلیل ہے مردہ زمین کو زندہ کر کے اس سے غلہ پیدا کرنا۔ کھجور اور انگور اور پھلوں کے باغات پیدا کرنا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کرنا۔ یہ ہمارا کام ہے ان کے شفاعت اس میں شریک نہیں ہیں۔ تمہارے مضمونہ شفاعت اور عبود (فرشتے جن، انبیاء علیہم السلام) ان کاموں میں سے ایک کام بھی نہیں کر سکتے۔ پھر وہ شفیع اور عبود کیسے بن سکتے ہیں۔ وایۃ لہم الیل — تا — وکل فی فلك یسبحون ہ یہ تیسری عقلی دلیل ہے یہ سارا نظام مسمی اللہ تعالیٰ کے تصرف سے چل رہا ہے۔ اس کائنات کے نظم و نسق میں آج تک سرموز قہر نہیں آیا۔ اگر کوئی شفیع غالب ہے تو اس نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ تبدیلی کر کے دکھائے۔ وایۃ لہم انما حملنا — تا — ومنتاعا الی حیث — یہ چوتھی عقلی دلیل ہے ہم ان کو کشتیوں اور بحری جہازوں میں صحیح سلامت پارا تارتے ہیں۔ اور جب چاہیں غرق کر دیں لیکن ان کے مضمونہ سفارشی اور کارساز انہیں غرق ہونے سے نہ بچا سکیں۔ واذ اقبل لہم القوا — تا — فی ضلل مسبین ہ شکوہ ہے۔ ویقولون متی ہذا الوعد — تا — ما کنتم تعملون ہ (۴۶) یہ تخلیف اخروی ہے ان اصحاب الجنۃ — تا — سلم قولہم من رب رحیم یہ بشارت اخروی ہے۔ وامننا والیوم — تا — بما کنا لیکسبون۔ یہ بھی تخلیف اخروی ہے۔ ولونشاء لطمنا — تا — افلا یعقلون ہ یہ تخلیف دنیوی ہے۔ وما علمناہ الشعر — تا — ویحیی القول علی الکفرین ہ (۵۶) یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ مشرکین کہتے ہیں یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہے اور یہ قرآن شعر ہے فرمایا قرآن شعر نہیں اور نہ ہم نے پیغمبر علیہ السلام کو شاعری کی استعداد ہی عطا فرمائی ہے۔ کیوں کہ شاعری آپ کی شان کے لائق ہی نہیں۔ اولم یردوا — تا — افلا یشکرون ہ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے یہ الواع واقسام کے چوپائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا وہ گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ یہ سب ہم ہی نے پیدا کئے ہیں ان کے مضمونہ معبودوں کا ان کی تخلیق میں کوئی حصہ نہیں۔ اس لئے وہ معبود اور شفیع نہیں ہو سکتے۔ واتخذوا من دون اللہ الخ جن کو ان مشرکین نے اپنا کارساز بنا رکھا ہے تاکہ بوقت حاجت ان کے کام آئیں وہ سب مل کر بھی ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ خلاصہ قولہم الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین کے لئے تخلیف اخروی ہے۔ اولم یرا الانسان — تا — دہی رمیم ہ یہ شکوئی ہے۔ انسان کس قدر احسان فراموش ہے۔ ہم نے اس کو ایک ناچیز قطر آب سے پیدا کیا۔ لیکن بڑا ہو کر وہ ہماری توحید اور قدرت میں جھگڑنے لگا۔ اور کہنے لگا جھلا ان بوسیدہ بڑیوں کو بھی کوئی زندہ کر سکتا ہے اس موقع پر اس نے اپنی پیدائش جھلا دی۔ قل مجیبہا الذی انشأھا اول صرۃ — تا — کن فیکون یہ جواب شکوئی — اور قیامت کا ثبوت ہے۔ جس ذات پاک نے پہلی بار ہر چیز کو نیست سے ہست کر لیا۔ مردہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ جس کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرم یہ ہے کہ وہ سرسبز درخت سے آگ پیدا کر سکتا ہے پھر جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ حالانکہ اس کے لئے کوئی کام دشوار اور مشکل نہیں کسی کام کے پایہ تکمیل کو پہنچنے کے لئے صرف اس کا ارادہ ہی کافی ہے۔ فنبیئ الذی بیدہ الخ یہ سورت کا لب لباب ہے۔ ساری کائنات کا مکمل نظم و نسق صرف ہی کے ہاتھ میں ہے اس لئے اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں۔ اور قیامت ضرور آئے گی جس میں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

۵۲ والقرآن — تا — واجر کریم ہ یہ تمہید مع ترغیب ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت، قرآن کی عظمت اور مشرکین کے عناد و انکار کا ذکر کیا گیا ہے۔ انک من المرسلین۔ جواب تم ہے اور علی صراط مستقیم خبر بعد خبر ہے تنزیل العزیز الرحیم یہ نازل مقرر کا مفعول مطلق ہے (منظہری قرطبی) اور یہ جملہ القرآن سے حال واقع ہے یہ حکمت و دانش سے لبریز قرآن اس پر شاہد ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور سچی راہ پر کامزن ہیں یہ قرآن خدا کے عزیز و رحیم نے آپ

پرنازل فرمایا ہے جو منکرین کو سزا دینے اور ماننے والوں پر رحمت کرنے والا ہے اس لئے اس عظیم الشان کتاب پر ضرور ایمان لانا چاہیے۔
 کہ لتذسرا الخ یہ المرسلین سے متعلق ہے آپ کو اس لئے بھی گیا ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اور وہ تعلیمات الہیہ سے بے خبر ہیں میرا دشمن عرب ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ان میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد

ومن یقتل ۲۲ ۹۸۰ ۳۶ لیس

سورة یسین مکیہ ۳۰ آیتوں پر مشتمل ہے اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

یس ۱ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۲ اِنَّکَ لَیْسَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳

تم ہے اس کے قرآن کی سہ تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۴ تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۵

ادب سیدھی راہ کے اتارا نہ بردست رحم والے نے

لَتَنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَنْذِرُ اَبَا وَّهُمْ فَهَمَّ غَفْلُوْنَ ۶ لَقَدْ

تاکہ تو ڈرائے سہ ایک قوم کو کہ ڈر نہیں سنا ان کے باپ دادا نے سو انکو خبر نہیں ملے ثابت

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَکْثَرِهِمْ فَهَمَّ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۷ اِنَّا

ہو چکی ہے بات سہ ان میں بہتوں پر سو وہ نہ مانیں گے ہم نے

جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلًا فَمِیْ اِلٰی الْاَذْقَانِ فَهَمُّ

ڈالے ہیں سہ ان کی گردنوں میں طوق سو وہ ہیں مٹھوڑیوں تک پھر ان کے

مُقْحُوْنَ ۸ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ

سر اللہ ہے ہیں اور بنائی ہم نے ان کے آگے دیوار اور

خَلْفَهُمْ سَدًّا فَاَعْشَنَهُمْ فَهَمَّ لَا یُبْصِرُوْنَ ۹ وَسَوَاءٌ

ہے دیوار پھر ادر سے ڈھانک دیا سوان کو کچھ نہیں سو جتا ملے اور برابر ہے

عَلٰیهِمْ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۱۰ اِنَّمَا

ان کو سہ تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کرینگے تو تو

تَنْذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ الْغَیْبَ ۱۱

ڈر سنائے کہ اسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے

منزل ۵

فرمایا لتذسرا قوماما اتھم من مذیر من قبلک...
 حیث لم یبعث بمکة نبی بعد اسماعیل علیہ السلام
 فھما اشکرا احتیاجا الی الرسالۃ من غیرھم
 (مظھری جلد ۸ ص ۸)

کہ لفتحق الخ یہ زجر ہے آپ کی خواہش تو یہ ہے کہ تمام
 کفار ایمان لے آئیں، لیکن یہ ایسے ضدی اور بد بخت ہیں کہ ایسی
 عظیم الشان کتاب کو بھی نہیں مانتے ان میں سے اکثر کے حق میں تو
 فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ منذر لغت اور
 عناد و مکابہ کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی
 ہے فقہر لا یؤمنون جملہ القول کا بیان ہے۔

ہے انا جعلنا الخ یہ ان کے ایمان نہ لانے کی علت ہے
 یعنی مہر جباریت کا بیان ہے ثوبین سبب تو کھم
 الایمان فقال انا جعلنا فی اعناقھما اعلا لا (قرطبی
 جلد ۵ ص ۱) یہ مہر جباریت کی پہلی تمثیل سے مشرکین جو منکر
 اور عناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں ان کی مثال ان لوگوں
 جیسی ہے جن کے گلوں میں مٹھوڑیوں تک طوق ڈالے گئے ہوں
 اور ان کے سر اوپر کو اکٹھ جائیں اور وہ نیچے نگاہ کر کے راستہ
 نہ دیکھ سکیں اور نہ گردنوں کو ادر ادر مٹھوڑ سکیں یہی حال ان
 معاندین کا ہے کہ عناد و مکابہ کی وجہ سے وہ حق کی طرف
 التفات نہیں کرتے نہ حق کے سامنے سر جھکاتے ہیں وجعلنا
 من بین ایدئہم سدا الخ یہ دوسری تمثیل ہے
 ان معاندین کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جو ایک طرف تو
 چار دیواری میں گھرے ہوئے ہوں اور علاوہ ازیں اندھے
 بھی ہوں جس طرح انھیں بھی کچھ نظر نہیں آتا اسیر طرح معاندین
 ضد اور عناد کی چار دیواری میں گھرے ہوئے ہیں طغیان
 اور تعذت نے انھیں نور بصیرت سے محروم کر دیا ہے اس
 لئے وہ راہ حق کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہذا علی طریق تمثیل
 ولم یکن ہذا عمل ولا سدا والیہ سبحانہ

سورۃ یسین
 ۳۰ آیتوں پر مشتمل ہے
 ۱۲ جہاں جباریت
 ۱۲ جہاں جباریت
 ۱۲ جہاں جباریت

انما منعناھم عن الایمان بما لعم فجعلا الاعلال و
 السد مثلا لذلک فھو تقریر لتصمیمہم علی
 الکفر و الطبع علی قلوبہم مجتہد لا یغنی عنھم الایات و التذرا الخ (مظھری ج ۸ ص ۸) و سوا الخ یہ ما قبل ہی کی توضح و تنویر ہے۔ جب ان کے
 دلوں پر مہر جباریت ثبت ہو چکی ہے تو ان کے لئے آپ کا وعظ و انداز بے سود ہے آپ کا ان کو ڈرانا، اور نہ ڈرانا برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے کہ انما لتذسرا الخ یہ اشارت
 اخروی ہے اور معاندین کے مقابلے میں مخلصین کی صفات کا ذکر ہے آپ کے وعظ و تذکر سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو نصیحت پر عمل کریں اور خلوت میں بھی خدا سے ڈریں ایسے لوگوں
 کو گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری سنا دیں۔ ای خاف فی السرا والعلن (خازن ج ۶ ص ۳)

فاتحہ الرحمن و العزیز ذریعہ اسماعیل یح پناہ برے مبعوث نشدہ بود ۲۰ ای ہر دو آیت تمثیل و تصویر است یا اس ایشان را از شناختن حق ۱۲

۵۷ انا نحن الخ یہ تخریف اخروی ہے ہم مردوں کو ضرور زندہ کریں گے۔ اور ہر ایک کو اس کے اعمال و آثار کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔ کیونکہ ہم سب کے اعمال خیر و شر لکھوا رہے ہیں۔ نیک اور برے کاموں کے جو نمونے قائم کر چکے ہیں ان کا بھی ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے ای دنکتاب ماسنوا من سنة حسنة اوستة (خازن و معالم ج ۶ ص ۶) امام مبین سے نامہ اعمال یا لوح محفوظ مراد ہے۔ ای کتاب اعمالہم الشاہد علیہم بما عملوہ من خیر او شر (ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۶۶) یعنی اللوح محفوظ (مدارک ج ۴ ص ۳) حاصل ہے کہ ہم ان کے تمام اعمال و افعال کو ننگا دین رکھتے اور ان کو ان کے اعمال ناموں میں لکھوا رہے ہیں ۹۷ واضرب لہم الخ یہ تخریف دنیوی ہے اصحاب القریہ (بستی والوں) کا قصہ بیان کر کے اہل مکہ کو متنبہ کرنا مقصود ہے کہ انھوں نے ہمارے رسول کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ لیکن ان کے مزبورہ سفارشیوں میں سے کسی نے بھی ان کو اللہ کی گرفت سے نہ چھڑایا۔ اذ جاءها المرسلون حصن حصین میں سے کتبہ اجابت دعا کا مقام ہے القریہ سے اکثر مفسرین کے نزدیک شہر انطاکیہ مراد ہے اور المرسلون سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ مبلغ مراد ہیں۔ یعنی یحییٰ۔ یونس اور شمعون (کمانی القامیر) لیکن بعض ائمہ تفسیر کو اس پر اشکال ہے کہ قریہ سے انطاکیہ اور مرسلین سے رسل عیسیٰ علیہ السلام مراد ہوں چنانچہ مفسر ابن کثیر نے اس پر نہایت محققانہ گفتگو کی ہے وقد استشكل بعض الائمہ مسوختھا انطاکیہ بما سئذکرہ بعد تمام القصة ان شاء الله تعالى (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۶) ابن کثیر نے آگے چل کر اس پر چار اشکال وارد کئے ہیں۔ اول نظم قرآن کے الفاظ کا ظاہر ہی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ تینوں رسول اللہ کے رسول تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ نہ تھے۔ اگر وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری ہوتے تو نظم قرآن میں ان کے رسل عیسیٰ ہونے کی طرف کچھ اشارہ ہوتا۔ ان ظاہر القصة يدل على ان هؤلاء كانوا رسل الله عز وجل لا من جهة المسيح عليه السلام كما قال تعالى (اذ ارسلنا اليهم اثنتین فكذبوھا فعزنا بثلث فقالوا انا اليكم مرسلون) وما الى ان قالوا (ارسلنا اليكم مرسلون) وما علينا الا البلغ المبين) ولو كانوا هؤلاء من الحواریين لقالوا عابراة تناسب انهم من عند المسيح عليه السلام (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۹) دوم اگر وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے ہوتے تو مشرکین ان پر یہ اعتراض نہ کرتے کہ تم ہماری طرح بشر ہو۔ کیونکہ بشریت کو وہ رسالت اور نبوت کے منافی سمجھتے تھے۔ نہ لو کہ انوار رسل المسیح لما قالوا لهم (ان انتم الا بشر مثلنا) (الینا) سوم۔ اہل انطاکیہ جن کے پاس حضرت مسیح علیہ السلام

۳۶ یس ۹۸۱ وہن یقنت ۲۲

فبشره بمغفره واجركريم ۱۱ انا نحن نحي موتي ونكتب ما

قد مو اواثارهم وكل شئ احصين في ايام مبين ۱۲ و

اضرب لهم مثلا اصحاب القرية اذ جاءها المرسلون ۱۳ اذ ارسلنا

اليهم اثنتين فكذبوھا فعزنا بثلث فقالوا انا اليكم

مرسلون ۱۴ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمن

من شئ لان انتم الا تكذبون ۱۵ قالوا ربنا يعلم انا اليكم

مرسلون ۱۶ وما علينا الا البلغ المبين ۱۷ قالوا انا تطيرنا بكم

لئن لم تنتهوا لارجعناكم وليمسنكم منا عذاب اليم ۱۸ قالوا

طيركم معلم اءن ذكركم قبل انتم قوم مسرفون ۱۹ و

جاء من اقصى المدينة رجل يسعه قال يقوم اتبعوا

المرسلين ۲۰ اتبعوا من لا يسئلكم اجرا وهم مهتدون

۱۱ انا نحن نحي موتي ونكتب ما
۱۲ و
۱۳ اذ ارسلنا
۱۴ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا
۱۵ قالوا ربنا يعلم انا اليكم
۱۶ وما علينا الا البلغ المبين
۱۷ قالوا انا تطيرنا بكم
۱۸ قالوا
۱۹ و
۲۰ اتبعوا من لا يسئلكم اجرا وهم مهتدون

۱۱ انا نحن نحي موتي ونكتب ما
۱۲ و
۱۳ اذ ارسلنا
۱۴ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا
۱۵ قالوا ربنا يعلم انا اليكم
۱۶ وما علينا الا البلغ المبين
۱۷ قالوا انا تطيرنا بكم
۱۸ قالوا
۱۹ و
۲۰ اتبعوا من لا يسئلكم اجرا وهم مهتدون

۱۱ انا نحن نحي موتي ونكتب ما
۱۲ و
۱۳ اذ ارسلنا
۱۴ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا
۱۵ قالوا ربنا يعلم انا اليكم
۱۶ وما علينا الا البلغ المبين
۱۷ قالوا انا تطيرنا بكم
۱۸ قالوا
۱۹ و
۲۰ اتبعوا من لا يسئلكم اجرا وهم مهتدون

نے اپنے حواری بھیجے تھے وہ سب کے سب ایمان لے آئے تھے اور اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے لیکن جن اہل قریہ کا یہاں ذکر ہے انھوں نے رسولوں کی تکذیب کی اور عذاب خداوندی سے ہلاک ہوئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ قصہ اہل انطاکیہ اور رسل مسیح علیہ السلام سے متعلق نہیں۔

فاذ القتران انطاکیہ اول مدینة آمنت فاهل هذه القرية ذكر الله تعالى انهم كذبوا رسلا دانه اهلكهم بصيحة واحدة اخذتهم الله علم

موضع قرآن ف جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور بھیجے وہی نشانی اولاد اور عمارت اور رقم ڈالی نیک یا بدت یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسیٰ کے دو بار وہاں پہنچے شہر والوں نے مال دیا پھر تیسرے بار بھی پہنچے تیسرے بڑے یار تھے۔ و شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اس کو نامبارکی سمجھی یا آپس میں اختلاف ہوا۔ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اس کو کہا ہر طرح شامت ان ہی کی ہے۔

چہارم اہل انطاکیہ اور رسل عینے علیہ السلام کا واقعہ لا محالہ نزول تورات کے بعد پیش آیا اور نزول تورات کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی پوری کی پوری قوم کو مٹا کر نہیں فرمایا بلکہ
مؤمنین کو مشرکین سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔ اس سے بھی واضح ہو گیا کہ یہ قصہ اہل انطاکیہ اور حواریں سے متعلق نہیں ان قصہ انطاکیہ من الحواریین اصحاب المسیح
بعد نزول التوراة وحتی ذکر الواسعید الحدیسی رضی اللہ عنہ وغیر واحد من السلف ان اللہ تبارک وتعالیٰ بعد انزالہ التوراة کہ
یہلک امۃ من الامم الی اخرہ بعد ابیہ علیہم اہل المؤمنین بعد ذلك بغتال المشرکین (ایضاً) ان وجوہات سے ثابت ہو کہ جس قریرہ (ستی)

وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۲﴾

اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں بندگی نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا اور اسی کی طرف سب پھر جاؤ گے

أَتَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ

بھلا میں پھر ڈوں اس کے سوائے اوروں کو بوجنا کہ اگر مجھ پر چاہے رحمن تکلیف

لَا تُغْنِي عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿۱۳﴾ إِنْ أَرَادَ

تو کچھ کام نہ آئے مجھ کو ان کی سفارش اور نہ وہ مجھ کو چھڑائیں تو تو نہیں بچا

لِي ضَلِيلٌ مُّبِينٌ ﴿۱۴﴾ إِنْ أَرَادَ رَبُّكُمْ فَسَمِعُونِ ﴿۱۵﴾ قِيلَ

بھٹکتا رہوں صریح میں یقین لایا تمہارے رب پر مجھ سے سن لو وہ حکم ہوا

ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ بِمَا غَفَرَ

چلا جا بہشت میں بولا کسی طرح لہ میری قوم معلوم کر لیں کہ بخشا

لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۱۷﴾ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى

مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت والوں میں فل اور اتاری نہیں ہم نے نہ

قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿۱۸﴾

اس کی قوم پر اس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم فوج نہیں اتارا کرتے

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿۱۹﴾ لِيَحْسَبُوا

بس یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر اسی دم سب بچھ گئے کیا انہوں نے

عَلَى الْعِبَادَةِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ

بندوں پر اللہ کوئی رسول نہیں آیا ان کے پاس جس سے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۲۰﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مَمَّنْ

مٹھا نہیں کرتے کیا نہیں دیکھتے ۲۰ کتنی غارت کر چکے ہم ان سے پہلے

الْقُرُونَ أَنْهَلَكُوا لِيُتَّبَعُوا لِيُجْعَلُوا لِي غُرُبًا

جماعتیں کہ وہ ان کے پاس پھر کر نہیں آئیں گی اور ان سب میں کوئی نہیں آتا

کا ان آیتوں میں ذکر ہے وہ انطاکیہ کے علاوہ کوئی اور تہی ہے اور مسلمانوں سے رسل اللہ مراد ہیں نہ کہ رسل مسیح علیہ السلام فعلیٰ هذا یتبعین ان ہذا القریۃ المذکورۃ فی القرآن تریۃ اخری غیر انطاکیہ کما حقیق ذلك غیر واحد من السلف ایضاً (ابن کثیر ج ۳ ص ۳۵) حضرت شیخ قدس سرہ کی تحقیق بھی بعینہ ہی ہے اور ان رسولوں کے ماہ گرامی ہیں۔ صادق، صدوق اور شلوم علیہم السلام جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ، کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے منقول ہے امام طبری نے بھی یہی نام لکھے ہیں۔ (قطبی) ابن کثیر وغیرہ) قیل رسل من اللہ علی الامتداء (قطر طبری جلد ۵ ص ۳۵) اگر مفسرین سلف کی عبارتوں میں کہیں اس قریرہ کا نام انطاکیہ ارد ہوا ہے تو بشرط صحت روایت ہو سکتا ہے اس قریرہ کا نام بھی انطاکیہ ہی ہو۔ لیکن لا محالہ یہ وہ انطاکیہ نہیں جس میں مسیح علیہ السلام نے اپنے حواری بھیجے تھے کیونکہ اس انطاکیہ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کبھی نہیں آیا۔ نہ حضرت مسیحؑ کے زمانے میں نہ ان سے پہلے۔ اور قتلون انطاکیہ —

ان کا لفظاً محفوظاً فی ہذا القضاۃ — مدینۃ اخری غیر ہذا المشہورۃ المعروفۃ فان ہذا لہو لیرف انما اہلکت لانی الملة النصرانیۃ ولا قبل ذلك والله سبحانه وتعالیٰ اعلم ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۵) نہ اذا سلسنا الخ پہلے ہم نے ان کے پاس وہ پیغمبر بھیجے تھے والوں نے ان کو جھٹلایا۔ تو ہم نے ان کی تائید اور تقویت کے لئے مزید ایک پیغمبر بھیج دیا۔ تب انہوں نے ان سے کہا ہم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارا پاس بھیجا ہے قالوا ما انتما الخ تہی والوں نے جواب میں کہا تم تو ہماری طرح بشر ہو اور بشر پیغمبر نہیں ہو سکتا اس لئے تم نہ پیغمبر ہو نہ اللہ نے تم پر وحی نازل کی ہے اور تم دعویٰ رسالت میں جھوٹے ہو۔ مشرکین ہمیشہ اس دھوکے میں رہے

ہیں کہ پیغمبر فرشتہ ہونا چاہیے نہ کہ بشر وانما الرسول صلک

وہذا اشبهۃ اکثر الکفرۃ ان الرسول لا بد ان یکون مکلاً (جامع ص ۳۳) اللہ قالوس بنا الخ مشرکین کے انکار پر پیغمبروں نے نہایت زور دار مڑ کر بالقسم اسلوب کے ساتھ اپنا دعویٰ دہرایا کہ خدا شاہد ہے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں اور ہمیں اللہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اگر تم ہماری دعوت کو قبول نہیں کرو گے تو اس سے ہمارا کوئی بھی نقصان نہیں کیونکہ ہمارا کام تو صرف دعوت توحید کو تم تک پہنچانا ہے اگر تم نہیں مانو گے تو اس کا وبال تم پر پڑے گا۔ سبنا لعلکم لبعیر تم کے قائم مقام ہے دما بنا یعلم جاسا

موضع قرآن ول آگے نقل کرتے ہیں کہ قوم نے اس کو شہید کیا۔ اور بعضے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنینا اٹھا لیا فل قوم نے اس سے دشمنی کی کہ مار ڈالا اس کو بہشت میں بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر معلوم کریں میرا حال تو سب ایمان لادیں ۱۲ امنہ فتح الرحمن

و مشکلات میں وہ ان کے کام آئیں گے۔ لیکن جب ہم نے ان کو غلاب میں پکڑا تو ان کا کوئی کار ساز اور سفارشی انہیں ہمارے عذاب سے چھڑا کر دنیا میں واپس نہ لاسکا انہما اللہم لا یرجعون۔ جملہ ما قبل کے مضمون سے بدل ہے۔ بدل من کم اھلکنا علی المعنی (مداد ج ۳ ص ۳۷) کذا افادہ الشیخ قدس سرہ۔ یا اس سے ان لوگوں کا رد مقصود ہے جو کہتے تھے۔ انھی الاحیاءنا الدنیا نموت ونحیا (مومنون ع ۳) یعنی کوئی قیامت اور جزا سزا نہیں۔ بس زندگی صرف یہی اس دنیا ہی میں ہے۔ جو منزل ہے وہ دوبارہ کسی دو کفر قالب میں زندہ ہو کر آجاتا ہے۔ اور یہ مرنے جینے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہیگا۔ یہ عقیدہ ”تناسخ“ کے نام سے معروف ہے۔ ہم القائلون

وما لی ۲۳ ۹۸۴ ۳۰۰

بِج ۲
جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۲۲﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ

جو اکٹھے ہو کر نہ آئیں ہمارے پاس پکڑے ہوئے اور ایک نشانی ہے انکے واسطے زمین مردہ

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا

اس کو ہم نے زندہ کر لیا اور نکالا اس میں سے اناج سو اسی میں سے کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے

فِيهَا جَبْتٍ مِّنْ تَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ

اس میں باغ سمجھو کے اور انگورو کے اور بہاؤ کے اس میں بعض

الْعُيُونِ ﴿۲۴﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ط

چشمے کہ کھائیں یہ اس کے میووں سے اور اس کو بنایا نہیں انکے ہاتھوں نے

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۲۵﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَنْزُوجَ كُلَّهَا

پھر کیوں شکر نہیں کرتے پاک ذات ہے جس نے جوڑے جوڑے سب چیزیں

مِمَّا تَنْتَبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

اس قسم سے جو اگتا ہے زمین میں اور خود ان میں سے اور ان چیزوں میں جنکی انکو خبر نہیں

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسُخٌ مِنْهُ النَّهَارُ فَذَا هُمْ مُظْلَمُونَ ﴿۲۷﴾

اور ایک نشانی ہے ان کے واسطے رات لٹکھتی لیتے ہیں اس پر دن کو پھر تبھی یہ جاتے ہیں اندھیرے میں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے ہوئے رستہ پر یہ سادھا ہے اس زبردست

الْعَلِيمِ ﴿۲۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا مِنْ أَنْزِلِ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ

باخبر نے اور چاند کو ہم نے بانٹ دی ہے آسمان میں یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے آہنی

الْقَدِيمِ ﴿۲۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ

پرانی فل نہ سورج سے ہو کہ پکڑے چاند کو اور

لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ كَسْبَحُونَ ﴿۳۰﴾ وَآيَةٌ

نہ رات آگے ٹھہرے دن سے فل اور ہر کوئی ایک جگہ میں پیرتے ہیں فل اور ایک کثرتی

منزل ۵

بالدور من الدهرية وهم الذين يعتقدون جهلا منهم انهم يعودون الى الدنيا كما كانوا فيها فرد الله تبارك وتعالى عليهم باطلهم را بن كثير ج ۳ ص ۵۵) اس سے روافض کے عقیدہ رجعت کا بطلان بھی واضح ہو گیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر ائمہ کی قیامت سے قبل دنیا میں رجعت کے قائل ہیں۔ و رد بالآیة علی القائلین بالرجعة كما ذهب اليه الشيعة (روح ج ۲۳ ص ۵) وفي الآية رد علی من زعم ان من الخلق من يرجع قبل القيامة بعد الموت (قرطبي ج ۵ ص ۲۳) وان كل الخمر من بعد الدنيا من نو کوئی واپس نہیں آئے گا۔ البتہ ان سب کو قیامت کے دن ہم دوبارہ زندہ کریں گے اور یہ سب حساب کتاب کے لئے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے یہ تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ ۲۴ آیت لہم الارض الخیر دوسری عقلی دلیل ہے۔ ہم نے مردہ زمین کو باران رحمت سے زندہ کیا اور اس میں انسانوں کی غذا کے لئے انواع و اقسام کے غلے، انگوروں اور کھجوروں کے باغات پیدا کئے۔ زمین سے پانی کے چشمے رواں کر دئے یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے یہ انکے ہاتھوں کی کمائی نہیں اور وہ ان امور پر قادر ہی ہیں لیکن وہ پھر بھی اللہ کا شکر نہیں کرتے اور اس کی عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں انکار و استقباح لعدم شکرهم للنعمة بالنعمة المعدودة بالتوحيد والعبادة (روح ج ۲۳ ص ۹) حضرت شیخ فرماتے ہیں ایدیم میں ضمیر مجرور سے جنس مخلوق مراد ہے۔ اور اس میں جن وانس اور فرشتے سب داخل ہیں۔ جس طرح قل لو انتم تملکون خزائن رحمة ربی الایة۔ ربی سوا شیل ع ۱۱) میں انتہ سے خطاب عام مراد ہے یعنی یہ تمام نعمتیں اور برکتیں اللہ نے عطا فرمائی ہیں جن کو تم اپنے معبود قرار دیتے ہو ان میں سے کسی کا بھی ان کاموں میں کوئی دخل نہیں۔ جب تخلیق میں وہ خدا کے شریک نہیں تو عبادت اور پکار میں بھی وہ اس کے شریک نہیں ہو سکتے اور نہ اسکی بارگاہ میں شفع غالب ہی ہو سکتے ہیں ۲۵ سبحان الخ

۱۲۔ سورہ نمل دریل
۱۱۔ سورہ نمل دریل
۱۰۔ سورہ نمل دریل
۹۔ سورہ نمل دریل
۸۔ سورہ نمل دریل
۷۔ سورہ نمل دریل
۶۔ سورہ نمل دریل
۵۔ سورہ نمل دریل
۴۔ سورہ نمل دریل
۳۔ سورہ نمل دریل
۲۔ سورہ نمل دریل
۱۔ سورہ نمل دریل

موضع قرآن ف چاند اور سورج ملتے ہیں جینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب آگے بڑھا تو نظر آیا۔ پھر نزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اسی طرح آ پہنچا ٹہنی سا نظر آیا۔ پھر ٹہنی سا دن میں کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر کوئی دوسرا دن آوے بن پنج رات آوے۔ اور ہر ستارہ ایک ایک گھیرا رکھتا ہے۔ اسی راہ پر پھر تباہے۔ معلوم ہوا کہ ستارے آپ چلتے ہیں یہ نہیں کہ آسمان میں گڑے ہیں اور آسمان چلتا ہے نہیں تو پھر نازل فرماتے ۱۲۔ منہ ج۔

فتح الرحمن و یعنی پیش از انقضاء روز نمی آید ۱۲

لَهُمْ أَنَا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ﴿۳۱﴾ وَخَلَقْنَا

انکے واسطے کہ ہم نے اٹھایا ان کی نسل کو اس بھری ہوئی کشتی میں اور بنادیا ہم نے

لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿۳۲﴾ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

انکے واسطے کشتی جیسی چیزوں کو جس پر سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبا دیں بھر کوئی نہ

صَرِيحٌ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿۳۳﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا

پہنچے ان کی فریاد کو اور نہ وہ پھڑائے جائیں مگر ہم اپنی مہربانی سے اور ان کا کام چلا کر

إِلَىٰ حَيْنٍ ﴿۳۴﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَ

ایک وقت تک اور جب کہتے ان کو ہٹو اس سے جو تمہارے سامنے آتا ہے اور

مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۵﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ

جو پہنچے چھوڑتے ہو شاید تم پر رحم ہو اور کوئی حکم نہیں پہنچتا ان کو تہ اپنے

مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۳۶﴾ وَإِذَا قِيلَ

رب کے حکموں سے جس کو وہ ٹلاتے نہ ہوں وہ اور جب کہتے

لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ان کو اسے خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا ہوا کہتے ہیں منکر

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ نَطْعَمَ مِنْ لَّدُنْهُ أَطْعَمَهُ تِلْكَ

ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اس کو کھلا دیتا

أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا

تم لوگ تو بالکل بہک رہے ہو متعجب اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً

دعہ اگر تم سچے ہو یہ تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ

وَأَحَدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿۳۹﴾ فَلَا يَسْتَبِيعُونَ

کی جو ان کو ایک لگی جب آپس میں جھگڑ رہے ہونگے وہ پھرنے نہ سکیں گے

منزل ۵

جن مزمومہ عبودوں کو بشرکین نے شرکار اور شفعاء بنا رکھا ہے! اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔ زمین سے انواع واقسام کی اشیا، میوے، پھل پھول، غلے وغیرہ وہی پیدا کرتا ہے ومن انفسہم اور انسانوں کی اولادیں نروادہ کا خالق بھی وہی ہے۔ وہ ایسی بے شمار مخلوق کا بھی خالق ہے جس کا انکو علم بھی نہیں۔ یہ دلیل ثانی کا تمہ ہے ۳۱۔ آیت لہم انما خلقنا لہم عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ یہ نظام شمسی اسکے قبضہ و تصرف میں ہے۔ دن رات کی آمد و رفت اسی کے اختیار میں ہے۔ جب ن کی روشنی غائب ہو جاتی ہے تو ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔ والشمس تجری الخ اور سورج اپنی آخری حد اور منزل تک باقاعدگی کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔ آخری منزل سے یا تو قیامت کا دن مراد ہے یا اس کے سالانہ دوڑے کی آخری منزل مراد ہے جہاں پہنچ کر وہ دوبارہ اسی جگہ سے اپنا سفر شروع کرتا ہے جہاں ایک سال قبل شروع کیا تھا۔

قال قتادة ومقاتل تجری الی وقت لہا الاستعداد۔ قال الواحدی وعلیٰ هذا مستقرها انتہاء سیرھا عند انقضاء الدنیا (روح ج ۳ ص ۲۳) لحد لہا موقت مقدر تنقہ الیہ من فلکھا فی آخر السنۃ..... اول انتہاء امرھا عند انقضاء الدنیا (مداد ج ۴ ص ۲۷) دن رات کی مقدار اور سورج کی رفتار کا اندازہ اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمایا جو ایسا غائب ہے کہ اس اندازے میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی اور ایسا عظیم و ربانہ ہے کہ اس نے جو اندازے مقرر فرمائے ہیں وہ نہایت مناسب اور صحیح ہیں ۳۲۔ والقمر الخ اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں جن سے گزرتا ہوا وہ ایک ہے میں اپنا دورہ پورا کر لیتا ہے اور جب وہ اپنی آخری منزل میں پہنچتا ہے تو خشک و خمیدہ ٹہنی کی مانند باریک و مخنی نظر آتا ہے۔ چاند کی اٹھائیں منزلیں ہیں۔ اور وہ کم و بیش یک دن رات ایک منزل میں سفر کرتا ہے لشمس یعنی لہا الخ سورج اور چاند کی حکومت کا وقت مختلف ہیں۔ سورج کی حکومت دن کو اور چاند کی حکومت رات کو ہوتی ہے

یہ دونوں اپنی حدود کے پابند ہیں کہ ایک دوسرے کے دائرہ حکومت میں دخل نہیں دے سکتے اور دونوں اپنی اپنی راہ پر گامزن ہیں یہاں نظام اللہ کی تدبیر و تقدیر سے روال دواں ہے۔ اگر مشرکین کے مزمومہ عبود و وحی کا رساز اور شفیع غالب میں تو وہ اس نظام میں معمولی ترمیم کر کے دکھادیں ۳۳۔ آیت لہم انما الخ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔ یہ بھی اللہ کی وحدانیت اور قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ ہم ان کو آدمیوں سے بھر پور کشتیوں میں سوار کر کے ریاض اور مندروں سے صحیح سلامت پارانا کرتے ہیں اور کشتیوں کے مانند اول بھی کئی چیزیں ہم نے انکی سواری کیلئے پیدا کی ہیں اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں اسوقت انکے مزمومہ کا رساز انکی فریادیں نہ کر سکیں اور نہ انہیں غرق ہونے سے بچا سکیں مگر یہ کہ ہم خود ہی اپنی مہربانی سے انکو بچالیں! اور ایک معین وقت (وقت موت)

تو یہ بھی چھوڑتے ہو شاید تم پر رحم ہو اور کوئی حکم نہیں پہنچتا ان کو تہ اپنے

رب کے حکموں سے جس کو وہ ٹلاتے نہ ہوں وہ اور جب کہتے

ان کو اسے خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا ہوا کہتے ہیں منکر

ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اس کو کھلا دیتا

تم لوگ تو بالکل بہک رہے ہو متعجب اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ

دعہ اگر تم سچے ہو یہ تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ

کی جو ان کو ایک لگی جب آپس میں جھگڑ رہے ہونگے وہ پھرنے نہ سکیں گے

منزل ۵

تک نہیں دیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی ہمت دیدیں من مثلہ ما یرکبون سے مراد اونٹ ہیں جو خشکی میں سواری کے لئے پیدا کئے۔ روی عن ابن عباس ان معنی من مثلہ للابل خلقھا لہم للربوب فی البر مثل السفن المرکوبہ فی البحر قرطبی ج ۱ ص ۱۵۵ حضرت شیخ زح فرماتے ہیں سیاق آیت کی روشنی میں ممکن ہے کہ من مثلہ سے طے (تیلے) مراد ہوں۔ یعنی سرکنڈوں کے گھٹے جنہیں ریلوں سے مضبوط باندھ لیا جاتا ہے اور انکے ذریعے سے تیر کر دریا کو عبور کر لیا جاتا ہے۔ ۳۹۔ واذ اقیل الخ چار دلبلوں کے بوشکرین پڑسکوی ہے اور اذ کا جواب محذوف ہے ای اعرضوا (روح) ما بین ایدیکم اقوام سابقہ پر نازل ہونے والا عذاب وما خلفکم آخرت کا عذاب (غازن، معالم) جب راہ خیر خواہی

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

منزل ۵

وضیح قرآن و یعنی حضرت نوح کے وقت نہیں تو انسان کا تخم نہ رہتا ۱۲ مندرج و سامنے آتا ہے جزا کا دن پیچھے چھوڑے اعمال ۱۲ مندرج و یہی گمراہی ہے نیک کام میں تقدیر کے حوالہ کرنا اور اپنے مزے میں لالچ پر دوڑنا ۱۲ مندرج و یعنی قیامت ناگہاں آوے گی اور وہ اپنے معاملات میں غرق ہوں گے۔ ۱۲ مندرج

ان سے کہا جائے کہ تو ام گزشتہ ایسے انجام سے ڈر کہیں تم بھی عذاب الہی سے ہلاک نہ کرے جاؤ اور آخرت کے عذاب سے ڈرو جو مومنین کے لئے تیار کیا گیا ہے یعنی ایمان لے آؤ تاکہ تم اللہ کی رحمت کے مستحق ہو جاؤ تو وہ ایسی نپند نصیحت سے اعراض کرتے ہیں۔ لہذا وہ مانتا تھا اللہ ان کی عادت ہی یہی ہے کہ جب بھی انہیں اللہ کی آیتیں جو اسکی توحید اور کمال قدرت پر دلالت کرتی ہیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان سے اعراض کرتے ہیں۔ اور ان میں غور و فکر کر کے انہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی ملاحظہ لہم آیۃ من الآیات الّتی من جملتها ما ذکر من شئونه تعالیٰ الشاہدۃ بوحدانیتہ سبحانہ وتفردہ تعالیٰ بالالوہیۃ الاکانوا عنہا معرضین تاوکلین النظر

وما لی ۲۳ ۹۸۶ ۱۳۶

تَوْصِيَةٌ وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ

کہ کچھ کہہ ہی میں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جائیں گے اور پھونکی جلمے صور ۳۳

فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿۵۱﴾ قَالُوا

پھر تمہی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے کہیں گے

يَوْمَئِذٍ نُّؤَدُّ فَأَمَّا أُولَٰئِكَ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا

اے خرابی ہماری کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا

الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۲﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا

رحمن نے اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے بس ایک کلمہ

صَيِّبَةً وَآجِدَةً فَأِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۵۳﴾

چنگھاڑ ہوگی پھر اسی دم وہ سارے ہمارے پاس پکڑے چلے آئیں گے

فَالْيَوْمَ لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ

پھر آج کے دن ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ذرا اور وہی بدلہ پاؤ گے جو

تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَهْمُونَ

کرتے تھے تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک مشغول ہیں باتیں کرتے

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَىٰ الْأَشْرَافِ مُتَّكِنُونَ ﴿۵۵﴾

وہ اور ان کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں تکبر لگائے

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مِمَّا يَدْعُونَ ﴿۵۶﴾ سَلَامٌ قَوْلًا

ان کے لئے ہے وہاں میوہ اور ان کے لئے ہے جو کچھ مانگیں سلام بولنا ہے

مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ﴿۵۷﴾ وَأَمَّا تَرَاوِ الْأَيُّمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

رب مہربان سے اور تم الگ ہو جاؤ آج لہذا اے گناہگارو

الْمَأْمَدُ الْبِكُمْ يَبْنِي أَدَمًا أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ

میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجو شیطان کو

منزل ۵

الصحيح فيها المؤدى الى الايمان به عزوجل (روح

ج ۲۳ ص ۲۳) لہذا واذا قيل الخ یہ سکوئی ہے۔ اس سے

مومنین کے عذاب و لعنت کی طرف اشارہ ہے۔ جب ان کے

کہا جاتا ہے اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں

سے کچھ اللہ کی راہ میں غریب و مساکین کو بھی دیا کرو قال

الذین کفرو الخ تو وہ ازراہ عناد و تمسخر جواب دیتے

ہیں کہ ہم اللہ کی مشیت اور اس کے معاملات میں دخل

دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ غریبوں اور مسکینوں کو خود خدا

ہی نے محتاج بنایا ہے اگر وہ چاہتا تو ان کو دو لہتمند بنا دیتا

جب اس نے خود ہی ان کو دو لہتمند نہیں بنایا تو اس کے کام میں

دخل لے کر ہم ان مسکینوں کو کیوں دو لہتمند بنائیں۔ عن

ابن عباس رضی اللہ عنہما کان بمکة ذنادقة فاذا

امروا بالصدقة علی المساکین قالوا لا والله۔

أی فقرہ اللہ ونطمعہ نحن (مدارک ج ۴ ص ۲۳)

ویقولون الخ یہ تخویف خروی ہے۔ اور اس کے ضمن میں

شکوئی سے مشرکین کہتے ہیں یہ قیامت والا وعدہ کب

پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کے وقوع کا صحیح صبح وقت

بتاؤ؟ ماینظرون الخ یہ ان کے سوال کا جواب ہے کہ قیامت

قائم ہونے کا معین وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور اللہ

کی حکمت بالذکر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کے معین وقت کو

پوشیدہ رکھا جائے اور اس کا وقوع اچانک ہو چنانچہ جس

چیز کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ اچانک ایک ہولناک صبح کی

صورت میں ظاہر ہوگی جو اچانک سب کو بکڑے گی جبکہ دُنیا

کے جھگڑوں میں مصروف ہونگے۔ فلا یستطیعون الخ اس

ہولناک وار کے بعد سب فوراً ہی مرجائیں گے اور انہیں تہی

بھی مہلت نہ مل سیکے گی کہ وہ کوئی وصیت ہی کر سکیں یا اپنے

گھروں ہی کو لوٹ سکیں صیغۃ واحدة سے نفخ اولی مراد ہے

جس سے ہر جاندار موت کی نیند سوجائے گا وہی النفخۃ الاولیٰ

فی الصواتی موت بہا اہل الارض (روح ج ۲۳ ص ۲۳)

۳۳ ونفخ فی الصور الخ یہ تخویف خروی ہے۔ اجداث، جدت کی جمع ہے یعنی قبورینسلون، یسوعون، دوڑ رہے ہوں گے۔ اس سے نفخ ثانی مراد ہے جس سے تمام مردے جی

اٹھیں گے۔ اور میدانِ حشر کی طرف دوڑ پڑینگے۔ قالوا من بعثنا الخ قیامت کا منظر ایسا ہولناک و دردہشت انگیز ہوگا کہ کفار قبروں کے عذاب کو بھول جائینگے۔ اور کہیں گے کہ ہم اب تک سوتے

ہے ہیں۔ اسلئے جب قبروں سے اٹھیں گے تو ایک دوسرے سے پوچھیں گے ہمیں نیند سے کس نے جگایا ہے والقوم لا یخترط عقولہم فظنوا انہم کانوا انیاماً ولم یکن لہم ادراک لعذاب القبر

لذک فاستغفوا عن موقظہم (روح ج ۲۳ ص ۲۳) ہذا ما وعد اللہ لرحمن الخ لیکن جب وہ دیکھیں گے کہ ہر طرف مٹی کی طرح انسانوں کا ایک سیلاب ہے۔ سب پریشان اور

حواس باختہ ہیں۔ اور سب پر خوف و ہراس کی کیفیت طاری ہے تو سمجھ جائیں گے کہ یہ وہی قیامت کا منظر ہے جس سے دنیا میں ہیں اللہ کے پیغمبر ڈرتے تھے۔ اس لئے اپنے

سوال کا جواب ہے کہ یہ تو وہی قیامت ہے جس کی آمد کا وعدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ بے شک اللہ کے رسول سچے تھے۔ ان کے کہنے کے مطابق قیامت آ ہی گئی ہے

۳۳

تو

تخویف خروی
ملکت اللہ الخروی

خروی

۳۲ ان کا نعت الخیر یعنی ثانیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ نعت ایک ہولناک آواز ہوگی جس سے سب مردے زندہ ہو کر فوراً ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گے یعنی ان احوال ہم و بعثتہم کان بصیحة واحدة (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۷۷) فالیوم لا تظلم نفس الخیر یہ خطاب صرف کافروں سے ہوگا۔ یا مومنوں اور کافروں دونوں سے ہوگا یعنی آج کسی فرد بشر سے نیک ہو یا بد ذرہ بھر بے انصافی نہیں ہوگی اور ہر ایک کو اس کے اپنے ہی اعمال کی جزاء و سزا ملے گی۔ اور کسی کو تا کرہ گناہ کی سزا نہیں ملے گی ۳۳ ان اصعب الخیر بشارت اخروی ہے۔ اہل جنت، جنت کی پرسکون فضا میں عیش و طرب کی مصروفیتوں میں خوش و خرم ہوں گے۔ وہ اپنی بیویوں کے

ساتھ ٹھنڈی چھاؤں میں مالیشان تختوں پر نکیہ لگائے آرام کریں گے۔ اور جنت میں نہیں صرف ہر شے بلکہ ہر وہ چیز جس کی وہ تمنا کریں گے اور جو چیز وہ طلب کریں گے، انہیں ملے گی۔ سلم قولاً من رب رحیم۔ سلام خیر مقدم مندوب کا مبتدا ہے ای لہم اور قولاً فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے اور یہ جملہ سلام کی صفت ہے۔ اہل جنت کا یہ سب سے بڑا اعزاز ہوگا کہ باری تعالیٰ خود انہیں سلام فرمائے گا ای سلام یقال لہم قولاً من جہۃ سرب سرحیم ای بسلام علیہم من جہتہ تعالیٰ بلا واسطۃ تعظیماً لہم (روح ج ۲۳ ص ۳۷) ۳۴ دامناؤا الخیر یہ اہل جنت کے مقابلے میں اہل جہنم کا ذکر ہے اور تخریب اخروی ہے میدان حشر میں کفار و مشرکین کو ملے روئے الخلق حکم ہوگا اسے مجرموں! نیک لوگوں سے الگ ہو جاؤ اور ایک طرف اپنی صفیں بنا لو! اعداء کفار و مشرکین کی حسرت و ندامت میں اضافہ کرنے کے لئے ان سے کہا جائے گا۔ اے اولاد آدم! کیا میں نے اپنے پیغمبروں کی دسات سے تمہیں یہ پیغام نہیں دیا تھا کہ شیطان کی پیروی نہ کرنا اور اس کے فریب میں آکر میرے ساتھ شریک نہ کرنا۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور صرف میری ہی عبادت کرنا اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کرنا اور کسی کو میرے یہاں شفع غالب نہ سمجھنا۔ اعبدونی وحددنی واطیعونی (مد اس ک ج ۲ ص ۷) ہذا اصراط مستقیم یعنی شیطان کے اغوائ میں آکر غیر اللہ کی عبادت نہ کرنا اور صرف اللہ کی عبادت کرنا یہی صراط مستقیم (سیدھی راہ) ہے جس پر تمام انبیاء علیہم السلام کو گامزن رہنے کا حکم دیا گیا۔ ای عبادتہ تعالیٰ اذ الحرتنصر عن عبادۃ... غیرہ سبحانہ لا تسبی صراطا مستقیماً (روح جلد ۲۳ ص ۳۷) ۳۵ ولقد اضل الخیر اس شیطان نے بے شمار اولاد آدم کو گمراہ کیا یہ اس کی انسان دشمنی کی ایک

ومالی ۲۳

۹۸۷

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

واضح دلیل ہے لیکن پھر بھی تم نے عقل سے کام نہ لیا اور نہ غور کیا کہ شیطان ہمارا دشمن ہے اور ہمیں جہنم میں دھکیلنا چاہتا ہے اس لئے اس کے فریب سے بچنا چاہیے۔ اور اس کی بات ماننے کے بجائے اپنے خالق حقیقی کی خالص عبادت کرنی چاہیے۔ اور اس کے احکام کا اتباع کرنا چاہیے ۳۶ ہذا الخیر توبیخ و تنبیہ کے بعد ارشاد ہوگا لو اب دیکھو یہ وہی جہنم ہے جس کا پیغمبروں کی زبانی تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اصلوہا الیوم الخیر آج اس میں داخل ہو جاؤ اور یہ تمہارے کفر و شرک اور تکذیب انبیاء کی سزا ہے ۳۷ الیوم الخیر یہ قیامت کے دن کفار و مشرکین کا حال ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اپنے جرموں کا انکار کریں گے جیسا کہ دو سمری جگہ ان کا قول نقل کیا گیا ہے واللہ سبحانہ

ماکان مشرکین (انصار ۳۶) تو اس وقت ان کی زبانیں بند کر دی جائیں گی اور ان سے قوت گویائی سلب کر لی جائے گی اور اللہ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں بول اٹھیں گے اور جو جو کتوت انھوں نے کئے ہوں گے وہ سب بیان کر دیں گے دینی الحدیث انہم یحجدون و یختصمون فیختم علی افواہہم و یتکلم ایدہم و اس جملہ (بہینا وی) ۳۷ و لو نشاء الخ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کی جگہ چہرے کے ساتھ ہموار کر دیں، پھر وہ راستے کی طرف بڑھیں تو کس طرح دیکھ سکیں گے یعنی جس طرح ان کے عناد و اصرار کی وجہ سے ہم نے ان کے دل کی آنکھوں کو بصیرت سے محروم کر دیا ہے اور ان سے ایمان کی توفیق سلب کر لی ہے اگر ہم چاہیں تو ان کی

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشُّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ

اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شعر کہنا اور یہ اس کے لائق نہیں ہے تو

إِلَّا ذِكْرًا وَقُرْآنًا مُّبِينًا ۝۳۶ لِيُنذِرَ مَن كَانَ

فالص نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف تاکہ ڈر جائے کہ اس کو جس میں

حَيًّا وَيَحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝۳۷ أَوَلَمْ

جان ہو وہ اور ثابت ہو الزام منکروں پر وہ کیا اور نہیں

يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِيهِمْ

دیکھتے وہ کہ ہم نے بنائے ان کے واسطے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں

أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُونَ ۝۳۸ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ

چربائے پھر وہ ان کے مالک ہیں اور عاجز کر دیا ان کو ان کے آگے

فِيهَا يَرْكَبُونَ ۝۳۹ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝۴۰ وَلَهُمْ

پھر ان میں کوئی ہے انکی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے واسطے

فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝۴۱ وَ

جاریوں میں فائدے ہیں اور پینے کے گھاٹ پھر کیوں شکر نہیں کرتے اور

اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُم يَبْصُرُونَ

پکڑتے ہیں ۴۱ اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید ان کی مدد کریں

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ

نہ کر سکیں گے یہ ان کی مدد اور یہ ان کی فوج ہو کر

مُحْضَرُونَ ۝۴۲ فَلَا يَحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ مٰرَاتٍ

پکڑے آئیں گے اب تو غمگین مت ہونا ۴۲ ان کی بات سے ہم

نَعْلَمُ مَا يَسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝۴۳ أَوَلَمْ يَر

جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کیا دیکھتا نہیں

ظاہری آنکھوں کو بھی بصارت سے محروم کر دیں و لو نشاء الخ
 مستحضر الخ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں جہاں کہیں وہ ہیں
 سل پھر بنا دیں اور وہ نہ آگے جاسکیں اور نہ واپس لوٹ سکیں
 جس طرح ہم نے ان سے قوت عقلیہ سلب کر لی ہے اسی طرح
 اگر ہم چاہیں تو ان سے قوت جسمانی بھی سلب کر لیں اور وہ
 جما و محض ہو جائیں (کذا فی الکبیر) یہ لوگ ظنیان و عسبان و
 صد و عناد میں اس قدر آگے بڑھے تھے کہ اس کے سختی ہو چکے
 تھے کہ ان کی ظاہری آنکھوں کی بنیادی اور جسمانی قوت سلب کر
 لی جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت شاملہ اور حکمت
 بالغہ کے پیش نظر ایسا نہیں کیا۔ ومعنی هذا الآية و
 الآية السابقة علی تأویل الحسن اتمہم لکفرہم
 و نقصہم العہد احقواء ان یفعل بہم ذلك
 لکن اللہ یفعل لشمول الرحمة لہم فی الدنیا
 و اقتضاء الحکمة امہالہم (مظہری ج ۸ ص ۹۶)
 ۳۷ و من نعمہ الخ یہ زجر ہے۔ ہم نے تمہیں
 اس قدر عمر عطا کی کہ جو شخص صدق دل سے حق کو سمجھنے کا ارادہ
 رکھتا ہو وہ اتنے عرصہ میں حق کو سمجھ سکتا ہے۔ جب جوانی
 میں تم نے حق کو نہیں سمجھا جبکہ تمام قوائے جسمانی تندرست
 اور جوان ہوتے ہیں تو بڑھاپے میں کیا سمجھو گے جبکہ تمام قوتیں
 کمزور ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے روز
 بروز ضعف کی طرف لے جاتے ہیں۔ امام رازی فرماتے ہیں
 یہاں کافروں کے عذر کو قطع کیا گیا ہے، قیامت کے دن کافر
 کہیں گے ہمیں تو دنیا میں مہلت ہی کم ملی اگر ہم لمبی عمر پاتے تو
 ضرور ایمان لے آتے تو فرمایا سمجھنے سوچنے کے لئے تمہیں کافی
 عمر دی گئی تھی اور مزید زیادہ میں تو قوتیں معطل ہو جاتی ہیں۔
 اس وقت سمجھنے سوچنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی شرع
 فی عذر اخر و ہوان الکافر یقول لعلین لبثنا
 فی الدنیا الایسیروا و لوعمرتنا لعلنا وجدنا منا
 تقصیرا فقال تعالیٰ افلا تعقلون انکم کلمہ دخلتم

بجواب شرکین
 دلیل صداقت
 حضرت علی رضی اللہ
 عنہما ص ۱۲۷
 پانچویں صفحہ
 ۱۲۷

فی السن ضعفتم و قد عمرا کم مفدا کم من الابدس الخ (کبیر) ۳۷ و ما علمنا الخ یہ مشرکین کے ایک شبہ کا جواب ہے۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک واضح دلیل ہے مشرکین کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہے۔ اور یہ قرآن اس کا شاعرانہ کلام ہے۔ فرمایا شاعری کا علم اور شاعری
 کی استعداد ہم نے اپنے پیغمبر کو عطا ہی نہیں کی اور نہ شاعری آپ کے شایان شان ہی ہے۔ یہ کلام اللہ کی طرف سے پیدا و نصیحت ہے اور واضح طور پر اللہ کی طرف سے نازل شدہ
 قرآن ہے اور ایسا معجزہ ہے کہ بشر کی طاقت ہی سے ماوراء ہے۔ شاعر نہ ہونے کے باوجود ایسا بے مثل اور معجز کلام پیش کرنا، جو بشر کے حیض استطاعت سے باہر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ

موضع قرآن و جس میں جان ہر یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اس کے فائدے کو اور منکروں پر الزام اتارنے کو ۱۲ منہ
 فتح الرحمن و العین صاحب فہم باشد ۱۲

علیہ وسلم کی نبوت کا ایک بہت بڑا نشان ہے وجعل اللہ جل وعز ذلك علما من اعلام نبيه عليه السلام لئلا يتدخل التشبهة على من ارسل اليه فيظن انه قوی علی القران بما فی طبعه من القوة علی الشعر (قرطبی ج ۱۵ ص ۵۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر پسند ہی نہیں تھا۔ نہ کبھی آپ نے شعر موزوں کرنے کی کوشش ہی فرمائی نہ شعر آپ سے موزوں ہر ہی سکتا تھا۔ وما یصح له الشعر ولا یتأتی له ان اسراده قرصه علی ما اختبر ترطیبه نحو من اربعین سنة (بیضاوی) ای جعلنا لہ بحیث لو اراد قرص الشعر لم یتأت له ولم یسهل كما جعلناه امیالا یهتدی الی الخط لتكون الحجاة اثبت والشیہة ادحض (مدامک ج ۴ ص ۱۸) اس

آیت نے اہل بدعت کے اس دعوے کی جہتی قلعی کھول دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء الہی سے ماکان وما لیکون کا کلی علم غیب حاصل تھا۔ اس آیت نے بالکل کھلے اور واضح لفظوں میں اعلان کر دیا کہ شعر علم آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں فرمایا اس لئے کلی علم غیب کا دعوے باطل ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو بعض موزوں اور مقفی عباراتیں صادر ہوئیں مثلاً انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب وغیرہ یہ شعر کے زمرے میں داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ عباراتیں بلا قصد و ارادہ محض اتفاقی طور پر موزوں ہو گئی تھیں اور شعر قصد و ارادے سے موزوں و مقفی کیا جاتا ہے و هذا مما اتفق له علیه الصلوة والسلام من غیر قصد لوسرته ومثله یقع کثیرا فی الکلام المنتثر ولا یسمی شعل ولا قائله شاعرا (مدامک ج ۳ ص ۳۳) لیکن ما الخیر قرآن شعر نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے جو اس نے اپنے پیغمبر پر اتار لیا تاکہ وہ سمجھے والوں کو اس کا پیغام سنائے اور وہ اس پر عمل کریں اور کافروں پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہو جائے حتیٰ سے مومن مراد ہے ایمان کو حیات سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ ایمان سے دل کی حیات ہے (من کان حیا یعنی مؤمن صحیح القلب لان الکافر کالمیت الذی لا یتدبر ولا یتفکر) معالم و خازن ج ۶ ص ۱۶) اولم یروا الخیر یا نخوس عقلی دلیل ہے ہم نے ان کے لئے مختلف انواع کے چوپائے پیدا کئے ہیں جو ان کے زیر تصرف ہیں اور ہمارے حکم تکوینی سے ان کے مطیع و فرمانبردار ہیں کچھ ان میں سے سواری اور بار برداری کے لئے ان کے کام آتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جن کا وہ دودھ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں اور بھی گونا گوں فوائد و منافع ہیں لیکن پھر بھی وہ اللہ کا شکر نہیں کرتے اور اس کی عبادت اور نیکاری میں اذروں کو شریک کرتے اور انہیں عند اللہ شفیع غالب سمجھتے ہیں، حالانکہ ان چوپایوں کی تخلیق میں اور

وما فی ۲۳ ۹۸۹ لیس ۳۴

الْإِنْسَانَ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿۹۸﴾ وَضَرَبَ لَنَا مِثْلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ط

بولنے والا اور بھلا ہے ہم نے بنا یا اس کو ایک قطرے سے پھر تم ہی وہ ہو گیا بھگڑنے والا

قَالَ مَنْ نُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿۹۹﴾ قُلْ مَجِيئًا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿۱۰۰﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهَا تُوقِدُونَ ﴿۱۰۱﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۱۰۲﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۱۰۳﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَاللَّهُ جَعَلُونَ ﴿۱۰۴﴾

کہنے والا کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کھوکھی ہو گئیں تو کہہ دو مجیئاً الَّذی ان کو زندہ کرے گا جس نے بنا یا ان کو پہلی بار اور وہ سب بنا کر جانتا ہے جس نے بنا دی ۱۰۰ تم کو

سُجُودٌ ۱۰۱ سوز و دخت سے آگ پھراب تم اس سے سلگاتے ہو

کہا جس نے نہ بنائے آسمان اور زمین

نہیں بنا سکتا ان جیسے کیوں نہیں اور وہی ہے

اصل بنانے والا سب کچھ جانتے والا اس کا حکم ہی ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو

تو کہے اس کو ہو وہ اسی وقت ہو جائے سو پاک ہے وہ ذات جس کے

انتہی ہے حکومت ہر چیز کی اور اس کی طرف پھر کر چلے جاؤ گے

منزل ۵

ان انعامات کے عطا کرنے میں ان کا کوئی حصہ نہیں اس لئے وہ کارساز اور شفیع غالب بھی نہیں ہو سکتے ۱۰۵ و اتخذوا الخیر بزجر ہے۔ اللہ کے ایسے انعامات کے باوجود مشرکین نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود اور شفعا بنا رکھا تھا۔ تاکہ بوقت ضرورت وہ ان کی مدد کریں۔ لیکن بوقت ضرورت وہ ہرگز ان کی مدد نہ کر سکیں گے حالانکہ کفار اپنے زعم میں ان معبودوں کو اپنے مددگار اور شفیع سمجھتے ہیں۔ قال الشیخ قدس سرہ و ہم لہم جند محضون ای معبود انتہم لہم ای للکفار جند فی نزعمہم حاضرین تشفیع لہم بلغہ ص ۲۸) یا مطلب یہ ہے کہ ان کے مزعموہ معبود ان کی کیا مدد کریں گے جبکہ وہ خود اپنی مدد اور حفاظت نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کے بیماری ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتے ہیں۔ (عوان و شیعة یخندون ہم و یدون عنہم (مدامک ج ۴ ص ۱۸) فلا یخندک الخیر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین کے لئے تحریف اخروی ہے مشرکین

موضع قرآن و یعنی پھر سے نکالتے ہیں یا بعض درخت سے سرسبز ثنیاں اس کی آپ میں رگڑتی ہیں تو آگ نکلتی ہے جیسے بانس یا مرخ یا عفار ۱۲ امرہ

کی تکذیب اور ظعن و تشنیع سے آپ آزرده خاطر نہ ہوں، ہم ان کی تمام شرارتوں اور خباثتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور انہیں ان کی شرارتوں کی پوری پوری سزا دیں گے لکھ اولحر
 میرا انسان الخ یہ زجر و شکوئی ہے انسان یہ نہیں سوچتا کہ ہم نے اس کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کیا ہے۔ لیکن سوچنے کے بجائے بڑا ہو کر ہمارا مد مقابل بن گیا۔ اور جھگڑنے
 لگا اور دوبارہ زندہ کرنے پر ہماری قدرت کے لئے عجیب و غریب مثالیں بیان کرنے لگا۔ مثلاً کہتا ہے مہلا ان بوسیدہ اور خاک در خاک شدہ ہڈیوں کو وہ کس طرح زندہ کرے گا۔
 گویا ہماری قدرت کو اپنی قدرت پر قیاس کرنے لگا۔ لیکن اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے کہ وہ بالکل معدوم تھا اور اسے ہم نے پیدا کر لیا۔ (ضرب لنا مثلا) اور عجیباً وہ نفی القدر سے
 علی احياء الموتى وتشبيهاه مختلفه بوصفه بالعجز عنه (بصناوی) لکھ قل یحییہا الخ یہ جواب شکوئی ہے اور ستم ہی بعث و نشور (قیامت) پر عقلی دلیل
 بھی بے فرما دیکھے، بوسیدہ ہڈیوں میں از سر نو وہی جان ڈالے گا جس نے ان کو پہلے نیست سے ہست کیا اور وہ مخلوق کو جانتا ہے ہر مردے کے متفرق اور بکھرے ہوئے اجزائے
 معلوم ہیں اور بدن میں ہر جز کا مقام بھی اسے معلوم ہے یعلم جمل وعلاجمیع الاجزاء المتفتتة المتبددة لكل شخص من الأشخاص اصولها و فروعها و اوضاعها
 من بعض من الاتصال والانفصال والاجتماع والافتراق فیعیید کلام من ذلك علی الخط السابق مع القوی التي كانت قبل (مراد ج ۲۳ ص ۵۵) لکھ الذی
 جعل الخ اس کی قدرت کا ملکہ کا ایک اونٹے کرشمہ یہ ہے کہ وہ سبز درخت سے آگ نکالتا ہے جسے تم روشن کرتے ہو۔ سبز درخت سے عفاہ بالئس اور مرخ مراد ہیں۔ ان تینوں درختوں کی
 تازہ لکڑیوں کو باہم رگڑ کر آگ حاصل کی جاتی تھی۔ وہی الزناد التي توری بها الاعراب والکثرها من المرخ والعفاس (مداد ج ۴ ص ۱۲) لکھ اولیس الخ جس قادر
 دتوانا اور قیوم و دانانے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر لیا۔ کیا وہ انسانوں کو دوبارہ اپنی پہلی شکلوں پر پیدا نہیں کر سکتا؟ کیوں نہیں! ضرور پیدا کر سکتا ہے جبکہ وہ ساری کائنات کا خالق
 اور سب کچھ جاننے والا ہے انما امر الخ اس کے لئے کسی چیز کا پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں، بلکہ نہایت ہی آسان ہے۔ وہ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کے ارادہ
 کرتے ہی وہ چیز خلعت و جود پہن لیتی ہے اسی طرح انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے صرف اس کا ارادہ کافی ہے لکھ فنبطن الخ یہ آخر میں ساری سورت کا خلاصہ ہے اللہ
 تعالیٰ ان تمام شرکیوں سے برتر اور پاک ہے جن کو مشرکین اللہ کے سوا معبودوں و شفعا بنائے ہوئے ہیں۔ ساری کائنات کا مکمل قبضہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ ساری کائنات میں وہی مختار
 اور متصرف مطلق ہے اور آخرت میں بھی سب ہی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اس لئے اس کے سوا کوئی معبود اور کار ساز نہیں اور نہ کوئی اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہے اس لئے
 حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب ہی کو پکارا کرو۔ واحذر دعوانا ان الحمد لله سراب العلمین۔

سُورَةُ السِّينِ مِیْنِ آیَاتِ تَوْحِيدِ

- ۱- وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي _____ تا _____ لَا تَخُنْ عَلَيَّ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونَ ۝ (۲۴) نفی مشرک
اعتقادی و نفی شفاعت تہمیری۔
- ۲- وَأَيُّكُمْ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ _____ تا _____ فَلَا صَوْلِيَّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقِذُونَ ۝ (۳۴) نفی مشرک فی التصرف
- ۳- وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشُّعْرَ _____ تا _____ وَقَدْرَانِ مُبِينٍ ۝ (۵) نفی علم شعر از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و دلیل صداقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ۴- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا _____ تا _____ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ (۵) نفی شرک فی التصرف
- ۵- فَسُبْحٰنَ الَّذِي يَسِيْرُ مَلَائِكُوتِ كُلِّ شَيْءٍ وَرَأٰی لَيْسَ شُرْجَعُونَ ۝ (۵) نفی شرک ہر قسم و نفی شفاعت تہمیری۔

۱۰ سُوْرَةُ الصّٰفٰتِ

ربط | سورۃ یسین کے بعد الصافات بھی سورۃ باہر مرتب ہے اور اس سورت میں سورۃ یسین کی نسبت بطور ترقی شفاعت قہری کی نفی کی گئی ہے۔ سورۃ یسین میں فرمایا ہم نے ان مشرکین کو پکڑا لیکن ان کے مدعوئے شفاء ان کو ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکے اور الصافات میں مذکور ہوگا پھر انا تو درکنار وہ (ملائکہ جن اور انبیاء علیہم السلام جن کو مشرکین عند اللہ شفیع غالب سمجھتے تھے) تو خدا کے سامنے نہایت ہی عاجز ہیں اور اپنی عاجزی اور بے بسی کا برملا اعتراف کر رہے ہیں اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ نامی ربط یہ ہے کہ سورۃ سبائین تکھا کہ جو لوگ ان مجبوروں کو شفیع غالب سمجھتے ہیں وہ قوم سب کے عبرتناک انجام سے سبق لیکھیں اور الصافات میں فرمایا خود فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صفت بستہ کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ تم سب کا معبود ایک ہے۔

خلاصہ | سورۃ الصافات میں ابتداء میں فرشتوں اور اس کے بعد جنوں کے ذکر کا ذکر ہے اس کے بعد شکوے، نجزیں، تخیلیں اور بشارتیں مذکور ہیں پھر سات انبیاء علیہم السلام کا اس انداز میں ذکر ہے کہ وہ تو خود مصائب و آفات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور نیاز مندی کا اقرار و اعتراف کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دوبار فرشتوں کے ذکر کا اور ایک بار جنوں کے ذکر کا اعادہ ہے اور پھر انبیاء علیہم السلام کے ذکر کا ایک بار اجمالی اعادہ ہے اور آخر میں پوری سورت کا خلاصہ مذکور ہے۔

تفصیلی خلاصہ

والصفت صفا۔ تا۔ و سبب المشاسقہ فرشتوں کا حال تو یہ ہے کہ وہ خدا کے سامنے دست بستہ کھڑے ہیں اور خدا کی بارگاہ میں خدام ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ اے زمین والو! تم سب کا الہ ایک ہے بھلا وہ کس طرح معبود اور شفیع غالب بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے وہی سب کا کارساز ہے۔ انا زینا السماء۔ تا۔ فاتبعہ شہاب تاقبہ جنات کا حال یہ ہے کہ وہ چوری چھپے ملا علی کی باتیں سننے کے لئے جاتے ہیں تو آگ کے شعلے انکا پیچھا کر کے انکو واپس کر دیتے ہیں اور ان کیلئے عذاب لازم ہے بھلا وہ کس طرح شفیع بن سکتے ہیں۔ فاستفتہم اہم اشد۔ تا۔ او اباقونا الاولون ہ یہ شکوی ہے بعض تخیلیں خروئی۔ قل نعم۔ تا۔ انا كذلك نفعنا بالمرحومین ہ (۲۷) یہ عرض تخیلیں خروئی ہے۔ انہم كانوا اذ اقبل لهم۔ و صدق المرسلین ہ یہ شکوی ہے مع جواب شکوی۔ انکم لذائقوا العذاب۔ تا۔ الاعباد اللہ المخلصین ہ تخیلیں خروئی۔ اولئك لهم رزق معلوم۔ تا لمثل هذا فليعمل العملون ہ بشارت خروئی۔ اذ لك خیر۔ تا۔ الاعباد اللہ المخلصین ہ تخیلیں خروئی۔

ولقد نادانا نوح۔ تا۔ ثم اغرقنا الاخرین ہ (۳۶) یہ نفی شفاعت قہری کیلئے پہلا قصہ ہے۔ نوح علیہ السلام تو بعد عجز و نیاز ہمیں پکار رہے ہیں اور ہم ہی نے انکو اور ان کے ماننے والوں کو غرق سے بچایا اور ان کے دشمنوں کو ہم ہی نے غرق کیا۔ پھر وہ کس طرح معبود اور شفیع غالب بن سکتے ہیں۔ وان من شيعته لا ابراهيم۔ تا۔ وظالم لنفسه مبين ہ (۳۷) یہ دوسرا قصہ ہے ابراہیم علیہ السلام کو بھی ہم ہی نے آگ سے بچایا۔ وہ اللہ کے ایسے فرمانبردار تھے کہ اللہ کے حکم سے اپنے پیارے فرزند کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ اس لئے وہ بھی کارساز اور شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔

ولقد مننا على موسى وهرون۔ تا۔ انهما من عبادنا المؤمنين ہ (۴۶) یہ تیسرا اور چوتھا قصہ ہے۔ موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو ہم ہی نے محض اپنے فضل و احسان سے سختیوں سے بچایا وہ تو خود محتاج و عاجز تھے، اس لئے کارساز اور شفیع غالب تھے۔

وان الياس من المرسلین ہ۔ تا۔ انہ من عبادنا المؤمنين ہ یہ پانچواں واقعہ ہے ایسا علیہ السلام کو قوم کے ہاتھوں قتل اور رسوائی سے ہم ہی نے بچایا۔ وان لوطا من المرسلین ہ۔ تا۔ وبالليل افلا تعقلون ہ پچھٹا قصہ ہے۔ لوط علیہ السلام کو اور ان کے ماننے والوں کو ہم ہی نے بچایا اور ان کے دشمنوں کو ہم ہی نے ہلاک کیا۔ ایسا اور لوط علیہما السلام ہماری مدد کے محتاج تھے اس لئے شفیع غالب نہ تھے۔

وان يونس لمن المرسلین ہ۔ تا۔ فمتعنهم الى حين ہ (۵۶) یہ ساتواں قصہ ہے یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں ہمیں پکارا اور پھر ہم ہی نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے صحیح سلامت باہر نکالا، لہذا وہ بھی کارساز اور شفیع غالب نہیں تھے۔

فاستفتهم الربك البنات الخیر یہ پھلپھا استفتہم کا اعادہ ہے برائے تنویر و توضیح۔ ام خلقنا الملئکة انا۔ تا۔ الا من هو صال الجحیم میں فرشتوں اور جنوں کے ذکر کا لغت و نشر مرتب کے طور پر پہلی بار اعادہ ہے۔ اور وما مننا الا لمرسلین ہ۔ تا۔ وانا لسخن المسبحون ہ میں فرشتوں کے ذکر کا دوسری بار اعادہ ہے۔ وان كانوا ليقولون۔ تا۔ فسوف يعلمون ہ یہ شکوی ہے اور عنما تخیلیں خروئی۔ ولقد سبقنا كلمتنا۔ تا۔ وان جندنا لهم الغلبون یہ انبیاء علیہم السلام کے ذکر کا اعادہ ہے اور ان کے لئے بشارت دنیوی ہے۔ فتول عنهم حتى حين ہ۔ تا۔ والبصر فسوف يبصرون ہ یہ تخیلیں دنیوی ہے۔ سبحان رب العزّة عما یصفون الخیر یہ سورت کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک یا اسکی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہو۔ انبیاء علیہم السلام کو سلامتی کا عطا فرماتا ہے۔ اور وہ پروردگار عالم ہی تمام صفات کارساز کا مالک ہے۔

۳۷ وَالصَّفَاتِ الْحَقِمْ ہے ان فرشتوں کی جو صفیں باندھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ فالزجرات زجراً پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو شیاطین کو ملازم اعلیٰ کے قریب آنے سے روکنے والے ہیں۔ فالتلیت ذکر ہے ان فرشتوں کی جو اللہ کے ذکر اور اس کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں۔ ان الہکم لواحداً الخ جو اب قسم ہے۔ تینوں انواع کے فرشتے جن کی قسم کھانی گئی ہے ان کے یہ احوال اس پر شاہد اور اس کی واضح دلیل ہیں کہ سب کا جمود اور کارساز ایک ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور ساری مخلوق کا اور مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ فرشتوں کے مذکورہ احوال سے معلوم ہوا کہ ان کی حیثیت بارگاہ الہی میں خدام کی ہے اور وہ اللہ کے حکم سے مختلف فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ اس لئے وہ کارساز اور

سورة صافات مكية وآياتها ۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّفَاتِ صَفًا ۱۱ فَالزَّجْرٰتِ زَجْرًا ۱۲ فَالتَّلِیٰتِ

ذِكْرًا ۱۳ اِنَّ الِھٰکُمْ لَوَاحِدًا ۱۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۱۵

اِنَّا زَیْنًا السَّمٰءِ الدُّنْیَا بِزَیْنَةٍ اِنَّا کَوْنًا

وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۱۶ لَا یَسْمَعُوْنَ

اِلٰی الْمَلٰٓئِکَةِ وِیْقَدُوْنَ مِنْ کُلِّ

جَانِبٍ ۱۷ دَحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۱۸

اِنَّ مِنْ خَطِیْفِ الْخَطِیْفَةِ فَاَتَّبَعَهُ شِهَابٌ

ثَاقِبٌ ۱۹ فَاسْتَفْتَرَهُمْ اَهْمَ اَشَدُّ خَلْقًا

مَنْزِل ۶

شیفیع غالب نہیں ہیں۔ ۳۷ اِنَّا زَیْنًا الخ بیجنات کا حال ہے کہ جب وہ ملا اعلیٰ کی طرف چوری چھپے کوئی بات سننے جاتے ہیں تو ہر طرف سے آگ کے شعلے ان کا پیچھا کرتے اور انھیں واپس دھکیل دیتے ہیں اور شیاطین جن کے لئے دنیا کے اس عذاب کے علاوہ آخرت میں بھی عذاب لازم ہوگا تو ایسے رازہ بارگاہ و خداوندی کسی طرح شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ اِنَّا زَیْنًا السماء الدنیا الخ ہم نے سب کے نچلے آسمان کو ستاروں کی زینت سے آراستہ اور مزین کر دیا۔ اہل ہدیت کی تحقیق یہ ہے کہ سب سے زیادہ کے علاوہ باقی تمام ستارے (ثوابت) توں آسمان سے اوپر اٹھتے ہیں (کرسی) میں نصب ہیں۔ اگرچہ اس دعویٰ پر کوئی قطعی دلیل موجود نہیں، لیکن اگر اسے صحیح ہی مان لیا جائے تو ستاروں کا پہلے آسمان کے لئے زینت و آرائش ہونا اپنی جگہ درست ہے۔ ستارے خواہ کہیں ہوں لیکن دیکھنے میں تو پہلے آسمان ہی ان سے آراستہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ تمام آسمان شیشے کی مانند شفاف ہیں و علیٰ فرض صحتہ لا یقدح فی الایۃ لانہ یکفی لصحتہ کون السماء الدنیا مزینۃ بالکواکب کونہا کذلک فی رأی العین دروح ج ۲۳ ص ۶) ۳۷ و حفظ الخ فی عمل مقدر کا مفعول مطلق ہے ای و حفظنا ہا حفظاً (مظہری ج ۸ ص ۸) ستاروں کو آسمان دینے کے لئے زینت بھی بنایا۔ اور ان ستاروں کے ذریعے سے ہر سرکش شیطان سے اس کی حفاظت بھی کی۔ لا یسمعون الی الملأ الاعلیٰ الخ تاکہ شیاطین ملا اعلیٰ تک پہنچ کر فرشتوں کی باہمی گفتگو نہ سن سکیں۔ و یقذون الخ جب شیاطین اوپر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو انھیں بھگانے کے لئے ہر طرف سے ان پر شہابِ ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ دحوداً یقذون کا مفعول لہ ہے۔ الا من استرق الاستمع الخ لا یسمعون سے استثناء ہے۔ اس انتظام کی وجہ سے شیاطین فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔ البتہ اگر کوئی شیطان چالاک سے کوئی ادھوری سی بات اچکے نونوراً ایک شہابِ ثاقب اس کا پیچھا کر کے اسے جلا دیتا ہے۔ تمام ستارے جو بظاہر آسمان دنیا کی زینت ہیں بقول فلا سفہ اٹھتے آسمان میں مرکوز ہیں تو پھر ان سے شیاطین کو بھگانے کا کام کس طرح لیا جاسکتا ہے؟ اول تو یہی مسلم نہیں کہ ستارے اٹھتے آسمان میں ہیں۔ اور بصورت تسلیم ممکن ہے کہ ان ستاروں کی شعاعیں جب ہوا میں موجود خاص کیفیت کے حامل ذرات پر پڑیں تو اس سے شعلے

ملائکوں کے ہونے کا بیان ۲
بیجنات کے ہونے کا بیان ۳

موضع قرآن
فرشتے کھڑے ہوتے ہیں قطار ہو کر سننے کو حکم اللہ کا۔ پھر جھڑکتے ہیں شیطانوں کو جو سننے کو جانتے پھر جب ترجکا اس کو پڑھتے ہیں ایک دوسرے کے بتانے کو ۱۲ منہ رح و شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرق میں ہے سورج کو ہر روز جدا اور ہر ستارے کو جدا اور دوسری طرف اتنی ہیں مغرب میں ۱۲ منہ رح و معلوم ہوتا ہے تاکہ سب ورلے آسمان میں ہیں اگرچہ پھر ہر ایک کا اوپر ہوا پیچھے ہو۔ ۱۲ منہ رح ۳۷ اہی تاروں کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانوں کو مار پڑتی ہے۔ جیسے سورج اور آتش شیشے سے ۱۲ منہ رح
فتیہ الرحمن ۱۔ و لیٰ نزدیک پروردگار خود ۱۲ و یعنی شیطاں ۱۲ و یعنی و مغرب بہا نیز ۱۲

پیدا ہوں اور شیاطین کے ناری اجسام کی مخصوص خاصیت کی بنا پر ان کا پیچھا کریں اور ان تک پہنچ کر ان کو جلا دیں و لعلاً قریباً لاحتمالات فی امر الشہب ان الکوکب یقذف بشعاع من نوره فیصل اشرف الی ہواء متکلیف بکیفیتہ مخصوصتہ یقبل بہا الاشتعال بما یقع علیہ من شعاع الکوکب بالخاصیۃ فیشتعل فیحصل ما یشاہد من الشہب (روح ج ۲۳ ص ۵۵) فاستفترہما الخ میشرکین کے لئے زجر ہے جو توحید کے ساتھ ساتھ حشر و نشر کا بھی انکار کرتے تھے۔ فرمایا ان سے پوچھو تو کہ ان کی پیدائش مشکل ہے یا ان کے علاوہ دوسری مخلوقات کی۔ مثلاً فرشتے، آسمان، زمین، ستارے وغیرہ۔ انہیں خلق ہم سے طین لاذبہ۔ ان کو تو ہم نے چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور ان کی پیدائش فرشتوں اور زمین آسمان کی پیدائش کے مقابلے میں بہت معمولی بات ہے۔ تو جو ذات پاک ایسی ہم اور غیر معمولی مخلوقات کو پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ ومن قدر علی خلق ہذا الاشیاء قدر علی خلق ما لا یعتد بہ

بالاضافۃ الیہا (بیمناوی) ۵۵ بل عجبیت الخ فاستفتم سے اضراب سے۔ یعنی چھوڑیئے ان سے اس سوال کا کیا فائدہ؟ وہ انتہا درجہ کے معاند ہیں۔ ایسے واضح اور نچتہ دلائل کو بھی وہ کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان دلائل کے حسن اور ان کی قطعیت پر آپ تو متعجب و زخوش ہیں لیکن وہ ظالم ضد و عناد میں آکر ماننے کے بجائے آپ سے اور قرآن سے استہزا کر رہے ہیں۔ بل عجبیت مما نزل علیہ من القرآن وہم یسخرون بہ (قسطی ج ۱ ص ۶۹) کہہ و اذا ذکروا الخ اور ان کی عادت ہی یہی ہے کہ جب کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس کی پروا نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ و اذا ذرأوا آیۃ ۱۵ یستسخرون ۵ اور جب کوئی معجزہ دیکھ لیتے ہیں تو ماننے کے بجائے ازراوا استہزا و تمسخر سے جادو وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ۵۵ وقالوا الخ شیکوی ہے اور ان معاندین کے استہزا کی تفسیر ہے وہ معجزات کو جادو قرار دیتے ہیں اور قیامت کے دن دوبارہ جی اٹھنے کا محض ظن و تخمین سے انکار کرتے ہیں۔ قل نعم الخ جواب شیکوی ہے مع تخویف اخروی۔ ہاں! ہاں! تم ضرور دوبارہ زندہ کر کے خدا کے سامنے ذلت و رسوائی کے ساتھ پیش کئے جاؤ گے۔ فانہا ہی زجرۃ واحده۔ الخ۔ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا کونسا مشکل ہوگا۔ بس ایک لٹناک آواز ہوگی اور سب لوگ زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے اور قیامت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ زجرۃ واحده سے نفع ثانیہ مراد ہے والمراد بہا النفعۃ الثانیۃ فی الصو (روح ج ۲۳ ص ۵۹) وقالوا یدوینا الخ منکرین قیامت قیامت کا ہولناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بول اٹھینگے مائے گئے! یہ تو وہی روز جزا ہے جس سے ہمیں دنیا میں ڈرایا

أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ

یا جتنی خلقت کہ ہم نے بنائی وہ ہم نے ہی ان کو بنایا ہے ایک چپکنے

لَازِبٍ ۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۱۲ وَإِذَا

کالے سے بلکہ تو نے کتنا ہے تعجب اور وہ کرتے ہیں تھیغے ط اور جب

ذُكِرُوا لِآيَاتِكُمْ ۱۳ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً

ان کو سبھائے نہیں سوچتے کہ اور جب دیکھیں کوئی نشانی

يَسْتَسْخَرُونَ ۱۴ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ

ہنسی میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو

مُبِينٌ ۱۵ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا

ہے کہ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں

أَنَا كَسُجُوتٍ أَوْ آبَاءُ وْنَا الْأَوَّلُونَ ۱۶

تو کیا ہم کو پھرا اٹھائیں گے کیا اور ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی

قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۱۸ فَإِنَّمَا هِيَ

تو کہہ کہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے سو وہ اٹھانا تو یہی ہے

زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۱۹ وَ

ایک جھڑکی پھر اسی وقت یہ لگیں گے دیکھنے اور

قَالُوا يَوَيْلَنَا هَذَا يَوْمَ الدِّينِ ۲۰ هَذَا

کہیں گے اے خرابی ہماری یہ آگیا دن جزا کا یہ ہے

يَوْمَ الْفُصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَكْتَبُونَ ۲۱

دن فیصلہ کا جس کو تم جھٹلاتے تھے

أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا

جمع کرو نہ گہنگاروں کو اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

منزل ۶

گیا۔ مگر ہم نے اس کا انکار کیا ہذا ایوہ الفصل الخ یہ بھی منکرین قیامت ہی کا کلام ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ یا یہ فرشتوں کا کلام ہے وہ کافروں سے مخاطب ہو کر توحیح و تنہید کے طور پر یہ لفاظ کہیں گے (مدارک، روح) نہ احشروا الذین ظلموا الخ ای یقال لہم شکک۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ آیت مشرک پیشواؤں اور ان کے اتباع و اذنا ب کے ہائے میں ہے الذین ظلموا سے مشرکین مراد ہیں۔ کیونکہ شرک سب بڑا ظلم ہے۔ الذین ظلموا یعنی شرک کو

موضع قرآن و ایسی تھجھ کو ان سے تعجب آتا ہے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور ان کو تھجھ سے ٹھٹھا ۱۲ مندرج

فتح الرحمن۔ یعنی ملائکہ و جن و سموات و غیر آں ۱۲۔ و یعنی با شیاطین ۱۲

فان الشرك لظلم عظيم (مظہری ج ۸ ص ۸) احتروا الذين ظلموا - احتروا المشركين (قرطبی ج ۵ ص ۵) وفي هذا العطف دلالة على ان الذين ظلموا المشركون وهم الاحقاء بهذا الوصف فان الشرك لظلم عظيم (روح ج ۲۳ ص ۲۳) اور اذوا جهنم سے ان مشرکین کے ہم عقیدہ ہم مسلک و ہم مشرب (پیر بھائی) لوگ مراد ہیں جو مشرک نہ عقائد و اعمال میں ان کے ہمنوا تھے عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه احتروا الذين ظلموا و اذوا جهنم قال اخوانهم (ابن کثیر ج ۲ ص ۲) و اذوا جهنم ای اشياء عنهم و اتباعهم و امثالهم (معالم ج ۲ ص ۲) و اذوا جهنم ای اشياء عنهم في الشرك (قرطبی ج ۵ ص ۵) وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ الخ سے وہ اصنام و اوثان

۲۳ ص ۲۳ وما لي ۹۹۴ والتمت ۳۷

كَانُوا يَعْبُدُونَ ۲۲ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ

پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ ان کو

إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۲۳ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ

دوزخ کی راہ پر تھ اور کھڑا رکھو ان کو لہ ان سے

مَسْئُولُونَ ۲۴ مَا لَكُمْ لَتَنصُرُونَهُ ۲۵ بَلْ هُمْ

پوچھنا ہے کیا ہوا تم کو ایک دوسرے کی بددہی نہیں کرتے کوئی نہیں وہ

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۲۶ وَأَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى

آج اپنے آپ کو پکڑواتے ہیں اور منہ کیا بعضوں نے تلہ

بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۲۷ قَالُوا إِنَّا كُنْتُمْ

بعضوں کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ

تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۲۸ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا

آتے تھے ہم پر داہنی طرف سے ہا وہ بولے کوئی نہیں تلہ پر تم ہی نہ تھے

مُؤْمِنِينَ ۲۹ وَمَا كَان لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ

بیتین لانے والے اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۳۰ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ

پر تم ہی تھے لوگ حد سے نکل چلنے والے سوشا بت ہو گئی تلہ ہم پر بات

رَبِّنَا إِنَّكَ لَذٰلِكَ اَبْقٰوْنَ ۳۱ فَاغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا

ہمارے رب کی بے شک ہم کو مڑو چلنا ہے ہم نے تم کو مڑا دیا ہا جیسے ہم خود تھے

غٰوِيْنَ ۳۲ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

گمراہ سو وہ سب اس دن تکلیف میں

مُشْرِكُوْنَ ۳۳ اِنَّا كُنَّا لَنَعْمَلُ

شریک ہیں ہم ایسا ہی کرتے ہیں تلہ

منزل ۶

مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام اور ملائکہ عظام کے ناموں پر بنائے گئے نیز وہ شیاطین الانس والجن بھی اس میں شامل ہیں جو لوگوں کو مشرک کی تعلیم دیتے تھے! اسی طرح دین فروش علماء اور فریب کار پیر اور درویش بھی اس میں داخل ہیں جنہوں نے فوت شدہ بزرگوں کی قبروں اور خانقاہوں کو مشرک بدعت کے اڈے بنا دیا اور ان کی اپنی بھی یہی خواہش تھی کہ مرنے کے بعد ان کی قبروں سے بھی یہی سلوک کیا جائے (ما قبل عام فی کل معبود حتی الملائکة و المسیم و عزیر علیہم السلام لکن خص منه البعض بقولہ ان الذین سبقت لہمنا الحسنی) الایة (روح ج ۲۳ ص ۲۳) یعنی الاوثان والطواغیت وقال مقاتل یعنی ابلیس (مظہری ج ۸ ص ۸) اللہ تعالیٰ کی طرف فرشتوں کو حکم ہو گا کہ تمام سنادید و پیشویا یا مشرک کو اور ان کے تمام اتباع و اذنا ب کو اکٹھا کر دو اور ان کو جہنم کی راہ دکھا دو اور انہیں جہنم میں داخل کر دو۔ دنیا میں انہیں صراط مستقیم کی طرف دعوت دی گئی لیکن انہوں نے اس پر چلنا پسند نہ کیا آج انہیں جہنم کی راہ رکھا دو۔ یہ حکم حساب کتاب کے آخر میں ہو گا تلہ وقفوہم الخ جب فرشتے ان کو جہنم کی طرف لیکر چلیں گے اس وقت حکم صادر ہو گا، ان کو روکو، ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ مشرکین (اتباع و متبعین) کی مزید تذلیل و اہانت کے لئے انہیں واپس کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔ مَا لَكُمْ لَتَنصُرُونَهُ۔ کیا بات ہے؟ آج تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ آج ہی تو مدد کرنے اور مدد لینے کا موقع ہے۔ آج تمہارے فرعون سفارشی تمہیں اللہ کے عذاب سے کیوں نہیں بچاتے۔ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ۔ آج وہ کسی کی کیا مدد کریں گے۔ آج تو وہ مائے ندامت کے ذلت و رسوائی سے سرفاگندہ ہیں اور سزا کھانے کے لئے منقاد ہیں۔ ای لایقدهم بعضہم علی نصیر بعض بل هم منقادون للعذاب او

مخذلون (روح ج ۲۳ ص ۲۳) تلہ و اقبل بعضہم الخ اب مشرکین ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔ قالوا انکم الخ اتباع

موضح قرآن ۱۲ منہ ج ۲ ص ۲۲ یعنی تم چڑھے آتے تھے بہر حال نے کو زور سے اور رعب دانا تھا زور کا ہے ۱۲ منہ ج ۲ ص ۲۲ بات رب کی وہی لامتن جہنم منک ۱۲ منہ ج ۲۔

فتح الرحمن و یعنی و از جانب چپ نیز بجهت گمراہ کر لیں ۱۲۔

ملہ ای فی عطف قوله تعالی (مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ) علی قوله تعالی (الَّذِينَ ظَلَمُوا) ۱۲۔ سجاد بخاری حفظہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

بِالْجُرْمِیْنَ ۳۳) اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذْ اَقِيْلَ لَهُمْ لَا اِلَهَ

گنہگاروں کے حق میں وہ تھے کہ ان سے جب کوئی کہتا کسی کی بندگی نہیں تھی

اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۳۵) وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا

اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم

لَتَارِكُوْا اِلٰهِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۳۶) بَلْ جَاءَ

پھوڑ دیں گے اپنے معبودوں کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے کوئی نہیں وہ لیکر آیا

بِاِحْقٍ وَّصَدَقَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳۸) اِنَّكُمْ

ہے سچا دین سچا اور سچا ماننا ہے سب رسولوں کو بے شک تم کو

لَذَآ اَقْبُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ۳۸) وَمَا تَجْزُوْنَ

چکھنا ہے عذاب دردناک لگے اور وہ ہی بدلہ پاؤ گے

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۳۹) اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے

الْمُخْلِصِیْنَ ۴۰) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۴۱)

ہیں چنے ہوئے وہ لوگ جو ہیں ان کے واسطے روزی ہے مقرر ہے

فَوَاكِهَ ؕ وَهُمْ مَّكْرُمُوْنَ ۴۲) فِیْ جَنَّتٍ

بیوے اور ان کی عزت ہے نعمت کے

النَّعِیْمِ ۴۳) عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ ۴۴) یُطَافُ

باغوں میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے لوگ لئے پھرتے ہیں

عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۴۵) بَيْضَاءَ كَذِبٍ

ان کے پاس ہے پیالہ شراب صاف کا سفید رنگ مزہ دینے والی

لِلشَّرِبِیْنَ ۴۶) لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا

پینے والوں کو نہ اس میں سر پھرتا ہے لگے اور نہ وہ اس کو بلی کر

منزل ۶

متبعین سے اور مدین اپنے پیروں اور پیشواؤں سے کہیں گے دنیا میں تو تم دین کی راہ سے ہمارے پاس آتے تھے اور دین حق سے ہمیں متنفر کر کے ہمیں گمراہ کرتے تھے اور شرک بدعت کو خوبصورت پیرائے میں ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں مطمئن کرتے تھے اور دعویٰ کیا کرتے تھے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ حق ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ باطل اور گمراہی ہے۔ تانونا من قبل الدین فتمونون علینا امر الشریعة و تنفروننا عنها..... والیمین بمعنی الدین ای کنتم تزنیون لنا الضلالة (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۵۷) یعنی من قبل الدین فضلونا و تروننا ان الدین ما تفضلونا به قاله الضحاک (معالم و خازن ج ۲ ص ۱۷۷) قال لصدی تانونا من قبل الحق و تزنیون لنا الباطل و تصد و ننا عن الحق (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷۷) اتباع و مریدین اپنے پیشواؤں سے کہیں گے دنیا میں تو تم نے دیندار بنکر ہم کو راہ حق سے بھٹکا دیا اور میں شرک کی تعلیم دی۔ آج ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے تو کرو۔ اسلہ قالوا بل الحق متبعون و پیشویان سور اپنے اتباع و مریدین کو جواب دینگے کہ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ تم نے تم کو گمراہ کیا بلکہ تم خود ہی گمراہ اور ایمان سے عاری تھے۔ اگر تم مومن تھے اور ہدایت پر گامزن تھے تو ہمارے کہنے سے تم کیوں گمراہ ہوئے؟ ما کان کنا علیکم من سُلْطٰن۔ ہمیں تم پر کسی قسم کا غلبہ و تسلط تو حاصل نہ تھا نہ ہم نے تمہیں اپنی بات ماننے پر مجبور کیا۔ بل کنتم قومًا طغیان بلکہ تم خود ہی عصیان و عناد میں حد سے تجاوز کر چکے تھے۔ حق بتلنے والوں نے تمہیں ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی مگر تم عصیان و طغیان پر مصر رہے اور ان ناصحین کی ایک سنی اور حق کے مقابلے میں باطل کو قبول کیا اور اسی کی طرفداری کی۔ ای بل کان فیکم طغیان و مجاوزة للحق فلہذا استجبتم لنا و نرکتتم الحق الذی جاء تکم بہ الانبیاء و اقاموا لکم الحجج علی صحتہا ما جاء و کم بہ فحذا الفتموہ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷۷) فحق علینا الحق تم اور ہم چونکہ سب ہی مومن نہیں تھے اس لئے ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ آج ہم لامحالہ اللہ کے عذاب کا مزہ چکھیں گے۔ ہمارے اور تمہارے لئے آج عذاب خداوندی کا فیصلہ قطعی ہے اس لئے آج ہم کسی طرح بھی تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے۔ کیونکہ تم خود مستحق عذاب ہیں۔ نیز تمہیں ملامت نہ کر و کیونکہ تم بھی ہمارے ساتھ برابر کے مجرم ہو۔ انالذائقون یہ قول دینا کا بیان ہے۔ ۱۵۷ فاعوبینکم الحق ہم نے تمہیں زبردستی گمراہ نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم تو گمراہ تھے ہی، اس لئے ہم نے تمہیں بھی گمراہی کی دعوت دی تو تم نے اپنی مرضی سے بلا جبر و اکراہ

باز سب سے
شکری
ما زبان شکرین
کا جواب
ما خوفنا زیدی
مذہبیت از زیدی

گمراہی کو قبول کر لیا۔ اس لئے ہمیں ملامت نہ کرو۔ انا کنا غویین۔ جلا یا قبل کے لئے تعلیل ہے۔ فاتمہم کیومئذ الحق چونکہ دونوں فریق مجرم ہیں اس لئے دونوں عذاب میں شریک ہوں گے۔ چونکہ گمراہی میں سب شریک تھے۔ رؤسائے شرک، علمائے سورا، پیران سیدہ کار عوام کو شرک و بدعت کی تعلیم دیتے اور انہیں گمراہ کرتے تھے اور عوام نے ان کے اغواء و اضلال سے گمراہی کا راستہ اختیار کیا اس لئے دونوں فریق (متبعین و اتباع) مجرم ہیں۔ لہذا دونوں جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ ۱۵۷ انکذلک الحق مشرکین (خواہ شرک کے

موضع قرآن و یعنی ان کے گناہوں کا بدلہ نہیں معاف ہوئے۔ ۱۲ منہج

فتم الرحمن و یعنی آنا کہ پاک ساختہ شدہ انداز شرک معاصی ۱۲۔

امام اور پیشوا ہوں، خواہ مشرک پیشواؤں کے پیرو ہوں) سے ہم یہی سلوک کیا کرتے ہیں، ان کے لئے عذاب جہنم کا فیصلہ اٹل ہے اور ان کے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں مجرمین سے مشرکین مراد ہیں قال ابن عباس الذین جعلوا اللہ شریکاً (خازن ومعالجہ ص ۶) کلمہ اللہ کا نوا اللہ یہ زجر ہے مع شکوئی۔ ان مجرمین کا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا؟ ان کا جرم یہ ہے کہ دنیا میں جب ان کو توحید کی دعوت دی جاتی اور ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی کارساز، حاجت روا، مشکل کشا اور مقصد و مختار نہیں۔ ہر قسم کی عبادت اور دعا پر کار کے لائق بھی اس کے سوا کوئی نہیں تو یہ اس دعوت کو نہیں مانتے تھے اور اس کے قبول کرنے سے استکبار کرتے تھے۔

و یقولون ائنا لئنا کوا الہمتنا الخ نیز یہ مجرمین کہا کرتے تھے کیا ہم اس دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے مبدوں کو چھوڑ دیں؟ مشرکین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں شاعر مجنون کہنا سراسر ہڈیاں تھا۔ اس سے ان کا مقصد سورت کا انکار تھا۔ اگلی آیت میں مشرکین کے اس ہڈیاں کا جواب ہے کلمہ بل جاء بالحق الخ مشرکین کے ہڈیاں کا جواب ہے ہمارا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) شاعر ہے نہ دیوانہ بلکہ وہ توحید کا پیغام حق لے کر آیا ہے جس کی سچائی اور حقانیت پر تمام انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے اور جس پر عقل و نقل و لاف نفس و آفاق کے دلائل قائم ہیں۔ اس طرح آپ کے تمام انبیاء و رسول علیہم السلام کی دعوت توحید میں تصدیق کی ہے۔ اس لئے آپ شاعر ہیں مجنون۔ کیونکہ شعرا کا کلام حق و باطل اور رطب و یابس پر مشتمل ہوتا ہے اور دیوانوں کی باتیں بے نیکی اور لاجسنی ہوتی ہیں لیکن پیغمبر علیہ السلام کی دعوت اور آپ کا لایا ہوا قرآن شعر و جنون کی خامیوں اور کمزوریوں سے بالکل پاک و مبرا ہے رد علیہم و تکذیب لہم بیان آما جاء بہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من التوحید هو الحق الثابت الذی قام علیہ البرہان و اجمع علیہ کافۃ المرسلین فاین الجنون والشعر من ساحتہ صلی اللہ علیہ وسلم الرفیعۃ الشان (روح ۲۳ ص ۵۷) ۵۹ اتکم لذلکوا الخ مشرکین کے لئے تخیلی خردی ہے۔ اے مشرکین! (اتباع و متبعین) تم دردناک عذاب ضرور چکھو گے تم پر زیادتی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ تمہارے اپنے اعمال ہی کی سزا ہو گی۔ الاعباد اللہ الخ یہ بشارت اخروی ہے اور استنبار منقطع ہے۔ لیکن جو اللہ کے خاص بندے ہیں جو شرک و عصیان سے دور ہے ان کا حال ان مشرکین سے جداگانہ ہے اگلی آیتوں میں ان مخلصین کے احوال مراتب کی تفصیل ہے ۵۷ اُولَئِكَ الخ اللہ کے ان مقبول بندوں کے لئے ایسی روزی ہوگی جس کی صفیں معروف ہیں یعنی وہ منقطع نہیں ہوگی۔ خوش ذائقہ اور خوش رائحہ ہوگی۔ ایسی خوبیوں والی روزی نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھی نہ کسی کان نے کبھی سنی۔ فواکہ یہ رزق سے بدل ہے۔ جنت کی خوراک میوؤں اور پھلوں کی صورت میں ہوگی۔ وہ ہم مکرمون الخ اور وہ خدا کے یہاں معزز و مکرم ہوں گے۔ گونا گوں نعمتوں کے باغات ان کے مسکن ہوں گے۔ جنت جبرمومنوں کا مسکن ہوگا وہ نعمتوں کا گھر ہوگا۔ اس میں ہر نعمت ایک سے ایک بڑھ کر ہوگی۔ وہ لعل و جواہر سے مرصع تختوں پر فرودکش ہوں گے اور آسمان سے سامنے بیٹھ کر خوش و خرم ہوں گے لہذا یطاف علیہم الخ علمان جنت تازہ بنازہ، سفید شفاف، لذت و

۵۸ وَ عِنْدَهُمْ قَصْرٌ مِّنَ الطَّرْفِ عَیْنٌ ۵۸

ہیں اور ان کے پاس ہیں ستہ عورتیں سچی نگاہ رکھنے والیاں بڑی آنکھوں والیاں ۵۸

۵۹ كَانَهُنَّ بَیضٌ مَّکْنُونٌ ۵۹ فَاقْبَلْ بَعْضَهُمْ عَلٰی

کویادہ انڈے ہیں ستہ چھپے دھرے پھر منہ کیا ۵۹ ایک نے دوسرے کی طرف

۶۰ بَعْضٌ یَّتَسَاءَلُونَ ۶۰ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ کَانَ

لکے پوچھنے بولا ایک بولنے والا ان میں مسیحا تھا

۶۱ لِيٰ قَرِیْنٍ ۶۱ یَقُولُ اِنِّکَ لَمِنَ الْمَصْدِقِیْنَ ۶۱ اِذَا

ایک ساتھی کہا کرتا کیا تو یقین کرتا ہے کہ کیا جب

۶۲ مِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا اِنَّا لَمَدِیْنُونَ ۶۲ قَالَ

ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم کو جزائے کی کہتے لگا

۶۳ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ ۶۳ فَاطَّلَعَ قَرَاهُ فِی سَوَاءِ الْحَجِیْمِ ۶۳

بھلا تم جھانک کر دیکھو گے کیا پھر جھانکا تھ تو اس کو دیکھا: یہوں پنج دوزخ کے

۶۴ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ کِدَّتْ لَکُمۡ دِیْنٌ ۶۴ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ

بولا قسم اللہ کی تو تو مجھ کو ڈالنے لگا تھا گڑھے میں اور اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل

۶۵ لَکُنْتُ مِنَ الْمَحْضَرِیْنَ ۶۵ اَفَمَا نَحْنُ بِمَبِیْتِیْنَ ۶۵ اِلَّا

تو میں بھی ہوتا انہی میں جو پچھڑے ہوئے آئے کیا اب ہم کو مرنا نہیں ۶۵ مگر جو

۶۶ مَوْتِنَا الْاُولٰٓئِیْ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِیْنَ ۶۶ اِنَّ هٰذَا لَھُوَ

پہلی بار مر چکے اور ہم کو تکلیف نہیں پہنچے گی کہ بے شک یہی ہے

۶۷ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۶۷ لَیْسَ لَھٰذَا اَقْلِبْ عَمَلِ الْعٰمِلُونَ ۶۷ اِذْ لَکَ

بڑی مراد یعنی ایسی چیزوں کے واسطے چاہئے محنت کریں محنت کرنے والے کیا یہ

۶۸ خَیْرٌ نَّزَّلَا مِنْ شَجَرَةٍ الرَّقْوْمِ ۶۸ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً

بہتر ہے ۶۸ ہم نے اس کو رکھا ہے ایک بلا

خوش رائحہ ہوگی۔ ایسی خوبیوں والی روزی نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھی نہ کسی کان نے کبھی سنی۔ فواکہ یہ رزق سے بدل ہے۔ جنت کی خوراک میوؤں اور پھلوں کی صورت میں ہوگی۔ وہ ہم مکرمون الخ اور وہ خدا کے یہاں معزز و مکرم ہوں گے۔ گونا گوں نعمتوں کے باغات ان کے مسکن ہوں گے۔ جنت جبرمومنوں کا مسکن ہوگا وہ نعمتوں کا گھر ہوگا۔ اس میں ہر نعمت ایک سے ایک بڑھ کر ہوگی۔ وہ لعل و جواہر سے مرصع تختوں پر فرودکش ہوں گے اور آسمان سے سامنے بیٹھ کر خوش و خرم ہوں گے لہذا یطاف علیہم الخ علمان جنت تازہ بنازہ، سفید شفاف، لذت و

موضع قرآن ف بعضہ کہتے ہیں مرادیں شتر مرغ کے ٹڈے کہ بہت خوش رنگ ہوتے ہیں ف ایسی وہ سانھی پڑا ہے رزخ میں لگا سوجھا تک کر دیکھیں کس حال میں ہے ف یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے ۱۲ مندرج

لِّلظَّالِمِينَ ﴿۹۳﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿۹۳﴾
 ظالموں کے واسطے وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے درخت کی جڑ میں
 طلعها كأنه رؤوس الشياطين ﴿۹۴﴾ فَإِنَّهُمْ لَا يَكُونُ
 اس کا خوشہ جیسے سر شیطان کے کی سورہ کھا لیں گے
 مِنْهَا قَائِلُونَ مِنْهَا الْبَطُونَ ﴿۹۵﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا
 اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ پھر ان کے واسطے اس کے اوپر
 كُشُوبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۹۶﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ إِلَى الْجَحِيمِ ﴿۹۶﴾
 ملوں سے جلتے پانی کی پھر ان کو لے جانا آگ کے ڈھیر میں
 إِنَّهُمْ الْقَوَا أِبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿۹۷﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ
 انہوں نے پایا اپنے باپ دادوں کو بھٹکے ہوئے لگے سو وہ انہی کے قدموں پر
 يَهْرَعُونَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ كَثِيرٌ مِّنْ أُولَٰئِكَ ﴿۹۸﴾
 دوڑتے ہیں اور بہت بھٹکے لگے ہیں ان سے پہلے بہت لوگ لگے
 وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُّنذِرِينَ ﴿۹۹﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ
 اور ہم نے بھیجے ہیں ان میں ڈرستنانے والے اب دیکھ کیا ہوا
 عَاقِبَةُ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۰۰﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۰۰﴾
 انجام ڈرائے ہوؤں کا مگر جو بندے اللہ کے ہیں جنہوں نے
 وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْنِعْمَ الْجَاجِبُونَ ﴿۱۰۱﴾ وَنَجِّنِيهٖ
 اور ہم کو پکارا تھا نوح نے لگے سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں ہم پکار پھر اور پکارا اس کو
 وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۱۰۲﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ
 اور اس کے گھر کو اس بڑی گھبراہٹ سے اور رکھا اس کی اولاد کو
 هُمُ الْبَاقِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۰۳﴾ سَلَامٌ
 وہی باقی رہنے والے ہیں اور باقی رکھا لگے اس پر پچھلے لوگوں میں کو سلام ہے

پہلا تفسیر

۲
۴

سرو سے بھر پور شراب کے لبریز ساغروں سے اہل جنت کی تواضع کریں گے۔ معین، جاری۔ یہ شراب، شراب کی ان نہروں میں سے ہوگی جو جنت میں رُاں ہوں گی۔ بیصنآء سفید شفاف۔ جنت کی شراب بالکل سفید ہوگی۔ جن آبنگوں میں شراب پیش کی جائے گی وہ بھی سفید شفاف ہوں گے۔ اس طرح شراب جنت کے لبریز ساغروں بھی بالکل سفید اور شفاف نظر آئیں گے لہذا لافیا غول الیہ جنت کی شراب کی امتیازی اوصاف ہیں۔ دنیا کی شراب میں بظاہر لذت و سرور ہے لیکن اس میں ایک خطرناک پوشیدہ ضرر بھی ہے۔ شراب دماغی اور دیگر ذہنی اعصاب کے لئے سخت مضر ہے اور پھر اکثر ہلاکت کا سبب بنتا ہے لیکن جنت کی شراب ہر قسم کے ضرر اور مفساد سے پاک ہوگی۔ قال الراغب الغول اهلاك الشئ من حيث

لا یحس بہ (روح ج ۲۳ ص ۵۵) اسی طرح دنیا کی شراب نشہ لاکر عقل کو مختل و زہن کو پریشان کر دیتی ہے۔ لیکن جنت کی شراب ہر قسم کے نشہ سے سبرا ہوگی۔ ای لا تذهب عقولہم شیئاً ہا (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۵۷) عن ابن عباس فی الخمر رجع خصال السکر الصداع والقی والبول فذکر اللہ خسر الجنة فنزہہما عن هذه الخصال (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۳) وعندہم الخمر سامان خورد و نوش کے علاوہ جنت میں جنسی جذبات کی تسکین کا بھی سامان موجود ہوگا۔ قصص اللطوف موصوف مقدر کی صفت ہے ای ازواج (مظہری) اہل جنت کو جنت میں جو بیویاں (حوریں) ملیں گی وہ اپنی نگاہیں اپنے خاوندوں ہی پر مرکوز رکھیں گی۔ ان خاوندوں کو ایسا حسن و جمال عطا ہوگا کہ حوریں ان میں محو ہوں گی۔ اور ان کے سوا کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھیں گی۔ یہ ان کی عفت اور پاکدہی کی علامت ہے۔ نساء عقیقات قصص ابصارہن علی ازواجہن لا یبظرن الی غیرہم راجع البیان ص ۳۵) حاسبات الاعین علی ازواجہن لا یبظرن الی غیرہم لحسنہم عندہن (جلالین) لگے عین یہ عیناء کی جمع ہے اور مبتدا مقدر کی خبر ہے ای ہن عین (مظہری) یعنی موٹی آنکھوں والی۔ موٹی آنکھیں حسن و جمال کی علامت ہیں۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کا معنی ہی خوبصورت آنکھوں والی کیا ہے۔ عظام العیون الواحدۃ عیناء وقالہ السدی مجاہد (عین) حسان العیون (قرطبی ج ۱ ص ۱۵۷) لگے کانہن الخ اس میں حور جنت کے رنگ روپ کا ذکر ہے۔ بیض، بیضیہ کی جمع ہے۔ اور اس سے شتر مرغ کا اندام ہے، جس کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ مادہ شتر مرغ اپنے نڈوں کو بال و پیر سے ڈھانک کر رکھتی ہے تاکہ وہ گرد و غبار سے محفوظ رہیں۔ حوران جنت کا رنگ سبض نعم (شتر مرغ) کی مانند سفید زردی مائل ہوگا۔ اور ان کے چہروں کا رنگ نکھرا

ہو اوصاف شفاف ہوگا۔ عورتوں کا یہی رنگ مرغوب و محمود شمار ہوتا ہے۔ شبہہن النعام المصئون عن الغبار و نحوہ فی الصفاء والبیاض المخلوط بادی

وضع قرآن یعنی آخرت میں سکو کھاویں گے اور گلے میں پھنسے گا۔ ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا یا میں یہ کہ سنکر گمراہ ہوتے ہیں کہ سبز درخت دوزخ میں کیونکر آگا۔ وہ ایک سخت مورخ قرآن ہے جو نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں۔ یعنی بدنامی شیطاں کہا سناپوں کو۔ یعنی بہت بھوکے ہوں گے تو آگ ہٹا کر رکھنا پانی کھلا پلا کر پھر آگ میں ڈالیں گے اور ڈر سبھی کو سنا تے ہیں ان میں نیک بچتے ہیں اور بد بچتے ہیں وہ کشتی میں اسی یا تراسی آدمی بچے تھے۔ ان کی اولاد نہیں چلی۔ انہی کے تینوں بیٹوں سے چلی۔ سام بسایح زمین کے عرب و ایران اور توران پیدا ہوئے۔ یافت بسا شمال کو ترک اور فلج یا جوج ماجوج پیدا ہوئے۔ حام بسا جنوب کو مندا اور حبش پیدا ہوئے۔

فتم الرحمن یعنی بعد خوردن و نوشیدن ایشال را بدوزخ باز برند ۱۲

صفرة فانه احسن الوان الابدان (بيضاوى) والبياض المشوب بقليل صفرة في النساء مرغوب فيه جدا (روح ج ۲۳ ص ۵۹) ۲۶ فاقبل الخ اهل جنت
 جب کھانے پینے میں مصروف ہوں گے تو ان کے درمیان مختلف موضوعات پر گفتگو ہوگی۔ دنیا کے احوال پر بھی تبصرہ ہوگا۔ چنانچہ ان میں سے ایک دیگر شرکاء محفل سے کہیگا دنیا میں
 ایک منکر قیامت میرا ساتھی اور ہم نشین تھا جو مجھے ایمان بالآخرۃ کے عقیدے پر ڈٹا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کیا تو مانتا ہے کہ قیامت آئے گی؟ اور جب ہم مرکز مٹی ہو جائیں گے اور ہماری
 ہڈیاں تک گل مٹ جائیں گی کیا اس کے باوجود بھی ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور جزا و سزا کا معاملہ ہوگا؟ کیا تو ان باتوں پر یقین رکھتا ہے؟ قال هل انتم مطلعون - او ذرا
 دوزخ میں جھانک کر دیکھیں تو سہی کہ اس کا کیا حال ہے؟ والمراد من الاستفهام العرض الخ (روح ج ۲۳ ص ۵۹) فاطلع الخ چنانچہ جب وہ دوزخ میں جھانک کر دیکھے گا تو وہ ساتھی
 اسے جہنم کے عین وسط میں نظر آئے گا۔ اور اسے خطاب کر کے کہیگا۔ خدا کی قسم! تو تو مجھے بھی گمراہ کر کے اس ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنے ہی والا تھا لیکن توفیق الہی نے میری دستگیری کی۔ اگر
 اللہ کا فضل و احسان اور اس کی توفیق میرے شامل حال نہ ہوتی تو آج میں بھی میرا ساتھ اس دردناک عذاب میں شریک ہوتا۔ ۲۷ فما نحن الخ یہ بھی اسی صفتی ہی کا قول ہے۔ خطاب
 بدستور قرین سے ہے یا دیگر باران محفل سے۔ وہ شدت مسرت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم و احسان عظیم کا ذکر کرتے ہوئے کہیگا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اب ہم پر موت نہیں
 آئے گی۔ جو موت ہمارے لئے مقدر تھی وہ دنیا میں چکی اور ہم کفار و مشرکین کی طرح اب عذاب میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے۔ سب بڑی کامیابی ہی ہے کہ آدمی عذاب سے بچ جائے اور
 جنت میں داخل کر دیا جائے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے من زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز (آل عمران ۱۹۶) ایسی سعادت عظمیٰ اور فلاح کامل کی تحصیل کے لئے
 عاملوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ حظوظ و لذات دنیا کی تحصیل کے لئے۔ ۲۸ اذک خیر الخ یہ بشارت و تخویف آخری ہے۔ اذک خیر نزل بشارت اور امر شجر الزقوم
 تا۔ ثمان مرجعہ لالی المحمید تخویف آخری ہے۔ ذلک سے نعیم جنت کی طرف اشارہ ہے جو اس سے قبل اولک لہم رزق معلوم (الایات) میں مذکور ہیں۔ و
 هو متعلق بقولہ تعالیٰ (اولک لہم رزق معلوم) (روح ج ۲۳ ص ۵۹) المعنی نعیم الجنة خیر نزل (قرطبی ج ۱۵ ص ۵۵) شجرة الزقوم۔ یہ نہایت ہی خبیث اور
 زہر قاتل درخت جہنم میں دوزخیوں کی خوراک ہوگا۔ یہ درخت دنیا کے درخت بخیر کے مشابہ ہوگا۔ فتنۃ۔ عذاب۔ آتش دوزخ کے علاوہ اس درخت کے کھانے سے بھی
 دوزخی سخت اذیت اور عذاب محسوس کریں گے۔ یہ درخت جہنم کی تہ میں پیدا ہوگا۔ اس درخت کے شگوفے شیطانوں کے سروں کی طرح نہایت قبیح اور کرلیہ المنظر ہوں گے۔
 شیاطین کی شناعیت و کراہیت منظر دلوں میں مرکوز ہے۔ اس لئے ان سے تشبیہ کی گئی۔ وانما شبہا برؤس الشیاطین وان لم تکن معروفة عند
 المخاطبین لانه قد استقر فی النفوس ان الشیاطین قبیحة المنظر (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸) ۲۹ فانہم لا کون الخ دوزخی بھوک مٹانے کے لئے اس شجرہ
 خبیثہ سے پیٹ بھر کھائیں گے۔ لیکن اس سے ان کی تسلی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس سے انہیں سخت پیاس لگے گی۔ اس پر انہیں کھولنا ہو پانی پینے کے لئے دیا جائے گا جو ان کی
 انٹریوں کو بھی کاٹ ڈالے گا۔ اس پانی میں غلیظ و متعفن مواد مخلوط ہوگا۔ لہذا با من غساق او صدید بماء حمیم یقطع امعاء ہم (بیضاوی) اس کے بعد ان کو جہنم
 میں اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچا دیا جائے گا۔ گرم پانی پلانے کے لئے جہنم میں ایک علیہ طبقہ ہوگا۔ فالقوم یخرجون من محل قرارہم حیث تاجح النار ویساقون الی
 موضع اخر مہادرت علیہ جہنم فیہ ذلک الشراب لیرد وہ ویسقا وامنہ ثم یردون الی محلہم الخ (روح ج ۲۳ ص ۵۹) ۳۰ انہم الفوا الخ یہ ما قبل کے
 لئے تفسیل ہے۔ اس میں ان کے استحقاق عذاب کا سبب بیان کیا گیا۔ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ اور ان کی گمراہی ان پر واضح ہوگئی۔ کیونکہ وقتاً فوقتاً
 ہمارے پیغمبر اور ان کے جانشین ان کو ہدایت کی راہ بتاتے رہے۔ اور حق و باطل کو کھلی دلیلوں سے ان پر واضح کرنے رہے۔ مگر یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات
 کو ماننے کے بجائے آنکھیں بند کر کے اپنے گمراہ باپ دادا کے نقش قدم پر تیزی سے چلتے رہے ۳۱ ولقد اضل الخ ان سے پہلی قوموں کے اکثر لوگ بھی اپنے گمراہ
 باپ دادا کی راہ و رسم سے چرٹ کر گمراہ ہوئے۔ حالانکہ ان کی رہنمائی کے لئے بھی ہم نے پیغمبر بھیجے۔ آخر انہوں نے پیغمبر ان علیہم السلام کی تعلیم سے سرتابی
 کی۔ تو انہیں دنیا ہی میں عبرتناک سزاؤں سے ہلاک کر دیا گیا۔ عذاب الہی سے صرف وہی لوگ بچے جو معاند اور ضدی تھے بلکہ منیب و منصف تھے۔ و
 اللہ نے اپنی توفیق سے ان کو ایمان و عمل صالح کے لئے جن لیا۔ ۳۲ ولقد نادنا الخ زحزح و شکوی اور تبشیر و تخویف کے بعد سات انبیاء علیہم السلام
 کے قصے ذکر کئے گئے جو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بھی خدا کے یہاں شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی
 اور نیاز مندی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور مصائب و بلیات میں اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہیں۔ پہلا قصہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہے۔
 دیکھو! نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم کی ہلاکت اور اپنی نجات کے لئے ہمیں پکارا۔ ہم کیسے ہی اچھے متبول کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کو اور
 اس کے متبعین کو بہت بڑی مصیبت (عسرق) سے بچالیا۔ اور تمام مشرکین کو طوفان میں غرق کر دیا۔ اور صرف نوح (علی نبینا و علیہ السلام) کی اولاد
 ہی سے آئندہ کے لئے سلسلہ نسل باقی رکھا۔ کشتی میں جو دوسرے مومنین سوار تھے ان کی اولاد کا سلسلہ آگے نہیں بڑھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے
 جو تین بیٹے (حام، سام اور یافث) ساتھ تھے۔ انہی کی نسل سے دنیا پھر سے آباد ہوئی۔ والاکثرون علی الناس کلہم فی مشارق
 الارض ومغاربہا من ذریۃ نوح علیہ السلام۔ ولذا قیل لہ اذما الثانی روح ج ۲۳ ص ۵۹ ۳۳ و ترکنا الخ ہم نے آئندہ
 نسلوں میں قیامت تک نوح (علیہ السلام) کی یادگار قائم کر دی۔ سلم علی نوح فی العلیین۔ یہ ما قبل کی تفصیل ہے یعنی ہم نے
 آئندہ نسلوں میں نوح (علیہ السلام) کے لئے یہ کلام جاری کر دیا کہ نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ طوفان سے سلامت رکھا
 آئندہ بھی جہاں یہ آیت آئے گی وہاں بھی اس کا یہی مفہوم ہوگا۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا جملہ دعائیں ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ
 ہم نے نوح (علیہ السلام) کے لئے جن و انش اور فرشتوں میں یہ دعوات قیامت جاری کر دی۔ ای ثبت ہذا التحیۃ فیہم جمیعاً ولا یخلوا احد
 منهم منہا کانه قیل ثبت اللہ التسلیم علی نوح و ادامہ فی الملائکۃ والثقلین یسلمون علیہ عن اخرہم (مدارج ج ۴ ص ۲۸)

عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿۸۹﴾ إِنَّا كَذَبْنَاكَ بِخِزْيِ مُحْسِنِينَ ﴿۹۰﴾

نوح پر سارے جہان والوں میں طہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو ۸۹

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۱﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿۹۲﴾

وہ ہے ہمارے ایمان دار بندوں میں پھر ڈوبا دیا ہم نے دوسروں کو

وَأَنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَا بُرْهِيْمَ ﴿۹۳﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ

اور اسی کی لاد والوں میں ہے ابراہیم ۹۳ جب آیا اپنے رب کے پاس لیکر دل

سَلِيْمٍ ﴿۹۴﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿۹۵﴾

نردگاہ ۹۴ جب کہا اپنے باپ کو ۹۵ اور اس کی قوم کو تم کیا پوجتے ہو

أَفِغَارًا لِلَّهِ دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿۹۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ

کیا جھوٹ بنا لے ہوئے حاکموں کو اللہ کے سوائے جانتے ہو پھر کیا خیال کیا ہے تم نے

بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۹۷﴾ فَظَنَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿۹۸﴾ فَقَالَ

پروردگار عالم کو پھر نگاہ کی ایک بار تاروں میں ۹۸ تاکہ پھر کہا

إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۹۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿۱۰۰﴾ فَرَأَى إِلَى

میں بیمار ہونے والا ہوں پھر پھر گئے وہ اس سے پیٹھ لے کر ۱۰۰ پھر جا گھسا ان کے

الِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۱۰۱﴾ مَا لَكُمْ لَا

بتوں میں پھر بولا تم کیوں نہیں کھاتے تاکہ تم کو کیا ہے کہ نہیں

تَنْطِقُونَ ﴿۱۰۲﴾ فَرَأَى عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿۱۰۳﴾

بولتے پھر گھسا ان پر ۱۰۳ مارتا ہوا داہنے ہاتھ سے تاکہ

فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ﴿۱۰۴﴾ قَالَ أَعْبُدُونَ مَا

پھر لوگ آئے اس پر دوڑ کر گھبراتے ہوئے تاکہ بولا کیوں پوجتے ہو ۱۰۴ جو آپ

تَنْجِتُونَ ﴿۱۰۵﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۶﴾ قَالُوا

تراشتے ہو اور اللہ نے بنایا تم کو اور جو تم بناتے ہو ۱۰۶ بولے

۸۹ انکا ذلک الخ ہم نیکی کار لوگوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے کامل ایمان بندوں میں سے تھے۔ ان کو اور ان کے متبعین کو ہم نے غرق ہونے سے بچا لیا۔ اور دوسروں یعنی کفار کو غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ ۹۰ وان من الخ یہ دوسرا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نہایت ہی مطیع اور فرمانبردار بند تھے۔ ان پر زندگی میں ایک نہایت ہی کھٹن وقت آیا۔ جب وقت کے بادشاہ نے انہیں آگ میں ڈال دیا۔ اس نازک وقت میں انہوں نے اللہ ہی کے سامنے عاجزی کی۔ اور اللہ ہی سے اس مصیبت سے نجات کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ اور آگ کو ان پر سرد کر دیا۔ اس لئے وہ بھی خدا کے یہاں شفیخ غالب نہیں ہو سکتے۔ من

شیعتہ یعنی وہ اصول دین میں حضرت نوح علیہ السلام کے ہموا اور تاج تھے۔ قال بن عباس ای من اهل دینہ (قرطبی ج ۱۵ ص ۹) ای ممن شایع نوحا و تابعہ فی اصول الدین (روح ج ۲۳ ص ۹) درمیان میں ان کی فرمانبرداری کا قصہ بیان کیا کہ وہ اس قدر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے کہ اس کی راہ میں بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ قلب سلیم۔ جو دل کے عقیدے اور اخلاق کی خرابی سے محفوظ ہو۔ اور اس کا اصل رشتہ دنیا کے بجائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو، وہ قلب سلیم ہے۔ سلیم ای مخلص من الشرك والشک (قرطبی) ای سالم من جمیع الافات، کفساد العقائد والنیات ۱۰۰ والصفات القبیحہ كالحسد والغل وغیر ذلک (روح ج ۲۳ ص ۲) سلیم من الاشتغال بغير الله تع خالی عن الغیر وحبہ کمایدل علیہ قصہ ذبیح ابنہ لامثال مرربہ (مظہری ج ۸ ص ۸) تاکہ اذ قال الخ یہ پہلے اڈ سے بدل ہے۔ اور یہ ان کے دل کی سلامتی کا بیان ہے کہ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو شرک کرتے دیکھا تو فوراً اس پر انکار کیا۔ اور فرمایا سوچو تو یہی تم اللہ کے سوا کس کی عبادت کرتے اور کس کو پکارتے ہو؟ کیا وہ عبادت اور پکارتے جانے کے لائق ہیں؟ افک بدترین جھوٹ والافک اسوۃ الکذب جلا لئین الہمة۔ افگاہ سے بدل اکل ہے۔ کیا تم باطل یعنی مجبوران غیر اللہ کے خوشامندا اور طلبگار ہو؟ پھر اس رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو حقیقت میں عبادت کا مستحق ہے؟ کیا اس کی قدرت و عظمت میں اور اس کی ربوبیت عام میں تم کسی شک شبہ میں پڑ گئے ہو کہ اس کے سوا اس کی خاطر مخلوق کو بھی کارساز متصرف و مختار اور مستحق عبادت سمجھ بیٹھے ہو؟ یا مطلب یہ کہ جب تم اللہ کے سوا اوروں کی بھی عبادت کرتے ہو، تو پھر جب تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گے تو تمہارا

اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا وہ تمہیں اس کی سزا نہیں دے گا؟ اس صورت میں یہ تخویف ہوگی۔ ای شئ ظنکم من هو حقیق بالعبادۃ لكونہ رباً للعالمین۔ اُشککتہ فیہ حتی ترکتم عبادتہ الخ (روح ج ۲۳ ص ۱) ای ما ظنکم بہ اذا لقیتموہ وقد عبدتم غیرہ، فہو تخذیر قرطبی ج ۱۵ ص ۹) تاکہ فنظر نظرة الخ حضرت

موضح قرآن یعنی ہمیشہ خلق ان پر سلام بھیجتے ہیں سارا جہان ۱۰ یعنی گمراہی اور عیب سے پاک۔ تاکہ وہ لوگ نجومی تھے۔ ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھ کر چلے گئے۔ یہ ایک جھوٹ ہے اللہ کی راہ میں عذاب نہیں ثواب ہے۔ تاکہ ان کے آگے کھانے رکھ گئے تھے۔ وہ یعنی زور سے مار مار کر توڑا۔ تاکہ یعنی الزام دینے لگے جب ثابت ہو چکا۔

ابراہیم علیہ السلام اس نظر میں تھے کہ انھیں کبھی ایسا موقع ہاتھ آئے جس پر وہ عبودان باطلہ کی بے بسی اور سچپ ارگی کو مشرکین پر واضح کر سکیں۔ چنانچہ مشرکین کی عید کا دن آگیا جس میں وہ سب شہر سے باہر چلے جاتے۔ اور ایک مخصوص جگہ میں عید مناتے مشرکین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی عید کی خوشی میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ وہ تو ایسے موقع کی تلاش میں تھے کہ مشرکین سب باہر چلے جائیں اور وہ اکیلے شہر میں رہ جائیں تاکہ ان کے ٹھکانوں کو توڑ پھوڑ کر سکیں۔ چنانچہ انھوں نے غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ انہیں کسی بہانے سے ٹال کر خود شہر ہی میں رہنا چاہیے۔ پھر شاید یہ موقع ہاتھ نہ آئے۔ اس لئے آپ نے ان سے فرمادیا۔ اذنی سفیہ۔ جھپٹا میں تو سقیم ہوں اس لئے تمہارے ساتھ عید کی خوشی میں شریک ہونے سے معذور ہوں۔ لفظ سقیم دو معنوں کا حامل ہے۔

اول سقیم النفس یعنی بیزار ادادانی سقیم النفس لکھو کہ (مدارک ج ۳ ص ۱۸۱) دوم مریض، بیمار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس لفظ سے دوسرا معنی مراد لیا یعنی میں تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے تم سے بیزار ہوں اور تمہاری عید میں شریک نہیں ہو سکتا۔ لیکن مشرکین اس سے پہلا معنی سمجھے! اس اسلوب کلام کو تعریض یا توریہ کہا جاتا ہے جو حقیقت میں صحیح اور مطابق واقعہ ہوتا ہے۔ لیکن بظاہر جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ نظر نظریۃ فی النجوم یہ معنی اور ہے جس کے معنی غور و فکر کرنے کے ہیں۔ قال الحسن المعنی انہم لما کلفوہ الخروج معہم تفکر فیہا یعمل..... الخلیل والمبرد، یقال للرجل اذا فکر فی الشئ یدبرہ، نظر فی النجوم۔ (قطبی ج ۱۵ ص ۱۵۱) اس سے حقیقت ستاروں میں غور و فکر کرنا مراد ہے۔ یقیناً چونکہ ستارہ پرست تھی اور ستاروں کے مختلف احوال و اوضاع کو نظام عالم میں مؤثر سمجھتی تھی اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور ایہام ستاروں میں دیکھ کر جواب دیا تاکہ انھیں یہ گمان ہو کہ ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کا حساب لگا کر جواب دیا ہے! وراہین جواب کی صحت کا یقین ہو جائے گا کہ قومہ نجامین او ہمہ مستدل لہ علی صوفیہ بعلم النجوم (جامع البیان ص ۳۸۵) ۳۹ فتولوا عنہ الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب سن کر مشرکین نے ان پر مزید اصرار نہ کیا۔ اور صبح اپنی عید میں شرکت کے لئے سب شہر سے باہر چلے گئے! ابراہیم علیہ السلام جو ایسے ہی موقع کی تلاش میں تھے ان کے ٹھکانے کو توڑ دالے میں جا گھسے۔ دیکھا ٹھکانوں کے آگے مختلف کھانے رکھے ہیں جو ان کے پیاروں نے رکھے تھے تاکہ وہ بابرکت ہو جائیں اور عید سے واپسی پر انہیں کھائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور استہزاء ٹھکانوں سے خطاب کر کے فرمایا: یہ کھانے جو رکھے ہیں کھانے کیوں نہیں ہو؟ جب انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو بطور استہزاء دوسرا سوال کر دیا

ابنوا لہ بنیاناً فالقوہ فی بحیوہ ۹۷ فارادوا بہ کیداً

بناد اس کے واسطے ایک عمارت بنا لیا پھر ڈالو اس کو آگ کے ڈھیر میں پھر چاہنے لگے اس پر تمہارا دُ

فجعلنہم الأسفلین ۹۸ وقال ارنی ذاہب الی ربی

کرنا پھر ڈالو ہم نے انہی کو نیچے اور بولا میں تمہارے ساتھ ہوں اپنے رب کی طرف

سیہدین ۹۹ رب ہب لی من الصالحین ۱۰۰ فبشرنہ

وہ مجھ کو راہ دے گا اے رب بخش مجھ کو سچے کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی تمہارے ہکو

بغلم حلیو ۱۰۱ فلما بلغ معہ السعۃ قال یبنی ارنی

ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا پھر جب پہنچا لگا اس کے ساتھ دوڑنے کو کہا اے بیٹے میں

ارنی فی لمتام ارنی اذ بکک فانظر ماذا تری قال یا بتر

دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پھر دیکھ تو تو کیا دیکھتا ہے بول لے باپ

افعل ما تؤمر زستجدنی ان شاء اللہ من الصبرین ۱۰۲

کر ڈال جو کچھ تجھ کو حکم ہوتا ہے تو مجھ کو پالے گا اگر اللہ نے چاہا ہمارے والے کا

فلما اسلما و نکلہ للعبین ۱۰۳ و نادینہ ان یتاہرہیم ۱۰۴

پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پھرتا اس کو ماتھے کے بل اور ہم نے اس کو پکارا یوں کہ اے ابراہیم

قد صدقت الرؤیا انا کذلک بجزی المحسنین ۱۰۵

تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو

ان هذا لہو البکواء المبین ۱۰۶ و قدینہ یدب عظیم

بے شک یہی ہے تمہارے صریح مانچنا اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کر ڈالا

وترکنا علیہ فی الاخرین ۱۰۸ سلم علی ابرہیم ۱۰۹

اور باقی رکھا ہم نے تمہارے اس پر پھلے لوگوں میں کہ سلام ہے ابراہیم پر

کذلک بجزی المحسنین ۱۱۰ انہ من عبادنا المؤمنین ۱۱۱

ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو جو وہ ہے ہمارے ایماندار بندوں میں

وا یعنی جب باپ نے گھر سے نکالا بادشاہ کی خاطر سے و اس سے بڑا تحمل کیا کہ آپ کو ذبح کر دیا و کہتے ہیں آٹھویں شب ذی الحجہ کی خواب دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرنا ہوں موضح قرآن کل کو فکر میں ہے کہ اس کی تعبیر کیا۔ پھر نویں شب دیکھا ذبح کرتے تو پچھتا کر ذبح ہی کرنا ہے پھر سب سے بد میں پھر دسویں شب دیکھا وہی خواب۔ تب بیٹے پاس گئے، کہا انھوں نے بھی شتاب قبول کر لیا۔ ہزار رحمت اس باپ پر اور بیٹے پر و ناپیٹے کا منہ سامنے نظر آئے کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں یہ بات بیٹے نے سکھائی۔ آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ گڈرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اس کے دل پر اور فرشتوں پر و یعنی ایسے شکل حکم کر کے آتے ہیں پھر ان کو قائم رکھتے ہیں۔ تب بچے بلند دیتے ہیں۔ و یعنی بڑے دلچسپ کا بہشت سے آیا۔ ایک نبرہ حضرت ابراہیم نے پی آنکھیں پٹی سے ہاندھ کر چھری چلائی زور سے۔ اللہ کے حکم سے گلانا کٹا حضرت جبریل نے بیٹے کو سر کا دیا۔ ایک دمبر رکھ دیا۔ آنکھیں کھولیں تو ایک دمبر ذبح ہوا پڑا تھا۔

فتہ الرحمن و یعنی آنجا آتش بسیار جمع نمایند ۱۲ و یعنی بجائے کہ رضائے پروردگار ما با شد ۱۲۔

مالک لا تنطقون تمہیں کیا ہے تم بولتے کیوں نہیں۔ اور میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ لہذا فرما علیہ السلام الخ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پوری قوت سے کھڑے کے ساتھ ان پر چوٹیں لگانا اور انہیں توڑنا پھوڑنا شروع کر دیا۔ ایسے میں قوت سے کہنا یہ ہے۔ یا یمنین ای بالقوة علی ان الیمین مجاز عنہما روی انہ علیہ السلام کان یجمع یدیه فی الالة التي یضربہا بیہا وہی الفأس فیضربہا بکمال قوتہ۔ (روح ج ۳ ص ۱۲۱) لہذا فاقبلوا الخ اس سے پہلے اندماج ہے۔ جب مشرکین عید منا کروا پس ٹھا کر دوڑے میں آئے تو ٹھا کروں کو پاش پاش دیکھ کر آپس میں کہنے لگے یہ ناشائستہ حرکت کس نے کی ہے۔ انہی میں سے بعض نے شبہ ظاہر کیا کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ان مبعودوں کو ہمیشہ برائی سے یاد کرتا ہے؛ چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابراہیم! ہم تو ان ٹھا کروں کی پوجا پاٹ کرتے تھے تم نے یہ کیا حرکت کی کہ ان کو توڑ پھوڑ دیا۔ تم قالوا باجمعہم نحن نعبدہا وانت تکسرها (مدارک ج ۳ ص ۱۲۱) لہذا قال اتعبدون الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے، جن ٹھا کروں کو اپنے ہاتھوں سے تراش کر بناتے ہو۔ اور جن کی شکل و صورت تمہاری تراش خراش اور تمہارے اوزاروں کی محتاج ہے پھر انہی کی عبادت کرتے ہو۔ حالانکہ عبادت تو اپنے خالق کی کرنی چاہیے۔ اور خالق سب کا (تمہارا اور تمہارے ٹھا کروں کا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے ہر قسم کی عبادت کا مستحق بھی وہی ہے۔ ٹھا کروں کو تراشنے والے اگرچہ مشرکین ہیں، لیکن ان کے مادے کا خالق اللہ ہی ہے۔ اور ان کی اشکال و اوضاع جو مشرکین کے فعل و قوت سے حاصل ہوئی ہیں۔ اس فعل و قوت کا خالق بھی اللہ ہی ہے فان جوہرہا یخلقہ و شکلہا وان کان بفعلہم و لذلک جعل من اعمالہم فیاتقدا و ایاہم علیہ و خلقہما ینتوقف فعلہم من الدواعی والعدد (بیضاوی) لہذا قالوا ابنوا لہ الخ جب مشرکین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گفتگو سے لاجواب ہو گئے تو انہوں نے انتقام لینے اور عوام پر اثر ڈالنے کے لئے انہیں آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا۔ لہذا قہرہم بالحجۃ قصدوا تعذیبہ بذلک لعل ینظہر للعامة عجزہم (روح ج ۳ ص ۱۲۱) چنانچہ انہوں نے ایک بیس گز (ذراع) مزاح چار دیواری بنائی جس کی بلندی تیس گز تھی (مدارک) اور اسے ایندھن سے بھر کر آگ لگا دی۔ جب آگ سلگ کر خوب نکلنے لگی۔ اور آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس بھڑکتی آگ میں پھینک دیا۔ وادادوا بہ کیداً الخ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس تدبیر سے ہلاک کرنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان کے لئے سرد کر کے اور ان کو آگ سے صحیح سلامت بچا کر مشرکین کو اس مقصد میں ناکام، غائب خاسر اور عوام کے سامنے ذلیل رسوا کر دیا۔ بلکہ یہ واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سچائی پر ایک دلیل واضح اور برہان قاطع بن گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا اس وقت حسب ذیل کلمات ان کے ورد زبان تھے۔ حسبی اللہ و نعم الوکیل (قرطبی) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود ایک مصیبت میں گرفتار ہوئے۔ اور اس میں اللہ کو پکارا اور اس کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار کیا۔ اس لئے وہ کسی طرح شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ لہذا وقال انی الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنی قوم کی طرف سے انتہائی فتنہ عذاب کا مشاہدہ کر لیا اور ان کے ایمان سے مایوس ہو گئے تو اللہ نے آپ کو ملک شام اور بیت المقدس کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ اس ہجرت میں آپ کے ہمراہ صرف حضرت لوط اور حضرت بی بی سارہ تھیں۔ الی دبی الی حیث امرنی (روح) لہذا رب ہب لی الخ ملک شام میں پہنچنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرزند عطا کرنے کی دعا کی۔ فبشرناہ الخ فرمایا ہم نے اسے ایک بلند حوصلہ فرزند کی خوشخبری کی۔ اس سے مراد حضرت اسمعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہیں لیکن یہودی غلط بیانی اور تحریف سے کام لیتے ہوئے حضرت اسحق علیہ السلام کو ذبیح قرار دیتے ہیں۔ علماء اسلام میں بھی دونوں قول موجود ہیں لیکن راجح یہی ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام ہی ذبیح ہیں۔ کیونکہ ہجرت کے بعد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔ اور واقعہ ذبح ذکر کرنے کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت ہوئی تو اس سے معلوم ہوا حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہی اس واقعہ کے بعد ہوئی۔ والاظہران المخاطب اسمعیل علیہ السلام لانه الذی وہب لہ اثرا لہجرة ولان البشارة باسحاق بعد معطوفة علی البشارة بهذا الغلام (بیضاوی) لہذا فلما بلغ الخ جب بیٹا ذرا بڑا ہو کر کاموں میں والد گرامی کا ہاتھ بٹلنے لگا۔ اور سات آٹھ برس کا ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ متواتر تین دن انہوں نے یہ خواب دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ چنانچہ بیٹے سے فرمایا بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے، کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بتاؤ اب تمہاری کیا رائے ہے۔ بیٹا فوراً سمجھ گیا کہ یہ اللہ کی طرف سے مجھے ذبح کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی کا حکم رکھتے ہیں۔ لہذا قال یا بئ الخ چنانچہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا، ابا جان! اللہ نے آپ کو جو حکم دیا ہے آپ اس کی تعمیل فرمائیں۔ میری طرف سے کسی پس و پیش یا جرح ذبح کا اظہار نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابریں میں سے پائیں گے۔ فلما اسما الخ جب دونوں باپ بیٹا اللہ کے حکم کی تعمیل پر آمادہ ہو گئے اور حکیم باپ نے اپنے حلیم فرزند کو ذبح کرنے کی غرض سے پہلو کے بل زمین پر لٹا دیا تو اللہ کی طرف سے آواز آئی یا ابراہیم الخ اے ابراہیم! تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا۔ ہمارا مقصد اسمعیل کی جان لینا نہیں، بلکہ تیرے جذبہ اطاعت و تسلیم کا امتحان مقصود ہے جسے تو نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ ای حصل المقصود من تلك الرؤيا حیث ظهر منه کمال لطاعة والانقياد لامر الله تعالى۔ و كذلك الولد (خازن ج ۶ ص ۱۲۱) یہ نداء خلق پر پھری چلانے سے پہلے ہی آئی۔ اخرج الامام احمد عن ابن عباس انه عليه السلام لما اخذ الشفرة واداد ان یذبحہ نودی من خلقہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا (روح ج ۳ ص ۱۲۱) ذبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند کو پہلو کے بل لٹایا جس طرح عام طور پر جانور کو ذبح کرنے وقت لٹایا جاتا ہے۔ اس طرح لٹانے سے چونکہ جبین بھی زمین پر گر جاتی ہے۔ اس لئے تلہ للجبین فرمایا۔ یعنی اس کو جبین کے بل پچھاڑ دیا۔ صرعاً علی شقہ فوق جبینہ علی الارض (روح) جبین پیشانی کے اس حصے کو کہا جاتا ہے جو دائیں اور بائیں جانبوں میں واقع ہے۔ اور سامنے والے حصے کو جھتہ کہا جاتا ہے۔ صرعاً علی شقہ فوق جبینہ علی الارض وهو احد جانبی الجھتہ (بیضاوی) تلہ للجبین۔ صرعاً علیہ ولکل انسان جبینان بینہما الجھتہ (جلالین)۔

واقعہ ذبح کے سلسلہ میں بہت سی تفصیلات ذکر کی جاتی ہیں جو روایت و درایت کے اعتبار سے ضعیف ہیں۔ مثلاً حضرت اسماعیل علیہ السلام کا والد گرامی سے کہنا کہ آپ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں۔ اور میرے ہاتھ پیر بھی رسی سے باندھ دیں اور مجھے پیشانی کے بل لٹا کر گردن کی طرف سے ذبح کریں۔ اسی طرح پھری کا بار بار تیز کرنا اور

بار بار حلق پر چلانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ تفصیلات صحیح روایتوں سے ثابت نہیں ہیں۔ انکا ذلک نجزی المحسنین ہم اپنے مخلص اور فرمانبردار بندوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو شہادت و بلیات سے نجات دیتے ہیں۔ ای نجزیہم بالخلاص من الشدائد فی الدنیا والاخرۃ (قرطبی ج ۵ ص ۱۵۸) انکا ہذا الخیر ایک ایسا ابتلا و امتحان تھا کہ اس سے مخلص وغیر مخلص کا واضح طور سے امتیاز ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاص و انقیاد ظاہر ہوا۔ و ذنبا الخ اسمعیل (علیہ السلام) کی جگہ ہم نے ایک عظیم الشان جانور بطور فدیہ سے دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ ندائی یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا تو ہر اور پر

وَبَشِّرْهُ بِاسْمٰحٍ نَبِيًّا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۲ وَبَرَكَاتٍ عَلَيِّهِ

اور خوشخبری دی نہ کہ ہم نے اس کو اسمحی کی جو نبی ہوگا تک جنوں میں ط اور برکت دی ہم نے اس پر

وَعَلَى اسْمٰحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهَا حَسَنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

اور اسمحی پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں

مَبِيْنٌ ۝۱۱۳ وَلَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝۱۱۴ وَخَئِيْنَتُهُمَا

مسترح ط اور ہم نے احسان کیا احمہ موسیٰ اور ہارون پر اور کجا دیا ہم نے انکا

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكُزْبِ الْعَظِيْمِ ۝۱۱۵ وَنَصَرْنَهُمَا فَاكْفَرُوا

اور ان کی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے اور ان کی ہم نے مدد کی تو بے

هُمُ الْعٰلِيْنَ ۝۱۱۶ وَآتَيْنَهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝۱۱۷ وَ

وہی غالب اور ہم نے دی ان کو کتاب واضح اور

هَدَيْنَهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۱۸ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي

جہائی ان کو سیدھی راہ اور باقی رکھا ان پر

الْآخِرِيْنَ ۝۱۱۹ سَلَّمَ عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۝۱۲۰ اِنَّا كَذٰلِكَ

بچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم یوں دیتے

بِحُزْرِىٰ مَحْسِنِيْنَ ۝۱۲۱ اِنَّهُمْ مِّنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۲۲ وَ

ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو تحقیق وہ دونوں ہیں ہمارے ایمان دار بندوں میں

اِنَّ الْيٰسَ لَيَمِّنُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۲۳ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَلَا

اور تحقیق الیاس ہے رسولوں میں کفہ جب اس نے کہا اپنی قوم کو کہ

تَتَّقُوْنَ ۝۱۲۴ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۲۵

تم کو ڈر نہیں کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے کو

اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۲۶ فَكذبوه فَاْتَهُم

جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا پھر اس کو جھٹلا یا تمہیں سو وہ

اٹھا کر دیکھا تو جبریل علیہ السلام میں ڈھا لیکر آئے تھے۔ بیٹے کی جگہ اس کی قربانی دی۔ رومی انہ لما سمع ابراہیم النداء نظرا الى السماء فاذا هو بجبريل ومعه كعبش املم اقرون وقال هذا فدعاء لابنك فاذبحا دونہ (مظہری ج ۸ ص ۱۳۹) انہ و ترکنا علیہ الخ اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔ نہہ و بشرقہ الخ سیاق و سباق قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حجت کر کے شام میں سکونت پذیر ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرزند عطا کرنے کی دعا کی۔ اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک غلام حلیم کی ولادت کی خوشخبری دی۔ جب یہ غلام حلیم بڑا ہوا تو اس کو ذبح کرنے کا حکم آگیا۔ پھر جب واقعہ ذبح گزر گیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوسرے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ قرآن کا یہ سیاق واضح دلیل ہے کہ ذبح حضرت اسمعیل علیہ السلام پہلے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہی اس واقعہ کے بعد ہوئی۔ برکننا علیہ الخ ابراہیم و اسحاق پر ہم نے دین و دنیا کی برکتیں نازل کیں۔ ان کی نسل کو دنیا میں پھیلا یا۔ انکی اولاد میں نبیاء اور سلاطین پیدا کئے۔ ومن ذریتہما الخ۔ لیکن ان کی ساری نسل ان کے دین پر قائم نہ رہی۔ کچھ تو ان کے مسلک ایمان و احسان پر رہے۔ اور کچھ ظلم و اسراف کی راہ پر گامزن ہوئے۔ بہر حال خلافت کی بے راہ رومی سے اسلاف پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اور نہ نسب کو ہدایت و منالبت میں کوئی دخل ہے۔ و فی ذلک تنبیہ علی ان النسب لا اثر له فی الہدی والصلال وان الظلم فی اعقابہما لا یضرہما (مظہری ج ۸ ص ۱۳۹) اہہ ولقد مننا الخ تیسیر اور جو کچھ نفاض ہے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی قوم کو فرعون نے غلام بنا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی قوم کو فرعون کی غلامی سے

تیسیر اور تیسیر

تیسیر اور تیسیر

نجات دی۔ اور کچھ فرعون کے لشکر سے دریا میں معجزانہ راستے بنا کر ان کو بچایا۔ وہ تو خود مصائب میں خداوند تعالیٰ کے محتاج ہیں اس لئے شفیع غالب کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مانتنا میں احسان سے دینی اور دنیوی احسانات مراد ہیں انعمنا علیہما بالنبوۃ وغیرہا من المنافع الدینیۃ والدنیویۃ (روح ج ۲۳ ص ۱۳۹) انہ و خئینتہما الخ یہ

موضع قرآن کا معلوم ہوا کہ وہ پہلے خوشخبری اسمعیل کی اور سارا قصہ ذبح کا انہیں پر تھا۔ یہود کہتے ہیں ذبح کیا اسمحی کو لیکن خلاف ہے۔ اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ خبر بھی یعقوب کی بھی۔ سورہ ہود میں ہو چکا۔ اور جبر سے نبی ہونے کی۔ یہ سکر حضرت ابراہیم پوچھتے کہ بھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں۔ ذبح کیونکر ہوگا۔ و فیہ دونوں کہا دونوں بیٹوں کو۔ دونوں سے بہت اولاد پھیلی۔ اسحاق کی اولاد میں نبی گزے بنی اسرائیل کے اور اسمعیل کی اولاد میں عرب جن میں ہمارے پیغمبر تھے۔ و حضرت الیاس اولاد میں حضرت ہارون کے ہیں۔ شہر بعلبک کی طرف ان کو اللہ نے بھیجا۔ وہ پوچھتے تھے بت۔ اس کا نام بعل تھا۔ ۱۲

لوہاں کا مابعد عطف خاص علیٰ عام کے قبیل سے ہے کیونکہ ان آیتوں میں خاص انعامات کا ذکر ہے۔ یہ ایک نبوی انعام تھا کہ اللہ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور ان کی قوم کو فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے نجات دی۔ و نصیحتہم الخ یہ بھی اللہ کا ایک انعام ہے ہم نے ان کی مدد کی اور قوم فرعون پر ان کو غلبہ عطا فرمایا۔ و ایتینہما الكتاب المستبین الخ یہ دینی انعامات کا ذکر ہے۔ ہم ان کو ایک صبح اور فصل کتاب (تورات) عطا فرمائی۔ اور اس کتاب کے ذریعے سے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔ و ترکنا علیہما الخ تا۔ من عبادنا المومنین۔ اس کی تفسیر گزری ہے۔ ۱۰۰۳

توحید سے چڑھ کر انھیں شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کفار کے ہاتھوں قتل اور رسوائی سے بچالیا۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ اندعون بعلا الخ لعل قوم ایسا سے کے معبود کا نام ہے جس کا انہوں نے بت بنا رکھا تھا اور اس کی عبادت کرتے اور اس سے حاجات مانگتے تھے۔ هو علم لصنمہم لہم قالہ الضحاك والحسن وابن زید (مخرج ۷ ص ۳۷) تعبدونہ و تطلبون الخیر را بوالسعود ج ۲ ص ۱۸۱) یہ بت سونے کا تھا جس کی لمبائی چوبیس گز تھی۔ چار سو خدام اس پر مقرر تھے شیطان اس بت کے اندر داخل ہو کر باتیں کرتا اور گمراہی کی تعلیم دیتا تھا اور اس کے مجاور اس گمراہی کی لوگوں کو تعلیم دیتے۔ فكان الشیطن یدخل فی جوف بعل ویستکلم بشریعة الضلالة والسدنة یحفظونہا ویعلمونہا الناس (قرطبی ج ۵ ص ۱۵۱) حضرت ایسا علیہ السلام ان کو اس کی عبادت اور پکار سے روکتے اور فرماتے: کچھ عقل و ہوش سے کام لو یہ کیلئے عقلی ہے کہ بے بس اور عاجز بعل کو پکارتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جو حسن الخالقین ہے اور تمہارا اول تمہارے باپ دادا کا رب اور نعم ہے اس کی عبادت اور پکار سے اعراض کرتے ہو۔ ۱۰۰۴ فکذبوا الخ لیکن مشرکین نے حضرت ایسا علیہ السلام کو جھٹلایا اور ان کے قتل پر آمادہ ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل سے بچالیا اور جھٹلانے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ (الاعباد اللہ المخلصین یہ کذبوا کی ضمیر فاعل سے استثناء متصل ہے۔ یعنی ان کی قوم کے مخلصین نے ان کو نہیں جھٹلایا۔ یا یہ محض وہی استثناء منقطع ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ قوم ایسا علیہ السلام جنہوں نے ان کو جھٹلایا، عذاب جہنم میں حاضر کی جائے گی لیکن جو اللہ کے مخلص اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں وہ عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ ۱۰۰۵ وان لوطا الخ یہ نعتی شفاعتِ قہری محفوظ واقعہ ہے۔ لوط علیہ السلام اور ان کے تبعین کو ہم نے

۱۰۰۳ والصفحت ۳۷

مُحْضَرُونَ ۱۲۸ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۱۲۸ وَتَرْكُنَا عَلَيْهِ

آنے والے ہیں پکڑے ہوئے اور مگر جو بندے ہیں اللہ کے جنہے ہوئے اور باقی رکھا ہم نے اس پر

فِي الْآخِرِينَ ۱۲۹ سَلَّمَ عَلَيَّ إِلَّا يَأْسِينُ ۱۲۹ إِنَّا كَذَلِكْ بُجْرِي

پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے ایسا پر ط ہم یوں دیتے ہیں بدلہ

الْمُحْسِنِينَ ۱۳۱ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۱۳۱ وَإِنَّ

نیکی کرنے والوں کو وہ ہے ہمارے ایمان دار بندوں میں اور تحقیق

لَوْ طَائِفِينَ الْمُرْسَلِينَ ۱۳۲ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۱۳۲

لو ط ہے رسولوں میں سے ۵۵ جب بچا دیا ہم نے اس کو اور اس کے سارے گھر والوں کو

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۱۳۵ ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخِرِينَ ۱۳۵ وَ

مگر ایک بڑھیا کہ رہ گئی رہ جانے والوں میں پھر جن سے اکھاڑ پھینکا ہم نے دو سروں کو اور

إِنَّكُمْ لَتَمَرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۱۳۶ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا

تم گزرتے ہو ان پر صبح کے وقت اور رات کو بھی پھر کیا نہیں

تَعْقِلُونَ ۱۳۸ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۱۳۸ إِذْ أَبَقَ

سمجھتے تھے اور تحقیق یونس ہے رسولوں میں سے ۱۰۱ جب بھال کر

إِلَى لُقُوفِ الْمُشْحُونَ ۱۴۰ فَسَاءَ مَا كَانُوا مَحْضِينَ ۱۴۰

پہنچا اس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلویا تو سملا خطا دار تھا

فَالْتَقَبَهُ الْحَوْتُ وَهُوَ مَلِيمٌ ۱۴۱ فَلَولا أَنَّهُ كَانَ مِنَ

پھر لقمہ کیا اس کو مچھلی نے اور وہ الزام کھا یا ہوا تھا پھر اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ ۱۰۲

الْمُسْبِحِينَ ۱۴۲ لَكِبَتْ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۱۴۲

یا د کرتا تھا پاک ذات کو تو رہتا اس کے پیٹ میں جس دن تک کہ مڑے زندہ ہوں

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۱۴۵ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ

پھر ڈال دیا ہم نے اس کو جھیل میدان میں ۱۰۳ اور وہ بیمار تھا اور اگا گیا ہم نے اس پر

منزل ۶

عذاب سے بچالیا۔ البستان کی بیوی کو مؤمنین میں شامل کر دیا۔ اور اس بد کردار قوم کا تختہ الٹ کر اسے نیست و نابود کر دیا۔ لوط علیہ السلام کو عذاب سے ہم نے بچایا اور وہ عذاب سے نجات میں ہمارے محتاج تھے۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ و انکم لتمرون الخ یہ مشرکین عرب کے خطاب ہے کہ تم صبح و شام قوم لوط کی تباہ شدہ بتی سے گزرتے ہو لیکن پھر بھی تمہیں عبرت نہیں

مَوْصِحِ قُرْآنِ وَالِیَاسِ كَوَالِیَاسِیْنِ بِهِي كَهْتِي هِي۔ جیسے طور سینا اور طور سینین۔ اور آل یاسین بھی پڑھا ہے تو کہا یاسین ان کے باپ کا نام ہے و قوم لوط کی بستیاں الٹی ہوئی نظر آتی تھیں شام کی راہ میں۔ و کشتی ریا میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا اس میں کوئی غلام ہے مالک سے بھاگا ہوا۔ ہر ایک کے نام پر قرعہ ڈالا۔ ان کا نام نکلا۔

یہ توئی اور تم سمجھتے نہیں ہو کہ بدکردار اور سرکش قوموں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ ۱۵۵ وان یونس الخ یعنی شفاعت فہری کے لئے ساتواں قصہ ہے۔ یونس (علیہ السلام) کو مچھلی نے ہمارے حکم سے نگل لیا۔ یہ ایک نبتہ تھا۔ انھوں نے ہمیں پکارا تو ہم نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔ اس لئے جو خود اس قدر محتاج و عاجز ہو وہ کسی طرح شفیع غالب نہیں ہو سکتا۔ اذ ابق الخ حضرت یونس علیہ السلام نے جب قوم پر تبلیغ حق سے حجت قائم کر دی۔ اور قوم مکذیب انکار پر اڑی رہی تو انہوں نے اللہ کے حکم سے اعلان فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تین دن تک تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا حضرت یونس علیہ السلام قوم کے ایمان سے مایوس تھے اور تیس دن نزل عذاب کا بھی انہیں یقین تھا۔ اس لئے تیسرے دن اللہ کی طرف سے اجازت کے بغیر ہی سستی سے نکل کھڑے ہوئے انہیں یقین

والطَّحُّت ۳۷

۱۰۰۴

وعمالی ۲۳

شَجْرَةٌ مِّنْ يَّقُطِبِينَ ﴿۱۴۶﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ بَائِتِ الْفُلُورِ

ایک درخت میں سے پھل پھینکتے والے اور بھیجا اسکو ۱۴۶ اور اسکو ۱۴۷ لاکھ آدمیوں پر یا

بِزَيْدِوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاَمْنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِمُوهُمْ

اس سے زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے فائدہ اٹھانے دیا ان کو ایک وقت تک اب ان سے

الرَّبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

پوچھتے کیا تیرے رب کے یہاں بیٹیاں ہیں اور ان کے یہاں بیٹے یا ہم نے بنایا اللہ

الْمَلَائِكَةَ اِنَّا نَاوَاهُمْ شَاهِدُونَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَا اِنَّهُمْ مِّنْ

فرشتوں کو عورت اور وہ دیکھتے تھے سنا ہے وہ اپنا

اَفَكِهِمْ لِكَيْ قُولُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَكَدَّ اللَّهُ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۲﴾

جھوٹ بنایا کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور وہ بے شک جھوٹے ہیں

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ

کیا اس نے پسندیں بیٹیاں کو بیٹیوں سے کیا ہو گیا ہے تم کو کیسا

تُحْكَمُونَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

انصاف کرتے ہو کیا تم دھیمان نہیں کرتے ہو یا تمہارے پاس کوئی سند ہے

مُبِينٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاَتُوا بِكِتَابِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ

کھلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے اور

جَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نِيسَابًا ﴿۱۵۸﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجَنَّةَ

ٹھہرایا ہے انہوں نے اللہ خدا میں اور جنوں میں ناپا اور جنوں کو تو معلوم ہے اللہ کے

اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۹﴾ سَبَّحْنَ اللّٰهَ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

تحقیر وہ پکڑے ہوئے آئیں گے اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں

اِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ہوئے وہ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ

سے اجازت کے بغیر ہی سستی سے نکل کھڑے ہوئے انہیں یقین تھا کہ یہ قوم آج عذاب سے ہلاک ہو جائے گی لیکن قوم نے جب عذاب کے آثار دیکھے تو گڑگڑا کر توبہ کی اور ایمان لے آئے۔ تو اللہ نے ان سے عذاب مٹا لیا۔ ادھر یونس علیہ السلام ان سفر میں دریا عبور کرنے کے لئے کشتی میں سوار ہوئے کشتی ایک جگہ پہنچ کر رک گئی۔ ملاح نے کہا، مسافروں میں کوئی ایسا غلام ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلا ہے۔ فساہم فکان من المدحضین۔ چنانچہ تمام مسافروں میں قرعہ اندازی کی گئی تو یونس بار حضرت یونس علیہ السلام کے نام کا قرعہ نکلا۔ اس پر انھوں نے خود ہی دریا میں چھلانگ لگا دی۔ تو اللہ کے حکم سے ایک بہت بڑی مچھلی نمودار ہوئی جس نے پانی میں گرنے سے پہلے ہی ان کو نگل لیا۔ اخرجہ احمد وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہم روح ج ۲۳ (۱۴۷) وهو ملیم۔ اب حضرت یونس علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ بلا ان قوم کو چھوڑ آنے پر عتاب ہے، اس لئے اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے۔ هو ملیم نفسہ را ابو السعود، روح) ۱۴۸ فلولا انہ الخ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی حمد ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف ہو گئے۔ اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔ جیسا کہ سورہ انبیاء (۲۱) میں ہے۔ فنادی فی الظلمات ان لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ اگر یونس علیہ السلام اللہ کو نہ پکارتے اور اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف نہ ہوتے تو وہ قیامت تک مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتے۔ ۱۴۹ فنبتناہ الخ ہم نے اس کو ایک میدان میں ڈال دیا جہاں کوئی سایہ اور درخت نہ تھا۔ اس وقت وہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے نحیف اور مضمحل تھے تو ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت پیدا کر دیا۔ جس میں وہ اپنے بدن کو لپیٹ کر مکھیوں سے محفوظ رہیں۔ یقیناً ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو بے ساق اور بیلدار ہو۔ کل شجرة

اعادہ ہر بار
تسبیح و تقدیس
کے لئے
تو یہ عذاب
مٹا لیا
اور یونس
علیہ السلام
مچھلی
میں
نمودار
ہوئی

اعادہ حال نجات

لا تقوم علی ساق کالدباء والبطین والحنظل وغیر ذلک فہی عند العرب یقطین (ابن جریر) بعض روایتوں میں آتا ہے کہ اس سے مراد لوکی ہے۔ الجھمہ علی ان القوم وفائدہ ان الذباب لا یجتمع عندہ (مدارک) ۱۴۹ وارسلناہ الخ حضرت یونس علیہ السلام کو جس قوم کی طرف مبعوث کیا گیا تھا اس کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ او جمعنی بل ہے۔ قال الفراء او بمعنی بل (قرطبی۔ مدارک) فامنوا الخ قوم یونس علیہ السلام نے آثار عذاب بکھ کر توبہ کر لی تھی۔ اور وہ حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے۔ اس لئے اللہ نے ان کو عذاب سے بچا لیا۔ اور عین حیات میں انہیں ذمیوی منافع سے مستمع ہونے کا موقع دیا۔ ۱۵۰ فاستفتہم الخ یہ فاستفتہم اھم اشد خلقا والے زجر کا اعادہ ہے برائے تنویر اور ابتدائے سورت سے متعلق ہے۔ یہاں سے لے کر الامن هو صال الجحیم تک فرشتوں اور جنوں کے حال کا اعادہ ہے بطور لف و نشر مرتب۔

فتیم الرحمن ولعینی ہر لئے حساب و عذاب ۱۲۷ یعنی بیان مخلصان موافق واقعہ است ۱۲۔

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۗ (۱۶۲) إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

کس کو اس کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے مگر اسی کو جو پہنچنے والا ہے

الْجَحِيْمِ ۗ (۱۶۳) وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۗ (۱۶۴) وَ

دوزخ میں فل اور ہم ہیں جو ہتھ ہے اس کا ایک ٹھکانا ہے مقرر فل اور

إِنَّا لَنَحْنُ الصّٰفّٰوْنَ ۗ (۱۶۵) وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبّحُونَ ۗ (۱۶۶)

ہم ہیں صف باندھنے والے فل اور ہم ہی ہیں پاک بیان کرنے والے

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۗ (۱۶۷) كَوَٰنٌ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اور یہ تو کہا کرتے تھے ۱۶۷ اگر ہمارے پاس ہوتا کچھ احوال ہوتا

الْأَوَّلِينَ ۗ (۱۶۸) لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ۗ (۱۶۹) فَكْفَرُوا

پہلے لوگوں کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے ہوئے فل سو اس سے منکر

بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۗ (۱۷۰) وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

ہو گئے اب آگے جان لیں گے اور پہلے ہو چکا ہے ہمارا حکم

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۗ (۱۷۱) إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۗ (۱۷۲)

اپنے بندوں کے حق میں جو کہ رسول ہیں بے شک انہی کو مدد دی جاتی ہے

وَإِنْ جُنَدًا نَّالَهُمُ الْغُلَبُونَ ۗ (۱۷۳) فَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ حَتَّىٰ

اور ہمارا لشکر جو ہے بے شک وہی غالب ہے سو تو ان سے پھرا ایک

حِينَ ۗ (۱۷۴) وَأَبْصُرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۗ (۱۷۵) أَفَبَعْدَٰ

وقت تک اور ان کو دیکھتا رہ کہ وہ آگے دیکھ لیں گے کیا ہماری آفت کو

لَيَسْتَعْجِلُونَ ۗ (۱۷۶) فَاذْأَنْزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ

جلد مانگتے ہیں ۱۷۶ پھر جب اترے گی ان کے میدان میں تو بھری صبح ہوگی

الْمُنْذِرِينَ ۗ (۱۷۷) وَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينَ ۗ (۱۷۸) وَأَبْصُرْ

ڈرائے ہوؤں کی فل پھرا ان سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ

مشرکین فرشتوں کو تو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کو خدا کے یہاں سفارشی سمجھ کر پکارا کرتے تھے لیکن اپنے لئے بیٹے پسند کرتے تھے۔ یہاں بطور زجر اس دعویٰ باطلہ پر ان سے دلیل طلب کی گئی۔ یہ دعویٰ چونکہ خلاف عقل اور سراسر باطل ہے اس لئے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی جاسکتی۔ فاستخبر هو لاء الکفرۃ عن وجہ کون البنات وھن اوضع الجنسین لہ تعالیٰ بزعمہم والبنین الذین ھم ارفعہما لھم فانہم لایستطیعون ان یثبتوا لہ وجہ لانہ فی غایۃ البطلان لایقولہ من لہ ادنی شیء من العقل (روح ج ۲۳ ص ۱۴۹) لہ اخلقنا لہ کیا فرشتوں کو ہم نے ان کے سامنے مؤنث پیدا کیا ہے کہ وہ ان کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں؟ الا انہم الخ اصل بات یہ ہے کہ اس پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف ولد کی نسبت کر کے اس کی ذات پاک پر محض افتراء کرتے ہیں۔ اور وہ اس دعویٰ میں سراسر جھوٹے ہیں اصطفیٰ البنات الخ کیا اللہ نے اپنے لئے بیٹیوں کے بجائے بیٹیوں کو منتخب کیا ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسا بیہودہ حکم لگا رہے ہو؟ کیا تم سوچ سے ذرا کام نہیں لیتے؟ اور لکھو سلطان الخ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل بھی موجود ہے۔ تو لاؤ اگر تم سچے ہو تو وہ دلیل ہی پیش کرو۔ ۱۶۲ وجعلوا الخ یہ جنوں کے حال کا اعادہ ہے۔ بعض مشرکین نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان بھی (عیاذ باللہ) رشتہ قائم کر رکھا تھا ان کے خیال میں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اور ان کی مائیں شاہان جنات کی شہزادیاں ہیں۔ قال مجاہد السدی ومقاتل ایضا القائل بذلك کنانة وخزاعة قالوا ان الله خطب الی سادات الجن فزوجوا من سروات بناتہم فالملائکة بنات الله من سروات بنات الجن (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۳) یا نسبے مراد مناسبت ہے یعنی انہوں نے شیاطین کو اللہ کی عبادت میں شریک کر لیا۔ اور ان کو شفیع غالب سمجھنے لگے۔ اور اید جعلوا ابینہ سبحانہ وبینہم مناسبتہ حیث اشکر کو ھو ھو بہ تعالیٰ فی استحقاق العبادۃ (روح ج ۲۳ ص ۱۵۳) ولقد علمت الخ حالانکہ شیاطین کو یقین ہے کہ وہ سب جہنم کا ایندھن ہیں تو بتائے پھر ان شیاطین کا اللہ تعالیٰ سے کیا رشتہ ہو سکتا ہے اور وہ کس طرح شفیع غالب ہو سکتے ہیں سبحن اللہ عما یصفون مشرکین جو کچھ کہتے ہیں یعنی فرشتوں اور جنوں کا خدا سے جسے تعلق ہونا اور فرشتوں اور جنوں کا خدا کے یہاں شفیع غالب ہونا اللہ تعالیٰ ان افتراءات سے پاک ہے۔ لہذا اللہ کو پکارنے میں ان شرکیوں سے پاک سمجھو۔ (الاعباد اللہ المخلصین۔ یہ محضون سے استثناء منقطع ہے۔ کما تفسیر فی (۲۵) کلمہ فان کما الخ خطاب مشرکین سے ہے۔ اے مشرکین! تم

معاذہ صال ملائکہ اور سری بارہ

عاشق کوی مع حریف

بنات ذریعہ

ذریعہ ذریعہ

اور تمہارے معبود از جنس جنات و شیاطین اپنے مکر و فریب اللہ کے مقابلے میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ البتہ جس کا علم الہی میں جہمی ہونا مقدر ہو چکا ہے وہی تمہارے دام فریب میں آئے گا۔ لعلمہ تعالیٰ بانہ یصبر علی الکفر بسوء اختیارہ ویصیر من اهل الناد لا محالہ (ابو السعود ج ۱ ص ۱۶۵) وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ سے لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ

موضح قرآن یعنی تم انسان اور تمہارے نہیں شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہیں کر سکتے۔ گمراہ وہی ہوگا جس کو اس نے دوزخی لکھ دیا ۱۲ منہ فل یہاں سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان سے فرمایا جیسے دعائیں فرمائی ہیں آدمیوں کی زبان سے۔ ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہے اس سے آگے بڑھنا نہیں۔ یس پر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں جنوں کی بیٹیوں سے پیدا ہوئیں۔ سو جنوں کو اپنا حال معلوم ہے اور فرشتے یوں کہتے ہیں ۱۲ منہ فل یعنی اپنی حد پر ہر کوئی کھڑا رہتا ہے ۱۲ منہ فل یہاں تک ہو چکا فرشتوں کا کلام ۱۲ منہ فل عرب لوگ بنیا کا نام سنتے تھے ان کے علم سے خبردار نہ تھے تو یہ کہتے تھے۔ اب جو اپنے اندر نبی پیدا ہوا تو پھر گئے ۱۲ منہ فل یہ ہوا فتح مکہ کے دن ۱۲ منہ فل

تک فرشتوں کے حال کا دوسری بار اعادہ ہے۔ فرشتے خود اپنی جمودیت کا اعتراف کر رہے ہیں ہم میں سے ہر ایک کا اللہ کی بارگاہ میں ایک معین مقام ہے جس سے وہ ذرا اگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ ہم سب اللہ کے سامنے صاف بستہ کھڑے رہتے ہیں اس کی عبادت میں مصروف یا اس کے احکام کے منتظر۔ اور ہم اللہ کی تزیینہ تقدیس کرتے اور شرکین کے شرک سے اللہ تعالیٰ کی برتری اور اس کی تزیینہ کا اعلان کرتے ہیں۔ فرشتے خود اعلان کر رہے ہیں کہ وہ نہ معبود ہیں، نہ خدا کی بیٹیاں اور نہ اس کی بارگاہ میں شفیع غالب والمراد انہم یخبرون انہم یعبدون اللہ بالتسبیح والصلوة والیسومعبودین ولا بنات اللہ (قرطبی ج ۵ ص ۱۵۱) ۵۶ وان کا خواجہ ٹیپ سکوی مع تخریف دنیوی ہے۔ نزول قرآن سے پہلے مشرکین فریش کہا کرتے تھے کہ جس طرح پہلے لوگوں نے یہود (نصاری) پر کتابا بینا تریں۔ اگر اس طرح کی کوئی کتاب ہم پر نازل ہوتی تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ اور خالص اس کی عبادت کرتے۔ جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آخری کتاب (قرآن) آگئی تو فوراً اس کا انکار کر دیا۔ اس کفر و انکار کا انجام عنقریب ہی دیکھ لیں گے۔ ۵۷ ولقد سبق الخ یہ بشارت دنیوی ہے۔ ہمارا فیصلہ نبیاء علیہم السلام کے حق میں صادر ہو چکا ہے کہ آخر الامر وہ اور ان کے متبعین غالب و منصور اور ان کے دشمن مغلوب و مقہور ہوں گے۔ فتول عنہم الخ میشرکین پر زجر اور تخریف دنیوی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تلیس ہے۔ کچھ دیر تک آپ ان سے تعرض نہ فرمائیں اور دیکھیں ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ خود بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے حین سے جنگ بدر تک کا وقفہ اور انجام سے جنگ بدر میں ان کا قتل اور قید ہونا مراد ہے۔ الی حین۔ المراد الی یومہ بدس (کہیں) فسوف یبصرونہا وما یحل بہم من العذاب والاسرو المقتل (مخرج، فتح) ۵۸ افبعد ابنا الخ یہ کیسے دان ہیں کہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں۔ حالانکہ جس دن ہمارا عذاب ان پر آنازل ہوگا وہ دن ان کے لئے بہت بڑا دن ہوگا۔ وقول عنہم الخ اچھا آپ فی الحال ان سے تعرض نہ فرمائیں اور انتظار فرمائیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اپنا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ۵۹ سبجن ربک الخ یہ سورت کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جو آپ کا مربی ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں عزت و غلبہ ہے مشرکین کے شرک و افتراء سے پاک ہے۔ و سلام علی المرسلین انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نہایت برگزیدہ اور عاجز بندے ہیں۔ وہ خدائی اختیارات میں اس کے بالکل شریک نہیں۔ بلکہ مصائب بلیات میں وہی ان کو

فَسَوْفَ يَصْرُونَ ﴿١٤٩﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اب آگے دیکھ لیں گے پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ پروردگار عزت والا پاک یصفون (۱۵۰) وسلم علی المرسلین (۱۵۱) والحمد لله ہے ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر اور سب غوثی ہے اللہ کو جو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٥٢﴾

رب ہے سارے جہان کا

سُوْرَةُ صٰرِمِكْسِرَتُوْهُمُ كَيْفَا نُوْنِ اَمِيْرًا وَوَسِيْرًا كُوْنِيْ عَمَّا لَهٗ سُوْرَةُ صٰرِمِكْسِرَتُوْهُمُ كَيْفَا نُوْنِ اَمِيْرًا وَوَسِيْرًا كُوْنِيْ عَمَّا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

ص وَالْقُرٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بِلِ الذِّیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قُرٰنٍ غُرُوْرٍ مِّنْ اُوْرٍ مَّقَابِلِهِمْ

فَمَنْ لَّهٗ یُکٰفِرُ اُوْرٍ مَّقَابِلِهِمْ بہت غارت کر دیں ہم نے ان سے پہلے جماعتیں تھ

فَنَادَوْا وَاٰلَاتٍ حٰیٰنٍ مِّنَاصٍ ﴿٣﴾ وَوَعِبُوْا اَنْ جَاءَهُمْ پھر لگے پکارتے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا تھ اور تعجب کرنے لگے اس بات پر کہ آیا

مِّنْذُرْمِنْهُمْ زَوْقًا لِّكُفْرُوْنَ هٰذَا سِحْرٌ كَذٰبٌ ﴿٤﴾ ان کے پاس ایک ڈر سنانے والا انہی میں سے اور کہنے لگے منکر یہ شہ جادوگر ہے جھوٹا

اَجْعَلِ الْاٰلِهَةَ الْهٰٓؤِا وَاٰحِدًا ﴿٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَشٰیءٌ کما اس نے کر دی اتنوں کی بندگی کے بدلے ایک ہی کی بندگی تھ یہ بھی ہے ایک بڑے

عِجَابٌ ﴿٥﴾ وَاَنْطَلَقَ الْبَلٰغَمِنْهُمْ اَنْ اَمْشُوْا فِیْ تَعِجِبُ كِی بَات اور چل کھڑے ہوئے کئی پہن ان میں سے حکم چیلو اور

نجات اور سلامتی عطا فرماتا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ صفات کار سازی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو ساری کائنات کا رب ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے۔ لہذا ہر قسم کی عبادت اسی کی جب الاؤ۔ اور مصائب و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

سُورَةُ صَفَّتِ مِیْلَآیَاتِ تَوْجِیْدِ وَرَآئِیْ خِصْوِیَّتِنَا

- ۱- وَالصَّفَّتِ صَفًّا — تا — وَرَبِّ الْمَشَارِقِ ۝ (۱۷) نفی شفاعتِ قہری از ملائکہ
- ۲- وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ — تا — فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ (۱۷) نفی شفاعت از شیاطین
- ۳- اٰحْسُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا — تا — اِنَّكَ اَكْذٰبُكَ تَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ۝ (۱۷) نفی شفاعت از رہنمایانِ سور و ذکر انجام بدتبعانِ نبویان
- ۴- سات پیغمبروں کے قصے برائے نفی شفاعتِ قہری -
- ۵- سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ — تا — وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (۵۷) نفی شرک ہمہ اقسام

(محمد اللہ تعالیٰ آج بتاریخ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ، مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۶۹ء، بروز اتوار صبح ۱۱ بجے مسجد پرانا قلعہ لاہور لپنڈی میں سورۃ الصافات کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد لله رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وعلی سائر عباد اللہ الصالحین۔ سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ)

سُورَةُ ص

رابطہ | سورہ صافات میں بتایا گیا کہ جن کو مشرکین کا رساز اور خدا کے یہاں شیخ غالب سمجھتے ہیں وہ تو خود عاجز ہیں اور اپنے عجز کا خدا کے سامنے اظہار کر رہے ہیں اور حاجات میں خدا کو بیکار رہنے ہیں، بھلا وہ خود کس طرح کارساز اور شیخ غالب ہو سکتے ہیں۔ اب سورہ ص میں بطور زبانی مذکور ہوگا کہ مشرکین جن بندگان خدا کو شیخ غالب سمجھتے ہیں وہ اپنی عاجزی اور بیچارگی ظاہر کرنے کے علاوہ خود بعض جسمانی تکلیفوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں، اس لئے وہ کسی طرح بھی کارساز اور شیخ غالب نہیں ہو سکتے۔

خلاصہ | تہید مع ترغیب، تخویف، زجر، شکوی، دعویٰ پر پانچ نقلی دلیلیں۔ ایک عقلی دلیل اور ایک دلیل وحی۔ آخر میں فرشتوں اور جنات کے عجز کا بیان۔

مفصیلی خلاصہ

ص وَالْقُرْآنِ - تا - فِي عَزْرَةٍ وَشِقَاقٍ تَهْدِيح ترغیب۔ یہ قرآن سراپا نصیحت ہے اسے مانو۔ عناد و استکبار کی وجہ سے اس سے اعراض نہ کرو۔ کہ اہل کفر الخ تخویف دنیوی۔ ان سے پہلے مشرکین کو ہم نے عذاب ہلاک کر دیا۔ و عجبا ان جاءهم الخ يشكوى ہے مشرکین کو تعجب ہے کہ ایک بشر کو نبی بنایا گیا، اس لئے وہ نبی نہیں بلکہ جادوگر ہے۔ اور مسئلہ توحید کا ایک نیا ڈھونگ چلے ہوئے ہے۔ اور عندہم خزائن ربك الخ یہ زجر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام خزانوں کا مالک اور زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اسے معلوم ہر کون نبوت کا مستحق ہے۔ کذب قبلہم الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ان سے پہلے بڑی بڑی طاقتور قومیں انکار حق کے جرم میں تہس نہس کر دی گئیں۔ مشرکین بھی اسی طرح کے انجام کے منتظر ہیں۔ وقالوا ربنا عمل لنا الخ (۲۷) یہ شکوی ہے۔ یہ معاندین کس قدر بے باک ہیں کہ آخرت کا عذاب دنیا ہی میں مانگتے ہیں۔ اصبر علی ما يقولون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔

واذکر عبدنا داود الخ یہ پہلی نقلی دلیل ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کیسے عظیم المرتبت پیغمبر تھے۔ دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال تھے۔ مگر اس کے باوجود ایک لغزش پر ان کو بھی تنبیہ لگائی جس پر انھوں نے انتہائی عاجزی اور زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اس لئے وہ کارساز اور شیخ غالب ہرگز نہیں ہو سکتے۔ وما خلقنا السماء الخ (۳۷) یہ توحید پر عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان اور یہ ساری کائنات یونہی بیکار نہیں پیدا کی گئی۔ بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔ فویل للذین کفروا من النار۔ تخویف اخروی۔ اور جعل الذین آمنوا الخ یہ زجر ہے۔ کتب انزلنا الخ یہ دلیل وحی ہے۔ یہ سراپا برکت کتاب (قرآن) جس میں مسئلہ توحید اور دوسرے احکام کھول کر بیان کئے گئے ہیں، ہم نے اس لئے نازل کی تاکہ سمجھنے والے اس میں غور کر سکیں۔ اور اسے سمجھیں۔

ووهبنا لداود سليمان - تا - لولفی وحسن ما ب (۳۷) دوسری نقلی دلیل ہے حضرت سلیمان علیہ السلام بڑے مرتبے کے پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ وہ بھی ایک بتلا میں گرفتار ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ و زاری کی تو اس ابتلا سے نجات پائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کارساز اور شیخ غالب نہ تھے۔

واذکر عبدنا ایوب الخ (۳۷) تیسری نقلی دلیل حضرت ایوب علیہ السلام سخت جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ آخر اپنے مولائے مہربان کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کی تو اس نے محض اپنی رحمت سے انہیں شفا کے کامل عطا فرمائی جو خود ایسی تکلیفوں میں مبتلا ہوں اور مصائب سے اپنی حفاظت نہ کر سکیں۔ بھلا وہ کس طرح شیخ غالب اور کارساز ہو سکتے ہیں واذکر عبداً ابراهیم الخ یہ چوتھی نقلی دلیل ہے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام ہمارے مخلص اور برگزیدہ بندے تھے اور ہمیشہ آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے تھے اس لئے وہ نہ کارساز ہو سکتے ہیں، نہ شیخ غالب۔

واذکر اسمعیل الخ یہ پانچویں نقلی دلیل ہے حضرت اسمعیل، الیسع اور زوالکفل علیہم السلام سب نیکو کار اور ہمارے فرمانبردار بندے تھے، وہ کارساز اور شیخ غالب نہ تھے۔ وان للمتقين لحسن ما ب - تا - ما له من نفاذ - بشارت اخروی ہے۔ وان للظالمين لشر ما ب - تا - ان ذلك لحق تخاصم اهل التماس - یہ تخویف اخروی ہے۔ قل انما انمذرا - تا - انتم عنہم معرضون (۵۷) دلائل عقلیہ نقلیہ کے بعد دعوائے سورت کا ذکر ہے۔ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کا تو یہ حال ہے کہ بطور امتحان و ابتلا خود مصائب و بلیات میں ماخوذ ہیں اور بارگاہ الہی میں عاجزی کر رہے ہیں اس لئے خدا نے واحد و قہار اور مولائے عزیز و غفار کے سوا کوئی کارساز اور متصرف و مختار نہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی اس کی بارگاہ میں شیخ غالب نہیں۔

ماکان لی من علم - تا - انما انذیر مبین۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے مشرکین کہتے تھے اگر تم سچے پیغمبر ہو تو ہمیں آئندہ حوادث کی قبل از وقوع اطلاع دو۔ نیز بتاؤ جس عذاب سے تم میں ڈراتے ہو وہ کب لگے گا۔ فرمایا جواب دو کہ مجھے کچھ علم نہیں کہ ملا علی میں آئندہ حوادث کے بارے میں کیا طے ہو رہا ہے مجھے تو جو چیز بتائی جاتی ہے وہ وحی کے ذریعے سے بتائی جاتی ہے۔ اور وحی کا تعلق بھی اکثر انہی امور سے ہوتا ہے جن کی دین و شریعت میں ضرورت ہو۔

اذ قال ربك للملكة - تا - فسجد الملكة کلہما جمعون۔ ان آیتوں میں فرشتوں کا حال مذکور ہے کہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے عاجز اور فرمانبردار بندے ہیں اور اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ اس لئے وہ بھی کسی طرح شیخ غالب نہیں ہو سکتے۔ الا ابليس استکبر وكان من الکافرين - تا - ومن تبعك منهم اجمعین۔

اصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿۱۰﴾ مَا سَمِعْنَا

جسے رہو اپنے معبودوں پر بے شک اس بات میں کوئی غرض ہے یہ نہیں سنا

بِهَذَا فِي السِّلْعَةِ الْآخِرَةِ ۚ إِنَّ هَذَا لِآرَادًا مِّنَّا ﴿۱۱﴾

لے اس سے پہلے دین میں ما اور کچھ نہیں یہ بات بنائی ہوئی ہے ط

ء أَنْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرَ مِن بُيُوتِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

کیا اسی پر نزل اتری نصیحت ہم سب میں سے کوئی نہیں ان کو دھوکا ہے

مِّن ذِكْرِي ۚ بَلْ لَمَّا يَدْعُونَكَ وَفَوَّاعِدَابِ ۗ أَمْ عِنْدَهُمْ

میری نصیحت میں کوئی نہیں ابھی انہوں نے کچھ نہیں میری مار کہا ان کے پاس ہیں

خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ﴿۱۲﴾ أَمْ لَهُمْ

تخلنے تیرے رب کی مہربانی کے جو کہ زبردست ہے کھٹنے والا قلہ یا ان کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوا

حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے پنج میں ہے تو ان کو چاہیے کہ چڑھ

فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۳﴾ جُنْدًا مَا هُنَالِكَ كَمِثْرُ مِمَّنْ

جائیں رسیاں تان کر دے ایک لشکر یہ بھی وہاں تباہ ہوا ان سب

الْاَحْزَابِ ﴿۱۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ

لشکروں میں مت جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم تھے اور عاد اور فرعون

ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۵﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّاَصْحَابُ لَيْكَةِ ط

سبحوں والاوت اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایک کے لوگ

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۶﴾ اِنَّ كُلَّ الْاَكْذٰبِ الرَّسُلِ فَحَقِّقْ

وہ بڑی بڑی قومیں یہ جتنے تھے سب نے یہی کیا کہ جھٹلایا رسولوں کو پھر ثابت

عِقَابِ ﴿۱۷﴾ وَمَا يَنْظُرُ هُوَ اِلَّا صَيْحَةٌ وَّاٰحِدَةٌ تَالِهَاتِ

ہوئی میری طرف سے سزا اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ لگ بھگ ایک چٹائی کی جوتیج میں

منزل ۶

جنات کا یہ حال ہے کہ ان کے جدا علیٰ کو حکم خداوندی سے بغاوت کی بنا پر ملعون و مردود کر دیا گیا اور اس کو اور اس کی ذریت کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ اس لئے اسی ملعون و مٹرو و جماعت بھی عند اللہ شفیق غالب نہیں ہو سکتی۔ قل ما استلکم — تا۔ آخر سورت میں اس ناصحانہ تبلیغ اور ان واضح بیانات کا تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا اور نہ تکلف سے اپنے دل سے باتیں بنانا ہوں۔ بلکہ اللہ کی وحی تم کو سنا تا ہوں۔ اب تم نہیں مانتے قیامت کے دن غیر اللہ کو کارساز اور شفیق غالب سمجھنے کا انجام بد خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱

منہم انہیں اس پر بھی حیرت اور تعجب ہے کہ انہی میں سے ایک بشر کو رسول بنا کر ان کی طرف بھیج دیا گیا ہے۔ (مندس منہم) رسول لبشر من انفسہم (جامع البیان ص ۳۸) ۳۵ وقال الکفر ون الخ یہ شکوی ہے کفار کے عناد کا۔ کافروں نے کہا یہ تو کوئی جادو گر ہے۔ اس کے ہاتھ پر جادو گروں کی طرح شعبدے ظاہر ہوتے ہیں اور وحی و نبوت کے دعوے میں جھوٹا ہے۔ خدا پر جھوٹا ہونا ہے۔ (العیاذ باللہ) معجزات کو جادو کے شعبدات قرار دینا اور ایک ایسے راست گو انسان کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا جس نے ساری زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ سراسر منہم و عناد پر مبنی ہے ۳۵ اجعل الخ تمام معبودوں کی الوہیت کی تکسیر نفعی کر کے اس نے الوہیت کو صرف ایک ذات پاک کے ساتھ شخص قرار دے دیا ہے اور کہتا ہے کہ ایک خدا کے سوا کوئی الہ (معبود) نہیں اور نہ ہی کوئی کارساز ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت اور بیکار کے لائق نہیں۔ یہ بات تو نہایت ہی حیرت انگیز اور تعجب افزا ہے۔ عجائب صیغہ ما لعمریہ۔ والعجاب الذی فتد تجا وزحد العجب (قسطی ج ۱۵ ص ۱۵۷) جن لوگوں نے خدا کے علاوہ سینکڑوں ہزاروں معبود اور کارساز بنا رکھے ہوں ان کے لئے مسئلہ توحید واقعی نہایت ہی تعجب انگیز ہے کہ وانطلق الخ البوجل عتبہ۔ شیبہ۔ امیر بن خلف عقبہ بن ابی معیط۔ عاص بن وائل وغیرہ صنایع قریش کا ایک وفد ابوطالب کے پاس آیا تاکہ وہ اپنے بھتیجے کو ان کے معبودان باطلہ کی توجیہ سے روکیں یعنی وہ ہمارے معبودوں کے بارے میں یہ نہ کہا کرے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دے اور ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ میرے بھتیجے یا اشرف قریش اس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان سے صرف ایک بات مان لینے کا مطالبہ کرتا ہوں، اگر یہ اس کو مان لیں تو سارا عرب ان کا مطیع ہو جائے البوجل فوراً بول اٹھا ایسی تو ہم دس باتیں بھی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ ایک بات یہ ہے لا الہ الا اللہ یہ سن کر بول اٹھے اجعل الالہة الہا واحدا اور اٹھ کر چلے گئے اور آپس میں کہنے لگے چلو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر قائم رہو۔ ان آیتوں میں اس طرف اشارہ ہے (روح، قسطی، خازن، معالم) ۳۵ ان ہذا الخ یہ بھی کافروں ہی کا مقولہ ہے۔ اسے چھوڑ دو یہ تمہاری کوئی بات نہیں مانے گا۔ یہ ریاست اور بڑائی چیز ہی ایسی ہے جس کی شخص کو تمنا ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اسی آرزو کی تکمیل کے لئے توحید وغیرہ کا نعرہ بلند کر رہا ہے ان ہذا الخ الذی یدعیہ محمد من التوحید اذ الذی یقصد من الریاست والترفع علی العرب والعجم لشئی یتیمی او یرید کل احد (مظہری ج ۸ ص ۱۵۹) ۳۶ ماسمعنا الخ ہذا سے مسئلہ توحید کی طرف اشارہ ہے اور الملة الآخرة سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین یا آباء و اجداد کا دین مراد ہے۔ ہم نے آج تک یہ مسئلہ توحید نہ تو دین عیسوی کے عالموں سے سنا ہے بلکہ اس کے برعکس تمام پوپ اور پادری تثلیث کے قائل ہیں اور نہ اپنے باپ دادا ہی سے ہم نے مسئلہ توحید سنا ہے۔ اس لئے لاجمالہ یہ مسئلہ توحید خدا کی طرف سے نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنا ساختہ پر داختہ ہے۔ فی ملة علیہ التی ہی اخر الملل لان النصارى مثلثة غیر موحدہ او فی صلاۃ قریش التی ادرکنا علیہا اباؤنا (مدارک ج ۲ ص ۱۷۷) ۳۷ انزل الخ یہ بھی ان کے بغض و حسد اور عناد پر مبنی ہے۔ کیا ہم سب میں سے ہی اس لائق تھا کہ اس کو نبوت دی جاتی اور اس پر قرآن نازل کیا جاتا۔ ہم ایسے اشرف اور عظاما میں سے کوئی بھی اس مرتبے کے لائق نہ تھا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا انکار محض حسد اور عناد کی وجہ سے تھا۔ وامثال ہذا المقالات الباطلہ دلیل علی ان مناط تکذیبہم لیس الا الحسد و قصر النظر علی حطام الدنيا (روح ج ۲۳ ص ۱۷۸) ۳۸ بل ہم الخ یہ ماقبل مذکورہ امور سے احزاب سے یعنی ان کی تکذیب کے اصل وجوہ وہ نہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔ وہ تو محض تکذیب کے لئے جھوٹے بہانے ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ اس قرآن ہی کے بارے میں شک میں گر گداں ہیں جو دلائل توحید سے لبریز ہے یہی وجہ ہے کہ کبھی اسے جادو کہتے ہیں اور کبھی شعر سے تعبیر کرتے ہیں۔ (روح) بل لما یذوقوا عذاب یہ دونوں سے احزاب سے یعنی ان کو نہ حسد ماننے سے نہ شک، بلکہ کبھی تک انھوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ جب عذاب کا مزہ چکھ لیں گے تو نہ حسد رہے گا نہ شک بلکہ پورا پورا یقین آجائے گا۔ لیکن بے سود اسی لحید و قوا عذاب ابی بعد فاذا اذقوه زال عنہم ما بہر من الحسد والشک حینئذ (روح) ۳۹ ام عند ہم الخ یہ مشرکین کے قول ہے انزل علیہ الذکر الخ کا جواب ہے یہ لوگ ایسے بلند بانگ دعوے کرتے اور اپنے سے بڑا کسی کو نہیں سمجھتے کیا اللہ کی رحمت کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں اور کیا اللہ کی رحمت کی تقسیم ان کے اختیار میں ہے کہ وہ جسے تھی سمجھیں اسے نبوت عطا کریں۔ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے ۳۹ ام لہم الخ یا زمین و آسمان کی حکومت ان کے قبضے میں ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے کاموں میں دخل دیتے ہیں۔ تو پھر تمام ممکنہ اسباب کو بروئے کار لا کر ساری کائنات کا نظم و نسق چلائیں اور جسے چاہیں نبوت کے مقام پر فائز کر کے اس پر وحی نازل کریں یہ مشرکین کی خرافات پر شک و استہزام ہے۔ نہ تو اللہ کی رحمت کے خزانے ان کے ہاتھ میں ہیں۔ نہ زمین و آسمان کی حکومت ان کے قبضے میں لیکن بائیں ایسی تعلق سے کرتے ہیں گویا سب کچھ ان کے اختیار میں ہے وایا ما کان حق ام ہر بذا لک تم حکم بھیر لا یخفی (روح جلد ۲۳ ص ۱۷۹) ۴۰ یا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کا کوئی اختیار چل سکتا ہے تو وہ آسمان پر چڑھ جائیں اور وحی کو روک لیں اسی فلیصعد والی السموات ولیمنعوا الملائکة من انزال الوحی علی محمد (قسطی ج ۱۵ ص ۱۵۳) ۴۱ جند ما الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے اور مشرکین کے ہنرم و مغلوب ہونے کی پیشگوئی ہے یہ مشرکین کا ایک نہایت ہی حقیر سا لشکر ہے جو عنقریب مغلوب و مقہور ہونے والا ہے۔ یہ بھی ان جماعتوں میں سے ایک ہے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کے خلاف نبرد آزمانی کی اور آخر ذلیل و رسوا ہوئے یہ وعدہ جنگ بدر میں پورا ہوا اور ہنالک سے مشرکین کے قتل ہو کر گرنے کی طرف اشارہ ہے یعنی ان قبائل میں سے ایک قبیلہ انہ سیہنم الاجناد الذین جمعوا و اتحنوا علی الانبیاء بالتکذیب ففلسوا و اذہنکو۔ اخبر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو بمکة انہ سیہنم جند المشرکین فجاؤ تا ویلھا یوم بدر و ہنالک اشارۃ الی مصادرہم بدر (خازن ج ۶ ص ۱۷۷) ۴۲ کذبت الخ یہ تجویف دنیوی ہے۔ قوم نوح، عاد، فرعون، ثمود، قوم لوط اور اصحاب الایک یہ وہ احزاب ہیں جنہوں نے انبیاء علیہم السلام سے ٹکری اور ان کی تکذیب کی تو ان کی تکذیب کی تو ان سب پر ہمارا عذاب نازل ہوا۔ اور ہم نے ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا اور ان پر اپنے پیغمبروں کو غلبہ عطا فرمایا۔ فرعون کو ذوالاوتاد اس لئے کہا کہ اس کا ملک نہایت مضبوط اور مستحکم تھا گویا اس کی حکومت کو اس گھر سے تشبیہ دی گئی جس کے ستون نہایت مضبوط ہوں۔ ذوالاوتاد ذوالملک الثابت (جامع البیان ص ۳۹) مشہد ہذا فرعون فی ثبات ملکہ و س سوخ سلطنتہ ببیت ثابت اقیم عمادہ وثبتت ادتادہ (روح ج ۲۳ ص ۱۷۸) ۴۳ اور اصحاب الایک حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے ۳۹ و ما یظن الخ فواق۔ اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد کچھ دیر کے لئے چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مزید دوہنے اپنے تخنوں میں اتار دے اس درمیان وقفے کو فواق کہا جاتا ہے۔

والفواق والفواق ما بین الحلبتین من الوقت۔ لانہا تخلص ثم يتنزل سويعتہ یضعها الفصیل لتدر ثم تخلص (قرطبی ج ۵ ص ۱۵) یہ کفار مکہ قیامت کے انتظار میں ہیں۔ جب قیامت بپا ہوگی یہ اس وقت ایمان لائیں گے صیحة واحدا سے نفعی اولیٰ مراد ہے جو خاصا طویل و مسلسل ہوگا اور اس کے درمیان معمولی سا وقفہ بھی نہیں ہوگا۔ کلمہ وقالوا الخ یہ شکوی ہے اور ابتدائے سورت سے متعلق ہے۔ بل الذین کفرو الخ کفار و مشرکین غرور و استکبار میں مست ہیں۔ اور انرا وقعت و استہزار کہتے ہیں قیامت کے دن ہمارے لئے جو عذاب تیار ہے وہ ہیں دنیا ہی میں دیدو۔ قطنای قطنای من العذاب لذی نوءدنا بہ (بیضاوی) صلہ اصبر الخ یہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ اور نفی شفاعت تہری پر پہلی نقلی دلیل ہے۔ آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔ ہم ان کو ان کی گناخانہ روشن کی سخت سزا دینگے۔ اور ان کو داؤد علیہ السلام کا قصہ سنائیں کہ اس قدر جلالت شان کے باوجود ایک خلاف اولیٰ فعل پر ان کو بھی تنبیہ کی گئی۔ بھلا یہ سرکش اور گستاخ کس طرح چھوڑے جاسکتے ہیں (داؤد کر عبدنا داؤد) و کرامتہ علی اللہ کیف ذل تلك الزلۃ الیسیر فلتقی من عتاب اللہ ما لقی (مدار ج ۴ ص ۲۵) ساتھ ہی نفی شفاعت تہری پر یہ دلیل نقلی بھی ہے یعنی داؤد علیہ السلام ایسے علیل لقاہر منجیر جو نہایت ہی عابد و زاہد اور ساتھ ہی ایک عظیم بادشاہ بھی تھے۔ لیکن بایں ہمہ ان سے ایک لغزش ہوگئی جس کی بنا پر انہیں تنبیہ کی گئی۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی خدا کی بارگاہ میں شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔

اس کو ۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مِنْ فُوقٍ ۱۵ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجَلْ لَنَا قِطْنًا قَبْلَ يَوْمِ

دم نہ لے گی اور کہتے ہیں لے رب جلد سے ہم کو کلمہ چھٹی ہماری پہلے حساب

الْحِسَابِ ۱۶ إِصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَادْكُرْ عَبْدًا

دن سے تو تحمل کرتا رہ اس پر جو وہ کہتے ہیں صلہ اور یاد کر ہمارے بندے

دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۱۷ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

داؤد وقت والے کو صلہ وہ تمہارا جو رہنے والا ہم نے تابع کئے پہاڑ صلہ

مَعَهُ يُسَبِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإشْرَاقِ ۱۸ وَالطَّيْرُ

اس کے ساتھ پاکی بولتے تھے شام کو اور صبح کو اور اڑتے جانور

مُحْشَوْرَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۱۹ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

جمع ہو کر ملے سب تھے اس کے آگے جو جمع رہتے اور قوت دی ہم نے اس کی سلطنت کو اتلہ اور دی ہم

الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخِطَابِ ۲۰ وَهَلْ أَنتَ نَبِيٌّ مُخْصِمٌ

تدبیر اور فیصلہ کرنا بالکل اور پہنچی ہے تجھ کو خبر دعویٰ والوں کی صلہ

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۲۱ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ ففزع منهم

جب دیوار کو گرد کر آئے عبادت خانہ میں جب گھس آئے داؤد کے پاس تو ان سے گھبراہٹ

قَالُوا لَا تَخَفْ خَصَمِ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ

وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑتے ہیں زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۲۲

کرے ہم ہیں انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتلائے ہم کو سیدھی راہ

إِنَّ هَذَا آخِرُ لِقَاءِ رَبِّكَ إِنَّكَ فَتْرٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يُعَلِّمُ

یہ جو ہے بھائی ہے میرا اس کے یہاں ہیں ننانوے دنیاویاں اور میرے یہاں ایک

وَأَحَدًا تُقَفِّ فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۲۳ قَالَ

دینی پھر کہنا ہے حوالے کرے میرے وہ بھی اور زبردستی کرنا ہے مجھ سے بات میں بولا

منزل ۶

دلیل نقلی از انبیاء و قوم کی ہوتی ہے۔ اول یہ کہ انبیاء علیہم السلام کے اقوال و احوال کی تعلیمات کو نقل کیا جائے۔ دوم یہ کہ ان کے احوال نقل کئے جائیں اور ان سے استشہاد کیا جائے۔ اس سورت میں دلیل نقلی کی قسم ثانی مراد ہے صلہ ذالاید الخ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی صفت ہے اید بمعنی قوت و طاقت حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کی عبادت میں نہایت مضبوط اور چاکے چوبند رہتے تھے ہر

موضع قرآن یعنی سور کی آواز۔ فل جب وعدہ موضح قرآن قیامت کا سنتے تو کہتے ہمارا حصہ بھی ہم کو دے۔ یہ تھمٹھے تھے ان کے۔ فل اس جگہ ان کو یاد دلوایا، کہ انہوں نے بھی طاوت کی حکومت میں بہت صبر کیا۔ آخسر حکومت ان کو ملی اور منی لغوں کو جہاد سے زیر کیا۔ یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم کرنے والا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ کا کسب کھاتے۔ فل حضرت داؤد نے باری رکھی تھی تین دن کی۔ ایک دن دربار کا۔ ایک دن اپنی عورتوں پاس۔ ایک دن خلوت کا۔ اس دن خلوت میں رہتے تھے۔ دربان کسی کو آنے نہ دیتے۔ کسی شخص دیوار کو دکر ان کے پاس آئے۔

فتح الرحمن ما یعنی بسوئے خدا ۱۲ مت مسترجم گوید کہ داؤد علیہ السلام نود و نہ زرن داشت۔ معہذا زرن دیگر کہ در خطبہ شخصیہ یاد زکاح ا و بود، درخواست کرد۔ خدا نے تعالیٰ فرشتگان را بجهت تنبیہ داؤد بطول خصوص متمثل ساخت اشارت بایں قصہ است دریں آیات۔ واللہ اعلم۔ ۱۳

رات نصف شب اللہ کی عبادت میں گزارتے اور ہر دو سکر دن روزہ رکھتے تھے۔ یہ ان کی ساری زندگی کا معمول تھا۔ اواب اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع رکھنے والا اور اس کی عبادت و طاعت میں لگا رہنے والا (روح) ۱۵۱۰ اسکا سحرنا الخ میاڑوں کو ہم نے اپنے حکم سے اس کے مطبخ بنا دیا کہ جب وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوتے تو پہاڑ بھی زبانِ قال سے ان کے ساتھ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں شامل ہو جاتے۔ پہاڑوں کی تسبیح زبانِ قال سے مراد ہے نہ کہ زبانِ حال سے۔ کیونکہ تسبیح حالی ان دو وقتوں سے مخصوص نہیں۔ و تسبیحہن تقدیس بلسان قال (لائق بہن الخ روح ج ۲۳ ص ۱۷۱) وان ذلك تسبیحہ مقال علی الصحیحہ من الاقوال (قرطبی ج ۵ ص ۱۵۱) والطیر الخ یہ الجبال پر مطوف ہے۔ یہ آیت قرینہ ہے کہ سورہ سبائیں الطیر سے پہلے سحرنا مقدر ہے۔ محشورۃ، الطیر سے حال ہے۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوتے تو پہاڑوں کی شمولیت کے علاوہ پرندے بھی ان کے گرد جمع ہو جاتے اور اللہ کی تسبیح کرتے۔ ای مجتمعة الیہ من کل جانب تسبح معہ منہری ج ۸ ص ۱۷۱) کل لہ اواب۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کی وجہ سے سب اللہ کی تسبیح کرتے۔ اللہ تعالیٰ والضمیر لد اودای کل واحد من الجبال والطیر لاجل تسبیحہ رجاء الی التسبیح (روح ج ۲۳ ص ۱۷۱) ۱۵۱۰ وشد دنا الخ ہم نے اس کے ملک کو ذاتی ہیبت و وجاہت۔ غیبی مدد و نصرت، کثرت عساکر اور گونا گوں نعمتوں کی فراوانی سے مضبوط و مستحکم کر دیا۔ اور اس کو نبوت اور کمالِ علم و عمل سے سرفراز فرمایا۔ اور اسے فیصلہ کن انداز گفتگو کا ملکہ عطا کیا (خازن، روح وغیرہما) ۱۵۱۰ وھل الخ تسور و دیوار پھانڈ کر داخل ہوئے۔ و لا تشطط حتی تجاوزہ کرنا۔ نجات، ولد المصنأ۔ دن بے کا بچہ، اکفلیہ نہا۔ وہ مجھے دیدے۔ عذنی۔ مجھ پر غالب آ گیا۔ یہاں سے لے کر وقلیل ما حد تک ایک واقعہ کا ذکر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن عبادتِ خانی میں محو عبادت تھے۔ اور عبادت خانے کے دروازے اندر سے بند تھے کہ اچانک دو آدمی دیوار پھانڈ کر اندر داخل ہوئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان کے بلا اجازت اور پھر اس انداز سے داخل ہونے سے گھبرائے کہ شاید قتل کے ارادے سے آئے ہیں۔ آنے والوں نے کہا، گھبراؤ نہیں! ہم ایک جھگڑے کا فیصلہ لینے آئے ہیں۔ آپ صحیح فیصلہ صادر فرما کر ہماری راہنمائی فرمائیں۔ بات یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنییاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے۔ اور یہ میرا بھائی وہ ایک نبی بھی مجھ سے زبردستی لینا چاہتا ہے۔ اور گفتگو میں مجھ پر غالب آچکا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک فریق کی بات سن کر فرمایا بیشک اس شخص نے تم پر ظلم کیا ہے۔ اور لوگوں کا دستور یہی ہے کہ اکثر لوگ اپنے ساتھیوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہی رہتے ہیں البتہ مؤمنین صالحین ایسا نہیں کرتے۔ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے و ظن داؤد الخ داؤد علیہ السلام کو خیال آیا کہ یہ تو میرا امتیاز تھا۔ لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی۔ اس لئے فوراً سجدے میں گر پڑے۔ اور اللہ سے معافی مانگی۔

اس واقعہ میں چونکہ دیوار پھانڈنے والوں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش کا بالتعمین ذکر نہیں اس لئے ان دونوں کی تعیین میں مفسرین کے درمیان خلاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں دشمنانِ اسلام یہودیوں نے بھی اپنی خود ساختہ خرافات کو مسلمانوں میں رائج کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض مفسرین نے یہودیوں کی ان خرافات کو اپنی تفسیر و میں بلا تکرار ذکر کر دیا ہے لیکن اکثر محقق مفسرین نے اس اسرائیلی قصے کو بالکل رد کر دیا ہے۔ اس اسرائیلی قصے کے قصے کی رو سے حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں۔ اور ایک دن اپنے ایک امتی کی بیوی پر اتفاقاً نظر پڑ گئی۔ اور اس کے حسن و جمال کی بنا پر وہ اسے چاہنے لگے۔ چنانچہ اس کے خاوند کو جہاد میں بھیج کر مرادیا۔ اور اس کی بیوی سے شادی کر لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج کر انھیں اس پر متنبہ فرمایا۔ یہ قصہ سراسر جھوٹا اور حضرت داؤد علیہ السلام پر افتراء اور ان کی شانِ بلند کے قطعاً منافی ہے۔ یہ حرکت تو ایک کامل مومن سے بھی سرزد نہیں ہو سکتی۔ چو جائیکہ ایک جلیل القدر تغیبیہ اس کا ارتکاب کرے۔ چونکہ یہ واقعہ عصمتِ انبیاء علیہم السلام کے خلاف ہے۔ اس لئے تمام محققین نے اسے باطل و مردود قرار دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں یہ واقعہ بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ دسے ماروں گا جو انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندھنے کی سزا ہے۔ قال علی رضی اللہ عنہ من حدیث محمد بن داؤد علیہ السلام علی ما یرویہ القصاص جلد ۱۰ ص ۱۵۱، جامع البیان ص ۳۱۰، مفسر ابن کثیر فرماتے ہیں۔ قد ذکر علی الانبیاء (مداد ج ۲ ص ۱۷۱، خازن ج ۶ ص ۱۷۱، بیضاوی ج ۲ ص ۱۷۱، روح ج ۲۳ ص ۱۷۱، قرطبی ج ۵ ص ۱۷۱، جامع البیان ص ۳۱۰) مفسر ابن کثیر فرماتے ہیں۔ قد ذکر المفسرون ہہنا قصۃ اکثرھا ما خوذ من الاسرائیلیات ولم یثبت فیھا عن المعصوم حدیث یوجب تباعہ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷۱) امام قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ لا یجوز ان یلتفت الی ما سطرہ الاخبار یون من اهل الکتاب لذین بدلوا وغیروا ونقلہ بعض المفسرین ولم ینص اللہ تعالیٰ علی شئی من ذلك ولا ورد فی حدیث صحیحہ والذی نص علیہ اللہ فی قصۃ داؤد و ظن داؤد (انما فتنناہ و لیس فی قصۃ داؤد و اوردیا خبر ثابت (خازن ج ۶ ص ۱۷۱) علامہ مبین الدین بن صفی رقمطراز ہیں۔ وما یدکرہ القصاص لیس لہ اصل یعمد علیہ (جامع البیان ص ۳۱۰) امام بیضاوی تحریر فرماتے ہیں وما قیل انہ ارسل اوریا الی الجہاد مراداً و امر ان یقتل فتزوجھا، ہراء و افتراء (بیضاوی) امام ابو جیان فرماتے ہیں۔ و یعلو قطعاً ان الانبیاء علیہم السلام معصومون من الخطایا لا یمکن وقوعہم فی شئی منھا، ضرورۃ اذ لوجوزنا علیہم شیئاً من ذلك بطلت الشرائع ولم ینشئ شیئاً مما یدکرون انہ اوحی اللہ بہ الیہم۔ فما حکى اللہ تعالیٰ فی کتابہ یمر علی ما ارادہ تعالیٰ۔ وما حکى القصاص مما فیہ غرض من منصب النبوة طرحناہ (مخرج ص ۳۹)

اب سوال ہے کہ اصل لغزش کیا تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصل لغزش جو بھی ہو، وہ ترک و ولی کے قبیل سے ہو سکتی ہے، از قبیل گناہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اجماع اہل سنت حضرات انبیاء علیہم السلام پر قسم کے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ البتہ اپنے منصبِ جلیل کے پیش نظر وہ ترک و ولی کو بھی اپنے حق میں گناہ سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس طرح الحاح و تضرع کر اس کی معافی مانگتے ہیں جس طرح ہمیں کبیر گناہوں پر مانگنی چاہیے و لاجد من القول بانہ لم یکن منہ علیہ السلام الا ترک ما هو الا ولی بعلی شانہ والاستغفار منہ و هو لا یجزل بالعصمة (روح ج ۲۳ ص ۱۷۱) اصل لغزش کی تعیین میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک لغزش یہ تھی کہ ان کے پڑوس میں ایک عورت عرباں منہا ہی تھی وہ کھڑکی کی طرف بڑھے تو اچانک بلا قصد و ارادہ ان کی نگاہ اس پر پڑ گئی۔ لیکن انہوں نے فوراً نگاہ پھیر لی (قرطبی) فیصل اگرچہ گناہ نہیں۔ لیکن یہاں یہ مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت میں دنیوں کے ذکر کا

کرے گی۔ جو لوگ خواہش نفس کے تابع ہو کر راہِ حق سے بھٹک جائیں گے، ان کے لئے سخت ترین عذاب ہے۔ کیونکہ انہوں نے قیامت کے دن کو بھٹ لادیا ہے۔
 ۱۳۵۔ وما خلقنا الخ یعقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کو اور ساری کائنات کو ہم نے یوں ہی بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ بلکہ یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے تفسیر و بالالوہیت پر دلالت کرتی ہے۔ کائنات کے نظم و نسق کو برقرار رکھنا اور نہایت ہی حکیمانہ تدبیر سے نظام کائنات کو چلانا موجود برحق کے سوا کسی اور کا کام نہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادے سے کرتا ہے۔ اس لئے کوئی ایسا شفیع غالب نہیں جو اس کے کاموں میں دخل دے سکے۔ کافروں کا یہ گمان کہ یہ کارخانہ کائنات محض بے مقصد ہے۔ یا یہ کہ ان کے معبودان باطلہ خدا کے کاموں میں دخل دے سکتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہیں، سراسر باطل ہے۔ فویل للذین کفروا لئلا یحییٰ ایسے کافروں کے لئے تعویفِ آخری ہے۔ ۱۳۶۔

عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ

کرتے ہیں نیکیاں برابر ان کے جو ضلالت میں کہا ہم کر دے گے

الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۚ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهِمْ إِذِ انزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكًا

ڈرنے والوں کو برابر ڈھنڈھ لوگوں کے ایک کتاب ہے منہ جو تیری طرف برکت کی

لَيْدًا بَرًّا وَأَيَّتُهُ لِيَتَذَكَّرَ أَوْ لِيَؤَلِّمَ الْبِلَابَ ۚ وَوَهَبْنَا

تو دھیان کریں لوگ اس کی باتیں اور تہ سبھیں عقل والے اور دیا ہم نے

لِدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۚ إِذْ عَرَّضَ

داؤد کو سلیمان کو بہت خوب بندہ وہ ہے رجوع کرنے والا جب دکھانے کو لائے

عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّفِيحَتُ الْجَبِيذَةَ ۚ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ

اس کے سامنے نلہ شام کو گھوڑے بہت خاصے تو لولا میں نے دوست رکھا

حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۚ رَدُّو

پھر لاؤ ان کو میرے پاس پھر لگا بھانٹنے ان کی بند لیاں اور گردنیں وٹا او

قَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۚ

ہم نے جانچا سلیمان کو لٹا اور ڈال دیا اس کے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہو

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَخِيذِينَ

لولا اے رب میرے معاف کر لٹا مجھ کو اور بخش مجھ کو وہ بادشاہی کہ مناسب نہ ہو کسی کے میرے

بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۚ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ

تو مجھ بے شک تو ہے سب کچھ بخشنے والا اور پھر ہم نے تابع کر دیا اس کے ہوا کو ہلکے

نَجْرِي بِأَمْرِهِ رِجَاءَ حَيْثُ أَصَابَ ۚ وَالشَّيَاطِينُ كُلَّ

چلتی تھی اس کے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا اور تابع کر دیے شیطان سارے

سزا جبر ہے
 ۲۰ دلیل دہی
 ۲۱ دوسری نقلی ہیں

دے سکے۔ کافروں کا یہ گمان کہ یہ کارخانہ کائنات محض بے مقصد ہے۔ یا یہ کہ ان کے معبودان باطلہ خدا کے کاموں میں دخل دے سکتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہیں، سراسر باطل ہے۔ فویل للذین کفروا لئلا یحییٰ ایسے کافروں کے لئے تعویفِ آخری ہے۔ ۱۳۶۔
 نجعل الخ یہ زجر ہے۔ قیامت کا انکار اور اصل جزا و سزا کا انکار ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایمان والے جن کی زندگی صلاح و تقویٰ میں بسر ہو وہ ان فساق و فجار کے برابر ہو جائیں جن کی زندگیوں کا مشن ہی شر و فساد پانکرنا ہے اگر جزا و سزا نہیں تو متقین جزا اعمال سے محروم اور مفسدین بد عملی کی سزا سے محفوظ رہیں گے حالانکہ یہ سراسر بے انصافی اور خلاف عقل ہے۔ و المراد انہ لو بطل الجزاء كما يقول الكفء اس لاستوت احوال من اصله و افسد و اتقى و فخر و من سوئی بینہم کان سفیہا ولم یکن حکیم (مدارج)

موضح قرآن

حضرت سلیمان نے سنا کہ سمندر کے غامی گھوڑیاں وہاں باندھ رکھیں وہ ان سے جفت ہونے میں بے خبر ہو گئے۔ وظیفے کا وقت جانا رہا عصر کا سوچ اوٹ میں آ گیا پھر غصہ ہوئے۔ ان گھوڑوں کو منگا کر کاٹ الا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا ان کی تعریف فرمائی۔ حضرت سلیمان استغنے کو جاتے تو انگشتری ایک خادمہ کو سپرد کرتے۔ اس میں لکھا تھا ایم عظم ایک جن تھا صحیح نام۔ اس خادمہ کو بہکا کر انگشتری لے گیا اپنی صورت بنائی سلیمان کی سی تخت پر بیٹھ کر لگا حکم کرنے حضرت سلیمان یہ معلوم کر کر نکل گئے کہ مجھ کو روانہ ڈالے ایک گاؤں میں چھپ کر رہے چھ مہینے کے بعد پھر تھا شراب کی مستی میں انگشتری دریا میں گر پڑی۔ ایک مچھلی نکل گئی۔ وہ شکار ہوئی حضرت سلیمان کے ہاتھ۔ پیٹ میں سے انگشتری نکلی لیکر پھرائے

۲۲ شہادت از قوی

اپنے تخت سلطنت پر۔ یہ جانچ ہوئی اس پر کہ ان کے گھر میں ایک عورت تھی اپنے باپ مرگے کو یاد کر کر ویاکرتی۔ اس کو بنادی جنوں نے تصویر اس کے باپ کی کہ چین پکڑے وہ لگی پوجنے انہوں نے خبر نہ لی۔ یا خبر پا کر تنافل کیا۔ بعضے کہتے ہیں جانچ یہ کہ اپنے امیروں سے خفا ہوئے کہ جہاڑیں کی کرتے تھے۔ چنانچہ ایک ات جاویں اپنی ستر عورتوں پاس۔ ہر ایک ایک ایک بیٹا ہو۔ وہ خاطر خواہ جہاد کریں۔ فرشتے نے دل میں ڈالا انشاء اللہ کہنے سے انہوں نے تنافل کیا۔ ستر عورتوں میں ایک کو حمل ہوا۔ وقت پر ہوا آدھا آدمی وہ لاکر رکھ دیا نیکے تخت پر بیٹا مادہ سونے انشاء اللہ کہنے پر وہ لگی کسی کو نہ ہو کہہ رہے

فتح الرحمن یعنی نماز عصر فوت شد ۱۲ یعنی ذبح کر دو ساق آہنار ابریز جہت غیرت بر ذکر خدا تعالیٰ ۱۲۔ سلیمان ازمائے خود منغض شد و بخاطر آورد کہ مشب با صد زن صحبت دارم و ہر زنی ناقص الخلق را زاد۔ و آن طفل را بر تخت سلیمان انداختند۔ سلیمان متنبہ شد و رجوع بر ب العزت کرد ۱۲

۲۸ کتب الخیرہ دلیل وحی ہے۔ یہ کتاب جو دین و دنیا کی برکات کی حامل ہے۔ ہم نے اس لئے نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور عقل سلیم اور فہم مستقیم رکھنے والے لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں اور سمجھیں کہ اللہ کے سوا کوئی شفیع غالب نہیں۔ اس وحی الہی نے پوری صراحت سے شفاعت قبری کی نفی کی ہے ۹۱ دھبنا الخیرہ دوسری نقلی دلیل ہے حضرت سلیمان علیہ السلام بڑے پائے کے پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ ان پر بھی اللہ کی طرف سے ابتلاء آگیا آخر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا اور توبہ کی۔ وہ تو خود اللہ کے سامنے ایسے عاجز تھے اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکے (داؤد علیہ السلام) کو ہم نے سلیمان علیہ السلام) ایسا نیک اور لائق فرزند عطا کیا جو اللہ تعالیٰ کا نہایت فرمانبردار بندہ تھا ۹۲ اذ عرض الخیرہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جہاد کی ضرورت پیش آئی تو پچھلے پیر کے وقت اصطلیل سے گھوڑے پیش کرنے کا حکم دیا جن کی تعداد کم و بیش ایک ہزار تھی چنانچہ گھوڑے ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ چونکہ وہ گھوڑوں کے اوصاف سے بخوبی واقف تھے جب انہوں نے دیکھا کہ تمام گھوڑے عمدہ نسل کے، اصیل اور سبک رفتار ہیں تو بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے۔ یہ مال (گھوڑوں) کی محبت بھی یاد الہی کی وجہ سے ہے یہ دنیوی محبت نہیں۔ اسی دوران میں گھوڑے آنکھوں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ اس لئے دوبارہ حکم دیا کہ ان کو دوبارہ واپس لاؤ جب وہ واپس لائے گئے تو ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر پیار سے تھپکی دینے لگے۔ (ابن جریر کبیر۔ خازن الصلوات صافن کی جمع ہے۔ صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو ایک پاؤں کو اوپر اٹھا کر اس کے کھر پر کھڑا ہو اور یہ گھوڑوں کی عمدہ صفات میں شمار ہوتی ہے۔ الجیاد، جو اد کی جمع ہے جو اتیر اور سبک رفتار کو کہتے ہیں۔ الخیرہ مال مراد ہے۔ عن ذکری بنی عن معنی من ہے عن ذکری بنی من ذکری بنی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۶) تورات کی ضمیر الصافات الجیاد کی طرف راجع ہے آیت کا مذکورہ بالا مفہوم امام ابن جریر طبری، امام رازی، خطیب شربنی اور خازن نے ذکر کیا ہے اور مفہوم جبر اللامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند متصل امام طبری نے روایت کیا ہے، رازی اور طبری نے اسی مفہوم کو ترجیح دی ہے امام رازی نے اس کو امام زہری اور ابن کثیر کی طرف بھی منسوب کیا ہے والذی ذہبنا الیہ قول الزہری وابن کثیر (الساجد المنیر للخطیب الشربنی ج ۳ ص ۳۹) لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر مفسرین کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کی دیکھی پڑتال میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر جاتی رہی جو ان پر فرض تھی۔ نماز عصر قضا ہونے کا سبب گھوڑے تھے اس لئے گھوڑوں کو واپس لنگا کر ذبح کر دیا (بحر۔ روح المعالم۔ دارک ابن جریر۔ ابن کثیر) اس صورت میں تورات کی ضمیر الشمس (سورج) کی طرف راجع ہوگی جو العشی سے مفہوم ہے اور عن اپنے اصل معنی پر ہی ہوگا۔ لیکن امام رازی نے اس پر کسی اعتراض وارد کئے ہیں۔ اول یہ کہ الصافات کا ذکر آیت میں صریح ہے اور الشمس کا کوئی ذکر نہیں اس لئے الصافات کی طرف ضمیر لوٹنا بہتر ہے دوم مسیح بالسوق کو ذبح پر محمول کرنا صحیح نہیں ورنہ فاسکو بڑو سکھ کے معنی بھی قطع کرنے کے ہوتے البتہ مسیح بالسیف قطع کے معنوں میں آتا ہے لوکان مسیح السوق والاعناق فظعھا لکان معنی قوله دامسکو بڑو سکھ و اس جسکھم قطعھا و هذا مما لا یقولہ عاقل بل لوقیل مسیح سأسہ بالسیف ضربھا فھم منہ ضرب العنق (کبیر ج ۷ ص ۲۲) سو تم سیکڑوں گھوڑوں کو بے مقصد ذبح کر دینا جبکہ وہ ہوں بھی بے قصور ایک پیغمبر کی شان سے بعید ہے ۹۳ ولقد فتننا سلیمان علیہ السلام کو ہم نے آزمائش میں ڈالا اور انکے تخت پر ایک جسد الیاس آیت میں جسد اور آزمائش کی تعین نہیں کی گئی اس لئے اس کی تعین میں بھی اختلاف ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم کھائی کراچ رات میں اپنی تمام بیویوں سے منقار بست کروں گا تو ہر ایک کے بچہ پیدا ہوگا۔ اور ہر بچہ مجاہد ہوگا۔ لیکن انشاء اللہ نہ کہا چنانچہ ایک بیوی کے سوا کسی کے بچہ پیدا نہ ہوا اور وہ بھی ناقص الخلق تھا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو تمام بیویوں کے بچے پیدا ہوتے اور سب مجاہد ہوتے۔ حدیث کے الفاظ صرف یہاں تک ہیں۔ اس حدیث کو نقل کر کے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ دایر نے اس کو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے تخت پر ڈال دیا اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام متنبہ ہوئے کہ یہ انشاء اللہ کہنے کا نتیجہ ہے چنانچہ فوراً توبہ و استغفار کیا یہ حدیث صحیح ہے جو صحیح بخاری (ج ۱ ص ۳۹۵) ج ۲ ص ۹۹ کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے لیکن اس حدیث کے کسی بھی طریق میں بھی ادنیٰ سا اشارہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے حدیث میں جو واقعہ مذکور ہے وہ اپنی جگہ ہے لیکن وہ واقعہ اس آیت کی تفسیر نہیں۔ البتہ مفسرین نے اس کو اس آیت کی تفسیر میں ذکر کر دیا ہے بعض مفسرین نے جسد سے خود حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسد مراد لیا ہے وہ بیماری سے اس قدر بے ہوش اور لاغر ہو گئے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جسد بلا روح ہیں وقال قوم مرض سلیمان مرضا کالاعما، حتی صار علی کرسیہ جسد اکانہ بلا روح (بخاری ج ۱ ص ۳۹) ولقد فتننا سلیمان بسبب مرض نشد ید القاہ اللہ علیہ والقینا علی کرسیہ منہ جسد اذ ذلک لشدة المرض و العرب تقول فی الضعیف انه لحم علی وضع وجسدہ بلا روح شحان ابی رجع الی حال الصحۃ (کبیر ج ۷ ص ۲۳) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جہاد کے گھوڑوں کی دیکھ بھال میں اس قدر محو ہو گئے کہ نماز عصر اپنے اصل وقت سے موخر ہو گئی (اگرچہ سورج غروب نہیں ہوا تھا) اللہ تعالیٰ نے اس ادنیٰ تغافل پر بطور تنبیہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے حکومت لے کر ان کی جگہ ایک بیچارے کو تخت نشین کر دیا۔ جیب انہوں نے استغفار کیا تو انہیں ان کا ملک واپس کر دیا اور گھوڑوں کے عوض ہوا کو ان کے تابع کر دیا۔ جسد سے وہی بیچارے شخص مراد ہے۔

اس کے علاوہ بعض مفسرین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کو ایک جن (شیطان) کے قبضے میں لے لینے اور ان کی حکومت پر تسلط ہونے کا قصہ ذکر کیا ہے وہ سراسر جھوٹا اور بیورد و زنادقہ کا افتراء ہے۔ اس کا ذکر کرنا بھی جائز نہیں۔ قال ابو حیان و غیرہ ان ہذا المقالة من اوصناع و زنادقۃ السوستانیہ و لایینی لعاقل ان یتقد صحۃ ما فیہا (سورج ج ۲ ص ۱۹۹) قال لقا صنی عیاض و غیرہ من المحققین لایصح ما نقلہ الاخباریون من تشبیہ الشیطان بہ و تسلیطہ علی ملکہ و تصرفہ فی امتہ ماجوس فی حکمہ وان الشیاطین لایسلطون علی مثلہ۔ وقد عصم اللہ تعالیٰ الانبیاء من مثل ہذا (خازن جلد ۶ ص ۴۹)

۱۰ یہ عبارت علامہ خطیب شربنی المتوفی ۷۴۷ھ نے امام رازی سے اپنی تفسیر میں نقل کی ہے لیکن تفسیر کبیر کے مطبوعہ نسخ میں یہ عبارت موجود نہیں۔ یہ نسخوں کا اختلاف ہے یا طباعت کی لغل ہے واللہ اعلم ۱۲ سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

واما ما يروى من حديث الخاتم والشيطان وعبادة الوثن في بيت سليمان عليه السلام فمن ابا طيل اليهود (مدارك) ٣٢ قال رب الخ حضرت سليمان عليه السلام نے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کی۔ انبیاء علیہم السلام کا شیوہ ہے کہ وہ ہر وقت اللہ سے استغفار کرتے رہتے ہیں جس سے درجات کی بلندی اور گناہوں سے حفاظت کی طلب مقصود ہوتی ہے اس لئے استغفار کیلئے قدم زنب ضروری نہیں دھب لی ملکا الخ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ بھی دعا کی کہ مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے سوا کسی اور کو نہ ملے۔ والصحیح انہ سائل من اللہ تعالیٰ ملکا لا یكون لاحد من بعدہ من البشر مثله وھذا ھو ظاھر السیاق من

بِنَاءٍ وَغَوَاصٍ ۳۰ وَآخِرِينَ مُقَرَّرِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۳۱

عمارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے اور بہت سے اور جو باہم جکڑے ہوئے ہیں بیلوں میں

هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۳۲

یہ ہے بخشش تمہارے اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ حساب نہ ہو گا اور اس

لَهُ عِنْدَنَا كُزْفٌ وَحُسْنٌ بَابٍ ۳۳ وَأَذْكَرُ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۳۴

کا ہمارے یہاں مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو

إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۳۵

جب اس نے پکارا اپنے رب کو کہ مجھ کو لگادی شیطاں نے ایذا اور تکلیف

أَرْكُضُ بِرَجْلِكَ هَذَا مَغْتَاسِلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۳۶

لات مار اپنے پاؤں سے لگا دے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرًا لِّ

بخشنے ہم نے اس کو اس کے گھر والے اور ان کے برابر ان کے ساتھ اپنی طرف کی مہربانی سے اور یاد دہانی

لِأُولَى الْأَلْبَابِ ۳۷ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْنًا فَاضْرِبْ بِهِ وَكُلْ

کو عقل والوں کے ق اور پکڑ اپنے ہاتھ میں سخت سینکوں کا مٹھا پھر اس سے مار لے اور

تَخَنُّتُ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۳۸

قسم میں جھوٹا نہ ہو ہم نے اس کو پایا جھیلنے والا بہت خوب بندہ تحقیق دہے رجوع رہنے

وَأَذْكَرُ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولَى الْأَيْدِي

اور یاد کر ہمارے بندوں کو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب ہاتھوں والے

وَالْأَبْصَارِ ۳۹ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۴۰ وَإِنَّهُمْ

اور آنکھوں والے ہم نے امتیاز دیا ان کو ایک چنی ہوئی بات کا وہ یاد اس گھر کی اور وہ

عِنْدَنَا لِسِنِّ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ ۴۱ وَأَذْكَرُ اسْمَعِيلَ وَ

ہمارے نزدیک ہیں چنے ہوئے نیک لوگوں میں اور یاد کر اسمعیل کو

منزل

الایة (ابن کثیر) ۳۰ فصخرنا الخ چنانچہ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی اور ہو گیا اور جنات کو ان کے تابع کر دیا۔ اصحاب ای اس ادرس وح حضرت سلیمان علیہ السلام جہاں چاہتے ہو اس تک رفتاری سے ان کا تخت اٹھا کر لے جاتی۔ اور جنات کو بھی ان کا مطیع بنا دیا ان میں سے کچھ تو تعمیرات کے کام پر لگا دیے اور کچھ غوطہ زن تھے جو سمندر کی تہ سے جواہر اور دیگر قیمتی اشیاء نکال کر دیتے۔ اور جزئیات میں زیادہ سرکش اور طاعی تھے ان کو زنجیروں میں جکڑ کر قیدیوں میں ڈال رکھا تھا لکن ہذا الخ یہ اللہ کی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام سے خطاب ہے یہ ملک عظیم اور انعامات بے پایاں ہم نے تجھے دیئے ہیں اب تجھے اختیار ہے کہ اس میں سے اوروں کو بھی دے یا نہ دے قال ابن عباس رضی اللہ عنہما اعط من شدت وامنع من شئت بغیر حساب ای لیس علیہ حرج فیما اعطیت و فیما امسکت (کبیر ج ۲ ص ۲۰۵) دان لر عندنا الخ اس دنیوی سلطنت کی تخریب و شیطاں کے علاوہ سلیمان علیہ السلام کا ہمارے یہاں مرتبہ بہت بلند ہے اور ان کی عاقبت بھی محمودہ ہے اور وہ ہمارے مقبول اولاد برگزیدہ بندے ہیں ۳۵ لکن اذ ذکر الخ تیسری نقلی دلیل ہے حضرت ایوب علیہ السلام کی قوم مسئلہ توحید کی وجہ سے ان کی مخالفت ہو گئی اور اللہ کی طرف سے ایک شدید بیماری کی شکل میں ان پر اتلا آیا جس کی وجہ سے شہر والوں نے ان کو شہر سے نکال دیا آخر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے ان کو اس بیماری سے شفا عطا فرمائی جس کا اپنا یہ حال ہو وہ کسی طرح شفیع غالب نہیں بن سکتا۔ انی مسنی الشیطان الخ لقب شدت تکلیف حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری طول پکڑ گئی اور وہ اٹھارہ سال اس میں مبتلا رہے اس بیماری کی وجہ سے انھوں نے سخت تکلیف اٹھائی۔ ایک دن ان کی بیوی کسی کام سے جا رہی تھیں۔ راستے میں ایک طبیب دیکھا جو حقیقت میں شیطان تھا اور انسانی شکل میں تمثال ہو کر سامنے آیا۔ اس سے اپنے خاوند کی بیماری کا ذکر کیا تو شیطان (بصورت طبیب) نے کہا کہ میں اس شرط پر علاج کروں گا کہ جب تمہارا خاوند موضع قرآن و ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستا ہے آدمیوں کو اس کو قید کر لیتے یا دریا میں بند کر ڈال دیا اور یا زمین میں گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہیں و یا اور رہ بانی گرائی و دنادی اور مختار کر دیا حساب معاف کر لیں وہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ ہی کی محنت ٹوکری بنا کر کھاتے تھے اللہ نے چاہا کہ ان کو چمکا کرے ایک چشمہ نکالا ان کے لات مارنے سے اسی سے نہایا کرتے اور پیتے۔ وہی ان کی شفا ہوئی۔ اور ان کے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب مرے تھے ان کو جلایا اور اتنی ہی اولاد اور دی وک مرض میں خفا ہو کر تم کھائی تھی کہ اپنی عورت کو سولکڑیاں ماریں اگر چنگے ہوں وہ بی بی اس حال کی رفیق تھی اور بے تفصیل اللہ تعالیٰ نے قسم اس طرح سچی کروادی وک یعنی انھوں سے بندگی کرتے اور آنکھوں سے قدریں دیکھ کر یقین لاتے۔ فتح الرحمن و العینی زن خود را ۱۲ ص یعنی ایوب سو گند خورہ بود کہ زن خود را صد حزمہ بزند خدا یعنی اللہ تعالیٰ بروی سہل ساخت ۱۲ ص یعنی علم و عمل ہر دو کمال داشتند ۱۱

تیسری نقلی دلیل ہے چنانچہ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی اور ہو گیا اور جنات کو ان کے تابع کر دیا۔ اصحاب ای اس ادرس وح حضرت سلیمان علیہ السلام جہاں چاہتے ہو اس تک رفتاری سے ان کا تخت اٹھا کر لے جاتی۔ اور جنات کو بھی ان کا مطیع بنا دیا ان میں سے کچھ تو تعمیرات کے کام پر لگا دیے اور کچھ غوطہ زن تھے جو سمندر کی تہ سے جواہر اور دیگر قیمتی اشیاء نکال کر دیتے۔ اور جزئیات میں زیادہ سرکش اور طاعی تھے ان کو زنجیروں میں جکڑ کر قیدیوں میں ڈال رکھا تھا لکن ہذا الخ یہ اللہ کی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام سے خطاب ہے یہ ملک عظیم اور انعامات بے پایاں ہم نے تجھے دیئے ہیں اب تجھے اختیار ہے کہ اس میں سے اوروں کو بھی دے یا نہ دے قال ابن عباس رضی اللہ عنہما اعط من شدت وامنع من شئت بغیر حساب ای لیس علیہ حرج فیما اعطیت و فیما امسکت (کبیر ج ۲ ص ۲۰۵) دان لر عندنا الخ اس دنیوی سلطنت کی تخریب و شیطاں کے علاوہ سلیمان علیہ السلام کا ہمارے یہاں مرتبہ بہت بلند ہے اور ان کی عاقبت بھی محمودہ ہے اور وہ ہمارے مقبول اولاد برگزیدہ بندے ہیں ۳۵ لکن اذ ذکر الخ تیسری نقلی دلیل ہے حضرت ایوب علیہ السلام کی قوم مسئلہ توحید کی وجہ سے ان کی مخالفت ہو گئی اور اللہ کی طرف سے ایک شدید بیماری کی شکل میں ان پر اتلا آیا جس کی وجہ سے شہر والوں نے ان کو شہر سے نکال دیا آخر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے ان کو اس بیماری سے شفا عطا فرمائی جس کا اپنا یہ حال ہو وہ کسی طرح شفیع غالب نہیں بن سکتا۔ انی مسنی الشیطان الخ لقب شدت تکلیف حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری طول پکڑ گئی اور وہ اٹھارہ سال اس میں مبتلا رہے اس بیماری کی وجہ سے انھوں نے سخت تکلیف اٹھائی۔ ایک دن ان کی بیوی کسی کام سے جا رہی تھیں۔ راستے میں ایک طبیب دیکھا جو حقیقت میں شیطان تھا اور انسانی شکل میں تمثال ہو کر سامنے آیا۔ اس سے اپنے خاوند کی بیماری کا ذکر کیا تو شیطان (بصورت طبیب) نے کہا کہ میں اس شرط پر علاج کروں گا کہ جب تمہارا خاوند موضع قرآن و ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستا ہے آدمیوں کو اس کو قید کر لیتے یا دریا میں بند کر ڈال دیا اور یا زمین میں گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہیں و یا اور رہ بانی گرائی و دنادی اور مختار کر دیا حساب معاف کر لیں وہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ ہی کی محنت ٹوکری بنا کر کھاتے تھے اللہ نے چاہا کہ ان کو چمکا کرے ایک چشمہ نکالا ان کے لات مارنے سے اسی سے نہایا کرتے اور پیتے۔ وہی ان کی شفا ہوئی۔ اور ان کے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب مرے تھے ان کو جلایا اور اتنی ہی اولاد اور دی وک مرض میں خفا ہو کر تم کھائی تھی کہ اپنی عورت کو سولکڑیاں ماریں اگر چنگے ہوں وہ بی بی اس حال کی رفیق تھی اور بے تفصیل اللہ تعالیٰ نے قسم اس طرح سچی کروادی وک یعنی انھوں سے بندگی کرتے اور آنکھوں سے قدریں دیکھ کر یقین لاتے۔ فتح الرحمن و العینی زن خود را ۱۲ ص یعنی ایوب سو گند خورہ بود کہ زن خود را صد حزمہ بزند خدا یعنی اللہ تعالیٰ بروی سہل ساخت ۱۲ ص یعنی علم و عمل ہر دو کمال داشتند ۱۱

نشریح باطل ہو جائے ناجائز اور حرام ہے مروجہ حیلہ اسقاط سے بھی حکمت تشریح باطل ہو جاتی ہے اس لئے وہ بھی جائز نہیں۔ حل حیلہ اوجبت ابطال حکمہ
 مشروعیۃ لا تقبل الخ (رس و ح جلد ۲۳ صفحہ ۱) انا و جدنہ صابرا الخ یہ اللہ کی طرف سے حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریف و تحسین ہے بیشک ہم نے ایوب
 (علیہ السلام) کو صابر پایا۔ اتنی طویل مصیبت میں وہ ایک بار بھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ وہ ہمارے بہت ہی اچھے بندے اور ہماری طرف رجوع و انابت کرنے
 والے تھے۔ اپنی تکلیف و مصیبت میں انھوں نے ہمارے

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا أَفْرَدَهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾
 وہ بولے اے رب ہمارے اللہ جو کوئی لایا ہمارے پیش یہ سو بڑھائے اس کو دو نا عذاب آگ میں
 وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿۶۲﴾
 ما رہیں گے کیا ہوا کہ ہم نہیں دیکھتے ان مردوں کو کہ ہم ان کو شمار کرتے تھے بڑے لوگوں میں
 اتَّخَذْنَاهُمْ سِحْرِيًّا إِنْ أَرَأَيْتُمْ لَهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ إِنْ ذَلِكَ
 کیا ہم نے ان کو سمجھے میں پکڑا تھا یا جو کہ تمہیں ان سے ہماری آنکھیں کھلیں یہ بات کہہ
 كَحَقِّ تَخَاصُّمِ أَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَا
 ٹھیک ہوئی ہے جھگڑا کرنا آپس میں دوزخیوں کا تو کہہ میں تو نہیں ہوں ڈرنا لے والا کہہ اور
 مِنَ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ
 حاکم نہیں مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانوں کا اور
 الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ تَسْبُؤٌ
 زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے زبردست گناہ بخشنے والا تو کہہ یہ ایک بڑی
 عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾ أَنْتُمْ مَعْرُضُونَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ
 خبر ہے حکمہ کہ تم اس کو دھیان میں نہیں لائے مجھ کو کچھ خبر نہ تھی کہہ
 بِالْمَلَاِئِكَةِ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾ إِنْ يُوْحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا
 اوپر کی مجلس کی جب وہ آپس میں ٹکراتے ہیں مجھ کو تو یہی حکم آتا ہے کہ اور کچھ نہیں
 أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۷۰﴾ أَذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ
 میں تو ڈرنا لے والا ہوں کھول کر جب کہا میرے رب نے کہ تیرے فرشتوں کو میں بنا تا ہوں
 بَشَرًا مِّنْ طِينٍ ﴿۷۱﴾ فَاذْ اسْوَيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن
 ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور چھوٹوں اس میں ایک
 رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلَكَةُ كُلُّهُمْ
 اپنی جان سوگم کر پڑو اس کے آگے سجدہ میں پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے

ملا ڈکڑ لوی
 سورت ۱۲
 مقبول سوال
 ۱۲
 بیان حال
 ۱۲

سوا کسی کو نہیں پکارا اللہ و اذکس
 عبلہ نا الخ یہ چوتھی نقلی دلیل ہے
 ہمارے بندوں ابراہیم اسحق اور
 یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرنا جو ظاہری
 اعمال طاعت اور باطنی علوم اور دینی
 بصیرت میں کامل تھے۔ (اولی الامیدین
 والابصناس) اولی القوتۃ فی الطاعة
 والبصیرۃ فی الدین اولی الاعمال
 الجلیلۃ والعلوم الشریفة والیسعور
 جلد ۲ صفحہ ۱) ہم نے ان کو یاد آخرت
 کے لئے خاص کر دیا اور ان کی تمام تر
 توجہ اللہ کی طاعت اور عبادت اور اس
 کی رضا جوئی پر مرکوز تھی گویا وہ ہر وقت
 آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے توجہ
 کا اپنا یہ حال ہو بھلا وہ شیخ غالب کیس
 طرح ہو سکتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مقبول
 برگزیدہ اور نیک بندے تھے لیکن
 شیخ غالب نہ تھے کہہ و اذکس
 اسمعیل الخ یہ پانچویں نقلی دلیل
 ہے۔ ہمارے بندوں اسمعیل۔ الیسع۔
 اور ذوالکفل کا ذکر بھی کرو یہ سب نیک
 اور برگزیدہ بندے تھے ہذا ذکس
 انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر ہر پاجرت
 و نصیحت ہے دنیا میں اگر ان پر کوئی
 تکلیف آتی ہے تو محض آزمائش کے لئے
 ورنہ آخرت میں تو ان کا مرتبہ
 بہت بلند ہوگا۔

موضع قرآن و دوزخ کے کنارے پر یہ دوزخیوں کو فرشتے لالا کر جمع کرتے ہیں اس تنگی اور بے قراری میں اگلے پیٹھے پھیلوں کو کوسنے لگے اور اگلے وہ تھے جو دنیا میں سردار تھے
 پھیلے وہ جو اپنے تھے۔ آپس میں پھٹکا رہیں گے و ہاں دیکھیں گے سب پہچانے لوگ ادنیٰ اعلیٰ دوزخ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اور جن مسلمانوں کو پہچانتے تھے اور سب سے
 بڑا جانتے تھے۔ وہ نظر نہیں آتے توجہ ان ہو کر کہیں گے کہ ہم نے ان کو غلط پکڑا تھا ٹھٹھے میں وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہیں یا اسی جگہ کہیں ہیں پر ہماری آنکھیں
 چونک گئیں ہمارے دیکھنے میں نہیں آتے و معنی قیامت کے احوال یا اس دین کا نازل ہونا۔

وان للمتقين - نا - من نفاذ - بشارتِ اخروی ہے عامتقی اور پرہیزگار۔ لوگوں کے لئے اس سے اخیار علیہم السلام کی شان کا اندازہ لگانا چاہیے کہ ان کو تو اس سے بھی زیادہ نعمتیں میسر ہونگی۔ اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے والوں اور اس کی نافرمانی سے بچنے والوں کا انجام اچھا ہوگا۔ آخرت میں ان کو دائمی نعمتوں کے باغات (جنات عدن) عطا ہونگے جن کے دروازے ان کی آمد سے پہلے ہی کھول دئے جائیں گے۔ وہ ان میں کوچوں پر تکیہ لگائے آرام کریں گے۔ اور قسم قسم کے میوے اور مشروبات سے ان کی تواسیح ہوگی۔ وہاں انہیں پاکدامن، اعیاف اور ہم عمر بیویاں ملیں گی۔ اور ان سے کہا جائے گا، یہ تمام نعمتیں وہی ہیں جن کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔ شکہ وان للطغین۔ نا۔ تخاصم

ھذل الناس۔ یہ تخویفِ خردی ہے۔ فرمانبردار مومنین کے مقابلے میں مشرکوں کا انجام نہایت برا ہوگا۔ طاعین سے سرکش کفار و مشرکین کے سردار و رؤسا مرد ہیں جو ان کو شرک کی دعوت دیتے تھے۔ وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ یہ دنیا میں تمہاری سرکشی کی سزا ہے۔ اب اس کا مزہ چکھو۔ کھولنا ہو پانی اور دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ انہیں پینے کے لئے دی جائے گی۔ اور ان کے لئے اس سے ملتے جلتے عذاب اور مشروبات کی اور بھی کمی تیار ہوں گی۔ الفساق ما یغسق من صدید اھل النار (مدارک) ولھم عذوقات او انواع عذاب اخر (روح ۲۳ ج ۲ ص ۲۳) ھذا فوج الخ جب رؤسائے مشرکین اور داعیان شرک جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ان کے بعد ان کے اتباع و ازنا ب کی فوج جہنم میں داخل کی جائیگی اور ان کے تیبوعین سے کہا جائے گا یہ فوج بھی تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہوگی تو وہ کہیں گے ان پر خدا کی مار وہ بھی رُخ میں داخل ہوئے ہیں۔ قالوا بل انتم الخ اس کے جواب میں اتباع اپنے سرداروں سے کہیں گے بلکہ تم پر خدا کی مار ہو تم ہی نے ہمیں گمراہ کیا اور تمہاری وجہی سے ہم اس بُرے انجام کو پہنچے ہیں۔ ھذا فوج مقتحمہ کلام الخ خزنة لرؤساء الکفرة فی اتباعھم ولا مرحبا بھم انھم صالوا النار کلام الرؤساء (مدارک) انتم قد مقموا لنا یعنی و تقول الاتباع للقيادة انتم بید اتم بالکفر قبلنا و شرعتموا لنا وقیل معناه انتم قد متم لنا ھذا العذاب بد عالمک ایانا الی الکفر (خازن و معالم ج ۶ ص ۲۵) ھذا قالوا ربنا الخ رؤسائے شرک کے پیرو کہیں گے اے ہمارے پروردگار، جن کی وجہ سے ہم اس انجام کو پہنچے ہیں یعنی کفر و شرک کی تعلیم دینے والوں کو جہنم کی آگ میں ہم سے دوگنا عذاب ہے۔ وقالوا مالنا الخ دنیا میں مشرکین اہل توحید کو برا سمجھتے ہیں اور توحید بیان کرنے والوں کو

ابیان حال جنات

أَجْمَعُونَ ﴿۴۲﴾ إِلَّا ابْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿۴۱﴾

اکٹھے ہو کر مگر ابلیس نے شکہ غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں

قَالَ يَا ابْلِيسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیْدِی

فرمایا اے ابلیس کس چیز نے روک دیا تجھ کو کہ سجدہ کرے اس کو جس کو میں بنا یا اپنے دونوں

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعٰلِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ

انہوں سے۔ تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجہ میں کہ بولا میں بہتر ہوں اس سے

خَلَقْتَنی مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ ﴿۴۱﴾ قَالَ فَاخْرُجْ

مجھ کو بنا یا تو نے آگ سے اور اس کو بنا یا مٹی سے کہ فرمایا تو تو نکل

مِنْهَا فَاِنَّكَ رَچِیْمٌ ﴿۴۴﴾ وَاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلَی یَوْمِ

یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ پر میری پھٹکار ہے اس جنزاکے

الدِّیْنِ ﴿۴۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلَی یَوْمِ یُجْعَلُونَ

دن تک کہ بولا اے رب مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک کہ مردے جی اٹھیں

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلَی یَوْمِ الْوَقْتِ

فرمایا تو تجھ کو ڈھیل ہے اسی وقت کے دن تک جو

المَعْلُومِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَا غُوبِیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾

معلوم ہے بولا تو قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سب کو

اَلْاَعْبَادِ لِمَنْہُمْ الْمَخْلُصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ وَاصْحَبْ اَقْوَابِ

مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چھنے ہوئے فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہے اور میں ٹھیک

لَا مَلْکَ جَہَنَّمَ مِنْکَ وَہُمْ یَتَّبَعُونَ مِنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾

ہی کہتا ہوں مجھ کو بھڑا ہے دوزخ تجھ سے اور جو ان میں تیری راہ چلے ان سب سے

قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمَسْکِلِیْنَ ﴿۱۶﴾

لو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے نہ اس پر کچھ بدلہ اور میں نہیں اپنے آپ کو بنانے والا

منزل

شر و فساد پیدا کرنے والے تصور کرتے ہیں۔ قیامت کے دن مشرکین جہنم میں اور اہل توحید جنت میں ہوں گے۔ اس وقت مشرکین اہل توحید کے بارے میں آپس میں گفتگو کریں گے اور کہیں گے کیا بات ہے آج جہنم میں ہیں وہ لوگ نظر نہیں آئے جس کو ہم دنیا میں شرارتی اور فساد دی کہا کرتے تھے۔ آنخذ تہمہ سد خرتیا الخ کیا دنیا میں ہم نے غلطی سے انکو شرارتی

موضع القرآن۔ فلا یجن تھا۔ وہ اکثر خدا کے حکم کے منکر تھے لیکن رہنے لگا فرشتوں میں۔ فلا دوما تھوں سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے۔ اللہ غیب کی اور مٹی سرد اور خاموش۔ اس نے اس کو خوب سمجھا۔ اور اللہ نے اس کو پسند رکھا۔ فلا یعنی تب تک پھٹکار پڑتی جاوے گی تیرے اعمال سے۔ یہاں سے نکل یعنی بہشت سے فرشتوں کی صحبت میں جانا تھا۔ اب نکالا گیا۔

سمجھ کر ان کا مذاق اڑایا لیکن حقیقت میں نیک لوگ تھے۔ اور آج وہ جنت میں ہیں۔ یا وہ ہیں تو کہیں دوزخ ہی میں لیکن نظر نہیں آئے۔ و المعنی ما لنا لا نرہم فی النار الیسوا فیہا فلذلک لا نرہم۔ بل اذا عنت عنہم ابصارنا فلا نرہم۔ وہم فیہا (روح ج ۳ ص ۲۳) لکن ان ذلک الخ اہل جہنم کی یگفتگو، لہذا ہمایان شرک اور ان کے پیروں کا باہمی جھگڑا اور دوزخیوں کا موحدین اور مبلغین توحید کے بارے میں سوال و جواب پر سب برحق ہے اور ضرور ہوگا۔ فلا قل انما۔ تا۔ العزیز الخفاد۔ دلائل عقلی و نقلی اور وحی کے بعد دعویٰ سورت کا بصراحت ذکر ہے۔ دلائل سابقہ سے ثابت ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام تو بوقت مصائب خود اللہ کو پکارتے اور اس کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی موجود برحق، کار ساز اپنی صفات میں یگانہ اور سب پر غالب ہے۔ ساری کائنات کا مالک ہے۔ سائے جہاں میں منصرف و مختار وہی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع قابہر نہیں ہو سکتا۔ قل هو الہم صمیر ہوا آیات سابقہ کے مضمون یعنی دعوت توحید کے کنایہ ہے یعنی مسئلہ توحید ایک نہایت اہم اور عظیم الشان امر ہے جس کی میں تمہیں باہر الہی خبر دے رہا ہوں اور وہ اس لائق ہے کہ اسے دل و جان سے قبول کیا جائے۔ اور اس سے تعارف نہ کیا جائے لیکن تم اپنی کم عقلی اور بے بنیادی سے اس کو پس پشت ڈال رہے ہو (ہو) ای ہذا الذی انبأ تکم بہ من کوئی رسول (مذہب) اور ان اللہ واحد لا شریک لہ (روح، مدارک) لکن ما کان لی الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے بشرط کہ کہتے اگر تو واقعی خدا کا پیغمبر ہے اور تمہارے پاس وحی آتی ہے تو میں بتاؤں جس عذاب سے تو میں ڈرتا ہوں وہ کب لے گا۔ جواب دیا گیا کہ بے شک میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے لیکن ملارا علی میں جو کچھ ہو رہا ہے مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ اس لئے میں نہیں بتا سکتا کہ عذاب کب لے گا۔ اور اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے نازل ہوتی ہے کہ میں اس کا پیغمبر اور بشیر و نذیر ہوں لکن اذ قال الخ یہاں سے فرشتوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھی اللہ کے حکم کے بندے ہیں۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ فقعوا۔ قعوا، وقع یقع (فتح) سے جمع مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے۔ ای فاسقطوا لہ (روح) اللہ نے تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں اور خلافت ارضی کو اس کے سپرد کرنے والا ہوں۔ لہذا جب میں اس کی شکل و صورت کو مکمل کر کے اس میں روح پھونک دوں اور وہ ایک

ان هو الا ذکر للعالمین ۸۹ وکتعلمن نبأ بعد حین ۹۰

یہ تو ایک فہمائش ہے سارے جہاں والوں کو اور معلوم کر لو گے اس کا احوال سمجھو ڈیر کے پیچھے ہے

سورۃ الزمر مکیہ ۲۹ وکتعلمن نبأ بعد حین ۹۰

سورہ زمر میں نازل ہوئی اور اس میں پچھتر آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۱ اِنَّا اَنْزَلْنٰ

آنا نازل ہے کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہے حکمتوں والا ہم نے اتاری ہے

اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاَعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لِّہِ الدِّیْنَ ۲

تیری طرف کتاب تمہیک تمہیک سو بندگی کر اللہ کی خالص کر اس سے واسطے بندگی

اِلَّا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖ

سنتنا ہے اللہ ہی کے لئے ہے بندگی خالص وہ اور جنہوں نے پکڑ رکھے ہیں اس سے دے ہے

اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُہُمْ اِلَّا لَیُقَرَّبُوْنَآ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی

حمایتی کہ ہم تو ان کو پوجتے ہیں اس واسطے کہ ہم کو پہنچا دیں اللہ کی طرف

اِنَّ اللّٰهَ یُحْکِمُ بَیْنَهُمْ فِی مَا هُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۳ اِنَّ

قریب کے دے میں بے شک اللہ فیصلہ کرے گا ان میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے ہیں البتہ

اللّٰہُ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ کٰذِبٌ کَفّٰرٌ ۴ لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ

اللہ راہ نہیں دیتا اس کو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا اگر اللہ چاہتا ہے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَکَدًا اِلَّا اَصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۵

کہ اولاد کرے تو چن لیتا اپنی خلقت میں سے جو کچھ چاہتا

سُبْحٰنَہٗ وَہُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۶ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہ پاک ہے وہی ہے اکیلا دباؤ والا ط بنا سے آسمان ہے

۵۹

۱۰۲۰

۲۳

نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی موجود برحق، کار ساز اپنی صفات میں یگانہ اور سب پر غالب ہے۔ ساری کائنات کا مالک ہے۔ سائے جہاں میں منصرف و مختار وہی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع قابہر نہیں ہو سکتا۔ قل هو الہم صمیر ہوا آیات سابقہ کے مضمون یعنی دعوت توحید کے کنایہ ہے یعنی مسئلہ توحید ایک نہایت اہم اور عظیم الشان امر ہے جس کی میں تمہیں باہر الہی خبر دے رہا ہوں اور وہ اس لائق ہے کہ اسے دل و جان سے قبول کیا جائے۔ اور اس سے تعارف نہ کیا جائے لیکن تم اپنی کم عقلی اور بے بنیادی سے اس کو پس پشت ڈال رہے ہو (ہو) ای ہذا الذی انبأ تکم بہ من کوئی رسول (مذہب) اور ان اللہ واحد لا شریک لہ (روح، مدارک) لکن ما کان لی الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے بشرط کہ کہتے اگر تو واقعی خدا کا پیغمبر ہے اور تمہارے پاس وحی آتی ہے تو میں بتاؤں جس عذاب سے تو میں ڈرتا ہوں وہ کب لے گا۔ جواب دیا گیا کہ بے شک میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے لیکن ملارا علی میں جو کچھ ہو رہا ہے مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ اس لئے میں نہیں بتا سکتا کہ عذاب کب لے گا۔ اور اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے نازل ہوتی ہے کہ میں اس کا پیغمبر اور بشیر و نذیر ہوں لکن اذ قال الخ یہاں سے فرشتوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھی اللہ کے حکم کے بندے ہیں۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ فقعوا۔ قعوا، وقع یقع (فتح) سے جمع مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے۔ ای فاسقطوا لہ (روح) اللہ نے تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں اور خلافت ارضی کو اس کے سپرد کرنے والا ہوں۔ لہذا جب میں اس کی شکل و صورت کو مکمل کر کے اس میں روح پھونک دوں اور وہ ایک

کار انسان کی صورت میں ظاہر ہو جائے تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ سجدہ بغیر اللہ کی پوری تحقیق سورہ یوسف کی تفسیر حاشیہ نمبر (۸۳) میں گذر چکی ہے۔ فسجدوا للربک الخ چنانچہ جب آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل ہوئی تو تمام فرشتے یکجا آ کر سجدہ ہو گئے۔ لکن ابلیس الخ یہ جہنم کا حال ہے کہ ابلیس جو بہت بڑے اور اونچے رتبے کا مالک تھا۔ بڑا عبادت گزار اور مقرب تھا۔ صد ہزار سال ابلیس لے گیا۔ بودا ابدال میر المؤمنین۔ لیکن اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ملعون و مطرود ہوا۔ اس لئے وہ بھی شفیع غالب نہیں بن سکتا۔ یا اس کا ربط یہ ہے کہ

موضع قرآن و بیٹیاں کیوں لیستا چینی چینی لیستا بیٹے ۱۲

فتیہ الرحمن و یعنی مقبول نزدیک و ست ۱۲ و یعنی بغیر شرک ۱۲

دیکھو شیطان کی پیروی نہ کرو اور دعویٰ توحید کو مان لو۔ استکبر۔ ابلیس نے تکبر کیا۔ اور آدمؑ خاکی کو اپنے مرتبے سے کم جان کر خفیر سمجھا۔ وَكَانَ اٰی و صادمٰنہم باسْتِكْبَارِہٖ و تعاضبہ علی امر اللہ تعالیٰ (روح ج ۲۳ ص ۲۲۵) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں غرور و استکبار کی وجہ سے کافر ہو گیا یا کان اپنے اصل ہی پر ہے اور مطلب یہ کہ ابلیس علم الہی میں ٹھہری کافر۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس سے استکبار کا صدور ہوگا۔ و جیوزان یکون المعنی وکان من الکافرین فی علمہ اللہ تعالیٰ لعلہ عزوجل انہ سیعیبہ و یصدر عنہ ما یصدر باختیارہ و خبت طویتہ و استعدادہ (روح) لہ قال یا ابلیس الخ فرمایا۔ اے ابلیس! جس آدم کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے تو نے اس کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ کیا تو نے اس سے بڑا بننے کی کوشش کی ہے۔ یا تو واقعی اس سے فائق ہے اس لئے اس کو سجدہ نہیں کیا؟ تکبروت من غیر استحقاق او کنت ممن علا و استحق التتفوق (بیضاوی) قال انلخیر منہ الخ ابلیس نے جواب دیا کہ میں واقعی آدم سے افضل ہوں کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے۔ اور ظاہر ہے کہ آگ مٹی سے افضل ہے۔ قال فاخرج الخ فرمایا۔ یہاں (جنت یا آسمان) سے نکل جا۔ تو رحمت و کرامت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور قیامت تک کیلئے لعنت و علامت کا مورد قرار دیدیا گیا ہے۔ قال رب الخ ابلیس نے عرض کی۔ ہاں اے قیامت تک مجھے مہلت دیدے اور مجھے طویل زندگی عطا فرمائے۔ فرمایا، قیامت تک نہیں بلکہ فنائے عالم یعنی نفعی اولیٰ تک تجھے مہلت ہے۔ کہنے لگا مجھے تیرے غلبہ و سلطان کی قسم میں بھی اس آدم کی اولاد کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا، ابستہ تیرے مخلص بندے میری دسترس سے باہر ہوں گے۔ قال فالحق الخ فالحق مبتدا ہے اور یمینی اس کی خبر مقدر ہے۔ فرمایا میری قسم بھی سراپا حق ہے۔ اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ لاملائن جہنم الخ قسیم مقدر کا جواب ہے۔ ای واللہ لاملائن۔ فالحق قسمی قسم ہے اور لاملائن اس کا جواب ہے۔ اور والحق اقول جملہ معترضہ (روح، بیضاوی، قرطبی، جلالین) منك، من جنسك وهم الشیاطین (و من تبعك منهم) من ذریۃ آدم (مدارک ج ۳ ص ۳۳) مجھے اپنی ذات کی قسم میں بھی جہنم تیری ذریت اور اولاد آدم میں سے تیری پیروی کرنے والوں ہی سے بھروں گا۔ نہہ قل ما اسئلکم الخ اس ناصحانہ وعظ و تبلیغ پر میں تم سے کچھ مواضع نہیں مانگتا اور نہ تکلف اپنے پاس سے بانٹیں بنا کر تمہیں سناتا ہوں۔ بلکہ یہ تو اللہ کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے ایک نصیحت نامہ ہے۔ جیسا کہ ابتداء سورت میں فرمایا۔ والقمران ذی الذکر۔ سورت کی انتہا، ابتداء سے متعلق ہے۔ اہہ ولتعلمن الخ حین سے موت یا قیامت مراد ہے۔ یعنی اب دنیا میں تو نہیں مانتے ہو لیکن ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اپنے کفر و انکار کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ اور قرآن میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کی سچائی کا بچشم خود مشاہدہ کر لو گے۔ لیکن اس وقت تلافی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ و آخر دعوت ان الحمد للہ رب العالمین۔

سُورَةُ هٰٓ فِي آيَاتِ تَوْحِيدٍ وَرَأَىٰ خُصُوصِيًّا

- ۱- اَجَعَلَ الْاِلٰهَةَ الْاِلٰهًا وَاٰحِدًا (۱۴) نفی شرک فی التصرف۔
- ۲- اَمْرٌ عِنْدَهُمْ خَزَاۗئِنٌ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ تا — فَلَیْبَرْتَقُوۗا فِی الْاَسْبَابِ ۝ نفی شرک فی التصرف۔
- ۳- وَمَا مِنْ اِلٰهٍ تا — الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ (۵۷) نفی شرک فی التصرف و نفی شفاعت قہری۔

سورۃ زمر

ربط | سورۃ زمر کا سورۃ صس کے ساتھ نامی ربط یہ ہے کہ سورۃ صس میں واضح کیا گیا کہ جن کو تم شفعاء سمجھتے ہو وہ تو خود بطور امتحان و ابتلا بعض جسمانی نکال برف میں ماخوذ ہیں اسلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں۔ اب سورۃ زمر میں بیان کیا جائے گا کہ اہل توحید اور اہل شرک (غیر اللہ کو شفیع غالب ماننے والے وغیرہ) مختلف گروہوں (زمر) میں بٹ جائیں گے۔ اہل توحید جنت میں اور اہل شرک جہنم میں جائیں گے۔ سورۃ زمر کو ماقبل کے ساتھ معنوی ربط یہ ہے کہ سورۃ سبأ میں نفعی شفاعت قہری کا مضمون مذکور تھا اور سورۃ فاطر میں بطور تفریح مذکور تھا کہ کار ساز اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ اس کے بعد سورۃ یسین، صفات اور صس سورۃ سبأ پر مرتب ہیں۔ کیونکہ ان تینوں سورتوں میں علی سبیل ترقی نفعی شفاعت قہری کا ذکر ہے۔ اور سورۃ زمر سورۃ فاطر پر مرتب ہے۔ اور اس کا کچھ حصہ سورۃ سبأ پر بھی مرتب ہے، یعنی والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیمقربونا الی اللہ زلفی (۱۴) اور آمزخذوا من دون اللہ شفعاء (۵۷) جب اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور کار ساز نہیں اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے تو ہر قسم کی عبادت صرف اسی کی بجا لاؤ اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔

خلاصہ | تمہید مع ترغیب، ذکر دعویٰ تین بار، تفریح بر دعویٰ، دلائل عقلیہ علی سبیل ترقی سات۔ بیان ثمرہ دلائل چار بار۔ چھ دلائل وحی۔ ایک دلیل نقلی ضمنا۔ بیان زجر چار بار۔ تقابل مؤمنین و کافرین تین بار۔ ترغیب الی الہجرت۔

تفصیل

تفصیل الکتب الخ تمہید مع ترغیب۔ یہ بہت بڑے غالب و حکیم کا حکمنامہ ہے اسے مانو۔ اس سورت کو مضمون کے اعتبار سے چھ سلسلہ کے مضامین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) سلسلہ مضمون ذکر دعویٰ (۲) سلسلہ دلائل عقلیہ (۳) سلسلہ دلائل وحی (۴) سلسلہ بیان ثمرانہ سلسلہ ذکر زجرات اور (۶) سلسلہ تقابل بین المؤمنین و المشرکین۔

۱۔ سلسلہ مضمون ذکر دعویٰ

دعویٰ سورت کو تین بار ذکر کیا گیا ہے۔ اول فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین (۱۴) یہ دعویٰ سورۃ البقرہ پر متفرع ہے۔ جب اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب و کار ساز نہیں۔ اور کوئی اس کی بارگاہ میں شفیع قابہ نہیں تو صرف اسی کی عبادت کرو۔ الا اللہ الدین الخالص۔ یہ تہنیت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ هو اللہ الواحد القہار۔ یہ دعویٰ پر تفریح ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور سب پر غالب ہے۔ ذکر دعویٰ دوسری بار۔ قل اللہ اعبد مخلصا لہ دینی (۲۴) میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرو گے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرو گے۔ ذکر دعویٰ تیسری بار۔ قل افغیر اللہ تاءمرونی اعبد ایہا الجاہلون (۷۷) یہ اعادہ دعویٰ بطور زجر ہے۔ اے نادانو! اتنے واضح دلائل کے باوجود تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

۲۔ سلسلہ دلائل عقلیہ علی سبیل ترقی۔

پہلی عقلی دلیل۔ خلق السموات والارض۔ تا۔ الا هو العزیز الخفادہ (۱۴) زمین و آسمان کو اللہ نے پیدا فرمایا۔ یہ دن رات کی آمد و رفت اور سورج اور چاند کا مبعود معین تک چلنا یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس کائنات میں غور و فکر کرو۔ یہ سب اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کے دلائل ہیں۔

دوسری عقلی دلیل۔ خلقکم من نفس واحدۃ۔ تا۔ فی ظلمت ثلاث (۱۴) یہ دلیل اول سے بطور ترقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نظام شمسی کو پیدا فرمایا بلکہ خود نہیں بھی اسی نے پیدا فرمایا۔ رحم مادر میں مختلف حالات سے گذر کر تمہاری پیدائش کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

تیسری عقلی دلیل۔ الانسان اللہ انزل۔ تا۔ لذکر لاولی الالباب (۲۴) یہ دوسری دلیل سے بطور ترقی ہے۔ اللہ نے تمہیں پیدا کر کے ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ تمہاری زندگی کی تمام ضروریات خصوصاً خوراک بھی مہیا فرمادی۔ اس لئے صرف اسی کی عبادت بجا لاؤ۔ ضروب اللہ مثلا دجلا الخ (۳۷) تمہیں ہر لئے مؤمن و مشرک۔

چوتھی عقلی دلیل۔ ولئن سالتہم۔ تا۔ ليقولن اللہ ط (۴۷) یہ دلیل علی سبیل الاعتراف من الخضم ہے۔ جب تم مانتے ہو کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو لا محالہ اس کے سوا کوئی معبود اور پکار کے لائق بھی نہیں ہوگا۔

پانچویں عقلی دلیل۔ اللہ ینسوفی الارض۔ تا۔ یتفکرون (۵۷) پہلی و دوسری دلیل میں ابتدائی حالات کا ذکر تھا۔ اب اس دلیل میں انسان کی انتہائی حالت کا ذکر ہے حاصل یہ کہ انسان کی ابتداء و انتہاء اللہ تعالیٰ کے تصرف اختیار میں ہے اس لئے وہی معبود برحق ہے۔

چھٹی عقلی دلیل۔ اولم یعلموا۔ تا۔ یؤمنون (۵۷) انسان کے ابتدائی اور انتہائی حالات کے بعد اس دلیل میں اس کے درمیانی حالات کا ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی میں انسان کو وزی یسنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور جو خالق و رازق ہو وہی معبود ہو سکتا ہے۔

ساتویں عقلی دلیل۔ اللہ خالق کل شیء۔ تا۔ لہ مقالید السموات والارض ط (۶۷) ہر چیز کا خالق بھی وہی ہے اور ہر چیز کا محافظ و مگران بھی وہی ہے۔ لہذا

سب کا مجبور بھی وہی ہے۔

۳۔ سلسلہ دلائل وحی

پہلی دلیل وحی۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق الخ (۱۷) ہم نے آپ پر ایک عظیم الشان کتاب نازل فرمائی جس کا سب سے اہم اور اولین پیغام یہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ یہ سلسلہ کسی کا خود ساختہ نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔
 دوسری دلیل وحی۔ قل اتی امرت ان اعبد الله۔ تا۔ اول المسلمین ۵ (۲۴) مجھے وحی کے ذریعے سے حکم دیا گیا ہے کہ میں خالصتہً خدائے واحد کی عبادت کروں اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص عبادت کا مسئلہ میرا من گھڑت نہیں، بلکہ من عند اللہ ہے۔
 تیسری دلیل وحی۔ انزل احسن الحدیث۔ تا۔ فما له من هادہ (۳۶) یہ عمدہ اور پرتاثر کتاب اللہ نے نازل فرمائی ہے۔ ایمان والے اس کی آیتیں سن کر کانپ بٹھتے ہیں۔ یہ کتاب میں نے اپنے پاس سے نہیں بنائی۔
 چوتھی دلیل وحی۔ انا انزلنا الیک الكتاب للناس بالحق (۴۶) ہم نے آپ پر پیغام حق کے ساتھ یہ عمدہ اور پرتاثر کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ آپ تو ہمارا پیغام سناتے ہیں اپنی طرف سے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔
 پانچویں دلیل وحی علی سبیل لرتنی۔ واتبعوا احسن ما انزل الیک من ربک (۶۶) یہ ترقی من الادنی الی الاعلیٰ ہے۔ پہلے فرمایا اعلان کرو کہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کہتا ہوں اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ پھر فرمایا کیسی عمدہ اور پرتاثر کتاب ہے (دلیل وحی سوم) یہاں فرمایا اس احسن و اعلیٰ کتاب کی دل و جان سے پیروی کرو۔
 چھٹی دلیل وحی۔ ولقد اوحی الیک۔ تا۔ وکن من الشاکرین ۵ (۷۷) اللہ کی جانب سے میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ شرک سے تمام اعمال صالحہ منقطع ہو جائے ہیں جس طرح توحید کی طرف اللہ کے حکم سے دعوت دیتا ہوں۔ اسی طرح شرک کا رد بھی اسی کے حکم ہی سے کرتا ہوں۔ اس دلیل وحی کے ضمن میں دلیل نقلی بھی آگئی والی الذین من قبلک انبیاء سابقین علیہم السلام پہنچی یہ وحی نازل کی گئی کہ شرک سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

۴۔ سلسلہ بیان ثمرات دلائل

ثمرات چار ہیں۔ پہلے دو چھوٹے اور آخری دو بڑے۔

پہلا چھوٹا ثمرہ لا الہ الا هو (۱) یہ پہلی دو عقلی دلیلوں کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ ان دونوں دلیلوں سے واضح ہو گیا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
 دوسرا چھوٹا ثمرہ۔ الحمد لله (۳) تیسری عقلی دلیل اور تمثیلی مومن و کافر کے بعد دلیل اور تمثیلی کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے کہ ان سے معلوم ہو گیا کہ تمام صفات کاسازی اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔
 پہلا بڑا ثمرہ قل افرأیت ما تدعون۔ تا۔ ینوکل المتوکلون ۵ (۴۶) گذشتہ دلائل سے واضح اور روشن ہو گیا کہ ساری کائنات میں منتصرف و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہذا اللہ کے سوا مشرکین جن کو پکارتے ہیں وہ تکلیف کو دور کرنے اور نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے۔
 دوسرا بڑا ثمرہ قل اللهم فاطر السموات والارض۔ تا۔ یختلفون ۵ (۵۷) یہ لوگ ایسے روشن اور واضح دلائل سے بھی نہیں مانتے اور انکار و جحود پھر ہیں۔ اس لئے آپ اللہ سے عرض کریں کہ اے اللہ! ہمارے اور ان کے درمیان آخری فیصلہ قیامت کے دن تو ہی فرمائے گا۔

۵۔ سلسلہ بیان زجرات

زجر اول والذین اتخذوا من دونہ اولیاء۔ تا۔ من ہو کاذب کفارہ (۱۷) مشرکین جو خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان معبودوں کو بالاستقلال مستحق عبادت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کی عبادت و تعظیم کو قرب خداوندی کا ذریعہ و وسیلہ اور ان کو عند اللہ شفیع سمجھتے ہیں۔ فرمایا دنیا میں دلائل سے انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ آخرت میں ان کو جہنم میں ڈال کر اس اختلاف کا قطعی فیصلہ کروں گا۔
 زجر دوم واذا مس الانسان ضر۔ تا۔ عن سبیلہ (۱۷) جب مشرک آدمی پر مصیبت آتی ہے تو وہ خود ساختہ شفعار سے مایوس ہو کر معبود حق کو پکارتا ہے لیکن اللہ اس کو اپنی مہربانی سے مصیبتوں سے نجات عطا فرمادیتا ہے تو وہ خدا کو بھول جاتا ہے۔ اور خدا کے انعامات کو معبودان باطل کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔
 زجر سوم اما اتخذوا من دون الله شفعاء۔ تا۔ اذا هم یکتنبثون ۵ (۵۷) یہ زجر اول کی تشریح ہے۔ مشرکین اپنے معبودان خود ساختہ کو عند اللہ شفیع غالب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ سراپا عاجز ہیں اور کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔
 زجر چہارم فاذا مس الانسان ضر۔ تا۔ ولکن اکثرہم لا یعلمون ۵ (۵۷) یہ زجر بطور تکرار ہے۔ مشرک انسان جب معبودان باطل سے مایوس ہو کر اپنی مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرما کر اس کو مصیبت سے نجات عطا فرماتا ہے تو وہ اس کا میاں کو اپنے علم و فہم کا کمال قرار دیتا ہے اور کہتا ہے میں نے فلاں جیلہ کیا۔ اور فلاں بزرگ کو سفارشی بنایا جس کی وجہ سے مصیبت ٹل گئی۔

۶۔ سلسلہ تقابل بین المؤمن و الکافر

اول۔ امن ہو قانت۔ تا۔ انتہایت گذرا و لو الا للاب (۱۷) دلیل کے بعد مؤمن و کافر کی صفات میں تقابل کا ذکر کیا گیا۔ ایک وہ (مؤمن) ہے جو راتوں کو اللہ کی بارگاہ میں سر بہ سجود ہوتا اور عبادت کرتا ہے اور آخرت کے غدا تک ڈرتا اور رحمت خداوندی کی امید رکھتا ہے۔ اس کے مقابلے میں کافر ہے جو ان صفات سے عاری ہے۔

دوم۔ ا فمن شرح الله صدره (۵)۔ تا۔ ضلل مبين (۳۷) ایک وہ مؤمن ہے جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے۔ اور اس کا سینہ نور اسلام سے منور ہو چکا ہے۔ اور ایک وہ کافر ہے جس کا دل پتھر کی مانند سخت ہے۔ اور اس میں قبول اسلام کی صلاحیت ہی موجود نہیں۔ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

تسوم۔ ا فمن يتقى بوجهه سوء العذاب يوم القيمة (۳۷) ایک وہ کافر ہے جس کے دونوں ہاتھ قیامت کے دن اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہو گئے اور جہنم کی آگ سے وہ اپنے چہرے کی اوٹ سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے مقابلے میں مؤمن ہے جو عذاب جہنم سے مامون و محفوظ رہے گا۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

ابتداء سورت میں دو دلیلوں کے بعد ثمرہ بیان کیا گیا اور سورت کے آخر میں تمام دلائل کے بعد بھی ثمرہ بیان کیا گیا۔ سبحنہ و تعالیٰ عما یشرکون (۵) تاکہ معلوم ہو جائے کہ تمام دلائل دعویٰ کو صراحت سے ثابت کر رہے۔ اس سورت میں وارض الله واسعتہ (۲۷) ہجرت کی ترغیب کی طرف اشارہ ہے۔ سورت میں جا بجی تخولیف و تبشیر کا بھی ذکر ہے۔

تہ۔ تنزيل الخ تنزيل الکتب مبتدا۔ من الله خبر ہے۔ یا تنزيل مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اور من الله الخ تنزيل کے متعلق ہے۔ قال الفراء والزجاج هو مبتدأ وقوله تعالى (من الله العزيز الحكيم) خبرہ۔ او خبر مبتدأ محذوف۔ ای هذا المذکور تنزل، (و من الله) متعلق بتنزيل والوجه الاول اوجه (روح ج ۲۳ ص ۲۳) یہ تہدیت ترغیب ہے۔ یہ حکم نامہ اس بادشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب و سب کچھ جاننے والا ہے۔ اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔ اس نے اب تک اگر معاندین کو نہیں پکڑا تو اس میں حکمت ہے کہ منکرین کو مزید غور و فکر کا موقع مل جائے اور وہ لا و لا ست پر آجائیں۔ اس لئے اس غالب و حکیم بادشاہ کے حکمائے کو مان لو۔

تہ۔ انا انزلنا الخ یہ پہلی دلیل تھی ہے۔ یہ کتاب جو سراپا حق ہے اور عقائد اور احکام حق پر مشتمل ہے، ہم نے نازل فرمائی ہے۔ آپ جو کچھ بیان فرماتے ہیں ہم اے حکم سے بیان فرماتے ہیں اپنے پاس سے کچھ نہیں کہتے۔ فاعبد الله مخلصا لہ الدین۔ یہ دعوائے سورت کا پہلی بار ذکر ہے۔ سورت کا یہ دعویٰ پہلی سورتوں پر عموماً اور سورۃ فاطر پر خصوصاً متفرع ہے۔ سورۃ سبأ، یسین، صافات اور ص میں ثابت کیا گیا کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شیخ تاہر نہیں۔ اور سورۃ فاطر میں بیان کیا گیا، لہذا اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب و رکار ساز نہیں جب ثابت ہو گیا کہ اس کے سوا کوئی کارساز اور عالم الغیب نہیں اور نہ کوئی اس کی بارگاہ میں شیخ غالب ہے تو غالبہ صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک بناؤ اور لوگوں کو بھی اسی خالص توحید کی دعوت دو۔ ای فاعبد الله وحده لا شریک لہ و ادع الخ الخ الی ذلک و اعلمہم انہ لا تصلم العبادۃ الا لہ وحده و انہ لیس لہ شریک و لا عدیل و لا ندید (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷)

تہ۔ الا للہ الخ تینبیہ ہے کہ عبادت خالصتہ اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔

۵۔ والذین اتخذوا الخ یہ زجر اول ہے اور اس کے آخر میں تخولیف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ اسم موصول سے مشرکین اور اولیاء سے مشرکین کے مزعومہ کارساز مراد ہیں۔ خواہ فرشتے ہوں یا پیغمبر یا اولیاء کرام۔ فالوصول عبادۃ عنہم ثلاثۃ احياء من المشرکین، عامر و کنانہ و بنی سلمۃ) او عبادۃ عمما یعمہم و اضراہم من عبدة غیر اللہ سبحانہ و ہوا الظاہر فیكون الا ولیاء عبارة عن کل معبود باطل کا الملکۃ و عیسیٰ علیہم السلام و الا صنم (روح ج ۲۳ ص ۲۳) امام قتادہ رح فرماتے ہیں۔ جب مشرکین سے پوچھا جاتا کہ تمہارا خالق و مالک کون ہے؟ اور زمین و آسمان کس نے پیدا کیا۔ اور آسمان سے عینہ کون برساتا ہے؟ تو کہتے! اللہ! پھر ان سے کہا جاتا کہ پھر غیر اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ تو جواب دیتے، لیقربونا الی اللہ زلفی و یشفعوا لنا عندک (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۳) ہم ان خود ساختہ معبودوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ سفارش کر کے ہیں بارگاہ خداوندی میں مقرب بنا دیں اور ہمارے دنیوی کام اس سے کرا دیں۔ کیونکہ آخرت کے وہ قائل ہی نہ تھے۔ ای انہما یجملہم علی عبادتہم لہم انہم عمد و الی اصنامہ اتخذ و ہا علی صور الملائکۃ المقربین فی زعمہم فجد و اتلک الصور تنزیلا لذلک منزلة عبادتہم الملکۃ لیشفعوا لہم عند اللہ تعالیٰ فی نصرہم و رزقہم و ما ینوبہم من امور الدنیا فاما المعاد فکانوا جاہدین لہ کافرین بہ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷) زلفی، لیقربونا کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظ۔

تہ۔ ان اللہ الخ یہ تخولیف اخروی ہے۔ دنیا میں مشرکین دلائل سے تو مانتے نہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شیخ غالب نہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اس لئے محقق و مبطل کے درمیان آخری اور قطعی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ ان اللہ یحکم بینہم و بین المسلمین فی ما ہم یختلفون فی امر الدین بادخال المحق الجنة و المبطل النار (منظہری۔ بیضاوی) ان اللہ لا یہدی الخ جو لوگ ازراہ ضد و عناد کفر و افتراء (اللہ کے لئے نائب یا شفیع غالب ثابت کرنا) پراڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔

تہ۔ لو ادا اللہ الخ اس میں مشرکین کے گذشتہ دعویٰ کا بطلان واضح کیا گیا ہے کہ اگر بضر محال اللہ تعالیٰ کو منظور ہونا کہ کسی کو اپنا نائب بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا اپنی نیابت کے لئے منتخب فرماتا۔ آخر تمہارے خود ساختہ معبود ہی کیوں اس کے نائب بن گئے۔ سبحنہ الخ یہ مذکورہ دعویٰ پر تفریح ہے یعنی اللہ تعالیٰ شریک اور نائب سے پاک ہے۔ وہ وحدہ لا شریک ہے۔ اور تمہارے بے نیاز ہے۔ اس کو نائب کی ضرورت ہی نہیں۔

تہ۔ خلق السموات الخ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بلا شریک غیرے استحقاق عبادت پر دلالت کرتی ہے۔ البتہ اس میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ زمین و آسمان کو اس نے عبت اور بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ بلکہ اس ساری کائنات کو اس نے ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگ کائنات کے

ذریعے سے صانع عالم کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر استدلال کریں۔ بالحق ای متلبسا بالحق غیر عاقل بل لیکون دلیلا علی الصانع (مظہری ج ۸ ص ۸۷) وہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں چھپا دیتا ہے۔ سورج اور چاند بھی اس کے مطیع امر ہیں۔ اور اس کے حکم سے دونوں اپنے اپنے دورے کی تکمیل میں رواں ہواں ہیں۔ یہ کارخانہ عالم جس عزیز و غفار نے پیدا کیا ہے۔ اور جو اس میں متصرف و مختار ہے وہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے۔ وہ خلق کو الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اول سے علی سبیل الترتیب یعنی اس نے نہ صرف زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ بلکہ تمہارا خالق بھی وہی ہے۔ اپنی پیدائش میں غور و فکر کرو کہ کس کمال قدرت اور حسن تدبیر سے اس نے تمہاری ابتداء

ایک جان (حضرت آدم علیہ السلام) سے فرمائی۔ اور پھر بشری سلسلہ نسل کو زوہدین کے ذریعے سے آگے بڑھایا۔ پھر رحم مادر میں نطفہ سے لے کر کمال تکلیف تک جو مختلف حوالہ میں آتے ہیں ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی دلیل ہے۔ پھر اس نے تمہارے فائدے کی خاطر مختلف انواع و اقسام کے چوپائے پیدا فرمائے۔ جن کا تم گوشت کھاتے، دودھ پیتے اور بعض سے اس کے علاوہ سواری اور بار برداری کا کام بھی لیتے ہو۔ وہ اللہ جس نے محض اپنی مہربانی سے اور اپنی قدرت کاملہ سے یہ سب کچھ کیا، وہی ساری کائنات کا مالک اور وہی تمہارا معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ من نفیہ احد حضرت آدم علیہ السلام منہا ضمیر نفس واحد کی طرف راجع ہے اور اس کا مصنف مقدر ہے۔ ای من جنسہا یعنی جنس آدم و بشر ہی سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا۔ انزل قال سعید بن جبیر خلق (قرطبی) ثملنیة ازواج چوپایوں کی یہ آٹھ انواع سورہ انعام ع میں مفصل گذر چکی ہیں یعنی ایل (اونٹ، اونٹنی) بقدر گائے بیل، بھینس، بھینسا بھی بقریں داخل ہیں) ضأن۔ (ذبی ذنبہ اور بھیر مینڈھا) معزز بکری بکرا خلقا من بعد خلق۔ نطفہ سے علقہ (خون منجمد) علقہ سے مضغہ (بوٹی) مضغہ سے عظام (ہڈیاں) اور پھر اس ڈھلپنے سے انسان تام الخلقہ اسکی تفصیل سورہ مؤمنون ع ۱ میں مذکور ہے فی ظلمات ثلاث۔ تینوں اندھیروں سے پیٹ، رحم اور مشیمہ (وہ پردہ جس میں جنین محفوظ ہوتا ہے) کے اندھیرے مراد ہیں (روح، جامع وغیرہ) نہ ذلک اللہ الخ تینبہہ ہے۔ اور دلائل مذکورہ کا اجمالاً استحضار ہے تاکہ اس پر آئندہ حکم اور ثمرہ مرتب ہو سکے۔ صفات بلا سے متصف ذات بابرکات ہی تمہارا رب اور مالک ہے اور اس کائنات میں اور خود تمہارے اندر وہی متصرف ہے

۱۰۲۵ الزمرہ ۳۹

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً ۚ أَزْوَاجًا يَخْلُقَكُمْ فِي بَطُونٍ بِمُؤْتَمِرَةٍ ۖ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ نَّحْوِ ذَٰلِكَ ۚ إِنَّكُمْ لَعِندَ اللَّهِ لَمَعْرُوفُونَ ۝ ۶ ۚ إِنَّ تَكْفُرًا فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي وَعَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ ۗ أَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ لَمَنًّا ۚ وَلَا يُذِرُ الْكَافِرِينَ سُلٰمًا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ إِنَّ سَاءَ مَهْرًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ

اور زمین ٹھیک لپٹتا ہے رات کو دن پر اور لپٹتا ہے دن کو رات پر اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک گھنٹہ کی مدت پر سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا بنا یا تم کو نفیس واحدہ تم جعلا منہا زوجہا و انزل لکم من الانعام ثمنیة ازواج پھر بنایا اسی سے اس کا جوڑا اور ان کے ہمارے ہر ایک سے چوپاؤں سے آٹھ نر و مادہ بتاتا ہے تم کو ماں کے اہمیت تم خلیقا من بعد خلق فی ظلمات ثلاث بیٹ میں ایک طرح پر دوسری طرح کے پیچھے تین اندھیروں کے بیچ وہ ذلکم اللہ ربکم کہ الملک لا الہ الا هو فانی وہ اللہ ہے رب تمہارا اسی کا راجح ہے نہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوائے پھر تضرعون ان تکفروا فان اللہ عنی عنکم کہاں سے پھرے جاتے ہوں اگر تم منکر ہو گئے اللہ تو اللہ پر وفا نہیں رکھتا تمہاری ولا یرضی لعیبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کا منکر ہونا اور اگر اس کا حق مانو گے تو اس کو تمہارے لکم ولا تزر وازرۃ وازرۃ اخری ثم الی ربکم لئے پسند کرے گا اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھائے والا بوجہ دوسرے کا لہ پھر اپنے رب کی طرف تم کو مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون ان ساء مہرا بما کنتم تعملون مہر مانا ہے تو وہ جتنا لگے گا تم کو جو تم کرتے تھے مقرر ہے تم کو

منزل ۶

لا الہ الا هو۔ یہ دلائل سابقہ کا ثمرہ ہے۔ جب سب کا خالق و مالک اور سارے عالم میں متصرف و مختار وہی ہے اور کوئی نہیں تو عبادت کے لائق بھی اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ لہذا ہر قسم کی عبادت صرف اسی کے لئے بجا لاؤ۔ فانی تو فکون۔ پھر اس بیان شافی کے بعد کس دلیل سے اللہ کی خالص عبادت سے پھرے جاتے ہو۔ اور غیر اللہ کی عبادت کرتے ہوئے یعنی دلائل عقلیہ تو اللہ کی وحدانیت پر قائم ہیں۔ اس لئے تمہارا شرک کرنا محض بے دلیل ہے۔ لہ ان تکفروا الخ یہ

موضح قرآن و لپٹتا ہے یعنی ایک پر دوسرا چلا آتا ہے۔ توڑا نہیں پڑتا۔ و ایک پیٹ ایک رحم ایک جھلی۔ وہ جھلی ساتھ نکلتی ہے۔

فتح الرحمن و یعنی نر و مادہ از شتر و گاؤ و گوسفند و بز و بکر۔ یعنی مشیمہ و رحم و بطن ۱۲

تخلیف خردی ہے۔ ایسے دلائل واضح کے باوجود بھی اگر تم کفر پر قائم رہو تو سن لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان و شکر سے بے نیاز ہے۔ تمہارے کفر سے اس کا کچھ بگڑتا نہیں اور تمہارے ایمان و شکر سے اس کا کچھ سنورتا نہیں۔ ولایرضی الخ البستہ محض بندوں کی خیر خواہی کے لئے وہ سامان ہدایت فراہم فرماتا ہے۔ اور کفر و ناشکر گزاری کو اپنے بندوں کے لئے پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اس میں بندوں کا سراسر دنیوی اور آخروی نقصان ہے۔ وان تشکروا الخ اور اگر تم اس کا شکر کرو اس کی توجید پر ایمان لاؤ اور پیغمبر علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق اعمال صالحہ بجا لاؤ تو اس کو تمہارے لئے پسند فرماتا ہے۔ کیونکہ اس میں تمہارا دنیا اور آخرت

۲۳ مئی ۱۰۲۶ ۱۰۲۶ الزمرہ ۳۹

عَلَيْهِمُ بُدَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذَا مَسَّ لِنَاسٍ ضُرٌّ
 خبر ہے دلوں کی بات کی اور جب آگے انسان کو سائل سمجھ
 دَعَارَبَهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا آخُوهُ نِعْمَةٌ مِّنْهُ
 پہلے اپنے رب کو رجوع ہو کر اسی کی طرف پھر جب بخشے اس کو نعمت اپنی طرف سے
 نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ
 بھول جائے اس کو جس کے لئے پکار رہا تھا پہلے سے اور پھر اے اللہ ہی
 أَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا
 برابر اوروں کو تاکہ بھولے اس کی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ کفر کے تھوڑے دنوں تک
 إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝ أَمْ مَنْ هُوَ قَائِلٌ أَنَا أَلْبَسَ
 تو ہے دو تریخ والوں میں بھلا ایک جو بندگی میں حلقہ لگا ہوا ہے رات کی
 سَاجِدًا أَوْ قَائِمًا يَّحْذُرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ
 گھڑیوں میں سجدے کرتا ہوا اور کھڑا ہوا غلطو رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی
 قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا
 جہاں کی تو کہہ کوئی برابر ہے نہ ہوتے ہیں سمجھ والے اور
 يَعْلَمُونَ إِنَّهَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ قُلْ لِعِبَادِ
 نے سمجھ سوچتے وہی ہیں جن کو عقل ہے تو کہہ اے نبی و پیغمبر
 الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ
 جو یقین لائے جو ڈر رہے رب سے خلیہ جنہوں نے نیکی کی اس
 اللَّهُ نَبِيًّا حَسُنَهُ ۝ وَأَرْضُ اللَّهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ يَوْمَ
 دنیا میں ان کے لئے ہے بھلائی اور زمین اللہ کی کشادہ ہے وہ صبر کرنے والوں
 الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ يَبْدَأُ لَهُمْ أَجْرٌ ۝ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
 ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار تو کہہ مجھ کو حکم ہے اللہ

کافائدہ ہے ولایرضی لعبادہ الکفر (مافیہ من الضمر علیہم) وان تشکروا یرضہ لکم (مافیہ من نفعکم) (روح ج ۲۳ ص ۲۳۲) لہ ولا تزد الخ تمہارے کفر و انکار اور ناشکر گزاری کا نقصان صرف تمہیں ہی ہے اور قیامت کے دن اس کی سزا بھی تم ہی پاؤ گے دنیا میں تمہیں اپنی بد اعمالیوں کا انجام بد سمجھ میں نہیں آتا نہ نظر ہی آتا ہے۔ قیامت کے دن جب اللہ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اس وقت وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کرے گا۔ وہ چونکہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے اس لئے اس پر تمہارا کوئی ظاہر یا پوشیدہ عمل مخفی نہیں رہے گا و اذا مس الخ یہ زجر دوم ہے بصورت شکوی۔ الانسان سے انسان کا فرمودہ ہے (مدارک قرطبی) انسان کا فرود شرک کا یہ حال ہے کہ اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اپنے مزعومہ کار سازوں سے نا امید ہو کر پوری توجہ دیکھنے لگتا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہی پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے انعام و احسان سے سرفراز فرمادیتا ہے تو اس منہ حقیقی کو بھول جاتا ہے۔ جسے پہلے مصیبت کے وقت پوری تضرع و عاجزی سے پکارتا رہا۔ یا اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس کی خاطر اللہ کو پکارتا رہا۔ اور پھر سے اللہ کے ساتھ عبادت اور پکار میں شرک کرنے لگتا ہے۔ اور اللہ کے انعامات کو مجنون باطلہ کا احسان قرار دیتا ہے۔ نسی ما کان یدعو آلیہ ای نسی ربہ الذی کان یتضرع الیہ..... او نسی الضمر الذی کان یدعو اللہ الی کشف مدارک جہم منک) وجعل للہ انداد ای فی حال العافیۃ شکرک باللہ و جعل لہ انداد (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۳۲) لیضل عن سبیلہ تاکہ لوگوں کو نیا شرک کر اللہ کی راہ (توجید) سے گمراہ کرے کہ اسکو مصیبت سے اسکے خود ساختہ معبودوں نے نجات دی ہے (لیضل) الناس بذلک (عن سبیلہ) عن

بجائے شکر و تضرع
 انسان کو بھول جاتا ہے
 سبب نجات دینا
 انسانی

منزل ۵

و جعل الذی هو التوجید روح ج ۲۳ ص ۲۳۲) لہ قلم تمہارے اچھا تو اگر ان واضح و یقین کے باوجود کفر پر ہی قائم رہنا چاہتے ہیں اور اسی میں پنا فائدہ سمجھتے تو چند دن اس سے فائدہ اٹھالے آخر کار تیرا ٹھکانا جہنم ہے ۱۵ امن ہوا الخ پہلی بار مومنین اور مشرکین کی صفات کے درمیان تقابل کا ذکر ہے ایک ہ مومن جو راحت و آرام کو چھوڑ کر رات کی گھڑیوں میں اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت کرنا ہے کبھی قیام میں ہاتھ باندھے کھڑا ہے اور کبھی اسکی بارگاہ میں جہنم نیاز زمین پر رکھے سجدے بجا لائے۔ آخرت کا خوف اس پر طاری ہوتا ہے لیکن وہ مایوس نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی رحمت کا امیدار رہتا ہے رحمت ذبہ کے بعد کہن ہولیس کذلک مقدسے یعنی کیا مذکورہ بالا صفات کا حامل مومن اس کافر کی مانند ہو سکتا ہے جو ان خوبیوں سے عاری ہو۔ قالہ الشیخ قدس سرہ امن هوقانت من هو غیر قانت (معالم مخازن ج ۲ ص ۲۹) لہ قلم ہل لہ یا قبل کیلئے مثال نظر کیجئے ہیں تاہم ہے۔ یا عملی تفاوت کے بعد عملی تفاوت کا بیان ہے یعنی مومن و کافر عمل کی طرح علم میں بھی برابر نہیں یا مطلب فتح الرحمن و دریں آیت تخریض است ہجرت حبشہ ۱۲۔

بجائے شکر و تضرع

کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے وہ عذاب میں گرفتار کر دے۔ اس سے مقصود مشرکین سے تعریف ہے۔ کیونکہ آپ معصوم ہیں اور آپ سے معصیت کا صدور محال ہے دھذا شسط معناه تعریف بغیر بطریق الاولی والاخری (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸) **قُلْ قَدْ قَاتَلَ اللَّهُ أَكْبَدَ الْخَيْرِ** یہ دوسری بار دعویٰ کا ذکر ہے۔ فرمایا دوبارہ اعلان کر دو کہ میں تو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ اسی پر قائم رہوں گا۔ اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ فاعبدوا الخ یہ امر تہدید اور تحویف اخروی ہے۔ تمہیں اختیار ہے اللہ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو۔ لیکن ایک بات یاد رکھو۔ قیامت کے دن سخت خسارے اور ناقابل تلافی نقصان میں رہو گے۔ جب جرم شرک

۲۳ مئی ۱۰۲۸ الزمرہ ۳۵

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ

بھلا جس پر ٹھیک ہو چکا ہے عذاب کا حکم بھلا تو

تُنْفِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۱۹ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

خلاص کر سکے گا اس کو جو آگ میں پڑ چکا لیکن جو ڈرتے ہیں اللہ اپنے رب سے

لَهُمْ عَرْفٌ مِّنْ فَوْقِهَا عُرْفٌ مَّبْنِيَةٌ لِّلْجَنَّةِ ۚ لَمْ يَكُنْ

ان کے واسطے ہیں جہنم کے ان کے اوپر اور جہنم کے چتے ہوئے ان کے پیچھے

تَحْتَهَا إِلَّا نَهْرٌ وَعَدَّ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۲۰

بہت ہی ندیاں وعدہ ہو چکا اللہ کا اللہ نہیں خلاف کرتا اپنا وعدہ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ

تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی پھر چلا یا وہ پانی

يَنْبِيعُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زُرْعًا مُّخْتَلِفًا

چشموں میں زمین کے پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی کئی کئی

أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهَيِّئُ فِتْرَةً مُّصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ

رنگ بدلتے اس پر پھر آئے تیار تو تو دیکھے اس کا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہے اس کو

حُطَّامًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۲۱

چورا چورا بیشک اس میں نصیحت ہے عقلمندوں کے واسطے

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ

بھلا جس کا سینہ اللہ کھول دیا اللہ نے دین اسلام کے واسطے سو وہ

عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبِهِمْ

روشنی میں ہے اپنے رب کی طرف سے سو خرابی ہے انکو جن کے دل سخت ہیں

مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۲۲ اللَّهُ

اللہ کی یاد سے وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکتے صریح اللہ نے

منزل ۶

کی پاداش میں بلا حساب و کتاب جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے۔ تم لوگ مال و دولت کے نقصان کو نقصان شمار کرتے ہو حالانکہ اصل نقصان یہ نہیں۔ اصل نقصان آخرت کا نقصان ہے اور درحقیقت خسارے میں وہ لوگ رہیں گے جو قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے اتباع و اذتاب کو تلف اور برباد کریں گے۔ کیونکہ انھوں نے خود بھی شرک و کفر اختیار کیا اور اپنے اتباع و مریدین کو بھی اس روش پر ڈالا اس لئے سب مل کر جہنم میں جائیں گے۔ (خسرو النفسہم و اہلیہم) باختیار ہمارا کفر لہما فالمراد بالامل اتباعہم الذین اصابوہم ای اصاعوا انفسہم واصاعوا اہلیہم و اتلفوہما (یوم القیامۃ) حین یدخلون النار الخ (سورح جلد ۲۳ ص ۲۵) لہ لہم من الخ یہ عذاب جہنم کی تفصیل ہے جہنم میں جہان ان کا ٹھکانا ہوگا۔ ان کے نیچے اور اوپر آگ کے بے شمار طبقات ہوں گے جن میں مجوس و محصور ہوں گے۔ اور جہاں وہ کہیں نکل بھاگ نہیں سکیں گے ذلک یخوف اللہ الخ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے عذاب جہنم کے یہ ہولناک منظر بیان فرماتا ہے تاکہ ان سے بچنے کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف مائل ہوں۔ میرے بندو! میرے عذاب سے میری اطاعت و عبادت سے بچنے کی کوشش کرو ۲۱ والذین الخ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخروی ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے الطاعت سے ہر معبود غیر اللہ کو بے حال السراغب: ہو عبارت عن کل متعدد کل معبود من دون اللہ تعالیٰ (سورح جلد ۲۳ ص ۲۵) طاعت کی مزید تحقیق سورہ بقرہ کی تفسیر حاشیہ (۵۰۴) میں ص ۱۲ پر گذر چکی ہے۔ فراجعہ۔ ان یعیدوہا۔ الطاعت سے بدل الاشتمال ہے دانابوا الی اللہ میں واو تفسیر یہ ہے یعنی جن لوگوں نے غیر اللہ کی عبادت سے اجتناب کیا اور اللہ کی خالص عبادت میں منہمک ہو گئے ان کے لئے آخرت میں

سورہ انفیث اخروی
سورہ انفیث اخروی
سورہ انفیث اخروی
سورہ انفیث اخروی

جنت کی بشارت ہے فبشر عباد الخ اس لئے آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دی جو بات کو بغور سنتے اور حق و باطل میں امتیاز کر کے حق بات کو مان لیتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور حقیقت میں عقلمند لوگ نہیں ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں اسنا القول سے مسئلہ توحید مراد ہے۔ ۲۱ انمن حق الخ یہ تحویف اخروی ہے۔ جس شخص کے بارے میں اس کے مسلسل انکار وجود اور تعنت و عناد کی وجہ سے عذاب جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہو کیا تو اسے عذاب سے بچا سکتا ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی تو اس کو عذاب سے نہیں بچا سکتا لکن الذین الخ یہ بشارت اخروی ہے۔ لیکن جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈر کر اس کی عبادت و اطاعت میں مگرگرم رہے ان کے لئے جنت میں منزل بر منزل بالا خانے ہوں گے۔ اور نیچے نہیں برہی ہوں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ۲۲ اللہ الحقران اللہ الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے یہ پہلی دونوں دلیلوں سے بطور ترقی ہے ان دونوں میں زمین و آسمان اور خود حضرت انسان کی پیدائش کا ذکر تھا اور اس میں پیدائش کے بعد

بدن نرم ہو جاتے ہیں اور دلوں میں سکون و طمانیت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ذلک ہدی اللہ الخ ذلک سے کتاب کی طرف اشارہ ہے یہ کتاب اللہ کی ہدایت، اس کی توحید اور اس کے سچے دین کے احکام پر مادی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے یعنی ان لوگوں کو جو صبر نہیں کرتے اور نیک نیتی سے طلب حق کا جذبہ رکھتے ہیں اور جنہیں وہ گمراہ کر دے یعنی ان کے مسلسل عناد و تعذت کی وجہ سے انہیں قبول حق کی توفیق سے محروم کر دے اسے کوئی بھی راہ راست پر نہیں لاسکتا ۱۳۵ انہن یتقی الخ یہ تیسری بار مومن و کافر کے اوصاف میں تقابل کا ذکر ہے۔ انسان ہمیشہ اپنے چہرے کو آفات سے اپنے ہاتھوں کے ذریعے سے بچاتا ہے لیکن کافروں کو جب جہنم میں پھینکا جائے گا۔ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ بندھے ہونگے

وما لی ۲۳ ۱۰۳۰ الزمر ۳۹

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ

اور ہم نے بیان کی نسلہ لوگوں کے واسطے اس قرآن میں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۷﴾

سب چیز کی مثل تاکہ وہ دھیان کریں

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرِ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

قرآن ہے عربی زبان کا جس میں کجی نہیں تاکہ وہ

يَتَّقُونَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا

بیچ کر چلیں اللہ نے بتلائی اسلہ ایک مثل ایک مرد ہے

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا

کہ اس میں شریک ہیں کئی ضدی اور ایک مرد ہے

سَلَمًا رَجُلٌ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا

پورا ایک شخص کا کیا برابر ہوتی ہیں دونوں مثل

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾

سب بخوبی اللہ کے لئے ہے تہ پر وہ بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے و

إِنَّكَ مَكِيَّةٌ وَإِنَّهُمْ

بے شک تو بھی مرتا ہے تہ اور وہ بھی

مَسِيَّتُونَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

مرتے ہیں پھر مقرر تم

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ

قیامت کے دن اپنے رب کے آگے

تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۱﴾

جھگڑو گے و

منزل ۶

اس لئے وہ اپنے چہروں کو آگ کے شعلوں سے ہاتھوں کی مدد سے نہیں بچاسکیں گے بلکہ آگ کے شعلوں کو وہ اپنے چہروں ہی لینگے۔ والکافر حین یلقى فی النار تکون میلاہ مغلولتین الی عنقه فلا یستطیع ان یتقی الا وجہہ مظہری ج ۸ ص ۲۱۰ کیا جہنم کی بھڑکتی آگ کے شعلوں میں گھرا ہو گا فرس مومن کی مانند ہو سکتا ہے جو عذاب جہنم سے محفوظ و مامون ہو۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہاں بھی کن ہو لیس کذلک مقدر ہے۔ یا مکن لھوا من من العذاب مخدوف ہے (معالم مظہری) ۱۳۹ وقیل للظالمین الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن مشرکین سے کہا جائیگا کہ دنیا میں جو مشرکانہ افعال کرتے رہے ہو آج ان کی سزا کا مزہ بھی چکھ لو۔ کذب الذین الخ یہ تخویف دنیوی ہے امم سابقہ کے کفار و مشرکین نے توحید و رسالت اور دیگر امور خداوندی کی تکذیب کی تو اچانک ہی انہیں عذاب نے آلیا۔ اور ہمیشہ کے لئے ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا۔ فاذا فقهہ اللہ الخ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلت و رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی سخت اور ہولناک ہو گا ۱۳۵ ولقد ضربنا الخ یہ آئینہ تمثیل کے لئے تمہید ہے۔ ہم نے قرآن میں ہر نوع کی مثالیں بیان کی ہیں جن کی موقع محل کے مطابق ضرورت تھی تاکہ لوگ خوب سمجھ لیں اور نصیحت حاصل کریں۔ جیسا کہ مومن اور مشرک کی ایک مثال آگے آرہی ہے قسا اناعسر بیا الخ یہ ہذا سے حال واقع ہے (روح) یہ قرآن خالص عربی میں ہے فصاحت و بلاغت، مضامین کی سنجیدگی، دلائل کی سختی، واقعات کی صحت اور دیگر پہلو سے وہ کامل و مکمل ہے اس میں کسی قسم کی کمی، کجی اور کوتاہی نہیں، یہ بلند پایہ کتاب اس لئے نازل کی گئی تاکہ لوگ اس کی تعلیمات کو مانیں اور ان پر عمل کریں اور اللہ کی نافرمانی اور مصیبت سے بچیں ۱۳۵

مذہب جہنم کی بھڑکتی آگ کے شعلوں میں گھرا ہو گا

۳ ج ۱۴

ضرب اللہ الخ یہ مومن اور مشرک کی تمثیل ہے ایک وہ غلام ہے جس میں بہت سے آدمی شریک ہیں۔ جو نہایت بد اخلاق، جھگڑالو اور انصاف ناپسند ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بوقت ضرورت اس کو اپنی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اب وہ پریشانی حیران ہے کہ کس کے حکم کی تعمیل کرے۔ ایک کو خوش رکھنا ہے تو دوسرا ناخوش ہے۔ دوسرے کو راضی کرتا ہے

موضع قرآن و ایک غلام جو کسی کا ہو۔ کوئی اس کو اپنا نہ سمجھے تو اس کی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے جو ایک رب کے بندے ہیں۔ اور جو کسی رب کے بندے ۱۲ کافر منکر ہوں گے کہ ہم کو کسی نے حکم نہیں پہنچایا پھر فرشتوں کی گواہی سے اور آسمان و زمین کی اور ہاتھ پاؤں کی گواہی سے ثابت ہوگا ۱۲

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ

پھر اس سے زیادہ ظالم کون کہے جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو

أَذْجَاءَهُ ط لَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۳۲ وَالَّذِي

جب پہنچی اسکے پاس کیا نہیں دوزخ میں تمکانا منکروں کا اور جو

جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۳۳

لیکھا یا اچھے سچی بات اور بیخ مانا جس نے اسکو وہی لوگ ہیں ڈروالے

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جِزَاءُ

ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اللہ اپنے رب کے پاس یہ ہے بدلا

الْمُحْسِنِينَ ۳۴ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

تیری دلوں کا تاکہ اتارے اللہ ان پر سے برے کام جو

عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمَا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا

انہوں نے کئے تھے اور بدلائیں دے ان کو ثواب بہتر کاموں کا جو وہ

يَعْمَلُونَ ۳۵ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ

کرتے تھے کیا اللہ بس نہیں ہے اپنے بندہ کو بھلا اور بچھو ڈرتے

بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

ہیں ان سے جو اس کے سولے ہیں اور جس کو راہ بھلائے اللہ تو کوئی نہیں گمراہ بننے والا

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

اور جس کو راہ بھلائے اللہ تو کوئی نہیں اس کو بھلا بنوالا کیا نہیں ہے اللہ برہنہ

ذِي انتِقَامٍ ۳۶ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

بدلہ لینے والا اور جو تو ان سے پوچھے کہ کس نے بنائے آسمان اور

الْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَرَأَيْتُمْ تَدْعُونَ مِمَّنْ

زمین تو کہیں اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو

منزل ۶

تو تیسرا ناراض ہے۔ اور ایک وہ غلام ہے جس کا صرف ایک آقا ہے اور وہ پوسے اخلاص کے ساتھ اس کی خدمت کرتا اور اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خود ہی فیصلہ کر دے۔ یہ دونوں غلام برابر ہو سکتے ہیں؛ کیا ان کا حال یکساں ہے؟ اگر نہیں تو دونوں میں سے کس کا حال اچھا ہے؟ مشرک کی مثال پہلے غلام کی سی ہے جو بے شمار خداؤں کی عبادت کرتا ہے اور مومن کی مثال دوسرے غلام کی سی ہے جو صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا اور صرف اسی کی رضا جوئی کے لئے اسی کے نام کی نذر میں منتیں دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مومن کا حال مشرک سے بدرجہا بہتر ہے و هذا مثل ضربہ اللہ تعالیٰ للکافر الذی یعبد الہمۃ شتی والمؤمن الذی یعبد اللہ وحداً

فکان حال المؤمن الذی یعبد لہا واحداً احسن واصلم من حال الکافر الذی یعبد الہمۃ شتی (خازن ج ۷ ص ۲۷)

۳۲ الحمد للہ یہ دلیل سابق کا ثمرہ ہے۔ جب یہ بات واضح ہوگئی کہ آسمان سے بارش برسا کر لہلہاتے کھیت پیدا کرنا اور مخلوق کو روزی بہم پہنچانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ تمام صفات کا رازی بھی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہی ہر قسم کی عبادت کے لائق ہے۔ بل اکثر ہمد لایعلمون۔ ایسے مدلل اور روشن بیانات کے بعد شبہ کی گنجائش تو نہ تھی لیکن پھر بھی اکثر لوگ نادان ہیں ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔ ۳۳۔

انتہی میثت الخ یہ شبہ مقدرہ کا جواب ہے۔ شبہ یہ تھا مشرکین کہتے تھے جب تک یہ زندہ ہیں اس وقت تک تو یہ ہمارا اور ہمارے معبودوں کا بیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ہاں البتہ موت ہی اس سے ہمیں خلاصی دلا سکتی ہے۔

جب یہ مر جائے گا تو قصہ پاک ہو جائے گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ان کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ ام یقولون شاعر

نتردبص بہ ریب لمنون (طود ۲۶) جواب میں ارشاد فرمایا موت سے کسی کو مفر نہیں۔ اگر وہ آپ کیلئے موت کے منتظر ہیں تو وہ خود کب تک زندہ رہیں گے۔ جس طرح آپ موت سے دوچار ہونے والے ہیں اسی طرح وہ بھی

نقمہ اجل بننے والے ہیں۔ پھر قیامت کے دن تم خدا کے سامنے جھک کر آ کر گے۔ مشرکین کہیں گے۔ ما جاءنا من نذیر ہمارے پاس تو کوئی پیغمبر آیا ہی نہیں۔ آپ فرمائیں گے میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا مگر تم نے نہ مانا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حق و مصلح کے درمیان آخری فیصلہ فرمائے گا کائنات

یتردبصون برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موتہ فاخبر ان الموت یعمہم فلا معنی للتردبص وشماتۃ الغافی بالغافی (مداد ج ۴ ص ۲۷)

۳۴ انک میثت فانہم میتون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار پر موت کے ورود کو دو مستقل اور متکد جملوں میں اس لئے ذکر فرمایا تاکہ مشرکین جو موت سے غافل ہو چکے ہیں خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کے ورود کو کوئی مستبعد نہ سمجھے۔ و تاکید الجملة فی (انہم میتون) لاشعار بانہم فی غفلة عظيمة کانہم ینکرون الموت و تاکید الاولی

دفعاً للاستبعاد موتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (روح ج ۳ ص ۲۳) چنانچہ جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سانحہ فاجعہ پیش آیا، حضرت عمرؓ نے شدت حزن و غم سے بے اختیار ہو کر آپ کی موت کا انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جن آیتوں سے استدلال کر کے حضرت عمرؓ کو اپنی موت

موضع قرآن دے دیا یعنی تو بتوں کو نہیں مانتا وہ تو تجھ پر غضب ہونگے کچھ تیرا برا کر دینگے۔ سو جس کی مدد پر اللہ ہو اس کا برا کون کرے۔ ۱۲ مندرج

۳۵ لایق ہے۔ بل اکثر ہمد لایعلمون۔ ایسے مدلل اور روشن بیانات کے بعد شبہ کی گنجائش تو نہ تھی لیکن پھر بھی اکثر لوگ نادان ہیں ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔ ۳۳۔

انتہی میثت الخ یہ شبہ مقدرہ کا جواب ہے۔ شبہ یہ تھا مشرکین کہتے تھے جب تک یہ زندہ ہیں اس وقت تک تو یہ ہمارا اور ہمارے معبودوں کا بیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ہاں البتہ موت ہی اس سے ہمیں خلاصی دلا سکتی ہے۔

جب یہ مر جائے گا تو قصہ پاک ہو جائے گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ان کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ ام یقولون شاعر

نتردبص بہ ریب لمنون (طود ۲۶) جواب میں ارشاد فرمایا موت سے کسی کو مفر نہیں۔ اگر وہ آپ کیلئے موت کے منتظر ہیں تو وہ خود کب تک زندہ رہیں گے۔ جس طرح آپ موت سے دوچار ہونے والے ہیں اسی طرح وہ بھی

ساز جہت تنویر
آخری ۱۲
بیان حال اول بیان
و شہادت آخری ۱۲
۱۲
۱۲
۱۲

کافیین دلائل میں یہ آیت بھی تھی۔ ہذا الاية من الايات التي استشهد بها الصديق رضي الله عنه عند موت الرسول صلى الله عليه وسلم حتى تحقق الناس موته (ابن كثير ج ۳ ص ۲۵) اخبرنا بموته وموتهم... لئلا يختلفوا في موته كما اختلفت الامم في غيره. حتى ان عمر رضي الله عنه لما انكر موته اخطب ابو بكر رضي الله بهذا الاية فامسك (قرطبي ج ۱ ص ۲۵)

دو مستقل حملے استعمال کرنے سے دونوں موتوں کی نوعیت یا کیفیت کے اختلاف کی طرف اشارہ کرنا مقصود نہیں، جیسا کہ بعض کا خیال ہے بلکہ مستقل ورمو کد حملوں سے رجا

فمن اظلم ۲۲ ۱۰۳۲ الزمر ۳

دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ
 أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ
 قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
 يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۗ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ
 مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ
 إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَخُذْ حَقَّ الْحَدِيثِ
 وَخُذْ نَفْسًا وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِ ۗ وَإِنَّا عَلَيْهِمْ
 بِوَكِيلٍ
 تَمَّتْ فِي مَنَازِلِهِمْ أَصْحَابُ السُّورِ
 الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
 سَيَتَفَكَّرُونَ
 أَمْ أَخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفْعَاءَ

اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف تو وہ ایسے ہیں کہ لوگوں تکلیف کی دلی ہوتی
 یا وہ چاہے مجھ پر مہربانی تو وہ ایسے ہیں کہ روک دیں اس کی مہربانی کو
 تو کہہ مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے تو کہہ لا
 اے قوم! تمہارے کام کے جاؤ اپنی جگہ پر میں بھی کام کرتا ہوں اب آگے جان لو گے
 کس پر آتی ہے آفت کہ اس کو سوا کرے اور اترتا ہے اس پر عذاب سدا رہنے والا
 ہم نے اتاری ہے لکھ تجھ پر کتاب لوگوں کے واسطے کہے دین کے پتھر جو کوئی راہ پر آیا
 سوا اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی بات ہے کہ بہکانے پرے کو اور تو ان کا
 ذمہ دار نہیں اللہ کھینچ لیتا ہے لکھ جائیں جب وقت ہوا کہ مرنے کا اور جو نہیں
 میں انکو کھینچ لیتا ہوں انکی نیندیں پھر رکھ چھوڑتا ہے لکھ جن پر مرنے کا پتھر دیا ہے اور بھیج دیتا ہے
 اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک اس بات میں پتے ہیں ان لوگوں کو
 جو دھیان کریں وہ کیا انہوں نے پکڑے ہیں لکھ اللہ کے سوائے کوئی سفارش والے

میں تفاوت کے باوجود دونوں کاموت میں تساوی ہونا
 علیٰ جمالتاکید بیان کرنا مقصود ہے۔ الخامس لیعلم ان
 اللہ تعالیٰ قدسوی فیہ بین خلقہ مع تفاضلہم
 فی غیرہ لتکثرفیہ السلوۃ ونقل فیہ الحسرة
 (ایضاً) باقی رہی انبیاء علیہم السلام کی دنیا سے رخصت
 ہونے کے بعد عالم برزخ میں زندگی، تو اس پر تمام اہلسنت
 والجماعت کا اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو عالم برزخ
 میں نہایت اعلیٰ و ارفع برزخی جیتا حاصل ہو جو بعض عقبات
 سے دنیوی جیات سے بھی اوقی ہے۔ جیات انبیاء
 علیہم السلام کی تحقیق سورہ آل عمران کی تفسیر میں حاشیہ
 ص ۲۶۰ پر گذر چکی ہے۔ کہ فمن اظلم الخ نیز
 ہے مع تخویف خروی۔ سب بظالم اور بے انصاف
 وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب
 کرے اور حق بات کو جھٹلائے۔ خدا پر بھوٹ باندھنے کو
 مراد یہ ہے کہ اس کے لئے شریک اور نائب متصرف ثابت
 کرے اور الصدق سے قرآن اور وہ تمام شریعت
 مراد ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے۔
 (قرطبی، مدارک، خازن، بیضاوی) الیس فی جہنم الخ
 اب تم ہی انصاف سے بناؤ کہ جب اللہ کی توحید اور دین
 اسلام کی صداقت ایسے واضح اور روشن دلائل سے ثابت
 ہو چکی تو اس کے بعد بھی جو شخص اللہ کے لئے شریک تجویز کرے
 اور حق و صداقت کا انکار کرے، کیا ایسے ضدی و مردماند
 منکرین کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہوگا؟ کیوں نہیں؟ ان کا
 ٹھکانا جہنم ہی ہوگا۔ ۱۰۰ والذی جاء الخ یہ منکرین
 کے مقابلے میں مؤمنین کا حال اور ان کے لئے بشارت
 اخروی ہے۔ جو شخص پیغام حق لیکر آیا۔ صرف لیکر ہی نہیں
 آیا بلکہ دل و جان سے اسے مانتا بھی ہے تو ایسے لوگ ہی
 حقیقت میں خدا سے ڈرنے والے اور پرہیزگار ہیں۔ اس کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بالیق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مراؤ فیہ الخ خدی
 سب بظالم اور بے انصاف
 وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب
 کرے اور حق بات کو جھٹلائے۔ خدا پر بھوٹ باندھنے کو
 مراد یہ ہے کہ اس کے لئے شریک اور نائب متصرف ثابت
 کرے اور الصدق سے قرآن اور وہ تمام شریعت
 مراد ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے۔

الموصول عبارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن مردويه والبيهقي في الاسماء والصفات عن ابن عباس وفسر الصدق بلا اله الا الله. والمؤمنون داخلون بدلالة السياق وحكم التبعية الخ (روح ج ۲ ص ۲۳) لہم ما يشاءون الخ انہیں اپنے مہربان رب کی طرف سے ہر وہ چیز ملیگی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اخلاص و دلالت کے ساتھ نیک کام

موضع القرآن ۱۰ وہ دنیا میں یہ آخرت میں ۱۲ منہ ج ۱۰ یعنی نیندیں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر بھینچتا ہے یہی نشان ہے آخرت کا معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھینچتی ہے جیسے موت وہ موت سے پہلے نہیں کھینچتی۔ ۱۲ منہ ج ۱۰

کرنے والوں کی ہی جزا ہے لیکن اللہ عنہم الخیر لہم ما یشاءون الخ کی علت ہے یعنی یہ نعم واکرام اس لئے ہے تاکہ ان کے تمام قصور صاف کر دے اور ان کے اعمال صالحہ کا ان کو بدلہ دے تاکہ اکیس اللہ بکاف عبداً۔ یہ تمہیں ہے مشرکین کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معبودوں سے ڈراتے تھے متنبہ اور خبردار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کافی ہے جو ہر خوف و خطر سے محفوظ رکھے گا۔ ویخوفونک الخ دلائل، ثمرات اور تمہیہ کے بعد مشرکین کے خیالی خام کا رد فرمایا مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھمکی دیتے تھے کہ آپ ہمارے معبودوں کی توہین کرتے ہیں۔ آپ اس سے باز آجائیں۔ ورنہ وہ آپ کو تکلیف پہنچائیں گے۔ قالوا: انصب الہمتنا؛ لہن لہ تکف عن ذکرہا لئلا یغلبنک وتصیبنک بسوء قوطی

ج ۱۵ (۲۵) اس کا تفصیلی رد آگے ٹمرہ میں آ رہا ہے۔ ومن یضلل الخ ان کا یہ خیال سرا سر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلائی عاجز اور خود ساختہ معبود کیا کر سکتے ہیں اور ان کے اختیار میں کیا ہے؟ لیکن ہدایت اور گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ دراصل وہ گمراہ ہیں اور گمراہی کی باتیں ہی ان کے مونہوں سے نکلتی ہیں وہ یہ لوگ محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ ۳۸ ومن یشد الخ وہ جن لوگوں کے سینے اللہ ایمان کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور نور ہدایت ان کے گوشت پوست میں سما جاتا ہے وہ کسی کے بہکے پھسلانے سے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مہربانی اور توفیق سے راہ ہدایت پر قائم اور ثابت قدم رکھتا ہے۔ اکیس اللہ الخ کیا اللہ تعالیٰ غائب اور انتقام لینے پر قادر نہیں؟ استغناء انکاری ہے یعنی وہ اپنے دشمنوں پر غالب اور ان سے انتقام لینے پر قادر ہے۔ معاندین کو توفیق ہدایت سے محروم کر دینا بھی انتقام میں داخل ہے۔ ۳۹ ولئن سالتہم الخ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من انھم۔ اگر آپ مشرکین سے سوال کریں کہ بتاؤ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً ہی جواب دیں گے کہ اللہ نے قل فرءیتہم الخ یہ پہلا بڑا ٹمرہ ہے۔ یہ گزشتہ دلائل توحید کا مفصل ٹمرہ و نتیجہ ہے۔ دلائل سابقہ تو تم نے سن ہی لئے اب ذرا مستحیح سمجھ کر اور انصاف سے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے تو کیا تمہارے مزعومہ کارساز جن کو تم اللہ کے سوا مصائب میں پکارتے ہو، وہ اللہ کی لائی ہوئی تکلیف کو دور کر سکیں گے؟ یا اگر اللہ مجھ پر رحمت فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو مجھ سے روک سکیں گے؟ ہرگز نہیں۔ حاصل یہ کہ جن خود ساختہ کارسازوں سے مجھے ڈراتے ہو وہ

مشرکین کے زعم
بہلے کاروں کا
مذہب کسی
مذہب پر قائم

قُلْ اَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۳۹﴾ قُلْ
تو کہہ اگرچہ ان کو اختیار نہ ہو کسی چیز کا اور نہ سمجھ تو کہہ
لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَّهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
اللہ کے اختیار میں ہے ساری سفارش اسی کا راجع ہے آسمان اور زمین میں
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدًا اشْرَازَتْ
پھر اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے اور جب نام نبھئے تاکہ خالص اللہ کا رک جاتے ہیں
قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ
دل ان کے جو یقین نہیں رکھتے پھلے گھبرا کا اور جب نام نبھئے
الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
اس کے سوا اوروں کا تب وہ لگیں خوشیاں کرنے تو کہہ لے اللہ اکبر
فَاِطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِيْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے کے اور کھلے کے تو ہی
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِىْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَلَوْ
فیصل کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے اور اگر
اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّثْلًا مَّعًا
۳۸ گنہگاروں کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین میں ہے سارا اور اتنا ہی اور کے سوا
لَا تَدُوْا بِهٖ مِنْ سُوْءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَبَدَّلْهُمُ
تو سب نے ڈالیں اپنے چھڑوانے میں بڑی طرح کے عذاب سے دن قیامت کے اور نظر آئے انکو
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَبَدَّلْهُمُ سَيِّاٰتُ مَا
اللہ کی طرف سے جو خیال بھی نہ رکھتے تھے اور نظر آئیں ان کو برے کام اپنے جو
كَسَبُوْا وَاَوْحَاقٌ بِهٖمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاِذَا مَسَّ
کماتے تھے اور الٹ پڑے ان پر وہ چیز جس پر مٹھا کرتے تھے سوجب آگتی ہرگز

بالکل بے بس اور عاجز ہیں اور خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ قل حسبى اللہ الخ اس لئے آپ علان فرمادیں کہ تمام مصائب و مشکلات میں مجھے اللہ کافی ہے اور اگر کسی کو بھروسہ کرنا ہے تو اسی قادر و قیوم پر کرنا چاہیے نہ کہ اس کی عاجز مخلوق پر تاکہ قل یقوم الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ آپ اپنی قوم کے مشرکین سے فرمادیں، اچھا اگر تم ضد و عناد کی وجہ سے حق کو نہیں مانتے ہو تو تم اپنی ڈگر پر چلتے رہو اور میں بھی اپنی راہ پر گامزن ہوں۔ قیامت کے دن جان لو گے کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور رسوا کن اور دہمکی غذا کس کے حصے میں آتا ہے اور جنت کی نعمتیں اور آرام و راحت کس کے لئے مقدر ہے تاکہ انا انزلنا الخ یہ چوتھی دلیل وحی ہے۔ یہ کتاب جو پیغمبر حق یعنی فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین (صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کر) پر مشتمل ہے ہم نے آپ پر نازل کی ہے تاکہ آپ سے لوگوں تک پہنچائیں۔ آپ اپنی طرف سے کوئی دعویٰ پیش نہیں کرتے۔ فمن اھتدی الخ

موضع قرآن فاینبی اللہ کے روبرو سفارش ہے پر اللہ کے حکم سے نہ تمہارے کہے سے۔ جب موت آوے کسی کے کہے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا ۱۳ منہ رح

الْإِنْسَانَ خِرْدَعَانًا إِذْ أَحْوَلْنَا نِعْمَةً مِّمَّا قَالِ إِنَّمَا

آدمی کو کچھ تکلیف ہم کو کھانے لگتا ہے پھر جب بخشش ہم کو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہتا ہے تو

أَوْ تَيْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

کچھ توہمیں کہ پہلے سے معلوم تھی کوئی نہیں یہ جاننے ہے نہ وہ بہت سے لوگ نہیں سمجھتے وہ

قَدْ قَالُوا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَالُهُمْ

کہہ چکے ہیں یہ بات اے ان سے اگلے پھر کچھ کام نہ آیا ان کو جو

يَكْسِبُونَ ۝۵۰ فَاصْبِرْ لَهُمْ سَيِّئَاتِ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا

کماتے تھے پھر بڑھائیں ان پر اے ان کے برائیوں کو کمانی تھیں اور جو گنہگار ہیں

مِنْ هَؤُلَاءِ سَيَصِيبُهُمْ سَيِّئَاتِ مَا كَسَبُوا وَالْوَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ

ان میں سے ان پر بھی اب بڑھتی ہیں برائیاں جو کمانی ہیں اور وہ نہیں تھکانے والے

أُولَٰئِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

اور کیا نہیں جان چکے اے ان کو کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس کے واسطے چاہے اور مانتا ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۵۱ قُلْ يَعْبَادُوا الَّذِينَ

البتہ اس میں بتے ہیں ان لوگوں کے واسطے جو مانتے ہیں کہ میرے اندر میرے جہنم کے

أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

کو زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو اللہ کی ہرمانی سے بیشک اللہ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۵۲ وَ

بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرے اللہ ہرمان اور

إِنِّي بَوَّأُ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلَمُ إِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کی حکم داری کرو پہلے اس سے کہ آئے تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝۵۳ وَأَتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ

عذاب پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئیگا اور چلو اے بہتر بات پر جو اتری

منزل ۶

۵۰ بل ہی الخیر ان کے خیال باطل کا رد ہے۔ -ینعمت تمہاری تدبیر سے تمہیں نہیں ملی بلکہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اور مصیبت سے بھی تمہیں تمہارے حیلے نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خلاصی دی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور استدراج کے طور پر ہے اس پر تمہیں اس قدر اترا نا اور خوش نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اے خدا کا لہا الخیر یہ تجویف نیوی ہے۔ یہی بات ان سے پہلے مشرکین نے بھی سمجھی تھی لیکن جب ہمارے عذاب نے دنیا ہی میں ان کو آ لیا تو غیر اللہ کی پکارت سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور نہ ان کے خود ساختہ مجبوروں نے انہیں اللہ کے عذاب سے بچایا۔ نہ کفر و شرک کام آیا۔ نہ مال و اولاد نے سہارا دیا۔ ا۱ من اموال الدنیا او من اعمالہم وعقائدہم

(جامع البیان ص ۳۹۹) فما اغنى عنهم الكفر من العذاب

شیئا (معالم خزائن ج ۶ ص ۲۵۵) فاصابهم الخ

وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہے۔ والذین ظلموا الخ مشرکین

قریش کے لئے تخویف دنیوی ہے۔ جس طرح اقوام گذشتہ

کے مشرکین کو دنیا ہی میں اپنے کئے کی سزا مل گئی اسی طرح

مشرکین قریش بھی دنیا میں اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ

اللہ کے عذاب کو نہ روک سکیں گے اور نہ اس کے عذاب سے

بچ سکیں گے۔ چنانچہ اللہ کا یہ عذاب مشرکین قریش پر قتل و

قحط کی صورت میں نازل ہوا۔ ا۱ سیصیبہم مثل ما اصابا

او لیک فقتل صنادیدہم ببدس وحبس عنہم

الرزق فقتلوا سبع سنین (مدارک ج ۴ ص ۵۳)

اولم یعلموا الخ یہی عقلی دلیل ہے گذشتہ دلائل سے علی

سبیل ترقی۔ اس سے قبل انسان کے ابتدائی اور انتہائی

احوال کا ذکر تھا۔ یہاں درمیانی حال مذکور ہے۔ یعنی روزی

کی تنگی اور فراخی اللہ کے قبضہ و اختیاریں ہے۔ ایمان والوں

کے لئے اس میں اللہ کی قدرت کاملہ کے واضح نشانات ہیں

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے

اور وہی فاعل حقیقی ہے۔ لآیات دالۃ علی ان الحوادث

کافۃ من اللہ تعالیٰ شانہ والاسباب فی الحقیقۃ

ملغاة (روح ج ۲ ص ۲۳۷) لکھ قل یعباد الخ یہ ترغیب

بھی عقلی دلیل
ترغیب الی التوہید
۱۲

اس میں ہر گنہگار کو اللہ کی رحمت و مغفرت کی امید دلائی گئی ہے۔ وانیبوا الخ اور معاصی کو ترک کر کے اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے احکام کی پیروی کرو۔ اس کے

موضع قرآن ۱۳ منہ رح ۱۳ یعنی عقل دوڑانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ پھر ایک کو روزی کا شادہ ہے ایک کو تنگ۔ جان لو کہ عقل کا کام نہیں ۱۲ منہ

۱۳ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی میں لگے یہی سبب ہے کہ برحق اس طرف لٹھے اور پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوتے کہ اب ہماری مسلمان کیا قبول ہوئی دشمنی

کی لڑائی لڑے جائیں ماریں۔ تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ تعالیٰ نہ مستبول کرے۔ نا امیہ خدمت ہو۔ توبہ لاؤ

اور رجوع ہو۔ بخشے جائیں گے۔ مگر جب سر پر عذاب آیا۔ موت نظر آنے لگی۔ تب کی توبہ مستبول نہیں۔ ۱۳ منہ رح

کہ تہائے عصیان و طغیان کی پاداش میں تم پر اللہ کا عذاب آجائے بھراس کے عذاب سے چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ ۵۵۔ واتبعوا الخیر یا پنجویں دلیل وحی ہے علی سبیل ترقی من اللادنی الی الاعلیٰ۔ پہلے فرمایا اعلان کرو میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کچھ کہتا ہوں اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ پھر فرمایا کیسی عمدہ اور پر تاثیر کتاب ہے (دلیل وحی سوم) یہاں فرمایا اس حسن و اعلیٰ کتاب کی دل و جان سے پیروی کرو جو تمہارے خالق و مالک کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ قبل اس کے کہ اس کتاب کے احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے اچانک ہی تم پر اللہ کا عذاب آجائے اور نہیں پہنچے نہ ہو۔ ان تقول الخ ای لثلاثا تقول الخ (روح) فی جنب اللہ اللہ کی جانب میں یعنی اس کی اطاعت اور توحید میں۔ یعنی اس حسن و

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ بَغْتَةً

تمہاری طرف تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہنچے تم پر عذاب اچانک

وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۵۵ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحْسِرُنِي عَلَىٰ مَا

اور تم کو حسرت نہ ہو کہ میں کہنے لگے کوئی جی اے انسوس اس بات پر کہ

فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ مِنَ السَّاحِرِينَ ۵۶ أَوْ

میں کوتاہی کرتا ہوں اللہ کی طرف سے اور میں تو ہنستا ہی رہا یا

تَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۵۷ أَوْ

کہنے لگے اگر اللہ مجھ کو راہ دکھاتا تو میں ہوتا ڈرنے والوں میں یا

تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَاكُونَ مِنَ

کہنے لگے جب دیکھے عذاب کو کسی طرح مجھ کو پھر جاننے تو میں ہو جاؤں

الْمُحْسِنِينَ ۵۸ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ

تیرکی والوں میں کیوں نہیں پہنچے تیرے پاس میرے حکم ۵۸ پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور

اسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۵۹ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

عزور کیا اور تو تھا منکروں میں اور قیامت کے دن ۵۹ تو دیکھے

الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهُهُمْ مَسْوَدَةٌ أَلْيَسَ فِي

ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ ہوں سیاہ کیا نہیں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۶۰ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا

دوزخ میں ٹھکانا عزور والوں کا اور بچائے گا اللہ ان کو جو ڈرتے رہے

بِمَقَارِفِهِمْ ذٰلَآئِمًا سِوَاهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يُجْزَوْنَ ۶۱ اللَّهُ

ان کے بچاؤ کی جگہ نہ لگے ان کو برائی اور نہ وہ عملیں ہوں اللہ

خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ ذُوهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۶۲ لَهُ مَقَالِيدُ

بنانے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے اسی کے پاس ہیں کجیاں

اعلیٰ کتاب کی پیروی کرو تاکہ اس کی مخالفت کی وجہ سے تمہیں حسرت و ندامت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اور قیامت کے دن یہ کہنے کا موقع ہی نہ آئے کہ ہائے فسوس! میں نے اللہ کی اطاعت میں کوتاہی کی اور اللہ کے احکام کا مذاق ہی اڑاتا رہا۔ اور تقول الخ اور نہ یہ کہنے کا موقع آئے کہ کاش اگر اللہ مجھے سیدھی راہ دکھاتا تو میں راہ حق کو قبول کر کے اللہ کی نافرمانیوں سے بچتا۔ اور نہ یہ آرزو کرنے کی ضرورت پیش آئے کہ اگر ایک بار پھر مجھے دنیا میں بھیج دیا جائے تو میں دل و جان سے اللہ کی فرمائنداری کرونگا۔ ۵۵۔ بلی الخ قیامت کے دن جب نافرمان لوگ مذکورہ بالا جیلے بہانے بنائیں گے تو جواب دیا جائے گا دنیا میں اللہ کی روشن کتاب تمہارے پاس آئی جس نے تم پر ہدایت کی راہ واضح کر دی لیکن تم نے اس کو جھٹلایا اور غرور و تکبر سے اس کا انکار کیا اور ضد و عناد میں آکر حق بات کا اقرار نہ کیا۔ الکافرین ای الساترین للحق عناداً۔ قالہ الشیخ ج۔ ۵۵۔ ویوم القیمة الخ یہ تخولیف اخروی ہے جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ مثلاً اس کے لئے شریک اور نائب متصرف ثابت کرتے ہیں، قیامت کے دن پوچھ گئے کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں اور جہنم میں ان کا ٹھکانا ہے کیا ایسے متکبر لوگوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہوگا جو غرور و نخوت کے نشے میں حق کا انکار کرتے ہیں۔ کذبہم علی اللہ تعالیٰ لوصفہم لہ سبحانہ بان لہ شریکاً ونحو ذلك تعالیٰ عما یصفون علواً کبیراً (روح ج ۲۴ ص ۵۸)۔ ویسجی الخ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو لوگ کفر و شرک و اللہ کی نافرمانی سے اور تمام متکبرانہ اوصاف سے بچتے رہے ان کو اللہ تعالیٰ جہنم سے بچا کر فوز و فلاح سے ہمکنار فرمائے گا اور عذاب یا حزن و غم انہیں چھوڑے گا بھی نہیں۔ ۵۹۔ اللہ خالق الخ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے اور دلائل سابقہ کے لئے مبنیہ ثمر ہے۔ پہلی چار دلیلوں کا حاصل یہ تھا کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ پانچویں دلیل کا حاصل یہ تھا کہ بندوں کی ارواح اللہ کے قبضے میں ہیں اور وہی سب کا محافظ ہے۔ چھٹی دلیل کا خلاصہ یہ تھا کہ روزی رساں بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ روزی کی فراخی اور تنگی اسی کے اختیار میں ہے۔ ساتویں دلیل میں فرمایا کہ ہر چیز کا خالق بھی وہی ہے۔ اور ہر چیز کا محافظ اور نگہبان بھی وہی ہے۔ اور زمین و آسمان کے خزانوں کی کجیاں بھی اسی کے قبضے میں ہیں۔ اس کائنات میں وہی متصرف و مختار اور قادر علی الاطلاق ہے لا یملک امرہا ولا یتمکن من التصرف فیہا غیرہ (ربیعناوی) مقالید السموات خزان الرزق والمطر ومقالید الارض النبات (خازن ج ۷ ص ۵۸) یعنی لہ مفاتیح خزان السموات والارض، بیدہ ملکوتہا لا یتمکن من التصرف فیہا غیرہ (مظہری ج ۸ ص ۲۳) اللہ والذین کفروا الخ یہ تخولیف اخروی ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں اور اس کی وحدانیت اور بلا شرکت غیرے کائنات میں متصرف و مختار ہونے کے دلائل کا انکار کرتے ہیں۔ حقیقت میں خسارہ پانے والے ہی لوگ ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی رحمت اور ثواب

۱۱۔ اسی لفظ نقل

۱۲۔ تخولیف اخروی

۱۳۔ بشارت اخروی

۱۴۔ ساتویں عقلی دلیل

۱۱۔ اسی لفظ نقل
۱۲۔ تخولیف اخروی
۱۳۔ بشارت اخروی
۱۴۔ ساتویں عقلی دلیل

سے محروم ہو کر ابدالاً جہنم میں رہیں گے۔ والمراد بآیات اللہ دلائل قدرتہ واستدادہ بامرا السموات والارض او کلمات نوحیدہ وتجدیدہ، وتخصیص الخسارہم لان غیرہم ذوحضامن الرحمة والشواب (بیضاوی ج ۲ ص ۲۱۲) لہذا قد افغیر الخیر تیسری بار ذکر دعویٰ ہے بطور رجز۔ نادانو! کیا اللہ کی وحدانیت کے ایسے براہین قاطعہ اور دلائل واضح کے بعد اب بھی تمہیں مجھ سے یہ توقع ہے کہ میں تمہارے دین کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور تم مجھے غیر اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہو؟ یہ تمہاری سراسر نادانی ہے۔ اس خیال خام سے اپنے ذہنوں کو خالی کر لو۔ وذلك حين دعوا للنبي صلى الله عليه وسلم الى ما هم عليه من عبادة الاوثان وقالوا هو دسين

أبأثك (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۰۷) لہذا ولقد اوحى الخیر یہ چھٹی دلیل وحی ہے۔ اور اس کے ضمن میں والی الذین من قبلک سے دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے۔ فرمایا: سیر پیغمبر تیسری طرف بھی وحی کی جا رہی ہے اور تم سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے کہ اگر بغرض مجال تم نے شرک کا ارتکاب کر لیا تو تمہارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم خسارہ پانے والوں یعنی اللہ کی رحمت مغفرت سے محروم میں شامل ہو جاؤ گے۔ انبیاء علیہم السلام سے شرک کا صدور مجال ہے۔ لیکن یہ کلام فرض مجال کے طریق پر ہے۔ تاکہ شرک کی قباحت علی الوجه الاثم ظاہر ہو جائے اور مشرکین اس امید میں نہ رہیں کہ انہیں معافی مل جائے گی وایا ما کان فہو کلام علی سبیل الفرض لتہنیج الخطاب المعصوم واقناط الکفرۃ والایذان بغایۃ شناعۃ الاشراک وقبحہ وکونہ جیث ینہی عنہ من لایکاد یباشرہ فکیف ہن عدلہ (روح ج ۲۲ ص ۲۰۷) جب شرک پر اتنی سخت وعید ہے تو کیسی طرح بھی ممکن نہیں کہ میں تمہاری بات مان لوں۔ لہذا بل اللہ الخیر شرکین کے مطالبے کا جواب ہے کہ تم کہتے ہو میں غیر اللہ کی عبادت میں تمہارے ساتھ شرک ہو جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ کا قرآن عالی شان یہ ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کروں اور اس کی عبادت میں کسی کو شرک نہ بناؤں۔ اور اسی کا کرگذا بندہ بنوں۔ کیونکہ منعم و محسن وہی ہے۔ یعنی لا تعبد ما امرک بل اعبدہ وحدہ۔ فہو رد لما امر وہ بہ (جامع البیان ص ۲۰۷) لہذا وما قدرہ اللہ الخیر انزل اللہ کی عظمت قدر اور جلالت شان کو کما حقہ نہیں پہچانا۔ وہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ ہر جاندار کا رازق اور ہر چیز کا محافظ ہے۔ زمین و آسمان کے خستہ اس کے زیر تصرف و اختیار میں۔ مگر مشرکین نے اللہ کے سوا اوروں کو مجبور بنا رکھا ہے۔ والارض جمیعاً الخ

تخلف اخروی ۱۱
تیسری بار ذکر دعویٰ ۱۲
چھٹی دلیل وحی ۱۳
مشرکین کے مطالبے ۱۴
تہذیب لسان گزشتہ ۱۵
تخلف اخروی ۱۶

فمن اظلم ۲۲
۱۰۳۷
الزمر ۳۹
السموات والارض والذین کفروا بآیات اللہ اولئک هم الخسرون ﴿۱۳﴾ قل افغیر اللہ تامرؤنی اعبداً ایہا الجہلون ﴿۱۴﴾ ولقد اوحى الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخسیرین ﴿۱۵﴾ بل اللہ فاعبد وکن من الشکرین ﴿۱۶﴾ وما قدرہ اللہ حق قدرۃ وہے اور زمین ساری ایک مٹی ہے اسی دن قیامت کے اور آسمان پلٹے ہوئے ہوں اسکے دہنے ہاتھ میں وہ پاک ہے اور بہت دیر ہو جس کو کرکے تیرے اور بھونکا جائے سور میں لہذا پھر بہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں الا من شاء اللہ ثم نفع فیہ اخری فاذا هم قیام ینظرون ﴿۱۸﴾ واشرق الارض بنور زہا ووضعت الکتب وجاتی بالنبین والشہداء وقضی بینہم بالحق وہم لا ینغبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا ان میں انصاف اور ان پر منزل

یہ کلام علی سبیل تمثیل ہے۔ اور اللہ کی قدرت و عظمت سے کنایہ ہے۔ اس کی عظمت و جبروت اور قدرت و ملکوت جس طرح دنیا میں ہر چیز پر حاوی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی سب اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے سرفگندہ ہوں گے اور اسی کی قدرت اور اسی کا تصرف ہی وہاں نافذ ہوگا۔ مشرکین کے تمام ارضی و سماوی معبود اس کی عظمت و سلطان کے سامنے عاجز ہوں گے۔ والکلام عند کثیر من الخلف تمثیل لحال عظمتہ و نفاذ قدرتہ عزوجل... وفیہ منزلی ان یشیر کونہ مع عزوجل انہما کا اذہا

واللہ کے فرمائے موافق داہنا ہاتھ کیے اور بائیں نہ کہے ۱۲ منزل ۱۳ ایک بار نفع صورت ہے عالم کی فنا کا۔ دوسرا زندہ ہونے کا۔ تیسرا ہے بیہوشی کا موضح قرآن بعد حشر کے۔ چوتھا خبر دار ہونے کا۔ اس کے بعد اللہ کے سامنے ہو جاویں گے۔ ۱۲
فتنہ الرحمن والیعنی مختار و متصرف اوست ۱۲

مقبور تھت سلطانہ جل شانہ و عزا سلطانہ فالقبضة مجاز عن الملك او التصرف واليمين مجاز عن القدس التامة (سورح جہ ۲۴ ص ۲۵) ۶۵
 ساجتہ الخ یہ تمام گذشتہ دلائل کا ثمرہ ہے۔ سورت کی ابتداء میں دو دلیلوں کے بعد ثمرہ ذکر کیا گیا۔ اور پھر یہاں تمام دلائل کے بعد بھی ثمرہ ذکر کیا گیا تاکہ واضح ہو جائے
 کہ تمام دلائل دعویٰ سورت کو صراحت سے ثابت کر رہے ہیں۔ یعنی ان تمام مذکورہ بالا دلائل سے روز روشن کی طرح ظاہر و عیاں ہو گیا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں وہ ہر شریک
 سے پاک ہے اور ہر قسم کی عبادت صرف اس کے لئے ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۶۵ دلفخ الخ یہ تخریفات اخروی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ آخرت میں بھی

فسن الظلم ۲۳ ۱۰۳۸ الزمر ۳۹

يُظْلَمُونَ ۶۹ وَوَفِيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا

ظلم نہ ہوگا اور پورا پورا علم ہر جی کو جو اس نے کیا اور اس کو خوب خبر ہے جو کچھ

يَفْعَلُونَ ۷۰ وَسَيُقِىُّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ لَاحِقَةٌ

کرتے ہیں اور ان کے جائیں جو ۶۹ منکر ہیں روز کی طرف گروہ گروہ یہاں تک کہ

إِذَا جَاءَهُمْ فَانْتَحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

جب پہنچ جائیں اس پر کھولے جائیں اسکے دروازے اور کہنے لگیں ان کو اسکے داروغہ کیا نہ پہنچے تھے تمہارے پاس

رَسُولٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ

رسول تمہارے ہیں کہ پڑھتے تھے تم پر باتیں تمہارے رب کی اور ڈراتے تھے تم کو

لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

اس تمہارے دن کی ملاقاتیوں بولیں کیوں نہیں پر ثابت ہوا حکم عذاب کا

عَلَى الْكَافِرِينَ ۷۱ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ

منکر ہیں حکم ہووے کہ داخل ہو جاؤ دروازوں میں لڑنے کے سدا رہنے کو اس میں

فِي سُلُوفٍ مَّثْوًى لِمَتَكِبِّرِينَ ۷۲ وَسَيُقِىُّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

سو کیا بری جگہ سے رہنے کی نذر والوں کو اور ان کے جائیں وہ لوگ نہ جو ڈرتے تھے اپنے رب سے

إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

جنت کو گروہ گروہ یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں اس پر اور کھولے جائیں اسکے دروازے اور کہنے لگیں

لَهُمْ خَزَنَتُهُمْ يَسَلُّونَ عَلَيْهِمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوا خَالِدِينَ ۗ وَ

ان کو داروغہ اسکے سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَأَوْسَرْنَا

وہ بولیں شکر اللہ کا لکھ جس نے سچا کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو

الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۗ فَنِعْمَ

اس زمین کا گھر لیوں بہشت میں سے جہاں چاہیں سو کیا خوب

منزل ۶

منصرف و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہوگا۔ اور وہ خود ہی تخت
 بادشاہی پر جلوہ افروز ہوگا۔ اور مشرکین کے خود ساختہ...
 سفارشی وہاں ان کے کام نہیں آئیں گے اور اللہ کی بارگاہیں
 کوئی شفیق قاہر نہیں ہوگا۔ نفع سے نفع اولیٰ مراد ہے جس سے
 تمام جاندار موت کی نیند سو جائیں گے صحت سے مراد موت
 ہے فنفتحہ الفرسہ ہی نفتحہ الصعق والصعق
 هنا الموت (مجر ج ۲ ص ۲۴) الامن نشاء اللہ متشبی
 کون ہیں اس بارے میں مختلف اقوال ہیں ایک قول کہ یہاں
 جبرائیل میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، خازن جنت،
 زبانہ وغیرہ بیجا کا قول ہے جس بصری فرماتے ہیں۔
 مستثنیٰ ذات باری تعالیٰ ہے بعض کے نزدیک وہ لوگ
 مستثنیٰ ہیں جو اس نفع سے پہلے موت کا جام پی چکے ہوں گے
 و اللہ اعلم (کبیر بجز روح) نہ نفع فیہ الخ یہ نفع
 ثانیہ یا نفع بعث ہے جس کے بعد سب زندہ ہو کر دیکھنے لگیں
 گے ۶۵ و اشترقت الارض الخ جب اللہ تعالیٰ میدان
 حشر میں فصل قضاء کے لئے جلوہ افروز ہوں گے اس وقت
 میدان حشر ان کے الزوار و تجلیات سے جگہ کا اٹھے گا یا یہ عدل
 انصاف سے کنایہ ہے یعنی میدان حشر اللہ تعالیٰ کے عدل و
 انصاف کے نور سے منور ہو جائے گا۔ و ذلك حين يتجلى
 الرب تبارك و تعالیٰ لفصل القضاء بين خلقه
 (خازن و معالمر ج ۶ ص ۶) بما اقام فيها من العدل
 استعبر له النور لانه يزين البقاع و يظهر الحقوق
 (ابو السعود ج ۲ ص ۲۸) سب کے اعمال نامے عدالت میں
 پیش کئے جائیں گے اور وہاں عدالت میں انبیاء علیہم السلام
 کو بھی حاضر کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی امتوں کے منکرین کی بیخیاں
 گواہی دیں۔ اور شہداء یعنی امرت محمدیہ کو بھی حاضر کیا جائے گا
 تاکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے حق میں گواہی دیں کہ بیشک انھوں
 نے اللہ کا پیغام اپنی امتوں کو پہنچا دیا۔ و حیٰ با لتبیین
 ليشهدوا علىٰ اممهم و المشهداء امه

۶۷

تخریفات اخروی

۶۸

محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیشهدون للرسول (مجر ج ۲ ص ۲۴) مخلوق میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوگی ۶۸ و وفیت الخ
 شخص کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دی جائے گی لہذا کسی شخص کا کوئی عمل نظر انداز نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے تمام اعمال کا پورا پورا علم ہے ۶۹ و سبقت الخ یہ بھی
 تخریفات اخروی ہے قیامت کے دن فصل قضاء کے بعد کفار و مشرکین کو ٹولٹیوں کی صورت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا جب وہ جہنم کے دروازوں پر پہنچیں گے تو ان کے لئے جہنم کے

موضع قرآن و گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتائیں گے بُروں کی برائی اور بھلوں کی بھلائی جو دیکھتے تھے ۱۲ یعنی گواہ آنے ہیں ان کے الزام کو نہیں تو اللہ تعالیٰ پر کیا
 چھپا ہے ۱۲ -

اَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴿۲۰﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِينَ مِنْ حَوْلِ

بدلے محنت کرنے والوں کا اور تو دیکھے فرشتوں کو گھمبے ہیں عرش العرش یسبحون بحمد ربهم وقضیٰ بینہم بالحق کے گرد پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور فیصلہ ہوتا ہے ان میں انصاف کا

وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۱﴾

اور یہی بات کہتے ہیں کہ سب بخوبی ہے اللہ کی جو رب ہے سائے جہاں کا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَعَلَّ نَسْوَانًا لَمَّا كَانَتْ

سورہ مؤمن کہہ میں نازل ہوئی اور اس میں پہچاسی آیتیں ہیں اور نور کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بے شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

حَمْدًا تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۲۲﴾ غَافِرِ

انارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست، بخبردار گناہ

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا

بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا مقدور والا کسی

إِلَهَ إِلَّا هُوَ طَائِفَةٌ أَمْسَرَّتْ رُءُوسَهُمْ فَأَعْتَدَ اللَّهُ

کی بندگی نہیں سوائے اس کے اسی کی طرف پھر جاتا ہے وہی جگہ ہے اللہ کی باتوں میں جو

الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ تَقْلِبُهُمْ فِي لِبَادِهِمْ كَذَّبَتْ

منکر ہیں سو کچھ کو دھوکہ نہ دے یہ بات کہ وہ بولتے پھرتے ہیں تمہوں میں جھٹلائے ہیں

قَبْلَهُمْ قَوْمَ نُوحٍ وَالْأَحْزَابِ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ

ان سے پہلے قوم نوح کی اور کتنے فرتے ان سے پہلے اور ادا کیا

أُمَّةٍ لِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوا بِالْبَاطِلِ أَلِيصًا ضَالِّينَ

امت نے اپنے رسول پر کہ اس کو پکڑیں اور لائے گئے بھولتے جگرتے

منزل ۶

دروازے کھول دیے جائیں گے اس وقت جہنم پر مقرر فرشتے ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے اللہ کا پیغام پہنچانے والے نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تمہیں آج کے دن میں اللہ کی بارگاہ میں پیش سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے۔ کیوں نہیں؟ آئے تو تھے۔ لیکن بے تمہمتی سے ہم کافروں پر اللہ کے عذاب کا فیصلہ نافذ ہو گیا۔ کیوں کہ ہم نے محض ضد و عناد سے حق کا انکار کیا۔ قبیل ادخلوا الخ اس وقت ان سے کہا جائے گا اچھا اب جہنم میں داخل ہو جاؤ جو تمہارا ہمیشہ کے لئے ٹھکانا ہے جہنم منکرین کے لئے نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اللہ سے ڈر کر اس کی فرمانبرداری کرنے والوں اور اس کی نافرمانی سے بچنے والوں کو قیامت کے دن جماعتوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا جب وہ جنت میں دروازوں تک پہنچیں گے تو جنت کھلی جائے گی۔

دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوں گے۔ جنت کے دربان فرشتے ان کو سلام کریں گے۔ اور خوش آمدید کہیں گے اور ان سے درخواست کریں گے آپ جنت میں تشریف لے چکے ہیں۔ آپ لوگوں کا ہمیشہ کا گھر ہے اور آپ اس میں ہمیشہ رہیں گے لاکھ دقا لو الخ اہل جنت اس وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کریں گے اور کہیں گے کہ جس طرح دنیا میں تمام صفات کا ساری اللہ کے ساتھ خاص تھیں آخرت میں بھی وہی کار ساز اور مفضل برکات ہے اور ہر قسم کے مشکوں سے پاک ہے ہر حمد و ثناء اس ذات پاک کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں ارض جنت کا وارث بنایا۔ کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں رہیں۔ عمل کرنے والوں کا اجر و ثواب کتنا اچھا ہے وعدے سے حشو و نشر اور اجر و ثواب کا وعدہ مراد ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے کیا گیا تھا (روح) اور ارض سے ارض جنت مراد ہے والمسا اذبالارض ارض الجنة (کبیر جلد ۲ ص ۲۸۸) کہہ دتہی الخ اللہ تعالیٰ کی شان عظمت و جبروت کا بیان ہے قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہوں گے اور اپنے مالک حقیقی کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوں گے تمام فرشتوں کی زبانوں پر جاری ہوگا کہ اللہ کی ذات گرامی ہر شے کے پاک اور تمام صفات کمال سے متصف ہے ایسے جاہ و جلال کے باوجود کہ کوئی باز پرس کرنے والا نہیں کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی۔ اور ہر فیصلہ عدل و انصاف سے ہوگا۔ وقیل الحمد لله رب العالمین اس وقت ہر طرف سے مالک کائنات اور رب ہر دو سر کی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا۔ فرشتے اور مومنین بول اٹھیں گے ہر حمد و ثناء اس ذات پاک اور رب جہاں کو زیل ہے جس نے مومنین اور مشرکین کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا پہلی

۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

حمد و ثناء انجام دے پڑھی اور یہ عدل و انصاف پر حمد ہمارا اولیٰ انجام دے سبھانہ و ابراہیم اللہ من الجنة ما نشاءوا، و حمد ہم هذا على القضاء بالحق بيتهم فلا تكرر اس (روح ج ۲ ص ۲۴) و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ہ

موضع قرآن کا جو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اس کے واسطے رکھی ہے۔ فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے فاعل سے ایک تدبیر بولتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی وہی حکمت یعنی آشنائیاں رکھتے ہیں سرداروں سے اس کا اندیشہ نہ کر۔ فتح الرحمن و اعین در اختتام ملاء اعلیٰ ۱۲

سُورَةُ زَمْرٍ فِي آيَاتِ تَوْحِيدٍ وَرَأْيِ خُصُوصِيًّا

- ۱- فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ الْغَالِبُ (ع ۱) نفی شرک فی الدعاء
- ۲- وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا _____ تَا _____ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ - (ع ۱) نفی شفاعت قہری -
- ۳- قُلْ لِي أَمْرٌ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ _____ تَا _____ أَوْلَ الْمُسْلِمِينَ - (ع ۲) نفی شرک فی الدعاء
- ۴- قُلِ اللَّهُ أَعْبَدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي - (ع ۲) نفی شرک فی الدعاء
- ۵- ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا _____ تَا _____ بَلَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ - (ع ۳) تمثیل مشرک و موحد
- ۶- قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ _____ تَا _____ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ - (ع ۴) نفی شرک فی التصرف
- ۷- أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ _____ تَا _____ شُرَكَاءَ إِلَهِهِ تَرْجَعُونَ - (ع ۵) نفی شفاعت قہری -
- ۸- قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ _____ تَا _____ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ - (ع ۵) نفی شرک فی العلم
- ۹- قُلْ أَغْيَبَ اللَّهُ تَأْمُرًا لِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ - (ع ۷) نفی شرک فی العبادة -

(آج بتاریخ ۲۲ رجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دن سورہ زمر کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً
والصلوة والسلام علی رسولہ دائماً ابداً علی آلہ وصحبہ وسائر عبادہ الصالحین لیللاً ونہاراً)

سورۃ مومن

ربط | سورۃ مومن کا سورۃ زمر کے ساتھ نامی ربط یہ ہے کہ سورۃ زمر میں روزمروں (گروہوں) کا ذکر کیا گیا ہے فریق فی الجنة و فریق فی السعیر ایک جنتی گروہ اور دوسرا دوزخی اور سورۃ مومن میں مومن آل فرعون کی زبان سے وہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے یعنی مسئلہ توحید جسے ماننے والا گروہ جنتی ہے اور نہ ماننے والا دوزخی۔

اور اس سورت کا ماقبل سے معنوی ربط یہ ہے کہ سورۃ زمر کا مرکزی دعویٰ ہے فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین (۱۶) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اور سورۃ مومن، حم سجده اور شوریٰ میں جزو اعلیٰ اور مغرب عبادت یعنی دعاء اور پکار کا مسئلہ مفصل و مدلل بیان کیا گیا ہے۔ نیز سورۃ زمر میں نفی شفاعت قہری کا بیان بھی ہے ۱۸ اتخذنا من دون اللہ شفعا، (۵۶) جسے مومن، سجده اور شوریٰ کے بعد زخرف میں بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ | سورت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ از ابتدائے سورت تا الحمد لله سب العالین ۵ (۶۴) اور دوسرا حصہ از قتل انی نہیت ان اعبد الذین تتدعون من دون اللہ (۶۴) تا آخر سورت۔ پہلا حصہ: چار عنوانوں پر مشتمل تمہید، اس کے بعد ترغیب، دعوائی سورت کا تین بار ذکر، اثبات دعویٰ کیلئے ایک دلیل وحی، ایک دلیل نقلی اور دو عقلی دلیلیں۔ ہر عقلی دلیل کے بعد ایک ایک نمونہ، تخلیفات دنیوی کا مفصل نمونہ اور دو باری تالی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا حصہ: پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ۔

تفصیلی خلاصہ

حَمَّ — تا — فالحکم لله العلیٰ الکبیر۔ تمہید ہے جو چار عنوانوں پر مشتمل ہے۔ عنوان اول تنزیل الکتب — تا — الیہ المصیر ۵ یہ حکیمانہ اس شہنشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ مہربان ایسا کہ ہر توبہ کرنے والے کو معافی دیدے اور زبردست ایسا کہ سرکشوں کو سخت عذاب میں گرفتار کرے۔ عنوان دوم: — ما یجادل — تا — انہم اصحاب النار ۵ اس ظاہر و باہر حکیمانے کا انکار صرف معاندین ہی کریں گے اور اقوام گذشتہ کی طرح اس جدال و انکار کی سزا دنیا ہی میں پالیسٹے عنوان سوم: — الذین یحملون — تا — وذلك هو الفوز العظیم ۵ جو لوگ اس حکیمانے کو مان لیں گے، ان کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ عرش الہی کو اٹھانے والے اور عرش کے گرد تسبیح و تقدیس کرنیوالے فرشتے ان کیلئے اللہ سے دعائیں کرتے رہیں گے۔ عنوان چہارم: ان الذین کفروا — تا — (العلیٰ الکبیر ۵) (۲۶) جو لوگ اس حکیمانے کو نہیں مانیں گے وہ آخرت میں غضب خداوندی کا مورد بنیں گے۔ ہو الذی یریکم آیتہ (الآیۃ) یہ حکم نامہ ماننے کی ترغیب ہے۔

ذکر دعویٰ

سورت کا مرکزی دعویٰ تین بار ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی بار فادعو اللہ مخلصین لہ الدین ولو کفرہ (الکفر ۵) (۲۶) مصائب و حاجات میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو۔ اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناگوار گذرے اور وہ غیظ و غضب سے جل جائیں۔ ۳ فیح الدین جنت۔ تا — سر یبع الحساب ۵ دعویٰ کی اہمیت کا ذکر ہے۔ یہ حکیمانہ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ بلند شان والے عرش عظیم کے مالک کی طرف سے ہے جو ہمیشہ سے اپنے پیغمبروں پر اپنا حکیمانہ نازل فرماتا رہا ہے۔ و انذرہم یوم الازفة الخ تخلیفات اخروی ہے۔ واللہ یقضی بالحق (الآیۃ) متعلق بدعویٰ ہے۔ واللہ یقضی بالحق یہ امر اول ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ہر ارادے کے مطابق فیصلہ کر لیتا ہے والذین یدعون من دونہ الخ یہ امر دوم ہے یعنی معبودان باطلہ ایسا نہیں کر سکتے۔ ان اللہ هو السميع البصیر ۵ یہ ماقبل کی دونوں باتوں کی دلیل ہے۔

ذکر دعویٰ دوسری بار: — وقال سبکم ادعونی استجب لکم۔ (الآیۃ ۲۶) اپنے مالک اور پروردگار کا حکم ہے کہ حاجات میں غائبانہ صرف مجھ ہی کو پکارو، جو لوگ صرف مجھ ہی پکارنے کے پابند نہیں، بلکہ میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں، میں انہیں ذلیل و رسوا کر کے جہنم میں داخل کرونگا۔

ذکر دعویٰ تیسری بار: — هو المحی لا الہ الا هو فادعوه مخلصین لہ الدین۔ (الآیۃ ۶۴) اللہ تعالیٰ ہی زندہ جاوید ہے، اس پر کبھی موت نہیں آئیگی، اس لئے مصائب آفات اور حاجات و مشکلات میں خالصتہً اسی کو پکارو، تمام صفات الوہیت اسی کی ذات پاک کے ساتھ مختص ہیں۔

دلیل وحی

تنزیل الکتب من اللہ العزیز العظیم ۵ (۱۶) یہ حکیمانہ جو دعوائی توحید پر مشتمل ہے کسی انسان کا ساختہ پر داختر نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

دلیل نقلی

ولقد آتینا موسیٰ الہدیٰ۔ (الآیتین ۶۴) موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے جو کتاب دی تھی، جو بنی اسرائیل کیلئے ضابطہ ہدایت تھی، اس میں بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ میرے سوا کوئی کار ساز نہیں، اس لئے مصائب و حاجات میں صرف مجھ ہی پکارو۔ دلیل نقلی کے بعد فاصبران وعد اللہ حق (الآیۃ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے اور اس سے پہلے انا لمنہما رسلنا الخ میں بھی تسلی ہے۔ ان الذین یجادلون (الآیۃ) زجر برائے معاندین۔ لخلق السنبوات والارض (الآیۃ) ثبوت قیامت پر دلیل الہی۔ وما یستوی

الرعى والبصير (الآية) ثبوت قیامت پر دلیل ملی۔ ان الساعة لا تینة (الآية) دعوائی قیامت

پہلی عقلی دلیل

اللہ الذی جعل لکم الیل (الآية ۴) رات اور دن ایسی نعمتیں اور ان کے علاوہ دیگر علامات سب الشکر کی طرف سے ہیں۔ ذلکم اللہ ما لکم الخ یہ ثمرہ دلیل ہے۔ وہی منعم و محسن الشکر تم سب کا مالک خالق ہے اس کے سوا کوئی کارساز نہیں، اس لئے علامات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو و کذلک یؤذک الخ یہ زجر ہے۔

دوسری عقلی دلیل

اللہ الذی جعل لکم الام من الخ (۴) اللہ نے تمہاری خاطر زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، تمہیں خوبصورت شکلیں عطا کیں اور تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ روزی کا انتظام فرمایا۔ ذلکم اللہ ما لکم الخ (الآية) یہ دوسری عقلی دلیل کا ثمرہ ہے۔ مذکورہ بالا صفتوں والا اللہ ہی تمہارا رب اور کارساز ہے اور وہی سب کا پروردگار ہے اس لئے غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔

تخویف دنیوی

اولم یسیروا فی الارض — تا — انہ قوی شدید العقاب ہ (۳۶) یہ مشرکین مکہ زمین میں چل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھتے جو ان سے قوت اور کارناموں میں بہت زیادہ تھے، جب ہم نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پھڑپھڑا تو ان کے وہ معبود انھیں ہمارے عذاب سے نہ چھڑا سکے جنہیں وہ دنیا میں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ اس کے بعد ولقد ارسلنا موسیٰ بآیتنا (۲۶) — تا — وحاق بال فرعون سوء العذاب (۵۶) تخویف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔ انما یرحمون علیہا — تا — وما دعاء الکفرین الا فی ضلل (۵۶) یہ تخویف اخروی ہے۔ انما ننصم رسلنا۔ (الآية ۶) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہلی بارتسل کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فاصبر ان وعد اللہ حق (الآية) میں دوبارہ تسل ہے۔

دوسرا حصہ

دوسرے حصے میں پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ ہے۔

[۱] اعادہ دلیل وحی

قل انی نہیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ۔ (الآية ۲۱) غیر اللہ کی دعا اور عبادت کو میں نے از خود شکر نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے مجھے منع کر دیا ہے کہ میں معبودان باطلہ کو پکاروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا فرمانبردار بندہ ہو کر رہوں جو ساری کائنات کا مالک اور کارساز ہے۔

اعادہ پہلی نقلی دلیل

الذین کذبوا بالکتب و بما ارسلنا بہ رسلنا (۸) یہ دلیل نقلی اجمالی کی طرف اشارہ ہے۔ اور ما ارسلنا بہ سے مسئلہ توحید مراد ہے۔

دوسری نقلی دلیل

ولقد ارسلنا رسلا من قبلك۔ (الآية ۸) یہ بھی دلیل نقلی اجمالی کی طرف اشارہ ہے۔

اعادہ دلیل عقلی اول

هو الذی خلقکم — تا — کن فیکون (۲) اللہ تعالیٰ ہی نے تمام انسانوں کو پیدا کیا۔ رحم مادر میں تخلیق کے تمام مدارج سے گذار کر جن تقویم میں پیدا کیا اور دنیا کی زندگی میں تمام ضروریات مہیا کیں۔ زندگی اور موت اسی کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے وہی کارساز اور حاجت رول ہے، حاجات میں غائبانہ اسی کو پکارنا چاہیے۔

دلیل عقلی دوم

اللہ الذی جعل لکم الانعام — تا — فای ایلت اللہ تنکرون (۹۶) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے چوپائے پیدا فرمائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا گوشت کھایا اور دودھ پیا جاتا ہے جس میں حقیقی نعمتیں عطا فرمادیں وہی مالک و معبود اور متصرف و کارساز ہے، مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔

[۲] اعادہ تخویف دنیوی

افلم یسیروا فی الارض فینظروا — تا — وخسر هنالک الکفرون (۹۶) مشرکین مکہ نے ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ طاقتور اور زیادہ دولت مند تھے۔ انہوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں پکڑ لیا۔ سرکش لوگوں کے لئے ہمارا یہی دستور ہے۔

۵ حمرہ سورۃ مؤمن حوامیم سبعہ میں سے پہلی ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی عنہما سے منقول ہے کہ حمرہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ قال ابن عباس حمرہ اسم اللہ الاعظم (قرطبی، مدارک، معالم، خازن) حضرت ابن عباس ہی سے منقول ہے کہ ہر چیز کا مغز اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ حوامیم ہیں۔ یعنی مصائب و حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو ان لکل شیء لبابا وان لباب القرآن الحوامیم (رد ج ۲۴ ص ۲۳، خازن و معالم ج ۶ ص ۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الدعاء من العبادۃ مصائب و حاجات میں پکارنا ہی عبادت کا مغز اور لب لباب ہے اور حوامیم میں چونکہ اسی مغز عبادت کا بیان ہے۔ اس لئے حضرت ابن عباس رضی عنہما نے حوامیم کو حمرہ قرآن کا لب لباب فرمایا اور اسی لئے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حوامیم قرآن مجید کا اعلیٰ ترین حصہ ہے الحوامیم دیباج القرآن (رد ج ۲۴ ص ۲۳، قرطبی ج ۱۵ ص ۲۸) یہ الفاظ مرفوعاً بھی مروی ہیں۔ (بحر ج ۱ ص ۱۷۳ قرطبی)

۳ تنزیل الکتب الخ یہاں سے لیکر فالحکم للہ العلی البصیر (۲۶) تک تمہید ہے جو چار عنوانات پر مشتمل ہے۔ عنوان اول تنزیل الکتب — تا — البصیر المصیر اور یہ دلیل وحی بھی ہے۔ یہ حکیمانہ بڑے شہنشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ جو اس کے حکمانے کو مان لیں اور اس کی طرف رجوع و انابت کریں ان کے گناہ معات فرماتا اور ان کے رجوع کو قبول کرتا ہے، لیکن یہ بھی خیال ہے کہ سرکشوں اور نہ ماننے والوں کے لئے اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے اور وہ صاحب دسترس ہے

اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۱۰ قَالُوا رَبَّنَا اٰمَنَّا اِثْنَتَيْنِ

یعین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے و اللہ بولیں گے اے ہمارے رب تو موت دے چکا ہے اور دوبارہ

وَ اٰجِبْتَنَا اِثْنَتَيْنِ فَاَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلَى

اور زندگ سے چکا دے بار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے پھر اب بھی ہے

خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۱۱ ذَلِكُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دَعِيَ اللّٰهُ

نکلنے کو وہ کوئی راہ و یہ ہے کہ تم پر اس واسطے ہے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو

وَحَدَّةٌ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكَ بِهِ تَوَّعِنَا فَالْحٰكِمُ

السیلا تو تم منکر ہوتے اور جب اس کی طرف پلٹے تو تم یقین لانے لگتے تھے اب موعودہ

لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۱۲ هُوَ الَّذِي يَّرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيَنْزِلُ

جو کرے اللہ سے اوپر بڑا عظیم وہی ہے تم کو دکھاتا اپنی نشانیاں اور اتارتا ہے

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَن يُّنۡبِتُ

ہمارے واسطے آسمان سے روزی اور سونچ رہی کہے جو رجوع رہتا ہو

فَادْعُوا اللّٰهَ مَخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۱۳

پکارو اللہ کو مخلص کر کر اس کی واسطے بندگی اور اللہ بڑے بڑا نہیں منکر

رَفِيْعِ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يَلْقَى السُّرُوْحَ مِّنْ اَمْرٍ

عظیم وہی ہے اونچے درجوں والا مالک عرش کا اللہ امانت ہے جس کی بات اپنے حو سے

عَلٰى مَن يُّشَآءُ مِّنْ عِبَادِهٖ لِيُنۡزِلَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۱۵ يَوْمَ

جس پر چاہے اپنے بندوں میں تاکہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن سے تمہیں جن

هُمْ بَارِزُونَ ۱۶ لَا يَخۡفَىٰ عَلٰى اللّٰهِ مِنْهُمۡ شَيْءٌ مِّنْ

وہ لوگ نکل کرے ہوں گے چھپی ہوئی اللہ پر اعلیٰ کوئی چیز کس

اَلْمَلِكِ الْيَوْمَ ۱۷ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۱۸ اَلْيَوْمِ

راج ہے اس دن اللہ کا ہے جو اکیلا ہے رباہ دال اللہ آج

منزل ۶

اللہ قالوا الخ جہنم میں داخل ہونے کے بعد مشرکین جہنم سے نکلنے کی راہیں تلاش کریں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار، تو نے دو بار ہمیں موت سے دوچار کیا اور دو بار ہمیں زندگی بخشی ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور جس حشر و نشر کا انکار کیا کرتے تھے آج اس پر ایمان لاتے ہیں۔ کیا اب کوئی صورت ہے کہ ہمیں دوزخ سے نکال کر ایک بار پھر دنیا کی زندگی مل جائے تو ہم تیری پوری پوری فرمانبرداری کریں گے واللہ اعلم بالصواب۔ (روح) پہلی موت سے مراد عدم ہے جب وہ اصلااب آباء میں تھے اور دوسری موت وہ ہے جو دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور پہلی بار احیاء سے دنیا میں پیدا کرنا مراد ہے اور دوسری بار احیاء سے بعثت بعد الموت مراد ہے۔ قال ابن مسعود وابن عباس و

قتادة والضحاك - كانوا امواتا في اصلااب آباءهم ثم احياهم ثم اما تمم الموت التي لا بد منها في الدنيا، ثم احياهم للبعث والقيامة، فهاتان حياتان وموتتان وهو قوله تعالى كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم (قرطبي ج ۵ ص ۱۵۵) ذلكم الخ اصل میں یہ جواب نہیں، بلکہ جواب کی علت ہے اور جواب کے قائم مقام ہے اور جواب مقدر ہے (ی لا سبیل الی خروج یعنی اب جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ دنیا میں تمہارا یہ حال تھا کہ جب خدائے واحد کو پکارا جاتا تھا تو تم اسکی وحدانیت کا انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ کوئی شرک کرتا تو شرک پر ایمان لے آتے تھے جواب میں اختصار کے بجائے علت جواب بیان کرنے کے لئے تفصیل بیان کی گئی۔ نیز یہ بیان کیا گیا کہ کسی دوسرے کو بھی نکالنے کی طاقت نہیں۔ دینی السلام متروک تقدیرہ فاجیبوا بان لا سبیل الی اللہ وذلك لانکم اذا دعی اللہ وحده الخ (قرطبی) ای ذلکم الذی انتم فیہ وان لا سبیل لکم الی خروج قط بسبب کفرکم بتوحید اللہ وایماکم بلا شراک بہ (بدلکم) فالحکم الخ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی طاقت نہیں کہ وہ ان کو دوزخ سے نکال سکے کیونکہ فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کا نازل ہوگا جو بلند و برتر ہے اب کلی طور پر حکومت اسی کے قبضہ و اقتدار میں ہے اور اس کا فیصلہ یہی ہے کہ مشرکین ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں۔ اس میں اس بات کی دلیل بیان کی گئی ہے کہ کسی دوسرے کو بھی طاقت نہیں کہ انہیں دوزخ سے نکال سکے۔

جواب مقدر ہے ۱۲
علت جواب مقدرہ
پہلی بار ذکر دوسری
۱۳
موت توفیق انفرادی ۱۴

موضع قرآن و یعنی آج تم اپنے جی کو پھینکاتے ہو۔ دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ تم کو پھینکاتا تھا اسی کا بدلہ آج پاؤ گے و پہلے مٹی تھے یا لٹھ تو مرے ہی تھے۔ پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جتے یہ ہوتیں دو موتیں دو حیاتیں۔

فتح الرحمن و یعنی در دوزخ بر خود بد دعا، میکنند و میگوندن کا شکی معدوم شونرو این دشمن داشتن است خود را و اللہ اعلم و لیکن کہ معنی چنین باشد تحقیق دشمن داشتن خدا شمارا سخت تر است از دشمن داشتن شما خود را و قیبتکہ خوانده میشود بسوی ایمان بس کا فرمانید یعنی قبول نہ کردن ایمان عداوت نفس خود است اگرچہ این را منی دانستند پس جزاء این عداوت نفس خود عداوت خدا شد ایشان را لیکن شدت و عذاب و امر در دنیا با خدا ہر شدہ ۱۲ و ۱۳ ترجمہ گوید لطف بود خدا تعالیٰ جان داد بعد از ان قبض روح کرد باز زندہ ساخت و اللہ اعلم ۱۴۔

یتعظ وما یعتبر بآیات اللہ الا من یتوب من الشک و یرجع الی اللہ فان المعاند لایتذکر ولا یتعظ (مدارک تائید: اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یدھی الیہ من ینیب ۵ (شوری ۲۷)۔ من خشی الرحمن بالغیب و جاء بقلب منیب ۵ (ق ۲۷)۔ و اتبع سبیل من انا اب الی (لقان ۲۷) ۱۰ فادعوا الی تمہید اور ترغیب کے بعد پہلی بار دعوت کا ذکر ہے۔ فاء فصیح ہے اور اسکی شرط محذوف ہے۔ اسی اذا کان الامر کما ذکر من اختصاص التذکر بمن ینیب فاعبد وہ ایہا المؤمنون مخلصین لہ دینکم الی (ابو السعود ج ۳ ص ۳) یعنی جب معاملہ یہ ہے کہ صرف انابت کر نیوالے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں، تو ایمان والو! تم خالصتہ اللہ ہی کو پکارو۔ لیکن حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین اس سورت کا مرکزی دعوئے ہے جو ابتدائے سورت سے لیکر یہاں تک بیان شدہ تمہید و ترغیب کے سائے مضمون پر مترتب ہے جس کا حاصل یہ ہے جب تمہیں معلوم ہو گیا کہ یہ حکمانہ جو فادعوا اللہ الی کے مضمون پر مشتمل ہے، بہت بڑے شہنشاہ کی طرف سے ہے جو مہربان بھی ہے اور شدید العقاب بھی، اس میں جدال صرف معاندین ہی کر سکتے، لیکن جو لوگ اس حکمانے کو مان لیں گے اللہ کے فرشتے ان کے لئے دعائیں کریں گے اور جو اس حکمانے کو ٹھکرا دیں گے، وہ غضب خداوندی کا مورد بنیں گے۔ یہ حکمانہ بڑے مہربان اور محسن بادشاہ کا ہے جو تمہیں اپنی توجیہ کے نشانات دکھاتا ہے، لیکن مانیں گے وہی جو اللہ کی طرف انابت کرینگے جب تم یہ سب کچھ سن چکے تو اب حاجات و مصائب میں مافوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ اذا سمعتم ما ذکر فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔

۱۱ ۱۰ دلوکسہ الکافرون تم ہر حال میں صرف اللہ ہی کو پکارو اگرچہ مشرکین جو تمہارا نام و نشان مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اسکو ناپسند کریں اور غیظ و غضب سے جل ٹھن جائیں اسی اعبد وہ مخلصین لہ الدین من الشک علی کل حال حتی فی حال غیظ اعدائکم المتاملین علیکم و علی استئصالکم (بجرح ص ۳۵) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ قتل کا ذکر نہیں کیا، اس لئے کہ دعاء اور پکار کا تعلق زبان سے ہے اور بصورتِ اکراہ قتل سے بچنے کیلئے زبان سے کلمہ شکر کہنے کی رخصت ہے بشرطیکہ دل ایمان پر قائم ہو جیسا کہ ارشاد ہے:۔ الا من اکسہ و قلبہ مطمئن بالایمان (النحل ۱۱۶)

۱۲ ۱۰ رفیع الدرجات۔ یہ دعوت سورت کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ حکمانہ جس کے لئے اتنی لمبی چوڑی تمہید ذکر کی گئی ہے کوئی معمولی نہیں بلکہ یہ رفیع الشان، عرشِ عظیم کے مالک بادشاہ کا حکمانہ ہے، جو اس سے پہلے بھی اپنے پیغمبروں پر اپنا حکمانہ نازل فرماتا رہا ہے، تاکہ اس کے بندے اس کی تعمیل کر کے اور اس کو مان کر قیامت کی سختیوں اور تکلیفوں سے بچ جائیں۔ رفیع الدرجات بلند و برتر، عظمت و شان والا ہوا المرتفع بعظمتہ فی صفات جلالہ و کمالہ و وحدانیۃ المستغنی عن کل ما سواہ و کل الخلق فقرا الیہ (خازن ج ۶ ص ۷۷) عبارت عن رفعة شأنہ و علو سلطانہ کما ان قولہ ذوالعرش عبارة عن ملکہ و بنحوہ فہما ابن زید قال: عظیم الصفات (بجرح ص ۲۵۵)

۱۳ ۱۰ یلقی صیغہ مضارع ماضی استمراری کے مفہوم میں ہے یعنی ڈالتا رہا ہے۔ والاستمرار التجددی المفہوم من (یلقی) ظاہر فان الالتقاء لہ یزل من لدن آدم علیہ السلام الی انتفاء زمان نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (روح ج ۲ ص ۲۵) اس صورت میں الروح سے مطلق وحی مراد ہوگی وحی کو روح اس لئے فرمایا کہ جس روح سے بدن کو حیات حاصل ہوتی ہے، اسی طرح وحی الہی سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہ دلوں کی حیات کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ الوسی الذی نخبنا بہ القلوب (مدارک) حیاء الامراض بالمعارف الالہیۃ و الجلا یا القدسیۃ فاذا کان الوسی سببا لحصول ہذہ الامراض سبب الوسی فان الروح سبب لحصول الحیاة و الوسی سبب لحصول ہذہ الحیاة الروحانیۃ (بجرح ص ۳) حاصل یہ ہے کہ یہ وحی اور پیغام توحید جس سے دلوں کی حیات وابستہ ہے اس قدر اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اپنے پیغمبروں پر نازل فرماتا رہا ہے، تاکہ وہ انبیاء علیہم السلام کی وساطت سے بندوں کو قیامت کے دن کی آفات سے خبردار کرے اور وہ اللہ کے حکمانے کو مان کر ان سے نجات پالیں۔ لیکن اگر الروح سے قرآن مجید مراد ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (بجرح روح) اور ابن زید رضی اللہ عنہما (قرطبی) سے منقول ہے تو اس صورت میں یلقی حال مستمر پر محمول ہو گا۔ یعنی ڈال رہا ہے اور اتار رہا ہے۔ پہلی صورت میں من یشاء الخ سے تمام انبیاء علیہم السلام مراد ہوں وہم الانبیاء ۱۰ یشاء ہوا ان یکونوا انبیاء و لیس لاحد فیہم مشیئۃ (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۹۹) اور دوسری صورت میں اس سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہوں گے۔

۱۴ ۱۰ یوم ہم بزرزدن۔ یہ یوم التلاق سے بدل ہے۔ قیامت کے دن تمام انسان ایک میدان میں سامنے ہوں گے اور کوئی بھی اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگا اور نہ ان کا کوئی حال اور عمل ہی اس سے مخفی ہوگا۔ لمن المملک الیوم اس وقت اللہ کی طرف سے سوال ہوگا۔ آج بادشاہی کس کی ہے؟ یہ سوال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی پیش کریگا۔ اس کے جواب میں سب مومن و کافر کہیں گے اللہ الواحد القہاس۔ آج بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو واحد اور زبردست ہے (روح، قرطبی)

۱۵ ۱۰ ایوم تجزی۔ آج من کل الوجوہ خدائے واحد و قہار کی حکومت ہے جس کے یہاں ظلم نہیں، اس لئے آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا، کسی پر ظلم و زیادتی نہیں ہوگی۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی اور کسی کو ناگردہ گناہ کی سزا نہیں ملے گی۔ ان اللہ سریع الحساب اس قدر مخلوق سے حساب کتاب لینا اور کچھ سب کو ان کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دینا بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ اشکال ہماری نظروں میں ہے۔ اس واحد و قہار اور قادر مطلق کیلئے کوئی مشکل نہیں، وہ بہت جلد ساری مخلوق سے حساب لے لیگا اسی سریع حسابہ تماما اذ لا یشغلہ تعالیٰ شأن عن شأن فیما سب الخلاق قاطبۃ فی اقرب زمان (ابو السعود ج ۳ ص ۳)

۱۶ ۱۰ و انذرہم۔ یوم الازفۃ سے قیامت کا دن مراد ہے الازفۃ کا موصوف محذوف ہے والازفۃ صفتہ لمحذوف تقدیرہ یوم الساعة الازفۃ او الطامتہ۔ الازفۃ (بجرح ص ۳۵) الازفۃ القریبۃ۔ جیسا کہ سورہ معارج ع امین ارشاد ہے انہم یرونہا بعیدا و نرونہ قریبا ہ کاظمین شدید رنج و غم اور درددل و کرب میں مبتلا ہوں گے اور انکا پیمانہ غیظ لبریز ہوگا کاظمین اسی حکرو بین و الحاکم الساکت حال امتلائہ غمنا و غیظا (بجرح ص ۳۱) یہ حکمانہ الہی سے متعلق تحویف اخروی ہے، ان کو اس قریب ہی آنے والی ہولناک آفت (قیامت) سے خبردار کر دو جب شدت خوف سے منکرین کے کلیجے منہ کو آہے ہونگے اور وہ غم و اندوہ میں گھٹ رہے

انبیاء علیہم السلام کی تکذیب اور حشر و نشر کا انکار وغیرہ من و اق۔ انھیں اللہ کے عذاب سے ان کے مرموم کارساز بھی نہ بچا سکے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔ فَمَا اعْنَت عَنْهُمْ الْمَتَهُم
التي يدعون من دون الله من منىٰ لهما جاء مصر، بئس (ہود ۶۷)۔ نیز فرمایا:۔ فَلَوْلَا اَصْرَهُمُ الَّذِي اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا اَصْرَهُمُ (احقاف ۲۵)۔
ذٰلِكَ بِالْاَصْرِ۔ یہ ماقبل کی تفصیل علت ہے، دنیا ہی میں اللہ نے انکو اس لئے پکڑ لیا کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح احکام اور کھلی دلیلیں لے کر آئے، تو انہوں نے انکار کر دیا
اور ایک نہ سنی۔ وہ بڑی طاقت والا اور سخت عذاب والا ہے، وہ جس کو چاہے پکڑ لے اور کوئی اس کی گرفت سے چھڑانہ سکے۔ ۳۱۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا۔ یہ تخولیف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ

المومن ۴۰

۱۰۴۸

فمن اظلم ۲۳

رَسُولَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَاخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّ قُوِيًّا

ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر پھر منکر ہو گئے تو ان کو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۳۱۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيَاتِنَا وَ

بے سخت عذاب دینے والا اور ۳۱۔ ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکھو

سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۳۲۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ

کھلی سند فرعون اور حمان اور قارون کے پاس

فَقَالُوْا سِحْرٌ كٰذِبٌ ۳۳۔ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ

پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا دل ۳۳۔ پھر جب پہنچا ان کے پاس سچے بات ہمارے

عِنْدِنَا قَالُوْا اقْتُلُوْا اَبْنَاءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ وَ

پاس سے بولے مار ڈالو بیٹے ان کے جو یقین لائے ہیں اس کیساتھ

اَسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۳۴

جیتی رکھو انکی عورتیں اور جو کچھ داؤ ہے منکروں کا سو غلطی میں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ مُوسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۳۵

اور بولا ۳۵۔ فرعون مجھ کو چھوڑو کہ مار ڈالوں موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو

اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُظْهِرَ فِي

میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑ دے تمہارا دین یا پھیلانے

الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۳۶۔ وَقَالَ مُوسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ

ملک میں خرابی و اور کہا ۳۶۔ موسیٰ نے میں پناہ لے چکا ہوں اپنے

وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مْتَكْبِرٍ ۳۷۔ اَلْيَوْمِ مِنْ يَوْمِ الْحِسَابِ ۳۸

اور تمہارے رب کی ہر عنبر دور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کے دن کا جس

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهُ

اور بولا ۳۸۔ ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگوں میں جو چھپاتا تھا اپنا ایمان

منزل ۶

۱۲ ایک مفصل نمونہ

۱۲ اذغال الہی

۳۸

ہے۔ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام
فرعون اور اس کی قوم کے پاس معجزات اور آیات بینات
لیکر آئے، کس طرح فرعون اور اس کی قوم نے ان کو جھٹلایا،
اللہ کی توحید اور اس کے حکمنانے کو نہ مانا، تو پھر کس طرح ان کو
رسوا کن عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ اس کے ضمن میں تو مومن آل
فرعون کا قصہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس تفصیل میں ایک طرف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ اور دوسری،
طرف مشرکین مکہ کے لئے جائے عبرت۔ آیت سے معجزات
مراد ہیں اور سلطان مبین حجت قاہرہ جو ان معجزات
سے قائم ہوئی۔ (ابو السعد، روح) ہامان فرعون کا وزیر۔
قارون، اگرچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا، لیکن کفر و
طغیان میں فرعون اور اس کے وزراء میں شامل تھا یہ تفریق
فرعون میں سب سے زیادہ سرمایہ دار تھا۔ فقنا لواء سحر
کذاب اس سے پہلے ادا ماج ہے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
سے دلیل زشالت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے عصا اور ید بیضا
کے معجزے دکھائے، یہ معجزے دیکھ کر کہنے لگے یہ تو جادوگر ہے اور
دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ العباد ذبا للہ ۳۱۔ فلما جاءہم
جب فرعون اور اس کے ارکان دولت حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے مقابلے سے عاجز آ گئے، تو غیظ و غضب میں آ کر اور قوم موسیٰ
علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے تعاون سے روکنے کے لئے انہوں
نے ایمان لانے والوں کے بچوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو
زندہ رکھنے کا حکم نافذ کر دیا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو
قتل کرنے کا دوبار حکم دیا تھا۔ ایک تو موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
سے پہلے اور دوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد۔
(قرطبی، مدارک، روح وغیرہ) ۳۲۔ وما کید الکفرین
یہ اذغال الہی ہے فرعون اور اس کے مشیروں کی بد تدبیر ناکام،
ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی فرعون اور اس کی قوم پر
انواع عذاب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے فارسلنا
علیہم الطوفان والحراد والقمل والضفادع والدم

آیت مفصلات (۱۶۷ ع) یہ سلسلہ بنی اسرائیل کے ممر سے چلے جانے تک جاری رہا۔ اس طرح قوم فرعون اس منصوبے پر عمل کرنے کے بجائے اپنے حال میں مشغول رہی فاش علیہم
اللہ عن ذلک بما انزل علیہم من انواع العذاب، كالضفادع والقمل والدم والطوفان الی ان خرجوا من مصر، فاعمر قہم اللہ۔ وهذا معنی قوله تعالیٰ
وما کید الکفرین الا فی ضلل۔ (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۵) ۳۳۔ وقال فرعون۔ فرعون نے سوچا موسیٰ (علیہ السلام) ہی اس نئے دین کی جڑ ہے، اس لئے اسے ہی ختم کرنا چاہیے چنانچہ
اب ان کے قتل کا فیصلہ ہوا۔ فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں اسے قتل کر ادوں، اور وہ اپنے رب کو اپنی مدد کے لئے بلا لے، ہم دیکھیں گے کس طرح وہ اسے قتل سے بچا سکے۔ فرعون کے
موضع قرآن ہوئے مارنے کا اس سبب کہ معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں اس کا رب بدل نہ لے کہ جس کو حساب کا یقین ہو وہ ظلم کا بے کو کرے۔

اس انداز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دہریہ تھا اور خدا کے وجود کا قائل نہ تھا۔ انی اخاف اس میں فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی وجہ بیان کی ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہارا دین بدل دے اور تمہاری قوم (شاہی خاندان) اس کا دین قبول کرے اور وہ میری عبادت چھوڑ کر اس کے رب کی عبادت کرنے لگیں۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب نہ بھی ہو تو قوم میں اختلاف ڈال کر کچھ لوگوں کو اپنی پارٹی ہی میں شامل کر لے۔ (انی اخاف ان یبدل دینکم) اسی عبادتکرمی الی عبادۃ ما بہ (ادان یظہر فی الاسراف الفساد) ان لم یبدل دینکم فانہ یظہر فی الاسراف الفساد۔ اسی یقع بین الناس بسببہ الخلف (قریبی) **۱۰۴۹** وقال موسیٰ۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوا کہ ان کے قتل کا منصوبہ بن رہا ہے، تو اپنی قوم کو

اطمینان دلایا کہ میں ہر ایسے منکر و مغرور کے شر سے جو یوم حساب پر بھی یقین نہ رکھتا ہو، اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ میں آچکا ہوں۔ میرا پروردگار مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھیگا۔

۱۰۴۹ وقال ساجل جب فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا پروگرام بن رہا تھا اس وقت قوم فرعون ہی کا ایک آدمی اس گھناؤنے جرم کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ یہ آدمی فرعون کا چچا زاد بھائی تھا اور در پردہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا۔ مؤمن، من ال فرعون، یکنہ ایمانہ تینوں

ساجل کی صفات ہیں۔ دوسری صفت کو تیسری صفت پر اس لئے مقدم کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ رجل مؤمن، ال فرعون سے تھا، اگر اس کا عکس ہوتا تو من ال فرعون

یکتم سے متعلق ہو جاتا۔ اور اس طرح وہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔ مؤمن ال فرعون اگرچہ اپنے ایمان کو چھپاتے ہوئے تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا پروگرام سن کر اس سے نہ

رہا گیا اور بول اٹھا۔ اتقتلون ساجل الخ تم ایک شخص کو ناحق قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میں اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرونگا، تو یہ بات تو قتل

کی وجہ نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کا یہ دعوئے غلط نہیں، بلکہ سراسر باحق ہے اور وہ اپنی سچائی اور اپنے دعوئے کی حقانیت پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلے دلائل اور واضح معجزات

لیکر آیا ہے جن کا تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہو۔ اس لئے اسے قتل کرنے کے لئے تمہارے پاس کوئی وجہ جواز نہیں، تم اس سے باز آ جاؤ **۱۰۵۰** وان ینک کا ذبا یہ انھیں

قتل سے روکنے کا دوسرا انداز ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو ہی احتمال ہیں یا تو وہ اپنے دعوئے میں جھوٹا ہے یا چچا دونوں صورتوں میں اس کا قتل قرین عقل نہیں۔ فرض کرو اگر وہ جھوٹا ہے تو تمہیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے

قتل کرنے کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ تم اس کو اپنے دین کے اظہار سے روک دو تو اس طرح اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑیگا

اور دوسرے لوگ اس سے بچ جائینگے اور اس طرح اس کا مشن اپنی موت آپ ہی مر جائیگا۔ لاحاجۃ بکم فی دفع شرہ الی قتلہ بل یکنکم ان تمنعوا عن اظہار ما ہذا المقالۃ ثم ترکوا قتلہ فان کان کاذبا فحینئذ لا یعود ضررہ الا الیہ وان کان صادقا انتفعتم بہ (کبریٰ، ص ۳۱) **۱۰۵۰** وان ینک صادقاً۔ اور اگر وہ سچا ہے اور تم اسکی تکذیب کرتے ہو تو جن انواع عذاب سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ تو ضرور تمہیں پہنچے رہیگا جیسا کہ سورہ طہ ص ۲ میں فرمایا

اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ

کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس بات پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَاِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكُمْ كَذِبُہٗ وَاِنْ

کھلتی باتوں سے تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہو گا تو اس پر بڑے کا اسکا جھوٹ اور

يَكُ صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ

اگر وہ سچا ہو گا تو تم پر بڑے کا کوئی نہ کوئی وعدہ جو تم سے کرتا ہے **۱۰۵۰** بیٹھ

لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۱۸۱ يَقَوْمِ لَكُمْ الْمَلِكُ

راہ نہیں دیتا اس کو جو بڑے لحاظ سے بھٹا و اے میری قوم آج تمہارا

الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَاۓسِ

ہے، چڑھ رہے ہو ملک میں پھر کون مدد کرے گا ہماری اللہ کی آفت

اللّٰهِ اِنْ جَاءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِيكُمْ اِلَّا مَا اُرِي

سے اگر آگئی ہم پر بولا فرعون میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں تمکو جو سوجھی مجھ کو

وَمَا اَهْدِيكُمْ اِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝۱۸۲ وَقَالَ الَّذِي

اور وہی راہ بتلاتا ہوں جس میں بھلائی ہے اور کہا **۱۰۵۱** اسی

اَمِنْ يَقَوْمِ اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۱۸۳

ایماندارنے اے قوم میری میں ڈرتا ہوں کہ آئے تم پر دن لگے فرقوں کا سا

مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ

جیسے حال ہوا قوم نوح کا اور عاد اور ثمود کا اور جو لوگ ان کے

بَعْدِهِمْ ۝۱۸۴ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِّلْعِبَادِ ۝۱۸۵ وَيَقَوْمِ اِنِّي

پہنچے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر اور اے قوم میری اللہ میں

اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۱۸۶ يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ

ڈرتا ہوں کہ تم پر آئے دن ہانک پکار کا **۱۰۵۲** جدن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر

موضع قرآن یعنی اگر جھوٹا ہے تو جس پر جھوٹ بولتا ہے وہی سزا سے رہے گا۔ اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کروٹ ہانک پکار کا دن ان پر آیا جس دن غرق ہوئے قلمزم میں ایک دوسرے کو پکارنے لگا ڈوبنے میں یہ اس کو کشف سے معلوم ہوا ہوگا۔ یا قیاس سے کہ ہر قوم پر عذاب اسی طرح آتا ہے۔

انافذ ادھی البینات العذاب علی من کذب و تنوئی۔ مومن آل فرعون کا تو ایمان تھا کہ موعود عذاب کی تمام انواع ان پر آئیں گی، لیکن فرعون اور اس کی قوم کے لحاظ سے بعض کہا، تا کہ یہ ان کے لئے تسلیم کرنا آسان ہو مقصد یہ ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو کم از کم موعودہ عذاب سے کچھ تو ضرور آئے گا اور اس میں کبھی تمہاری ہلاکت ہے اس لئے اسے قتل کرنے کا خیال ترک کر دو اور اسکی پیروی اختیار کر لو، تاکہ موعود عذاب سے بچ جاؤ۔ لہر یقل کل الذی یعدکم مع انہ وعد من نبی صادق القول، مداراة لہم و سلوکا لطریق الانصاف، فجاہ بما ہوا قرب الی تسلیمہم لہ و لیس فیہ نفی اصابتہ الكل، فکانہ قال لہم۔ اقل ما یكون فی صدقہ ان یتیبکم بعض ما یعدکم و ہوا العذاب العاجل و فی ذلک ہلاکم (مدارک)

۲۵۵ ان اللہ۔ یہ ادخال الہی ہے۔ اور اس سوال کا جواب ہے کہ مومن آل فرعون کی اس تقریر سے فرعون پر کچھ اثر ہوا یا نہ۔ فرمایا فرعون ایسے حدود اللہ کو توڑنے والے سرکشوں اور دجالوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا یہ بھی مومن ہی کا مقولہ ہے اور اس سے اس کا مقصد قوم فرعون کو یہ بتانا ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام جیسا کہ تم کہتے ہو جادو گر اور کذاب ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی ان دلائل و اضمحلالی طرہ راہنائی نہ کرتا اور نہ ان معجزات قاہرہ سے ان کی تائید ہی فرماتا۔ انہ سو کان مسرفا کذا بالما ہذا کہ اللہ تعالیٰ الی البینات ولما عمدہ بتلک المعجزات (روح ج ۲۲ ص ۶۵)

۲۵۶ یقوم لکم الملک۔ میری قوم! آج تو ملک مہر کی حکومت تمہارے ہاتھ میں ہے اور ارض مصر میں تم بنی اسرائیل پر غالب اور حکمران ہو، لیکن مجھے یہ تو بتاؤ کہ اگر موسیٰ (علیہ السلام) سچے ہوں اور پھر ہم ان کو نہ مانیں، بلکہ انہ اس کے قتل کے درپے ہو جائیں تو اس وجہ سے اگر ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو اس سے ہمیں کون بچائے گا؟ قال فرعون۔ جب فرعون نے محسوس کیا کہ مومن کی گفتگو نہایت مدلل اور معقول ہے، تو سامعین پر سے اسکا اثر زائل کرنے کے لئے بول اٹھا ما اریکم الا ما اری میں تو تمہیں اب کبھی وہی مشورہ دیتا ہوں جو میری اپنی رائے ہے اور جسے میں صحیح سمجھتا ہوں اور جو میں پہلے تمہیں بتا چکا ہوں کہ موسیٰ کو قتل کئے بغیر یہ قتلہ نہ ہوگا۔ اور میں تمہیں بھلائی اور بہتری کی راہ ہی دکھا رہا ہوں۔ اسی ما استنب علیکم الا الذی اسراہ واستصوبہ من قتلہ یعنی لا استصوب الا قتله (ابو سعود، بحر، روح و اللفظ لہ)

۲۵۷ وقال الذی امن۔ فرعون کی گفتگو کے بعد اس مومن نے پھر سب کو خطاب کر کے ناصحانہ انداز میں کہنا شروع کیا۔ اے میری قوم! اگر تم اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب اور ان کی ایذا کے درپے رہے، تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر اسی طرح کا قہر و غضب عذاب کی شکل میں نازل ہو جس طرح گذشتہ امتوں مثلاً قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد کی قوموں کے سرکشوں پر نازل ہوا اور ان کو دیکھتے ہی دیکھتے ہتس نہس کر کے رکھ دیا۔ گذشتہ امتوں کے ان سرکشوں سے اللہ تعالیٰ نے جو سلوک فرمایا وہ ظلم نہیں تھا۔ وہ مستحق ہی اس عذاب کے تھے۔ ظلم کرنا تو درکنار، اللہ تعالیٰ تو بندوں پر ظلم کرنے کا ارادہ بھی نہیں فرماتا۔ ائم سابقہ کے پاس اللہ تعالیٰ نے آیات بینات کیساتھ اپنے پیغمبر بھیجے، انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان سے جدال و قتال پر آمادہ ہو گئے، اس لئے انہیں دنیا ہی میں کیفر کر دار تک پہنچا دیا گیا۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں و ما اللہ یرید ظلمہا للعباد ادخال الہی ہے اور اس میں اس شبہے کا ازالہ کیا گیا ہے کہ ان اقوام کو اس کثرت تعداد کے باوجود ہلاک کرنا ظلم نہیں تھا۔؟

۲۵۸ ویقوم انی اخاف۔ پہلے انہیں دنیوی عذاب سے ڈرایا، اب اخروی عذاب سے ڈراتا ہے۔ یوم التناد ایک دوسرے کو پکارنے کا دن، مراد قیامت کا دن ہے۔ قیامت کے دن وہ ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکاریں گے۔ دوسرا یوم، پہلے یوم سے بدل ہے۔ مومن نے کہا:۔ اے میری قوم! دنیا میں ہلاکت و بربادی اور ذلت و رسوائی کے علاوہ مجھے تمہارے لئے قیامت کے دن کے عذاب کا بھی ڈر ہے، جب تم ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلاؤ گے، لیکن کوئی کسی کی نہ سنیگا اور نہ کوئی کسی کی مدد کر سکیگا اس دن تم عذاب کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کر دو گے تاکہ عذاب سے بچ سکو، لیکن بھاگ کر عذاب سے اپنی جان نہیں بچا سکو گے۔ اس دن میں کوئی بھی تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیگا۔ وہاں نہ کوئی تدبیر چل سکے گی، نہ کوئی سفارشی ہی کام آئیگا۔ و من یضلل اللہ الحد و عناد کی وجہ سے تکذیب و انکار پر ڈٹ چکے ہو، اس لئے میری مدد اللہ ناصحانہ تقریر تم پر اثر انداز ہو کر تمہیں راہ راست پر نہیں لاسکتی، کیونکہ منکرین کے ضد و عناد کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق سے محروم کرے تو پھر انہیں کوئی بھی راہ راست پر نہیں لاسکتا۔ یہ الفاظ مومن نے ان کے ایمان اور قبول نصیحت سے مایوس ہو کر کہے۔ و لما یئس المؤمن من قبولہا قال و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد (بحر ج ۲ ص ۴۶۳)

۲۵۹ ولقد جاء کرم یوسف۔ اب مومن نے اپنی قوم کو ان کی گذشتہ بد اعمالیوں پر کوسنا شروع کیا۔ فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی ملک مصر میں دلائل و معجزات کے ساتھ تمہارے پاس آچکے ہیں، تو اس وقت بھی تم ان کی رسالت اور اللہ کی وحدانیت کے بائے میں شکوک و شبہات کی بیماری میں مبتلا رہے اور تم نے ان کو نہ مانا۔ یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو تم ان کی نبوت کے تو تم پہلے ہی سے قائل نہ تھے، لیکن ان کی وفات کے بعد تم نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا کہ ہمیشہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ کذلک الخ کاف بمعنی لام تعلیلیہ ہے؛ اسی وجہ سے یعنی اللہ کی توحید میں شک کرنے کی وجہ سے حد سے گزرنے والوں اور شک میں پڑنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا اگر ہی میں ڈالے رکھتا ہے۔ قالہ الشیخ قدس سرہ۔

۲۶۰ الذین یجادون۔ جو محض ضد و عناد کی وجہ سے دلیل و حجت کے بغیر ہی اللہ کی آیتوں میں جدال اور جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ کبر مقتا الخ یہ بات یعنی اللہ کی توحید اور اسکی آیتوں میں جھگڑنا اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے نزدیک نہایت ہی معقوت و مبغوض اور قابل مذمت فعل ہے۔ کذلک اسی لذلک یعنی مبدآ توحید (آیات الہی) میں جدال و نزاع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہر معرور اور جابر کے دل پر مہر جہاریت ثبت کر دیتا ہے، چونکہ وہ حق جوئی کے جذبے سے عاری اور ضد پر قائم ہوتے ہیں، اس لئے انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ جب آدمی توحید کے دلائل و اضمحلالی طرہ راہنائی دیکھ کر پھر بھی شک میں رہا، تو یہ شک اسکی گمراہی کا سبب بنیگا۔ گمراہی کے بعد اگر

آیات بیانات میں نیک نیتی سے غور و فکر کرتے کے بجائے کج روی اور جدال کرنے لگا، تو شقاوت کی انتہا کو پہنچ جائے گا اور اس کے دل پر مہر جباریت لگ جائے گی۔ یہاں ان چاروں منزلوں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔ (۱) اشک کے بعد ضلال۔ (۲) مگر ہی (۳) ضلال کے بعد جدال اور (۴) جدال کے بعد طبع۔ یعنی مہر جباریت۔ ۱۰۵ وقال فرعون۔ فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا مومن کے کلام سے قوم متاثر ہو جائے، اس لئے اس نے قوم کو دوسری طرف مشغول کرنے کے لئے اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ ایک ہنایت ہی بلند مینار تعمیر کر لے تاکہ وہ اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھے تو سہی جس کی عبادت کی وہ دعوت دیتا ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ صرف تمہارے اطمینان کے لئے ہے ویسے مجھے تو اپنی جگہ یقین ہے کہ موسیٰ اپنے اس دعوتے میں جھوٹا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی الہ ہے (العبادۃ لہ) یہاں ظن بمعنی یقین ہے۔ ان الظن بمعنی یقین امی وانا (تیقن انما کاذب وانا اقول ما اقولہ لا زالت الشبہۃ عنہ لا یقین ما اتیقنہ (قریبی ج ۱۵ ص ۳۱۵)۔

۱۰۵ وکذلک زین۔ یوں فرعون کے لئے اس کے مشرکانہ اعمال اور اس کی متکبرانہ حرکات اس کی نگاہوں میں مزین کر دی گئیں۔ اور اسے راہ راست پر آنے سے روک دیا گیا۔ یعنی اس کے ضد و عناد کی وجہ سے اسے قبول حق کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ وما کید فرعون الخ یہ اذخالی الہی ہے۔ فرعون کی ہرچال اور اس کا ہر فریب بیکار اور راستیگاں کٹا۔ وہ کسی تدبیر سے بھی اپنے کو سوء عاقبت سے نہ بچا سکا۔ آخر لاؤ شکر سمیت غرق ہو کر رہا۔

موضع قرآن
ما حقت یوسف کی زندگی میں قائل نہ ہوئے
بعد اسی موت کے جب مصر کی سلطنت
کا بندہ دست بگرد کیا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا
مبارک تھا ایسا ہی کوئی نہ ہوگا یا وہ انکار یا یہ قرار یہی زیادہ کوئی نہ

مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاجِمٍ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

کوئی نہیں تنکو اللہ سے بچانے والا اور جسکو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اسکو

مِنْ هَادٍ ۳۱ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلِ الْبَيِّنَاتِ

سجھانے والا دل اور اللہ تمہارے پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں کر

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ

پہرتم رہے جو کے ہی میں ان چیزوں سے جو وہ تمہارے پاس لیکر آیا، نہانتک کہ جب مر گیا

قُلْتُمْ لَنْ نَّبْعَثَ اللَّهَ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ يُضِلُّ

تھے کہتے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول اسی طرح بھٹکا ہے

اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۳۲ الَّذِينَ يَجَادِلُونَ فِي

اللہ اسکو جو ہو بے باک شک کرنے والا وہ جو کہ جھگڑتے ہیں

آيَةِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كِبْرًا مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَ

اللہ کی باتوں میں بظنی کسی سند کے جو پہنچی ہو ان کو بڑی بیزاری ہے اللہ کے یہاں اور

عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ

ایمانداروں کے یہاں اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ ہر دل پر

مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا مَعْزُومُ ابْنُ لِي صِرْحًا

غور والے سرکش کے اور بولا ۳۵ فرعون کہ لے ہامان بتا میرے واسطے ایک محل

لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۳۶ أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ

شاید میں جا پہنچوں رستوں میں رستوں میں آسمانوں کے پھر چھانک کر دیکھوں

إِلَهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۗ وَكَذَلِكَ زَيْنٌ لِفِرْعَوْنَ

موسے کے معبود کو اور میری انکل میں تو وہ جھوٹا ہے ۳۶ اور اسی طرح بھٹکلائے فرعون کو

سَوْءَ عَمَلِهِ وَصَدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا

اچھے برے کام اور روک دیا گیا سیدھی راہ سے اور جو داؤد حق فرعون کا سو

۱۵۹ وقال الذی آمن - مرد مومن نے کہا: میرے بھائیو! میری بات مان لو، میں تمہیں ٹھیک اور سیدھی راہ بتا رہا ہوں۔ یقیناً قوم! یہ دنیا کی زندگی تو محض چند روزہ نفع کی چیز ہے اور دائمی گھر اور ہمیشہ رہنے کی جگہ تو دارِ آخرت ہے، اس لئے تم دنیا کے چند روزہ اور فانی منافع کی خاطر آخرت کی دائمی خوشحال زندگی کو قربان نہ کرو۔ آخرت کی دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم مومنوں پر ایمان لے آؤ اور نیک کام کرو۔ من عمل سیئۃ جو شخص برے کام کرے گا۔ اس کو اس کے گناہوں سے زیادہ سزا نہیں ملیگی، لیکن جس مرد یا عورت نے ایمان لاکر نیک کام کئے۔ اللہ کی توحید کو اور تمام بنیادی عقائد کو مانا اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجالائے تو وہ جنت میں داخل ہونگے

۱۵۹ **فِي تَبَابٍ ۳۹** وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يِقَوْمِ اتَّبِعُونِ اهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۴۰

تباہ ہونے کے واسطے اور کہا اسی ایمان دار نے اے قوم راہ چلو میری پیچھا دو تم کو

۱۶۰ **سَبِيلَ الرَّشَادِ ۴۰** يَقَوْمِ اتَّبِعُوا هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

نیکی کی راہ پر اے میری قوم یہ جو زندگی ہے دنیا کی سو

۱۶۱ **مَتَاعٌ ۴۱** زَوَّارَاتِ الْآخِرَةِ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۴۲

کچھ برت لینا ہے اور وہ گھر جو پھلا ہے وہی ہے ہم کر رہنے کا گھر جنے کی ہے

۱۶۲ **سَيِّئَةٌ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا ۴۳** وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

بڑی تو وہی بدلے پائے گا اس کے برابر اور جس نے کبھی بھلا

۱۶۳ **ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ**

مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو سو وہ لوگ جائیں گے بہشت میں

۱۶۴ **يَرْزُقُونَ فِيهَا بغيرِ حِسَابٍ ۴۴** وَيَقَوْمِ مَالِي أَدْعُوكُمْ

روزی پائیں گے وہاں بے شمار اور اے قوم مجھ کو کیا ہوا ہے بلاتا ہوں تم کو

۱۶۵ **إِلَى الْجَنَّةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۴۵** تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ

نجات کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف و تم بلاتے ہو مجھ کو کہ منکر ہو جاؤں

۱۶۶ **بِاللَّهِ وَأَشْرَكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ**

اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اسکا اس کو جس کی مجھ کو خبر نہیں اور میں بلاتا ہوں تم کو

۱۶۷ **إِلَى الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۴۶** لَأَجْرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

اس بزرگست گناہ بخشنے والے کی طرف آپ ہی ظاہر ہے کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو

۱۶۸ **لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَّرَدَّنَا**

اس کا بلاوا کہیں نہیں دنیا میں اور نہ آخرت میں اور یہ کہ ہم کو کچھ جاننا ہے

۱۶۹ **إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۴۷** فَسْتَذَكِّرُونَ

اللہ کے پاس اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہیں دوزخ کے لوگ اے سو آگے یاد کرو

اور وہاں انھیں ہر نعمت محض اللہ کے فضل سے بلا سالیہ ناپ تول کے بغیر ملیگی۔ جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہمارے اعمال سے کوئی نسبت نہ ہوگی، اعمال کے مقابلے میں نعمت جنت کسی گنا زیادہ ہوں گی۔ ای بغیر تقدیر و موازنہ بالعمل بل اضعافا مضاعفة فضلًا من اللہ عز وجل ورحمة (ابوالسود ج ۷ ص ۳۲۵) ۱۵۹ و یقوم مالی۔ میرے بھائیو! یہ کیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کے راستے کی طرف بلاتا ہوں، لیکن تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو میں تمہیں توحید کی دعوت دے رہا ہوں، جو عذاب جہنم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے اور تم مجھے کفر و شرک کی طرف بلاتے ہو جو عذاب دوزخ کا موجب ہے۔ تدعوننی لاکفر بالله الخ یہ ماقبل کی تفسیر ہے و اشترک میں واو تفسیر یہ ہے۔ بس ای بمعبودیتہ (جلالین) تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اس کو خدا کا شریک بناؤں جس کے معبود ہونے کی میرے پاس (بلکہ تمہارے پاس بھی) کوئی دلیل نہیں، لیکن میں اس خدائے عزیز و عظام کی توحید کی طرف بلا رہا ہوں جو سرکشوں سے انتقام لینے پر قادر ہے اور ایمان والوں پر نہایت مہربان ہے اور ان کی لعزشوں سے درگزر فرماتا ہے۔ ۱۶۰ لاجرم۔ یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ جن خود ساختہ معبودوں کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو وہ چار جانے کے قابل نہ دنیا میں ہیں نہ آخرت میں۔ وہ نہ تو دنیا میں کسی کی فریاد پکار سن سکتے ہیں اور نہ آخرت میں کسی کے کام آسکیں گے اور یقیناً ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے اور وہاں سے گزرنے والے (مشرکین) قطعاً جہنم کا ایندھن ہونگے اس لئے میں تمہاری بات مان کر کیوں جہنم میں اپنا ٹھکانا بناؤں؟ یعنی لیست لہ (ستجابتہ دعوتہ لاحد فی الدنیا ولا فی الاخرۃ (حازن ج ۶ ص ۵)۔ المسرفین، قال قتادہ و ابن سیرین یعنی المشرکین (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۱۴) ۱۵۹ فستذکرون۔ اس مرد مومن نے آخر میں تمہاری دلسوزی سے کہا: آج تو تم میری باتوں کی پرواہ نہیں کر رہے ہو، لیکن جب دنیا میں یا آخرت میں تم پر اللہ کا عذاب آئیگا تو تم اس وقت میری باتوں کو یاد کرو گے اور کہو گے کہ واقعی ہمارا بھائی سچ کہتا تھا، اس نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک اور درست تھا۔ اچھا خدا حافظ! میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

موضع قرآن و اپنے اوپر دھر کر کہا ان کو سنایا۔

۵۰ فوٹہ اللہ۔ مرد مومن کو یقین تھا کہ میری اس تقریر کے بعد سیلوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے، اس لئے وہاں سے بھاگ نکلا اور پہاڑوں کا رخ کیا، فرعون نے اس کے تعاقب میں ایک ہزار آدمی روانہ کیا، لیکن وہ اسے پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے، کچھ تو وہاں پہاڑوں میں درندوں نے پھاڑ کھائے اور کچھ پیاس سے ہلاک ہوئے اور جو واپس آئے انہیں فرعون نے سولی دیدی، اسے شہہ ہوا کہ انہوں نے دیدہ دانستہ ہکو گرفتار نہیں کیا اور اسے چھوڑ کر واپس آگئے ہیں (مدارک، بحر) اس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد مومن کو ان کے مکر و فریب سے بچالیا اور قوم فرعون کے آدمیوں کو جو اس کے تعاقب میں نکلے تھے بری طرح کے عذاب سے ہلاک کیا۔ یا آل فرعون سے قوم فرعون مع فرعون مراد ہے اور سوء العذاب سے عذاب

عرق مراد ہے۔ ۵۱ النار یعرضون۔ یہ تحویف اخروی ہے۔ اس میں عالم برزخ اور قیامت دونوں کے عذاب کا ذکر ہے۔ قوم فرعون کو ہلاکت اور عرق کے بعد عالم برزخ میں وقت صبح شام آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جب قیامت قائم ہوگی، تو حکم ہوگا کہ قوم فرعون کو اب اس پہلے سے بھی زیادہ سخت عذاب میں داخل کر دو۔ یہ آیت عذاب قبر (عالم برزخ) کے ثبوت پر نص صریح ہے اور تمام اہل سنت و جماعت عذاب قبر کے اثبات پر متفق ہیں۔ اس آیت میں دو عذابوں کا ذکر ہے ایک النار یعنی صنون الخ و دوم ادخلوا ال فرعون الخ و دونوں کے درمیان ویوم تقوم الساعة وارد ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ النار یعنی صنون الخ میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ قیامت سے پہلے ہے۔ اور یہ عالم برزخ کے عذاب کے سوا اور کوئی نہیں۔ و هذه الآية دلیل علی عذاب القبر (مدارک) و الجمہور علی ان هذا العذاب فی البرزخ... هذه الآية تدل علی عذاب القبر فی الدنيا (قرطبی ج ۱ ص ۳۱۹-۳۱۸) دل علی ان المراء النار یعنی صنون علیھا غدا و عشیا قبل القیامت (جماس ج ۳ ص ۴۳) هذه الآية تدل علی عذاب القبر (جماس ج ۳ ص ۴۳) ان هذا العراض انما حصل بعد الموت و قبل یوم القیامت و ذلك يدل علی اثبات عذاب القبر الخ (کبیر ج ۴ ص ۳۰) و هذه الآية اصل کبیر فی استدلال اهل السنة علی عذاب البرزخ فی القبور (ابن کثیر ج ۳ ص ۸۱) اور یہ عالم برزخ کا عذاب اجسام مثالیہ کی وساطت سے ارواح پر وارد ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں آل فرعون کی روحوں کو سیاہ پرندوں کے اجواف میں داخل کر کے انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ارواح ال فرعون فی اجواف طیور سود یعنی صنون علی الناس الخ (معالم - قرطبی - روح) اور یہ صور

فمن اظلم ۳۳ ۱۰۵۳ المؤمن ۴۰

مَا اَقُولُ لَكُمْ وَاَقْرَضُ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ ۵۰

جو میں کہتا ہوں تم کو اور میں سوچتا ہوں اپنا کام اللہ کو بے شک اللہ کی نگاہ میں

بِالْعِبَادِ ۵۱ فَوْقَهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكْرُوْا وَاَوْحَاقٍ بِال ۵۲

ہیں بندے ۵۱ پھر بچا یا مومن کو اللہ نے بڑے داد سے جو کرتے تھے اور الٹ پڑا

فِرْعَوْنَ سُوْءِ الْعَذَابِ ۵۳ النَّارُ يَعْصُونَ عَلَيْهِمْ غَدَا ۵۴

فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب ۵۳ وہ آگ ہے کہ دکھا لیتے ہیں انکو صبح

وَعَشِيًّا ۵۵ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ قَدْ اَدْخَلُوا اِلَ فِرْعَوْنَ ۵۶

اور شام ۵۵ اور جس دن قائم ہوگی قیامت حکم ہوگا داخل کرو فرعون والوں کو

اَشَدَّ الْعَذَابِ ۵۷ وَاذِيْتَحَا جُونَ فِي النَّارِ يَقِيْلُوْا ۵۸

سخت سے سخت عذاب میں ۵۷ اور جب آگ میں جھلکے آگ کے اندر پھر کہیں گے

الضُّعْفُوْا الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَاَهْلُ ۵۹

کمزور ۵۹ غرور کرنے والوں کو ہم تھے تمہارے تابع پھر کچھ

اَنْتُمْ مَّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۶۰ قَالَ الَّذِيْنَ ۶۱

تم ہم پر سے اٹھا لو گے حصہ آگ کا کہیں گے جو

اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُلُّ فِيْهَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ ۶۲

غرور کرتے تھے ہم سب ہی بڑے ہوتے ہیں میں بے شک اللہ فیصلہ کر چکا بندوں

الْعِبَادِ ۶۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لَخَيْرَةٌ جَهَنَّمَ ۶۴

میں ۶۳ اور کہیں گے ۶۴ جو لوگ پرے ہیں آگ میں دوزخ کے بار و غول کو

ادْعُوْا رَبَّكُمْ مُّخْفَفٍ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۶۵ قَالُوْا ۶۶

مانگو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کرے ایک دن کھوڑا عذاب وہ بولے ۶۶

اَوْ لَمْ تَكُنْ تَايِنُكُمْ رُّسُلَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلْ ۶۷

کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول کمل نشانیاں لیکر کہیں گے کیوں نہیں

منزل ۶

مثالیہ ان کے اعمال کی اشکال سے پیدا کی جاتی ہیں۔ و هذه الطير صور تخلق لهم من صور اعمالهم (روح ج ۲ ص ۴۳) ۵۲ اذ يتحاجون۔ جب مشرک رہنا اور ان کے متبعین دوزخ میں داخل کرئیے جائیں گے تو وہ آپس میں جھگڑیں گے اور ہر فرقہ دوسرے کو الزام دے گا۔ ضعفاء یعنی کمزور اور زبردست لوگ جنہوں نے بڑوں اور راہنماؤں کے کہنے پر کفر و شرک اختیار کیا وہ اپنے ان پیشواؤں سے کہیں گے جنہوں نے ازراہ استکبار توجید کو قبول نہیں کیا تھا اور عوام کو بھی توجید سے روکا تھا کہ ہم تمہارے ماتحت اور متبع تھے اور اسی کے نتیجے میں آج دوزخ میں پڑے ہیں تو کیا آج تم ہم سے عذاب میں کچھ تخفیف کرا سکتے ہو۔ قال الذین استکبروا تو وہ بڑے جواب دیں گے کہ ہم تو خود اسی عذاب میں پڑے ہیں۔ و یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اس کا ٹکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اس میں بیٹھے گا اور مومن کو بہشت۔ و یعنی اب جہنم نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آئے۔

اگر ہم میں کچھ قدرت ہوتی تو خود ہی اس عذاب سے بچ جاتے اور اب تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرما چکا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے اس قطعی اور حتمی فیصلہ کے بعد ہو ہی کیا سکتا ہے۔ ۵۵ وقال الذين في النار اهل جهنم اپنے مشرک سرداروں کی طرف سے مایوس کن جواب سنا اور مشرک سردار اور پیشوا اپنے تمام جلیوں و رہبانوں کو ناکام پا کر سب جہنم پر متعین فرشتوں سے درخواست کر بیٹھے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں ان کے لئے سفارش کریں کہ ان کی سزا میں صرف ایک ہی دن کی کمی فرمائے۔ (وقال الذين في النار) من الضغفاء و المستعبرين جميعا لما ضاقت بهم الحيل و عيت بهم العلل (روح ج ۲۴ ص ۷۵) ۵۴ قالوا اولم تك فرشتے تہدید و توبیح کے طور پر ان سے کہیں گے کیا تمہارے

المؤمن ۲۰

۱۰۵۴

فسن اظلم ۲۴

قَالُوا فادعوا وما دعوا الكافرين الا في ضلالٍ انا

بولے پھر پکارو اور کچھ نہیں کافروں کا پکارنا مگر گمراہی اور گمراہی میں اور جب

لنصر رسلكم والذين امنوا في الحياة الدنيا ويوم

مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور جب

يقوم الا شهاد يوم لا ينفع الظالمين معذرتهم

کھڑے ہونے کے گواہ اور جس دن کام نہ آئیں مکروں کو ان کے بہانے

ولهم العنة ولهم سوء الدار ولقد اتينا موسى

اور ان کو لعنت دے اور ان کے واسطے برا گھر اور ہم نے دی موسیٰ کو

الهدى واورثنا بنى اسرائيل الكتاب هدى و

راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سمجھانے اور

ذكرى لاولى الابواب فاصبر ان وعد الله

سمجھانے والی عقلمندوں کو سو تو بظاہر ہمے بیک وعدہ اللہ کا

حق واستغفر لذنبك و سبب جمد ربك بالعشي و

بیک ہے اور بخشا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور

الابكار لان الذين يجادلون في آيت الله بغير

صبح کو اب جو کہتے ہیں اللہ کی باتوں میں بغير

سلطان اثم ان في صدورهم الا كبر ما هم

کسی سند کے جو پہنچے ہوا ہو اور کوئی بات نہیں لکے دوں میں غرور ہے کہ کبھی نہ

ببالغية فاستعذ بالله انه هو السميع البصير ۵۶

بہنچیں گے بڑے بڑے اللہ کی بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے و

لخلق السموت والارض اكبر من خلق الناس و

البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا بڑا ہے لوگوں کے بنانے سے و

منزل ۶

پاس انبیاء علیہم السلام معجزات اور واضح دلائل لیکر نہیں آتے تھے، قالوا بے جواب دینگے۔ کیوں نہیں، آتے تھے۔ انہوں نے ہمیں اللہ کے احکام سنائے۔ ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دی اور مشرکین کو خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ لیکن بدقسمتی سے ہم نے ان کی نہ سنی۔ قالوا فادعوا۔ اوقات دعا اور اسباب قبولیت کو تو تم نے دنیا میں ضائع کر دیا اور تم وہاں متنبہ نہ ہوئے، تم ایسے لوگوں کے حق میں دعا کرنا سہا لے لئے تو ممکن نہیں۔ ہم نہ تمہارے لئے دعا کر سکتے ہیں، نہ تمہاری درخواست قبول کر سکتے ہیں بلکہ ہم تو تم سے ہیں ہی بیزار۔ اس لئے تم خود ہی اللہ سے دعا مانگو لیکن یہ بھی سن لو کفار و مشرکین کی دعاؤں کی کال جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ (فادعوا) اسی اہم لافنسکم فخن لان دعوا لکم ولا نسمع منکم ولا نود خلاصکم نحن منکم سواء ثم نخبرکم انه سواء دعوتكم اولم تدعوا لا يستجاب لکم ولا يخفف عنکم (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۱) یا مطلب یہ ہے کہ اب اللہ کو پکارنے کی درخواست کرتے ہو اب بھی اپنے ان خود ساختہ معبودوں ہی کو پکارو جن کو دنیا میں مصائب و حاجات میں پکارا کرتے تھے۔ یہ انکی حسرت و ندامت میں مزید اضافہ کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ ۵۵ انا لننصر من سلنا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے تسلی ہے۔ ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا میں مدد کرتے ہیں، دشمنوں کے ہاتھوں ہم انھیں ذلیل ہونے نہیں دیتے اور آخرت میں بھی انھیں بہترین جزا دینگے اور ان کو اعلیٰ درجات پر فائز کریں گے و یوم یقوم الاستهاد یہ علفتمہا تبنا و ماء باسما دا کے قبیل سے ہے۔ اور اصل میں ہے و نجزیمہم جزاء حسنا یوم یقوم الاستهاد۔ قالہ الشیخ قدس سرہ یوم لا ینفع۔ یہ یوم یقوم سے بدل ہے۔ جس دن انبیاء

برادری دوستی

ذکر

یوم لا ینفع

علیہم السلام، فرشتے اور دوسرے گواہ اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہونگے۔ وہاں پورا پورا انصاف ہوگا۔ اس دن مشرکین کا کوئی جیلد بہانہ کامیاب نہ ہوگا اور وہ اللہ کی رحمت سے دور کر دیے جائیں گے اور انکا ٹھکانہ نہایت ہی بُرا ہوگا۔ یعنی جہنم۔ ۵۶ ولقد اتینا موسیٰ۔ یہ دعوت پر دلیل نقلی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ یعنی ہم نے موسیٰ کو تورات میں یہی پیغام ہدایت دیا تھا۔ اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو دستور بنایا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنانا۔ جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل رکوع امین ارشاد فرمایا و اتینا موسیٰ الکتاب وجعلنہ ہدای لبنی اسرائیل موضع قرآن و دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہم تو عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہے رسولوں کا رسولوں سے تو تم برخلاف ہی کہتے و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دن میں سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے انکے موافق ہر کسی کو ضرور ہر استغفار و غور یہ کہ اس پیغمبر سے ہم اوپر ہیں یہ ہونا نہیں۔ فتح الرحمن و یعنی فرشتگان گواہی دہندہ ۱۲ و یعنی اعادۃ الاشان ۱۲۔

ان لا تتخذوا من دوني دعيلاً ۵ اور پھر بنی اسرائیل کو اس کتاب (تورات) کا وارث بنایا جو اس پیغام ہدایت (توحید) پر مشتمل اور اہل دانش اور ارباب بصیرت کے لئے سراپا بند و نصیحت تھی۔

۵۵ قاصد۔ یہ دوسری بارتلی کا ذکر ہے۔ دعوت توحید کے سلسلے میں مشرکین کی طرف سے آپ کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچیں گی۔ آپ صبر و تحمل سے ان کو برداشت کریں، اللہ کا وعدہ برحق ہے وہ ضرور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مشرکین پر غالب فرمائے گا۔ لیکن یہ وعدہ اپنے وقت معین پر پورا ہوگا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے اسی پیغام توحید کی خاطر فرعون کے ہاتھوں مصیبتیں اٹھائیں۔ آخر اللہ نے ان کو غالب و منصور فرمایا اور فرعون اور اس کی قوم کو ان کی آنکھوں کے سامنے ذلیل و رسوا کر کے ہلاک کیا۔ آپ ان مصائب کی پردہ نہ کرتے ہوئے اللہ کا پیغام پہنچاتے رہیں اور صبح شام شرک سے اللہ کی تنزیہ و تقدیس اور اس کی حمد و ثنا میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے اور سب کچھ کرنے والا وہی ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ سے کوئی ایسی لغزش صادر ہو جائے جو اگرچہ فی نفسہ گناہ نہ ہو، لیکن آپ کی شان رفیع کے شایان بھی نہ ہو تو اس کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگیں اور اس کی تلافی کی کوشش فرمائیں (واستغفر لذنبك) اقبل علی امر الدین وتلات ما ربما یفطر مایعد بالنسبة ایك ذنبا وان لم یکنہ (روح ج ۲۴ ص ۴۴)

۵۵ ان الذین یجادون۔ یہ مجاہد اور کٹ سختی کرنے والوں پر زجر ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں دلیل و حجت کے بغیر جھگڑتے ہیں، وہ محض ضدی اور معاند ہیں۔ اصل میں ان کے دلوں میں کبر و غرور ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر وہ پیغمبر علیہ السلام کو مان لیں تو انہیں متبع اور فرمانبردار بننا پڑیگا اور اس طرح ان کی سرداری اور بڑائی جاتی رہے گی۔ لیکن اگر پیغمبر (علیہ السلام) کو نہ مانیں تو ان کی عظمت و ریاست قائم رہیگی۔ فرمایا ان کا یہ خیال غلام ہے پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت و عداوت سے وہ اپنی بڑائی اور عظمت کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ ہم ان کی اس آرزو کو خاک میں ملا دیں گے اور دنیا میں ان کو ذلیل و رسوا کر دیں گے۔ ھولاء قوم ساءوا انھم ان اتبعوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم قل ارتقاہم ونقصت احوالھم و انھم یرتفعون اذالم یکنوا تبعاء، فاعلم اللہ عزوجل انھم لا یبلغون الارتقاہم الذی املوہ بالتکذیب (قرہ ج ۱۵ ص ۳۲۴)

۵۵ فاستعذ باللہ۔ آپ ان معاندین کی شرارتوں اور کج بحثیوں پر برا فروختہ نہ ہوں، بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں، اگر کسی وقت بتقاضائے بشریت طبیعت میں تیزی آجائے تو آپ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں قالہ الشیخ رحمہ اللہ لعلی یا مطلب یہ ہے کہ ان حساد اور معاندین کے مکر و فریب سے اللہ کی پناہ مانگیں کیونکہ وہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ معاندین کے جدال و خصام سے بھی باخبر ہے اور آپ کے حال سے بھی۔ ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق جزاء و سزا دے گا۔ انما هو السميع البصیر یہ ماقبل کے لئے علت ہے یعنی اسی سے پناہ اس لئے مانگیں کہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا وہی ہے۔

۵۶ لخلق السموات۔ یہ ثبوت قیامت پر دلیل انی ہے۔ انما یحسنون علیہا الخ میں تخولیف اخروی کا ذکر تھا۔ اور تخولیف اخروی تب ہی ہو سکتی ہے کہ قیامت آئے، اس لئے یہاں قیامت پر دلیل ذکر کی گئی۔ یہ مجاہدین اور معاندین جنہیں تعداد میں اکثریت حاصل ہے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے، تو جس قدر مطلق نے زمین و آسمان کو پیدا کر لیا۔ جیسا کہ تمام مشرکین کا بھی ایمان ہے۔ اس کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کر لینا کونسا مشکل کام ہے وما یستوی الاعی و البصیر۔ یہ ثبوت قیامت پر دلیل لی ہے۔ اندھا (کافر) جو دلائل قدرت اور آیات توحید کو نہیں دیکھتا اور ان میں غور و فکر نہیں کرتا اور بصیر (مومن) جو آیات قدرت اور دلائل وحدانیت کو دیکھتا اور ان کو مانتا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، بعنوان دیگر مومن صالح اور کافر بدکار باہم یکساں نہیں ہیں۔ اول الذکر اللہ کی طرف سے ثواب جزیل اور اجر عظیم کے مستحق ہیں جبکہ آخر الذکر عقاب شدید اور عذاب الیم کے مستحق ہیں۔ لیکن یہ جزاء و سزا دنیا میں تو ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے لامحالہ اس دنیا کی زندگی کے بعد کوئی ایسا وقت ہونا چاہیے جس میں مومن و کافر کی جزاء و سزا کا حق ظاہر ہو، اسی کا نام دار آخرت ہے۔

۵۷ ان الساعة۔ یہ ثبوت قیامت کا دعویٰ ہے۔ قیامت لامحالہ آنے والی ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ یعنی کفار ایسی یقینی اور قطعی چیز کا بھی انکار کرتے ہیں۔

۵۸ وقال ربکم۔ یہ دعوائے سورت کا دوسری بار ذکر ہے، تمہارے پروردگار کا اعلان عام ہے میرے بندو! مصائب و حاجات میں ما فوق الاسباب صرف مجھے ہی پکارو، اگر میں چاہوں گا تو تمہاری دعا کو قبول کر لوں گا۔ استجب لکم ان شئت۔ جیسا کہ دوسری جگہ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید (بنی اسرائیل ع ۲۶) نیز فرمایا ویکشف ما تدعون الیہ ان شاء (انعام ع ۴) یا مطلب یہ ہو گا کہ تم مجھے پکارو، تمہاری دعائیں قبول کرنے کی طاقت مجھ ہی میں ہے میرے سوا کوئی دعا اور پکار کو نہ سن سکتا ہے، نہ قبول کر سکتا ہے۔ ان الذین یستکبرون جو لوگ صرف مجھے

ہی بکار نے سے استکبار کرتے ہیں، صرف مجھے ہی بکار نے پر استکبار نہیں کرتے اور میرے سوا اوروں کو بھی بکار تے ہیں وہ لامحالہ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ عبارت کے معنی یہاں دعا اور بکار کے ہیں کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ عن عبادتی عن دعائی والدعاء مع العبادۃ (جامع البیان ص ۴۰۷) اسی عن دعائی و توحیدی (ابن کثیر ج ۲ ص ۸۶) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الدعاء هو العبادۃ اس کے بعد اپنے بطور استدلال یہی آیت تلاوت فرمائی وقال ربکم ادعونی (الآیۃ) اس حدیث کی ائمہ حدیث و تفسیر ابن جریر، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم نے تخریج کی ہے

۲۳ فمن اظلم ۱۰۵۶ المؤمن ۳۰

لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا يَسْتَوِي لَأَعْمَىٰ

لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے اور برابر نہیں اندھا

وَالْبَصِيرَةَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا

اور آنکھوں والا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہیں اور نہ

الْمُسِيءُ ۝ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ

بیکار تم بہت کم سوچتے ہو اللہ تحقیق قیامت آتی ہے

لَأَرْبَبَ فِيهَا ۝ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ

اس میں دھوکا نہیں لیکن بہت لوگ نہیں مانتے اور کہتا ہے

رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

تمہارا رب مجھ کو بکار کہ پہنچوں تمہاری بکار کو بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں

عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ اللَّهُ

میری بندگی سے اب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر اللہ سے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْبَيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۝

جس نے بنا دیا تمہارے واسطے رات کو کہ اس میں چھین چڑھو اور دن بنایا دیکھنے کا

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

اللہ تو فضل والا ہے لوگوں پر اور لیکن بہت

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

لوگ حق نہیں مانتے وہ اللہ ہے رب تمہارا

كُلِّ شَيْءٍ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ فَآتَىٰ تَوْفِكُمْ ۝ كَذَلِكَ

ہر چیز بنانے والا کسی کی بندگی نہیں انکے سوائے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو اسی طرح

يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ اللَّهُ

پھرے جاتے ہیں جو لوگ کہ اللہ کی باتوں سے منکر ہوتے رہتے ہیں اللہ کہتا ہے

مَنْزِلٌ ۶

(ابن کثیر) اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدعاء مع العبادۃ (خازن ج ۶ ص ۱۰۱ بحوالہ ترمذی) دعاء عبادت کا مغز ہے اور اسکا اعلیٰ ترین فرو ہے ۱۰۵۶ اللہ الذی جعل۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے رات کو تمہارے آرام کے لئے تاریک اور دن کو تمہارے کام کاج کے لئے روشن بنایا۔ بیشک اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور متفضل ہے، لیکن اکثر لوگ اس کے انعامات کا شکر ادا نہیں کرتے۔ ذلکم اللہ سبکم الخ یہ دلیل کا نتیجہ و ثمرہ ہے۔ یہ اللہ جو صفات بالا سے متصف ہے، نظام شمسی (نظام کائنات) جس کے ہاتھ میں ہے وہی تمہارا رب ہے ہر چیز کا خالق، لہذا اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، بس صرف اسی کی عبادت کرو اور مصائب و حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو بکارو۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ایسے روشن دلائل کے باوجود تم کلمہ لٹے جا رہے ہو، تمہاری عقل و فکر کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ کے سوا ایسوں کو معبود اور کار ساز نہ کھرا رکھا ہے جو بالکل عاجز ہیں۔ فکیف ومن ای جہۃ تصر فون من عبادتہ سبحانہ الی عبادۃ غیرہ عزوجل۔ (روح ج ۲ ص ۲۳) كذلك یؤفک الخ جو لوگ محض ضد و عناد کی وجہ سے اللہ کی آیتوں کا انکار کریں اور انصاف سے ان میں غور و فکر نہ کریں انہی عقل اسی طرح ماری جاتی ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ای کل من جحد بآیات اللہ ولم ینأملہا ولم یطلب الحق اقل کما افکوا (مدارک ج ۲ ص ۶۴) ۱۰۵۷ اللہ الذی۔ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہیں نہایت ہی حسین و جمیل شکل و صورت میں پیدا فرمایا اور پھر نہایت عمدہ اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی عطا فرمائی۔ ذلکم اللہ سبکم یہ دلیل ثانی کا ثمرہ ہے۔ یہ اللہ جو صفات بالا سے متصف ہے وہی تمہارا رب اور کار ساز ہے۔ کیسا عالیشان ہے وہ اللہ برکات دہندہ، جگ داتا، سارے جہانوں کا پروردگار ہوا الخی الخ اس کے علاوہ وہ زندہ جاوید ہے اس پر کبھی موت نہیں آئیگی، اس کے سوا کوئی معبود اور کار ساز نہیں۔ فادعوه مخلصین لہ الدین طیبہ تیسری بار دعوائے سورت کا ذکر ہے۔ فاء فصیح ہے۔ جب وہ زندہ جاوید ہے اور اس کے سوا کوئی معبود اور کار ساز نہ ہندقی پھر مصائب و حاجات میں صرف اسی کو بکارو اور

۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

موضع قرآن نہ مانگنا غور ہے۔ اگر دنیا نہ مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ بکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اپنی مرضی کے موافق مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے۔

اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو الحمد للہ سب العالمین ۵ یہ ماقبل کی دلیل ہے صرف اسی کو پکارو، اس لئے کہ تمام صفات کارسازی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہ سارے جہانوں کا پروردگار اور مربی ہے۔ یہاں تک سورت کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

دوسرا حصہ

۵۶ قل انی نہیت۔ یہاں سے سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے میں پہلے حصے کے معنایں کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دلیل وحی کا اعادہ

ہے۔ میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کے ذریعے سوا آیت بیانات اور دلائل و براہین نازل فرما کر مجھے روک دیا ہے کہ میں ان معبودان باطلہ کی عبادت کروں اور ان کو پکاروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ رہوں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکاروں ۵۶ و هو الذی خلقکم۔ یہ دلیل عقلی کا اعادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر لطف سے اس کی نسل کا سلسلہ شروع کیا، لطف کو رحم مادر میں محض اپنی قدرت سے گوشت کے ٹوٹے کی شکل میں تبدیل کر دیا، پھر اس سے کامل الخلق سچے پیدا کیا، پھر تمہیں زندگی عطا کی یہاں تک کہ تم جوانی کو پہنچے پھر مزید زندگی عطا فرمائی یہاں تک کہ تم بڑھاپے کو پہنچ گئے۔ لتبلغوا اور لتکونوا دونوں سے پہلے بقیہ مقدر ہے (مدارک) تم میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جوانی یا بڑھاپے سے پہلے ہی موت کا جام پی لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تم اپنے معین وقت (اجل موت) تک پہنچ جاؤ اور اس کے کمال قدرت میں غور و فکر کر کے اس کی ربوبیت اور اس کی وحدانیت کو سمجھ جاؤ۔ هو الذی یحیی و یمیت جیسے زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اسی طرح موت بھی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، بلکہ سارا نظام کائنات ہی اس کے زیر تصرف ہے۔ اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں، وہ جس کام کا فیصلہ فرماتا ہے، اس کے سرانجام ہونے کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ادھر ارادہ فرمایا، ادھر کام مکمل ہو گیا۔ بس یہی قادر مطلق اور منصرف علی الاطلاق تم سب کا معبود اور کارساز ہے، اس کے سوا کسی کو حاجات میں غائبانہ

مت پکارو۔

المؤمن

۱۰۵۶

فمن اظلم

الذی جعل لکم الارض قراراً و السماء بناءً و

جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو کھڑنے کی جگہ اور آسمان کو عمارت اور

صوّرکم فاحسن صورکم و رزقکم من الطیب

صورت بنائی تمہاری تو اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور روزی دی تمکو ستمی چیزوں سے

ذیکم اللہ ربکم فتبرک لک اللہ رب العالمین ۶۳ هو الی

وہ اللہ ہے رب تمہارا سو بڑی برکت ہے اللہ کی جو رب ہے سارے جہان کا وہ وہی ہے نذر

لا الہ الا هو فادعوه مخلصین له الدین

والا کسی کی بندگی نہیں اس کے سوائے سوا کو پکارو خالص کر کے اس کی بندگی

الحمد لله رب العالمین ۶۵ قل انی نہیت ان

سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا تو کہہ ۶۵ مجھ کو منع کر دیا کہ

اعبد الذین تدعون من دون اللہ لیساجاءنی

پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہنچیں میرے پاس

البینت من ربی زوامرت ان اسلم لرب

کھل نشانیاں میرے رب سے اور مجھ کو حکم ہوا کہ تابع رہوں جہان کے پروردگار

العالمین ۶۶ هو الذی خلقکم من تراب ثم

کا وہی ہے ۶۶ جس نے بنایا تم کو خاک سے پھر

من نطفة ثم من علقة ثم یخرجکم طفلاً

پانی کی بوند سے پھر خون جھے ہوئے سے پھر تم کو نکالتا ہے بچ

ثم لتبلغوا اشدکم ثم لتکونوا شیوخاً و

پھر جب تک کہ پہنچو اپنے پورے زور کو پھر جب تک کہ سوجاؤ بوڑھے اور

منکم من یتوفی من قبل و لتبلغوا اجلاً مسمی

کوئی تم میں ایسا ہے کہ مر جاتا ہے پہلے اس سے اور جب تک کہ پہنچو نکلے وعدہ کو

منزل

موضع قرآن

سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستمی ہے۔

۷۷۷ العتر الی الذین - یہ مجادلین پر زجر کا اعادہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذین کے قابل تعجب رویے کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔ ان ضدی لوگوں کا حال بھی عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات بینات میں خواہ مخواہ کٹ جھتی اور جدال کرتے ہیں، حالانکہ یہ آیات ایسی واضح اور روشن ہیں کہ ان میں غور و فکر ان کو دولت ایمان و ایقان تک پہنچانے اور بے معنی جدال و نزاع سے انہیں روک دے، لیکن اس کے باوجود کس طرح وہ ہدایت سے پھیرے جا رہے ہیں ۷۷۸ الذین کذبوا بالکتاب۔ یہاں سے بیکر فینس مثنوی المتکبرین تک تخریفات اخروی کا اعادہ ہے۔ الذین کذبوا۔ الذین میجادلون سے بدل ہے۔ یا اسکی صفت

المؤمن ۴۰

۱۰۵۸

فمن اظلم

وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا

اور تاکہ تم سوچو وہ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب

قَضَاهُمْ أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۶۸﴾ أَلَمْ

علم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اس کو کہ ہوا وہ ہو جاتا ہے تو نے نہ

تَرَى إِلَى الَّذِينَ مَجَادَلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّى يَصِفُونَ ﴿۶۹﴾

دیکھا ان کو کہتے جو جھڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں کہاں سے پھیرے جاتے ہیں

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا تَفْهَمُونَ ﴿۷۰﴾ إِذَا أَعْلَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ

وہ لوگ کہ جنہوں نے کتب و اس کتاب کو اور اسکو کہہ دیا ہے اپنے رسولوں کیساتھ

السَّلْسِلِ يُسْحَبُونَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ

زنجیریں بھی گھسیٹے جائیں جلتے پانی میں پھر آگ میں ان کو

يُسْجَرُونَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَشْرِكُونَ ﴿۷۳﴾

جھونک دیں پھر ۷۲ انکو کہیں کہاں گئے جن کو تم شریک بتلا کرتے تھے

مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا قُل لَّيْسَ مِنَّا شَيْءٌ نَدْعُوا

اللہ کے سوائے بولیں وہ ہم سے چوک گئے کوئی نہیں ہم تو پکارتے نہ تھے

مِن قَبْلِ شَيْءٍ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿۷۴﴾

پہلے کسی چیز کو اس طرح بھلاتا ہے اللہ منکروں کو

ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کو جھٹلایا اور خاص طور سے اس مسئلہ توحید کا انکار کیا جس کی تبلیغ کے لئے ہم نے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نسوحى اليه انه لا اله الا انا فاعبدون ۵ (الانبیاء، ۲) ان لوگوں کو تکذیب و انکار اور جدال و خصم کے انجام بد کا اس وقت خوب پتہ چلیگا جب قیامت کے دن ان کی گردنوں میں طوق اور ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہوں گی اور انہیں بھڑکتی آگ میں جھونک یا جاگیا اگلے غل کی جمع ہے یعنی گھٹے کا طوق اور السلسل، سلسلہ، کی جمع ہے یعنی بیڑی جو قیدیوں کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے اس لئے یہاں والسلسل کی خبر مخدوف ہے اور یہ علقہ تھا تبنا و ماء بارد کے قبیل سے ہے اصل میں تھا اذا غلل في اعناقهم والسلسل في ارجلهم (جلالین) کیونکہ بیڑیاں پاؤں میں ڈالی جاتی ہیں ۷۱ ثم قیل لهم تحیر و توہین کے طور پر فرشتے ان سے کہیں گے کہ آج کہاں میں تمہارے کارساز اور شفعا (سفارشی) جن کو تم اللہ کی الوہیت میں شریک کیا کرتے تھے؟ آج ان کو بلاؤناں تاکہ تمہیں جہنم کے عذاب سے بچائیں۔ قالوا ضلوا عنا فوری طور پر جواب دینگے کہ جی آج تو وہ کہیں نظر نہیں آتے، ہم بلائیں کس کو؟ اس کے فوراً بعد وہ سنبھلیں گے اور خیال کریں گے کہ ہم نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا، جرم کا سسر سے انکار کر دیا شاید اس طرح بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے چنانچہ اس کے فوراً بعد کہیں گے۔ نہیں! نہیں!! ہم بھول گئے، بلکہ ہم تو دنیا میں اللہ کے سوا کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فروع کو ان کے جدال و عناد کی وجہ سے یوں بھٹکا بیٹھا اور حیران و سرگرداں کر دیا کہ وہ دروغ گوئی پر اترا آئیں حالانکہ انہیں یقین ہو گا کہ یہاں جھوٹ اور غلط بیانی سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ انه تعالیٰ یحیرهم فی امرهم

منزل ۶

حتى يفرعون الى الكذب مع علمهم بان لا ينفعهم (روح ج ۲۳ ص ۸۶) یا مطلب یہ ہے کہ آج ہم پکاریں کس کو؟ آج ہم پر یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ دنیا میں ہم کسی معتد بہ چیز کو پکارتے ہی نہ تھے، ہم جنہیں کارساز سمجھ کر پکارتے رہے وہ نہ نافع تھے نہ ضرار ہماری وہ ساری منت ضائع ہوئی۔ ای بل تبین لنا الیوم انالمن نكن نعبد فی الدنيا شیئا یعنبد به (روح) لہر نكن ندعوا من قبل شیئا یفنعنا او یدفع عنا المكروه (منہج ص ۸ ص ۲۶) ذلکم بما کنتم

موضع قرآن و یعنی اتنے احوال تم پر گزرتے شاید ایک حال اور بھی گزرے وہ مر کر جینا و اول منکر ہو چکے تھے کہ ہم نے شریک نہیں پکڑا اب گھبرا کر منہ سے نکل جاوے گا پھر سنبھل کر انکار کریں گے تو وہ انکار انکار کا اللہ نے بچلا دیا اس حکمت سے۔

قدس قدر (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۳۵) کے افلم یسیروا فی الاسمن۔ یہ تحویل دنیوی کا اعادہ ہے۔ کیا ان مشرکین مکہ نے زمین میں جبل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جو تعداد میں ان سے زیادہ، قوت میں ان سے بڑھ کر اور کارناموں میں ان سے بہت آگے تھیں۔ جب انہوں نے عناد و سرکشی سے کام لیا اور پیغام توحید کو ٹھکرادیا، تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس وقت نہ مال و دولت ان کے کام آئی اور نہ ان کے معبودان باطلہ ہی نے ان کو ہماری گرفت سے بچایا جن کو وہ دنیا میں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ جیسا کہ سورہ ہود ص ۹ میں فرمایا:۔ فما اخنت عنهم الہتہم التی یدعون من دون

المؤمن ۴۰

۱۰۶۰

فمن اظلم ۲۴

اللہ من شیء لما جاء امرہ بک۔ نیز فرمایا فلولا نصرہم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا الہیة (احقاف ص ۴۷) کے فلما جاء تمہم سلہم جب انبیاء علیہم السلام کلمے معجزات اور روشن دلائل لے کر ان کے پاس آئے تو ان کی پیروی کرنے کے بجائے وہ اپنے علم و عقیدے پر ہی خوش اور مطمئن رہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے اور جن معبودان غیر اللہ کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار سنتے اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے چونکہ اپنے باپ دادا کو اسی روش پر پایا ہے، اس لئے وہ ان کی روش پر ہی چلیں گے۔ کہا قال تعالیٰ۔ انا وجدنا اباؤنا علی امتہ فانا علی آثارہم مقتدون (زخرف ص ۲۷) المراد بالعلم عقائدہم الزائغۃ و شبہہم الداحضۃ (روح ج ۲ ص ۲۴) یہ مشرکین اپنے عقائد باطلہ پر نازاں تھے اور انبیاء علیہم السلام اور ان کی تعلیمات حقہ سے استہزاء و تمسخر کرتے تھے۔ آخر اس استہزاء و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا ہی میں چکھنا پیا گیا۔ لہذا فلما رأوا باسنا۔ جب ہمارے پیغمبروں نے دلائل و براہین کے ساتھ ان کو مستند توحید سمجھایا۔ یا اس وقت تو نہ سمجھے، بلکہ ضد میں اگر انکار کر دیا، لیکن جب ہمارا عذاب آپہنچا، تو خود بخود ہی مان لیا اور صاف صاف کہنے لگے: ہم خدا تھے واحد کی وحدانیت پر ایمان لاتے اور جن معبودوں کو خدا کے شریک سمجھتے تھے ان سب سے منکر اور بیزار ہوئے۔ فلم یکم ینفعہم الخ لیکن ہمارا عذاب دیکھ کر اضطراراً جو ایمان لاتے اس سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے، کیونکہ اضطراری ایمان معتبر اور قابل قبول نہیں۔ ایمان وہی معتبر ہے جو اختیاراً ہی ہو۔ سنۃ اللہ الہیہ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے اسی سن اللہ سنۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں میں سنت جاری یہی ہے کہ مشرکین پر اللہ کا عذاب نازل ہو اور نزول عذاب کے وقت کا ایمان قبول نہ ہو۔ جب اللہ کا عذاب آجاتا ہے، اس وقت کفار بڑے خالصے میں رہتے ہیں کیونکہ دنیا بھی گئی اور آخرت بھی

مراد
اعادہ تحویل
دنیوی
۱۲

۹
ع
۱۳

اللہ تَشْكُرُونَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوا

اپنے رب کی نہ مانو گے کیا ۸۱ کے پھرے نہیں وہ ملک میں کر دیکھ لیتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا

کیسا انجام ہوا ان سے پہلوں کا وہ تھے

اَكْثَرُ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَاشارا في الارض فما

ان سے زیادہ اور زور میں سخت اور نشانوں میں جو چھوڑے زمین پر پھر

اَعْنَتْ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۲﴾ فلما جاء تم

کام نہ آیا ان کے جو وہ کاتے تھے پھر جب ۸۲ کے پھر لگے پاس

رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم

رسول ان کے کلمے نشانوں لے کر اترا لگے اس پر جو ان کے پاس تھی خبر

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸۳﴾ فقلنا

اور الٹ پڑی ان پر وہ چیز جس پر کھٹکتے تھے پھر جب ۸۳ کے

رأوا باسنا قالوا امنا باللہ وحادۃ وکفرنا

انہوں نے دیکھ لیا ہماری آفت کو بولے ہم یقین لاتے اللہ اکیسے پر اور ہم نے چھوڑ دیں

بما کتبا بہ مشرکین ﴿۸۴﴾ فلم یکم ینفعہم

وہ چیزیں جن کو مشرک بتلاتے تھے پھر نہ ہوا کہ کام آئے ان کو

ایمانہم لہم اراوا باسنا سنۃ اللہ التی

یقین لانا ان کا جس وقت دیکھنے ہمارا عذاب دم پڑی ہوتی اللہ کی جو

قد خلت فی عبادہ وخسر ہنالک

چلی آئی ہے اس کے بندوں میں اور خراب ہوئے اس جگہ

الکفرُونَ ﴿۸۵﴾

منکر

اسی سن اللہ ذلک سنۃ ما ضیۃ فی العباد ان الایمان عند نزول العذاب لا ینفع و ان العذاب نازل علی مکذبی الرسل قال الزجاج الکافر خاسر فی کل وقت ولکن یتبین لہم خسرانہم اذا رأوا العذاب (منہج ص ۲۷۹) و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۵

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورہ مومن

سورہ مومن میں یہ مسئلہ مذکور ہوا کہ حاجات و مصائب میں ما فوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور غیر خدا کو مت پکارو۔ حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارنا عبادت ہے اور غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور اس شرک کا مبداء و منشا یہ ہے کہ پکارنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ جس غیر خدا (پیر و مرشد، ولی، نبی، فرشتہ، جن وغیرہ) کو وہ پکار رہا ہے وہ اسکی پکار اور نداء کو سن رہا ہے اور اس کے حال زار سے بخوبی واقف ہے۔

مشرکین کے اس مشرکانہ اعتقاد و عمل کی قرآن نے جڑ کاٹ دی۔ جیسا کہ سورہ فاطر سے لیکر آخر حوا میم تک میں مذکور ہوا۔ مشرک کی یہ بیماری شیعوں کی وساطت سے مسلمانوں میں بھی پھیل گئی۔ اسلام میں سب سے پہلا فرقہ شیعوں کا ہے جس نے اس مشرکانہ اعتقاد کی تجدید کی کہ امام غیب جانتے ہیں، اور کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، کوئی نعمت ان کی وساطت کے بغیر نہیں مل سکتی اور کوئی دعا اور کوئی عمل ان کی معرفت کے بغیر قبول نہیں ہو سکتا۔ اہل سنت کے بے خبر اور جہلاء میں یہ شرک شیعوں کی طرف سے آیا ہے۔ ذیل میں شیعوں کی چند مستند روایات درج کی جاتی ہیں جس سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

۱۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آیت **وَاللّٰهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا** میں الاسماء الحسنی سے مراد ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری معرفت کے بغیر بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔ عن ابی عبد اللہ "وَاللّٰهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا" قَالَ غُنْدَلٌ **وَاللّٰهُ اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا اِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا** (اصول کافی ص ۸۳ طبع قدیم) امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا فرمان نہیں ہے۔

۲۔ اماموں کو علم غیب پر دسترس حاصل ہے جب وہ کسی چیز کو جاننا چاہیں معلوم کر لیتے ہیں۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان يعلم علم (اصول کافی ج ۱ ص ۲۵۸ طبع طہران)۔

۳۔ اماموں کو اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور مرنا نہ مرنا ان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ ان الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون وانهم لا يموتون الا باختيار منهم (ایضاً)

۴۔ امام کل غیب جانتے ہیں، کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتے ہیں اور جو کچھ جنت اور روزخ میں ہے وہ بھی ان کے علم میں ہے۔ (۱) ان الائمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وانه لا يخفى عليهم الشئ صلوات الله عليهم (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۰) (ب) قال ابو عبد الله اني لا اعلم ما في السموات وما في الارض و اعلم ما في الجنة و اعلم ما في النار و اعلم ما كان وما يكون (ایضاً ج ۱ ص ۲۶۱) استغفر الله! معاذ الله! یہ تو خدا کی شان ہے۔

۵۔ امام کا علم پیغمبروں سے بھی زیادہ ہے اور اماموں کے پاس ایسے علوم موجود ہیں جو پیغمبروں کے پاس بھی نہیں ہیں اور امام جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوتا رہے گا سب کچھ جانتے ہیں۔ قال ابو عبد الله لو كنت بين موسى والحضر لاخبرتهما اني اعلم منهما ولا نبئتهما بما ليس في ايديهما لان موسى والحضر عليهما السلام اعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة - وقد ورا شانه من رسول الله صلى الله عليه وآله وراثته (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۱)

۶۔ امام ہر آدمی کے بائے میں سب کچھ جانتے ہیں اور کسی کی کوئی بات ان سے مخفی نہیں۔ قال ابو جعفر عليه السلام لو كان لالسنكم او كية لحدث كل امرئ بما له وعليه (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۲)

۷۔ اماموں کے پاس اولین و آخرین، تمام انبیاء و مرسلین اور تمام علماء و اوصیاء کے جملہ علوم موجود ہوتے ہیں اور وہ گذشتہ اور آئندہ ہر بات کو جانتے ہیں (۱) وعندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر؟ دعاء من آدم فيه علم النبيين والوصيين و علم العلماء الذين مضوا من بني اسرائيل وان عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام وما يدريهم ما مصحف فاطمة عليها السلام مصحف فاطمة فيه مثل قرا انكم هذا ثلاث مرات، والله ما فيه من قرا انكم حرف واحد ثم قال ان عندنا علم ما كان و علم ما هو كائن الى ان تقوم الساعة (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۰) (ب) قال ابو عبد الله والله اني لا اعلم كتاب الله من اوله الى اخره كانه في كفي - فيه خبر السماء والارض وخبر ما كان وخبر ما هو كائن (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۹)۔

ان حوالوں سے واضح ہو گیا کہ اسلام میں اس مشرکانہ عقیدے کے موجد شیعوں میں حالانکہ قرآن مجید اس کا رد کر رہا ہے اور قرآنی تصریحات کے مطابق اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے اور غیر اللہ کے لئے علم غیب ثابت کرنا شرک اور کفر ہے چنانچہ فقہاء اسلام نے صراحت کی ہے **اعلم ان الانبياء والاولياء لم يعلموا من المنجيات الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا وقد ذكر الحنفية تصحيحا بتكفير من اعتقد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب**

شیعہ جس طرح زندہ پیغمبر اور اماموں کو عالم الغیب سمجھتے ہیں اسی طرح ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اور ائمہ کرام وفات کے بعد بھی لوگوں کے

اعمال سے باخبر ہوتے ہیں اور روزانہ دو بار تمام بندوں کے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(۱) قال ابو عبد الله تعرض الاعمال على رسول صلى الله عليه واله وسلم اعمال العباد كل صباح ابرارها وفجارها فاحذ ورها (اصول کافی ج ۱ ص ۲۱۹)
(ب) قال الرضا ان اعمالكم لتعرض على في كل يوم وليلة (ايضا) اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اعمال زندہ اماموں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ یہ عرض اعمال کا عقیدہ بھی شیعوں کا خود ساختہ ہے۔

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روضہ اقدس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ازواج مطہرات بھی تشریف لاتی ہیں اس لئے روضہ انور میں کسی کو جھانکنا جائز نہیں۔ قال ابو عبد الله ما احب لاحد منهم ان يعلو فوقه ولا آمنه ان يري شيئا يذهب منه بصرة او يراها قائما يصلي او يراه مع بعض ازواجه (اصول کافی ج ۱ ص ۲۵۲) اہل بدعت نے یہ عقیدہ بھی شیعوں ہی سے لیا ہے۔ چنانچہ امام اہل بدعت نے لکھا ہے۔

انبياء عليهم الصلوة والسلام في قبور مطهرة من ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات حصہ سوم ص ۲۶)۔

ایک شبہ اور اس کا جواب باقی رہا یہ شبہ کہ حدیث میں وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرضت علی اجور امتی حتی القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم اذنبوا اعظم من سورة القران او آیتہ او تیبھا سما جل ثم نسيھا (ابوداؤد، باب کس المساجد ص ۶۶) اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر امت کے اعمال پیش ہوئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے تفصیلی عرض اعمال مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ میری امت کے نیک اور بد اعمال کی فہرست پیش کی گئی کہ یہ اعمال موجب ثواب ہیں اور یہ باعث عقاب۔ اور عرضت بصیغہ ماضی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ ایک بار ہوا روزانہ عرض اعمال سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نیز اس حدیث کی سند میں مطلب بن عبد اللہ بن جندب ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں حالانکہ مطلب کی روایت کسی صحابی سے ثابت نہیں یہ روایت منقطع ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع ثابت نہیں جیسا کہ امام الجرح والتعديل ابو حاتم رازی فرماتے ہیں لم يسمع من جابر ولا زيد بن ثابت ولا من عمران بن حصين ولم يدر احد من الصحابة لا سهل بن سعد ومن في طبقته (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۱۴۹) مسئلہ عرض اعمال کی مزید تحقیق سورہ توبہ زیر آیت فیبری اللہ عملکم ورسولہ (الآیۃ) گذر چکی ہے۔ فلیراجع۔

سُورَةُ مُؤْمِنِينَ مِثْلَ آيَاتِ تَوْحِيدٍ وَأَوْرَاقِي خُصُوصِيَا

- ۱:- فادعوا لله مخلصين له الدين (۲۶) نفی شرک اعتقادی
- ۲:- والله يقضى بالحق - تا - ان الله هو السميع البصير (۲۶) نفی شرک فی التعرف
- ۳:- وقال سبحانه ادعوني - تا - سيدخلون جهنم ذخرين (۶۶) نفی شرک اعتقادی
- ۴:- ذكروا لله سبحانه - تا - فاني توفكون (۷۶) نفی شرک ہر قسم
- ۵:- ذكروا لله سبحانه فتبرك الله سبحانه العلمين (۷۶) برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
- ۶:- هو الحي لا اله الا هو - تا - الحمد لله سبحانه العلمين (۷۶) نفی شرک اعتقادی
- ۷:- قل اني نهيت ان اعبد - تا - و امرت ان اسلم لرب العلمين (۷۶) نفی شرک اعتقادی

سورہ حم السجد

اس سورت کا ما قبل سے ربط یہ ہے کہ ما قبل یعنی سورہ مؤمن میں یہ دعویٰ مذکور ہوا کہ حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اللہ ہی کو پکارو۔ اب اس سورت میں ایک شبہے **ربط** کا جواب دیا جائے گا۔ شبہہ یہ ہے کہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جب وہ غیر اللہ کو پکارتا اور غیر اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کی نذر مانتا ہے تو اس مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی ایسے خواب دیکھتا ہے جن سے شرک کی تائید ہوتی ہے مثلاً خواب میں کسی پر فریاد کو دیکھا جو اسے کہتا ہے تم پر یہ سختی اس لئے آئی ہے کہ تم نے ہماری نذر و نیاز میں قصور کیا ہے وغیرہ اس کا جواب دقتینا لھم قسما آء (الآیۃ) میں دیا گیا کہ یہ سب قرناہ (شیاطین) کی شرارت ہے کہ وہ انسان کو منشیطانی سے تکلیف پہنچاتے اور پھر اس سے شرک کرا کر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یا خوابوں میں مختلف شکلوں میں اگر انسانوں کی شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے حکم دیا فاستقیما الیہ واستغفروہ (الآیۃ) کہ اللہ کی توحید پر قائم رہو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اسی طرح خم مؤمن کے بعد ہر قسم میں ایک شبہہ کا جواب دیا جائے گا۔ اور ہر سورت اپنے سے پہلی سورت کے مضامین کی مؤید ہوگی۔

خلاصہ تمہید مع ترغیب، چار عقلی دلیلیں علی سبیل الترقی ہر دین کے بعد تخریفات دنیوی یا اخروی، چار شکوے علی سبیل الترقی دوسرے اور تیسرے شکوے کے درمیان طریق تبلیغ کا بیان اور چاروں شکوؤں کے بعد ایک ایسی آیت جس کا تعلق چاروں شکوؤں سے ہے۔ تین شبہات کے جوابات اور ایک دلیل وحی ضمناً

تفصیل

حکم تفریل من الرحمن - تا - بسثیرا و منذیرا (ع ۱) تمہید مع ترغیب یہ حکمنہ (کتاب) بڑے ہر بان بادشاہ کا ہے جس کی ہر آیت اور ہر بات نہایت واضح اور مفصل ہے اس کی زبان نہایت فصیح و بلیغ عربی ہے۔ جو اللہ کی طرف انابت (رجوع) کرنے والوں کے لئے سراپا ہدایت ہے اور بشارت و تخریفات پر مشتمل ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان اور اہم حکمنہ ہے کہ اسے ضرور ماننا چاہئے۔

دعوائے سورت

قل انما انا بشر (تا) واستغفروہ (ع ۱) اس میں صراحتہ دعوائے سورت کا ذکر ہے اور ضمناً دلیل وحی کا۔ تم سب کا معبود اور کارساز ایک ہے اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بلکہ اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ اس لئے اسی کی طرف سیدھی راہ پر چلو، توحید کو مانو اور اسی سے اب تک جو شرک کیا ہے اس کی اور دوسرے گناہوں کی معافی مانگو۔ کسی اور سے نہ مانگو دو میل۔ لہم شریکین (تا) لھم الکفرؤن یہ تخریفات اخروی ہے اور جو اس کی طرف سیدھی راہ (راہ توحید) پر نہ چلا وہ مشرک ہے اور مشرکین کے لئے ویل (ہلاکت یا دوزخ کا مخصوص طبقہ) ہے جو اللہ کی توحید اور آہستہ کو نہیں مانتے ان الذین اصنوا (تا) عنیدمحنون یہ بشارت اخروی ہے سیدھی راہ پر چلنے والوں کے لئے۔

جواب شبہہ

اس دعوے کے بارے میں یہ شبہہ کیا جاتا ہے کہ بعض اوقات مصیبت زدہ انسان غیروں کو پکارتا ہے تو وہ مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ یا بعض خواب ایسے نظر آتے ہیں جن سے غیر اللہ کو پکارتے کی تائید ہوتی ہے۔ تو اس کا جواب دیا دقتینا لھم قسما آء - تا - احمھم کالواخسیرین (ع ۲) یعنی یہ سب شیطانی کا اثر ہے نیز شیاطین خواب دکھا کر شرک کی تلقین کرتے ہیں۔

چار شکوے علی سبیل الترقی

پہلا شکویٰ فاعراض اکثرھم (تا) اننا عملونہ (ع ۱) یہ زجر بھی ہے۔ آپ ان مشرکین کو اپنی عظیم الشان کتاب سناتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے اعراض کرتے ہیں اور سنتے بھی نہیں اور کہتے ہیں مسئلہ توحید سے ہمارے دل پردے میں ہیں اور ہمارے کان بہرے ہیں یعنی تمہاری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ ہم تو اسی باتوں کو سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جاؤ میاں اپنا کام کرو۔ ہم تو وہی کچھ کرنا چاہتے ہیں جو پہلے کرتے ہیں۔ دوسرا شکویٰ دقل الذین کفروا - تا - لعنکم لعنوبونہ (ع ۲) یہ شکویٰ پہلے شکوے سے علی سبیل الترقی ہے۔ یہ معاندین نہ صرف یہ کہ خود قرآن نہیں سنتے بلکہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو شور مچا کر دیا کرو، تاکہ تمہارے شو و شعب میں قرآن پڑھنے والے کی آواز دب کر رہ جائے۔ فلنذلیقن الذین کفروا - تا - من الاسبغلیین (ع ۳) دوسرے شکوے کے بعد تخریفات اخروی کا ذکر ہے۔ کفار و مشرکین کو ان کی بد اعمالیوں کا شدید ترین عذاب دیا جائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ - تا - نزلنا من عنود رحیمہ (ع ۴) یہ اللہ کی توحید کو مانتے والوں اور اس پر قائم رہنے والوں کے

لئے بشارت اخرویہ ہے ان کو جنت میں ہر سائش اور ہر منہ مانگی نعمت ملے گی۔

ومن احسن فتولا - تا - انه هو السميع العليم (۵۶) یہ دوسرے شکوے سے متعلق ہے۔ اور اس میں ترغیب و ترہیب اور طریق تبلیغ کا بیان ہے۔ جب آپ ان کو حکیمانہ خداوندی سنائیں گے، وہ شور مچائیں گے۔ اور گالیاں دیں گے، اس وقت آپ صبر کریں۔ اور ان کی سختی اور درستی کا نرمی سے جواب دیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی نرم پڑ جائیں گے اور آپ کی بات سنیں گے۔ لیکن اگر کبھی بتقاضائے بشریت آپ کو غصہ آجائے تو شیطان کے شر سے خدا کی پناہ مانگیں۔

تیسرا شکوہ ان الذین کفروا - تا - تنزیل من حکیم حمیدہ (۵۶) یہ تیسرے شکوے کی تہدید ہے۔ مشرکین ازراہ عناد آپ پر اعتراضات کریں گے آپ اس سے تنگدل نہ ہوں، حالانکہ یہ ایک ایسی سچی کتاب ہے کہ اس پر اعتراض کی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ باطل اس کے قریب بھی نہیں چھٹک سکتا۔ کیونکہ وہ حکمت والے اور برصفت سے متصف بادشاہ کا حکم نامہ ہے مایقال لك الا ما قد قبل للرسول من قبلك (الآیہ) تہدید کے بعد یہ اصل شکوہ ہے۔ اور ضمننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ مشرکین آپ پر جو اعتراضات کر رہے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے انبیاء و رسل علیہم السلام کے ساتھ ان کے معاصر مشرکین نے بھی یہی رویہ اختیار کیا۔ اس کے بعد تین شبہات یا اعتراضات کا جواب ہے۔ یہ شکوہ دوسرے شکوے سے بطور ترقی ہے۔ اول تو وہ سنتے ہی نہیں، خود سننا تو درکنار بلکہ وہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور اگر وہ حسن تبلیغ اور نرمی گفتار سے متاثر ہو کر قرآن من بھی لیں تو اس کا اثر قبول کرنے کے بجائے اٹھے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن آپ اس سے غمگین نہ ہوں، کیونکہ سابق انبیاء علیہم السلام کو بھی اس قسم کے حالات سے سابقہ پڑ چکا ہے۔

تین شبہات کا جواب

پہلے شبہ کا جواب :- ولو جعلناه قرآنا لغير عربی لقرآن کی کسی عجمی (غیر عربی) زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ یہ عربی قرآن تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، خود بنا کر سنانا ہے۔ اس کا جواب دیا کہ اگر قرآن کسی عجمی زبان میں آتا تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ یہ قرآن واضح اور مفصل کیوں نہیں، وہ ہماری تو سمجھ ہی میں نہیں آتا یہ قرآن ماننے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور نوحہ شق ہے۔ لیکن جو اسے سنتے ہی نہیں، اس لئے وہ گمراہی کی تاریکی ہی میں گم رہیں گے۔

دوسرے شبہ کا جواب :- ولقد آتینا موسیٰ الکتاب الیہ شبہ یہ تھا کہ یہ قرآن سارے کا سارا ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے تھوڑا تھوڑا بنا کر سنانا ہے۔ نیز اگر یہ سچی کتاب ہوتی تو اس کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا بلکہ سب لوگ ہی اس پر ایمان لے آتے۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی تھی وہ ایک ہی دفعہ میں ساری نازل کی گئی تھی اور وہ بھی سچی کتاب لیکن پھر بھی اس میں اختلاف کیا گیا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انکا محض عناد ہے۔

تیسرے شبہ کا جواب :- ولولا کلمة سبقت من ربك الیہ شبہ یہ تھا کہ جب ہم ماننے نہیں، تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا؟ تو اس کا جواب دیا گیا کہ عذاب کی آمد کا ایک وقت مقرر ہے وہ آئے گا ضرور لیکن اپنے وقت پر اس سے پہلے نہیں آسکتا۔

چوتھا شبہ :- لا یستہ الا انسان - تا - فذود عابو عریضہ (۶۶) انسان مشرک، معبودان باطلہ سے مانگتا ہوا ٹھکتا نہیں۔ لیکن جب اسے ان سے کچھ حاصل نہ ہو، تو فوراً ناامید ہو جاتا ہے اور خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے اس کی تکلیف دور کر دے، تو صاف کہہ دیتا ہے بیشک میں اس انعام کا مستحق تھا، کیونکہ میں نے فلاں معبود یا بزرگ کو پکارا تھا۔ اور یہ قیامت جس کی آمد آمد کا ڈھنڈورہ پٹیا جا رہا ہے اول تو اسے گی ہی نہیں اور اگر بالفرض آگئی تو وہاں بھی میرا بھلا ہی ہوگا۔ کیونکہ میرے یہ معبود اور بزرگ وہاں میرے سفارتی ہوں گے۔ مشرک انسان مذہب اور ڈانواں ڈول رہتا ہے اور ایک حال پر قائم نہیں رہتا جب اللہ تعالیٰ اس پر انعام فرماتا ہے تو وہ فخر و غرور سے اترتا ہے اور خدا کا شکر نہیں بجالاتا۔ اور اگر اس پر کوئی معیبت آجائے تو معبودان باطلہ سے مایوس ہو کر خدا کو پکارنے لگتا ہے اس شکوے کے درمیان فلننبئن الذین کفروا الیہ میں تخریف اخروی مذکور ہے۔

قتل اربیتہ ان کان (الآیت ۸) یہ چاروں شکوؤں سے متعلق ہے، یعنی یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے کفر کرو، نہ خود اسے سنو اور نہ کسی اور کو سنو دو اور اگر کبھی سن ہی لو تو اس سے اثر پذیر ہونے کے بجائے اس پر ازراہ عناد اعتراضات ہی کرتے رہو اور معبودان باطلہ کی دعا پکار کر ترک نہ کرو تو کیا یہ چیز تمہارے حق میں نقصان نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی۔ اور ایسے معاند لوگ سب سے بڑے گمراہ ہیں۔

سنزیہہ ایلتنا - تا - انه الحق (ع ۶) یہ تخریف دنیوی ہے۔ ہم اپنے مقصود فی الامور ہونے کی نشانیاں اطراف و احوال میں اور خود ان میں دکھائیں گے جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

چار عقلی دلیلیں علی سبیل الترتیبی

اس سورت میں چار عقلی دلیلیں مذکور ہیں۔ پہلی دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور ساری کائنات میں وہی مقصود و مختار ہے اور آخری دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ جب وہی مقصود و مختار اور عالم الغیب ہے تو اس کے سوا کسی کو مصائب و حاجات میں پکارنا جائز نہیں۔ ہر عقلی دلیل کے بعد تخریف مذکور ہے۔

پہلی عقلی دلیل :- قتل انکم لتکفرون - تا - ذالک تغذیر العزیز العلیمہ (۲۶) حاصل یہ کہ تم کیسے نادان ہو کہ اس ذات پاک کے ساتھ اور اس کو شریک بناتے ہو جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی اور زمین کو رزق کے خزانوں سے مالا مال کر دیا۔ لیکن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان میں سے کوئی بھی یہ کام انجام نہیں دے سکتا۔ فان اعرضوا فقل انکم لتکفرون - تا - بھلا کانسوا یکسبونہ (۳۴) یہ پہلی عقلی دلیل کے بعد تخریف دنیوی ہے۔ اگر مشرکین مکہ اس حکمنامے سے اعراض کریں تو ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو قوم عاد و ثمود کا ہوا۔ انہوں نے بھی اس حکم (الانقیاد والادلالہ) کا انکار

یا تو قوم عاد کو طوفانِ باد سے اور قوم ثمود کو آسمانی کڑاک سے ہلاک کر دیا گیا۔ (الذیۃ) یہ اس حکم نامے کو ماننے والوں کے لئے بشارتِ اخروی ہے۔ (یوم یخسر احداً اللہ - تا۔ فناھم من المعتبرین ۰ (۳۶) یہ تخیلیفِ اخروی ہے، دنیوی عذاب کے علاوہ ان منکرین کے لئے آخرت میں بھی سخت عذاب تیار ہے۔ آخرت میں ان کے کان ان کی انگلیں، ان کے چہرے بلکہ ان کے تمام اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس طرح ان کا کوئی جرم پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اور انہیں ہر جرم اور گناہ کی پوری پوری سزا ملے گی۔

دوسری عقلی دلیل۔ یہ دلیل بتلی دلیل سے ترقی اور ان کی تفصیل ہے۔ اور اس میں قیامت کا اثبات بھی ہے۔ (من آیتہ الیل والنہار - تا۔ ان کنتہ ایاہ لقبہ دون (۵۶) یہ پہلی دلیل کے ایک حصے (یعنی آسمان سے متعلق) کی تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات قدرت میں سے دن، رات اور سوج

وچاند ہے۔ یہ چیزیں اسی کے اختیار و تصرف میں ہیں۔ اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ لہذا ان کو کار ساز سمجھ کر ان کی عبادت و تعظیم بجا نہ لاؤ۔ (من آیتہ انک تری - تا۔ انک علی کل شیء قدیر) یہ پہلی دلیل کے ارضی (زمین سے متعلق) حصے کی تفصیل ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کے نشانات میں سے ہے کہ خبر

اور خشک زمین کو وہ مینہ برسا کر زندہ کرتا اور اس میں لہلہاتا سبزہ پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن مردہ انسانوں کو بھی زندہ کرے گا۔ یہی قادر و قیوم تم سب کا وجود اور کار ساز ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔

ان الذین یلحدون - تا۔ انہ بما تعملون بصیر (۵۶) یہ دوسری عقلی دلیل کے بعد تخیلیفِ اخروی ہے اور نہایت بشارتِ اخروی ہے۔ بلکہ اور مومن اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ بلکہ ان کو جہنم میں ڈال جائے گا۔ اور مومنین کا مین جہنم سے محفوظ رہیں گے۔ دونوں جماعتوں میں سے وہی جماعت بہتر ہے جو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے مامون رہے گی۔

تیسری عقلی دلیل اللہ یرد علم الساعة - تا۔ ولا تصنع الا بعلمہ (۶۴) اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ غیب کی کنجیاں اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دیں۔

دیومینا دیہمہرا میں شکر کا پوری - تا۔ مالہم من حیض (۶۴) یہ تیسری دلیل کے بعد تخیلیفِ اخروی ہے قیامت کے دن مشرکین کے خود ساختہ سفارشی ان کے کام نہیں آئیں گے اور انہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

چوتھی عقلی دلیل۔ اولعربکف بودک انہ علی کل شیء عد مشہید (۶۴) اس دلیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور حاضر و ناظر نہیں۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا پروردگار ہر چیز سے باخبر اور اپنے علم محیط سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے؟

سورة حم السجدة مکیة وھی اربع وخمسون اور کورت

سورة حم السجدة لہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں ہیں اور پھر رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

حم ۱ تَنْزِیْلٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱ کتب فصلت

اتارا ہوا ہے سہ بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف ایک کتاب، کجی حدیث

اِنَّہٗ قَرٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۲ بَشِیْرًا وَّاَنْذِیْرًا

یہ اسکی آیتیں قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگوں کو سنائے والا خوشخبری اور ڈر

فَاعْرَضْ اَکْثَرُھُمْ فَمَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۳ وَقَالَ قُلُوْبُنَا

پر دھیان میں نہ لانے وہ بہت لوگ سہ سو وہ نہیں سنتے اور کہتے ہیں ہمارے دل

فِیْ اَکِنَّةٍ مَّسَّاتْ دَعْوَانَا لِیَوْفِیْ اِذْ اِنَّا وَقُرْءٰنٍ مِّنْ

غلاف میں ہیں اس بات سے جس طرف تو ہم کو بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

بَیْنِنَا وَّبَیْنِکَ حِجَابٌ فَاَعْمَلْ اِنَّا عَمِلُوْنَ ۵ قُلْ

ہمارے اور تمہارے بیچ میں پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں ہاں تو کہہ

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اَنْزَلَ اِلَھِکُمْ اِلَھَہٗ

میں بھی آدمی ہوں سہ جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ تم پر بندگی ایک حاکم کی

وَاحِدٌ فَاَسْتَقِیْمُوْا لِیَوْفِیْ وَاسْتَغْفِرُوْہٗ وَوِیْلٌ

سہ سو سید سے رہو اس کی طرف اور اس سے گناہ بھڑاؤ اور خرابی ہے

لِلْمُشْرِکِیْنَ ۶ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوٰةَ وَھُمْ

شریک کرنے والوں کو سہ جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۷ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

آخرت سے منکر ہیں ف البتہ جو لوگ یقین لائے سہ اور کئے

پھر اس کے سوا اوروں کو کیوں پکارا جائے جو عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

الا انھم فی صوبۃ (الذیۃ) یہ چوتھی دلیل کے بعد تخیلیفِ دنیوی و اخروی ہے۔ ان منکرین توحید کا قیامت پر بھی ایمان نہیں۔ انہیں خبردار رہنا چاہیے کہ وہ کسی بھی وقت اس کی دسترس سے باہر نہیں ہو سکتے۔ وہ جب چاہے دنیا میں انہیں پکڑے اور قیامت کے دن بھی وہ اس کی دسترس سے باہر نہیں ہونگے۔ اور وہاں بھی وہ سزا پائیں گے۔

موضع قرآن و بعضے کہتے ہیں یہاں زکوٰۃ سے کلہ کہنا مراد ہے۔ زکات کے معنی ستھرائی۔

فتح الرحمن ۱ یعنی برطور خود ۱۳۔

۱۳۱ قنزیل (الایة) یہ تہذیب ترغیب ہے یہ مبتدا مقدر یعنی ہذا یا حذر (اگر یہ سورت کا نام ہو) کی خبر ہے اور من الرحمن الرحیم خبر بعد خبر ہے (روح) یہ حکم نام مجھے
 ہر بان اور حرم بادشاہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ جس پر عمل کرنے میں تمہاری دین و دنیا کی کامیابی و فلاح ہے۔ اس لئے اس کو مانو، آنکھوں سے لگاؤ، اس میں غور و فکر کرو اور اسے اپنی
 زندگی کا ٹکڑا کر کے بناؤ۔ کتب فضلت آیت ۱۰ یہ حسب سابق یا تو خبر بعد خبر ہے یا تنزیل سے بدل ہے یا مبتدا مخدوم کی خبر ہے اور فضلت آیت ۱۰ کتاب کی صفت ہے (مدارک و روح)
 یعنی یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی تمام آیتیں ایک دوسری سے الگ اور ممتاز ہیں اور اپنے اپنے مفہوم میں واضح ہیں۔ قالہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ قرآن انا عربیاً۔ یہ کتاب سے حال ہے

فمن اظلم ۲۴ ۱۰۶۶ ۱۰۶۶ ح۱۰۶۶

الصلوات لہما اجر غیر ممنون ۸ قُلْ اَنتُمْ لَتَكْفُرُونَ

پہلے کام ان کو ثواب ملنا ہے جو موتوں نہ ہو تو کہہ کیا تم کو مسکر ہو

بِالذی خلق الارض فی یومین و يجعلون لہ اندادا

اس سے جس نے بنائی زمین دو دن میں اور برابر کرتے ہو اس کے ساتھ اور دن کو

ذٰلک رب العالمین ۹ وجعل فیہا رواسی من فوقہا

وہ ہے رب جہان کا اور رکھے اس میں بھاری پہاڑ سے اوپر سے

وبرک فیہا وقد رفیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام ۱۰

اور برکت رکھی اس کے اندر اور رفیہا اس میں خوراکیں اس کی چار دن میں

سواء للساہلین ۱۱ ثم استوی الی السماء وھی

پورا ہوا پلو چھنے والوں کو صف پھر چڑھا تلہ آسمان کو اور وہ

دخان فقال لہا وللارض اثتیا طوعا وکرہا قالتا

دھواں ہو رہا تھا پھر کہا اس کو تلہ اور زمین کو آؤ تم دونوں خوشی سے یا زور سے ملو وہ بولے

انینا طایعین ۱۲ فقصن من سبع سموت فی یومین و

ہم آئے خوشی سے پھر کر دیئے وہ سات آسمان دو دن میں اور

اوحی فی کل سماء امرہا وزینا السماء الدنیا مصابیح

آپارا ہر آسمان میں حکم اس کا اور رونق دی ہم نے سب دن کے آسمان کو تلہ چراغوں سے

وحفظا ذٰلک تقدیر العزیز العلیم ۱۳ فان

اور محفوظ کر دیا یہ سادھا ہوا ہے زبردست خبردار کا تلہ پھر اگر

اعرضوا فقل انذرتکم صعبۃ مثل صعبۃ عاد

لو ملائیں گے تو تو کہہ میں نے خبر سنا دی تم کو ایک سخت عذاب کی جیسے عذاب آیا عاد

وشمود ۱۴ اذ جاء تمہم الرسل من بین یدیہم و

اور نمود پیر جب آئے ان کے پاس رسول اللہ آئے سے اور

۱۰۶۶

یعنی کتاب عربی زبان میں نازل کی گئی۔ لغتوں لعلوں اہل علم
 و نظر کے لئے جو اس کی زبان کو جانتے ہوں اور اس میں غور و فکر
 کریں اور دل میں امانت ہو و نہ ہو منزل منزل اللہ اللہ اللہ
 ای لغتوں ذوی علم و نظر لاملن اعرض عنہا مظہری
 جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ علموں
 ای یسبوں یہ بھی تفسیر باللازم ہے کیونکہ صحیح علم و نظر کو امانت
 لازم ہے بشیر اور مذکور یہ قرآن کی صفتیں ہیں (مدارک)
 یہ قرآن ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا اور نہ ماننے
 والوں کو عذاب سے ڈراتا ہے۔

۱۳۱ فا عرض اکثرہم۔ تا۔ اننا علمون ہیکرین
 پر زجر ہے اور پہلا شکوئی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ ایسی علم الشان
 اور جلیل القدر کتاب کو سینوں سے لگاتے۔ لیکن انہوں نے اس
 سے اس طرح منہ موڑا کہ اسے سمجھنا اور اس میں غور و فکر کرنا تو درکنار
 وہ اسے سنتے بھی نہیں۔ ان کے نہ سننے اور اعراض کو آگے تین تعبیروں
 سے ذکر کیا گیا ہے۔ اول دقاوا قلوبنا فی اکتہ مما تدعوننا
 الیہ۔ ما تدعوننا الیہ سے مسد توحید مراد ہے جو سورہ
 مؤمن کا دعویٰ ہے ما تدعوننا الیہ من التوحید (مدارک)
 مظہری) یعنی ہمارے دل تہ تہ پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اس
 لئے تیرے اس مسد کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے
 بالاتر ہے کہ ہمارے یہ بیہود سب عاجز ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے اور یہ
 کہ ہمارے باپ دادا سب باطل پرست اور گمراہ تھے۔ اصل بات
 یہ ہے کہ وہ سمجھتے تو تھے لیکن اپنے عقیدے کے مخالف ہونے کی وجہ
 سے انکار کرتے تھے محض ضد اور عناداً۔

دوسری تعبیر وہی اذ انسا وقتا ہمارے کان تیرے کلام
 سے بہرے ہیں، تیرا کلام ہمارے کانوں میں داخل ہی نہیں ہو
 سکتا۔ تیسری تعبیر۔ ومن بیننا و بینک حجاب تیرے اور ہمارے
 درمیان ایک پردہ حائل ہے یعنی ہمارا دین تیرے دین سے الگ
 ہم بہت سے بیہودوں کے بھاری ہیں اور تو صرف ایک خدا کا قائل ہے

منزل ۶

۱۳۱ موضع حد۔ و اس کی خوراک یعنی اہل زمین کی پورا ہوا یعنی جو اب پورا ہوا۔ و دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہے پھر آسمان سارا
 موضع قرآن ایک تھا دھواں سا اس کو بانٹ کر سات کئے۔ اور ہر ایک کا کارخانہ جدا تھا ہر ایک پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آؤ۔ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملامت سے دنیا بیا
 نے اپنی طبیعت سے طیں تو اور زور سے طیں اور وہ دونوں آئے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادیں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اُپر چڑھے پانی ہو کر برسے چار عنصر زمین پر جمع ہوں
 مخلوقات پیدا ہوں اور پہلے زمین میں رکھی تھیں خوراکیں یعنی اس میں قابلیت تھی۔ ان چیزوں کے نکلنے اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہے کہ وہاں کون کون خلق تھے ہیں۔ ان کا کیا اسلوب ہے آئی زمین میں ہزاروں
 ہزار کارخانے ہیں۔ اس قدر آسمان کب خالی پڑے ہوں گے۔

فتیہ الرحمن یعنی منقاد حکم من شویہ ۱۲

یہ اختلاف دین ایک ایسا دہریہ پردہ ہے جو ہمیں تیری بات سننے اور سمجھنے سے روکتا ہے یہ سب اعراض اور عدم قبول سے کنایات اور اس کی تشبیحات ہیں۔ فاعلم اننا عملون ہجالیہ تو اپنا کام کرتی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم تو وہی کچھ کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے آ رہے ہیں۔ سمجھ قتل انما انما البشر یہ مشرکین کے قول ومن بیننا و بینک حجاب یعنی ہمارے اور تیرے درمیان پردہ حائل ہے کا جواب ہے۔ فرمایا کہ اس کے جواب میں کہ دو کہ میں کوئی فرشتہ یا جن نہیں ہوں کہ جس سے افہام و تفہیم میں دشواری ہو، بلکہ میں تو ایک بشر اور انسان ہوں جس کی بات تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔ اگر ایک بار بات سمجھ میں نہ آئے، تو بار بار دریافت کر کے اطمینان کر سکتے ہو۔ لست ملکا ولا جنیا ولا یملکنکم التلقی صنتہ

دھورد لقولہم بیننا و بینک حجاب روح ج ۲ ص ۲۶۴۔
 ص ۹۷، یوحی الی انما الہکم اللہ واحد یہ مشرکین کے
 قول قلوبنا فی اکتہ الخ۔ کا جواب ہے یعنی میں تمہیں کسی
 ایسی بات کی دعوت نہیں دے رہا جو عقل و فہم سے بالاتر ہو بلکہ
 میں تو تمہیں اللہ کی توحید کی طرف دعوت دیتا ہوں جو دلائل عقل
 نقل سے ثابت ہے۔ ای ولادعوکم الی ما تنبوعنہ
 العقول وانما ادعوکم الی التوحید الذی دلت
 علیہ دلائل العقل و شہدت لہ شواہد السمع
 و ہذا جواب عن قولہم قلوبنا فی اکتہ مما نذعونا
 الیہ و فی اذنا و قسا (روح) اس لئے تم توحید اور انبیا
 عبادت کے ساتھ سیدھے اللہ کی طرف چلو۔ اس سیدھی راہ سے
 دائیں بائیں نہ جھکو، غیر اللہ کو مجبور اور کار ساز نہ بناؤ اور شرک
 کی خدا سے معافی مانگو۔ فاستوا الیہ بالتوحید و اخلاص
 العبادۃ غیر ذاہبین یمینا و شمالا ولا ملتفتین
 الی مایسول لکم الشیطان من اتخاذ الاولیاء و
 الشفعا (مدارک ج ۲ ص ۶۷) ۵۵ و وسیل
 للمشورکین (الایتین) شکوی اولی کے بعد تخویف اخروی
 ہے۔ جو لوگ اللہ کی طرف سیدھے نہ چلیں، بلکہ راہ توحید کو
 چھوڑ دیں وہ مشرک ہیں اور ان مشرکین کے لئے ہلاکت اور
 بربادی ہے جو اللہ کی توحید کو نہیں مانتے اور آخرت کا بھی انکار
 کرتے ہیں۔ یہ سورت ملی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں ہجرت کے
 دوسرے سال فرمائی ہوئی۔ اس لئے یہاں زکوٰۃ سے زکوٰۃ مال
 نہیں بلکہ زکوٰۃ نفس مراد ہے یعنی شرک اور تمام رذائل اخلاق
 سے نفس کو پاک رکھنا۔ حضرت ابن عباس اور حکمر فرماتے
 ہیں یعنی الذین لا یشہدون ان لا الہ الا اللہ رب العالمین
 ج ۲ ص ۱۲، خازن و معالم ج ۶ ص ۱۰۴، قرطبی ج ۱۵ ص ۳۲،
 روح ج ۲ ص ۱۹۸

۲۱ ختم البجۃ ۱۰۶۷ فمن اظلم ۲۲

مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ط قَالُوْا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا
 پیچھے سے کہ نہ پوجو کسی کو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا
 لَانْزِلْ مَلٰٓئِکَۃً فَاِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿۱۳﴾ فَاَمَّا
 تو بھیجتا فرشتے سو ہم تمہارا لایا ہوا نہیں مانتے و سو وہ
 عَادُوْا فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ
 جرم عادتے تھے وہ تو غرور کرنے لگے تک ہیں ناحق اور کہنے لگے کون ہے
 اَشَدُّ مَنَاقِبَۃً ط اَوْ لَمْ تَرَ وَاَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَہُمْ هُوَ
 ہم سے زیادہ زوریں کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ جس نے ان کو بنایا وہ
 اَشَدُّ مِنْہُمْ قُوَّةً ط وَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا
 زیادہ ہے ان سے زوریں اور تھے ہماری نشانیوں سے منکر و پھر بھیجے ہم نے
 عَلَیْہُمْ رِجًا صَرَصَرًا فِیْ اَیَّامٍ مَّحْسٰتٍ لِّنُذِیْقَہُمْ
 ان پر بلا ہوا بڑے زور کی کئی دن جو مصیبت کے تھے تاکہ چکھائیں ان کو
 عَذَابَ الْخٰزِیْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَّلِعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ
 رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگانی میں اور آخرت کے عذاب میں تو
 اٰخِرٰی وَہُمْ لَا یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا شُمُوْدٌ فَہٰدِیْنَہُمْ
 پوری رسوائی ہے اور ان کی کہیں مدد نہیں و اور وہ جو شموڈ تھے سو ہم نے ان کو راہ بتلائی
 فَاسْتَحَبُّوْا الْعَمٰی عَلٰی الْہُدٰی فَاَخَذْتُمُھُمْ صَعِیْقَۃَ الْعَذَابِ
 پھر ان کو خوش لگا اندھا رہنا راہ سوچنے سے پھر پکڑا ان کو کڑک نے ذلت کے
 الْہُوْنِ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
 عذاب کی بدلہ اس کا جو کھاتے تھے و اور بچا دیا ہم نے ان لوگوں کو جو یقین لائے تھے
 وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ یَوْمَ یَجْشُرُ اَعْدَاؤُ اللّٰہِ اِلٰی النَّارِ
 اٹھ اور بچ کر چلتے تھے اور جس دن جمع ہوں گے تھے دشمن اللہ کے دوزخ پر

بشارت
 نبوی
 خدیجہ
 ۱۱
 ۱۲

منزل ۶

۱۷ ان الذین آمنوا (الایۃ) یہ سیدھی راہ پر چلنے والوں
 اور توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے ان
 لوگوں کے لئے آخرت میں جو اجر و ثواب اور انعام و اکرام مقدر ہے وہ دائمی ہوگا۔ اور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ غیر ممنون قال ابن عباس غیر مقطوع (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۴۱) کے
 قتل ان تک۔ تا۔ ذالک تقدیر العنبر العلیہ یہ پہلی عقلی دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مقرب اور مالک و مختار نہیں۔ حاصل دلیل یہ ہے کہ

موضح قرآن و رسول آئے آگے سے اور پیچھے سے یعنی ہر طرف سے شاید رسول بہت آئے ہوں گے مشہور یہی دور رسول ہیں حضرت ہود اور صالح و ان کے جسم بڑے بڑے ہوتے
 تھے۔ بدن کی قوت پر غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے یہاں وبال لاتا ہے و ان کا غرور توڑنے کو کمزور مخلوق سے ان کو تباہ کروایا کہتے ہیں و لو کہ ہمیں میں آئو گے آٹھ
 دن تھے جن میں وہ باؤ آئی وگ زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اس آواز سے جگر پھٹ گئے۔

کیا تم اس قادر و مطلق کے ساتھ کفر کرتے اور غیروں کو اس کے شریک ٹھہراتے ہو جو یہ سب کام سرانجام دینے والا ہے اور جن کو تم اس کے سوا متصرف اور کارساز سمجھ کر پکارتے ہو وہ ان کاوں میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ و تَجْعَلُونَ اَنْدَادًا ۱۰۱ یہ تکفیر و نبالذی الذی کی تفسیر ہے و اول تفسیر یہ ہے اور دوسرے جملے کا پہلے جملے پر عطف تفسیری ہے کیونکہ شریکین مکہ ذات باری تعالیٰ کے منکر نہیں تھے جیسا کہ ليقولن الله سے ان کا اعتراف ظاہر ہے ذالک صواب العلمین یعنی جس طرح پیدا کرنے والا وہی ہے اسی طرح مری اور پرورش کنندہ بھی وہی ہے۔

شے و جعل ذینہا و اسی زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ اپنی جگہ قائم رہے و باساک ذینہا اور اس میں انسانوں کے لئے برکات و منافع و دولت فرمادینے اور ساری مخلوق کے لئے پورے اندازے کے ساتھ روزی اور محاسن کا سامان اس میں رکھ دیا۔ زمین کو ساری مخلوق (انسان جن، چوپائے، پرندے، حشرات الارض وغیرہ وغیرہ) کی تمام ضروریات زندگی کا مخزن بنا دیا جس سے مخلوق خدا حسب ضرورت قیامت تک استفادہ کرتی رہے گی۔ اور زمین کے خزانوں سے ان کی تمام ضروریات زندگی پوری ہوتی رہیں گی۔ کوئی چیز ایک علاقے میں وافر پیدا کر دی اور کوئی چیز دوسرے علاقے میں۔ تاکہ لوگ مل جل کر اور امداد باہمی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ہر علاقہ کے لوگوں کو ضروریات زندگی میسر ہوں قال عکرمۃ و الضحاک معنی (قتل من ینبأ اقواتہا) ای اوزان اهلہا و ما یصلحہ لمعاشرہ من التجارات و الاتجار و المنافع فی کل بلدۃ ما لم یجلبہ فی الاخری لיעیش بعضہم من بعض بالتجارة و الاسفار من بلد الی بلد (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۲۲، حازن و معالج ج ۶ ص ۱۰۵، مدارک ج ۲ ص ۶۸)

اگر آبادی میں اضافہ ہو جائے تو روٹی کا مسئلہ کرنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی (پیدائش کو روکنے کا منصوبہ) کی ضرورت نہیں اور نہ یہ منصوبہ اس مسئلہ کا صحیح حل ہے۔ بلکہ اس مسئلہ کا صحیح حل یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی تمام جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں اور مالی وسائل کو بروئے کار لانے کا موقع دیا جائے تاکہ ہر انسان زمین میں پوشیدہ خدائی خزانوں سے اپنی روزی حاصل کر سکے۔ فی اسبعۃ ایام یعنی دو دن میں زمین پیدا کی اور دو دن میں برکات و منافع اور اوزان و اقوات مقرر کئے گئے۔ اس طرح یہ سارا کام چار دنوں میں مکمل ہوا اور مراد چار دنوں کی مدت کا اندازہ ہے، کیونکہ اس وقت دن رات کا وجود نہیں تھا۔

سواء للسموات والارضین۔ سو آسمان میں تینوں قرابتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ عبادت و تہجد کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سو آسمان اور زمین اور ہر حال میں وقف سو آسمان پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسموات والارضین، متدلس سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سو آسمان فتنہ شدی ستوی کا نفل مطلق ہے اور للسموات، سوری سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سنے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ مقدس سرکے۔

سواء للسموات والارضین۔ سو آسمان میں تینوں قرابتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ عبادت و تہجد کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سو آسمان اور زمین اور ہر حال میں وقف سو آسمان پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسموات والارضین، متدلس سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سو آسمان فتنہ شدی ستوی کا نفل مطلق ہے اور للسموات، سوری سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سنے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ مقدس سرکے۔

سواء للسموات والارضین۔ سو آسمان میں تینوں قرابتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ عبادت و تہجد کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سو آسمان اور زمین اور ہر حال میں وقف سو آسمان پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسموات والارضین، متدلس سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سو آسمان فتنہ شدی ستوی کا نفل مطلق ہے اور للسموات، سوری سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سنے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ مقدس سرکے۔

سواء للسموات والارضین۔ سو آسمان میں تینوں قرابتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ عبادت و تہجد کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سو آسمان اور زمین اور ہر حال میں وقف سو آسمان پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسموات والارضین، متدلس سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سو آسمان فتنہ شدی ستوی کا نفل مطلق ہے اور للسموات، سوری سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سنے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ مقدس سرکے۔

سواء للسموات والارضین۔ سو آسمان میں تینوں قرابتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ عبادت و تہجد کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سو آسمان اور زمین اور ہر حال میں وقف سو آسمان پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسموات والارضین، متدلس سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سو آسمان فتنہ شدی ستوی کا نفل مطلق ہے اور للسموات، سوری سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سنے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ مقدس سرکے۔

اس عالم الغیب والشہادہ کے بارے میں تمہارے اسی گمان نے، کہ وہ تمہارے پیچھے اعمال نہیں جانتا۔ تم کو تباہ و برباد کیا۔ اسی خیال سے تم گناہوں میں منہمک رہے اور دین و دنیا میں خسارہ اٹھایا۔ فان یصبروا (الآیہ) وہ صبر کریں، تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور اگر جزع فرزع کریں اور معذرت کریں، تو بھی ان کا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔ ہر حال میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس سے اب ان کے لئے کوئی مفر نہیں۔

۵۷ وقیضنا لہم: یہ دوسرے شکوے کی تمہید ہے اور اس سورت کا مقصود ہی مقام ہے۔ سورہ مومن کے مرکزی دعوے پر جو اعتراض اور شبہ وارد ہوتا

تھا۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ شبہ یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ مصائب و ساجات میں اللہ کے سوا کسی کو امت پکارو، اس لئے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و مختار اور کار ساز نہیں۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اور غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کے نام نذر و منت مانے، تو وہ مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات پیرو مشد اور بزرگان دین اپنے عقیدت مندوں کو خواب میں ملتے ہیں یا کبھی بیداری ہی میں سامنے آجاتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تکلیف تمہیں اس لئے آئی کہ تم نے ہمیں پکارا نہیں یا ہماری نذر و نیاز میں تصور کیا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ پکارنے والے کے سامنے حاضر ہو کر اس کی مدد بھی کرتے ہیں تو اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ایسے ضدی اور معاند لوگ جن کے ضمیر مردہ ہو چکے ہوں اور ان کے دلوں پر مہر جباریت ثبت ہو چکی ہو۔ ان پر شیاطین مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو ہر ممکن طریقہ سے انہیں گمراہی میں آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور کفر و شرک اور ہر گناہ کو ان کی نظروں میں مزن اور خوب صورت بنا کر پیش کرتے ہیں وہ خود ہی مس شیطانی سے انسان کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ جب وہ غیر اللہ کو پکارتا ہے، تو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ کبھی بزرگان دین اور اولیاء کرام کی شکلوں میں متشکل ہو کر خواب میں یا بیداری میں سامنے آکر گمراہ کرتے ہیں۔ اور شرک کی تعمیر دیتے ہیں۔ سلطان علیہم قسناؤ بیزنیون عندہم المعاصی دھولاء القسناؤ من الجن والشیاطین ومن الانس ایضاً (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۲) احی بعثنا وکلنا لہم نظراً من الشیاطین حتی اضلوہم (معالم و خازن ج ۶ ص ۱۱۰) ولا یغرنک ان المستغیث بمخلوق قد تقضی حاجتہ و تنجہ طلبتہ، فان ذلک ابتلاء و فتنۃ

فمن اظلم ۲۲
۱۰۷
حم السجدة ۳۱

کنتم توعدون ﴿۳۰﴾ نحن اولیوکم فی الحیوۃ
تم سے وعدہ کیا تھا ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں

الدنیا و فی الآخرۃ ﴿۳۱﴾ و لکم فیہا ما نشئہی انفسکم
اور آخرت میں اور تمہارے لئے وہاں ہے جو چاہے جس تمہارا

و لکم فیہا ما تدعون ﴿۳۲﴾ نزلنا من غفور رحیم ﴿۳۱﴾
اور تمہارے لئے وہاں ہے جو کچھ مانگو ہمارے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے

و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عبدا
اور اس سے بہتر کس کی بات آئے جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا

صالحاً و قال اننی من المسلمین ﴿۳۳﴾ ولا تستوی
نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں اور برابر نہیں

الحسنۃ و لا السیئۃ ﴿۳۴﴾ ادفع بالیتی ہی احسن
نیکی حسنہ اور نہ بدی جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو

فاذ الذی بینک و بینہ عداوۃ کانتہ ولی
پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار ہے

حیم ﴿۳۵﴾ و ما یلقہا الا الذین صبروا و ما یلقہا
قرابت والاؤ اور یہ بات مٹی ہے ان ہی کو جو سہار رکھتے ہیں اور یہ بات مٹی ہے

الاذ و حظ عظیم ﴿۳۶﴾ و اما یزغ عنک من الشیطن
اسی کو جس کی بڑی قسمت ہے قات اور جو کبھی چوک لگے تجھ کو ہلکے شیطان کے

نزع فاستعد باللہ انہ هو السميع العلیم ﴿۳۷﴾
چوک لگانے سے تو پہناہ پکڑ اللہ کی بے شک وہی ہے سننے والا جانتے والا ہی

و من ایتہ الیل و النہار و الشمس و القمر لا
اور اس کی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن سورج اور چاند

منزل ۶

منہ عن رجل۔ وقد یتمثل الشیطان للمستغیث فی صورۃ الذی استغاث بہ۔ فیظن ان ذلک کرامۃ لمن استغاث بہ، ہیہات ہیہات

موضح قرآن و فرشتے اترتے ہیں جہنم کے دن جس دن ہر کسی کو اپنا فکر و غم ہوگا۔ یا مرنے کے وقت اترتے ہیں اور یہ کہتے ہیں وک برابر نہیں نیکی برائی کے نہ برائی برابر نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا برا معاملہ کرے تو اس کے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں۔ جیسے دوست اگر چہ دل میں نہ ہوں وک یعنی حوصلہ شاد چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے مچھلی کہیے یہ اقبال مندوں کو ملتا ہے وک یعنی کبھی بے اختیار غصہ چڑھ آوے تو یہ شیطان کا دخل ہے اور

انہاھو شیطان اصلہ و اغواہ و ذنی لہ ہواہ ، و ذلک کما یتکلم الشیطان فی الاصلنام لیلین عبد تھا الطغام روح ج ۶ ص ۱۲۹ یہی مضمون ایک دوسری جگہ اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہولہ قرینہ وانہم لیسیدونہم عن السبیل و یحسبون انہم مہتدونہ (سخوف ع ۴) شیخ شہاب الدین سہروردی عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ جب شیطان کسی کو گمراہ کر لیتا ہے تو اس کو ذکر میں مصروف کر کے اس کا دل بہلاتا ہے۔ تاکہ وہ مشرک پر متنبہ نہ ہو جائے۔ عارف رومی نے کہا ہے: ہر زبان نام حق، ہر جہان نشان، ہر گند و کفر و شرک ہر ایمان شان۔

فمن اظلم ۲۳ ۱۰۶۲ حم السجدة ۲۱

تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ رَايَاہُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾ فَاِنَّ

ان کو بنایا اگر تم اس کو پوجتے ہو پھر اگر

اَسْتَكْبَرُوا فَاِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يَسْبَحُونَ لَہٗ بِاللَّيْلِ

عزور کریں تیرے رب کے پاس ہیں پاکی بولتے رہتے ہیں اس کی رات

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْمُونَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنَّكَ تَرٰی

اور دن اور وہ نہیں تھکتے اور ایک اس کی نشانی یہ ہے کہ تیرے تو دیکھتا ہے

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَیْہَا الْمَآءَ اَھْتَزَّتْ

زمین کو دنی پڑی پھر جب اتارا ہم نے اس پر پانی تازگی ہوئی

وَرَبَّتْ اِنَّ الَّذِيْنَ اَحْبَاہَا لَمُسْحٰی السَّوْتِ اِنَّہٗ

اور ابھری ہے تنگ جس نے اس کو زندہ کیا وہ زندہ کرے گا مردوں کو وہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ یُلْحِدُونَ فِی

سب کچھ کر سکتا ہے جو لوگ ٹیڑھے پلتے ہیں

اٰیٰتِنَا لَا یَخْفُونَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُلْقِیْ فِی النَّارِ خَیْرٌ

ہماری باتوں میں وہ ہم سے پیچھے ہوئے نہیں بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ میں وہ بہتر

اَمْ مَنْ یَّآتِیْ اِمْنَا یَوْمَ الْقِیْمَةِ اَعْمَلُوْا مَا سِئَلْتُمْ

ایک جو آئے گا امن سے قیامت کے دن کئے جاؤ جو چاہو

اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ کَفَرُوا بِالذِّکْرِ

بے شک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے جو لوگ منکر ہوئے نصیحت سے

لَمَّا جَاءَہُمْ وَاِنَّہٗ لَکَتُبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ

جب آئی ان کے پاس اور وہ کتاب ہے نادر اس پر بھڑکتا کا دخل نہیں

منزل ۶

۳۷ ما بین ایدھیہہ : یہ کنا یہ ہے من کل جانب سے یعنی شیاطین، مشرکین کو ہر ممکن طریق سے گمراہ کرتے ہیں۔ اور انہیں شرک کی حمایت کا حیلہ بتاتے ہیں قالہ الشیخ مقدس سسہ یا اس سے ونیوی اور اخروی امور مراد ہیں یعنی شیاطین ان کو اتباع شہوات اور تکذیب آخرت پر آمادہ کرتے ہیں (منظہری) وحق علیہہ القول۔ فی بمعنی مع ہے۔ یا مضاف مقدر سے ای فی جملۃ اسم (مدارک، قوطبی) ان مشرکین کو پراور ان سے پہلے جن وانس میں سے جرائم کا فرہ گذر چکی ہیں۔ ان سب پر عذاب الہی کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے یہ لوگ دنیا میں بھی خائب و خاسر رہے کہ سب اعمال رائیگاں ہوئے اور آخرت میں بھی ناکام و نامراد ہوں گے کہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳۸ وقال الذین (الایہ) یہ دوسرا شکوی ہے اور سے سے علی سبیل الترتیب ہے اس میں کہا گیا تھا کہ وہ خود اعراض کرتے ہیں اور سنتے نہیں۔ یہاں فرمایا کہ یہ منکرین دوسرے لوگوں کو بھی قرآن سننے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو اسے مت سنو، بلکہ شور و غوغا مچا کر دو۔ تاکہ تم پڑھنے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غالب آجاؤ۔ اور وہ خود بھی پریشان ہو جائے۔ اور کوئی دوسرا بھی نہ سن سکے۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا خرافات اور بے ہودہ اعتراضات سے مقابلہ کرو تاکہ قرآن کی طرف لوگوں کے دل مائل نہ ہو سکیں اور تم غائب ہو جاؤ عارضوۃ بالخسافات و ارفعوا اصرا تمکد بہا تمشوشوۃ علی القاری (بیضاوی) قال ابو العالیۃ و ابن عباس ایضا قعوا فیہ وعبوہ لعلکم تغلبون محمد علی قرآن ۶۱ قہ فلا یظہروا ولا یستمیل القلوب (قوطبی ج ۱۵ ص ۳۵۶)

ما اذ قال الذی ۱۳
مشکوئی ثانی ۱۳
کا دوسرا شکوی ۱۴
سب کچھ کر سکتا ہے ۱۴
تیسری جگہ ۱۴

۳۸ فلنذیقنہن؛ شکوی ثانی کے بعد تخریف اخروی ہے۔ ہم کفار و مشرکین کو شدید ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور ان کے بدترین اعمال (کفر و شرک) کی ان کو سخت ترین سزا دی گے۔ ذلک مبتدا۔ مذکورہ بالا سخت ترین سزا کی طرف اشارہ ہے۔ جزاء النجۃ خیر اور النار، جنساء کا عطف بیان مدارک و منظہری، اللہ کے دشمنوں کی جزا یہی ہے۔ آگ، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اس جرم کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ۳۹ وقال الذین (الایہ) یہ آیت مشرک پیشواؤں، گمراہ کن پیروں اور ان کے متبعین کے حق میں ہے قیامت کے دن جب مشرکین جہنم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ تو غیظ و غضب سے کہیں گے: ہمارے پروردگار! ذرا ہمیں وہ شیاطین جن اور شیاطین انس (گمراہ کرنے والے

موخ قرآن و یعنی یہ کیا چیز ہیں اور ان کا غرور کیا چیز ہے۔

مشرك پشوا، تو دکھاوے جنہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکایا اور توحید سے ہٹا کر شرک کی راہ پر ڈالا، ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے روند ڈالیں اور مسل دیں اور اس طرح آج ان کو سر محشر ذلیل و رسوا کریں۔ یا مطلب یہ ہے کہ ان کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالیں تاکہ انہیں سب سے زیادہ سخت عذاب ہو (بصفا و می)۔
 سنہ ان الذین قالوا - تخويف منكرين کے بعد مومنین کے لئے بشارت اخرومی ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ربوبیت کا اعتراف کیا اور پھر اس پر قائم رہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا۔ اخلاص و احسان کے ساتھ اس کی اطاعت (اداء فرائض و اجتناب محرمات) پر گامزن رہے اور ترک اطاعت کیلئے

حلیے بہانے تلاش نہ کئے۔ عن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ انہ قال ثم استقاموا لم يشركوا بالله شيئا..... عن عمر رضی اللہ عنہ استقاموا و اللہ علی الطریقتہ لطاعتہ ثم لم يروغوا و غان الثعالب و قال عثمان رضی اللہ عنہ ثم اخلصوا العل للہ و قال علی رضی اللہ عنہ ثم ادوا الفرائض (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۸)۔
 اسلکہ تئنزل، قیامت کے دن اللہ کی طرف سے فرشتے انہیں خوشخبری سنائیں گے کہ آج تمہیں کوئی خوف اور غم نہیں۔ تمہیں وہ باغ بہشت مبارک ہو جس کا تمہیں دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔ سخن اولیاء کمرہ۔ یہ بھی فرشتوں کا کلام ہے۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے قرین اور ساتھی ہیں۔ دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہے اللہ کے حکم سے تمہاری نگہبانی کرتے رہے تمہیں نیک کاموں کی طرف مائل کرتے اور تمہارے اعمال کو نوٹ کرتے رہے۔ اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہونگے پطراط پر، میدان حشر میں اور جنت میں۔ جنت میں تمہیں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی تمہارے دل میں خواہش ہو اور جو منہ سے مانگو گے، فوراً حاضر ہوگا۔ یہ سب کچھ معاف کرنے والے مہربان خدا کی مہمانی ہوگی۔ بھلا پھر وہاں کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے؟ اللہ و من احسن یہ دوسری سفقوس کے ساتھ متعلق ہے۔ اس میں ترغیب و تمہیب اور طریق تبلیغ کا بیان ہے۔ جب آپ ان معاندین کو اللہ تعالیٰ کا حکمنامہ (قرآن) سنائیں گے۔ تو وہ شور مچا کریں گے۔ اور خرافات بھیں گے، تو آپ ان کی شرارتوں کا سختی سے جواب نہ دیں۔ بلکہ نرمی سے سمجھائیں۔ اور نہایت معقول اور سنجیدہ طرز اختیار کریں۔ تاکہ وہ کم از کم اس قرآن کو سن سکیں۔ ان معاندین کی بدبختی دیکھو کہ وہ دعوت توحید ایسے آسن و افضل قول کو ٹھکراتے

۱۰۷۳

۲۳ فسن اظلم

۴۱ حم السجدة

مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ

اگے سے اور نہ پیچھے سے آٹاری ہوئی ہے حکمتوں والے

حَمِيدٌ ۴۲ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَد قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۴۳

سب تعریفوں والے کی تجھے وہی کہتے ہیں شکہ جو کہہ چکے ہیں سب رسولوں سے

تجھ سے پہلے تیرے رب کے یہاں معاف بھی ہے اور سزا بھی ہے دردناک

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتِ آيَاتُ الْعَجِيبِ وَالْعَمْرِىُّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً ۴۴ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقُرْءَانٌ رُّدٌّ كَاوَدُّكَرِيحًا ۴۵ وَبَلَّغْنَاكَ الْاٰلٰتِ الْاٰتِ ۴۶

اور اگر ہم اس کو کہتے قرآن شکہ اور پری زبان تو کہتے اس کی باتیں کیوں نہ کھولیں گیں

اگر ہم اس کو کہتے قرآن شکہ اور پری زبان تو کہتے اس کی باتیں کیوں نہ کھولیں گیں

کیا اور پری زبان کی کتاب اور عملی لڑگ تو کہہ یہ ہم ایمان والوں کے لئے سوچ ہے اور

رودگ کا دور کر نیوالا اور جو یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجہ ہے اور

هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَٰئِكَ يَبْءَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۴۷

یہ قرآن ان کے حق میں اندھا ہے ان کو پکارتے ہیں دور کی جگہ سے

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَأَتَّهَمُ لَفِي شَكٍّ ۴۸

اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب شکہ پھر اس میں اختلاف پڑا اور نہ ہوتی ایک بات

جو پہلے نکل چکی تیرے رب کی طرف سے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور وہ ایسے دھوکے میں ہیں اس

مِنْهُ مُرِيبٌ ۴۹ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۵۰

قرآن سے جو چین نہیں لینے رہتا جس نے کی ہر بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے

کی بُرائی سو وہ بھی اسی پر اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے بندوں پر

منزل ۶

میں، جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جامع کمالات اور ناصح مشفق ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بھلا اس شخص سے بھی کسی کا قول بہتر اور اعلیٰ ہو سکتا ہے جو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دے رہا ہو، خود بھی اس کے مطابق عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نہایت سہی فرمانبردار بندہ ہو؟ استفہام انکار ہی ہے یعنی اس سے بہتر کوئی نہیں۔ ہو سوسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الی التوحید (مدارک ج ۴ ص ۷۲)۔ ولا تستوی الحسنة. مدارات اور درشتی، حسن اخلاق اور بد خلقی برابر نہیں ہیں۔ الحسنة المداراة والسيئة الغلظة (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۶۱) جو شخص درشتی، کج خوئی اور بد کلامی سے پیش آتا ہے، اس سے نرمی، خوش کلامی، حلم اور

موضع قرآن و یہ ان پر اندھا پائی یعنی یہ ان پر پوشیدہ ہے و بات وہی نکل چکی کہ فیصلہ ہے آخرت میں۔

اور اس کے سوا کوئی بھی ان امور پر حاوی نہیں ہے۔ ویوینا دیہہ: تیسری عقل و دلیل کے بعد تخیل اخروی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مشرکین سے پوچھے گا کہاں ہیں وہ جنہیں تم نے دنیا میں میرا شریک بنا رکھا تھا۔ جواب دیں گے۔ بارے الہا، ہم تو عرض کر چکے کہ اب ہم میں سے کوئی بھی ان کی الوہیت کا قائل نہیں رہا۔ اب جبکہ ہم نے اصل حقیقت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے، ہم ان سے بیزار ہو چکے ہیں اور صدق دل سے موحدين چکے ہیں۔ دنیا میں وہ جن کو کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے، قیامت کے دن سب فائب ہوں گے اور کوئی ان کے کام نہ آئے گا۔ اور مشرکین کو یقین ہو جائے گا کہ آج عذاب الہی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اسی ما منا احد الیوم

مَسَّهُ الشَّرْفُ ذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۵۱ قُلْ اَرَأَيْتُمْ اِنْ

اگر اس کو برائی تو دعائیں کرے چوڑی و تو کہہ بھلا دیکھو تو اسے اگر

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مِنْ اَضَلِّ مِمَّنْ هُوَ

یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تم نے اس کو نہ مانا پھر اس سے گمراہ زیادہ کون جو

فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۵۲ سَأَلِيَهُمْ اَيْتِنَانِي اِلَافَا قِ وَفِي

دور چلا جائے مخالف ہو کر اب ہم دکھلائیں گے ان کو اپنے نئے ۵۲ دنسپا میں اور خورد

اَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لِهَمَّانَ اَلْحَقُّ اَوْ لَمْ يَكْفِ

ان کی جانوں میں یہاں تک کہ کھل جائے ان پر کہ یہ سچ ہے یا کیا تیرا ۵۳

بِرَبِّكَ اِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۵۳ اَلَا اَتَمُّ فِي مَرِيضَةٍ

رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ ہونے کے لئے سنا ہے وہ ۵۳ دھوکے میں ہیں

مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۵۴

اپنے رب کی ملاقات سے سنا ہے وہ غمیر رہا ہے ہر چیز کو

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلَاثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّحَمْسٌ وَّكُوْنًا

۱۰ سورہ شوری مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تریپن آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

حَمًّا ۱ عَسَقٌ ۲ كَذٰلِكَ يُوحٰى اِلَيْكَ وَاِلٰى الَّذِیْنَ

اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور مجھ سے

مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۳ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

پہلوں کی طرف اللہ زبردست حکمتوں والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۴ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

اور زمین میں اور وہی ہے سب اوپر بڑا قریب ہے کہ

منزل

یشهد بان لك شریكاً وما منا الا من موحّد لك

(مدارك ج ۴ ص ۵۵) لا یسئما الانسان

یہ جو تھکا شکوئی ہے۔ انسان سے انسان کا فرما رہے

(مظہری) دعاء الخیر مصدر مفعول کی طرف مضاف ہے

(روح) مشرک اور کافر انسان اپنے خود ساختہ معبودوں

سے دنیوی نعمتیں مانگنے سے اکتا نہیں اور مسلسل مانگتا

ہی چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اس

کی مصیبت بدستور باقی رہتی ہے، تو اپنے معبودوں سے

مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ وہ کچھ نہیں

کر سکتے۔ اور ان کے اختیار میں کچھ نہیں۔ اس لئے معبودان

باطل سے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ سے لمبی چوڑی دعائیں کرنے

لگتا ہے قنوط من الصنم ذود دعاء اللہ تعالیٰ۔

(مدارك ج ۴ ص ۵۵) (مظہری ج ۸ ص ۳۰۵)۔

۵۱ وَلَوْ اَذْقَنَهُ بِعَمْرِ الْجِبَالِ کَمَفَاتٍ

وَأَسْمَعَهُ اِنْ كُنْتُمْ عَظَمَاءُ مَا تَدَّعٰی

وَدُّرُودًا تَدَّعٰی۔ تو وہ اللہ کا شکر کرنے کے بجائے کہتا

ہے کہ یہ نعمت تو مجھے ملنی ہی چاہیے تھی، کیونکہ میں اس

کا مستحق تھا۔ اور میں نے فلاں فلاں حیلہ اور تدبیر اختیار

کی۔ اس لیے مجھے یہ نعمت میسر ہوئی۔ میں نے فلاں معبود

ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نئے ۵۲ دنسپا میں اور خورد

یا آخرت میں میرے بزرگ اور میرے معبود میرے لیے سہراحت اور نعمت کا سامان ہم پہنچا دیں گے۔ قالہ اشیح رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فلننبئن الذین کفروا الخ نیکوے کے درمیان تخیل اخروی ہے۔ قیامت کے دن ہم ان مشرکین کو ان کے اعمال کی حقیقت سے آگاہ کریں گے۔ اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اصل حقیقت ان کے زعم باطل کے خلاف ہے اور وہ نعمت و کرامت کے نہیں، بلکہ ذلت اور اہانت کے مستحق ہیں۔ اور ہم انہیں ایسے سخت عذاب میں گرفتار کریں گے۔ جس سے ان کا چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن ہوگا۔ لنعلمنہم بحقیقۃ اعمالہم ولنصرنہم لبعس ما اعتقدوا فیہا یظہر لہم انہم مستحقون لاہانۃ لا الکرامۃ کما توہموا (روح ج ۴ ص ۳۰۵)

موضع قرآن و یسب بیان ہے انسان کے نقصان کا نہ سختی میں صبر ہے اور نہ نرمی میں شکر۔

شہ واذ انعمنا۔ یہ انسان کا فخر کا حال ہے۔ جب ہم اس کو دتیا میں انعام و راحت سے نوازتے ہیں تو شکر کرنے کے بجائے وہ حق سے اعراض کرتا اور تکبر و غرور سے اترتا ہے۔ لیکن اس حال پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ انعام و راحت کے بعد اگر اس پر کوئی مصیبت آجائے تو اس کی ساری شیخین دھری کی دھری رہ جاتی ہے، اور گڑ گڑا کر خدا سے دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: «واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا الیاء ربی اسر اسئل ع»، اور فاذا سحبا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین (عنکبوت ۶)، «لہ قل اسر ایتہم: الایہ۔ یہ آیت چاروں شکووں سے متعلق ہے اور جواب محذوف ہے۔ ای افلا یحسبکم ذلک یعنی یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہو لیکن تم اس کا انکار کرو، نہ خود اسے سنو نہ اوروں کو سننے دو، اور اگر کبھی سن ہی لو، تو اس سے متاثر ہونے اور اسے ماننے کے بجائے ازراہ عناد اس پر طعن ہی کرتے رہو اور اس میں شبہات نکالتے رہو اور معبودان باطلہ کی دعا اور پکار کو ترک نہ کرو، تو کیا یہ چیز تمہارے حق میں مضر نہ ہوگی؟ اس لیے تمہیں چاہیے کہ اعراض نہ کرو۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور شور نہ کرو اور طعن کرنے سے باز رہو اور غیر اللہ کی پکار چھوڑ دو اور دلائل و براہین کی روشنی میں چلو۔ من اصل یہ علیہ جملہ ہے یعنی اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو سخت عناد اور ضد میں ہو اور محض عناد و تعنت سے حق کا انکار کرے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ «لہ سنویہم الیتنا۔ یہ تخریف و نیروی ہے۔ ہم ان کو اپنے متصرف و مختار اور قادر مطلق ہونے کے دلائل و نشانات اطراف میں یعنی ام سابقہ کی تباہ شدہ بستیوں کے کھنڈرات میں یا زمین و آسمان اور ساری مخلوق کی تخلیق اور نظام کائنات کی تسبیح میں اور خود ان (کے والوں) کی اپنی جانوں میں دکھائیں گے۔ جس سے ان پر واضح ہو جائے گا کہ آیت وہ ممکنہ توحید برحق ہے۔ جب دنیا میں ان پر اللہ کا عذاب آئے گا اور ان کے مزعموہ کار سازان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعی اللہ کے سوا کوئی کار ساز اور دعا پکار کے لائق نہیں۔ فی الافاق یعنی خراب منازل الامم الخالیة (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۷۲) یعنی فی اقطار السموات والارض من الشمس والقمر والنجوم والنبات والاشجاس والاندھاس (مظہری ج ۸ ص ۳۰۵) و فی انفسہم یعنی یوم بدس (مظہری) قال قتادة فی الافاق یعنی وقائم اللہ فی الامم و فی انفسہم یوم بدس (معالم ج ۶ ص ۱۱۵) «لہ اولہ لیکن: یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لہذا مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔ بربک پر باور زائدہ ہے اور یہ لہم یکف کا فاعل ہے اور انہ فاعل سے بدل الاستعمال ہے۔ یعنی کیا ان کو گناہوں سے اور غیر اللہ کو پکارنے سے روکنے کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ تیرا پروردگار ہر چیز سے باخبر ہے اور انہیں ان کے تمام گناہوں کی سزا دے گا۔ نیز جب وہ ہر چیز سے باخبر ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور یہ صفت اس کے سوا کسی اور میں نہیں پائی جاتی تو کیا یہ حقیقت اس بات کے لیے کافی نہیں کہ اس کے سوا کسی اور کو مصائب میں مافوق الاسباب نہیں پکارنا چاہیے۔ لہم یکف الانسان سادع عن المعاصی انہ تعالیٰ مطلع علی کل شیء لا یخفی علیہ خافیة (بیضاوی) یا بربک میں باہم بمعنی فی ہے اور انہ الخ لہم یکف کا فاعل ہے اولہم یکف بربک امی فی توحید سربک کیا تیرے رب کی توحید اور اس کے لیے اخلاص عبادت و دعاء کے لیے یہ دلیل کافی نہیں کہ وہ ہر چیز سے باخبر ہے اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ استفہام انکار ہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا اس بات کے لیے کافی دلیل ہے کہ اس کے سوا کوئی کار ساز نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی دعا اور پکار کے لائق ہے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ «لہم الا انھم یہ چوتھی عقلی دلیل کے بعد تخریف اخروی ہے۔ یہ لوگ قیامت کے بارے میں شک و تردد اور نزاع و جدال میں پڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور کوئی چیز اس کے علم و قدرت سے باہر نہیں اور ان کے تمام اعمال پر بھی اس کا علم حاوی ہے اس لیے وہ ان کو ان کے تمام اعمال بد کی سزا دے گا۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

سورہ حم السجد میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

- ۱۔ قل انکم لتکفرون — تا — ذلک تقدیر العزیز العلیم (۲۷) نفی شرک فی التصرف۔
- ۲۔ وقیننا لہم قرناء — الایہ۔ (۳۷) شیاطین انسانوں کو بیداری میں اور خواب میں مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں۔
- ۳۔ ومن آیتہ الیل والنہار — تا — انہ علی کل شیء قدیر (۵۷) نفی شرک فی التصرف واثبات حشر و نشر۔
- ۴۔ الیہ یرد علم الساعة — تا — ولا تضرع الا بعلمہ (۶۷) نفی شرک فی العلم
- ۵۔ اولہم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید (۶۷) نفی شرک فی العلم

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورہ حم السجدہ

سورہ مؤمن میں مذکور ہوا کہ اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو مت پکارو۔ اس پر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے سے بعض اوقات انسان مصائب سے بچ جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات جن کو پکارا جائے وہ خواب یا بیداری میں مل کر مدد کرتے ہیں۔ تو سورہ حم السجدہ میں اس کا جواب دیا گیا۔ و قیضنا لہم قونفاً (الآیہ) جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ سب شیاطین کی کارستانی ہے جو مختلف شکلوں میں تمہارے ہر کارکن کو گمراہ کرتے ہیں۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مصیبت زدہ انسان دفع مصیبت کے لئے اپنے زندہ یا فوت شدہ پیرومرشد کو پکارتا ہے۔ تو شیاطین اس کی شکل میں تمہارے ہر کارکن سے آجاتے ہیں اور اسے مصیبت سے بچاتے ہیں۔ وہ آدمی سمجھتا ہے کہ سچ مچ اس کا پیر ظاہر ہو کر اس کی مدد کر گیا ہے۔ حالانکہ وہ شیطان تھا۔ اس کو مشرکانہ عقیدے میں نجات کرنے کے لئے اس کے پیر کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ وکثیرا ما یستغیث الرجل بشیخہ الحی واملیت، فیأنتونہ فی صورۃ ذلک الشیخ و قد یخلصونہ مما یکوہ، فلا یشک ان الشیخ نفسہ جاء..... ولا یعلم ان ذلک الذی تمثل انما هو الشیطان، لما اشرك بالله اضلته الشیاطین (الفرقان بین الحق والباطل ص ۶۶)

عمدۃ المفسرین علامہ سید محمود اوسمی فرماتے ہیں۔ وقد یتمثل الشیطان للمستغیث فی صورۃ الذی استغاث بہ۔ فیظن ان ذلک کرامۃ لمن استغاث بہ، ہیہات ہیہات انما هو شیطان اضلہ و اغواہ، و زین لہ ہواہ (س و ح المعانی ج ۶ ص ۱۲۹)

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اپنے شیخ کو غائبانہ پکارتا ہے تو شیطان اس کے کلام کو انسانی آواز اور لہجے میں اس کے پیر کے کانوں میں ڈالتا ہے جس سے اس کا پیر بھی دھوکہ کھا جاتا ہے کہ اس نے اتنی مسافت سے اپنے مرید کی بات سُن لی ہے اور جب پیر اس کی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی مصیبت ٹالنے کے لئے کوئی اشارہ کرتا ہے تو شیطان اس کے کلام کو اس کی آواز کے مماثل آواز میں مرید کے کانوں میں ڈال دیتا ہے جس سے وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس کے پیر و مرشد نے اس کی پکار سُن کر اس کی مدد کی ہے اور اس طرح دونوں پیر و مرشد اور مرید گمراہی میں پڑے رہتے ہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔ و تارة یكون التابعد قد نادى لشیخہ و هتف بہ یا سیدی فلان فینقل الجحی ذلک الکلام الی الشیخ بمثل صوت الالسی حتی یظن الشیخ انہ صوت الالسی بعینہ ثم ان الشیخ یقول نعم و یشیر ان اشارۃ ید نغم بہا ذلک المکروہ، فیأتی الجحی بمثل ذلک الصوت و الفعل یظن ذلک الشخص انہ شیخہ نفسہ و هو الذی اجابہ، و هو الذی فعل ذلک (الفرقان بین الحق والباطل ص ۶۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں بعض دفعہ بعض لوگوں کو صرف آواز سنانی دیتی ہے اور بعض اوقات آدمی بھی نظر آتا ہے جو خلاف شریعت بات کہتا ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی ولی اللہ تھا۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔ فمن ہؤلاء من یسمع خطابا و یرئی من یاخرہ بقضیۃ و یکون ذلک الخطاب من الشیطان و یکون ذلک الذی یخطبہ الشیطان و هو یحسب انہ من اولیاء اللہ من رجال الغیب (الفرقان ص ۵۲)

بعض اوقات شیطان انسانی شکل میں نمودار ہو کر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں بزرگ ہے مثلاً کہتا ہے میں خضر ہوں۔ یا الیاس ہوں یا شیخ عبدالقادر جیلانی ہوں وغیرہ وغیرہ، تو اس طرح لوگ دھوکے میں آکر سمجھتے ہیں کہ اولیاء اللہ زندہ ہیں۔ اور ہر جگہ موجود ہیں۔ قالوا ہذا ہوا الخضر و ہذا ہوا الیاس و ہذا ہوا ابو بکر و عمر و ہذا ہوا الشیخ عبدالقادر و الشیخ عدی و الشیخ احمد الوفاعی و غیر ذلک ظن ان الامر کذلک فہنا لم یغلط، لکن غلط عقلمہ حیث لم یعرف ان ہذا شیاطین تمثلت علی صورہؤلاء (الفرقان ص ۵۷)

اس سے معلوم ہوا کہ خوابوں، غیبی آوازوں اور اولیاء اللہ کی طرف منسوب اشکال و امثال سے جو غیر اللہ کی پکار پر استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ سراسر باطل ہے اور یہ سب شیطانی افعال ہیں جن کے ذریعے سے شیاطین انسانوں کو گمراہ کرتے اور ان کو شرک سکھاتے ہیں۔

سورۃ الشوری

سورۃ حم السجدہ میں یہ شبہہ دور کیا گیا کہ خواب میں یا بیداری میں بعض دفعہ بزرگوں کی زیارت ہو جاتی ہے تو انکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ ربطاً کو حاجات میں پکارنا اور انکی نذریں منیتیں ماننا جائز ہے، تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ سب شیاطین کی شرارت ہے وہ خواب میں یا بیداری میں بزرگوں کی شکلوں میں متشکل ہو کر سامنے آتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب سورۃ شوریٰ میں ایک دوسرے شبہے کا جواب دیا جائے گا۔ یعنی مشرکین کہتے ہیں کہ ہمیں کتب سابقہ میں ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت ہے، تو اس کا جواب دیا گیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کب طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ سب کچھ کرنیوالا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لئے حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ انبیاء علیہم السلام پر جو کتابیں نازل کی گئیں ان میں یہی مضمون تھا، لیکن اب اگر ان کتابوں میں اس کے خلاف کوئی چیز ملتی ہے جس سے شرک کی تائید ہوتی ہو، تو وہ خدا کی توحید اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے باغی علماء اور گمراہ کن پیشواؤں کی تحریف ہے اور انہوں نے خود ہی ایسے مشرکانہ مضامین لکھ کر ان کتابوں میں شامل کر دیئے ہیں، اس لئے بعد والے لوگ جو ان کی تحریفات کو دیکھ کر گمراہ ہوتے وہ معذور نہیں ہونگے۔

اس قسم کے تین شبہات کا جواب گذشتہ سورتوں میں گذر چکا ہے اول حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایسے کلمات ملتے ہیں جن میں غیر اللہ کو پکارنا لکھا ہے تو سورۃ بقرہ ع ۱۲ میں اسکا جواب دیا گیا وما کفر سلیمان و لکن الشیاطین کفر و (الآیۃ) کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف غیر اللہ کو پکارنے اور جادو کرینکی نسبت غلط ہے یہ شیاطین کی شرارت ہے کہ انہوں نے خود کتابیں تصنیف کر کے ان میں اپنی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حق میں ایسے کلمات منسوب کر دیئے۔ اسی طرح اولیاء کرام کی طرف بعد کے مفسد لوگوں نے گمراہ کن اور مشرکانہ باتیں منسوب کر دی ہیں جن سے وہ بزرگ بری ہیں۔ دوم۔ عیسائیوں نے کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود ہی ہمیں تعلیم دے گئے ہیں کہ حاجات میں مجھے پکارا کرنا۔ اس کا جواب سورۃ آل عمران (ع ۸) ما کان لبشر ان یتوبہ اللہ الکتب (الآیۃ) میں دیا گیا کہ یہ بھی عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان ہے، وہ تو اللہ کے پیغمبر تھے اور اللہ کے پیغمبر سے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ کی توحید کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے۔ سوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بائے میں انجیل اور قرآن میں جو کلمات ملتے ہیں مثلاً ابن اللہ (انجیل)، کلمۃ اللہ، روح اللہ (قرآن) ان سے شبہہ ہوتا ہے کہ ان کو اللہ کی بارگاہ میں ایسا قرب حاصل ہے کہ شاید ان کو نظام کائنات میں کچھ اختیارات بھی دیئے گئے ہوں۔ اسکا جواب سورۃ آل عمران (ع ۱) هو الذی انزل الکتاب منہ آیت محکمات هن ام الکتب و اخر متشبهتہ (الآیۃ) میں دیا گیا کہ یہ کلمات متشابہات میں سے ہیں اور دین و شریعت کے احکام کی بنیاد محکمات ہیں، نہ کہ متشابہات اور متشابہات کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان جوابات کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر گذر چکی ہے۔

ازالہ شبہہ اور اس کے بعد اس سے متعلق دونوں دعوؤں کے بائے میں آیات۔ پہلا دعویٰ تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی کی گئی تھی خلاصہ کہ عالم الغیب اور کار ساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لئے صرف اسی کو پکارو۔ دوسرا دعویٰ انبیاء علیہم السلام کی اس منفق علیہ تعلیم کے خلاف جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ باغی اور گمراہ علماء کا کارنامہ ہے۔ یہ تحریفات بعد کے لوگوں کے لئے قابل مذکر نہیں ہیں جس طرح گوسالہ سامری کا آواز نکالنا گوسالہ پرستوں کے لئے قابل معذرت نہیں تھا پھر دونوں دعوؤں کے متعلق آیات ہونگی اور درمیان میں دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان ہوگا آخر سورت میں تینوں دلائل عقلی، نقلی اور وحی

تفصیل

کذلک یوحی الیک — تا — وهو العلی العظیم (ع ۱) انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اس سائے جہان میں اللہ تعالیٰ ہی منصرف و مختار اور کار ساز ہے۔ تکاد السموت یتفطرن — تا — هو الغفور الرحیم (ع ۲) فرشتے بھی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اہل توحید کیلئے اللہ سے استغفار کرتے ہیں۔ والذین اتخذوا من دونہ (الآیۃ) مشرکین پر زجر مع تخویف ہے

و کذلک اوحینا الیک الخ ترغیب الی القرآن و بشارت بخولیف اخروی۔ ام اتخذوا من دونہ اولیاء الخ اعادۃ زجر۔ فاطر السموت والارض تا — انہ بکل شیء علیم (ع ۳) یہ لہما فی السموت و ما فی الارض سے متعلق ہے یعنی یہ مضامین بھی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب اور مالک و مختار ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں۔

شرع لکم من الدین — تا — ویہدی الیہ من ینیب (ع ۲) تمام انبیاء علیہم السلام کو ایک ہی دین کو قائم کرنے یعنی اللہ کی توحید کی تبلیغ کرنے اور غیر اللہ کی پکار سے روکنے کا حکم دیا گیا۔ تمام پیغمبر اللہ کی توحید پر متفق تھے۔ و ما تفرقوا الا من بعد الخ یہ اس سورت کے مرکزی

شہد کا جواب ہے۔ شبہ یہ ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے، تو پھر کتب سابقہ میں اس کے خلاف لکھا ہوا کیوں ملتا ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ بعد کے باغی پیشواؤں کی تحریف ہے، انہوں نے مسئلہ توحید کو سمجھنے اور جاننے کے بعد ضد و عناد کی وجہ سے توحید میں اختلاف ڈالا۔ ولولا كلمة سبقت الخ یہ ایک سوال کا جواب ہے۔ ان باغیوں اور سرکشوں پر عذاب کیوں نہیں آتا جو توحید کا انکار کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ اپنے وقت پر آئیگا۔ وان الذين اور ثوا الكتاب الخ ان گمراہ کن اور باغی علماء کے بعد جو لوگ آئے وہ انکی محرف کتابوں کو دیکھ کر توحید کے باسے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ فلذلك فادع - تا - واليه المصير ۵ یہ ماقبل پر چار امور متفرعہ ہیں۔ (۱) فلذلك فادع آپ اسی حکمنامہ کی دعوت دیتے رہیں (۲) واستقم كما امرت اسی پر قائم رہیں۔ (۳) ولا تتبع اهلوا هم ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ (۴) قل امننت الخ میرا اسی پر ایمان ہے جو خدا نے نازل فرمایا۔ باغیوں کی تحریفات کو نہیں مانو ننگا۔ وامرت لاعدل بینکم مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کرو۔ حاصل یہ ہے کہ وہ لوگ شکوک میں پڑے ہیں اور باغیوں کی تحریرات کو مانتے رہیں، لیکن آپ مسئلہ توحید کی دعوت کو جاری رکھیں اور اسی پر قائم رہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاجات میں پکاریں اور اسی کی تبلیغ کریں۔ اور اعلان کر دیں کہ میں اسی چیز کو مانوں گا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

والذين يحاجون في الله الخ باغی اور گمراہ علماء کی تحریفات کی پیروی کرتے ہوئے جن لوگوں نے اللہ کی توحید کو چھوڑا وہ اس باسے میں معذور نہیں ہیں، کیونکہ اول تو اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمادی ہے جو حق و باطل کے درمیان میزان ہے۔ دوم اس مسئلہ کو انبیاء علیہم السلام اور علماء حق تسلیم کر چکے ہیں اس لئے ان مشرکین کا عذر قابل قبول نہیں جیسا کہ گوسالہ سامری کا آواز نکالنا گوسالہ پرستوں کے لئے معذور ہونے کا سبب نہ بن سکا۔ وما يدريك لعل الساعة قريب - تا - لفي ضلل بعيد ۵ یہ مشرکین کے لئے تخولیف اخروی ہے۔

اللہ لطيف بعباده (الآية) یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کا ساز ہے، اس لئے غائبانہ اسی کو پکارو ومن كان يريد الخ (ع ۳) یہ ترغیب فی الآخرة و ترہید فی الدنيا ہے۔ ام لہم شرکاء الخ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے۔ خدا کی شریعت میں تو یہی تھا کہ صرف اللہ ہی کو پکارو، کیا تمہارے پیشواؤں اور معبودوں نے اسکی شریعت کے خلاف کوئی نئی شریعت بنالی ہے؟ ولولا كلمة الفصل - تا - وهو واقع بھم ط تخولیف اخروی ہے۔ والذين امنوا - تا ان الله غفور شكور ۵ یہ بشارت اخرویہ ہے اور درمیان میں قل لا اسئلكم الخ سے ترغیب ہے۔ ام يقولون افتری - (الآية) یہ شکوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور کتب سابقہ کے مطابق دعوت پیش کرتے ہیں، لیکن معاندین پھر بھی آپ کو مفتری کہتے ہیں۔ وهو الذي يقبل التوبة (الآية) یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی معاف کنندہ اور غیب داں ہے، اسی سے گناہ بخشواؤ اور اسی کو پکارو۔ وليستجيب الذين امنوا الخ بشارت اخرویہ والکفرون لهم عذاب شديد ۵ تخولیف اخروی ولولسط الله الرزق (الآية) یہ ایک سوال کا جواب ہے، وہ ایسا مہربان ہے تو سب کو فراخی سے رزق کیوں نہیں دیتا؟ اگر وہ سبکو فراخی سے رزق دیتا تو سب ہی اس کے احکام سے باغی ہو جاتے، اس لئے وہ اپنی حکمت سے ہر ایک کو ایک خاص انداز سے دیتا ہے۔ وهو الذي ينزل الغيث - تا - اذا ايشاء فتدير ۵ یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ کار ساز اور متصرف و مختار وہی ہے، اس لئے حاجات میں اسی کو پکارو یہ پہلے دعویٰ پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ وما اصابكم من مصيبة - تا - فمتاع الحياة الدنيا (ع ۴) یہ تخولیف دنیوی ہے۔ وما عند الله - تا - فاولئك ما عليهم من سبيل ۵ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ اور اس میں دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان بھی ہے۔ (۱) شرک نہ کرو۔ للذين امنوا وعلیٰ سببهم يتوکلون (۲) ظلم نہ کرو والذین یجتنبون الخ اور (۳) احسان کرو و اذا ما غضبوا هم یخفون۔ انما السبيل علی الذین یظلمون (الآية) یہ تخولیف اخروی ہے۔ ومن یضلل الله الخ (ع ۵) یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی جو شخص محض ضد و عناد کی وجہ سے باطل پرست علماء کی تحریفات کو مان کر گمراہ ہو گیا، اسے راہ راست پر کوئی نہیں لاسکتا۔ وتترى الظالمین - تا - فما له من سبيل یہ تخولیف اخروی ہے۔

استجيبوا للربکم - تا - وما لكم من نكير ۵ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے اور تخولیف اخروی بھی ہے۔ یعنی باغیوں اور گمراہوں کی تحریفات کی پیروی نہ کرو اور صرف اللہ ہی کو پکارو۔ فان اعرضوا الخ یہ زجر مع تسلیم ہے۔ اگر معاندین اعراض کرتے ہیں، تو آپ غمگین نہ ہوں آپکا کام سنانا اور سمجھانا ہے نہ کہ منوانا۔ وانا اذا اذقنا (الآية) یہ زجر ہے۔ لله ملك السموات - تا - انه عليم قدير ۵ یہ پہلے دعویٰ پر عقلی دلیل ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور اولاد دینا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس لئے حاجات میں اسی کو پکارو۔ وما كان لبشر الا الهیة (الآية) یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے اور شرع لکم من الدین کے ساتھ بھی اور دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور آپ کے ساتھ تین ہی طریقوں سے کلام کیا گیا۔ جو چیز اس وحی کے خلاف ہوگی وہ مفید اور گمراہ کن پیشواؤں کی ایجاد اور تحریف ہوگی۔ وكذلك اوحینا الیک الخ یہ دلیل وحی ہے۔ ان ہی تین طریقوں سے ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے اور انبیاء سابقین علیہم السلام کی طرح آپکو بھی توحید ہی کے لئے مبعوث کیا ہے۔ صراط الله الذي له ما فی السموات (الآية) یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے۔ وكذلك اوحی الیک۔ اس سورت میں جو مضمون توحید نازل کیا گیا ہے یہی مضمون ہم اس سورت پہلی سورتوں میں بھی طرف نازل کرتے رہے ہیں، اور یہی مضمون توحید گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی کرتے رہے ہیں۔ کلام مستأنف و اسرار لتحقیق ان مضمون

السورة موافق لما في تضاعيف الكتب المنزلة على سائر الرسل المتقدمين في الدعوة الى التوحيد والارشاد الى الحق (روح ج ۲۵ ص ۱۰) كذلك يعني اس کی مانند یہ تعبیر اس لئے اختیار کی گئی کہ عبارت وہ نہیں، البتہ مضمون وہی ہے۔ ای مثل ذلك الوحي (مدارك، جامع البيان) یوحی میں حال گذشتہ کو مضارع سے تعبیر کیا گیا تاکہ استمرار و دوام پر دلالت کرے۔ و ذکر المضارع للاستمرار و بیان العادة (جامع البيان ص ۴۱۴) کے لئے ما فی السنوت۔ اس سے پہلے قولہ مقدر ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی میں انھیں حکم دیا گیا کہ کہو، زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، سب اللہ کا ہے اور ساری کائنات میں وہی منتصرف و مختار ہے و هو

العلی العظیم وہ نہایت بلند اور بڑی شان والہ ہے کوئی اس پر جبر نہیں کر سکتا اور کوئی اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام نہیں کر سکتا۔ قال الشيخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا یہ استیناف ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت و حکمت کی تقریر و تبیین کیلئے۔ استیناف مقرر لعزتہ تعالیٰ و حکمتہ عزوجل (روح ج ۲۵ ص ۱۱) کے تکاد السنوت۔

(الآیت) اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور ہیبت و جلال کا بیان ہے۔ قریب ہے کہ اللہ کے خوف اور اسکی ہیبت و وحشیت سے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں ای یثشقن من عظمة الله و جلالہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۳) اسکی عظمت شان کا یہ عالم ہے کہ فرشتے بھی ہر قسم شرک سے اسکی تمیز و تقدیس میں مصروف ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر حمد و ثنا کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے، اسلئے کہ ہر نعمت اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے اور وہ سب

کا پروردگار ہے۔ جمد رہم میں بار برائے تلبس ہے (روح) اللہ کے فرشتے ایک طرف تو اللہ کی تسبیح و تحمید کر رہے ہیں اور دوسری طرف ان لوگوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں جنہوں نے شرک سے توبہ کی اور اللہ کی توحید کا راستہ (صراط مستقیم) اختیار کیا۔ من فی الارض سے مومنین مراد ہیں جیسا کہ سورہ مومن (ع ۱) میں گذر چکا ہے۔ فاغفر للذین تابوا و اتبعوا سبیلک

(الآیات) والذین اتخذوا (الآیات) یہ زجر مع تخولیف ہے جن لوگوں نے اللہ کے سوا کسی اور کارساز بنا رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و احوال کا نگران ہے اور ان کے تمام اعمال اس کے احاطہ علم میں ہیں، اس لئے وہ انھیں ان کے اعمال کی پوری پوری سزا دے گا۔ لیکن آپ ان کے زمدار نہیں ہیں، کیونکہ آپ تو انذار و تبلیغ کیلئے بھیجے گئے ہیں اور آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے و كذلك اوجینا

(الآیت) کا ف بیان کمال کے لئے ہے یعنی ہم نے یوں اس قدر واضح کر کے یہ مضمون (توحید) عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ مکہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو اس کے احکام سے خبردار کریں اور انکو قیامت کے دن سے ڈرائیں جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائیگا اور جسکی آمد میں کوئی شک نہیں۔ اس دن تمام انسان دو جماعتوں میں تقسیم ہوں گے ایک ایمان والوں کی جماعت یہ جنت میں جائیگی اور دوسری کفار و مشرکین کی جماعت یہ جہنم کا ایندھن ہوگی۔ یہ مشرکین اگر ایسا واضح قرآن

موضع قرآن آج نہیں جہاں کوئی فرشتہ سر نہیں رکھ رہا سجدے میں کڑا گاؤں فرمایا مکہ کو کرساکے عرب کا مجمع وہاں ہوتا ہے اور ساری دنیا میں گھر اللہ کا وہیں اس پاس اول عرب بعد اسکے فتح الرحمن و یعنی از ہیبت الہی ۱۲

يَنْفَطِرْنَ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

پہرے پڑیں گے آسمان اوپر سے اور فرشتے پاؤں ہوتے ہیں خوبیاں اپنے رب کی

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا إِنْ اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

اور گناہ بخشاتے ہیں زمین والوں کے سنا ہے وہی ہے معاف کرنے والا

الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ

مہربان و اور جنہوں نے پکڑے ہیں وہ اس کے سوائے رفیق اللہ کو

حَفِظُوا عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَلِكَ

وہ سب یاد ہیں اور تجھ پر نہیں ان کا زمرہ اور ہے اسی طرح

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ

اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈرنا لے بڑے گاؤں کو اور اس کے

حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي

اس پاس والوں کو اور خبرنا لے جمع ہونیکے دن کی اس میں دھوکہ نہیں ایک فریق

الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ

بہشت میں اور ایک فرقہ آگ میں و اور ہے اگر چاہتا اللہ تو سب لوگوں کو

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِي ۝

ایک ہی فریقہ و لیکن وہ داخل کرتا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت میں

وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمْ اتَّخَذُوا

اور گنہگار جو ہیں ان کا کوئی نہیں رفیق اور نہ مددگار کیا ہے انھوں نے

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۚ قَالَ اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى

پکڑتے ہیں اس سے درے کام بنا بیولے سو اللہ جو ہے وہ ہی ہے کام بنا پھولا اور وہی جلا تہے مردوں کو

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ

اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے اور جس سے بات میں جھگڑا کرتے ہو تم لوگ کوئی چیز

از جبر مع تخولیف

اعلاہ ذہب ۱۱

ع ۲

الشیخ

بھی نہیں مانتے، تو جنہم کے لئے تیار رہیں گے۔ ولو شاء الله (آیت) اللہ تعالیٰ قادر و متصرف ہے، اگر وہ چاہتا تو تمام بنی آدم کو جبراً توحید پر قائم کر دیتا اور اس طرح ساری انسانیت ایک ہی امت ہوتی، لیکن جبری ایمان مطلوب نہیں، اس طرح جزا ۶ و سزا کی حکمت فوت ہو جاتی ہے اور امتحان و ابتلاء کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے جسکی خاطر انسان کو پیدا فرمایا۔ الذی خلق السموت و الارض لیبلوکم ایکم احسن عملاً (ملک ۱۶) اور سورہ مائدہ (ع ۷) میں ارشاد ہے ولو شاء الله ليجعلکم امتاً واحداً و لکن لیبلوکم فی ما اتکم (الآیت) و لکن یدخل الخیر فی امتحان و ابتلاء کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی انسان کو اختیاراً

فَحِکْمَةٌ إِلَى اللَّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّنِي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ

اس کا فیصلہ ہے اللہ کے حوالے وہ اللہ ہے رب میرا اسی پر ہے مجھ کو بھروسہ اور اسی کی طرف

أُنِيبُ ۱۱ قَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ

پیری رجوع ہے بنانا کرنے والا آسمانوں کا تلہ اور زمین کا بنا دینے تمہارے واسطے

أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذُرُّوكُمْ

تم ہی میں سے جوڑے اور چوپایوں میں سے جوڑے بھرتا ہے تم کو اسی

فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۱۲ لَهُ

طرح نہیں ہے اسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہے سنے والا دیکھنے والا اسی کے پاس ہے

مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کھیلوں آسمانوں اور زمین کی تلہ پھیلا دیتا ہے رزق جس کے واسطے

يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۳ شَرَعَ لَكُمْ

چاہے اور ماپ کر دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے راہ ڈال دی تمہارے لئے

مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا

دین میں تلہ وہی جس کا حکم کیا تھا نوح کو اور جس کا حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور

وَصَيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا

جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو

الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا

دین کو اور اختلاف نہ ڈالو اس میں بھاری ہے شرک کرنے والوں کو وہ چیز

تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف سے جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے

إِلَيْهِ مِنْ يَنْبَبُ ۱۴ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ

اپنی طرف اسکو جو رجوع فرماتے اور جنہوں نے اختلاف ڈالا سو سمجھ آچکنے کے بعد تلہ

متعلق بہ لہما فی السموت و ما فی الارض ۱۲

۱۱ ایضا

۱۲ اعادۃ دعویٰ

۱۳ تکرار دعویٰ

۱۴ جواب شایعہ دعویٰ ثانیہ ۱۲

دیدیا اور دونوں راستے اس پر واضح کر دیئے گئے۔ اب وہ دونوں راستوں میں جو بھی اختیار کرے گا، اسی کے مطابق اسکا انجام ہوگا۔ اگر صراط مستقیم کو اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا، کیونکہ ایسے لوگوں ہی کو وہ اپنی رحمت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اور جو کفر و شرک اختیار کرے گا ایسے ظالم اور بے انصاف اس کے غضب کے مستحق ہوں گے اور انکا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا جو ان کو اللہ کے غضب سے بچا سکے۔ ۱۱ اتخذوا من دونہ اولیاء۔ یہ زجر کا اعادہ ہے۔ کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور لوگوں کو کارساز اور مددگار بنا رکھا ہے، تاکہ آڑے وقت میں ان کے کام آئیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا یار و مددگار اور سب کا کارساز ہے، اسکی شان یہ ہے کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور ہر چیز اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ صفات اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار اور کارساز نہ سمجھو یعنی ان من یکن بہذا الصفتہ فهو الحقیق بان یتخذ ولیا ومن لایکن بہذا الصفتہ فلیس بولی (خازن ج ۶ ص ۱۱۷) ۱۲ وما اختلفتم فیہ (الآیت) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی حکایت ہے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا جن شرائع میں تمہارے درمیان اور مشرکین اور اہل کتاب کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے اور اس میں اسی کا حکم قطعی ہے وہی اللہ میرا مالک و کارساز ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے میں ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ سچا دین دین اسلام ہے جو توحید کی تعلیم دیتا ہے، نہ کہ دین مشرکین۔ اسی طرح شریعت سازی اللہ کا کام ہے۔

اجبار و رہبان کو اللہ کی شریعت میں ترمیم و اضافہ اور تحریف و تبدیل کا کوئی اختیار نہیں۔ اسی ما خالفکم فیہ الکفار من اهل کتاب و المشرکین من امر الدین، فقلوا لهم حکمہ الی اللہ لا الیکم وقد حکم ان الدین هو الاسلام لا غیرہ، و امور الشرائع انما تتلقی من بیان اللہ (قرطبی ج ۱ ص ۷۷) ۱۳ قاطر السموت و الارض۔ یہ لہما فی السموت و ما فی الارض ہی سے متعلق ہے۔ گویا مضمون کے اعتبار سے یہ سب یوحی کا مفعول ہے۔ یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ کارساز اور عالم الغیب ہونے میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فطرۃ زمین و آسمان

موضح قرآن و اصل دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے اس کو قائم کرنے کے طریق ہر وقت میں اللہ نے جدا پھیرا دیئے ہیں فتح الرحمن در ایضی بحق حاصل انت کہ انبیاء علیہم السلام در اصول دین متفق اند و اختلاف شرائع در فروع است و بس ۱۲۔

میں وہی تعلق رکھا ہے جو مادہ اور نر میں ہوتا ہے۔ جس طرح اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ان دونوں کے خواص کے ملاپ سے یہ ساری نعمتیں اور برکتیں رونما ہوئیں، اسی طرح اس نے انسانوں کی جنس ہی سے ان کی بیویاں پیدا کیں جیسا کہ سورہ نساء (ع ۱) میں ہے الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہما زوجہا ای من جنسہا اور سورہ نخل (ع ۱۰) میں فرمایا واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً (الآیۃ) ای من جنس انفسکم۔ (جعل لکم من انفسکم) خلق لکم من جنسکم (مدارک ج ۴ ص ۷۷) اور اس نے چوپایوں کے بھی جوڑے (نر و مادہ) پیدا کئے۔ یذکر و کف فیہ۔ ضمیر غائب المجعل کی طرف راجع ہے جو جعل سے مفہوم ہے فکانہما قال یخلقکم ویکثرکم فی المجعل (قرطبی ج ۶ ص ۸) یعنی جوڑوں کی صورت میں وہ تمہیں نسل بعد نسل پھیلا رہا ہے۔ لیس کہ مثلہ شئی وہ اپنی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں اور تدبیر عالم میں بیگانہ، بے مثل اور بے نظیر ہے، کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں، کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ والذی یعتقد فی ہذا الباب ان اللہ جل اسمہ فی عظمتہ وکبریائہ و ملکوتہ وحسنی اسمائہ وعلی صفاتہ لایشبہ شیئاً من مخلوقاتہ ولا یشبہ بہ (قرطبی ج ۶ ص ۸) لہذا مقالید السنن (الآیۃ) یہ بھی لہما فی السنن الخ سے متعلق ہے۔ جس طرح ساری کائنات کا خالق اور مالک وہی ہے، اسی طرح زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیوں کا مالک بھی وہی ہے۔ تمام خزانہ رحمت و رزق اسی کے ہاتھ میں ہیں، تندرستی، دولت، اولاد، عزت وغیرہ اور ان کے افساد سب اسی کے قبضہ و اختیار میں ہیں، وہ جسے چاہتا ہے فراخی سے روزی دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔ وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے، اس لئے جو کچھ بھی کرتا ہے اپنے علم و حکمت کے تقاضے کے مطابق کرتا ہے۔ ابتداء سورت سے یہاں تک واضح ہو گیا کہ سارے عالم میں اللہ تعالیٰ ہی متصرف و مختار ہے اور وہی غیب داں ہے، کوئی چیز اس کے علم و قدرت سے باہر نہیں اور ان صفات میں کوئی جن و بشر، کوئی ملک و مرسل اس کا شریک نہیں۔ اس سے واضح ہو گیا کہ جب وہی کار ساز اور عالم الغیب ہے، تو حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارنا چاہئے۔

۱۲ شریع لکم من الدین (الآیۃ) تمہارے لئے ہم نے وہی دین مقرر کیا ہے جس کو قائم کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا، اور جس کا آپ کو وحی کے ذریعے سے حکم دیا ہے اور جسے قائم کرنے کا ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا تھا۔ ہم نے ان تمام اولو العزم پیغمبروں کو حکم دیا تھا کہ اس دین (دین توحید) کو قائم کرو اور اس میں اختلاف نہ کرو۔ دین کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی توحید اور تمام ضروریات دین پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ ای دین الاسلام الذی ہو توحید اللہ تعالیٰ و طاعنتہ والایمان بکتبہ ورسولہ و بیوم الجزاء و سائر ما یکون العبد بہ مؤمناً (روح ج ۲۵ ص ۲۱) فیہ ای فی التوحید یعنی توحید جو تمام انبیاء علیہم السلام کا دین تھا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ولاتکونوا من المشرکین ومن الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا (روم ع ۴) ما تداعوہم الیہ یعنی توحید کو مانو اور شرک کو چھوڑ دو ای من التوحید و سرفض الاوثان (غازن ج ۶ ص ۱۱۹) مشرکین پر یہ بات نہایت گراں گذرتی ہے جب انھیں توحید کی دعوت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی کار ساز اور غیب داں نہیں، اس لئے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے دین اور توحید کے لئے چن لیتا ہے اور اسے قبول حق کی توفیق دیدیتا ہے اور چنتا کس کو ہے اور قبول ہدایت کی توفیق کس کو دیتا ہے جو اخلاص اور صدق نیت سے اسکی طرف رجوع کرے اور انصاف سے راہ حق کی تلاش کرے، ضد اور عناد سے دور رہے۔ حاصل یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اس کیساتھ شرک نہ کرو یہ تمام نبیوں کا دین ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي الیہ انہ لا اله الا انا فاعبدون (انبیاء ع ۲)

۱۳ وما تفرقوا۔ یہ ایک شبہ کا جواب ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اور مسئلہ توحید سب کا اجماعی دین تھا، تو جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے، ان میں مسئلہ توحید کے خلاف مضامین کیوں پاتے جاتے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا کہ بے شک تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے اور یہی مسئلہ ان کی طرف وحی کیا گیا، لیکن بعد میں دنیا پرست، باغی اور گمراہ کن علماء اور پیشواؤں نے حق کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر کتب سابقہ میں تحریف کر ڈالی اور ان میں توحید کے خلاف عبارتیں اپنی طرف سے درج کر دیں اور یہ سب کچھ انہوں نے محض ضد و عناد کی وجہ سے کیا ہے۔ اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ توحید میں اختلاف کس نے ڈالا؟ مشرک پیشواؤں اور گمراہ کن اور زبرد پرست علماء نے۔ دوم اختلاف کب ڈالا؟ جب ان کے پاس علم آ گیا اور ان کو حق معلوم ہو گیا، گویا یہ اختلاف انہوں نے جان بوجھ کر ڈالا ہے، کسی غلط فہمی کی بنا پر نہیں ڈالا۔ سوم۔ اختلاف کیوں ڈالا؟ محض ضد و عناد اور سرکشی کی وجہ سے۔ ولولا کلمۃ سبقت۔ یہ اس شبہ کا جواب ہے کہ پھر ان معاندین پر فوراً عذاب کیوں نہ آیا؟ فرمایا:۔ عذاب کے لئے ایک وقت مقرر تھا (قیامت کا دن یا اواخر حیات) اگر وقت معین نہ ہوتا تو اسی وقت ہی ان کا قصہ تمام کر دیا جاتا۔ اجل مسمیٰ ہو یوم القیامۃ او اخر اعمارہم المقدمۃ (بیضاوی) وان الذین اورثوا الكتاب الخ ان محرف اور گمراہ کن پیشواؤں سے وہ کتابیں جب بعد میں آنے والے لوگوں کو ملیں، تو وہ بھی ان محرف اور تبدیل شدہ کتابوں کو پڑھ کر مسئلہ توحید کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ آگے چارہ امور مذکور ہیں جو ماقبل پر متفرع ہیں۔

۱۴ فلذلك فادع۔ یہ پہلا امر متفرع ہے یہ اصل میں فادع لذلك، لذلك فادع۔ پہلے جملے سے ادع حذف کر دیا گیا اور دوسرے سے لذلك کو تا کر تکرا مع اختصار ہو جائے فلذلك فلیضجولکی ترکیب بھی یہی ہے۔ نقلہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ عن الرضی۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت ایک ہی تھی، لیکن باغیوں نے اس میں ضد و عناد سے اختلاف ڈال دیا ہے، تو آپ اسی دین توحید کی دعوت دیتے رہتے جسے تمام انبیاء علیہم السلام کو تاکید کی گئی واستقم كما امرت یہ دوسرا امر متفرع ہے اور جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ اسی طرح دعوت پر قائم رہیں ولا تتبع اھواءھم یتیسرا امر متفرع ہے اور ان گمراہ کن پیشواؤں اور شرک کے رہنماؤں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں۔ ای الی ما وصی اللہ تعالیٰ بہ الانبیاء

العلم بغیابینہم ولو لا کلمۃ سبقت من ربک الی

اپس کی ضد سے اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو نکلی ہے تیرے رب سے ایک

اجل مسمیٰ لقصی بینہم وان الذین اورثوا الکتب

مقررہ وعدہ تک تو فیصلہ ہو جاتا انہیں اور جن کو علی ہے کتاب

من بعدہم لفی شک منہ مریب ۱۳ فلذلك فادع و

ان کے پیچھے وہ البتہ اس کے دھوکے میں ہیں و سو تو اسی طرف بلا سٹل اور

استقم كما امرت ولا تتبع اھواءھم و قل

قائم رہ جیسا کہ فرما دیا ہے مجھ کو اور مت چل ان کی خواہشوں پر اور کہہ

امنت بما انزل اللہ من کتب و امرت لاعدال

میں یقین لایا قل ہر کتاب پر جو اتاری اللہ نے اور مجھ کو حکم ہے کہ انصاف کروں

بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا وکم اعمالکم

تہا ہے بیچ میں اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا ہم کو ملیں گے ہمارے کام اور تمکو تمہارے کام

لا حجة بیننا و بینکم اللہ یجمع بیننا و الی المصیر ۱۵

کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو اور اسی کی طرف پھر جائے گی

والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ

اور جو لوگ جھگڑا دالتے ہیں اللہ کی بات میں جب لوگ اسکو مان گئے و ان کا

حجتہم و احضرت عند ربہم و علیہم غضب و لہم

جھگڑا باطل ہے ان کے رب کے یہاں اور ان پر غصہ ہے اور انکو

عذاب شدید ۱۱ اللہ الذی انزل الکتب بالحق

سخت عذاب ہے اللہ وہی ہے جس نے اتاری کتاب سچے دین پر

والمیزان و ما یدریک لعل الساعة قریب ۱۶

اور ترازو بھی اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید وہ لعل گھڑی پاس ہو

منزل ۶

من التوحید (معالم و فزان ج ۶ ص ۱۱۹) ۱۵

امنت یہ چوتھا امر متفرع ہے اور آپ فرمایا میں

تو صرف اسی کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ نے نازل

فرمائی ہے، ان باغیوں اور گمراہی پھیلانے والوں کی

تحریرات اور تحریفات کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ و

امرت لاعدال بینکم یہ پانچویں امر متفرع میں

داخل ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تبلیغ توحید اور

فصل احکام میں تمہارے درمیان برابری کروں یہ مسئلہ

سب کو سناؤں اور کسی کی طرفداری نہ کروں۔ فی تبلیغ

الشرائع و المحکم بین المتخاصمین (مظہری ج ۸ ص

۳۱۴) اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مالک و کار ساز ہے اور تمہارا

بھی ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں اور تم اپنے اعمال

کے ذمہ دار ہو۔ ہمارے اعمال خیر کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں

اور تمہارے اعمال شرک کا ہمیں کوئی نقصان نہیں سکا

دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں۔

یعنی شرک سے پاک ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے

لئے ہیں یعنی تمہارے اعمال ہر امر شرک کا نہیں۔ رہا یہ

کہ تم تمہیں اسلام اور توحید کی دعوت کیوں دیتے ہیں

تو محض تمہاری خیر خواہی کے لئے لا حجة بیننا و

بینکم اس لئے خصومت اور جھگڑے کی کوئی وجہ

یہ پہلا امر متفرع ۱۲
دوسرا امر متفرع ۱۱
تیسرا امر متفرع ۱۰
چوتھا امر متفرع ۹

۱۵ آپ سوال کا جواب
۱۱ غدر قبول نہ ہونے
۱۲ پہلی دلیل
۱۳ غدر قبول نہ ہونے
۱۴ دوسری دلیل
۱۶ شکیبائی آخری

توجیہ نہیں ہو سکتی۔ ای لا احتجاج ولا خصومة لان الحق قد ظهر، فلم یبق للاحتجاج حاجة ولا للمخالفة محمل سوی المکابرة والعناد (روح ج ۲۵ ص ۲۵) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کریگا اور ہر محشر محق و مبطل کے درمیان آخری اور قطعی فیصلہ فرما سیگا۔ فریق فی

موضع قرآن و یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل دیتے اور پیچھے والے مختلف معنے دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ معنی اس طرح یا اس طرح یہ اختلاف برائے جن معنوں میں خلافت نکلتا ہو اور کئی طرح معنے کئے جن میں خلافت نہیں نکلتا اسکا منع نہیں و پہلی کتاب والوں سے اس طرح کلام کرنا چاہیے و یہ ان کتاب والوں کو کہا جو سمجھے لوگوں کو بہکتے ہیں شبہ ڈال کر و ترازو فرمایا دین حق کو جس میں بات پوری ہو کم زیاد

فتح الرحمن و یعنی روز قیامت ۱۲۔ و یعنی جمعی در اسلام داخل شدند ۱۲۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا

جلدی کرتے ہیں اس گھڑی کی وہ لوگ کہ یقین نہیں رکھتے اس پر اور جو یقین رکھتے ہیں

مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ إِلَّا الَّذِينَ

ان کو اس کا ڈر ہے اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے سنا ہے جو لوگ

بِمَارُونِ فِي السَّاعَةِ لِنِي ضَلِيلٍ بَعِيدٍ ۱۸ اللَّهُ لَطِيفٌ

جھگڑتے ہیں اس گھڑی کے آنے میں وہ بہک کر ڈور جا پڑے اللہ نرمی رکھتا ہے

بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۱۹

اپنے بندوں کو روزی دیتا ہے جس کو چاہے اور وہی ہے زور آور زبردست

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کے لئے کیستی زیادہ کریں ہم اس کو واسطے اس کی کھیتی اور جو

كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا أَوْ مَالًا فِي الْآخِرَةِ

کوئی چاہتا ہو دنیا کی کھیتی اس کو دیں ہم کچھ اس سے اور اس کے لئے نہیں آخرت

مِنْ تَصِيْبٍ ۲۰ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ

ہیں کچھ حصہ کیا ان کے لئے اور شریک ہیں کہ راہ ڈالی ہے انہوں ان کے واسطے دین کی

مَا لَمْ يَأْذَنَ بِهِ اللَّهُ وَكَانَ كَلِمَةً الْفَصْلِ لِقَضَىٰ بَيْنَهُمْ

کے جس کا حکم نہیں دیا اللہ نے اور اگر مقرر ہو چکی ہوتی ایک بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہوتا

وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۲۱ تَرَىٰ الظَّالِمِينَ

انہیں اور بیشک جو گنہگار ہیں ان کو عذاب ہے دردناک تو دیکھو گنہگاروں کو

مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاَقْعُرِّبَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا

کڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ پڑ کر رہے گا ان پر اور جو لوگ یقین لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتٍ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

اور بھلے کام کئے باغوں میں ہیں جنت کے ان کیلئے ہے جو وہ چاہیں

منزل ۶

تہ و فریق فی السیرۃ والذین یحجون۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ جب بعد کے لوگوں نے پہلے لوگوں کی تحریرات کو پڑھا اور گمراہ ہو گئے، تو کہ وہ اس معاملے میں معذور نہیں ہوں گے۔ فرمایا وہ معذور نہیں ہیں، ان کا یہ عذر اللہ کے نزدیک ساقط اور مردود ہے، فی اللہ ای فی توحید اللہ ان کا یہ عذر قبول نہ ہونے کی دو دلیلیں بیان کی گئی ہیں۔ دلیل اول من بعد ما استجیب لہم اس مسئلے کو تو علماء اہل کتاب بھی مان چکے ہیں، مراد وہ علماء ہیں جو اسلام لائے تھے تو علماء ثقافت کا اسے مان لینا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے، تو ان لوگوں نے ان باغیوں اور گمراہوں کی بات کیوں مانی، ان علماء ثقافت کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلے؟ جب ان کے حق پر علماء مان چکے تو انکا انکار محض مکابرہ ہے۔ من بعد ما استجیب لہم اهل الكتاب بان اقرؤ ابنونہ واستفتخوا بہ (بیضاوی) ایسے لوگوں پر جو ایسی حجت واضحہ کے باوجود نہیں مانتے، اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت ترین عذاب تیار ہے

تائید (۱) اولہم لیکن لہم ایما ان یعلمہ علموا بنی اسرائیل (شعراء ع ۱۱)۔ (۲) الذین آتینہم الکتب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ (بقرہ ع ۱۲) دلیل ثانی اللہ الذی نزل الخ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی عظیم الشان کتاب نازل فرما دی ہے جس میں حق (مسئلہ توحید اور دیگر فرقوں پر دین) کو خوب واضح اور روشن کر کے بیان کر دیا گیا ہے اور ایک ایسی شریعت نازل فرما دی ہے، جو حق و باطل، عدل و انصاف اور تمام حقوق کیلئے ترازو ہے، تو ان لوگوں نے اس کتاب کی طرف

کیوں توجہ نہ کی اور اس میں غور و فکر کر کے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کر نیکی کوشش کیوں نہ کی؟ اس لئے ان کا عذر قابل قبول نہیں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کا یہ شبہ اور عذر قبول نہ ہوا کہ گوسالہ سامری آواز کرتا تھا چنانچہ ارشاد فرمایا المریروا انہ لایکلمہم ولا یہدیہم سبیلا اتخذوا وکانوا ظالمین (اعراف ۱۸۵) اسی طرح آج بھی اگر کوئی عبارت یا روایت مسئلہ توحید کے خلاف مل جائے توجہ نہ نہیں ہوگی اور گوسالہ سامری کی آواز سے زیادہ اسکی حیثیت نہیں ہوگی کہ وہ مایید مرید۔ یہ تحریف اخروی ہے۔ قیامت سر پر کھڑی ہے اس لئے آپ اللہ کی کتاب پر عمل کریں، اپنی دعوت پیش کرنے میں مصروف رہیں، نہ ماننے والوں کے لئے آخرت کا

عذاب تیار ہے۔ يستعجل بها الخ جو لوگ قیامت کے آنے پر ایمان نہیں رکھتے وہ ازراہ تمسخر واستہزاء کہتے ہیں قیامت کب آئیگی وہ جلدی کیوں نہیں آئی؟ لیکن ایمان والے قیامت کا نام سن کر کانپ اٹھتے ہیں کیونکہ وہ قیامت کے آنے پر اور اس کی ہولناکی پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو لوگ قیامت کے بائے میں جھگڑتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے وہ ہدایت اور راہ راست سے بہت ہی دور ہیں۔ یہاں تک دو دعوے بیان ہوئے۔ اول تام انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالیٰ یہی وحی فرماتا رہا کہ کار ساز اور غیب دان صرف اللہ ہی ہے، حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ دوم مسئلہ توحید

موضع قرآن کا جسکو چاہے جتنی چاہے دنیا کے واسطے جو محنت کرے موقع قسمت کے ملے پھر اس محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں ہے یعنی فیصلے کا وعدہ اپنے وقت پر۔

۱۲ متعلق عیسیٰ اور ۱۳ متعلق عیسیٰ اور ۱۴ متعلق عیسیٰ اور ۱۵ متعلق عیسیٰ اور ۱۶ متعلق عیسیٰ اور ۱۷ متعلق عیسیٰ اور ۱۸ متعلق عیسیٰ اور ۱۹ متعلق عیسیٰ اور ۲۰ متعلق عیسیٰ اور ۲۱ متعلق عیسیٰ اور ۲۲ متعلق عیسیٰ اور

کے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دنیا پرست اور گمراہ پیشواؤں نے محض ضد و عناد کی وجہ سے لکھا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے حجت نہیں۔ اب اس کے بعد آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ بطور تنویر انہی دو دعوؤں سے متعلق ہیں ۱۸ اللہ لطیف (الآیۃ) یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے اور اسکی تائید ہے۔ القوی القادر علی کل شیء، العزیز ای لا یغالب ولا یدفع قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے حسب حکمت کسی کو زیادہ اور کسی کو کم رزق دیتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر اور سب پر غالب ہے۔ لہذا سب کچھ کرنے والا اور کار ساز وہی ہے، اس لئے حاجات میں صرف

الشوریٰ ۴۲

۱۰۸۶

الیسیر ۲۵

عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِي

اپنے رب کے پاس یہی ہے بڑی بزرگی یہ ہے جو

يَكْتَسِرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندوں کو جو کرتے ہیں بھلے کام

قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

تو کہہ میں مانگا نہیں تم سے اس پر کچھ بدلہ مگر دوستی چاہیے قربت میں دلا

وَمَنْ يَّقْتِرِفْ حَسَنَةً نّٰزِدْ لَهُ فِيْهَا حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ

اور جو کوئی کلمے کا نیکی سے ہم اس کو بڑھا دیتے اسکی خوبی بے شک اللہ

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلٰى اللّٰهِ كِذْبًا

مافیہ کہنوالا حق ماننے والا ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ باندھا اللہ پر جھوٹ

فَاِنْ يَشِءِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْ اللّٰهُ الْبَاطِلُ وَا

سو اگر اللہ چاہے مہر کرے تیرے دل پر اور مٹا دے اللہ جھوٹ کلمہ کو اور

يَحِقُّ الْحَقُّ بِكَلِمَةٍ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَا

اور ثابت کرتا ہے حق کو اپنی باتوں سے اس کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے و اور

هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنْ

وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے

السَّيِّئٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

برائیوں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا سنتا ہے ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَا

دلوں کی جو بھلے کام کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے اور

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَاَلَوْ سَطَّ اللّٰهُ الرِّزْقَ

جو مگر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر پھیلا دے اللہ رزق

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

اسی کو پکارو ۱۹ من کان یرید (الآیۃ) اس میں آخرت کی ترغیب اور دنیا سے تنفیہ و تزیہید ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اور اس کیلئے نیک کام کرتا ہے، تو ہم اس کے ثواب میں ضافہ کرتے ہیں، اور ایک نیکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گنا اور اس سے بھی زیادہ ثواب دیتے ہیں اور جو لوگ دنیا چاہتے ہیں اور آخرت سے انھیں کوئی واسطہ نہیں انھیں دنیا ہی میں سے حقوڑا سا حصہ دے دیتے ہیں لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا، وہاں جہنم کی آگ کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہیں آئیگا تائید: من کان یرید العاجلة عجلنا له فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا له جہنم (بنی اسرائیل ۲۶) ام لہم شرکاء۔ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی شریعت تو یہی بھتی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو، تو کیا ان کے گمراہ پیشواؤں نے اللہ کی شریعت کے خلاف کوئی ایسی شریعت ان کے لئے بنا دی ہے اور ان کو غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت دی ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ حاصل یہ ہے کہ شریعت حق وہی ہے جو اللہ نے تم رسولوں کے پاس بھیجی اس کے خلاف کسی کو اپنی طرف سے اختراع و ایجاد کی اجازت نہیں۔ ولولا کلمة الفصل۔ تا۔ وهو واقع بہم یہ بخولیف اخروی ہے کلمة الفصل یعنی عذاب کے لئے اجل معین اگر ان کے عذاب کے لئے وقت معین نہ ہوتا، تو کبھی کا ان کا قصہ پاک کیا جا چکا ہوتا۔ ایسے ظالموں کیلئے جو خدا کی شریعت کے مقابلے میں احکام وضع کرتے ہیں اور جو ان پر عمل کرتے ہیں، نہایت ہی دردناک عذاب تیار ہے۔ قیامت کے دن تو ان مشرکین کو دیکھے گا کہ وہ اپنے کرتوتوں کی سزا سے خائف اور لرزاں ہوں گے، لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور انکے اعمال کی سزا ان کو مل کر رہے گی ۲۵ والذین امنوا۔ تا۔ وعملوا الصلحت ۲۶ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن وہ جنت کے باغوں میں خوش و خرم ہوں گے، جنت میں وہ جو چاہیں گے، انھیں پروردگار کی طرف سے ملیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا فضل و احسان ہے کہ حدیبیان سے باہر ہے۔ یہ ہے اس کا فضل و احسان اور

منزل ۶

موضع قرآن یعنی قرآن پہنچانے پر نیک نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو یعنی اللہ اپنے اوپر کیوں جھوٹ بولنے لے دل کو بند کرنے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور چاہے تو کفر مٹا دے بن بھیجے مگر وہ اپنی باتوں کو دین ثابت کرتا ہے اسو طہنی پر کلام بھیجتا ہے یعنی نبی پیغام پہنچاتا ہے اور بندوں کو سب معاملہ اپنے رب سے ہے۔ فتح الرحمن وایمن صلہ رحمی گنید وایذا نرسائید ۱۲۔

موضع قرآن یعنی قرآن پہنچانے پر نیک نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو یعنی اللہ اپنے اوپر کیوں جھوٹ بولنے لے دل کو بند کرنے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور چاہے تو کفر مٹا دے بن بھیجے مگر وہ اپنی باتوں کو دین ثابت کرتا ہے اسو طہنی پر کلام بھیجتا ہے یعنی نبی پیغام پہنچاتا ہے اور بندوں کو سب معاملہ اپنے رب سے ہے۔ فتح الرحمن وایمن صلہ رحمی گنید وایذا نرسائید ۱۲۔

النعام واکرام جسکی وہ اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے، جو اسکی توحید پر اور تمام اعتقادیات پر ایمان لائیں اور اس کے شرائع و احکام کی پیروی کریں **۲۲** قل لا اسئلكم۔ یہ تصدیق رسالت اور اعمال صالحہ کی ترغیب ہے۔ القربی سے قرابت مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم میری قرابت اور رشتہ داری کا لحاظ کرو اور صلہ رحمی کے طور پر میری تصدیق کرو یا کم از کم مجھے اذیت نہ پہنچاؤ اور میرے کام میں روڑے نہ اٹکاو۔ لا اسئلكم علی هذا البلاغ والنصم لکم ما لا تعطونیه واما اطلب منکم ان تکفوا شکرکم عنی وتذرونی ابلغ رسالاتی ما بی ان لکم تنصرونی فلا تؤذونی بما بیئنی و بینکم من السقر ابۃ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۱۲) عن ابن عباس یعنی ان تحفظونی لقرابتی وتودونی وتصلوا رحمی (منظہری ج ۸ ص ۳۱۴) ان تودونی فی قرابتی منکم، ای تراعو ما بیئنی و بینکم فتصدقونی (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۱) جہود مفسرین نے یہی معنی اختیار کیا ہے۔ یا القربی مصدر ہے بمعنی القربۃ یعنی تقرب جیسا کہ الذلفی اور الزلفۃ ہے اور استثناء منقطع ہے یعنی میں تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت اور تنخواہ نہیں مانگتا، میرا تم سے مطالبہ صرف یہ ہے کہ تم دین حق کو قبول کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے شوق و محبت سے اسکی اطاعت کرو۔ یہ قول ابن عباس، حسن بصری، قتادہ اور دوسرے مفسرین سے منقول ہے۔ الا ان توادوا اللہ وتسقروا الیہ بطاعته (غازن ج ۶ ص ۱۲۲، قرطبی ج ۱۶ ص ۲۲) یا مطلب یہ ہے کہ میں تمہیں توحید کی تبلیغ کوئی اجر یا چندہ مانگنے کیلئے نہیں کرتا۔ بلکہ اس قرابت اور رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے جس کی وجہ سے تمام بنی آدم ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں، تمہیں تبلیغ کرتا ہوں تاکہ تم ہلاکت سے بچ جاؤ۔ تاہم۔ و ذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت (النعام ۸) قالہ الشیخ قدس سرہ بعض لوگوں نے القربی سے ذوی القربی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار اور اہل قرابت (اہل بیت) مراد لئے ہیں، لیکن یہ قول مرجوح ہے اقول اس لئے کہ کسی صحابی سے منقول نہیں اور مذکورہ بالا پہلے دونوں معنی امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باسناد صحیحہ ثابت ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تبلیغ رسالت پر اپنے کنبے اور اہل بیت کی محبت کی اجرت مانگنا شان رسالت کے شایان نہیں۔ اور اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کنبہ پروری اور قرابت نوازی کا الزام آتا ہے۔ علامہ آلوسی نے یہ آخری مفہوم نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ وقد ذهب الجہود الی المعنی الاول وقیل فی هذا المعنی انه لا یناسب شأن النبوة لما فیہ من التہمة فان اکثر طلبۃ الدنیا یفعلون شیئا ویسألون علیہ ما ینسب لہم وقرابا تہم (روح ج ۲۵ ص ۳۳) **۲۳** ومن یقرئ (الآیۃ) آیت کے اس حصے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ القربی سے اعمال صالحہ اور حسنات مراد ہیں جن سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص رضائے الہی کے لئے نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ فرما کر اس کو چار چاند لگا دیتا ہے کیونکہ وہ خطا کاروں کی خطا میں معاف کر نیوالا اور نیکیوں کا قدر شناس ہے **۲۴** ام یقولون۔ یہ شکوی ہے مشرکین ازراہ عناد و مکابرہ الزام لگاتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا پر افتراء کرتا ہے یعنی اس کا یہ کہنا کہ خدا نے مجھے اس بات کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز نہیں اور اس کے سوا کسی کو حاجات میں غائبانہ منت پکارو یہ خدا پر افتراء ہے۔ فان یشأ اللہ الخ یہ جواب شکوی ہے اور آپ کے مفسرین ہونے کا رد ہے۔ اللہ پر افتراء وہی کر سکتا ہے جس کے دل پر مہر ثبت ہو یعنی وہ نور بصیرت اور معرفت الہیہ سے بے بہرہ ہو اور آپ نے جو دعوت پیش کی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں اور اس کے سوا کسی کو منت پکارو، یہ سراسر عقل کے مطابق اور انبیاء سابقین کی تعلیمات کے عین موافق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا اور آپ افتراء کرتے تو آپ کی زبان سے ایسی باتیں ہرگز نہ نکلتیں جو عقل و نقل کے عین مطابق ہوں اور جن سے توحید کے بائیسے میں مشرکین کے شبہات و کتب سابقہ سے غیر اللہ کی پکار کا جواز معلوم ہوتا ہے) زائل ہوتے ہوں۔ جملہ معترضہ اور سادات استبعاد اللافتراء عن مثله بالاشعار علی انہ لا یجتزی علیہ الا من کان محتوما علی قلبہ جاہلا برہہ، فاما من کان ذا بصیرۃ ومعرفۃ برہہ فلا، وکانہ قال ان یشأ اللہ خذ لانا یختر علی قلبک لتجتزی بالافتراء علیہ (منظہری ج ۳ ص ۳۲۱) **۲۵** ویسئلم اللہ الباطل۔ یہ استیناف ہے اور جزا پر معطوف نہیں، اصل میں یخو کھا کتابت میں و اوسا قط ہے جیسا کہ ویدع الانسان میں ساقط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت پیش کی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ یہ افتراء نہیں، بلکہ سراسر احق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے سے شرک کو اور توحید پر کئے گئے شبہات کو (مثلاً یہ کہ ہمیں پہلے لوگوں کی تحریروں سے غیر اللہ کی پکار کا جواز ملتا ہے) مٹاتا اور توحید کو ثابت اور واضح کرتا ہے اور وہ دل کی باتوں کو بھی خوب جانتا ہے، توحید کے بائیسے میں مشرکین کے وہ شبہات جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہیں، قرآن میں ان کا بھی ازالہ کر دیا گیا ہے **۲۶** وهو الذی یقبل۔ یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ وہ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ان کی توبہ قبول فرماتا اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کے تمام اعمال و افعال کو جانتا ہے۔ وہی کارساز اور غیب داں ہے، اس لئے حاجات میں اسی کو پکارنا چاہیے۔ ویستجیب الذین امنوا الخ۔ یہ بشارت دنیویہ و اخرویہ ہے۔ ایمان والے اللہ تعالیٰ سے جب دعا مانگتے ہیں، تو وہ انکی دعائیں قبول فرماتا اور محض اپنے فضل و احسان سے ان کے سوال و استحقاق سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ ای ویجیب اللہ تعالیٰ الذین امنوا اذا دعوا وحاصلہ یجیب دعاء ہم۔ (ویزید ہم) علی ما سألوا واستحقوا (من، فضلہ) الواسع جل شانہ (روح ج ۲۵ ص ۳) والکفرون لہم عذاب شدیدہ یہ تحریف آخری ہے اور کفار و مشرکین کیلئے سخت ترین عذاب تیار ہے **۲۷** ولوبسط اللہ۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے جب اللہ تعالیٰ اس قدر مہربان ہے کہ بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کو روزی بھی دیتا ہے، لیکن سب کی روزی فراخ اور وسیع کیوں نہیں کرتا، فرمایا اگر وہ سب کو وسعت اور فراخی سے دولت دیدے تو سب ہی حد و بندگی کو پھاند کر اللہ کے باغی ہو جائیں اور کبر و غرور میں

مست ہو کر شر و فساد پھیلاویں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ سے ہر شخص کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے، وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے، اسے معلوم ہے کہ کون کس مقدار کا مستحق ہے۔ بقدر موصوف مایشاء صفت، اور صلہ میں ضمیر عائد محذوف ہے اسی یشاء اللہ و هو الذی یُنزل۔ یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے اور توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے جب لوگ بارش سے ناامید ہو جاتے ہیں اور انہیں خشک سالی کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ ہی بارانِ رحمت نازل فرما کر اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے۔ وہی تمام صفات الوہیت کا مالک اور وہی سب کا کارساز ہے۔ ومن آیتہ الخ

الشوریٰ ۴۲

۱۰۸۸

الیہ ۲۵

لِعِبَادِهِ لَبِغْوَانِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا

اپنے بندوں کو تو دھوم اٹھا دیں ملک میں لیکن آتا ہے ماپ کر جتنی

يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الَّذِي

چاہتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے دیکھتا ہے اور وہی ہے جو

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَ

آتا ہے مینہ کے بعد اس کے کہ اس توڑ پھوٹ اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت اور

هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۱۸﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَ

وہی ہے کامیاب اور اسب تعریفوں کے لائق اور ایک اسکی نشانی ہے بنانا آسمانوں کا اور

الْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ وَهُوَ عَلَىٰ جُنُودِهِمْ

زمین کا اور جس قدر بکھرے ہیں ان میں جانور اور وہ جب چاہے ان سب

إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿۱۹﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا

کو اکٹھا کر سکتا ہے اور جو پڑے تم پر اللہ کوئی سختی سو وہ بدلا

كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿۲۰﴾ وَمَا أَنْتُمْ

ہے اسکا جو کمایا تہلکے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے بہت سے گناہ اور تم

بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ

تھکا دینے والے نہیں بھال کر زمین میں اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا ہے

وَلِيِّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

کام بنانے والا اور نہ مددگار اور ایک اسکی نشانی ہے کہ جہاز چلتے ہیں وہاں

كَأَلَعَلَّامٍ ﴿۲۲﴾ إِنَّ يَتَشَاءُ يَسْكِنُ الرِّيحَ فَيَظْلِكُن رَوَاكِدَ

جیسے پہاڑ جیسے اگر چاہے مقام سے ہوا کو پھر وہیں سے دن بھرے ہوتے

عَلَىٰ ظَهْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۲۳﴾

اسکی پیٹھ پر مقرر اس بات میں پتے ہیں ہر قائم رہنے والے کو جو احسان مانے

اسکی وحدانیت اور قدرت کاملہ کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور زمین

کی اور جب چاہے سب کو اکٹھا بھی کر سکتا ہے اور جس طرح اس نے سب کو پہلی بار پیدا کر لیا اسی طرح وہ موت

کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ فیہما ان دونوں میں حالانکہ جس جاندار مخلوق پر لفظ دابہ

صادق آتا ہے وہ صرف زمین پر ہے۔ جو چیز دونوں میں سے ایک پر ہو اس پر یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ چیز ان

میں ہے جیسا کہ فرمایا یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان حالانکہ موتی اور مونگار دونوں نہیں نکلتے بلکہ صرف موتی

شور سے نکلتا ہے۔ اور اسکی تائید سورہ بقرہ (۲۰۶) کی آیت سے ہوتی ہے اس میں ہے وبت فیہما

من کل دابة وما فی احد الشیئین یصدق انہ فیہما فی الجملة، فالایة علی اسلوب (یخرج

منہما اللؤلؤ والمرجان) وذلك لقوله تعالیٰ فی البقرة (وبت فیہما من کل دابة)۔ (روح ج

۲۵ ص ۳۹) وما اصابکم۔ تا۔ فمتاع الحیوة الدنیا۔ یہ تخیلیت دنیوی ہے۔ مصیبت سے مراد

مشرکین کے لئے عذاب دنیوی سے جو ان کے عناد و تعنت اور مشرکانہ اعمال کی نزا ہے اور مؤمن کے لئے

وہ تکلیفیں مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلا رہا بطور کفارہ گناہ اس پر آتی ہیں۔ یہ مضمون قرآن مجید کی متعدد

آیتوں میں مذکور ہے۔ (۱) ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیدیقہم بعض الذی عملوا العلم یرجعون ۵ (روم ۵۶) (۲) ما اصاب

من مصیبة الا باذن اللہ (تغابن ۲) (۳) وما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم (۴) (۴) اولما اصابتکم مصیبة قد اصبتکم مثلہا

ما متفق بہو اولیٰ، توحید پر پہلی عقلی دلیل

توحید دنیوی

۱۲

منزل ۶

(آل عمران ۱۷۷)۔ (۵) وما اصابتکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ کے لئے تکالیف مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلاء ان پر آتی ہیں۔ لیکن وہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا اور ان کی سزا دنیا میں نہیں دیتا وہ ان گناہوں سے کہیں زیادہ ہیں جنکی سزا دنیا میں مل گئی۔ وما انتم بمعجزین۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو مصائب و آفات سے عاجز و درماندہ نہیں کر سکتے اور جب اسکی طرف سے مصائب آجائیں، تو اس کے سوا کوئی تمہارا حمایتی اور مددگار نہیں جو تمہیں ان مصائب سے نجات دلا سکے۔ (۱) ومن آیتہ الجوار۔ یہ بظاہر تو

موضح قرآن فیہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے گنہگار ہوں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے انکو کچھ اور واسطے ہوگا اور سختی دنیا کی بھی لگی اور قبر کی اور آخرت کی

أَوْ يُوقِنُ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۗ وَيَعْلَمَ

یا تباہ کرے انکو بسبب ان کی کمائی کے اور معاف بھی کرے بہتوں کو اور تاکہ جان لیویں

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ حِصْبٍ ۚ فَمَا

وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں ہماری قدرتوں میں کہ نہیں ان کے لئے بھانگے کی جگہ سوجو کچھ

أَوْ تَنْتَهِمُ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَا عِنْدَ

ہا ہے تم کو کوئی چیز ہو سو وہ برت لینا ہے دنیا کی زندگی میں اور جو کچھ اللہ کے

اللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رِزْقِهِمْ يُتَوَكَّلُونَ ۗ

بہاں ہے بہتر ہے تم اور باقی بننے والا واسطے ایمان والوں کے جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں

وَالَّذِينَ يَحْتَنِبُونَ كِبِيرًا إِتِمُوا الْفَوَاحِشَ وَإِذَا

اور جو لوگ کہ پھرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے اور جب

مَا غَضِبُوا لَهُمْ يَغْفِرُونَ ۗ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ

غصہ آئے تو وہ معاف کر دیتے ہیں اور جنہوں نے اللہ سے حکم مانا اپنے رب کا

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا

اور قائم کیا نماز کو اور کام کرتے ہیں مشورہ سے آپس کے اور کہا

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۗ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ

دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ جب ان پر ہووے چیز حلالی

هُمْ يَتَصَرَّوْنَ ۗ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۗ

تو وہ بدلا دیتے ہیں اور جزا کا بدلہ ہے تہ برائی ویسی ہی

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

پھر جو کوئی معاف کرے اور صبح کرے سو اس کا ثواب ہے اللہ کے ذمے بیگناہ کو پسند نہیں آئے

الظَّالِمِينَ ۗ وَلَمَنْ آتَاكَ بَعْضُ ظَلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا

گنہگار اور جو کوئی بدلا لے اپنے لئے مظلوم ہوئے بعد سوان پر بھی نہیں

منزل ۶

اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کے دلائل ہیں، لیکن اس میں تخویف دنیوی کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ پہاڑوں کی مانند بلند بحری جہاز اور بادبانی کشتیاں جو سمندروں اور دریاؤں میں چلتی ہیں، اللہ کی قدرت کاملہ کی واضح دلیل ہے ان پشائیکن الريح۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور کشتیاں دریا کی سطح پر کھڑی رہیں۔ ہر وہ شخص جو مصائب پر صابر ہو اور خوشحالی میں شکر گزار ہو، اس کیلئے اس میں اللہ کی قدرت و عظمت کے واضح دلائل ہیں ان المؤمنین لا یخلو من ان یكون فی السراء والضراء، فان کان فی الضراء کان من الصابرين وان کان فی السراء کان من

الشاكرين (کبیر) او یوقن انہ یسکن پر معطوف ہے (روح) یا اگر چاہے تو تند و تیز طوفان سے انکی کشتیوں کو الٹ کر ان کو غرق کر دے اور اس طرح انکو ان کے گناہوں کا مزہ چکھائے اور بہت سوں کو معاف کر دے اور ان کو غرق سے بچالے یعنی یوقن پر معطوف ہے اور بوجہ جزم و اوساقت ہے یا یوقن کا معطوف علیہ محذوف ہے یعصفهن یا یرسلها عاصفة (روح) اس طرح یہ علفتمہا بتنا و ملو باسما د کے قبیل سے ہو گا لیکن یظلمن پر معطوف نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہلاکت کا تعلق سکون ریح سے نہیں ہو سکتا۔ ویعلمنہ یہ معطوف علیہ مقدر پر معطوف ہے۔ ای لیتنقم منہم یا لیظہر عظیم قدرتہ (روح) تاکہ وہ مجرموں سے انتقام لے یا اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر کرے اور ہماری آیتوں میں جدال کرنیوالوں اور توحید میں اختلاف ڈالنے والوں کو یعنی ان باغیوں کو جنہوں نے توحید کے خلاف لکھا ہے اور انکو جنہوں نے باغیوں کی سخریوں کو پڑھ کر غیر اللہ کو پکارنا شروع کر دیا یقین ہو جائے کہ عذاب الہی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ فنا او تیسیم الخ تخویف دنیوی کے بعد فرمایا کہ تم اس دنیا کی چند روزہ زندگی پر مغرور نہ رہو یہ آخرت کے مقابلے میں بیچ سے آد ایمان قبول کرو اللہ کے حکمنامے کو مان لو تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ ۳۱ وما عند اللہ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے اور یہاں ان تین امور کا بیان بھی ہے جو عذاب خداوندی سے بچاتے ہیں (۱) مشرک نہ کرو۔ (۲) ظلم نہ کرو۔ اور (۳) احسان کرو۔ اللہ کی توحید پر ایمان لانے والوں، مشرک نہ کرنیوالوں اور ہر معاملے میں اپنے خدا پر بھروسہ کرنیوالوں کے لئے اللہ کے یہاں جو اجر و ثواب اور انعام و عطاء محفوظ ہے وہ دنیوی ساز و سامان سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ اس میں عذاب سے بچنے کیلئے امر اول کا بیان ہے۔ والذین یحبتون الخ ان کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ کبائر اور فواحش سے اجتناب کرتے ہیں۔ ظلم بھی کبیرہ گناہ ہے اور ان کی تیسری صفت یہ ہے کہ جب ان کو غصہ آجائے تو احسان کرتے اور درگزر کرتے ہیں ۳۱ والذین استجابوا اس میں دوسرے عنوان سے امور ثلاثہ کا اعادہ کیا گیا ہے برائے تاکید۔ اپنے رب کا حکمنامہ قبول کرتے ہیں اور مشرک نہیں کرتے۔ نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے موضع قرآن و جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اسوقت عاجز رہ جاویں و مشورت سے کام لے کر اپنی دین کا ہوا دنیا کا و یعنی کافروں سے جہاد کرتے ہیں۔ فتح الرحمن و مترجم گوید یعنی اگر برضعیفی ظالم تعدی کند بزرگان قبیلہ متفق شدند و انتقام کشند و اللہ اعلم ۱۲۔

۱۔ نبات اخرویہ
۲۔ اعادہ امور ثلاثہ
۳۔ قانون انتقام کا ذکر ۱۲
۴۔ تفسیر مضمون آیت سابعہ ۱۲

فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۝۳۶ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ

اس کے لئے کہیں نہیں راہ مانو اپنے رب کا حکم اس سے پہلے کہ

يَأْتِيَكُمْ يَوْمًا لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَا

آئے وہ دن جس کو پھرنا نہیں اللہ کے یہاں سے نہیں ملے گا تم کو بچاؤ

يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ تَكْوِيلٍ ۝۳۷ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

اس دن اور نہ ملے گا الوہ ہو جاتا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝۳۸ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ وَإِنَّا

تجھ کو نہیں بھیجا ہمیں ان پر نگہبان تیرا ذمہ تو بس یہی ہے پہنچا دینا اور تم

إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرَحَّبَهَا ۝۳۹ وَإِنْ تَضَاهَىٰ

جب چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے رحمت اس پر کھولا نہیں سہلا اور اگر پہنچتی ہے

سَبِيلُهُ بِمَا قَدَّمَتْ آيَاتِهِمْ ۝۴۰ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ۝۴۱

بھیجے برائی بدلے میں اپنی کمائی کے تو انسان بڑا ناشکر ہے

لِلَّهِ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝۴۲ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۝۴۳ يَهْبِ

اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اسے پیدا کرتا ہے جو چاہے بختا ہے

لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَائِرٌ بِكَ يَا وَيْلَتَا لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ ۝۴۴ أَوْ

جس کو چاہے بیٹیاں اور بختا ہے جس کو چاہے بیٹے یا

يُزَوِّجُهُمْ ذَكَرًا وَإِنَاثًا ۝۴۵ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۝۴۶

ان کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ

لَإِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝۴۷ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ

وہ ہے سب کچھ جانتا کر سکتا اور نہ کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ

إِلَّا وَحِيًّا أَوْ مِنْ وَرَائِهِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا

مگر اشارے سے یا پردہ کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا

منزل ۶

جہنم میں ڈالے جائیں گے اور دائمی عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے سن لو، بیشک مشرکین دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے ۳۶ ﴿۳۶﴾ وما كان لهما (اللہ) قیامت کے دن جب مشرکین عذاب جہنم میں گرفتار ہوں گے تو اس وقت کوئی انکا حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا جو اللہ کے عذاب سے بچاسکے۔ دنیا میں جن کو کارساز سمجھ کر پکارتے تھے وہاں ان میں سے کوئی بھی کام نہ آئیگا اور جس کو اللہ تعالیٰ اس کے عناد و تعنت کی وجہ سے اور مہر جباریت کی وجہ سے گمراہ کرے اور توفیق ہدایت سے محروم کر دے تو دنیا میں راہ راست پر آنے کی اور آخرت میں جنت تک پہنچنے کی اس کیلئے کوئی سبیل نہیں۔ کوئی اس کا حمایتی اور مددگار اس سے یہ شقاوت دور نہیں کر سکتا

من سبیل ای وصول الی الحق فی الدنیا و الجنة فی العقبے (معالم وغازن ج ۶ ص ۱۲۸) ۳۶ استجیبوا لربکم۔ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے اور نثر ہے اور تخولیف اخروی بھی ہے یعنی جب باغیوں کی تحریریں حجت نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے احکام کو قبول کرو اور صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو اور مگر انہوں کی تحریفات کے پیچھے نہ جاؤ اجیبوہ بالتوحید والعبادۃ (جلالین) قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے جسکی آمد کوئی روک نہیں سکتا۔ اور وہ لامحالہ آکر رہیگا۔ مراد قیامت کا دن ہے یا موت کا دن۔ ای لا یقدر احد علی دفعہ وهو یوم القیامۃ وقیل هو یوم الموت (غازن ج ۶ ص ۱۲۸) من اللہ، یاتی کے متعلق ہے یا یوم کی صفت ہے۔ (روح) وہ دن نہایت ہولناک ہو گا اس دن نہ تو تم کہیں بھاگ کر جان بچا سکو گے اور نہ اپنے گناہوں کا انکار ہی کر سکو گے کیونکہ وہ تو تمہارے اعمال ناموں میں محفوظ ہوں گے ۳۷ ﴿۳۷﴾ فان اعرضوا یہ زجر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے اگر مشرکین آپ کی دعوت کو نہیں مانتے اور اس سے اعراض ہی کرتے ہیں، تو آپ غم نہ کریں، کیونکہ آپ کو انکا نکران نہیں مقرر کیا گیا کہ ان کو کفر و مشرک سے روک کر اسلام پر لائیں۔ آپ کا فریضہ تو صرف تبلیغ دعوت ہے۔ اگر مانتے ہیں تو بہتر، اس میں انہی کا فائدہ ہے اور اگر نہیں مانتے تو اس کی آپ سے باز پرس نہیں ہوگی۔ وانا اذا اذقنا الخ یہ زجر ہے۔ اور انسان سے کافر مراد ہے (قرطبی) انسان کا فر کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کو اپنی نعمت و رحمت سے ہمکنار کرتے ہیں تو ناحق اور ناجائز قسم کی خوشی پر اتر آتا ہے۔ یعنی کبر و غرور سے اڑ جاتا ہے اور غیر اللہ کی پکار پر

استغنی بعبودی
کتابہ شکرہ و تخولیف
اخروی ۱۲

استغنی بعبودی
اولاد و دلیل عقلی
۱۲

استغنی بعبودی
دعویٰ و اشارہ
بویس دینی ۱۲

خوش ہوتا ہے۔ تاہم، ذلکم بما کنتم تفرحون فی الارض بغیر الحق (تم مومن ۸۷) فرح بہا بطر لاجلہا (مدارک ج ۴ ص ۸۵) لیکن اگر اس کے گناہوں کی شدت سے اس پر کوئی مصیبت آجائے تو ایسا ناشکر گزار اور احسان فراموش ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے گذشتہ انعام و احسان کو بیکہ بھلا دیتا ہے اور مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے (روح، قرطبی) حضرت شیخ فرماتے ہیں مشرک پر جب اللہ کی طرف سے کوئی نعمت آجائے تو اسے اپنے معبودان باطلہ کی مہربانی سمجھتا ہے، لیکن جب اس پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنے معبودوں سے مایوس ہو کر انکا احسان فراموش ہو جاتا اور خدا کو پکارنے لگتا ہے ۳۹ ﴿۳۹﴾ اللہ ملک السنوت یہ عقل دلیل ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ زمین و آسمان میں وہی متصرف و مختار ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اولاد دینا اور اولاد سے محروم کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے، اس معاملے میں، بلکہ ساری کائنات کے نظام میں کوئی دخل نہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے صرف سیٹیاں عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت لوط اور حضرت

شعیب علیہما السلام اور جسے چاہتا ہے صرف بیٹے ہی عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں نعمتیں عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چار صاحبزادے ابراہیم، قاسم، طیب اور طاهر تھے اور چار ہی صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم رقیہ اور فاطمہ تھیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور جسے چاہتا ہے دونوں نعمتوں ہی سے محروم کر دیتا ہے اور وہ ساری عمر اس آرزو میں جیتے ہیں اور آخر اس آرزو کو اپنے سینوں ہی میں لیکر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ زعم بعضهم ان الایة فی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حیث وہب سبحانہ شعیبا ولوطا

فَبِوَحْيٍ يٰۤاٰدِنِهٖ مَا يَشَاءُ ۗ اِنَّهٗ عَلٰى حَكِيْمٍ ۝۵۱ وَكَذٰلِكَ
 پھر پہنچائے اس کے حکم سے جو وہ چاہے تحقیق وہ سب اور پر ہے محنتوں لاف ودا اور اس طرح
اَوْحَيْنَا لِيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا
 بھیجا ہم نے لکھ تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو جانتا تھا کہ کیا ہے
الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهٗ نُوْرًا نُّهْدِيْ
 کتاب اور نہ ایمان لیکن ہم نے رکھی ہے یہ روشنی اس گمراہ سمجھا
بِهٖ مِّنْ نَّشَآءٍ مِّنْ عِبَادِنَا ۗ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرٰطٍ
 دیتے ہیں جو چاہیں اپنے بندوں میں اور بے شک تو سمجھاتا ہے سیدھی
مُسْتَقِيْمٍ ۝۵۲ صِرٰطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
 راہ راہ اللہ کی ہے اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں
مَا فِى الْاَرْضِ ۗ اِلَّا اِلٰى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْر ۝۵۳
 اور زمین میں سنتا ہے اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام
سُوْرَةُ الزُّخْرِفِ كَلِمَتٌ وَّحِيْدَةٌ وَّشٰوِيْحٌ وَّسَبْعٌ رُّكُوْعًا
 لہ سورۃ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی نو اسکی آیتیں ہیں اور سات رکوع
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے
حَمْدٌ ۙ وَ الْكِتٰبُ الْمُبِيْنُ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهٗ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
 قسم ہے اس کتاب واضح کی لہ ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا
تَعَلَّمُوْا تَعْقِلُوْنَ ۙ وَاِنَّهٗ فِىْ اَمْرٍ لِّكِتٰبٍ لَّدِيْنَا
 تاکہ تم سمجھو اور تحقیق یہ قرآن لوح محفوظ میں ہے اسے پاس ہے
لَعَلِّيْ حَكِيْمٌ ۙ اَفَنْضِرِبْ عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ
 برتر مستحکم کیا پھر دیکھے ہم تمہاری طرف سے یہ کتاب موڑ کر اس سبب سے

علیہما السلام انا و لا ابراہیم علیہما السلام ذکر اور لرسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اور انا و جعل عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام عقیقین (روح ج ۲۵ ص ۵۲) اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے، وہ اپنی حکمت بالغہ کے مطابق جو چاہتا ہے کرتا ہے **۵۱** و ما کان لبشر (الآیۃ) یہ آیت شرع لکم من الدین (الآیۃ) کی طرح دوسرے دعوے سے متعلق ہے اور دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء سابقین علیہم السلام اور خود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین طریقوں سے کلام فرمایا ہے اور انہی تین طریقوں سے ان کی طرف احکام کی وحی فرمائی ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ بیداری میں یا خواب میں کوئی بات دل میں ڈال دے دوسرے لفظوں میں اسے الہام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے ان روح القدس نفث فی روعی (قرطبی ج ۱ ص ۵) الاوحیا الہاما لکام روی نفث فی روعی اور وہیاتی المنام کقولہ علیہ السلام رویا الانبیاء وحی و ہو کامر ابراہیم علیہ السلام بذبح الولد و مدارک ج ۲ ص ۸۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذبح اسمعیل کے بارے میں وحی اسی نوع کی تھی۔ دوم یہ کہ درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو اور اللہ کا کلام پر دے کے فرسے سے سنائی دے جیسا کہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو انسان کی شکل میں بھیج کر اپنا پیغام دے جیسا کہ جبریل امین کی دست سے انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی طرف انہی تین طریقوں سے سداً توحید وحی فرماتا رہا ہے اور حکم دیتا رہا ہے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور صرف مجھے ہی پکارو۔

۱۱- دلیل دینی ۱۱- دلیل عقلی ۱۱-

۱۱- اشارہ بدلیل عقلی ۱۱-

۵۱-۵۲

۱۱- عند التفتاح ۱۱-

۱۱- تفسیر معنی ۱۱-

۱۱- زبیر بن جراح ۱۱-

منزل ۶

موضح قرآن و حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوتے تھے پردہ کے پیچھے سے۔

فتح الرحمن مترجم گوید اشارت عبارت از دیدن خواب است و از القائے علم در خاطر بطریق الہام و از پس پردہ عبارت از آنست کہ آواز شنود و کسی را نہ بیند و قسم ثالث آنست کہ فرشتہ بصورت آدمی متمثل شود و سخن گوید و اللہ اعلم ۱۱۔ مترجم گوید قسم خوردن بچیزی برائے اثبات ہماں چیز یا لازم آن چیز کنایت است بانکہ این چیز خود دلیل است چنانکہ گویند قسم بلب میگوں تو دوزلف شبگون تو کہ تو معشوق در ربائی و اللہ اعلم ۱۱۔
 حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کی مثال دینا درست نہیں کیونکہ انہوں نے تو شادیاں ہی نہیں کی تھیں نیز انکو عقیقہ کہنا بھی درست نہیں جبکہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ نے نزل کے بعد نکاح کر کے اور کچھ اولاد پیدا ہوئی۔

جو باتیں اس وحی ربانی کے خلاف محرفین نے وضع کی ہیں جن میں غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت دی ہے وہ باطل اور مردود ہیں۔ اسکی ذات نہایت بلند ہے اور اس کی بات محکم اور پختہ ہے **لَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ** وکذا نك او حیثاً۔ یہ دلیل وحی ہے اور ہم نے انہی میں طریقوں سے آپ کی طرف روح کو وحی کیا ہے۔ روح سے مراد مسئلہ توحید ہے یا قرآن جسکی تعلیمات (توحید، رسالت، قیامت، احکام شریعت) دلوں کے لئے حیات جاودانی کا باعث ہیں۔ وسماہ روح لان القلوب تمجیاً بہ (بیضاوی) ما کنت تدری الخ یہ ماقبل کے لئے علت ہے چونکہ آپ نزول وحی سے قبل قرآن کو اور ایمان کی تفصیل حقیقت کو نہیں جانتے تھے اسلئے ہم نے آپ پر وحی سے قرآن نازل کیا اور اس قرآن کو ہدایت کا چراغ روشن اور سراج منیر بنایا تاکہ اس کے ذریعے سے ہر اس شخص کو ہدایت کی راہ دکھائیں جسے ہم چاہیں یعنی جو اخلاص کے ساتھ حق کی تلاش کرے، ضد و عناد سے دور رہے اور نظر انصاف سے اس میں غور و فکر کرے۔ ایمان کی حقیقت میں جس طرح توحید، تقدیر، حشر، نشر وغیرہ داخل ہیں، اسی طرح رسالت بھی ایمان کا جزو ہے۔ اور جس طرح دوسرے لوگوں پر دیگر ایمانیات کے ساتھ ساتھ رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی رسالت پر ایمان لانا ضروری تھا اور وحی سے قبل چونکہ ابھی آپ کو اپنی نبوت کا علم نہیں تھا، اس لئے فرمایا کہ آپ وحی سے پہلے ایمان کی تفصیل حقیقت سے باخبر نہیں تھے الا ایمان هو التصدیق باللہ تعالیٰ و برسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب بالایمان برسالة نفسه كما ان امته مخاطبون بذلك ولا شك انہ علیہ السلام قبل الوحی لم یکن یعلم انہ رسول اللہ وما علم ذلك الا بالوحی (روح ملخص ج ۲۵ ص ۵۸) اور آپ بیشک صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ یعنی اللہ کی توحید کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ اور دیگر شرائع اسلام **صراط اللہ الخ**۔ اس میں دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی صراط مستقیم (سیدھی راہ) اس اللہ کی راہ ہے جو زمین و آسمان اور ساری کائنات کا مالک اور اسمیں متصرف و مختار ہے۔ اس کائنات میں ہر معاملہ اسی کے علم و قدرت سے وابستہ ہے اور یہاں جو کچھ بھی ہوتا ہے اسی کے اختیار و تصرف سے ہوتا ہے۔ وہی متصرف و کار ساز ہے اور وہی دعا اور پکار کا مستحق۔

سُورَةُ شُورَىٰ مِثْلَ آيَاتِ تَوْحِيدٍ وَأَسْمَايَا خُصُوصِيًّا

- ۱۔ لِمَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (۱۷) نفی شرک فی التصرف۔
- ۲۔ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ تَا — تَا — اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۷) نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔
- ۳۔ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا تَوَصَّيْتُمْ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا فِيهِ ط (۲۸) تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ صرف اللہ ہی کو پکارو تمام پیغمبروں کا دین ایک تھا۔
- ۴۔ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ ط (۲۹) باغیوں نے مسئلہ توحید کو سمجھنے کے بعد محض ضد و عناد کی وجہ سے اس میں اختلاف ڈالا۔
- ۵۔ وَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ الْغَيْثَ ۗ تَا — اِذَا يَشَاءُ تَدِيرُ (۳۰) نفی شرک فی التصرف۔
- ۶۔ اللَّهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ تَا — اِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (۳۱) نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ زخرف

سورۃ شوریٰ میں ذکر کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہی متصرف و کارساز ہے۔ اس لئے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ انبیاء علیہم السلام کی متفق علیہ تعلیم کے خلاف کتب کسا بق میں جو مواد ملتا ہے، وہ باعنی اور گمراہ کن پیشواؤں کی تحریفات ہیں جو انہوں نے محض ضد سے لکھ کر ان میں شامل کر دیں اور اس طرح لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ اب سورۃ زخرف میں مشرکین کے ایک اور سبب کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے مان لیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف و مختار نہیں اور ہمارے معبود حاجت روا نہیں ہیں کیونکہ سب کچھ کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ہم اپنے معبودوں کی عبادت اس لئے کرتے اور انھیں اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ خدا کی بارگاہ میں ہمارے شفیع (سفارشی) ہیں اور خدا سے ہمارے کام کرا دیتے ہیں۔ سورت کے آخر میں ولا یعملک الذین یدعون من دونہ الشفاعة (الآیۃ) میں اسکا جواب دیا گیا کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں اور قیامت کے دن صرف انہی لوگوں کے حق میں شفاعت قبول ہوگی جنہوں نے دنیا میں توحید کی شہادت دی۔ اس لئے مشرکین کے حق میں کوئی شفاعت نہیں ہوگی۔

خلاصہ اور ایک اجمالی اور ایک دلیل وحی اور آخر سورت میں دعویٰ مذکور ہے یعنی شبہہ کا ازالہ اور درمیان میں ایک نہایت اہم زجر اور ایک شکوی۔ اس کے علاوہ تحریف و تبشیر اور عام زجریں اور شکوے۔

تفصیل

حمۃ والکتب تا۔ لعلی حکیم ۵ تہید مع ترغیب ہے اور عظمت کتاب کا بیان ہے۔ بیروشن اور واضح کتاب جس کا نام لوح محفوظ میں علی حکیم ہے، اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ آف ضرب عنکم الہ زجر ہے۔ وکم ارسلنا من نبی تا۔ ومضی مثل الاولین ۵ تحریف و نبوی ہے۔ ہم نے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے، انہوں نے ماننے کے بجائے ان کا مذاق اڑایا، تو ہم نے ان سرکشوں کو ہلاک کر دیا جو ان مشرکین قریش سے بھی زیادہ طاقتور اور نمونہ تھے۔

ولئن سألتمہم تا۔ العزیز العلیم ۵ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف۔ اگر ان مشرکین سے پوچھو کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے، تو کہیں گے کہ اللہ نے۔ جب ہر چیز کا خالق وہی ہے تو کارساز بھی وہی ہے۔

الذی جعل لکم الارض تا۔ ما تدرکون ۵ یہ دلیل عقلی پر تنویرات ہیں۔ زمین و آسمان کا خالق وہی ہے جس نے زمین کو ہموار بنایا اور اس میں راستے بنائے اور آسمان سے مینہ برسا کر مردہ زمین کو زندہ کیا اور ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا اور سواری کے لئے کشتیاں اور چوپائے پیدا کئے یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تم کائنات کو دیکھ کر اس میں غور و فکر کر کے سمجھ لو کہ سب کچھ کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اور تم اس کی طرف رجوع کرو۔

وجعلوا لہ من عبادۃ جزءا تا۔ غیر مبین ۵ (۲۷) یہ زجر ہے۔ دلیل عقلی اور اس کی تنویر سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ سب کچھ کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مشرکین کے اس عقیدے کا رد کیا گیا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور کائنات میں اللہ کی طرف سے نائب متصرف ہیں اور پھر اللہ کی طرف نسبت کی تو بیٹیوں کی، حالانکہ خود بیٹیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وجعلوا الملائکۃ الہ یہ اعادہ زجر ہے اور پہلے جعلوا کی تفسیر ہے۔ وقالوا لو شاء الرحمن الہ یہ شکوی ہے۔ مشرکین سے جب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو مشیت ایزدی کا سہارا لیتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ حالانکہ یہ دلیل نہیں۔ شریعت دلیل عقلی، دلیل نقلی یا دلیل وحی سے ثابت ہوتی ہے۔ ما لہم بذا من علم الہ لیکن ان کے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں۔ ما اتینہم کتباً الہ اور ان کے پاس کوئی نقلی دلیل بھی نہیں ہے۔ بل قالوا انا وجدنا اولادنا وحی تو ان کے پاس ہو ہی نہیں سکتی۔ ان کے پاس اگر کوئی دلیل ہے تو صرف یہ کہ ہمارے باپ دادا چونکہ اسی دین (مشرک) پر تھے، اس لئے ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ وکذلک ارسلنا من قبلك الہ یہ شکوے سے متعلق ہے۔ آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی مسد توحید پہنچانے کے لئے اپنا پیغمبر بھیجا، وہاں کے دنیا دار اور دولت مند لوگوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی دین پر پایا ہے، اس لئے ہم انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ فانتم منا منم الہ یہ تحریف و نبوی ہے ہم نے ان معاندین سے دنیا ہی میں انتقام لے لیا اور ان کا انجام بد کسی سے پوشیدہ نہیں۔

واذ قال ابراہیم لابنہ الہ (۳۷) یہ پہلی دلیل نقلی تفصیلی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس دعوے پر کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت، دعا اور پکار

کے لائق نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے تمام معبودانِ باطلہ کی عبادت اور پکار سے بیزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعوتِ ابراہیمی (دعوتِ توحید) کو ان کی اولاد میں جاری فرمادیا اور اسکی تبلیغ کے لئے پیغمبر مبعوث کئے۔ بل متعت هؤلاء الخ یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ دلائلِ قاطبہ سے اہل مکہ پر مسئلہ توحید واضح ہو چکا ہے، اس لئے اب شبہ کی تو کوئی گنجائش نہیں، بلکہ ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا میں متاعِ عیش سے مالا مال کر دیا، تو دنیوی عیش اور دولت کے نشے میں غمور ہو کر انہوں نے انکار کر دیا۔ وقالوا لولا نزل الخ یہ شکوی ہے۔ دولتِ دنیا نے انہیں اس قدر مسحور کیا کہ وہ نبوت کو بھی اپنا حق سمجھنے لگے۔ اھم یقسمون رحمت مہک یہ جواب شکوی ہے۔ اگر ہم نے دنیا میں ان کو دولت زیادہ دیدی ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کی رحمت (جس میں نبوت بھی داخل ہے) کی تقسیم بھی ان کے اختیار میں ہے۔ ولولا ان یکون الناس امة واحدة الخ یہ وقالوا لولا نزل الخ (شکوی) سے متعلق ہے۔ یہ لوگ دولتِ دنیا پر مغرور ہو کر اٹلے سیدھے سوال کرتے ہیں، حالانکہ اللہ کے نزدیک آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت ہی نہیں۔

ومن یعش عن ذکر الرحمن — تا — فی العذاب مشرکون ۵ (۴۶) زجر مع تخولف اخروی ہے اور مشرکین کے زمانے کی وجہ جو لوگ محض ضد و عناد کی وجہ سے توحید کو نہیں مانتے، ان پر شیاطین مسلط ہو جاتے ہیں جو انہیں سیدھی راہ سے روکتے اور شرک کو مزین کر کے ان کو دکھاتے ہیں اور وہ شرک کو ہدایت سمجھتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن جب انہیں اپنے انجام کا پتہ چلے گا تو ان سے بیزار ہونگے۔ لیکن اسوقت اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اذانت تسمع الصم الخ یہ زجر ہے۔ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے، آپ ان کو راہِ راست پر نہیں لاسکتے۔ فاما نذہبن بک الخ یہ تخولف دنیوی ہے۔ یہ لوگ انتقام سے نہیں بچ سکتے، خواہ دنیا سے آپ کے رخصت ہو جانے کے بعد خواہ آپ کی زندگی میں، بہر حال وہ دنیوی عذاب اور رسوائی سے نہیں بچ سکتے۔

فاستسک بالذی اوحی الیک الخ یہ دلیل وحی ہے۔ آپ حق پر اور سیدھی راہ پر ہیں، اس لئے آپ کی طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو، آپ اسی پر قائم رہیں۔ وسئل من ارسلنا الخ یہ تمام انبیاء علیہم السلام سے دلیل نقلی اجمالی ہے۔ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تو تم نے سن ہی لیا، بھلا یہ بتاؤ کہ ان کے علاوہ جتنے بھی رسول تم نے دنیا میں بھیجے ہیں کیا ان میں سے کسی کو ہم نے غیر اللہ کی عبادت کرنے اور غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت دی تھی؟ ولقد ارسلنا موسیٰ — تا — ومثلا للاخرین ۵ (۵۶) دوسری دلیل نقلی تفصیلی از موسیٰ علیہ السلام نیز متعلق بہ شکوی وقالوا لولا نزل هذا القرآن الخ و تخولف دنیوی جس طرح مشرکین مکہ آپ پر اعتراض کرتے ہیں، فرعون نے بھی موسیٰ علیہ السلام پر اس قسم کے اعتراضات کئے۔ آخر جب فرعون نے استکبار و عناد اور تحقیر حق و توہین اہل حق سے اللہ کے غضب کو دعوت دی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے ساری قوم کے ساتھ غرق کر کے ان سے انتقام لیا اور پچھلوں کیلئے عبرت و نصیحت کا ایک نمونہ بنا دیا۔

ولما ضرب ابن مریم الخ (۶۶) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو مشرکین مکہ تالیاں بجاتے ہیں کہ ان کی بھی تو عبادت کی گئی تھی، اس کا جواب آگے آ رہا ہے کہ انہوں نے تو یہی تعلیم دی تھی کہ اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو اور انہوں نے اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہیں دیا تھا بلکہ ان کے رفع کے بعد باغیوں نے انکی عبادت شروع کر دی۔ ولولناشاء لجعلنا منکم ملئکة الخ یہ ایک شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین نے کہا ہمارے معبود تو فرشتے ہیں نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ تو فرمایا فرشتہ ہونا معبود ہونے کا موجب نہیں، اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں۔ ولما جاء عیسیٰ بالبينات (الآیۃ) تیسری دلیل نقلی تفصیلی از حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دلائل و بینات کے ساتھ آئے، تو انہوں نے یہی اعلان فرمایا کہ میرا اور تم سب کا مالک اور کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ یہی صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) ہے۔ فاختلف الاحزاب الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے کی تعلیم لے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی عبادت کرنے کا کسی کو حکم نہیں دیا تھا۔ تو پھر انکی عبادت کیوں کی گئی۔ تو اس کا جواب دیا گیا کہ بعد میں باغیوں نے توحید میں اختلاف ڈالا اور حضرت مسیح علیہ السلام کو معبود بنا لیا۔ فویل للذین ظلموا الخ یہ تخولف اخروی ہے۔ یعبادوا خوف علیکم — تا — منہاتا کلون ۵ (۷۶) یہ بشارت اخروی ہے۔ ایمان والوں کو قیامت کے دن کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ جنت میں ان کو ہر نعمت ملیگی۔ وہاں ان کی ہر نعمت ملیگی اور وہاں ان کی ہر خواہش پوری کی جائیگی۔ ان المجرمین — تا — انکم ملکثون ۵ یہ تخولف اخروی ہے۔ مجرمین عذابِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ عذاب ان سے کبھی منقطع نہیں ہوگا اور نہ اس میں تخفیف ہی ہوگی۔

لقد جئناکم بالحق الخ یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ ام ابرمو اصرافانا صبرمون یہ زجر ہے۔ مشرکین پیغمبر علیہ السلام کو ایذا پہنچانے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور ہم نے آپ کی حفاظت کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہم ان کے پوشیدہ پروگراموں سے بے خبر ہیں۔ حالانکہ ان کی ہر بات فرشتوں کے پاس محفوظ ہے۔ قل ان کان للرحمن ولد الخ یہ ابتداء سورت وجعلوا لہا من عبادہ جزء اسے متعلق ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی نائب ہوتا، تو میں سب سے پہلے اس بات کو مانتا اور اسکی اطاعت کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور عرشِ عظیم کا مالک ہے، وہ نائب سے پاک اور منزہ ہے۔ فذارہم یخوضوا الخ یہ زجر مع تخولف ہے۔ وهو الذی فی السماء الخ — تا — والیہ ترجعون ۵ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان میں وہی مجبوت برحق اور متصرف و کارساز ہے، ساری کائنات اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے اور قیامت کا علم بھی صرف اسی کو ہے۔ جب

ساری کائنات میں وہی معبود اور متصرف و مختار ہے تو کوئی اس کا نائب بھی نہیں۔ ولا یملك الذین یدعون (الآیۃ) یہ سورت کا مرکزی دعویٰ ہے اور مشرکین کے ایک شبہ کا جواب ہے کہ ہم نے مانا کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور سب کچھ کر نوالا اللہ ہی ہے، لیکن ہم اپنے معبودوں کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سفارشی ہیں۔ فرمایا مشرکین جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں انہیں ان کے حق میں شفاعت کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ ولئن سألتہم من خلقہم (آیۃ) یہ تیسری عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخضم مشرکین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کا اور ان کے معبودانِ باطلہ کا

الزخرف ۴۳

۱۰۹۶

البہیرہ ۲۵۵

کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۵ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيِّ فِي
 كَرْتُمْ ہو ایسے لوگ کہ حد سے بڑھ کر خرچہ کرتے ہیں اور بہت پیچھے ہیں ہم نے نبی کے پہلوں
 الْأَوَّلِينَ ۶ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيِّ إِلَّا كَأَنْوَابِهِ
 میں اور نہیں آتا لوگوں کے پاس کوئی پیغام لایا جولا جس سے
 يَسْتَهْزِءُونَ ۷ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَىٰ
 ٹھٹھا نہیں کرتے پھر برباد کر ڈالے ہم نے ان سے سخت زور والے وا اور علی آلہ
 مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۸ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
 مثال پہلوں کی اور اگر تو ان سے پوچھے کس نے بنائے آسمان سے
 وَالْأَرْضِ كَيَقُولُ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۹ وَالَّذِي
 اور زمین تو کہیں بنائے اُس زبردست خبردار سے وہی ہے
 جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا
 جس نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو لہ بھوننا اور رکھ دیں واسطے تمہارے اس میں راہیں
 لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۱۰ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
 تاکہ تم راہ پاؤ و اور جس نے اتارا آسمان سے پانی
 بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْمَنًا ۱۱ كَذٰلِكَ تَخْرُجُونَ ۱۱
 ماپ کر پھر ابھار کھڑا کیا ہم نے اس سے ایک دیس مردہ کو اسی طرح تم کو بھی نکالیں گے و
 وَالَّذِي خَلَقَ الْأَنْزُوجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ
 اور جس نے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دیا تمہارے واسطے
 الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۱۲ لَتَسْتَأْذِنَ عَلَىٰ ظُهُورِهِ
 کشتیوں اور چوپایوں کو جس پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ چڑھ بیٹھو تم اس کی پیٹھ پر
 ثُمَّ تَذْكُرُونَ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ
 پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اس پر اور

خالق اللہ ہے، لیکن وہ پھر نہیں سمجھتے اور اللہ کیلئے ولد اور نائب تجویز کرتے ہیں۔ وقیلہ یزید بنہ تخولیف ہے۔ یہ لوگ ایسے سرکش اور ضدی ہیں کہ ایمان لانے کا نام نہیں لیتے۔ آپ ان سے اعراض کریں۔ وہ عقیدہ ہی دنیا میں اور پھر آخرت میں بنا انجام دیکھ لیں گے اور حقیقت ان پر واضح ہو جائیگی ۵ والکتاب المبین یہ تمہید مع ترغیب ہے اور قرآن کی عظمت شان کا بیان ہے۔ واقسم یہ ہے اور جواب محذوف ہے ای انک لمن المرسلین او انک لرسول صادق اور انا جعلنہ الیٰ استیناف ہے یعنی یومع اور روشن کتاب اس پر شاہد ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ قالہ الشیخ زیا انا جعلنہ الیٰ جواب قسم مذکور ہے۔ یعنی یہ کتاب جو واضح اور فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے بذات خود اس پر شاہد ہے کہ ہم نے اس عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے اپنی مادری زبان میں اچھی طرح سمجھ سکو۔ (روح) گویا یہ قرآن خود ہی اپنا شاہد ہے ع۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب: تاہم لکن اللہ یشہد بہما انزل الیک انزلہ بعلمہ قسم کی دو قسمیں ہیں (۱) جس میں قسم پر کو مافوق الاسباب قادر اور عالم الغیب سمجھ کر قسم کھائی جاتی ہے اور اس میں یہ تصور ہوتا ہے کہ اگر اس کی مخالفت کی گئی تو وہ منسوخ پہنچا تیگا یہ قسم غیر اللہ کی جائز نہیں (۲) مقسم پر کو جواب قسم پر بطور شاہد پیش کیا جاتا ہے یہاں قسم اسی قبیل سے ہے اور یہ قسم غیر اللہ کی جائز ہے۔ وانہ فی ام الکتاب الخ ام الکتاب سے لوح محفوظ مراد ہے یعنی قرآن کی عظمت شان کا یہ حال ہے کہ لوح محفوظ میں وہ تمام کتابوں پر فائق اور حاکم ہے اور ہر قسم کو لفظی اور معنوی فساد و غلطی سے پاک ہے۔ و ہذا

۱۱
 دلیل علی سبیل الاعتراف
 من الخضم ۱۲
 تمہید پر پہلی عقلی
 دلیل علی سبیل الاعتراف
 من الخضم ۱۲
 تمہید پر پہلی عقلی
 دلیل علی سبیل الاعتراف
 من الخضم ۱۲

منزل ۶

فہ تشریف لفقرا ان و ترفیع بکونہ لدیہ علیا علی جمیع الکتب و عالیا عن وجوہ الفساد حکما ای حالکا علی سائر الکتب او محکمها بکونہ فی غایتہ البلاغتہ و الفصاحتہ و صحۃ المعانی
 موضع قرآن و یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے کیا بھیجنا موقوف کریں گے حکم کا۔ و یعنی جہاں تک انسان بے ہیں آپس میں مل سکیں ایک دوسرے تک راہ پاویں۔

فتح الرحمن و یعنی عاد و ثمود از قریش قوی تر بودند ۱۲۔ ۲ یعنی از قبور ۱۲

بحرچ ۸ ص ۵) یا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ میں اس قرآن کا نام علی حکیم ہے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ۳۱ افنضرب عنکم (الآیۃ) یہ زجر ہے اور الذکر سے یا قرآن مراد ہے یا دعوت توحید یا تذکرہ و تخولیف۔ (کبیر بحر) اور صفحا، نضرب کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ و کذا فی الروا ان کنتم سے پہلے لام اہلیہ مقدر ہے ای لان کنتم (بیضاوی) مطلب یہ ہے کہ کیا ہم قرآن کا نازل کرنا بند کر دیں اور تمہیں توحید کی دعوت دینا چھوڑ دیں محض اس وجہ سے کہ تم انصاف کی حدوں کو پھاند چکے ہو اور ضد و عناد پر اتر آئے ہو اور خداوند قادر و قیوم کے لئے نائب تجویز کرنے لگے ہو؟ یا صفحا مفعول لہ ہے

تَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۱۳ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۱۴ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا مِّمَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورًا مُّبِينًا ۱۵

کہو پاک ذات ہے وہ جس نے بس میں کر دیا ہمارے اسکو اور ہم نہ تھے اس کو مقربین ۱۳) و انا الی ربنا لمانقلبون ۱۴) و جعلوا لہ من عبادہ جزءا مما ان الانسان لکفورا مبینا ۱۵)

قالبو میں لا سکتے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانے والے اور پھرائی ہے

کہ حق تعالیٰ کے واسطے اولاد کے لئے بنائے ہیں سے تحقیق انسان بڑا ناشکر ہے صریح

أَمْ آتَّخِذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَدْنًا وَأَصْفَكُمْ بِالْبَنِينَ ۱۶ وَإِذَا بَشَّرْنَا أَحَدَهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا أَوْ وَجْهًا كَظِيمًا ۱۷ أَوْ مِّنْ يُنشِئُونَ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرَ مُبِينٍ ۱۸ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَأْتِيهِمْ الشُّهُودَ وَنَخْتُمُ أَعْيُنَهُمْ وَنَحْمِلُهُمْ فِي الْمَلَكُوتِ ۱۹ وَنَسُفُكُنَّ أَهْلَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَالْبِحَارِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَنَحْمِلُهُمْ فِي الْمَلَكُوتِ ۲۰ أَمْ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّيْسَ لَهُم بَدَأُ الْوَسْئَلِ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَن فِي بَيْنَهُمَا لَئِن سَأَلْتَهُمْ لَنبَدَأَنَّهُمْ خِطَابًا وَأَنبَدَأَنَّهُمْ كِتَابًا مِّن لَّدُنَّا وَكُنَّا بِعَدْلٍ قَدِيرِينَ ۲۱ أَمْ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّيْسَ لَهُم بَدَأُ الْوَسْئَلِ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَن فِي بَيْنَهُمَا لَئِن سَأَلْتَهُمْ لَنبَدَأَنَّهُمْ خِطَابًا وَأَنبَدَأَنَّهُمْ كِتَابًا مِّن لَّدُنَّا وَكُنَّا بِعَدْلٍ قَدِيرِينَ ۲۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

مفعول لہ علی معنی افنضرب عنکم انزال القران والزام الحجۃ بدارا عراضا عنکم (بحرچ ۸ ص ۶) اور استفہام انکاری ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا، بلکہ ہم تمہیں توحید کی دعوت دینگے اور زمانے کی صورت میں سزا بھی دیں گے۔ وهذا استفہام علی سبیل الانکار یعنی انا لانترک هذا الاعذار والانذار بسبب کونکم مسرفین... بل نلزمکم العمل و ندعوکم الی الدین و نؤاخذکم متی اخللتم بالواجب وقد متم علی القیوم (بحرچ ۸ ص ۳۰) و کہہ ارسلنا۔ تا۔ مثل الاولین ۵ یہ تخولیف ذمیوی ہے۔ اور اس سے مقصود ترغیب ہے۔ مشرکین مکہ کا انکار کوئی نئی بات نہیں، ان سے پہلے بھی ہم نے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے۔ ان کے پاس جو پیغمبر بھی آیا انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کا مسخر اڑایا تو ہم نے شرک کے ان متمر اور سرکش سرغنوں کو تباہ و برباد کر دیا جو ان مشرکین قریش سے زیادہ سخت گیر، ان سے زیادہ طاقتور اور ان سے کہیں بڑے اور مضبوط جتنے والے تھے امم سابقہ کی مثال گذر چکی ہے اس لئے مشرکین قریش کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے جیسا کہ گذشتہ سرکش قوموں پر نازل ہوا۔ ای فیلحذ قریش ان یحل بہم مثل ما حل بالاولین مکذبی الرسل من العقوبۃ (بحرچ ۸ ص ۶) ۱۶ ولکن ساءم (الآیۃ) یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخضم۔ یعنی اللہ کی توحید اور اس کے شریک و نائب متصرف کے منزہ ہونے پر ایک ایسی حقیقت سے استدلال کیا گیا ہے جسے مشرکین قریش تسلیم کرتے اور اسکا اعتراف کرتے تھے۔ یعنی ان سے پوچھو تو وہی کہ زمین و آسمان کا خالق اور موجد کون ہے؟ تو صاف اقرار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب اور سب کو چھ جاننے والا ہے وہی

زمین و آسمان کا خالق ہے۔ جب تم نے تسلیم کر لیا کہ عالم علوی اور عالم سفلی کا خالق اور موجد اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات کی ایجاد میں اس کا کوئی شریک اور معاون و مشیر نہیں ہے، تو مجبوراً باطلہ کو اس کائنات کے اندر تصرف و اختیار میں خدا کے شریک اور نائب ماننا تمہارے پہلے اقرار و اعتراف کے خلاف ہے۔ جب ایجاد موضع قرآن ۱۶ اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہ تسبیح کہتے۔ و بی جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد نہ عورت پر بولی مردانی بولیں و خبر نہیں یعنی یہ تو سبح ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں پراسکا بہتر ہونا نہیں نکلا اُسے قوت بھی پیدا کیا اور نہ بھی نہ کون کھاتا ہے۔

کائنات میں اس کا کوئی شریک نہیں، تو تصرف و اختیار میں اس کا نائب بھی کوئی نہیں۔ خلق من العزیز الحکیم یہ مشرکین کے جواب کی تعبیر بالمعنی ہے یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے یہی الفاظ کہے ہیں، کیونکہ دوسری جگہ لیسقولن اللہ وارد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مشرکین زمین و آسمان کی تخلیق کو اس ذات کی طرف منسوب کرینگے جو ان صفات سے متصف ہے **۱۰** الذی جعل لکم - تا - ما ترکون ۵ یہ پہلی عقلی دلیل پر تنویر ہے یعنی یہ تمام اوصاف اسی خالق کائنات کے ساتھ مختص ہیں اور یہ سب کام وہی کر سکتا ہے، اس کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ الذی جعل لکم الارض مہدًا الخ اس نے زمین کو ہمارے لئے آرام و راحت کی جگہ بنا دیا جس سے ہمیں ہر ضرورت اور ہر آسائش آسانی سے میسر ہو سکتی ہے۔ اس پر چلنا پھرنا، مکانات تعمیر کرنا۔ کھیتی باڑی کرنا، بہنیں کھودنا سب کچھ آسان ہے اور پھر زمین میں راستے بنائے جن کے ذریعے سے ہم آسانی سفر طے کر سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت و حکمت کا کرشمہ ہے۔ والذی نزل من السماء ماء الخ وہی آسمان سے باران رحمت نازل فرما کر سیکار اور خشک زمین کو زرخیز بنا کر اسے حیات نو بخشتا ہے اس لئے کون ہے جو یہ کام کر سکتا ہے؟ کذلک تخرجون ۵ یہ جملہ معترضہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زرخیز کر سکتا ہے، اسی طرح وہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ گویا یہ دلیل جس طرح اللہ کے متصرف و کار ساز اور قدیر و حکیم ہونے پر دلالت کرتی ہے اسی طرح اس دلیل سے حشر و نشر بھی ثابت ہوتا ہے **۱۱** والذی خلق الأزواج (الآیۃ) اسی ہی نے مخلوق کی یہ تمام انواع و اقسام پیدا کی ہیں، جو رنگ میں، بومیں، ذائقے میں اور جنس میں مختلف اور گونا گون ہیں۔ قال ابن عباس - الأزواج الضروب والانواع کالحلو والحامض والابيض والاسود والذکر والانثی (روح ج ۲ ص ۶۷) اور اسی ہی نے کشتیاں اور سواری کے جانور پیدا کئے تاکہ تم خشکی اور نرمی کا سفر آرام اور آسانی سے کر سکو۔ ان تمام افعال و صفات میں اللہ تعالیٰ یکتا اور منفرد ہے اور وہی تنہا متصرف و کار ساز ہے، اس لئے کوئی اس کا نائب نہیں **۱۲** لتستوا علی ظہورہ - اس میں مذکورہ بالا نعمت کا شکر ادا کرنے کے طریق کی تعلیم دی۔ یہ سواری کے چوپائے اس لئے پیدا کئے تاکہ جب تم ان پر سواری کرو، تو اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو اور زبان سے اسکی یوں تسبیح و تقدیس کرو کہ وہ ہر شریک اور نائب سے اور ہر نقص و عیب سے پاک اور منزہ ہے جس نے یہ دیوہیکل اور گراندیل چوپائے ہمارے تابع کر دیئے ہیں، حالانکہ ہم میں ان کو اپنے تابع اور اپنے قبضے میں کر بیچی قدرت نہیں ہے۔ جانوروں پر سواری کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے یعنی سبحن الذی سخر لنا هذا وما کننا له مقرنین ۵ وانا الی ربنا المنقلبون ۵ وانا الی ربنا المنقلبون۔ یہ سب کچھ اللہ نے اس لئے پیدا کیا ہے، تاکہ تم ان کو دیکھو اور ان میں غور و فکر کرو اور سمجھ لو کہ سب کچھ کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اور آخر کار سب اللہ کی طرف رجوع کر نیوالے ہیں اور قیامت کے دن اس کی عدالت میں حاضر ہونے والے ہیں۔ اس سمورت میں دو دعویٰ مذکور ہیں اول یہ کہ متصرف و کار ساز اور خالق کائنات اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نائب نہیں۔ یہاں تک ایک دعویٰ ثابت ہو گیا کہ سب کچھ پیدا کر نیوالا اور سب کچھ کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پہلا جزء مشرکین کے اعتراف سے اور دوسرا جزء دلیل عقلی پر لائی گئی تنویر سے دوسرا دعویٰ آگے دلائل نقلیہ سے ثابت کیا جائیگا **۱۳** وجعلوا لہ - تا - عاقبة المکذبین ۵ شکوئی ہے مشرکین کے اعتراف (دلیل عقلی) سے اور پھر دلیل پر تنویر سے ثابت ہو گیا کہ ہر چیز کا خالق اور سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اب مشرکین مکہ پر شکوئی کیا گیا جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور اس کے نائب متصرف مانتے تھے۔ جزء ۱۱ و لدا ولد کو جزء سے تعبیر کیا گیا اور مراد اس سے نائب متصرف ہے نہ کہ حقیقی ولد جیسا کہ کئی جگہوں میں اس مضمون کو استخا ذ ولد بیٹا بنا لینا) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی قالوا الملائکۃ بنات اللہ (مدارک ج ۳ ص ۸۷) یا جزء کے معنی برابر اور ہمسرے ہیں۔ امام قتادہ فرماتے ہیں جزء سے معبود غیر اللہ مراد ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اس اعتراف کے باوجود کہ ساری کائنات کا خالق اللہ ہے، پھر بھی مشرکین اس کی مخلوق کو اور اس کے بندوں کو اسکی عبادت و تعظیم میں اور اسکی صفات میں اسکا شریک بناتے ہیں۔ جزء ۱۱ اى عدلا؟ عن قتادة یعنی ما عبد من دون الله عز وجل (قرطبی ج ۱ ص ۶۹) وقال قتادة جزء ۱۱ اى سدا (بحر ج ۸ ص ۸) بیشک انسان نہایت ہی ناشکر گزار ہے اور اسکی ناشکر گزاری بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو اور ساری کائنات کے بادشاہ کو بھی اپنی صفات میں بیگانہ اور وحدہ لا شریک نہ نہیں مانتا اور العیاذ باللہ اسے نابین کا محتاج سمجھتا ہے **۱۴** امر اتخذ مما یخلف (الآیۃ) استفہام انکاری ہے برائے تعجب۔ کیا تمہارے خیال باطل کے مطابق اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کر لیں اور بیٹیوں کو تمہارے لئے مختص کر دیا ہے۔ یہ مشرکین کی جہالت و سرکشی پر اظہار تعجب ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی چیز (بیٹیوں) کی نسبت کی جسے وہ خود نہایت ہی حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں و اذا بشر احدہم الخ یہ انکی حماقت و جہالت کا مزید بیان ہے۔ ضرب اى جعل، مثلاً اى صفة او حالاً۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یا مثلاً بمعنی شبہا ہے۔ اى بالجس الذی جعلہ، لہ مثلاً اى شبہا (مدارک ج ۳ ص ۸۸) اور ان مشرکین کا اپنا حال یہ ہے کہ جس جنس (اناث) کو انہوں نے خداوند تعالیٰ کے مماثل و مشابہ قرار دیا ہے اور اس کی طرف جس کی نسبت کی ہے جب وہ ان میں سے کسی کے گھر آوارہ ہو اور اسے یہ خبر ملے کہ اس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو حزن و ملال اور تأسف و ندامت سے اس کا چہرہ اتر جاتا اور وہ غم و اندوہ میں ڈوب جاتا ہے **۱۵** او من ینشأ فی الحلیۃ (الآیۃ) یہ بھی مشرکین کے قول کی مزید شاعت و قباحت کا بیان ہے۔ کیا انہوں نے اس جنس کو خدا کی طرف منسوب کیا ہے جس کی نشوونما زلیوڑوں میں ہوتی ہے یعنی بیٹیاں اور یہ ان کے نازک اور ضعیف ہونے کی دلیل ہے اور لڑائی جھگڑے میں وہ اپنے مدعا پر واضح دلیل اور روشن برہان پیش نہیں کر سکتیں یہ ان کے عقلی اور ذہنی نقصان کی علامت ہے۔ مشرکین کا یہ قول کس قدر قبیح اور گستاخانہ ہے کہ انہوں نے ایک انخس و اذل جنس کو خدا کی طرف منسوب کیا اور اسے خدا کا نائب متصرف ٹھہرایا **۱۶** وجعلوا لہ الملائکۃ (الآیۃ) یہ اعادہ ہے اور وجعلوا لہ من عبادہ جزء ۱۱ ک، تفسیر ہے۔ ان ظالموں نے فرشتوں کے بارے میں یہ کہا کہ وہ خدا کی بیٹیاں ہیں، حالانکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور عبادت گزار بندے ہیں۔ بندگی

اور فرزند ہی میں تضاد واضح ہے جو بندہ ہو وہ فرزند اور ولد نہیں ہو سکتا۔ نیز جو خود ہر وقت اللہ کی عبادت و اطاعت میں لگا رہے وہ اس لائق نہیں ہو سکتا کہ اسے خدا کا نائب سمجھا جائے اور اسکی عبادت کی جائے۔ والعباد جمع عبد وهو الزم فی الحجاج مع اهل العناد لتضاد بین العبودیۃ والولاد (مدارک ج ۲ ص ۸۸) و ذکر العباد مدح لهم، ای کیف عبد وامن هو فی نہایت العبادۃ (قرطبی ج ۱۶ ص ۷۳) اشہد واخلقہم الخ کیا فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہ وہاں حاضر اور موجود تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے ان کے اناث ہونے کا مشاہدہ کیا ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے، لیکن وہ ظن و تخمین سے ایک بات کہے جا رہے ہیں جس پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

فرشتوں کے بارے میں انکا یہ بیان کہ وہ اناث (عورتیں) ہیں لکھا جا چکا ہے اور قیامت کے دن ان سے اس پر باز پرس ہوگی۔ تیخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے ۱۱ و قالوا لوشاء۔ یہ شکوی ہے۔ جب مشرکین لاجواب ہو جاتے ہیں تو مشیت خداوندی کی آڑ لیتے ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم فرشتوں کی عبادت نہ کرتے اور انھیں خدا کے نائب نہ بناتے۔ یعنی اگر اللہ چاہتا تو ہمیں اس سے زبردستی روک دیتا جب وہ ہمارے اور انکی عبادت کے درمیان حائل نہیں ہوا، تو معلوم ہوا کہ وہ اس پر خوش ہے مالہم بذلک من علم الخ یہ جواب شکوی ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اسکا ارادہ کسی فعل کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا، کیونکہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ حسن و قبیح اور خیر و شر سب اس کے ارادے ہی سے ہو رہا ہے اس کے ارادے کے بغیر تو پتہ بھی نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے اور دلائل النفس و آفاق سے حق و باطل کو واضح کر کے ہر انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے دونوں میں سے ایک کو منتخب کر لے تاکہ امتحان و ابتلاء کا تقاضا پورا ہو، لیکن اسکی رضا اور خوشنودی صرف نیک کاموں ہی سے متعلق ہے۔ باقی رہا کسی فعل کے جواز کی دلیل کا سوال، تو دلیل، عقل و نقل اور وحی ہی سے پیش کی جا سکتی ہے۔ اور ان مشرکین کے پاس شرک کے حق میں ان تینوں دلیلوں میں سے کوئی بھی دلیل موجود نہیں۔ مالہم بذلک من علم الخ اس میں دلیل عقلی کی نفی کی گئی ہے کہ ان کے پاس فرشتوں کے معبود اور نائب خدا ہونے پر

۱۱ متعلق شکوی
تعبیر لوشاء تیخویف
۱۲ زبوی

۱۳ تیخویف زبوی
۱۴ پہلی دلیل نقلی
تفصیل ۱۱

بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ

انہوں نے اسکو مضبوط پکڑ رکھا ہے بلکہ کہتے ہیں ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو ایک

أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَا

راہ پر اور ہم انہی کے قدموں پر ہیں راہ پائے ہوئے اور اسی طرح جس کی کو

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرًا ۚ قَالَ

تلہ بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گاؤں میں سو کہنے لگے

مُتْرَفُوہَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ

وہاں کے خوش حال لوگ ہم نے تو پایا اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر اور ہم انہی کے

آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾ قَالَ أَوْ لَوْ جِئْتُمْ بِآهْدَءِ

قدموں پر چلتے ہیں وہ بولا اور جو میں لا دوں تم کو اس سے زیادہ سوجھ کی

مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ

راہ جس پر تم نے پایا اپنے باپ دادوں کو تو یہی کہنے لگے ہم تمہارا لایا ہوا

بِهِ كُفْرًا ۚ فَانقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ

نہیں مانیں گے پھر ہم نے ان سے بدل لیا تلہ سو دیکھ لے کیا ہوا

عَاقِبَةُ الْمُكذِبِينَ ﴿۲۴﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ لِأَبِيہٗ

انجام جھٹلانے والوں کا اور جب کہا ابراہیم نے تلہ اپنے باپ کو

وَقَوْمِہٖ إِنِّیۡ بَرّٖءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۲۵﴾ إِلَّا الَّذِیۡ

اور اس کی قوم کو میں الگ ہوں ان چیزوں سے جو تم پوجتے ہو مگر جس نے

فَطَرَنیۡ فَإِنَّہٗ سَیہْدِیۡنِیۡ ﴿۲۶﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِیَةً

مجھ کو بنایا سو وہ مجھ کو راہ سجھائے گا اور یہی بات تلہ پیچھے چھوڑ گیا

فِی عَاقِبِہٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُمْ هَؤُلَاءِ وَ

اپنی اولاد میں تاکہ وہ رجوع رہیں اور کوئی نہیں پر میں نے برتنے دیا تلہ انکو اور

مائل ۶

کوئی عقلی دلیل موجود نہیں، وہ جو کچھ کہتے ہیں محض شکل اور تخمین ہی سے کہتے ہیں۔ ای یقولون قولاً باطلاً بالظن و التخمین (مظہری ج ۸ ص ۳۴۳) ۱۱

موضع قرآن کا یعنی بہتر ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ یہاں یہ قصد اس پر کہا کہ تمہارے پیشوانے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوڑ دی تم بھی وہی کرو

فتح الرحمن ۱۱ یعنی انبیاء و اولیاء در اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام پیداشدند ۱۲

سے تمسک کر کے وہ فرشتوں کو معبود ٹھہرتے ہوں۔ بان یعبدا واغیر اللہ تعالیٰ وینسبوا الیہ الولد (جامع البیان ص ۴۶) بل قالوا الخ دلیل عقلی اور نقلی کی نفی کے بعد دلیل وحی خود بخود منتفی ہو جاتی ہے، کیونکہ وحی ربانی بھی ان کے خلاف ہے۔ اس لئے ہر طرف سے لاجواب ہو کر وہ کہتے ہیں ہمارے پاس عقل و نقل اور وحی کی تو کوئی دلیل نہیں جس کا تم مطالبہ کرتے ہو، بلکہ ہم نے یہ عقیدہ اور عمل اپنے باپ دادا سے اخذ کیا ہے۔ ہم نے ان کو اسی دین اور طریقہ پر پایا ہے وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی عبادت و تعظیم بجالاتے تھے اور ان کو نائب خدا اور عند اللہ شفیع غالب سمجھتے تھے، اس لئے ہم بھی، آنکھیں بند کر کے ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ۱۶ وکذک ما ارسلنا الیہ (یہ متعلق بہ شکوی ہے اور تخولیف دنیوی کی تمہید ہے۔ گذشتہ امتوں کا حال بعینہ مشرکین مکہ کی طرح ہے کہ ان کے پاس جو بھی اللہ کی طرف سے اللہ کی توحید کا داعی آیا، اسے یہی جواب دیا گیا۔ جب اللہ کا پیغمبر انھیں توحید کی دعوت دیتا اور اس کے عذاب سے ڈراتا، تو دولت و طاقت کے لئے میں مست، سرکش اور معاند طبقہ ان کی دعوت کے جواب میں کہتا: تیری بات تو ہم ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں، ہم نے اپنے باپ دادا کو جس دین اور طریقہ پر پایا ہے ہم اسی کی پیروی کرینگے اور اسی راہ پر گامزن رہیں گے۔ قل ادلو جنتکم۔ اس کے جواب میں پیغمبر علیہ السلام انھیں کہتے: میں تمہارے سامنے ایک ایسا دین پیش کر رہا ہوں جو تمہارے باپ دادا کے دین سے اچھا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت و رہنمائی کے عین مطابق ہے، تو کیا پھر بھی تم اس کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کے چھوٹے دین ہی کو مانو گے؟ تو اس کے جواب میں مشرکین نہایت سرکشی اور بیباکی سے کہتے جو دین تم لیجو آئے ہو اس کو ہم کسی حال میں بھی نہیں مانیں گے اور اسکا تو ہم انکار ہی کرینگے۔

۱۷ فانتم منا منہم (الایۃ) یہ تخولیف دنیوی ہے۔ جب ان کفار و مشرکین نے عناد و تعنت اور سرکشی کی انتہا کر دی، دعوت توحید کو ٹھکرایا۔ انبیاء علیہم السلام کو ایذا دی اور انکا مسخر اڑایا، تو ہم نے گوناگون مصائب و آفات سے اور مختلف انواع عذاب سے دنیا ہی میں ان کو تہس نہس کر کے ان سے انتقام لے لیا۔ اب دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ مشرکین قریش کو بھی اس قسم کے انجام سے ڈرنا چاہیے۔ اور آپ کو ان کی تکذیب کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ اس میں آپ کیلئے ایک گونہ تسلی ہے۔ تسلیۃ لدصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارشاد الی عدم الاکثرات بتکذیب قومہ ایابہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (روح ج ۲۵ ص ۶۶)

۱۸ واذ قال ابراہیم۔ پہلی دلیل نقلی تفصیلی از حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (الذی میں استثناء منقطع ہے (مدارک و بحر) حضرت ابراہیم علیہ السلام جو جد الانبیاء اور مشرکین قریش کے جد اعلیٰ تھے ان کی تعلیم یہ تھی کہ انہوں نے اپنے باپ آذر اور اپنی قوم کے سامنے واشکاف الفاظ میں اعلان فرما دیا تھا کہ تم جن معبودان باطلہ کی عبادت و تعظیم بجالاتے ہو اور جنہیں حاجات و مشکلات میں غائبانہ پکارتے ہو، میں ان سب سے سخت بیزار ہوں۔ البتہ وہ ذات پاک جس نے مجھے پیدا کیا ہے میں اسی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی ہی کو حاجات میں پکارتا ہوں۔ وہی مجھے اس ہدایت پر قائم رکھے جو ہے۔ سیہدین میں سین تاکید کے لئے ہے، استقبال کے لئے نہیں (روح)۔ یہ ہدین ای یثبت علی الہدایۃ (مدارک)

۱۹ وجعلها کلمۃ (الایۃ) ضمیر مؤنث کلمۃ توحید یا دعوت توحید سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے توحید کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں دوام و بقا عطا فرمایا کہ ان کی اولاد میں توحید باقی رہے گی اور ان کی اولاد میں انبیاء اور علماء ہوتے رہیں گے جو توحید کی تبلیغ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جائے گی، لیکن توحید کی دعوت و تبلیغ کا کام علماء کے ذریعے سے قیامت تک جاری رہے گا، تاکہ شرک کرنیوالے ان کی دعوت و تبلیغ سے متاثر ہو کر شرک سے باز آجائیں۔ والضمیر المنصوب لکلمۃ التوحید اعنی لا الہ الا اللہ کما روی عن قتادۃ و مجاہد و السدی (روح ج ۲۵ ص ۶۶)۔ فے عقبہ ای فے ذریعہ فلا یزال فیہم من یوحدا اللہ ویدعو الی توحیدہ (بحر ج ۸ ص ۱۲)

۲۰ بل متعت هؤلاء۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں توحید کو اللہ تعالیٰ نے قائم و دائم کر دیا تو پھر یہ مشرکین مکہ جو ان کی اولاد میں سے ہیں، یہ کیونکر مشرک ہو گئے؟ کیا توحید کے بائے میں ان کے دلوں میں شبہات ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا کہ توحید پر ایسے واضح اور روشن دلائل قائم ہو جانے کے بعد کوئی جائے شبہ ہی ہے۔ قرآن تمام شبہات کو دور کرتا ہے بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے مال و متاع اور ساز و سامان سے مالا مال کر دیا اور وہ دنیوی عیش اور لذت میں محو ہو کر توحید سے منحرف ہو گئے یہاں تک کہ اب پھر ان کے پاس حق (قرآن) کی دعوت پہنچ گئی اور توحید کو واضح اور روشن کرنے والا پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگیا۔ آپ اسی دعوت ابراہیمیہ کو لے کر آئے ہیں۔ الحق ای القرآن ورسول ای محمد علیہ السلام (مدارک ج ۲ ص ۸۹) ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالتوحید والاسلام الذی هو اصل دین ابراہیم وهو الکلمۃ التي بقاها اللہ فی عقبہ (رقیبی ج ۱۶ ص ۸۲) ولما جاءهم الحق الخ اور جب قرآن آگیا جو انھیں خواب غفلت سے بیدار کرنے والا اور دعوت توحید کا حامل ہے، تو تحقیر و عناد کے لہجے میں کہنے لگے یہ توحید ہے۔ اور ہم اسے نہیں مانتے۔

أَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿۲۱﴾ وَ

ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ پہنچا ان کے پاس دین سچا اور رسول کھول کر سنا لینے والا اور

لَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ

جب پہنچا ان کے پاس سچا دین کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اس کو

كُفْرُونَ ﴿۲۲﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ

نہ مانیں گے اور کہتے ہیں کیوں نہ اترا لے یہ قرآن کسی

رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿۲۳﴾ أَهَمْ يَقْسِمُونَ

بڑے بڑے لوگوں ان دونوں بستیوں میں کے خدا کا کیا وہ بانٹتے ہیں

رَحْمَتَ رَبِّكَ طَنَحْنُ قَسْمًا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ

تیرے رب کی رحمت کو ہم نے بانٹ دی ہے ان میں روزی ان کی دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ

میں اور بلند کر دیں درجے بعض کے بعض پر کہ ٹھہرا جائے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَخِرَ بِنَاؤِ وَرَحْمَتِ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

ایک دوسرے کو خدمت گزار بنا اور تیرے رب کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے

يَجْمَعُونَ ﴿۲۴﴾ وَلَوْ لَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

جو سمیٹتے ہیں یا اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ملے ہو جائیں ایک دین پر

لَجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِيُؤْتِيَهُمْ سُقْفًا مِّن

لوہم دیتے ان لوگوں کو جو منکر ہیں رحمن سے ان کے گھروں کے واسطے چھت

فُضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۲۵﴾ وَلِيُؤْتِيَهُمُ آبِوَابًا

چاندی کی اور بیڑھیال جن پر چڑھیں اور ان کے گھروں کے واسطے دروازے

وَسُرُرًا عَلَيْهِهَا يَتَّكُونَ ﴿۲۶﴾ وَزَخْرَفًا وَإِنْ كُلُّ ذَلِكَ

اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں اور سولے کے اور یہ سب کچھ نہیں ہے

منزل ۶

۲۱ وقالوا لولا نزل - یہ شکوی ہے۔ یہ مشرکین کی جہالت اور ان کے عناد و انکار کی ایک اور طرح ہے۔ وہ اپنی جہالت و نادانی سے یہ سمجھتے تھے کہ اول تو کوئی بشر پیغمبر معہی نہیں سکتا اور اگر اللہ کو یہی منظور رہتا کہ وہ کسی انسان و بشر ہی کو یہ رتبہ عطا فرمائے، تو اس کے لئے کوئی ایسا آدمی منتخب ہونا چاہئے جو دنیوی اعتبار سے بہت بڑا آدمی ہو یعنی اس کے پاس دولت زیادہ ہو اور وہ دنیوی شان و شوکت اور وجاہت میں سب پر فائق ہو۔ اس لئے یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیوں نازل ہوا جس کے پاس دولت ہے نہ جاہ و مال اور مکہ و طائف دونوں شہروں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا؟ اھم یقسمون۔ یہ جواب شکوی ہے

لیتخذ میں لام برائے عاقبت ہے۔ یعنی دنیا میں ان کی روزی تو ہمارے ہاتھ میں ہے اور روزی کی یہ تقسیم ہم ہی نے کی کسی کو زیادہ اور کسی کو کم تاکہ ہم امتحان لیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مالدار اس امتحان میں ناکام رہے اور بجائے اللہ کا شکر کرنے کے غریبوں اور مسکینوں کا مذاق اڑانے لگے۔ ان کی روزی تو میرے قبضے میں ہے، تو کیا میری رحمت جس کا فرد اعلیٰ نبوت ہے ان کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اسے تقسیم کریں اور جسے چاہیں دیدیں۔ استفہام انکاری ہے ان کا یہ خیال باطل ہے جس طرح روزی اور تمام خزانہ رحمت اس کے اپنے ہی قبضے میں ہیں اسی طرح نبوت بھی اس کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے محض اپنی رحمت سے نبوت کیلئے منتخب فرمائے تائید:-

اللہ اعلم حثیث يجعل مسالته (الغمام، ۱۵ ع، المراد بها النبوة و هو الانسب كما قيل و عليه اكثر المقسمين (روح ج ۲۵ ص ۷۸) و مساحمة سہل خیر مما یجمعون اور اللہ کی رحمت و برکت، ایمان اور توفیق ہدایت اور جنت دنیا کے مال و متاع سے کہیں زیادہ بہتر ہے ۲۲ ولولا ان یکون۔ یہ قالوا لولا نزل هذا القرآن الخ (شکوی) سے متعلق ہے امة واحده سے امت کافہ مراد ہے لولا کس اھة ان یجتمعوا علی الکفر ویطبقوا علیہ (مدارک ج ۴ ص ۹۰) سقفا، چھتیں یہ سقف کی جمع ہے۔ معارج بیڑھیال، سرسرا، سریر کی جمع ہے بمعنی چارپائی، پلنگ۔ زخرف سونا الزخرف هنا الذہب عن ابن عباس وغیرہ (قرطبی ج ۱ ص ۸۷) اور زخرفا فعل محذوف کا مفعول ہے۔ اسی و لاعطینا ہم زخرفا قالہ الشیخ رحمہ اللہ

استفہام انکاری ہے
سب سے بڑا
سب سے بڑا
سب سے بڑا

تعالیٰ ان آیتوں میں دولت دنیا کی قلت و حقارت کا بیان ہے جس پر مغرور ہو کر مشرکین کہتے ہیں کہ وحی ان پر کیوں نازل نہ ہوئی، حالانکہ دنیا کی دولت اور زور و جواہر آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے قدر اور تپتھ ہے۔ سونا چاندی اور دنیوی زینت و آرائش ہمارے نزدیک اس قدر حقیر اور بے قدر ہے کہ اگر یہ بات موضح قرآن کا یعنی مکہ اور طائف کے کسی سردار پرٹ یعنی اللہ نے روزی دنیا کی تو ان کی تجویز پر نہیں بانٹی، پیغمبر کیوں کر دے ان کی تجویز پر۔

فتح الرحمن ۱ یعنی مکہ از متمولان مکہ و طائف ۱۲ و ۲ یعنی چشم حقارت ننگرد ۱۲۔

نہ ہوتی کہ لوگ کافروں کو عیش و تنعم میں دیکھ کر سب کفر ہی پر جمع ہو جائیں گے، تو ہم کافروں پر سونا چاندی بارش کی طرح برسائیتے، ان کے گھروں کی چھتیں، اور چھتوں پر چڑھنے کی سیڑھیاں، ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے پلنگ غرضیکہ ہر چیز چاندی کی ہوتی اور انھیں ہم سونا بھی اس قدر عطا کر دیتے کہ وہ چاہتے تو یہ تمام چیزیں سونے کی بنا لیتے۔ حاصل یہ ہے کہ اگر سب لوگوں کے کفر پر جمع ہو جانے کا احتمال نہ ہوتا تو یہ حقیر اور ناچیز دولت دنیا بدترین مخلوق (کفار و مشرکین) پر ہر لحاظ سے مکمل طور پر وسیع کر دیتا، لیکن اسی وجہ سے کفار پر کامل توسیع نہیں کی گئی۔ استیناف مبین لحقارۃ امتناع

لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

مگر برتنا ۳۲ دنیا کی زندگی کا اور آخرت تیرے رب کے یہاں

لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِضْ

اپنی کیلئے جوڑنے ہیں اور جو کوئی انھیں چلنے سے رحمن کی یاد سے ہم اس پر مقرر کر

لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ

دیں ایک شیطان پھر وہ ہے اس کا ساتھی اور وہ انکو روکنے رہے ہیں راہ

السَّبِيلِ وَيَجْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۳۷﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا

سے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب آجائے

قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْبَشْرِ قَيْنِ فَبِئْسَ

کہے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا

الْقَرِينِ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَنْفَعَكَ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ

ساتھی ہے مگر اور کچھ فائدہ نہیں تم کو آج کے دن جبکہ تم ظالم ٹھہرے اس بات سے

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۹﴾ أَفَأَنْتَ تَسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ

کہ تم عذاب میں شامل ہو مگر سو کیا تو سائے کا سنے بہروں کو یا

تَهْدِي الْأَعْمَىٰ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۴۰﴾ فَأَمَّا

بجھائے گا اندھوں کو اور صرغ قطعی میں بھٹکتوں کو پھر کہی

بِذُہَبٍ نَّيِّرٍ فَآبًا مِنْهُمْ مُنْتَفِعُونَ ﴿۴۱﴾ أَوْ نَرِيكَ

ہم تجھکو یہاں سے سونے لے لیا میں تو ہم کو ان سے بدلا لینا ہے یا تجھ کو دکھا دیں

الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَسْقِ

جو ان سے وعدہ ٹھہرایا ہے تو یہ ہمارے بس میں ہیں سو تو مقبوضات

بِالَّذِي أَوْحَىٰ إِلَيْكَ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾

پکڑے وہ اسی کو جو تجھ کو حکم پہنچا تو ہے بے شک سیدھی راہ پر

الدنيا ودناءة قدارة عند الله عزوجل، والمعنى ان حقارة شأنه بحيث لولا كراهة ان مجتمع الناس على الكفر ويطبقتوا عليه لا عطيناه على اتم وجه من هوشر الخلائق وادناهم منزلة فكذا هة الاجتماع على الكفر هي المانعة من تمتيع كل كافر والبسط عليه دروج ۲۵ ص ۷۹) وان كل ذلك (الآية) بما قبله كاشمرا ہے۔ ان نافية اور لما بمعنى الا ہے۔

(مخرج ۸ ص ۱۵) یہ سب کچھ چند روزہ دنیوی زندگی کی فانی متاع اور ایک عارضی نفع ہے اور دار آخرت کی دائمی اور لازوال نعمتیں ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جنہوں نے تقویٰ کو اپنا شعار بنایا۔ شرک اور تمام معاصی سے اجتناب کیا اور امر الہی کی تعمیل میں سرگرم ہے ۳۷) ومن یعش۔ یہ زجر مع تخریفات اخروی ہے اور مشرکین کے زمانے کی وجہ کا بیان ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر اللہ کے قرآن سے اندھا بن جائے اور محض ضد عناد کی وجہ سے اس کا انکار کرے، تو ہم اس کو قبول حق کی صلاحیت سلب کر لیتے ہیں اور شیاطین کو ان پر مسلط کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے اور انھیں راہ توحید سے گمراہ کرتے ہیں مختلف جیلوں سے اور جھوٹی آرزوئیں دلا کر انھیں غیر اللہ کی عبادت اور پکار پر کساتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔ حتیٰ اذا جاءنا الخ یعنی اب تو مشرکین آنکھیں بند کر کے شیاطین کی پیروی کر رہے ہیں اور حق کو نہیں مانتے اور اللہ کی توحید سے اعراض کرتے ہوئے اس کے لئے ناسب تجویز کرتے ہیں، لیکن

جب قیامت کے دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی، تو ہر کافر اپنے شیطان قرین سے کہیں گے کاش دنیا میں، میں تیرا منہ بھی نہ دیکھتا، میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو کیسا ہی بدترین ساتھی تھا۔ تو نے مجھے گمراہ کر کے میری عاقبت برباد کر دی ۳۵) ولن ینفعلکم (الآیۃ) اذ ظلمتم، مضمر جملہ کی علت ہے اور جملہ کے درمیان واقع ہے۔ اور انکم فی العذاب مشترکون جملہ بتاویل مفرد، لن ینفعلکم کافاعل ہے۔ (مدارک) قیامت کے دن مشرکین موضوع قرآن کا یعنی کافر کو اللہ نے پیدا کیا۔ کہیں تو اس کو آرام ہے۔ آخرت میں تو عذاب دنیا ہی میں آرام ملتا۔ مگر ایسا ہو تو سب وہی کفر پکڑ لیں۔ یعنی دنیا میں شیطان کے مشورے پر چلتا ہے اور وہاں اسکی صحبت سے بچتا ہے گا اس طرح کا ساتھی کسی کو جن ملتا ہے۔ کسی کو آدمی۔ یعنی کافر کہیں گے خوب ہو کہ انہوں نے ہمیں عذاب میں ڈلوایا۔ یہی نہ بچے۔ لیکن اس کو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑ گیا۔

۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳

اور آپ کی قوم کے لئے ایک بہت بڑا شرف ہے کیونکہ یہ قرآن ان کی زبان میں اور انہی میں سے ایک فرد پر نازل ہوا ہے۔ اس لئے انہیں چاہیے کہ وہ اسکو مان لیں تاکہ دنیا و آخرت میں اسکی برکات سے بہرہ یاب ہو سکیں۔ یہ قرآن آپ کے لئے اور آپکی قوم کے لئے پسند و نصیحت اور صحیفہ موعظت ہے جو تمام بنیادی عقائد اور ضروری شرائع و احکام پر مشتمل ہے۔ قیامت کے دن قرآن کے بارے میں تم سب سے سوال ہوگا کہ تم نے اس سے کیا برتاؤ کیا، اس پر عمل کرنے کا حق ادا کیا یا نہیں؟ یعنی القرآن شرف لك و لغومك من قریش، اذ نزل بلغتهم و علی سرجل منهم (قرطبی ج ۶ ص ۵۳) قال الحسن القوم هنا امنه و المعنى و انه لتذكرة و موعظة (بجرج ۸ ص ۱۸)

۲۹ و سئل من ارسلنا (الآية) دليل نقلی تفصیلی کے بعد یہ دلیل نقلی اجمالی ہے از جملہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ یعنی اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تو تم نے سُن لیا کہ وہ توحید کے بہت بڑے داعی تھے۔ اب یہ بتاؤ کیا دیگر انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی کو ہم نے غیر اللہ کی عبادت اور پیکار کا حکم دیا تھا؟ یعنی ہم نے تو اسکا حکم نہیں دیا تھا پھر تم نے یہ مسئلہ کہاں سے نکال لیا؟ انبیاء علیہم السلام سے سوال کرنے سے حقیقتہً سوال کرنا مراد نہیں، بلکہ مجازاً ان سے سوال کرنا مراد ہے جسکی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ ان کی اصلی اور غیر محرف کتابوں اور ان کے صحیفوں کی روشنی میں ان کے ادیان کی تحقیق و جستجو کرو۔ کیا ان میں کہیں غیر اللہ کی عبادت اور پیکار کا کوئی حکم یا جواز موجود ہے؟ لیس المراد بسؤال الرسل حقيقة السؤال ولكنه مجاز عن النظر في ادیانہم و الفحص عن ملأهم هل جاءت عبادة الاوثان قط في ملة من ملل الانبياء (مدارك ج ۳ ص ۹۱) دوم یہ کہ گذشتہ پیغمبروں کی امتوں اور ان کے انصاف پسند علماء (مومنین اہل کتاب) سے دریافت کیا کرو ان کے دینوں میں غیر اللہ کی عبادت اور پیکار کی اجازت ہے؟ وقال اكثر المفسرين معناه و اسئل اہم من ارسلنا من قبلك و علماء دینہم یعنی مؤمنی اہل کتاب و هذا قول ابن عباس في سائر الروایات و مجاهد وقتادة والضحاك و السدي و الحسن و المقاتلین (منظہ ج ۸ ص ۳۵۳) اس سے اہل بدعت کا استدلال باطل ہو گیا کہ اس آیت میں تمام انبیاء علیہم السلام سے سوال کرنے کا حکم ہے اور سوال اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ سب آپ کے پاس موجود ہوں تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حاضر و ناظر تھے۔ گذشتہ تفصیلی ذکر اس استدلال کا بطلان ظاہر ہے کیونکہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام سے حقیقتہً سوال کرنا مقصود نہیں بلکہ ان کی غیر محرف کتابوں اور ان کی امتوں کے حق پسند علماء سے تحقیق کرنا مقصود ہے۔

۳۰ و لقد ارسلنا موسیٰ۔ یہ دوسری دلیل نقلی تفصیلی ہے از موسیٰ علیہ السلام اور لولا نزل هذا القرآن الخ سے متعلق ہے۔ جس طرح مشرکین عرب آپ پر از راہ عناد و مکابروا اعتراض کرتے ہیں، اسی طرح کے اعتراضات فرعون نے موسیٰ علیہ السلام پر کئے تھے۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو دلائل و معجزات نے کر فرعون اور اس کے ارکان سلطنت کے پاس بھیجا، جب وہ ہماری آیات کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ ان کو دیکھتے ہی استہزاء و تمسخر کے انداز میں ہنسنے لگے اور معجزات کو جادو کہنے لگے و ما نریہم من آية الخ ہم نے ان کو ایک سے ایک بڑھ کر اپنے نشانات اور معجزات دکھائے اور انھیں مختلف اقسام عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ انکار و جود سے باز آجائیں۔ والمراد وصف الكل بالكبر كقولك سائت رجالا بعضهم افضل من بعض (بیضاوی)

۳۱ و قالوا يا ايها السحر (الآية) ان کے عناد و استکبار کی انتہا یعنی کہ جب وہ کسی عذاب میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادو گر کہہ کر پکارتے اور کہتے اپنے رب کو پکار کر وہ اپنا وعدہ پورا کرے کہ اگر یہ ایمان لے آئیں تو ان سے عذاب ہٹا لیا جائیگا۔ اس لئے اللہ سے دعا مانگ کہ اس عذاب کو ہٹالے تو ہم پختہ عہد کرتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئیں گے اور ہدایت قبول کر لینگے۔ اى بما اخبرنا عن عهدہ اليك انا ان امننا كشف عنا (المهندون) اى فيما يستقبل (قرطبی ج ۱۴ ص ۶۸) فلما كشفنا عنهم (الآية) یہ بار بار ان کی عہد شکنی کا بیان ہے۔ ہر عذاب کے بعد وہ موسیٰ علیہ السلام سے پختہ عہد کرتے کہ اگر یہ عذاب ہم سے اٹھا لیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے، لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ عذاب کو اٹھا لیتا تو وہ اپنا عہد پورا نہ کرتے اور ایمان لانے کے بجائے اپنے گذشتہ کفر و طغیان پر قائم رہتے۔ ينكثون ينقضون العهد بالايمن ولا يفون به (مدارك ج ۴ ص ۹۲)

۳۲ و نادى فرعون — تا — مقتربين ہ فرعون کے غرور و استکبار اور اسکی تعالیٰ کا بیان ہے۔ فرعون نے جب دیکھا کہ بار بار موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب ہٹ جاتا ہے، تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہیں اسکی قوم کے دلوں میں اسکی عظمت نہ پیٹھ جائے اور ان کے دل اس کی طرف مائل نہ ہو جائیں اس لئے اپنی ساری رعیت میں یہ اعلان کر دیا تاکہ اسکی حکومت و سلطنت اور شان و شوکت کا رعب قوم کے دلوں پر مضبوط ہو جائے۔ اور وہ موسیٰ علیہ السلام پر اسکو ترمجج دیں۔ میری قوم کے لوگو! کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں ملک مصر کا مطلق العنان حکمران ہوں اور یہ نہیں میرے حکم سے چل رہی ہیں۔ کیا میں جو اس وسیع سلطنت کا بادشاہ اور اس ملک میں پورے اختیارات کا مالک ہوں تمہارے لئے بہتر ہوں۔ یا یہ موسیٰ جو میرے مقابلہ میں نہایت حقیر اور ناچیز ہے اور اپنے مدعا پر واضح اور روشن حجت بھی پیش نہیں کر سکتا۔ یا صاف اور روانی سے بول بھی نہیں سکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں سولی سی لگنت باقی تھی لیکن فرعون نے مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے اور اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لئے ولا یجادیبین کہہ دیا۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مدعا پر واضح برہان نہیں لاسکتا اس صورت میں بھی یہ کلام محض عناد و مکابروہ پر مبنی ہے لایبین حجتہ الدالة علی صدقہ فیما یدعی (بجرج ۸ ص ۲۳)

أَفَلَا تَبْصُرُونَ ۝۵۱ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں بہتر ہوں یا اس شخص سے جس کو کچھ

مہینے اور سات نہیں بول سکتا ۝۵۲ فَلَوْلَا أَلْقَىٰ عَلَيْهِ آسُورَةٌ

عزت نہیں اور سات نہیں بول سکتا ۝۵۳ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلِكَةُ مُقْتَرِبِينَ ۝۵۴

سونے کے یا آتے اس کے ساتھ فرشتے پرابندہ کرتے

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاطَاعُوهُ ۝۵۵ فَسَقِينِ ۝۵۶ فَلَمَّا أَسْفَوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی ناکہ پھراسی کا کہنا مانا مقرر وہ تھے لوگ

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاطَاعُوهُ ۝۵۵ فَسَقِينِ ۝۵۶ فَلَمَّا أَسْفَوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

نا فرمان پھر جب ہم کو غرقہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلایا پھر ڈبو دیا ان

أَجْمَعِينَ ۝۵۷ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝۵۸

سب کو پھر کر ڈالا انکو گئے گزے اور ایک نظیر پھیلوں کے واسطے اور

لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

جب مثال لائے مریم کے بیٹے کی کہ وہ تیری قوم تیری اس سے

يَصِدُّونَ ۝۵۹ وَقَالُوا أَإِلهَتنا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ

چلانے لگتے ہیں وہ اور کہتے ہیں ہم سے معبود بہتر ہیں یا وہ یہ مثال جوڑا لیتے ہیں

لَكَ الْإِجْدَالُ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝۶۰ إِنَّ هُوَ إِلَّا

تجھ پر جو جھڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہیں جھڑالو وہ کیا ہے ایک

عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝۶۱

بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا اور کھڑا کر دیا اسکو بنی اسرائیل کے واسطے

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي السَّمٰوٰتِ

اور اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے فرشتے رہیں زمین میں

منزل ۶

۳۳ فَلَوْلَا أَلْقَىٰ عَلَيْهِ (الآیۃ) امام مجاہد فرماتے ہیں اس زمانے کا دستور تھا کہ جس شخص کو سرداری کیلئے منتخب کرتے اسے سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہناتے یہ چیز سیادت کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ فرعون نے کہا اگر واقعی اللہ نے موسیٰ کو رسالت کے لئے چنا ہے جیسا کہ اس کا خیال ہے تو یہ تو بہت بڑی سیادت ہے پھر اس کو اس کے خدا نے سونے کے کنگن کیوں نہیں پہناتے؟ گو باجو پیغمبر ہو اسے دنیوی شان و شوکت بھی حاصل ہونی چاہیے جیسا کہ مشرکین عرب کا خیال تھا کہ رسالت مگر اور طائف کے کسی بڑے رئیس کو ملنی چاہیے تھی۔ یا اگر وہ واقعی خدا کا رسول ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت ہر وقت اس کے ساتھ رہتی۔ وہ اسکی تصدیق کرتے اور اس کے مخالفوں کے مقابلے میں اسکی مدد کرتے مگر ۳۳ فاستخف قومہ فرعون نے اپنی قوم کو جاہل اور خفیف العقل پایا۔ اور انہیں گمراہی پر کسایا، تو ساری قوم اس کے پیچھے جبل پر بیٹھی وہ سب تھے ہی فاسق اور بدکردار اس لئے فوراً ہی انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس کے اشاروں پر بنا چنے لگے۔ استخف عقولہم فدعاهم الی الضلالة فاستجابوا لہ۔

(ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۰) فلما اسفونا انتقمنا۔ جب فرعون اور اس کی قوم نے عناد و مکابہ اور غرور و تکبر سے دعوت توحید کو ٹھکر کر دیا، ہم سے پیغمبر ہوئے علیہ السلام کو اور ایمان والوں کو ہونا گ اذیتیں پہنچا کر اور حق والوں کا مستحضر کر دیا، ہم سے غیرت و غضب کو دعوت دی تو ہم نے ان سب کو دریا میں غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔ فجعلنہم سلفاً (الآیۃ) اور ان کو بعد میں آئیولے کفار و مشرکین کے لئے قصہ پارینہ اور عبرت و موعظت کا ایک نمونہ اور ضرب المثل بنا دیا۔ تاکہ بعد میں آئیولے ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں یعنی جعلنا المتقدمین الماضین عبرة و موعظة لمن یحیی من بعدہم (غازن ج ۶ ص ۱۳۸) حدیثنا عجیب

الشان سائرا مسیرا المثل یضرب بہم الامثال ویقال مثلکم مثل قوم فرعون (مکرم ج ۳ ص ۹۲) ۳۵ ولما ضرب ابن مریم مثلاً تا من عذاب یوم الیم۔ یصدون یصحون و یضحکون (بحر، جلالین) یعنی شور مچاتے ہیں اور ہنستے ہیں۔ جب عیسیٰ ابن مریم کی مثال بیان کی جاتی ہے، تو آپ کی قوم یعنی مشرکین قریش مائے خوشی کے آپ سے باہر ہو جاتے ہیں ہنستے اور شور مچاتے ہیں۔ ان آیتوں کا ماقبل سے ربط چار طرح پر ہے۔

سب سے زیادہ مناسب شاہ ولی اللہ دہلوی کا قول ہے، کیونکہ اس کے مطابق اس آیت کا ماقبل سے ربط واضح تر ہے۔ وسئل من امرسلنا من موضع قرآن ۱۱ اس گرد و پیش کے ملکوں میں مصداق حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہ ہی اسی نے بنائی تھی۔ نیل دریا کا پانی اپنے باغ میں لایا تھا کاٹ کر وہ یہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ آپ کنگن پہناتا تھا جو ہر کے مکلف اور جس پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہنانا اور اس کے سامنے فوج کھڑی ہوتی تھی پر اباندہ کھڑے یعنی قرآن میں ان کا ذکر آئے تو اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو بھی خلق پوجتے ہیں انھیں کیوں خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہم سے پوجوں کو برا کہتے ہو۔

فتح الرحمن ۱۱ یعنی در زبان حضرت موسیٰ علیہ السلام کلفت بود ۱۲ و مترجم گوید بدین مسد کو پھکس غیر خدا بتعالیٰ مجنونیت مشرکان ایراد کردند کہ ترسیان عیسیٰ رومی پرستند و اگر وی نیز معبود بود راضی شدیم کہ آہہ ما با عیسیٰ باشند و گمان کردند کہ کجبت غالب آمدند خدا بتعالیٰ کشف شبہ فرمود واللہ اعلم ۱۲۔

فتح الرحمن ۱۱ یعنی در زبان حضرت موسیٰ علیہ السلام کلفت بود ۱۲ و مترجم گوید بدین مسد کو پھکس غیر خدا بتعالیٰ مجنونیت مشرکان ایراد کردند کہ ترسیان عیسیٰ رومی پرستند و اگر وی نیز معبود بود راضی شدیم کہ آہہ ما با عیسیٰ باشند و گمان کردند کہ کجبت غالب آمدند خدا بتعالیٰ کشف شبہ فرمود واللہ اعلم ۱۲۔

فتح الرحمن ۱۱ یعنی در زبان حضرت موسیٰ علیہ السلام کلفت بود ۱۲ و مترجم گوید بدین مسد کو پھکس غیر خدا بتعالیٰ مجنونیت مشرکان ایراد کردند کہ ترسیان عیسیٰ رومی پرستند و اگر وی نیز معبود بود راضی شدیم کہ آہہ ما با عیسیٰ باشند و گمان کردند کہ کجبت غالب آمدند خدا بتعالیٰ کشف شبہ فرمود واللہ اعلم ۱۲۔

قید کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت کی اجازت نہیں تھی، کیونکہ اللہ کے سوا کوئی معبود (لائیق عبادت) نہیں۔ اس پر مشرکین نے اعتراض کیا کہ نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہیں، اگر حقیقت میں وہ بھی عبادت کے لائق نہیں تھے، جیسا کہ ہمارے معبودوں کے بارے میں تم کہتے ہو تو ہم راضی ہیں کہ ہمارے معبود اور عیسیٰ (علیہ السلام) ایک ہی جگہ میں ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے شبہ کا ازالہ فرمایا (فتح الرحمن) جواب شبہ آگے آ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہیں دیا تھا، بعد میں باغیوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔ دوم یہ ہے کہ جب آیت انکہ

يَخْلَفُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِنَّهُ لَعَلُّ السَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
 تمہاری جگہ ف اور وہ نشان ہے قیامت کا لگے سو اس میں شک مت کرو
 وَأَتَّبِعُونَ هَذَا صِرَاطَ مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَصِدُّكُمْ
 اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہے ف اور نہ روک دے تم کو
 الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى
 شیطان وہ تمہارا دشمن ہے صریح اور جب آیا عیسیٰ علیہ
 بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلا بَيِّنَ لَكُمْ
 نشانیاں لے کر بولا میں لایا ہوں تمہارے پاس سچی باتیں اور بتلانے کو
 بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 بعضی وہ چیز جس میں تم جھگڑتے تھے سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو
 إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوا هَذَا صِرَاطَ
 بیشک اللہ جو ہے وہی ہے تمہارا اور رب تمہارا سو اسی کی بندگی کرو یہ ایک سیدھی
 مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۳﴾ فَأَخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ
 راہ ہے پھر پھٹ گئے کتنے فرقے ان کے بیچ سے سوڑا بی ہے
 لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْاَلِيمِ ﴿۲۵﴾ هَلْ
 گنہگاروں کو آفت سے دکھ والے دن کی قیامت ہے
 يَنْظُرُونَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا
 کہ راہ دیکھتے ہیں قیامت کی لگے کہ آکھڑی ہو ان پر اچانک اور ان کو
 يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا خَلَاءَ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 خبر بھی نہ ہو جتنے دوست ہیں اُس دن ایک دوسرے کے
 عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿۲۷﴾ يَعْبَادُ لَخَوْفِ عَلَيكُمْ الْيَوْمِ
 دشمن ہوں گے مگر جو لوگ ہیں ڈروالے ف اے بندو لگے میرے نہ ڈر ہے تم پر آج کے دن

وما تعبدون من دون الله حصب جهنم استعملها وار دونہ (انبیاء ۷۷) نازل ہوئی، تو عبد اللہ بن الزبیری نے کہا اگر یہ صحیح ہے کہ تمام معبود غیر اللہ سبھی جہنم میں جائیں گے، تو نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی اور یہود عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں، تو کیا وہ بھی دوزخ میں جائیں گے؟ اس تمثیل پر مشرکین بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام اور اگر عیسیٰ معبود ہونے کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے (عیاذ باللہ) تو ہمارے معبود اگر جہنم میں چلے گئے تو کوئی بات نہیں ہمیں منظور ہے اسی الہمتنا خیر عندک ام عیسیٰ علیہ السلام، فان کان فی الناس فلتکن الہمتنا معہ (بیضاوی) اس کا جواب سورہ انبیاء کی محولہ بالا آیات کے مفصل بعد ہی مذکور ہے کما صر ملاحظہ ہو تفسیر سورہ انبیاء ص ۲۵، حاشیہ (۷۱) مشرکین نے یہ تمثیل حق سمجھنے اور حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے نہیں بیان کی بلکہ محض جدال و مخالفت کی غرض سے بیان کی ہے اور یہ لوگ ہیں ہی نہایت جھگڑالو۔ ان هو الا عبد الخ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نہایت ہی عظیم المرتبت رفیع المنزلت بندے ہیں جن پر ہم نے بڑے بڑے احسانات کئے اور ان کو بغیر باپ پیدا کر کے بنی اسرائیل کے لئے ان کی ذات کو ایک عجوبہ روزگار اور ضرب المثل بنا دیا مگر اس کے باوجود وہ معبودیت کے مستحق نہیں تھے۔ فہو مرفوع المنزلة علی القدر لکن لیس له من استحقاق العبودية من نصیب (روح ج ۲۵ ص ۹۳) سو مشرکین کہتے ہم تو فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ہمارے معبود فرشتے ہیں۔ تو کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ؟ تو اگر وہ معبود اور ابن اللہ ہو سکتا ہے تو ہمارے معبود بطریق اولیٰ خدا

۱۲ - تراویح اذنی
 ۱۲ - تیسری دلیل نقلی تفصیلی
 ۱۲ - مع ازالہ شبہ
 ۱۲ - جواب سوال
 ۱۲ - تراویح اذنی
 ۱۲ -

کی بیٹیاں ہیں۔ الہمتنا الملائکة خیر ام عیسیٰ علیہ السلام فاذا جازان یعبد ویكون ابن اللہ کانت الہمتنا اولیٰ بذلک (بیضاوی) اس کا جواب دیا گیا کہ ولو نشاء لجعلنا (الایۃ) یعنی فرشتہ ہونا یا فرشتوں کے بعض آثار کا حامل ہونا تو معبود ہونے کی کوئی دلیل نہیں اگر ہم چاہیں تو تمہیں ہلاک کر کے زمین میں تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دیں منکم بدل لکم (مدارک) اس صورت میں یہ تحریف ذمیوی ہے یا اگر چاہیں تو تمہاری نسل سے فرشتے پیدا کر دیں۔ موضع قرآن موضع قرآن یعنی عیسیٰ میں آثار فرشتوں کے سے تھے اس سے معبود نہیں ہوتا ہم چاہیں تو تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کر دیں۔ ف حضرت عیسیٰ کا آنا نشان موضع قرآن قیامت کا ہے۔ ف یہود ان کے منکر ہوئے اور نصاریٰ قائل ہوئے۔ پھر نصاریٰ پیچھے کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بتا دیں کوئی خدا کو تین جگہ کوئی اور کچھ کہیں۔ ف اُس دن دوست سے دوست بھاگے گا کہ اس کے سبب سے کہیں میں نہ پکڑا جاؤں۔

میں ہے یعنی عیسیٰ میں آثار فرشتوں کے سے تھے، اس سے معبود نہیں ہوتا، اگرچاہیں تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں۔ لاجعلنا منکم ای الخلقنا منکم ای من الانس (منظہری ج ۸ ص ۳۵۹) فرشتے بھی چونکہ مخلوق ہی ہیں، اس لئے معبود نہیں ہو سکتے۔ چہاں شاہ عبدالقادر دہلوی فرماتے ہیں۔ مشرکین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ تم ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہو، لیکن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو ان کو خوبی سے یاد کرتے ہو حالانکہ لوگ (نصاری) ان کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا وہ تو توحید ہی کی تعلیم دیتے تھے اور قابلِ مذمت وہ معبود ہے جو اپنی عبادت آپ کرائے۔

۳۶ وانہ لعلم للساعة۔ یہ تخویفِ اخروی ہے۔ انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قیامت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جو عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانے میں نزولِ قربِ قیامت کی علامت ہے۔ وقال ابن عباس ومجاهد وقتادة والحسن والسدي والضحاك وابن زيد ای وان خروجها لعلم للساعة يدل على قرب قيامها اذ خروجها شرط من اشراطها وهونزوله من السماء في اخر الزمان (بحر ج ۸ ص ۲۵) قیامت میں شک مت کرو۔ وہ ضرور آتیوالی ہے اور میری شریعت اور میرے احکام کی پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ ہے یا واتبعون سے پہلے قل مقدر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اعلان کریں کہ توحید میں اور تمام شرائع میں میرا اتباع کرو یہی صراطِ مستقیم اور سیدھا راستہ ہے۔ واتبعون واتبعوا هدايا او شرعي (بہضادی) وقل لهم اتبعون على التوحيد هذا الذي امركم به صراط مستقيم (جلالین) واتبعون ای فی التوحيد وفيما بلغكم عن الله (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۴) اور دیکھنا شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، اس سے خبردار رہنا، کہیں وہ تم کو اس سیدھی راہ سے ہٹا کر شرک و ضلالت کی راہ پر نہ ڈال دے۔

۳۷ ولما جاء عيسى... هذا صراط مستقیم ہ تیسری دلیل نقلی تفصیلی از حضرت عیسیٰ علیہ السلام نیز جوابِ شبہہ مشرکین۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے پاس دلائل واضح اور معجزاتِ قاہرہ لے کر آئے، تو فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسی کتاب (انجیل) لے کر آیا ہوں جو علم و حکمت سے لبریز اور شریعہ و احکامِ الہیہ کی ترجمان ہے اور میں اس لئے آیا ہوں تاکہ تورات کے جن مسائل میں تم باہم مختلف ہو چکے ہو ان کو واضح کروں اور ان میں صحیح فیصلے سے تمہیں آگاہ کروں۔ بالحکمة ای الانجیل کما قال القشيري والماوردی (روح ج ۲۵ ص ۹۶) بالحکمة ای بالانجیل والشرايع (مدارک ج ۴ ص ۹۴) اس لئے اللہ سے ڈرو، میری مخالفت نہ کرو اور میری اطاعت کرو۔

۳۸ ان الله سبى (الآية) یہ مشرکین کے شبہہ کا جواب ہے۔ نیز یہ وہ حکم ہے جس میں انھوں نے بنی اسرائیل کو اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا۔ یہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کہ اللہ تعالیٰ میرا اور تم سب کا مالک و کارساز ہے۔ اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو اور حاجات میں ما فوق الاسباب صرف اسی کو پکارو، اس کی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ یہی صراطِ مستقیم اور سیدھی راہ ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی کو بھی اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا، بلکہ بعد میں مفسد اور گمراہ پادریوں نے ان کی عبادت کی اور لوگوں کو اس شرک کی تعلیم بھی دی۔ بیان لما امرهم بالطاعة فيه وهو اعتقاد التوحيد والتعبد بالشرائع (هذا) ای هذا التوحيد والتعبد بالشرائع (صراطِ مستقیم) لا يضل سالكه (روح ج ۲۵ ص ۹۴)

۳۹ فاختلفت الاحزاب (الآية) یہ ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا تو پھر انھیں کیوں پکارا گیا، تو جواب دیا گیا کہ ان کے رفع کے بعد ان کے متبعین میں اختلاف پڑ گیا اور وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور ان میں سے بعض فرقوں نے ان کو معبود بنا لیا تو ایسے ظالموں کے لئے دردناک عذاب سے ہلاکت و تباہی ہے۔

۴۰ هل ينظرون۔ یہ مشرکین قریش کے لئے تخویفِ اخروی ہے۔ یہ مشرکین ایمان نہیں لاتے۔ وہ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے۔ تمام مشرکین جو دنیا میں نہایت ہی گہرے دوست ہیں قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کو طعن و ملامت کریں گے۔ اور ہر ایک گمراہی کی ذمہ داری دوسرے پر ڈالے گا۔ يعادي بعضهم بعضا ويلعن بعضهم بعضا (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۹) البتہ ایمان والوں کی باہمی دوستی قائم رہے گی اور اس میں کوئی فرق رونما نہیں ہوگا۔ الا المتقين استثناء منقطع ہے اور لا بمعنی لکن ہے۔

۴۱ يعباد لا خوف۔ تا۔ تا۔ تا۔ بشارتِ اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن جب میدانِ حشر میں سب لوگ جمع ہوں گے تو سب پریشان اور گھبراتے ہوں گے اس وقت اللہ کی طرف سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ لے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم ہوگا۔ آج تم ہر قسم کے خوف و ہراس اور غم و اندوہ سے آزاد ہو۔ یہ اعلان سن کر کافر بھی اس کے امیدواروں میں شامل ہو جائیں گے اس کا دوسرا اعلان ہوگا۔ الذین امنوا بايتنا وكانوا مسلمين یعنی میرے وہ بندے خوف و غم سے آزاد ہیں جو دنیا میں میری وحدانیت اور تمام ایمانیات پر ایمان لائے اور میرے فرمانبردار رہے۔ یہ اعلان سن کر کفار مایوس ہو جائیں گے اور ایمان والے اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوں گے۔ اس وقت انہیں حکم

ہوگا۔ ادخلوا الجنة (الآیۃ) تم اور تمہاری مومن بیویاں خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (کبیر - خازن - مدارک) ﴿۴۲﴾ بطاف علیہم۔ جنت میں خورد و غلمان ان کی خدمت میں ہوں گے اور کھانے پینے کی اشیاء سونے کی پلیٹوں اور پیالوں میں انہیں پیش کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ انہیں جنت میں ہر وہ چیز میسر ہوگی جسکی ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوگی اور جس چیز کو دیکھنے کا ان کی آنکھوں کو شوق ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان پر موت آئیگی اور نہ جنت کی نعمتیں ہی فنا ہوں گی۔ اہل جنت سے کہا جائے گا دنیا میں جو تم نیک عمل کرتے رہے یہ جنت اور یہ تمام نعمتیں اسی وجہ سے تمہیں عطا ہوئیں۔ اس میں تمہارے لئے بے شمار انواع و اقسام کے میوے اور پھل ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گے خواہ کس قدر تم کھاؤ جس قدر تم کھاؤ گے اس سے لگے اور پیدا ہو جائیں گے۔ فاکہمۃ کثیرۃ بحسب الانواع والاصناف... وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینزع سماجل فی الجنة من شرھا الا نبت مثلاً ما مکا نہھا (ابوالسعود ج ۴ ص ۴۵۴) ﴿۴۳﴾ ان المجرمین۔ تا۔

الزخرف ۴۳

۱۱۰۸

الیہ ۲۵

وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۴۸﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

اور نہ تم غمگین ہو گے جو یقین لائے ہماری باتوں پر اور رہے

مُسْلِمِينَ ﴿۴۹﴾ ادخلوا الجنة أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

حکم بردار چلے جاؤ ہشت میں تم اور تمہاری عورتیں

مُخْبِرُونَ ﴿۵۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ

کہ تمہاری عزت کریں لئے پھریں گے ان کے پاس لکھ رکھیاں سونے کی اور

أَكْوَابٍ ﴿۵۱﴾ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

آب خورے اور وہاں ہے جو دل چاہے اور جس سے آنکھیں آرام پائیں

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۵۲﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے اور یہ وہی بہشت ہے جو

أُورِثْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

میراث پائی تم نے بدلے میں ان کاموں کے جو کرتے تھے تمہارے واسطے ان میں بہت

كثيرةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۵۴﴾ إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ

ہوے ہیں ان میں سے کھانے رہو و البتہ جو لوگ کہ گنہگار ہیں لکھ وہ دوزخ کے

جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿۵۵﴾ لَا يَفْتَرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ

عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ ہلکا ہوتا ہے ان پر سے اور وہ اسی میں پرے

مُبْلِسُونَ ﴿۵۶﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿۵۷﴾

ہیں آس ٹوٹے اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن تھے وہی بے انصاف

وَنَادُوا بِإِسْلِكَ لِيَقْضَ عَلَيْهِمْ وَعْدُكَ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ

اور پکاریں گے اے مالک کہیں ہم پر فیصلہ کرچکے تیرا رب وہ کہے گا تم کو ہمیشہ ہنا ہے

لَقَدْ جِئْتُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كُرْهُونَ ﴿۵۸﴾

لکھ ہم لائے ہیں تمہارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ اسی بات سے برا مانتے ہو

انکم مکشون ۵۰ یہ تحویف اخروی ہے۔ مشرکین جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے، جہنم کا عذاب نہ کبھی ختم ہوگا اور نہ اس میں کوئی تخفیف اور کمی ہی ہوگی اور وہ عذاب میں نجات سے مایوس ہو کر خاموش ہونگے جس طرح ایک آدمی مایوس اور ناامید ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔ واللبلس لیا لس المساکت سکوت یالس من فرج (کبیر ج ۴ ص ۴۵۵) اس دائمی عذاب میں مبتلا کر کے ہم نے ان پر کوئی زیادتی اور ان سے کوئی بے انصافی نہیں کی، بلکہ دنیا میں ہمارے احکام کی خلاف ورزی کر کے انہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ عذاب ان کے اپنے ہی گناہوں کی سزا ہے۔ جب وہ ہر طرف سے ناامید ہو جائیں گے تو خازن جہنم سے التجا کریں گے کہ اللہ کی بارگاہ میں درخواست کرے کہ وہ موت سے ہمارا خاتمہ کرے تاکہ ہم اس عذاب اور مصیبت سے بچ جائیں، تو وہ جواب دے گا کہ موت تمہیں نہیں آئیگی کیونکہ موت تو عذاب سے نجات کی ایک صورت ہے اور تمہارے لئے نجات نہیں ہے۔ انما لایفعلنا لانه نجاۃ ولا نجاۃ لکم (مہاجری ج ۲ ص ۲۵۹) ﴿۴۴﴾ لقد جئتمکم بالتقاف بسوئے اہل مکہ۔ ہم نے اپنا رسول تمہارے پاس حق و صداقت کا پیغام (توحید و شراعت دین) دے کر بھیجا ہے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے اور توحید اور خدائے واحد کی عبادت اور پکار کے مقابلے میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اما الحق المعهود الذی هو التوحید او القرآن فکلہم کارہون له مشمئزون منہ (ابوالسعود ج ۴ ص ۴۵۴)

تحویف اخروی

مع التفات بسوئے اہل مکہ

منزل ۶

صداقت کا پیغام (توحید و شراعت دین) دے کر بھیجا ہے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے اور توحید اور خدائے واحد کی عبادت اور پکار کے مقابلے میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اما الحق المعهود الذی هو التوحید او القرآن فکلہم کارہون له مشمئزون منہ (ابوالسعود ج ۴ ص ۴۵۴)

موضع قرآن یعنی چین کر۔ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب بے جا

اَمْ اَبْرَمُوا اَمْ رَافًا مُّبْرَمُونَ ﴿۹۹﴾ اَمْ يَحْسَبُونَ اَنْ اَلَا

کيا انہوں نے پھیر لی ہے ایک بات تو ہم بھی کچھ پھیرائیں گے و کیا خیال رکھتے ہیں کہ ہم نہیں

نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرَسَلْنَا دَاوُدَ اِيْمًا يَكْتُبُونَ ﴿۱۰۰﴾

سنئے ان کا بھید اور انکا مشورہ کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

تو کہہ اگر ہو رحمن کے واسطے اولاد لگے تو میں سب سے پہلے پوجوں

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

پاک ذات ہے وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا صاحب عرش کا ان باتوں سے

يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَاذْهَبْهُمْ يَخْضَوْنَ وَيَسْلُبُوْنَ اَحْتٰى يَلْقَوْا

جو یہ بیان کرتے ہیں اب چھوڑ دے انکو بک بک کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملیں

يَوْمَ هُمَا الَّذِي يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ

اپنے اس دن سے جس کا انکو وعدہ دیا ہے اور وہی ہے جس کی بندگی ہے آسمان لگے میں

وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَتَبٰرَكَ

اور اس کی بندگی ہے زمین میں اور وہی ہے حکمت والا سب جزا اور بڑی برکت ہے

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۗ وَ

اُس کی جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ اُن کے بیچ میں ہو اور

عِنْدَكَ عِلْمُ السَّاعَةِ ۗ وَاِلَيْهِ نَرْجِعُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَاِلَيْكَ

اُس کے پاس ہے خبر قیامت کی اور اسی تک پھر کر پہنچ جاو گے اور اختیار نہیں رکھتے

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ

وہ وہ لوگ جو یہ پکارتے ہیں سفارش کا سوا جس نے گواہی دی

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلٰكِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ

سچی اور اُن کو خبر سچی کت کت اور اگر تو اُن سے پوچھتے کہ تم کو کس نے بنایا

منزل ۶

۱۱۰ ام ابرموا امر۔ یہ زجر ہے۔ یہ مشرکین مکہ ایک کام کا پختہ فیصلہ کر چکے ہیں یعنی وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے اور دین اسلام کو مٹانے کا منصوبہ بنا چکے ہیں، لیکن ہم ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملانے، پیغمبر علیہ السلام کو ان کے ناپاک ہاتھوں سے محفوظ رکھنے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ام یحسبون الخ کیا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں جانتے اور سنتے؟ کیوں نہیں؟ ہم سنتے ہیں اور خوب جانتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے فرشتے (کراما کاتبین) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کی ہر بات لکھ لے رہے ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوگا جتنے پیغمبر علیہ السلام کو ان کی نظروں سے بچا کر صحیح سلامت مدینہ پہنچایا اور پھر جنگ بدر میں مسلمانوں اور فرشتوں کے ہاتھوں مشرکین کو ذلت و رسوائی سے قتل کر دیا اور بعض کو قیدی بنا لیا۔ کچھ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور ان میں اکثر اسلام کے حلقہ جگوش ہو گئے ۱۱۶ قتل ان کا۔ یہ ابتدائے سورت میں وجعلوا له من عبادہ جزء اسے متعلق ہے۔ قرآن مجید کا یہ قاعدہ ہے کہ کبھی ابتدائے سورت کے مضمون کو آخر سورت میں بھی بانڈا دیج کر ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ سورت کی ابتدا اور انتہا میں استحارہ و مناسبت ہو جائے۔ دلائل واضحہ اور براہین قاطعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ولد اور نائب نہیں، لیکن اگر بالفرض مشرکین مکہ کے قول کے مطابق اللہ کے لئے ولد اور نائب ثابت ہو جائے تو میں سب سے پہلے اسے مانوں گا اور اسکی تعظیم بجالاؤں گا۔ اور اس کے مطابق اللہ کی عبادت کروں گا یہ تمثیل نفی ولد میں بطور مبالغہ ذکر کی گئی ہے معنی الایۃ ان کان للرحمن ولد وصم وثبت ذلك ببرهان صحیح تو مردود نہ و حجة واضحة تدلہ بہما فان اول من يعظم ذلك الولد واسبقوہ الى طاعنته والانقياد له كما يعظم الرجل ولد الملك لتعظيم ابيه وهذا الكلام وارد على سبيل الفرض والتشليل لغرض وهو المبالغة في نفی الولد والاطناب فيه (کشان) سبحان رب السنوت الخ لیکن اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور عرش عظیمہ کا مالک ہے اور ساری کائنات میں مدبر و متصرف ہے وہ ولد اور نائب سے پاک اور منزہ ہے ۱۱۶ فذرهم (الایۃ) زجر مع تخویف اخروی ان معاندین کو انذار کا حق ادا ہو چکا اور رحمت خداوندی

۱۰۰۔ زجر مع تخویف اخروی

۱۰۱۔ سورت

۱۰۲۔ زجر مع تخویف اخروی

۱۰۳۔ مع مدین

۱۰۴۔ دعویٰ سورت

۱۰۵۔ سبیل الاقران من الخضم

ان پر قائم ہو چکی اب تک کفر و شرک اور عناد و مکارہ میں گھنے رو اور دنیا میں لہو و لعب اور عیش و نشاط میں منہمک رہنے دو یہاں تک کہ قیامت کے دن فلا کافروں نے مل کر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب سے جو اس دین میں آئے اسی کے ناتے ولے اُس کو مار مار کر لٹا

موضع قرآن پھیریں اور جو شہر ہیں اوپری آئے اس کو پہلے سنا دو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سوائے اللہ نے ٹھیرایا ان کا خراب کرنا ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں ہر کام اسکا لکھتے ہیں و یعنی اپنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جس نے کلمہ اسلام کہا انکی خبر میں اسکی گواہی دیتے ہیں بغیر کلمہ اسلام کسی کے حق میں نہیں کہہ سکتے سو اتنی سفارش بھی جو نیک ہیں کریں گے۔

فتح الرحمن ورا یعنی توحید را شفاعت کنند ۱۲۔

کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہاں اپنے کئے کی پوری سزا پالیں گے ۲۵۔ وهو الذی ۲۶۔ والیہ ترجعون ۵ یہ توحید پر دلیل عقلی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق ہے وہی آسمان اور زمین میں معبود برحق ہے اور وہی ساری کائنات میں متصرف و کارساز ہے۔ وہی حکیم و مدبر ہے اور وہی غیب داں ہے اسلئے اُسے کسی نائب و متصرف کی ضرورت نہیں۔ و تبارک الخ زمین و آسمان میں متصرف اور غیب داں بھی وہی ہے اور برکات دہندہ بھی وہی ہے۔ ساری کائنات کا بادشاہ وہی ہے اور قیامت کا علم بھی اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ قیامت کے

لَيَقُولَنَّ اللَّهُ فَاَنى يُوَفِّكُونَ ۱۷ وَقِيلَ لِيَرَبِّ اِنَّ هُوَ لَآءِ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۱۸ فَاَصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلِّمْ عَلَيْهِمْ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۱۹

تو کہیں گے اللہ نے پھر کہاں سے الٹ جاتے ہیں قسم ہے رسول کے اس کہنے کی ایشہ کر لے وہ یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے کہ سو تو منہ پھیرے انکی طرف سے اور کہ سلام ہے اب آخر کو معلوم کر لیں گے

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ فِي رَجَبٍ مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ اَتَيْنَسُ فِيهَا اَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَتَمَّتْ فِي ثَلَاثِ اَنْوَاعٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدٌ ۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِیْنِ ۲ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبْرَكَةِ ۳ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۴ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ ۵ حَكِیْمٍ ۶ اَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۷ رَحْمَةً ۸ مِنْ رَبِّكَ ۹ اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۱۰ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ۱۱ وَالْاَرْضِ ۱۲ وَمَا بَیْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِیْنَ ۱۳ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحِیُّ وَیُمِیْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمْ الْاَوَّلِیْنَ ۱۴

شروع اللہ کے نام سے جو بڑھ مہربان نہایت رحم والا ہے

میں اس کتاب واضح کی ہے ہم نے اُس کو اتنا ایک برکت کی رات میں ۳ وہاں ہیں کہ سنانے والے ۴ اسی میں ۵ جدا ہوتا ہے ہر کام

جاسنجا ہوا ۶ حکم ہو کر ہمارے پاس سے ہے ہم ہیں بھیجنے والے ۷ رحمت

سے تیرے رب کی وہی ہے سُننے جاننے والا ۸ رب آسمانوں کا ۹ اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے بیچ ہے اگر تم کو یقین ہے کسی کی بندگی نہیں

سوائے اس کے ۱۰ جلالت ہے اور ماتلے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا

۱۷-۱۹

وقف لازم

دن سب اُسی کے سامنے حاضر ہوں گے جب ساری کائنات میں متصرف بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی وہی ہے تو اُسے کسی نائب متصرف کی حاجت نہیں ۱۷ ولا یسلک (الآیة) اس سورت میں چونکہ یہی ایک زائد مضمون مذکور ہے اس لئے یہی سورت کا دعویٰ ہے اور مشرکین کے سبہ کا جواب ہے۔ کہ ہم نے مان لیا کہ ہمارے معبود حاجت روا نہیں ہیں اور ساری کائنات میں متصرف اور سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ہم ان کی عبادت صرف اس خیال سے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سفارشی ہیں اور خدا سے ہمارے کام کرائیتے ہیں۔ تاہم:۔ و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرهم ولا ینفعهم و یقولون هُوَ لَآءِ شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس ۱۰۷) تو جواب دیا گیا کہ مشرکین اللہ کے سوا جن کو حاجت میں پکارتے ہیں انھیں شفاعت کا کوئی اختیار نہیں الا من شہد الخ یہ استثناء منقطع ہے اور شہادت حق سے کلمہ توحید کی شہادت مراد ہے اور من دون اللہ سے وہ معبود مراد ہیں جو اپنی عبادت پر خوش تھے اور اگر من دون اللہ کو عام کیا جائے تو اس میں فرشتے عیسیٰ اور عزیز علیہ السلام بھی شامل ہوں گے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام جن کو معبود بنا لیا گیا، تو مستثنیٰ متصل ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ شفاعت کرنے کی اجازت صرف ان لوگوں کو ہوگی جنہوں نے کلمہ توحید کو مانا اور جو اپنی عبادت پر خوش تھے انہیں شفاعت کی اجازت ہی نہیں ملے گی وہ تو خود جہنم میں ہوں گے اسی و لکن من شہد بالحق بکلمة التوحید و هم یعلمون ان اللہ ربهم حقا و یعتقدون ذلك هو الذی یمدک الشفاعۃ و هو استثناء منقطع او متصل لان فی جملة الذین یدعون من دون اللہ الملائکة (مدارک) اس صورت میں من شہد سے شفاعت کر نیوالے مراد ہوں گے اور شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو قیامت کے دن گنہگاروں کے حق میں اللہ کے اذن سے ہوگی یا الذین یدعون الخ سے مراد صرف نیک لوگ ہوں جن کو ان کی مرضی موضع قرآن ۱۴ اس کی قسم ہے یعنی اس پر رحم کرتا ہے اللہ یعنی ہمیشہ دستور رہا ہے رات برکت کی شب قدر ہے جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فَمَا یَا فِیْہَا جَدًّا ہوتا ہے یعنی لوح محفوظ میں سے جدا کر کے اس کام و لوں کو لکھ دیتے ہیں وہ یعنی فرشتوں کو ہر کام پر۔

منزل ۶

فتح الرحمن و ایلیة القدر ۱۲۔ و یعنی پیغامبر ۱۲۔

کے خلاف معبود بنایا گیا اور من شہد سے مشفوع لہ مراد ہوں یعنی وہ لوگ جن کے حق میں شفاعت ہوگی اسی الا لمن شہد الخ اور مطلب یہ ہوگا کہ ان کو صرف ان لوگوں کے حق میں شفاعت کی اجازت ہوگی جنہوں نے کلمہ توحید کو مانا لیکن ان مشرکین کے حق میں شفاعت کی اجازت کسی کو نہیں ملے گی۔

قیل المراد بالذین یدعون من دونہ عیسیٰ وعزیر والملائکۃ فان اللہ لا یسئلک لاحد من هؤلاء الشفاعۃ الا لمن شہد بالحق وہی کلمۃ الاخلاص وہی لا الہ الا اللہ (خازن ج ۶ ص ۱۱۹) **شہ** ولئن سألتہم (الآیۃ) یہ عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخضم۔ اگر ان مشرکین سے آپ پوچھیں کہ یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اور تمہارے معبودوں کو جن کو تم عند اللہ شفیع سمجھتے ہو، کس نے پیدا کیا ہے، تو جواب دینگے کہ ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ پھر اس کی عبادت سے کیوں پھرے جاتے ہیں اور اس اقرار کے باوجود اللہ کی وحدانیت سے منہ موڑ کر کس طرف الٹے جا رہے ہیں **اہ** و قیلہ۔ واؤ بمعنی سب سے یعنی بہت بار پیغمبر علیہ السلام کا یہ کلمہ کہنا ہوا ان هؤلاء قوم لا یؤمنون ہ مشرکین کے ایمان سے مایوس ہو کر آپ اللہ سے مشرکین کی شکایت کرتے تھے کہ میرے پروردگار یہ قوم ایسی سرکش ہو چکی ہے کہ اب وہ ایمان نہیں لائیں گی۔ قال ابن عباس مشکا الی اللہ نغالی تخلف قومنا عن الایمان وقال قتادۃ ہذا نبیکم یشکون قومنا الی ربہ (خازن ج ۶ ص ۱۹۱) حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں قسم ہے اس کے کہنے کی یعنی، اس کے یہ کہنے اور دعاء مانگنے کے سبب سے میں ان کو سزا دوں گا۔ تاہم یہ۔ خدا سزا بہ ان هؤلاء قوم مجرمون ہ یا واؤ قسمیہ ہے اور ان هؤلاء قوم لا الخ جواب قسم ہے یعنی مجھے پیغمبر کے یارب کہنے اور مجھ سے دعاء مانگنے کی قسم یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور پیغمبر علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے میں انہیں سزا دوں گا۔ کانہ قیل واقسم بقیلہ یارب، ان هؤلاء قوم لا یؤمنون (مدارک) فاصفح عنہم الخ اس میں مشرکین سے اعراض کرنے اور ضمناً بددعا نہ کرنے کا حکم ہے، گویا وہ اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں بددعا کرنے کی ضرورت ہی نہیں، عنقریب ہی وہ اپنا انجام بد دیکھ لیں گے۔ چنانچہ جلد ہی جنگ بدر میں انہوں نے اپنا انجام دیکھ لیا۔ اور سلام سے سلام متارکت مراد ہے جو تمام تعلقات منقطع کر لینے پر دلالت کرتا ہے۔ امرۃ بان یصفح عنہم و فی ضمنہ منہ من ان یدعوا علیہم بالعذاب والصفح هو الاعراض ثم قال وقل سلام قال سیبویہ انما معناه المتارکۃ (کبریٰ، ص ۴۶۲) و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سُورَةُ زُحْرَفٍ مِیْلَ آیَاتِ تَوْحِیْدٍ اَوْرَاسِکِی

خُصُوصِیَاتِ

- ۱۔ ولئن سألتہم — تا — ما ترکیبون ہ (۱۶) نفی شرک فی التصرف
- ۲۔ وجعلوا لہ من عبادۃ جزءا — تا — وانا علی اثارہم مہتدون ہ (۲۶) نفی شرک فی التصرف
- ۳۔ واذ قال ابراہیم۔۔۔ تا — لعلہم یرجعون ہ (۳۶) نفی شرک فی العبادۃ والدعاء
- ۴۔ وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا (الآیۃ، ۲۶) کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت اور پیکار کو جائز نہیں رکھا گیا۔
- ۵۔ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوا ہ ہذا صراط مستقیم ہ (۶۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو، انہوں نے اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا۔
- ۶۔ وهو الذی فی السماء اللہ — تا — والیہ ترجعون ہ (۷۶) نفی شرک فی العبادۃ والتصرف و نفی شرک فی العلم۔
- ۷۔ ولا یسئلک الذین یدعون من دونہ (الآیۃ) نفی شفاعت قہریہ۔ و نفی شفاعت بحق مشرکین۔

سورة الدخان

سورة زخرف میں مشرکین کے اس شبہے کو دور کیا گیا ہے کہ ان کے معبودان باطلہ خدا کے نائب اور اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہیں وہاں دلائل **ربط** عقل و نقل اور وحی سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق و مالک اور وہی ساری کائنات میں متصرف و کارساز ہے اور اس کا کوئی نائب نہیں اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے۔ اب سورة دخان میں مشرکین کے ایک اور شبہے کا جواب دیا گیا ہے یعنی ہم نے مان لیا کہ ہمک معبود خدا کے نائب اور شفیع غالب نہیں ہیں، لیکن وہ ہماری دعائیں پکاریں سنتے اور ہمارے حالات کو جانتے ہیں اسلئے اگر وہ ہماری پکاریں سُنکر اللہ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر ڈالیں، خواہ وہ قبول کرے یا نہ کرے، تو اس میں کیا حرج ہے؟ تو اس کا جواب دیا گیا۔ انہ ہوا السبع العلیم ۵ (۱۶) کہ سب کچھ جانتے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور کوئی نہیں۔

خلاصہ تمہید مع ترغیب، دعوائی سورت (انہ ہوا السبع العلیم) تخولیف دنیوی، تخولیف اخروی، بشارت اخرویہ اور درمیان میں توحید پر ایک دلیل عقلی (وما خلقنا السوت — تا — الا بالحق)

تفصیل

حکمہ والکتاب المبین ۵ — تا — رحمة من ربك تمہید مع ترغیب۔ یہ ایک عظیم الشان حکمانہ ہے جسے ہم نے برکت والی رات میں اتارا، جس سے مقصود انذار ہے اگر نہ مانو گے تو اللہ کا عذاب آئیگا وہ حکمانہ کیا ہے؟ انہ ہوا السبع العلیم ۵ یہ ہے وہ حکمانہ جو سورت کا مقصود دعویٰ ہے اور مشرکین کے ایک شبہے کا جواب ہے۔ فاسر لقب — تا — انا منتقمون ۵ تخولیف دنیوی ہے۔ مشرکین مکہ پر عنقریب قحط سالی کی صورت میں عذاب الہی آئیگا ہے، اسوقت خدا کو پکاریں گے کہ یہ عذاب دور کرے تو ہم ایمان لے آئیں گے، لیکن جب ہم عذاب دور کر دیں گے تو وہ پھر سرکشی کریں گے آخر میدان بدر میں ہم ان کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے۔ ولقد فتننا قبلهم — تا — وما كانوا منظرین ۵ تخولیف دنیوی کا ایک نمونہ فرعون اور اس کی قوم کا انجام دیکھ لو انھیں تکذیب، غرور و استکبار اور سرکشی کی کیا سزا ملی۔ جب ہمارا عذاب آیا تو کوئی چیز کام نہ آئی۔ دولت و سلطنت نہ لاؤشکر۔ ولقد نجینا بنی اسرائیل — تا — بلوئ مبین ۵ (۲۶) بشارت دنیویہ کا نمونہ۔ بنی اسرائیل کو صبر و استقلال کا پھل ملا۔ فرعون کے عذاب سے نجات ملی اور اپنے زمانے کے لوگوں پر اللہ نے ان کو فضیلت عطاء فرمائی۔

ان هؤلاء ليقولون — تا — ان كنتم صدقین ۵ التفات بسوئے اہل مکہ، یہ سبھی ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ توحید کا انکار کرتے ہیں، بلکہ قیامت اور دوبارہ جی اٹھنے کو بھی نہیں مانتے۔ اہم خیرام قوم تبع (الایۃ) تخولیف دنیوی کا دوسرا نمونہ۔ مشرکین مکہ قوم تبع سے زیادہ طاقتور اور دولت مند نہیں ہیں۔ جب انھیں شرک اور استکبار کے جرم میں ہلاک کر دیا، تو یہ بچاے کس باغ کی مولیٰ ہیں

وما خلقنا السوت — تا — لایعلمون ۵ یہ توحید پر دلیل عقلی ہے۔ زمین و آسمان اور اس سائے جہاں کو ہم نے یونہی بیکار پیدا نہیں کیا، بلکہ ہر چیز کو اظہار حق کیلئے پیدا کیا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ہماری وحدانیت اور قدرت کا ملکہ کی دلیل ہے۔ ان یوم الفصل (الایتین) تخولیف و بشارت اخرویہ ہے۔ ان شجرت الزقوم — تا — ان هذا ما كنتم به تمترون ۵ (۳۶) یہ تخولیف اخرویہ ہے۔ کفار کو جہنم میں کھانے کو زقوم اور پینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا۔ ان المتقین فی مقام امین ۵ — تا — ذلك هو الفوز العظیم ۵ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ منتقی لوگ جنت میں ہوں گے جو ایک پر امن مقام ہوگا۔ پہننے کے لئے اعلیٰ درجہ کا لباس ہوگا، حوران بہشتی رفاقت میں ہوں گی، ہر مسیوہ میسر ہوگا۔ اور یہ تمام نعمتیں دائمی اور غیر فانی ہوں گی۔

فانما یسرناه (الایۃ) یہ تمام سورت سے متعلق ہے۔ فاسر لقب انہم مرتقبون ۵ یہ تخولیف دنیوی، فاسر لقب یوم تأتي السماء الخ کیساٹھ متعلق ہے۔

۵ والکتاب المبین۔ یہ تمہید مع ترغیب ہے۔ کتاب سے یا تو قرآن مراد ہے۔ اس صورت میں قرآن کو لیلہ مبارکہ میں نازل کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ اس رات میں قرآن کا نازل کرنا شروع ہوا۔ وقال غیر واحد المراد ابتداء انزالہ فی تلك اللیلة علی التجوز (روح ج ۲۵ ص ۱۱۱) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس برکت والی رات میں سارا قرآن لوح محفوظ سے بیکارگی آسمان دنیا پر اترا اور وہاں سے تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت تیس سال میں اترا لیکن اس باب سے جو حدیث ذکر کی جاتی ہے وہ قوی نہیں یا سورت مراد ہے جیسا کہ فرمایا بیتلوا صحفام مطہرة فیہا کتب قیمة ۵ (البینہ) یہاں کتب سے

سورتیں مراد ہیں۔ اس سورت میں انزلنہ فی لیلة مبارکة میں تاویل کی ضرورت نہ ہوگی اور مطلب یہ ہوگا کہ اس سورت کو ہم نے برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ کتاب سے سورت کا دعویٰ مراد ہے۔ یعنی انا انزلنا هذا الحكم اللاحق فی لیلة مبارکة فعلیکم ان تأتسروا به و ننذراکم من مخالفتہ و فی هذه اللیلة افرق عذاب من لم یؤمن بهذا الحكم و انزلنا هذا الحكم رحمة بکم و هو انہ هو السبع لکل شیء العلیم بکل شیء لا غیر (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے یہ حکم بھیجا ہے، اسکی برکات کے آثار ہمیشہ کے لئے باقی ہیں چنانچہ لیلة القدر جس میں نزول قرآن کا آغاز ہوا ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے، سال میں جب وہ رات آتی ہے تو آثار رحمت کا ظہور ہوتا ہے۔ والکتاب المبین قسم ہے اور جواب قسم مخدوف ہے ای مابقی موضع شہمة یعنی یہ کتاب جو حق کو واضح اور روشن کر نیوالی ہے اس پر شاہد ہے کہ مسئلہ توجیہ پہلو سے عیاں ہو چکا ہے اور اب کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا انا انزلنا لہ جواب قسم مذکور ہے (روح وغیرہ) یا یہ جملہ معتضد ہے برائے بیان عظمت قرآن اور انکا منذرین جواب قسم ہے۔ قال ابن عطیة لا یحسن وقوع القسم علیہ ای علی انا انزلنا ہ و هو اعتراض یتضمن تفضیم الکتاب و یكون الذی وقع علیہ القسم انکا منذرین انتہی (بحر ج ۸ ص ۳۲) قرآن مجید میں جو قسمیں وارد ہوئی ہیں ان سے مقصود دلائل و شواہد ہیں جنہیں بصورت اقسام ذکر کیا گیا ہے۔ ان الایمان التي حلف اللہ تعالیٰ بہا کلہا دلائل اخرجہا فی صورۃ الایمان مثالہ قول القائل لمنعہ و حق نعمک الکثیرة انی لا ازال اشکرک فیذکر النعم و ہی سبب مفید لداوم الشکر (کبیر ج ۱ ص الذاریات)

۳ لیلة مبارکة۔ جہور کے نزدیک لیلة مبارکة (برکت والی رات) سے لیلة القدر (شب قدر) مراد ہے جو رمضان میں آتی ہے بقرنیہ انا انزلنہ فی لیلة القدر (القدر) و شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ ۲۳) اس سے معلوم ہوا کہ لیلة البراءت یعنی شعبان کی پندرہویں رات مراد نہیں۔ قال ابوبکر بن العربی و جہور العلماء علی انها لیلة القدر و منهم من قال انها لیلة النصف من شعبان و هو باطل لان اللہ تعالیٰ قال فی کتابہ الصادق القاطع شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ (قرطبی ج ۱ ص ۱۲) ہی لیلة القدر علی ما روی عن ابن عباس و قتادة و ابن جبیر و مجاہد و ابن زید و الحسن و علیہ اکثر المفسرین و الظواہر معہم (روح ج ۲ ص ۱۱۰) شب براءت کے بارے میں فضائل کی جو حدیثیں وارد ہیں ان میں سے بہت کم پایہ ثبوت کو پہنچتی ہیں اور باقی سب بے اصل ہیں بعض علما نے تو سب ہی کو عنی ثابت قرار دیا ہے۔ و لیس فی لیلة النصف من شعبان حدیث یعول علیہ لا فی فضلہا ولا فی نسخہ الاحال فیہا فلا تلتفتوا الیہا (قرطبی ج ۱ ص ۱۲۸) انکا منذرین اس کتاب کے انزال سے مقصود انذار ہے یعنی لوگوں کو پیغام توجیہ دینا اور نہ ماننے والوں کو عذاب الہی سے خبردار کرنا۔ لیلة القدر امت محمدیہ کی خصوصیت ہے (موطا مالک، بحر، ابن کثیر) اور جہور کے نزدیک یہ رات ہمیشہ رمضان ہی میں ہوتی ہے، پہلے یہ رات متعین تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسکی تعیین امٹھالی یعنی اب وہ رات ہمیشہ رمضان کی ایک متعین تاریخ کو نہیں ہوا کرے گی بلکہ رمضان کے عشرہ اخیرہ میں دائر رہیگی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ لیلة القدر کو رمضان کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ میں تلاش کرو (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۳۳)

۴ فیہا یفرق۔ اس رات میں ہر اہم معاملہ مثلاً اجمال موت، ارزاق وغیرہ قحط اہل مکہ اور جنگ بدر میں ان کی رسوائی بھی ایسے امور میں داخل ہے ایسے اہم امور جو پہلے ہی سے اس سال کے لئے مقدر ہوتے ہیں وہ ان فرشتوں پر ظاہر کر دیئے اور انھیں لکھوا دیئے جاتے ہیں جن کے وہ فرانس ہوں و معنی یفرق یفصل و یکتب کل امر من ارزاق العباد و اجالہم (مدارک ج ۳ ص ۹) و معنی هذا ان اللہ یظہر لملائکتہ و یامرہم بفعل ماہر من و وظیفتمہم بان یکتب لہم ما قدرہ فی تلك السنة و یعرفہم اباہ (غازن ج ۴ ص ۲۷۱) القدر صرف بڑے بڑے امور بلکہ ان کے حوالے کئے جاتے ہیں تمام امور چھوٹے بڑے امور مراد نہیں، کیونکہ فرشتوں کو تمام امور کا علم نہیں ہوتا۔ اس میں تخولیت دنیوی کا پہلو بھی ہے کہ ہم نے یہ جگہ نامہ برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ اب بھی اگر انہوں نے نہ مانا تو انھیں دنیا ہی میں عذاب دیا جائیگا اور یہ رات ایسی ہے کہ اس میں بڑے بڑے امور طے ہوتے ہیں مثلاً قحط اور قوموں کی تباہی وغیرہ، اس لئے مشرکین کو ڈرنا چاہیے۔ اور دعویٰ کو مان لینا چاہیے۔ چنانچہ مشرکین مکہ نے نہ مانا اور ان پر قحط سالی کا اور جنگ بدر میں قتل، قید و بند اور ذلت و رسوائی کا عذاب مسلط کیا گیا۔ امر حکیم محکم اور اٹل حکم جو واپس نہ ہو سکے

الحکیم بمعنی المنحکم لانه لا یبدل ولا یغیر بعد ابرازہ للملائکة علیہم السلام (روح ج ۲ ص ۱۱۳)

۵ امر امن عندنا۔ امر منصوب علی الاختصاص ہے اور اس سے مقصود ان طے شدہ امور کی اہمیت و عظمت کا اظہار ہے یعنی اس سے ہر عظیم اور اہم امر مراد ہے جو ہماری حکمت و تدبیر کے مطابق ہو۔ الزمخشری "امرا" نصب علی الاختصاص جعل کل امر جزلاً لخصما بان وصفہ بالحکیم، ثم زاده جزالۃ و کسبہ فخاصۃ بان قال اعنی بہذا الامر امر احصا من عندنا، کاٹنا من لدنا، و کما اقتضاہ علمنا و تدبیرنا (قرطبی ج ۱ ص ۱۲۹) انکا منذرین۔ اس کا تعلق یا تو والکتاب المبین سے ہے یا اس معنی کہ ہم ہی اس کتاب کے ساتھ اپنے پیغمبر کو بھیجنے والے ہیں جو تیرے پروردگار کی طرف سے محض رحمت ہے۔ یا یہ لیلة مبارکة سے متعلق ہے یعنی اس رات میں فرشتوں کو نئے فرانس سوئپ کر اپنے اپنے کام پر بھیجتے ہیں یا مرسلین سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنے بندوں کے پاس انبیاء و رسل بھیجتے رہے ہیں بندوں پر رحمت کے لئے تاکہ وہ ہدایت

پائیس رحمة مفعول بہ ہے مرسلیں کا یہ مفعول لہ یا مفعول مطلق ہے فعل مخذوف کا مفعول لہ علی معنی انا انزلنا القرآن لان من شأننا وعادتنا ارسال الرسل بالکتاب الی عبادنا لاجل الرحمة علیہم (مدارک ج ۲ ص ۹۷) وجوزوا فی رحمة ان یکون مصدر ما ای ساحتنا ساحتنا رحمة..... وان یکون مفعولا مرسلیں و الرحمة توصف بالاسمال (بحر ج ۲ ص ۳۳) ایک قراءت میں سرحمة بالرفع ہے اس صورت میں وہ مبتدا مخذوف کی خبر ہوگی۔ وقدراً الحسن رحمة علی تلک ہی سرحمة (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۹) یعنی یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے کہ وہ هو السميع العليم یہ سورت کا مقصود ہی دعویٰ ہے اور مشرکین

الدخان ۲۴

۱۱۱۴

الیہ ۲۵

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۱۰ قَارُتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي

کوئی نہیں وہ دھوکے میں ہیں کھیلتے تھے سو تو انتظار کر اس دن کا کہ لگے لگے

السَّمَاءِ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۱۱ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ

آسمان دھواں صریح جو گھیر لیوے لوگوں کو لگے یہ ہے عذاب

أَلِيمٌ ۱۲ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۱۳

دردناک اے رب کھول دے ہم پر سے یہ آفت ہم یقین لگتے ہیں

أَتَىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۱۴

کہاں ملے ان کو سمجھنا لگے اور آچکان کے پاس رسول کھول کر سانیوالا پھر

تَوَلَّوْا عَنَّا وَقَالُوا مَعْلَمٌ لَّجُنُودُنَا ۱۵ إِنَّا كَاشِفُو

اس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھایا ہوا ہے باؤلا ہم کھولے دیتے ہیں

الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۱۶ يَوْمَ نَبْطِشُ

یہ عذاب تھوڑی مدت تک تم پھر وہی کرو گے جس دن پھڑپھڑے گے ہم

الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۱۷ وَلَقَدْ فَتَنَّا

بڑی پختہ تحقیق ہم بدلہ لینے والے ہیں تہا اور حاجت چنے ہیں ہم

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۱۸

ان سے پہلے تھے فرعون کی قوم کو اور آیا ان کے پاس رسول عزت والا کہ

أَدُّوْا إِلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۱۹ وَأَنْ

حوالے کرو میرے بندے خدا کے فلا میں تمہارے پاس آیا ہوں بھیجا ہوا معتبر اور یہ کہ

لَا تَعْلَوْا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتَيْتُكُمْ مِّن قَبْلُ بَيِّنَاتٍ ۲۰ وَإِنِّي

پڑھے جاؤ اللہ کے مقابل میں لانا ہوں تمہارے پاس سند کھلی ہوئی اور میں

عَدْتُ بِرُزُقِي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجَمُون ۲۱ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا

پناہ لے چکا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس بات سے کہ تم مجھے شکار کرو گے اور اگر تم نہیں یقین کرے

منزل ۶

مرا
تقریباً دہوی

کے ایک شبہ کا جواب ہے۔ جیسا کہ ربط میں ذکر کیا گیا ہے۔ سب السنوت۔ اس میں دو قراءتیں ہیں اول جبر اس صورت میں یہ من سربک میں سربک سے بدل ہے۔ دوم رفع اس صورت میں یہ ان کی دوسری خبر ہوگی یا مبتدا مخذوف کی خبر ہوگی اسی ہو رب السنوت الخ اس قراءت پر لا الہ الا هو۔ یحییٰ و یمیت اور سربکم و سرب اباءکم الاولین سب ان کی خبریں ہوں گی یا جمل متا نفع یا مبتداء مخذوفہ کی خبریں ہوں گی اور پہلی قراءت پر یہ جمل متا نفع ہیں یا مبتداءات مخذوفہ کی خبریں (کل ذلک من الروح) وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا مالک ہے اگر واقعی تمہارا اس پر ایمان ہے جیسا کہ تم اس کا اقرار کرتے ہو اور تمہارا اقرار ایمان و ایقان سے ناشی ہے تو پھر اس سے جو مدعا ثابت ہوتا ہے اسے بھی تمہیں ماننا چاہیے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و کار ساز اور عالم الغیب نہیں۔ ان هذا الرب هو السميع العليم الذی انتم مقرون بہ و معترفون بانہ سرب السنوت والاسم و ما بینہما ان کان اقرارکم عن علم و ایقان (مدارک ج ۲ ص ۹۷) لا الہ الا هو (الایہ صفاً) بالا سے جو متصف ہے وہی الہ ہے، وہی متصرف و کار ساز اور عالم الغیب ہے۔ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ تمہارا بھی مالک و کار ساز ہے اور تمہارے باپ دادا کا مالک اور کار ساز بھی وہی کفاجب سب کا مالک و خالق وہی ہے، تو اس کے سوا کوئی کار ساز اور غیب داں بھی نہیں ہے بل ہم فی شک یلعبون۔ یہ مقدر سے استدراک ہے۔ اسی ما بقی موضع شہمة۔ یعنی ان کو چاہیے تھا کہ مان لیتے کیونکہ مسئلہ اس قدر واضح ہو چکا ہے

موضع قرآن ہوگا اور بد کو سرب میں چڑھے گا یہ ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ یعنی عادت یونہی ہے یعنی آخر کا عذاب نہیں ملتا۔ وک یعنی بنی اسرائیل کو رخصت کرو۔ و شاید وہ ڈرتے ہوں گے اس سے۔

فتح الرحمن و مترجم گوید اس وعدہ متحقق شد و خدا نے تعالیٰ در قریش قحط انداخت آنکہ از شدت جوع یا از کثرت ایجزہ چوں دودی محوس میشد و ایشان بہ خدایتعالی رجوع کردند خدایتعالی قحط را دور فرمود باز بر کفر اصرار کردند خدایتعالی روز بدر از ایشان انتقام کشید کہ ہفتاد کس را از دوسای ایشان کشت و ہفتاد کس را اسیر ساخت و اللہ اعلم ۱۲ و یعنی بنی اسرائیل را بمن حوالہ کنید و بندہ میگردید ۱۲۔

کہ شک و شبہہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہی لیکن وہ پھر بھی نہیں مانتے، بلکہ شک و تردد میں لعب و استہزاء کر رہے ہیں۔ یعنی اس طرح استہزاء کر رہے ہیں گویا انھیں مسئلہ میں ابھی شک ہے۔ ای داخلین فی صورۃ الشک قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۱۔ فاسر تقب۔ یہ تحریف دنیوی ہے۔ دغان سے قحط مراد ہے کیونکہ بھوکے آدمی کو شدت جوع سے فضا میں بادل اور آنکھوں کے سامنے ہوائیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ جب مشرکین قریش عناد و تمرد میں حد سے بڑھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح قحط مسلط فرمائے تو ان پر ایسا شدید قحط ڈالا گیا کہ وہ مردان تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ یعنی اگر وہ نہیں مانتے تو آپ اس وقت کا انتظار فرمائیں جب ان پر سخت قحط مسلط کر دیا جائے گا۔ قال عبد اللہ انما کان هذا لان قریشا لما استعصت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیہم یوسف کسنی یوسف، فاصابہم قحط وجهد حتی اکلوا العظام، فجعل الرجل ینظر الی السماء فیسری ما بینہ و بینہا کھیثۃ الدخان من الجهد (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۳۱)

۱۲۔ یغشی الناس۔ یعنی وہ قحط تمام مشرکین کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ کہیں گے یہ تو بڑا ہی دردناک عذاب ہے یا یہ ادخال الہی ہے اللہ کا ارشاد ہے کہ یہ ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے۔ ای یقولون هذا الخ او یقال لہم هذا (روح ج ۱ ص ۱۱۹) جب مشرکین ماہے بھوک کے مدار اور بھوکا کھانے لگے تو یوسف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر صلہ رحمی کا واسطہ دیا اور عہد کیا کہ اگر یہ عذاب اٹھا لیا جائے تو ہم سب ایمان لے آئیں گے۔ ما بنا اکشف عنا العذاب الخ ای یقولون۔ لما اشتد القحط بقریش مشی یوسفیان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وناشدہ الرحم وواعدہ ان دعا لہم و زال ما بہم امنوا (روح ج ۲۵ ص ۱۱۹)

۱۳۔ الخ لہم الذکری۔ مشرکین کے لفاق اور ان کی دروغ گوئی کا بیان ہے۔ یعنی وہ جھوٹا عہد کر رہے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف عذاب ہٹوانا ہے۔ صرف اتنی سی بات سے وہ کس طرح نصیحت حاصل کریں گے حالانکہ ان کے پاس مسئلہ توحید کو کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آچکا ہے۔ وہ اس کے وعظ و ارشاد سے متاثر نہیں ہوتے، بلکہ اس سے اعراض کیا اور کبھی کہتے ہیں وہ کسی سے سیکھ کر آتا ہے اور کبھی اسے دیوانہ کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔ ایسے معاندین سے راہ راست پر آنے کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ انکا شغوا العذاب۔ اچھا ہم کچھ وقت کے لئے عذاب اٹھا لیتے ہیں لیکن تم حسب وعدہ ایمان نہیں لاؤ گے، بلکہ کفر ہی پر قائم رہو گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا، لیکن مشرکین ایمان نہ لائے۔ یوم نبطش الخ یہ دنیوی عذاب کے آخری فیصلے کا اعلان ہے اور اس سے یوم بدر کا عذاب مراد ہے (مدارک، بحر و غیرہ) یعنی بدر کے دن جب ہم ان کو بڑی سخت گرفت میں لیں گے اس دن ان سے انتقام لے کر چھوڑیں گے۔ یوم نبطش کا ناصب مقدر ہے ای منتقم جس پر انا منتقمون قرینہ ہے۔ یوم نبطش ظرف لفعول دل علیہ انا منتقمون (بیضاوی)

۱۴۔ ولقد فتنا۔ ما فیہ بلوۃ امبین یہ تحریف دنیوی کا ایک نمونہ ہے اور فاسر تقب یوم الخ سے متعلق ہے جس طرح ان سے پہلے فرعون اور اسکی قوم کو دنیا ہی میں سرکشی کی سزا ملی اسی طرح ان کو بھی دنیا میں سزا ملے گی۔ ان سے پہلے ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو آزمایا یعنی اپنے احکام کی اطاعت کا حکم دیا اور ان کے پاس ایک نہایت معزز رسول یہ پیغام لے کر آیا کہ اے اللہ کے بندو، جو حقوق تم پر واجب ہیں میری طرف ادا کرو۔ اس صورت میں عباد اللہ منادی ہوگا اور حرف ندامت منادی ہوگا۔ حقوق واجبہ سے ایمان اور قبول دعوت مراد ہے۔ ادوا الی حق اللہ تعالیٰ من الایمان و قبول الدعوة یا عباد اللہ علی ان مفعول (ادوا) محذوف و عباد منادی (روح ج ۲۵ ص ۱۲۱) یا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کرو اس صورت میں عباد اللہ، ادوا کا مفعول ہوگا اور اس سے مراد وہ اسرائیلی ہیں جنہیں قوم فرعون نے غلام بنا رکھا تھا اطلقوہم و سلموہم الی، والہم اذ بہم بنو اسرائیل الذین کان فرعون مستعبداہم (ایضاً) انی لکمر رسول امین میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اسکی وحی پر امین ہوں، اس لئے میری پند و نصیحت کو قبول کرو اور مسئلہ توحید کو مان لو اور سرکشی اور غرور و استکبار نہ کرو اور اللہ کے احکام مت ٹھکراؤ۔ میں تمہارے پاس ایسے دلائل واضح لے کر آیا ہوں جو میرے دعوے کی سچائی کا کھلا ثبوت ہیں۔

۱۵۔ وانی عدت۔ اس سے پہلے اعلان ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا سرکشی نہ کرو تو انہوں نے ان کو قتل کرنے کی دھمکی دی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کر سکو۔ مطلب یہ ہے کہ میں اپنے رب کی حفاظت میں ہوں۔ تم مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ لما قال ان لا تعلقوا علی اللہ، توعدوا بالقتل، فقال ذلک (روح) وان لہم توئموا الخ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ اور میرے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھو اور میری ایذا رسانی سے باز آ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی حق و باطل کا فیصلہ فرمائے۔ کیا ایک ناصح مہربان کی یہی جزا ہے کہ اسے ستایا جائے کو نوا بمعزل منی وانا بمعزل منکم الی ان یحکم اللہ بیننا (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۳۵) ولا تعصوا لى بشر کم و اذکم فلیس جزاء من دعا کم الی ما فیہ فلاحکم ذلک (مدارک ج ۴ ص ۹۸)

۱۵ صد عار بہ۔ جب فرعون اور اسکی قوم تکذیب پر مصر ہو گئی اور عناد و سرکشی سے باز نہ آئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ان کی شکایت کی یہ لوگ سخت مجرم ہیں اور اپنے جرم بشرک سے باز آنے والے نہیں ہیں اس لئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجرمون مشرکون (جلالین) ان ہؤلاء قوم مجرمون تناہی امرہم فی الکفر وانت اعلم بہم فاعزل بہم ما یتحقونہ (روح ج ۲۵ ص ۱۲۲) فاسر بعبادی الخ اس سے پہلے حذف ہے یہ قاعدہ ہے کہ جب گذشتہ زمانے کے امر کی حکایت کی جائے تو اس سے پہلے قلنا یا کوئی اور مناسب فعل محذوف ہوتا ہے۔ اسی فاجبنا دعاءہ واوحینا الیہ ان اسر

الرخان ۴۲

۱۱۶

الیہ ۲۵

بعبادی (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۳۶) ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے حکم دیا کہ میرے بندوں۔ مؤمنین بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر راتوں رات نکل جاؤ، تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔ فرعون لاؤشکر سمیت تمہارے پیچھے تمہیں کپڑے کے لئے نکلے گا ۱۵ و اترك البحر سواط رہو ساکن (بحر، روح، قرطبی) اس سے پہلے مذاج ہے یعنی القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دریا کے کنارے پہنچا تو اللہ کے حکم سے اس پر اپنی لامٹی ماری جس سے اس میں بارہ خشک راستے بن گئے، جب وہ ان راستوں سے گذر کر پار ہو گئے اس وقت فرعون بھی لاؤشکر کے ساتھ دریا پر پہنچ گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا تاکہ وہ دریا پر دوبارہ لامٹی ماریں تاکہ وہ جاری ہو جائے اور فرعون آگے نہ بڑھ سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دریا کو ابھی ساکن ہی رہنے دو، کیونکہ ہم فرعون کے لشکر کو انہی راستوں میں گھیر کر غرق کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۶ کہ ترکوا۔ فرعون کس قدر عمدہ باغات اور چشمے، سرسبز و شاداب کھیتیاں، عالیشان محلات اور عیش و عشرت کا سامان چھوڑ گئے جس میں وہ خوشی خرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کذلک بات یونہی ہے اور ہم نافرمانوں اور سرکشوں سے ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ و اورثنا الخ قوما آخرین سے بنی اسرائیل مراد ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ اس کی تصریح موجود ہے کذلک و اورثنا بنی اسرائیل (شعراء ۴۶) یعنی فرعون کی حکومت اور تمام دولت کا ہم نے بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل ملک شام سے مصر کی طرف واپس آئے ہوں جیسا کہ قتادہ اور حسن نے کہا ہے ان بنی

بعبادی (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۳۶) ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے حکم دیا کہ میرے بندوں۔ مؤمنین بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر راتوں رات نکل جاؤ، تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔ فرعون لاؤشکر سمیت تمہارے پیچھے تمہیں کپڑے کے لئے نکلے گا ۱۵ و اترك البحر سواط رہو ساکن (بحر، روح، قرطبی) اس سے پہلے مذاج ہے یعنی القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دریا کے کنارے پہنچا تو اللہ کے حکم سے اس پر اپنی لامٹی ماری جس سے اس میں بارہ خشک راستے بن گئے، جب وہ ان راستوں سے گذر کر پار ہو گئے اس وقت فرعون بھی لاؤشکر کے ساتھ دریا پر پہنچ گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا تاکہ وہ دریا پر دوبارہ لامٹی ماریں تاکہ وہ جاری ہو جائے اور فرعون آگے نہ بڑھ سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دریا کو ابھی ساکن ہی رہنے دو، کیونکہ ہم فرعون کے لشکر کو انہی راستوں میں گھیر کر غرق کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۶ کہ ترکوا۔ فرعون کس قدر عمدہ باغات اور چشمے، سرسبز و شاداب کھیتیاں، عالیشان محلات اور عیش و عشرت کا سامان چھوڑ گئے جس میں وہ خوشی خرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کذلک بات یونہی ہے اور ہم نافرمانوں اور سرکشوں سے ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ و اورثنا الخ قوما آخرین سے بنی اسرائیل مراد ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ اس کی تصریح موجود ہے کذلک و اورثنا بنی اسرائیل (شعراء ۴۶) یعنی فرعون کی حکومت اور تمام دولت کا ہم نے بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل ملک شام سے مصر کی طرف واپس آئے ہوں جیسا کہ قتادہ اور حسن نے کہا ہے ان بنی

الانفاس لبتے
ابن کعبہ شکیوی

منزل ۶

اسرائیل رجعوا الی مصر بعد ہلاک فرعون (بحر ج ۸ ص ۳۶) باقی یہ اعتراض کہ بنی اسرائیل کی مصر میں واپسی کا ذکر تاریخوں میں نہیں ملتا، قابل التفات نہیں، کیونکہ کتب تاریخ میں کذب و تحریف کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سہرا باحق ہے۔ ولا اعتبار بالتواریخ فالکذب فیہما کثیر و کلام اللہ صدق، قال تعالیٰ فی سورۃ الشعراء کذلک و اورثنا بنی اسرائیل (بحر) وقالوا لا اعتبار بالتواریخ و کذا الکتاب الیٰ اللہ الیہود الیوم لما ان الکذب موضع قرآن میں و اپنی اپنی قوم کو لجاؤں تم راہ نہ روکو گے یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورہ شعراء میں ہے معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہونے پیچھے بنی اسرائیل کا داخل ہوا مصر موضع قرآن میں کتب حدیث میں فرمایا مسلمان کے مرنے پر روتا ہے دروازہ آسمان کا جس سے اس کی روزی اترتی تھی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا تھا کھٹا یعنی اگر چہ ان میں یعنی بنی اسرائیل میں برائیاں بھی معلوم کھتیں و یعنی حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے۔

يَا بَاءَنَا ان كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تَبِعِ

ہم کے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو بھلا یہ بہتر ہیں یا تمہارے قوم

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْتُمْ زَالِمًا كَانُوا هَجْرًا مِّنْ

اور جو ان سے پہلے تھے جنہوں کو غارت کر دیا ہے شک وہ تھے گنہگار

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ﴿۳۸﴾

اور ہم نے جو بنایا آسمان ۲۳ اور زمین اور جو ان کے بیچ ہے کھیل نہیں بنایا

مَا خَلَقْنَاهَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

ان کو تو بنایا ہم نے سچے کام پر بہت لوگ نہیں

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ اَجْمَعِينَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يَغْنَى

حقیق فیصلہ کا دن ۲۴ وعدہ ہے ان سب کا جس دن کام آئے

مَوْلٰى عَنِ مَوْلٰى شَيْءًا وَّلَا هُمْ يَنْصُرُونَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَن

کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ بھی اور نہ ان کو مدد پہنچے سچ جس پر

رَحِمَ اللّٰهُ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ

رحمت کرے اللہ بے شک وہی ہے زبردست رحم والا مقرر درخت

الزَّقُوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامٌ اِلٰى تَيْمٍ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي

سینہ کا قلم کھانا ہے گنہگار کا جیسے پھلا ہوا مٹا کھولتا ہے

الْبَطْوٰنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلِي الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خَذُوْهُ فَاَعْتَلُوْهُ اِلَى

پٹیوں میں جیسے کھولتا پانی پھونڈو اس کو اور دکھیں گے جاؤ بیچوں

سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صَبُّوْهُ فَوْقَ رَاسِهِ مِّنْ عَذَابِ

بیچ دوزخ کے پھر ڈالو اس کے سر پر جلتے پانی کا

الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ

عذاب یہ چمک تو ہی ہے بڑا عذاب والا سردار کی

منزل ۶

فہم اکثر وحسبنا کتاب اللہ تعالیٰ وهو سبحانه اصدق القائلین و کتابہ جل و علا مأمون من تحریف المخریین (روح ج ۲۵ ص ۱۲۴) فابکت یہ کنایہ ہے اس سے کہ فرعون کی ہلاکت کوئی اہم اور بڑا حادثہ نہیں ہے، بلکہ ایک حقیر اور معمولی سی بات تھی ان کی ہلاکت سے کوئی فرق نہیں آیا۔ مجاز عن عدم الاکتراث بھلا کہہم والاعتداد بوجودہم (بیضاوی) ۱۲۵ ولقد نجینا فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کر کے ہم نے بنی اسرائیل کو اس رسوا کن اور ذلت آمیز عذاب سے نجات دی جو وہ فرعون کے ہاتھوں برداشت کرتے تھے۔ بیشک فرعون نہایت سرکش، مغرور اور حد سے زیادہ ظالم و جائر تھا من فرعون کا متعلق محض ہے اور یہ اقبل سے حال ہے۔ حال من المہین

بمعنی واقعا من جہتہ (بیضاوی) ولقد اخترناہم الخ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس وقت کی تمام اقوام پر شرف و فضیلت عطا فرمائی، ان کو یہ امتیاز ان کے ایمان و عمل، اور صبر و استقلال کی وجہ سے حاصل ہوا علی

علم یعنی ہم نے ان کو مستحق جان کر یہ شرف عطا کیا۔ و اتینہم الخ یہ مزید انعامات کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل پر کئے گئے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ایسے نشانات دیئے

جن میں انعام و احسان کا پہلو نمایاں اور امتحان و ابتلاء کی صورت واضح تھی مثلاً دریا میں راستے بنانا۔ بادلوں کا

ان پر سایہ کرنا، من و سلوی کا اتارنا وغیرہ یہ انعامات تھے اور ان میں ان کا امتحان بھی مقصود تھا کہ وہ کس

طرح ان کا شکر ادا کرتے ہیں۔ بلاء صبیح نغمہ ظاہر اور اختیار ظاہر لننظر کیف تعملون (مدارک ج ۳

ص ۹۹) ان ہولاء۔ یہ اہل مکہ کی طرف التفات اور شکوی ہے مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ بس اس پہلی

زندگی کے ختم ہو جانے سے قصہ تمام ہو جائیگا اور اس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں ہوگی اور ہمیں دوبارہ

نہیں اٹھایا جائیگا۔ یعنی یہ جو پہلے آبیوالی موت ہے اس کو تو ہم مانتے ہیں، لیکن اس کے بعد جو دوسری

زندگی بتائی جاتی ہے اسے ہم نہیں مانتے۔ اب یہ اعتراض نہ رہا کہ کفار موت کو تو مانتے تھے اور انکار دوسری

حیاتی کا کرتے تھے اس لئے ان ہی الاحیاء الاولیٰ کہنا چاہیے تھا۔ فاتوا بآبائنا الخ خطاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین سے ہے یعنی اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

ہوں گے تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے ہمیں دکھا دو تو ہم مان لیں گے ۱۲۵ اہم خیر کیا یہ مشرکین کو

قوم تبع اور ان سے پہلے مشرکین سے بہتر ہیں؟ نہیں۔ یہ

بھی عذاب کے مستحق ہیں اور جس طرح ان اقوام سابقہ کو ہلاک کیا گیا ان کو بھی ہلاک کیا جائیگا۔ هذا استفہام انکار، ای انہم مستحقون فی هذا القول

العذاب اذ لیسوا خیرا من قوم تبع والامم المہلکة، و اذا اہلکنا اولئک فکذا ہولاء (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۴) جب ہم نے قوم تبع اور ان سے پہلے مشرکین کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ مجرم تھے۔ تحلیل لاہلا کہہم ای اہلکنا ہم بسبب کونہم مجرمین فلیحذرنا کفاس قریش الاہللاء

موضع قرآن ۱۱ تبع بادشاہ تھا یمن کا سب قوم اس کی بت پرست۔ اسکولقین آیا تورات پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کون سا بڑی آگ جلائی

عالم یہود کے توراہ بغل میں لیکر اُس میں گھس گئے نہ جلے۔ وہ بت پرست بت کو بغل میں لیکر چلے، جلنے لگے، اٹھے بھاگے۔ اُس کی قوم اس کی دشمن ہوتی۔ آخر خراب ہوئے۔ ۱۱ وہ آپ کو دنیا میں ایسا سمجھنا۔

ترجمہ معنی

تخلیف اخروی

ترجمہ معنی

عذاب المتأخرین ۱۱

میں مجھ سے بھی کوئی بڑا تھا۔ یا یہ اہانت و تحقیر اور استہزاء و تمسخر کے طور پر کہا جائیگا۔ وقیل علی معنی الاستخفاف والتویخ والاستمزاء والاهانة والتقص (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۵۱) ان ہذا ما کنتم بہ تمترون یہ وہی عذاب ہے جس سے دنیا میں تمہیں ڈرایا گیا، لیکن تم برابر اس میں شک کرتے رہے اور تمہیں ڈرانے والوں کی باتوں پر یقین نہ آیا۔ ان المتقین — تا — ذلک هو الفوز العظیم یہ بشارت اخرویہ ہے۔ فی جنت و عیون، مقام امین سے بدل ہے متقی اور پرہیزگار لوگ اور مشرک سے بچنے والے قیامت کے دن پر امن مقام یعنی باغات جنت اور چشموں میں ہوں گے جہاں وہ ہر قسم کے خوف و ہراس اور تکلیف و عذاب سے محفوظ و مأمون ہوں گے اور انہیں زندگی کی ہر راحت و آسائش میسر ہوگی یلبسون من سندس الخ وہاں وہ پاریکا اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے یعنی جس قسم کا لباس چاہیں گے انہیں ملیگا۔ سندس پاریک ریشم، استبرق موٹا ریشم سندس ماساق من الدیبا ج و استبرق ما غلظ عنہ (مدارک ج ۴ ص ۱۰۰) وہ جنت میں محبت و الفت اور مسرت و شادمانی کے اظہار کے لئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھیں گے متقابلین فی مجالسہم لیتأنس بعضهم ببعض (روح ج ۲۵ ص ۱۳۵) ایسی ہی بے شمار نعمتیں ان کو ملیں گی اور موٹی آنکھوں والی خوبصورت حوریں جنت میں ان کی رفیق حیات ہوں گی۔ یدعون فیہا۔ وہ جنت میں جو میوہ چاہیں گے طلب کریں گے یعنی وہاں انہیں ہر منہ مانگا میوہ ملے گا اور وہ ہر ضرر و تکلیف سے محفوظ ہوں گے۔ لایذوقون الخ جنت میں ان پر موت نہیں آئیگی ایک بار جو موت ان کے لئے مقدر تھی اس کا مزہ وہ دنیا میں چکھ چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچائے گا۔ یہ ساری نعمتیں انہیں محض اللہ کے فضل و کرم سے حاصل ہونگی۔ اور اصل میں یہی بڑی کامیابی ہے کہ جنت میں ہر نعمت میسر ہو، تکلیف کا شائبہ تک نہ ہو، نہ نعيم جنت کو زوال ہو، جنت والوں پر فنا آئے، دائمی راحت اور دائمی زندگی ملے۔ فاما یسرئہ یہ ساری سورت سے متعلق ہے گویا ساری سورت کا خلاصہ ہے۔ ہم نے اس (کتاب مبین) قرآن کو یا اس حکیمانے کو آپ کی زبان پر نہایت آسان زبان و اسلوب میں بیان کر دیا ہے تاکہ لوگ اسے آسانی سے سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔ وهذا ذلک و اجمال لما فی السورۃ بعد تفصیل تذکیرا لما سلف مشروحا فیہا فالمعنی ذکر ہم بالکتاب المبین فاما یسرئہ بلسانک کی تفہیم ویتذکر وایہ ویحملوا بموجبہ (روح ج ۵ ص ۱۳۴) ۲۹ فاسرئہ انہم مرتقبون یہ تحویف دنیوی ہے اور ابتداء سورت (فاسرئہ یوم تاتئ الخ) سے متعلق ہے تاکہ سورت کا آخر ابتداء پر منطبق ہو جائے۔ آپ ان کے انجام اور اپنی کامیابی کا انتظار کریں اور وہ بھی انتظار میں ہیں کہ آپ کا انجام کیا ہوتا ہے اور ان کا حشر کیا ہوتا ہے۔ یہ ایک طرف مشرکین کے لئے تحویف دنیوی ہے اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وعدہ نصرت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلیم وواعدا لہ بالنصر و متوعدا لمن کذب بالعبط و الہلاک فاسرئہ انہم مرتقبون (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۴۷)

سُورَةُ دُخَانَ مِیْن آیَاتِ تَوْحِیدِ اور اسکی خصوصیات

- ۱۔ اِنَّکَ هُوَ السَّیِّعُ الْعَلِیْمُ — تا — سَبَّکُمْ و سَبَّ اَبَاءَکُمْ الْاَوَّلِیْنَ ۵ نفی شرک اعتقادی
- ۲۔ و ما خلقتنا السَّمٰوٰتِ و الْاَرْضِ — تا — اِنَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۵ (۲۶) نفی شفاعت قہریہ و دلیل عقلی برائے اثبات توحید

سورہ جاثیہ

سورہ دخان میں اس شبہ کا جواب دیا گیا کہ ہم ان معبودان باطلہ کو اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ ہماری پکار سنکر خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں گے۔ وہ سفارش ربط قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کی مرضی تو اس کا جواب دیا گیا کہ ہر بات کو سننے اور جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اب سورہ جاثیہ میں ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ ہمارے معبود شفیع غالب بھی نہیں اور ہماری پکاریں بھی نہیں سنتے، لیکن ہم ان کو اس لئے پکارتے ہیں کہ ہمارے آباء و اجداد ان کو پکارا کرتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ ان کو ہماری پکار سنائے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیں تو بہتر ورنہ زیادہ سے زیادہ ہمارا پکارنا لغو ہو جائے گا تو اس کا جواب دیا گیا کہ دلائل عقل و نقل سے ثابت ہو چکا ہے کہ سب کچھ سننے اور جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، اس لئے صرف اسی کو پکارو اور غیر اللہ کو مت پکارو نیز ہم نے دین کی راہ واضح اور روشن کر دی ہے اس پر چلو اور گمراہ لوگوں کی خواہشات نفسانیہ کا اتباع کرتے ہوئے غیر اللہ کو نہ پکارو۔ ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها۔ الآیۃ۔

تمہید مع ترغیب، توحید پر پانچ عقلی دلیلیں اور ایک دلیل نقلی، زجریں، تحویفیں، بشارتیں اور دشمنوں اور درمیان میں ثم جعلناك على شریعة الخ سورۃ کا مقصودی دعوے۔

تفصیل

ح۳۰ تنزیل المکتب الایۃ، تمہید مع ترغیب۔ یہ حکمانہ غالب اور حکمت والے بادشاہ کا ہے اسے مانو۔ ان فی السلوت والارض — تا — فباہی حدیث بعد اللہ و آیتہ یؤمنون ۵ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الترقی والتدریج۔ صرف زمین و آسمان ہی میں ایمان والوں کیلئے خوشخبری اللہ کی وحدانیت کے کافی دلائل موجود ہیں۔ پھر انسانوں اور دیگر تمام جانوروں کی پیدائش میں رات دن کی آمدورفت میں آسمان اور زمین سے روزی کا سامان بہم پہنچانے میں اور مختلف قسم کی ہوائیں چلانے میں عقل و بصیرت والوں کے لئے اس کی قدرت و وحدانیت کے بے شمار نشانات موجود ہیں۔ اگر مشرکین ان آیات و نشانات کو دیکھ کر بھی اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہیں لائیں گے، تو پھر اس سے واضح تر تو کوئی دلیل نہیں۔ ویل لکل افاک — تا — نبشرہ بعذاب الیمہ یہ زجر ہے مع تحویف اخروی۔ اس جھوٹے اور مجرم کے لئے ہلاکت ہے جو اللہ کی آیات بینات سنتا ہے اور غرور و استکبار سے اس طرح ان سے اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو متناہی نہیں، ایسے مجرم کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ و اذا علم من ایئتنا — تا — لہم عذاب من سراج الیمہ یہ زجر ثانی ہے مع تحویف اخروی۔ یہ لوگ ایسے معاند ہیں کہ جب کوئی آیت سن پاتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نہایت ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔ اللہ کے عذاب سے نہ انھیں دنیا کی دولت بچا سکیگی اور نہ ان کے معبودان باطلہ ہی نجات دلا سکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لئے نہایت ہی ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

اللہ الذی سخر لکم — تا — لقوم یتفکرون (۲۶) یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بطور ترقی۔ نہ صرف زمین میں بہنے والے دریا اور سمندر اس نے اپنے حکم سے تہا لے کام میں لگا رکھے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو اس نے اپنے حکم سے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں اللہ کی وحدانیت و قدرت کے کافی دلائل موجود ہیں۔ قل للذین امنوا — تا — ثم الی سر بکم ترجعون ۵ یہ تحویف دنیوی ہے جو لوگ اللہ کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے اور بیباک ہو کر اللہ کے حکمانے کا انکار کرتے ہیں ان پر دنیا ہی میں اللہ کا عذاب آئیگا۔

ولقد اتینا بنی اسرائیل — تا — یختلفون ۵ یہ دلیل نقلی ہے۔ ہم نے توراہ میں بھی حکم دیا تھا کہ میرے سوا کسی اور کو کار ساز نہ بنا نا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے بعد علماء سوس نے دیدہ دانتہ محض صد کی وجہ سے اس مسئلے میں اختلاف کیا۔ ثم جعلناک علی شریعة — تا — واللہ ولی المتقین یہ سورۃ کا مقصودی دعویٰ ہے۔ ہم نے آپ کو واضح اور روشن شریعت عطا کی ہے آپ اس کی پیروی کریں اور ان نادانوں کی خواہشات نفسانیہ کا اتباع نہ کریں جو اندھا دھند اپنے مشرک باپ دادا اور گمراہ پیروں اور رہنماؤں کی پیروی میں خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہیں۔ ان کی اطاعت میں کچھ فائدہ نہیں۔ ام حسب الذین اجترحو السیئات (الآیۃ) یہ زجر ہے ان بدکردار اور منکرین کا خیال ہے کہ ہم ان کو مومنین صالحین کے برابر درجہ دیں گے۔ یہ خیال محض باطل ہے۔

وخلق اللہ السلوت والارض۔ ۳۶ (الآیۃ) یہ تیسری عقلی دلیل ہے مع تحویف اخروی۔ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے اظہار حق کے لئے پیدا فرمایا ہے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزاء و سزا ملیگی اور کسی پر زیادتی نہیں ہوگی۔ افرا بیت من اتخذ اللہ ہواک (الآیۃ) یہ زجر ہے۔ یہ مشرکین اپنی خواہشات کی پیروی میں دلائل عقل و نقل کے بغیر غیر اللہ کو معبود بنا کر پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ضد و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہجاریت ثبت کر دی ہے، اس لئے وہ راہ راست پر نہیں آسکتے۔ وقالوا ما ہی الا حیاتنا الدنیا (الآیۃ) یہ شکوی اولیٰ ہے۔ یہ لوگ نہ صرف توحید باری تعالیٰ کے منکر ہیں بلکہ وہ قیامت کے بھی منکر ہیں اور نہ اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ دنیوی عذاب ان کے گناہوں کی سزا ہے وہ اسے حوادث زمانہ کا

نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ واذ انتلی علیہم ایتنا (الآیۃ) یہ شکوی ثانیہ ہے۔ جب ان کے سامنے بعث و نشور کے دلائل نقل کئے جاتے ہیں تو سوائے اس کے ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا کہ اگر تم سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا ہے تو ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھا دو۔ قل اللہ یحییٰکم ثم یمیتکم (الآیۃ) یہ دونوں شکووں کا جواب ہے۔ جس ذات قادر و قیوم نے تمہیں نیست سے ہست کیا اور جس کے اختیار میں موت ہے اس کو دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت ہے اور وہ لامحالہ سب کو دوبارہ زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کرے گا۔ واللہ ملک السموات والارض (۴۶) زمین و آسمان

کی حکومت اللہ ہی کے لئے مختص ہے اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے، اس لئے اس کے سوا کوئی محبوب، کارساز اور پکائے جانے کے لائق نہیں۔ ویوم تقوم الساعة — تاوقت ما کنتم تعملون ۵ یہ تحویلِ اخروی ہے۔ قیامت کے دن باطل پرست بہت بڑے خلسے میں رہیں گے۔ ہر شخص کا اعمال نامہ جس میں اس کے تمام اعمال کا مکمل ریکارڈ ہوگا اسی کے مطابق سب کو سزائیں دی جائیں گی۔ فاما الذین امنوا (الآیۃ) یہ بشارتِ اخرویہ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ واما الذین کفروا — تا — ولا ہم یرتعدون ۵ یہ تحویلِ اخروی ہے۔ قیامت کے دن کفار و مشرکین سے کہا جائیگا کہ کیا تمہیں اللہ کی آیتیں نہیں پڑھ کر سنا چھٹی تھیں، لیکن تم غرور و استکبار سے ان کو جھٹلاتے تھے اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور قیامت ضرور آئے گی تو تم کہتے تھے ہم قیامت کو کیا جانیں، ہم نہیں مانتے۔ قیامت کے دن ان کے تمام اعمال بد کا نتیجہ ظاہر ہو جائے گا اور ان کا خمیازہ بھگتیں گے وقیل الیوم ننسکم الی قیامت کے دن ان سے یہ بھی کہا جائیگا کہ جس طرح تم نے آخرت کی پروا نہ کرتے ہوئے اس کے لئے کوئی تیاری نہ کی اسی طرح آج تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور دنیوی زندگی پر مغرور ہو گئے۔ آج تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا نیوالا کوئی نہیں ظللہ الحمد رب السموات (الآیتین) یہ پانچویں دلیل عقلی ہے اور چوتھی دلیل پر متفرع ہے جب زمین و آسمان کی

سزا ختم ہو کر
اخری ۱۲

سزا ختم ہو کر
اخری ۱۲

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَفِي

آسمانوں میں آسمانوں میں آسمانوں میں بہت نشانیاں ہیں ماننے والوں کے واسطے اور

خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

تمہارے بنانے میں آسمانوں اور زمین پر پیدا کیے جانے والے جانور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو یقین رکھتے ہیں

وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ

اور بدلنے میں رات دن کے اور وہ جو اتاری اللہ نے آسمان سے

مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

روزی وکھپانے سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد اور بدلنے میں

الرِّيحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا

ہواؤں کے نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو سمجھ سکتے ہیں یہ باتیں ہیں اللہ کی ہم سنانے ہیں

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ۝

تجھ کو ٹھیک ٹھیک پھر کونسی بات کو اللہ اور اس کی باتوں کو چھوڑ کر مانیں گے

وَيَلِّ كُلُّ فَأَلٍ أَتِيْمًا ۝ لِيَسْمَعَ آيَاتُ اللَّهِ تَنْتَلِي عَلَيْهِ

خزالی سے ہر چھوٹے سے گنہگار کے لئے کہ سنتا ہے باتیں اللہ کی کہ اس کے پاس پر بھی جاتی

تَمَّ يَصْرُفُ مُسْتَكْبِرًا ۝ إِنْ كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِيرَةً لِّعَذَابِ

ہیں پھر ضد کرتا ہے غرور سے گویا سنا ہی نہیں سو خوش خبری سنا دے اس کو ایک عذاب

الْيَوْمِ ۝ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۝

دردناک کی اور جب شے خبر پائے ہماری باتوں میں سے کسی کی اس کو ٹھہرائے ٹھٹھا

أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۝

ایسوں کو ذلت کا عذاب ہے پرے ان کے دوزخ ہے

وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَسْبُهُمْ شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ

اور کام نہ آئے گا ان کے جو کمایا تھا ذرا بھی اور نہ وہ کہ جن کو پکڑا تھا

بادشاہی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تو تمام صفات کارسانی بھی اسی کے ساتھ مختص ہیں کیونکہ وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اور مربی ہے، اس ساری کائنات میں بڑائی اور برتری بھی اسی ہی کی صفت ہے، عظمت و کبریا کا مالک وہی ہے۔ تنزیل المکتب (الآیۃ) یہ تمہید مع ترغیب ہے۔ یہ حکیمانہ اس شہنشاہ کا ہے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے، جس کا ہر حکم اور ہر فعل حکمت بالذکا آئینہ دار ہوتا ہے، اسے مانو اور اس پر عمل کرو۔ ان فی السلوت — تا — فبای حدیث بعد اللہ وایتہ یؤمنون ۵ یہ توجید پر پہلی عقلی ہے۔ علی سبیل التدریج۔ اس میں درجہ بدرجہ ایسے امور بیان کئے گئے

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اسکی وحدانیت کی دلیل ہیں۔ اس عظیم الشان سورت کا مضمون یہ ہے کہ نفس آسمان و زمین ہی ایمان والوں کے لئے اللہ کی قدرت و وحدانیت پر کافی دلیل ہیں۔ زمین و آسمان میں عجائب المخلوقات اور کائنات کی ہر چیز ایک مستقل دلیل ہے ان انفسہا لآیات لما فیہا من فنون الدلائل علی القادر الحکیم جل شانہ (روح ج ۲۵ ص ۱۳۹) لآیت لدلالات علی وحدانیتہ (مدارک ج ۲ ص ۱۰۱) پھر آسمان کا ستونوں کے بغیر محض اس کے حکم سے قائم رہنا اور زمین کا فضا میں کسی ظاہری سہاڑے کے بغیر معلق رہنا یہ سب اسکی وحدانیت اور قدرت کے دلائل ہیں جیسا کہ فرمایا ومن آیتہ ان تقوم السماء

والارض بامرہ (روم ج ۳۰ ص ۲۵) وفي خلقکم - الآیۃ۔ اس سے بڑھ کر تم خود اپنی پیدائش کو دیکھو کہ کس طرح اس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمہیں ایک قطعہ آب سے پیدا فرمایا اور پھر زمین میں بے شمار انواع و اقسام کے چوپائے پھیلانے والے والوں کے لئے اس میں کھلے دلائل ہیں و اختلاف الیل والنہار (الآیۃ) پھر اس سے آگے بڑھو اور رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے اور ان کے گھٹنے بٹھنے میں غور و فکر کرو اور دیکھو وہ آسمان سے مینہ برس کر چکا اور ناکارہ زمین کو زرخیز بنا دیتا ہے اور ہوائیں اسکی حکم سے چلتی ہیں عقل و دانش رکھنے والوں کے لئے ان تمام چیزوں میں توجید الہی اور قدرت خداوندی کو عظیم الشان نشانات موجود ہیں۔ رزق سے مراد بارش ہے بطریق تسمیۃ الشیء باسم السبب من رزق من مطر سماء مطر الاندلسیہ (بیضاوی) ۱۵

دُونَ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۰ هَذَا

اللہ کے سوائے کوئی اور ان کی واسطے بڑا عذاب ہے

هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

سہا یا سہ اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے ان کے لئے عذاب

مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ ۝۱۱ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ

ہے ایک بلا کا دردناک اللہ وہ ہے جس نے بس میں کر دیا ہے تمہارے دریا کو

لِتَجْرِيَ الْفَلَكَ فِيهِ بِأَمْرِكُمْ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ

چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے اور تاکر تلاش کرو اس کے فضل سے اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۱۲ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا

تاکر تم حق مانو اور کام میں لگا دیا تمہارے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

جو تمہارے زمین میں سب کو اپنی طرف سے اس میں نشانیاں ہیں

لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝۱۳ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا

ان لوگوں کے واسطے جو دھیان کرتے ہیں کہہئے ایمان والوں کو نلہ در گذر کریں

لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا

ان سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکر وہ سزا لے ایک قوم کو بدلہ لے

كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝۱۴ مَن عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۚ وَ

جو کما لے تم نے بھلا کام کیا تو اپنے واسطے اور

مَن أَسَاءَ فَعَلِيَهَا ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝۱۵ وَقَدْ

جس نے برا کیا سو اپنے حق میں پھر اپنے رب کی طرف پھرے جاوے اور

لَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَ

ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور پیغمبری

منزل ۶

جہنم کی ایک وادی ہے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے لیکن غرور و استکبار سے ان کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنے کفر و عناد پر قائم رہتا ہے اور آیات الہیہ سے اس طرح اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں ایسے معاندین و مستکبرین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے یہ عذاب اس کے غرور و استکبار، کفر پر اصرار اور آیات الہیہ سے اعراض کی سزا ہے۔

موضح قرآن۔ و معاف کریں یعنی بدلے کا سکر نہ کریں اللہ پر چھوڑیں۔

فتح الرحمن۔ و یعنی معتقد نیستند کہ حوادث جزائی اعمال ایشان باشد ۱۲۔

۱۰
۱۱
۱۲

۱۰
۱۱
۱۲

۱۰
۱۱
۱۲

۱۰
۱۱
۱۲

وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۱۱﴾

اور کھانے کو دیں گے ستمری چیزیں اور بزرگی دی انکو جہاں پر

وَاتَّبَعْنَاهُمْ بَيْنَاتٍ مِنَ الْأَمْْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ

اور دیں انھیں کھلی باتیں دین کی پھر انہوں نے پھوٹ جڑالی تو

بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعْثًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي

کچھ آچھنے کے بعد آپس کی ضد سے بے شک تیرا ب فیصلہ کرے گا

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ

ان میں قیامت کے دن جس بات میں وہ جھگڑتے تھے پھر

جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ

تجو کرکھاہم نے ایک رستہ پرستلہ دین کے کام کے سوتو اسی پر عمل اور مت چل

أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾ إِنَّهُمْ لَن يَغْنُوا عَنكَ

نواہشوں پر نادانوں کی وہ ہرگز کام نہ آئینگے تیرے کلمہ

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ

اللہ کے سامنے ذرا بھی اور بے انسان ایک دوسرے کے رفیق

بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۴﴾ هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ

میں اور اللہ رفیق ہے ڈرنے والوں کا یہ سوچ کی باتیں ہیں لوگوں کیواسطے

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۱۵﴾ أَمْ حَسِبَ

اور راہ کی اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو یقین لاتے ہیں کیا خیال رکھتے

الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَجْعَلَهُمُ الْكَافِرِينَ

ہیں جنہوں نے شہ کاتی ہیں برائیاں کہ ہم کر دینے ان کو برابر ان لوگوں کے

أَمْ نَوَاعَبُ الْفَالِغِينَ ﴿۱۶﴾ سَوَاءٌ مِّنْهُم مَّنْ

کہ جو یقین لاتے اور کئے بھلے کام ایک سب سے ان کا جینا اور مرنا

منزل ۶

کہہ دیا علم۔ یہ زجر ثانی ہے۔ ہماری آیتوں کو ماننا تو درکنار جب ہماری آیات میں سے کوئی آیت اس تک پہنچ جاتی ہے تو اس سے استہزاء کرتا ہے۔ ایسے بد سختوں کے لئے زلت آمیز اور رسوا کن عذاب تیار ہے۔ من ورائہم جہنم یہ لوگ دنیا کی عیش میں اور کفر و طغیان میں منہمک ہیں، لیکن اس سے غافل اور بے خبر ہیں کہ ان کے آگے ان کے لئے جہنم ہے جس کے عذاب سے ان کو نہ تو معبودان باطلہ کی پکار بچا سکیگی اور نہ ان کے خود ساختہ کار ساز اور سفارشی ہی ان کو اس سے نجات دلا سکیں گے اور نہ دنیا میں کماتی ہوئی دولت ہی وہاں کچھ کام آئیگی۔ ماکسبوا سے مال و اولاد مراد ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک اس میں عنبر اللہ کی پکار ماسوی اللہ کی نذر و منت بھی داخل ہے۔ اور ماخذ و اصل

دون اللہ اولیاء سے معبودان باطلہ مراد ہیں۔ ای ولا تغنی عنہم الالہة المتی عبد و ہا من دون اللہ شیئا (ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۸، معالم و خازن ج ۶ ص ۱۵۱) یہ تحریف اخرومی مقصود سورت سے متعلق ہے یعنی تمہارے خود ساختہ معبود اور سفارشی آخرت میں تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے ۱۵ ہذا ہدی۔ الآیۃ۔ ہذا یا تو اس سورت

میں مذکورہ بالا مضامین کی طرف اشارہ ہے یا اس سے قرآن مراد ہے۔ جمہور مفسرین نے یہی لکھا ہے یہ قرآن سر پاپا رشد و ہدایت ہے۔ والذین کفروا الخ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات بینات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت ترین اور دردناک عذاب کی تزا ہے ۱۶ اللہ الذی سخر۔ تا۔ لقوم

یتفکرون ۱۷ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بطور ترقی۔ پہلی دلیل میں عجائب قدرت اور غرائب فطرت کا ذکر تھا اب اس سے اگلا درجہ ذکر فرمایا کہ اس نے یہ ساری کائنات کیا علوی کیا سفلی پیدا فرما کر اپنے حکم و اختیار سے تمہارے کام میں لگا رکھی ہے دریاؤں اور سمندروں کو اس نے اپنے حکم سے تمہارے کام میں

لگا رکھا ہے کہ اس میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ اپنا سامان اور مال تجارت ایک جگہ سے دوسری جگہ لجا کر نفع کماؤ اور اس انعام الہی پر اس کا شکر بجا لاؤ۔ اس کے علاوہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب ہی اللہ کے حکم سے تمہاری خدمت میں مصروف ہے۔ جمیعاً اور منہ دونوں ما فی السموات وما

فی الارض سے حال ہیں (مدارک روح) مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ان تمام اشیاء کو مسخر کیا ہے اور یہ سب کچھ

اسی کی طرف سے ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اور یہ سب اسی کا انعام و احسان ہے۔ جمیعاً منہ یعنی ان ذلک فعلہ و خلقہ و احسان منہ و انعام (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۶۰) والمعنی سخر ہذا الاشیاء جمیعاً کائنۃ منہ و حاصلۃ من عندہ یعنی انہ سبحانہا مکونہا و موجدہا بقدرتہ و حکمتہ ثم سخرہا الخلقہ (روح ج ۲۵ ص ۲۵، بحر ج ۸ ص ۲۵) اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ، قدرت کاملہ اور اسکی وحدانیت کے بے شمار نشانات موجود ہیں ۱۸ قل للذین۔ الآیۃ۔ یہ تحریف زنیومی ہے۔ یغفروا ای یغفروا ویصفحوا (روح) لا یرجون لا یأمنون اولای یخافون (قرطبی) اولای یعتقدون (الشیخ قدس سرہ) ایام اللہ سے مجازاً وقائع و حوادث مراد ہیں جو اللہ اپنے دشمنوں پر لاتا ہے (بحر) لیجزی کا متعلق محذوف ہے لتأتین ایام اللہ (الشیخ رحمہ اللہ) یا یہ یغفروا سے متعلق ہے۔ (روح) مطلب یہ ہے کہ ایمان والوں کے

مرادیں کہ وہ ان لوگوں سے نزاع و جدال نہ کریں بلکہ درگزر کریں جو دنیا میں اللہ کے عذاب کی توقع ہی نہیں رکھتے یا اس کے آنے پر ان کا ایمان ہی نہیں
 اللہ کا عذاب مختلف وقائع و حوادث کی شکل میں ضرور آئے گا تاکہ ان منکرین کو ان کے کئے کی سزا دی جائے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ایمان والے درگزر کریں تاکہ
 اللہ ان مجادلین کو سزائے من عمل صالحا فلنفسہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور اس کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے ومن اساء
 فعلیہا اور جو بڑے کام کرے انکا وبال اور نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ پھر آخرت میں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے اعمال
 کی جزاء سزا دے گا **۱۱** ولقد اتینا۔ تا۔ مختلفون ۵ یہ توحید پر دلیل نقلی ہے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ایک عظیم الشان کتاب (تورات) عطا
 فرمائی اور ان میں بادشاہ پیدا کئے جو لوگوں پر حکم چلاتے اور ان کے امور و معاملات کے فیصلے کرتے تھے اور ہم نے ان میں بہت سے انبیاء علیہم السلام مبعوث
 کئے جو تورات ہی کے مطابق اپنی امتوں کو تبلیغ کرتے اور دین کی تعلیم دیتے تھے تورات جو تمام انبیاء بنی اسرائیل کے لئے دستور العمل تھی اس میں ہم نے
 یہی حکم دیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنانا۔ و اتینا موسیٰ الکتاب وجعلنہ ہدیٰ لئلیٰ اسرائیل ان لا تتخذوا من دونی وکیلا ۵
 (بنی اسرائیل ۱۷) **۱۲** و رزقنہم۔ بنی اسرائیل پر ہم نے بے پایاں احسانات کئے۔ انواع و اقسام کی حلال اور خوشگوار روزی عطا کی جیسا کہ من وسلوی
 وغیرہ اور اس وقت کی تمام اقوام عالم پر ان کو روحانی اور مادی لحاظ سے فوقیت دی۔ و اتینہم بیدت من الامس اور دین کے معاملے میں ہم
 نے ان کو واضح دلائل و براہین دیکھو امور دین کو خوب روشن کر دیا۔ لیکن دین کے واضح علم کے باوجود بعد میں دنیا پرست علماء نے محض حسد و عناد کی وجہ
 سے تورات کی اصل تعلیم (توحید) کو بدل ڈالا اور بنی اسرائیل میں توحید کے باسے میں اختلاف کی ایک وسیع خلیج پیدا کر دی اور ہر فریق اپنے باطل نظریات کو
 برحق قرار دینے لگا۔ اس اختلاف کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان باطل پرستوں کو جہنم میں ڈال کر فرمائے گا۔ یعنی ان کا آخری فیصلہ عذاب جہنم ہوگا اب
 بھی آخری کتاب قرآن مجید نازل ہو چکا ہے جس میں مسئلہ توحید دلائل عقل و نقل اور وحی سے مدلل، واضح اور روشن ہو چکا ہے اس لئے اب جو لوگ اس
 مسئلہ میں اختلاف کریں گے وہ بھی محض حسد و ضد اور عناد و مکارہ کی وجہ سے کریں گے **۱۳** ثم جعلناک علی شریعة۔ تا۔ سرحمة لقوم یؤمنون
 یہ سورت کا مقصود ہی دعویٰ ہے اور اس شبہہ کا جواب ہے کہ ہم نے مان لیا کہ ہمارے معبود شفیع غالب نہیں اور ہماری پکاریں بھی نہیں سنتے لیکن ایمان
 کو صرف اس لئے پکارتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا، ہمارے پیارے اور رہنما ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری پکار ان کو سنا لے اور وہ ہماری سفارش
 کر دیں تو بہتر ورنہ ہماری دعا اور پکار بے کار جائیگی۔ تو اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ جب دلائل عقل و نقل سے ثابت ہو چکا کہ سب کچھ سننے اور جاننے
 والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو صرف اسی کو پکارو اور غیر اللہ کو مت پکارو۔ نیز ہم نے دین اسلام کی راہ واضح اور روشن کر کے اس پر آپ کو گامزن کر دیا ہے
 آپ اسی پر گامزن رہیں اور اس سے سب سے سزا دھرا دھرن ہوں اور ان نادانوں اور خواہشات کے بندوں کی خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرتے ہوئے غیر اللہ
 کو نہ پکاریں۔ تائیدات:۔ و اذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل ناتبنا علیہ اباؤنا (البقرہ ع ۲۱) ۲۔ ولا تتبعوا اہواء
 قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل (مائدہ ع ۱۰) ۳۔ و اذا قیل لہم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول
 قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ اباؤنا (مائدہ ع ۱۲) ۴۔ و اذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل ناتبنا علیہ اباؤنا (لقمان ع ۲۷)
۵ ذلکم اللہ سر بکم لہ الملک، والذین تدعون من دوننا ما یملکون من قطیرہ ان تدعوہم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا
 ما احتجوا بالکم ویوم القیمة یکفون بشرکم ولا یبئک مثل خبیرہ (فاطر ع ۲۷) ۶۔ و اتینہم کتابا من قبلہ فہم بہ متمکون
 بل قالوا انا وجدنا اباؤنا علی امتنا وانا علی اثارہم مہتدون (زخرف ع ۲۷) ۷۔ و من اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یتجیب
 لہ الی یوم القیمة و ہم عن دعائہم غفلون (احقاف ع ۱۷) ۸۔ و اتل علیہم نبأ ابراہیم اذ قال لابیہ وقوم ما تعبدون
 قالوا نعبد اصناما فنظلم لہا غکفین ۵ قال هل یسمعونکم اذ تدعون ۵ او ینفعونکم او یضرون ۵ قالوا بل وجدنا
 اباؤنا کذلک ینفعلون ۵ (شعرا ع ۵) ۹۔ ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعواہم فلیستجیبوا لکم ان کنتم
 حذقین ۵ (اعراف ع ۲۲) **۱۴** انہم لن یغنوا۔ الایۃ۔ جو لوگ اپنی خواہشات نفسانیہ اور آراء باطلہ کے بندے ہیں ان کی پیروی سے کچھ بھی
 نفع نہیں ہوگا نہ ان کے اتباع سے اللہ کی راہ نصیب ہوگی اور نہ اتباع باطل کے خدائی عذاب ہی سے وہ بچا سکیں گے ایمان والوں کو کیا پڑی ہے
 کہ وہ ان ظالموں سے تعلق رکھیں اور ان کی پیروی کریں۔ ان مشرکین کی دوستی ان کے ہم جنس مشرکوں ہی سے ہو سکتی ہے اور وہی ان کے پیچھے چلنے کے
 جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے:۔ انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم فی الحیوة الدنیا (مکوت ع ۳) متقی اور مشرک سے بچنے والے لوگوں
 کی محبت کا مرکز ذات باری تعالیٰ ہے اس لئے انھیں اسی کے ارشادات کی اطاعت و تعمیل کرنی چاہیے۔ ہذا بصائر للناس۔ الایۃ۔ یہ قرآن یا مذکورہ بالا احکام
 لوگوں کے قلوب و اذہان میں روشنی اور نور ہدایت پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں اور ماننے والوں کیلئے سہرا پادہایت اور رحمت خداوندی ہیں۔ ایمان والوں کو ان کی پیروی
 کرنی چاہیے اور بندگان نفس امارہ کی خواہشات اور ان کے خود تراشیدہ دین سے اجتناب کرنا چاہیے **۱۵** م حسب الذین۔ الایۃ۔ یہ زجر و شکوی ہے
 استفہام انکاری ہے، اجتر حوا، اکتسبوا سوا، کاف بمعنی مثل سے بدل ہے اور عیاہم و مہانتہم سوا بمعنی مستو کا فاعل ہے (بحر
 روح ہدایہ) جو لوگ دین حق سے اعراض کر کے ہمتن عصیان و طغیان میں مہروف ہیں کیا ان کا خیال یہ ہے کہ ہم ان کو ان ایمان والوں کے برابر کر دینگے
 جو ہر وقت اللہ کی اطاعت میں منہمک ہیں یعنی ہم ان کی دنیوی اور اخروی زندگی ایک جیسی بنا دینگے ان کا یہ فیصلہ نہایت بڑا اور ان کا یہ خیال غلط ہے اور

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

بڑے دعوے ہیں جو کرتے ہیں اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

جیسے چاہیں اور تاکہ بدلہ پائے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور ان پر علم

يُظْلَمُونَ ﴿۲۲﴾ أَفَرَبِّيتَ مِنْ اتِّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ

نہ ہو گا مبعلا دیکھ تو کھلے جس نے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی خواہش کو اور

أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ

راہ سے بھلا دیا اسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر لگا دی اس کے کان پر اور دل پر اور

وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ عِشْوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ

ڈال دی اسکی آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لائے اسکو اللہ کے

اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا

سوائے سو کیا تم غور نہیں کرتے اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں بس یہی ہے ہمارا

الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ

جینا دنیا کا ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم جو مرتے ہیں سو زمانہ سے اور

وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُونَ ﴿۲۴﴾

ان کو کچھ خبر نہیں اس کی محض انگلیں دوڑاتے ہیں اور

إِذِ اتَّعَلَّ عَلَيْهِمُ آيَتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانُ حُجَّتَهُمْ إِلَّا

جب سنا جائیں ان کو کھلے ہماری آیتیں کھلی گئی اور کچھ دلیل نہیں انکی مگر

أَنْ قَالُوا اسْتَوِ يَا بَنِي آدَمَ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾

یہی کہتے ہیں اے آدمی ہمارے بپ دادوں کو مگر تم سچے ہو

قَالَ اللَّهُ يٰحِبِّيبِكُمْ ثُمَّ يَمِيَّتُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ

تو کہہ اللہ ہی جلاتا ہے تم کو پھر ہمارے گاتم کو پھر اکٹھا کرے گا تم کو قیامت

منزل ۶

انہیں یہ خیال کبھی بھی اپنے دل میں نہیں لانا چاہیے۔ مومن و کافر اور مطیع و عاصی برابر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مومن دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت کا مورد ہے لیکن مشرک، دنیا میں اگرچہ اللہ کی رحمت سے حصہ پاتا ہے مگر آخرت میں رحمت الہیہ سے بالکل محروم ہوگا۔ نیز دنیا میں بھی دونوں کی زندگیوں میں یکساں نہیں ہیں۔ ایک کی زندگی اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت میں گذرتی ہے اور دوسرا اپنی ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور ناشکری میں گزار دیتا ہے والمعنی انکم ان یستوی المسیئون والاحسنون محیا وان یستوا صماتا لافتراق احوالہم احیاء حیث عاش ہؤلاء علی القیام بالطاعات واولئک علی اقتراف السيئات؛ ومعاتا حیث مات ہؤلاء علی البشری بالرحمة والکرامة و

اولئک علی الیأس من الرحمة والندامة۔

(مدارک ج ۲ ص ۱۰۴) ۱۰۴ وخلق اللہ۔ الایۃ یہ توجیہ کی

تیسری عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان

اور اس ساری کائنات کو اظہار حق کے لئے پیدا فرمایا

ہے تاکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اسکی قدرت کا ملہ اور

اسکی صفات کا سازمی پردہ لالت کرے اور اسطرح

اسکی وحدانیت پر ذرہ کائنات سے ظاہر ہو۔ بلحق

لیدل علی قدرتہ (مدارک ج ۲ ص ۱۰۴) ای لیدل

علی وجودہ و قدرتہ و صفات کمالہ (مظہری)؛

ج ۸ ص ۳۸۶) ولتجزی کل نفس الحیة الخولیف

اخروی ہے اور بلحق پر معطوف ہے (روح) اس

کائنات کو پیدا کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے تاکہ

بندوں کا امتحان ہو اور ان میں نیکو کار اور بدکار

کے درمیان امتیاز ہو جائے اور ہر ایک کو اس

کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دی جائے اور کسی

کی حق تلفی نہ ہو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔

۱۰۴ افس آیت۔ الایۃ۔ یہ زجر ہے۔ کیا آپ نے اس

شخص کو دیکھا ہے جو محض اپنی خواہش نفس کا بندہ

ہو جو دلیل عقل و نقل کے بغیر محض خواہش نفس

سے غیر اللہ کو پکارتا ہے گویا اس نے اپنی خواہش

ہی کو معبود بنا رکھا ہے۔ علی علم، اضلہ کی ضمیر

منصوب سے حال ہے یعنی طریق ہدایت کو جانتے

ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ جن کو وہ پکار رہا ہے

وہ اسکی پکار نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو

باوجود اس علم کے کہ جن کو وہ پکارتا ہے وہ سنتے

نہیں، مگر اہ کر دیا ہو اور اس کے کانوں پر اور

اس کے دل پر مہ جباریت لگا دی ہو اور اسکی

آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو، تو بتائیے اسے اب کون راہ راست پر لاسکتا ہے۔ یعنی اس کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ اس کی

ضد اور اس کے عناد و مکابہ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے قہر کی زد میں آچکا ہے اور اس پر مہ جباریت لگ چکی ہے اور اسے توفیق ہدایت اور

قبول حق سے محروم کر دیا گیا ہے ۱۰۴ وقالوا ما ہی۔ تا۔ یظنون ۵ یہ شکوی اولی ہے۔ یہ حشر و نشر کے بھی منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ زندگی صرف یہی

دنیا کی زندگی ہی ہے، اس زندگی کے ختم ہوجانے کے بعد اور کوئی زندگی نہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ لوگ مر رہے ہیں اور کچھ لوگ پیدا ہو رہے ہیں بس

موضع قرآن یعنی زمانہ نام ہے دہر کا وہ کچھ کام کرے بیوالا نہیں مگر کسی اور چیز کو کہتے ہیں جو معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں تصرف اس کا چلتا ہے پھر اللہ ہی

موضع قرآن کو کیوں نہ کہیں۔ اسی معنی پر حدیث میں آیا ہے کہ دہر اللہ ہے اس کو برانہ کہتے۔

توجیہ تیسری عقلی دلیل ۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور ہماری موت تو حوادث زمانہ اور نوازل دہر کا نتیجہ ہے۔ یہ مشرکین کے ایک گروہ کا خیال ہے جو تمام وقائع و حوادث کو قوت اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے و ہوا آدھ معترفون بوجود اللہ تعالیٰ فہم غیر الدہریۃ... والکل یقول باستقلال الدہر بالتأثیر (روح ج ۲۵ ص ۱۰۳) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ محض بے علمی سے ناشی ہے۔ ان کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔ محض ظن و تخمین سے دعویٰ کر رہے ہیں ۱۹ اذ اتتلی۔ الآیۃ۔ یہ دوسرا شکوی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی آیات بینات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور ان میں کہیں حشر و نشر کا ذکر آجاتا ہے تو اس کے انکار کیلئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کٹ ججتی کے طور پر کہنے لگتے ہیں کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ واقعی ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو ہمارے اطمینان کے لئے ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھلا دو۔

المجاشیۃ ۲۵

۱۱۲۶

الیہ ۲۵

يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

التَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾

وَالْأَرْضُ ط وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُومَضِ

يَخْسِرُ الْمُبِطُونَ ﴿۱۷﴾ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ

جَاشِيَةً قَدْ كَلَّ أُمَّةٌ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا

الْيَوْمَ تَجْزُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ هَذَا

كِتَابُنَا نَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ فَمَا لِلَّذِينَ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِيمْدَ خَلْمِهِمْ

فِي سَرْحِمَتِهِ ذَلِكُ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۲۰﴾ وَأَمَّا

الَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ أَفْلَحُوا لَمْ تَكُنْ آيَاتِي تَنْتَلِيهِمْ

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

مَنْزِلًا

۱۹
۱۸
۱۷
۱۶

ہے تو اس کے انکار کیلئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کٹ ججتی کے طور پر کہنے لگتے ہیں کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ واقعی ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو ہمارے اطمینان کے لئے ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھلا دو۔ قل اللہ یحبیکم۔ الآیۃ۔ یہ دونوں شکوں کا جواب ہے کہ دنیا میں پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور عمر ختم ہو جانے کے بعد مارتا بھی وہی ہے اور تمام حوادث دہر اسی کے اختیار و تصرف میں ہیں اور جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا جس کی آمد میں کوئی شک نہیں تو تم سب کو زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کرے گا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور یہ یقین نہیں کرتے حالانکہ یہ حقیقت ہے۔ باقی رہا ان کے مطالبے پر ان کے باپ دادا کو زندہ کرنا تو اللہ تعالیٰ اگرچہ اس پر بھی قادر ہے لیکن قیامت سے پہلے انکو زندہ کرنا اسکی حکمت تشریحیہ کے خلاف ہے نہ وہ اللہ ملک السموات والارض ط یہ چوتھی عقلی دلیل ہے اور دلائل سابقہ کا خلاصہ ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے۔ اور ساری کائنات میں بلا شرکت غیر سے صرف وہی متصرف و مختار ہے، لہذا اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔ ویوم تقوم الساعة الخ یہ تخویف اخروی ہے اور جب قیامت قائم ہوگی اس دن باطل پرست (کفار و مشرکین) بہت بڑے نقصان اور خسارے میں رہیں گے کیونکہ انھیں جہنم میں دھکیل دیا جائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی سب سے بڑا خسارہ ہے وتری کل امتا جاشیۃ۔ قیامت کے دن تم ہر ملت کے لوگوں کو دیکھو گے کہ خوف و ہراس کی وجہ سے گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں اور ہر امت کے لوگوں کو ان کے صحائف اعمال کی طرف بلا یا جائیگا کہ ادھر آؤ اور اپنے اعمال نامے خود ہی پڑھو، آج تمہیں تمہارے اعمال کی جزاء دی جائیگی۔ ہذا کتبنا یطق الخ ہمارا یہ کتاب تم پر سچی گواہی دے گی، کیونکہ جب تم دنیا میں کوئی عمل بجالاتے تھے، ہم اسی وقت فرشتوں سے لکھواتے جا رہے تھے ۱۹ فاما الذین موضع قرآن ط انویر بیٹھے عاجزی کرنے کو اور دفتر وہی اعمال جو لکھے گئے ہیں۔

منزل ۶

فتح الرحمن ۱۲ یعنی برائے سوال و جواب مہیا شد ۱۲۔

فَأَسْتَكْبِرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۲۱﴾ وَإِذَا

پھر تم نے غرور کیا اور ہو گئے تم لوگ گنہگار اور جب

قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا

کہنے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں

قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا

تم کہتے تھے ہم نہیں سمجھتے کیا ہے قیامت ہم کو آتا تو ہے ایک خیال سا اور تم کو

خَنٌ مُّسْتَقْبِرِينَ ﴿۲۲﴾ وَبَدَأَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

یقین نہیں ہوتا اور کھل جائیں ان پر برائیاں ان کاموں کی

وَحَقٌّ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۲۳﴾ وَقِيلَ

جو کئے تھے اور ان پر سے ان پر وہ چیز جس پر کھٹھا کرتے تھے اور تم ہوگا

الْيَوْمَ نُنَسِّكُمْ كَمَا نَسَّيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَ

کہ آج ہم تم کو بھلا دیتے جیسے تم نے بھلا دیا تھا اپنے اس دن کی ملاقات کو اور

مَا أُولَكُمُ النَّاسُ وَمَا لَكُمْ مِنْ مُّصْرِينَ ﴿۲۴﴾ ذَلِكُمْ

گھر تمہارا روزخ ہے اور کوئی نہیں تمہارا مددگار یہ تم پر

بِأَنكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ

اس واسطے کہ تم نے پجرا اللہ کی باتوں کو کھٹھا اور جھکے رہے دنیا کی

الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۲۵﴾

زندگی پر سو آج نہ ان کو نکالنا منظور ہے وہاں سے اور نہ ان سے مطلوب توبہ ہے

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۶﴾

سو اللہ ہی کی واسطے ہے خوبی جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب سارے جہان کا

وَلِلَّهِ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا

منزل ۶

امنوا۔ الیہ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ لیکن مومنین صالحین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت میں پناہ دے گا، ان کے گناہ معاف فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جانا ہی نمایاں کامیابی ہے جو مومنین کو حاصل ہوگی ۲۲۔ واما الذابین کفروا تا ولاہم لیستعتبون ۵ یہ تحریف اخروی ہے جس میں کچھ تفصیلات بھی مذکور ہیں۔ اقلہ تکن سے پہلے فیقال لہم محذوف ہے۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے کفار و مشرکین سے سزائیں اور توبہ کے طور پر کہا جائیگا: کیا دنیا میں تمہیں میری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں، لیکن غرور و تکبر سے انکار انکار کرتے تھے اور تم عادی مجرم اور مشرک تھے۔ میرے پیغمبروں کی تبلیغ اور ان کے وعظ و نصیحت کے باوجود تم مشرک اور دوسرے جرائم سے باز نہیں آتے تھے۔

مجرمین ای مشرکین تکسبون المعاصی (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۷۶) واذ اذقیل۔ الیہ۔ اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ ضرور بالضرور تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور قیامت لامحالہ آئیگی، اس میں کوئی شک نہیں، تو تم انتہائی سرکشی سے کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے، تمہارے بار بار کہنے سے ہمارے دلوں میں ایک معمولی اور کمزور سا خیال تو کبھی آجاتا ہے لیکن اس کا یقین ہمیں کبھی نہیں آیا ان نظن الاظنا ضعیفا (روح، بحر) یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے بارے میں ہمارے دلوں میں سولے شک اور تردد کے اور کوئی چیز نہیں اور اس میں ہمیں ایسا تردد ہے کہ ایسا تردد کسی اور چیز میں نہیں (روح) ۲۳۔ وبدا لہم۔ الیہ۔ سیئات بد اعمالیوں کے نتائج بدیعنی بد اعمالیوں کی سزائیں ظاہر ہو جائیں گی اور استہزا اور تمسخر کی سزا ان پر نازل ہوگی۔ وقیل الیوم ننسکم الیچونکہ نیاں کے حقیقی معنی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجال ہے، اس لئے مجازاً عذاب میں چھوڑ دینا مراد ہے از قبیل تسمیۃ المسبب باسم السبب یعنی جس طرح تم نے قیامت کے دن بارگاہ ایزدیں پیشی کو بھلا دیا تھا اس سے بالکل ہی غافل ہو گئے تھے، اسی طرح آج ہم تمہیں دائمی عذاب میں داخل کریں گے اور ہمیشہ کے لئے تمہیں اس میں چھوڑ دیں گے، اس طرح جہنم تمہارا دائمی ٹھکانا ہوگا اور آج کوئی تمہارا بار و مددگار اور ناصر و غمگسار نہیں جو تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

۲۴۔ ذلکم بانکم اتخذتم۔ الیہ۔ بد دائمی عذاب

تمہیں اس لئے نصیب ہوا کہ تم اللہ کی آیتوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی بجائے ان کا مذاق اڑاتے اور ان پر لایعنی اعتراضات کیا کرتے تھے۔ اور دنیاوی زندگی کی ظاہری شان و شوکت میں ایسے کھو گئے کہ اسی ہی کو اصل زندگی سمجھنے لگے اور آخرت کا انکار کر دیا، اس لئے آج ان کو اس دائمی عذاب میں جھونک دیا جائے گا جس سے وہ کبھی نہ نکل سکیں گے اور نہ ان کو ایمان و عمل اور توبہ سے اللہ کو راضی کرنے ہی کا موقع میسر آسکے گا۔ اسی لا

موضع قرآن ۱۔ بھلا دیں گے۔ یعنی تم پر مہربانی نہ کریں گے۔ ب۔ دنیا کے جینے پر بہکے جانا کہ جیسے ہم دنیا میں مسلمان اور کافر مقابل ہیں وہاں بھی ہمارا یہی زور چلے گا۔

یطلب منهم ان یرضوا ربهم بالتوبة لغوات او انه (منظری ج ۸ ص ۳۹۲)
۱۵ فَلَلهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ - الْآيَاتِينَ - فَار تفریحیہ ہے۔ اور یہ پانچویں عقلی دلیل ہے اور دلیل چہارم پر متفرع ہے۔ جب زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے تو تمام صفات کار سازی کا مالک بھی وہی ہے، زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق و مالک اور سب کا پروردگار وہی ہے، ساری کائنات میں برتری، بڑائی، عظمت اور شان کبریائی اسی کا حصہ ہے اس میں کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں۔ وہ سب پر غالب ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سُورَةُ جاثية کی خصوصیات

۱۵

اس میں آیات توحید

- ۱- وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ — تا — اَيْتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ (۱۶) نفی شرک فی التصرف
- ۲- اَللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ — تا — اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (۲۶) نفی شرک فی التصرف
- ۳- وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ — تا — (۲۶) نفی شرک فی التصرف۔
- ۴- فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ — تا — وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (۲۶) نفی شرک فی التصرف و اثبات تمام صفات کار سازی برائے اللہ تعالیٰ۔

سورة الاحقاف

سورة جاثیہ میں یہ شبہہ دور کیا گیا کہ ہمارے معبود بے شک سنتے نہیں، اگر اللہ چاہے اور ہماری پکار ان کو سنوائے اور وہ ہمارے لئے سفارش
رابطہ کر دیں تو فہما ورنہ زیادہ سے زیادہ ہماری پکار نوجو جائیگی۔ تو اس کا جواب دیا گیا ثم جعلناک علی شریعة (الایۃ) ہم نے آپ کو ایک واضح قانون دیا
ہے کہ وہ نہیں سنتے آپ اس کا اتباع کریں اور مشرکین کی خواہشات نفسانیہ کا اتباع نہ کریں۔ اب سورة احقاف میں اس شبہہ کا جواب دیا گیا ہے کہ مانا ہمارے معبود
سنتے نہیں لیکن ان کی پکار میں تاثیر اور برکت ضرور ہے، کیونکہ جب ہم ان کو پکارتے ہیں اور ان کے نام کے وظیفے پڑھتے ہیں تو مقام معصوب محفوظ ہو جاتے ہیں
اور ہمارے کام درست ہو جاتے ہیں۔ سورت کے آخر میں اس کا جواب دیا گیا ان کی پکار میں اگر کوئی تاثیر اور برکت ہوتی، تو ہماری گرفت سے وہ ان کو خلاصی دلا
دیتے۔ فلولا نصرهم الذین اتخذوا من دون اللہ قریبانا للہة۔

دعواتی سورت پر چار تفصیلی دلائل، ایک دلیل عقلی اور ایک دلیل وحی۔ ابتدا میں تمہید مع ترغیب کے بعد مشرکین سے دلیل عقل و نقل کا مطالبہ اور
خلاصہ آخر میں سورت کے مرکزی مضمون کا ذکر، زجر و تخولیف، شکوی، تخولیف و تبشیر اور آخر میں ایک دلیل عقلی برائے اثبات قیامت، خاتمہ میں ایک
آیت متعلقہ تمام حواہم۔

تفصیل

تنزیل المکتب۔ الایۃ۔ تمہید مع ترغیب۔ یہ حکیمانہ غالب و حکیم بادشاہ کا ہے اسے مانو۔ ما خلقنا السموات۔ دلیل توحید عقلی۔ اس ساری کائنات کو
ہم نے اظہار حق کے لئے پیدا کیا ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، اس کی صفات کار سازی اور اسکی وحدانیت کی دلیل ہے۔ والذین
کفروا الخ یہ زجر ہے، لیکن اس کے باوجود کفار اعراض کرتے ہیں۔ قل اس آیت۔ الایۃ۔ اس میں مشرکین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ غیر اللہ کی الوہیت اور
پکار کے لائق ہونے پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش کریں۔ جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں کیا وہ کسی چیز کے خالق ہیں، یا کسی آسمانی کتاب یا کسی پیغمبر کے ارشاد
و عمل سے ان کا دعویٰ ثابت ہے، تو پیش کریں۔ ومن اضل ممن۔ تا۔ بعد اذ تم کفروا۔ یہ مذکورہ مطالبے کا ثمر ہے، جب
تمہارے پاس کوئی عقلی اور نقلی دلیل موجود نہیں تو پھر ان کو کیوں پکارتے ہو جو شخص ایسے خود ساختہ معبودوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک بھی کسی کی پکار
کا جواب نہ دے سکیں اور پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہوں، اس سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے۔ واذ انتلی علیہم۔ الایۃ۔ یہ پہلا شکوی ہے۔ جب
ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو جادو بتاتے ہیں۔ ام یقولون افتراء۔ یہ دوسرا شکوی ہے کہتے ہیں یہ قرآن عیاذ باللہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ساختہ ہے۔ قل ان افتريتہ۔ الایۃ۔ یہ دوسرے شکوے کا جواب ہے اور ضمناً دلیل وحی ہے۔ میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا، بلکہ
اللہ کی وحی سے کہہ رہا ہوں اور اگر میں نے اللہ پر افتراء کیا ہے، تو تم مجھے اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکتے۔ قل ما کنتم بدعا۔ الایۃ۔ یہ دلیل وحی پر ایک ال
کا جواب ہے کہ اگر تمہارے پاس وحی آتی ہے تو بتاؤ ہمارے ساتھ کیا ہوگا جواب دیا گیا کہ فرما دیجئے مجھے تو اپنے حال کی بھی خبر نہیں بجز اس کے کہ اللہ کی طرف سے
وحی آئے۔ قل ارایتہ ان کان۔ الایۃ۔ یہ زجر ہے اور اس کے ضمن میں پہلی دلیل نقلی تفصیلی کا ذکر ہے۔ اے مشرکین! یہ بتاؤ اگر یہ قرآن فی الواقع اللہ کی طرف
سے ہو اور علماء اہل کتاب بھی اسکی تصدیق کر چکے ہوں، لیکن پھر بھی تم ایمان نہ لاؤ تو کیا تم سب سے بڑے گمراہ نہیں ہو گے؟ وقال الذین کفروا۔ الایۃ۔ یہ شکوی
ہے مشرکین، ایمان والوں کے بارے میں کہتے ہیں اگر توحید اور قرآن کوئی بھی چیز ہوتی تو وہ اسے قبول کرنے میں ہم پر سبقت نہ لیجاتے کیونکہ ہم ہمیشہ نیک کاموں میں
آگے آگے ہوتے ہیں یہ ان کا زعم باطل تھا۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول حق کی توفیق ہی نہیں دی اس لئے وہ اس کو افتراء بتاتے ہیں۔

ومن قبلہ کتب موسیٰ اماما ورحمة طیبہ پہلی تفصیلی نقلی دلیل ہے از تورات۔ اور اس سے پہلے تورات میں بھی یہی مضمون بیان کیا جا چکا ہے۔ اس لئے
قرآن نے اسکی تصدیق کی ہے کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔ ان الذین قالوا۔ تا۔ ان الذین قالوا یعملون (۲۶) یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی
وحدانیت کا اقرار کیا اور پھر تادم واپس اس پر قائم رہے انھیں آخرت میں کوئی خوف و غم نہیں ہوگا۔ اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ووصینا الانسان بوالدیه
تا۔ الذی کانوا یوعدون

بھی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ والذی قال لوالدیہ۔ تا۔ انہم کانوا خسرین ہ یہ زجر ہے مع تخولیف
اخرویہ۔ لیکن جو لوگ اپنے توحید پرست والدین کی بات نہیں مانتے، شرک اور انکار آخرت پر اڑے بہتے ہیں ان کے لئے آخرت میں دائمی خسارہ ہے۔ ویوم
یعرض الذین کفروا۔ الایۃ۔ یہ بھی تخولیف اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن مشرکین و کفار سے کہا جائیگا تم دنیا میں عیش و عشرت کے مزے اڑا چکے اور تمام لذات
سے دنیا میں متمتع ہو چکے ہو اس لئے آج تمہیں کبر و غرور اور عناد و استکبار کی سزا میں رسوا کن عذاب دیا جائیگا۔

واذکرا خاعاد۔ تا۔ ما کانوا بہ یستہزؤن (۳۶) یہ دوسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از ہود علیہ السلام مع تخولیف دنیویہ۔ قوم عاد کے پاس حضرت
ہود علیہ السلام آئے، انھیں اللہ کا پیغام پہنچایا، لیکن وہ انکار و استکبار پر قائم رہے تو اللہ نے ان کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔ لیکن ان کے خود ساختہ

اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ اَعْدَاءُ وَكَانُوا لِوَالِدِهِمْ

جب لوگ جمع ہوں گے وہ ہوں گے ان کے دشمن اور ہوں گے ان کے پوجنے

كُفْرِيْنَ ۙ وَاذَاتُكُلِّ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ

سے منکر اور جب تم سناؤ جائیں ان کو ہماری باتیں کھلی کھلی کہتے ہیں

كَفَرُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ لِهٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ اَمْ

منکر یہی بات کو جب ان کے پاس پہنچی یہ جادو ہے صریح کیا

يَقُوْلُوْنَ اِفْتَرٰهُ قُلٌّ اِنْ اِفْتَرٰتِهٖ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

کہتے ہیں کہ یہ بنا لایا ہے تو کہہ اگر میں یہ بنا لایا ہوں تو تم میرا بھلا نہیں کر

لِيْ مِنْ اِلٰهِ شَيْْءٌ ۗ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُوْنَ فِيْهِ

کتے اللہ کے سامنے ذرا بھی اس کو خوب خبر ہے وہ جن باتوں میں تم لگ رہے ہو

كُفْرًا بِهٖ شَهِدًا اٰبِيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۙ

وہ کافی ہے حق بتانے والا میرے اور تمہارے بیچ اور وہی ہے بخشنے والا مہربان

قُلْ مَا كُنْتُ بِدَعَاۤءِ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرٰى مَا

تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجھ کو معلوم نہیں کیا

يَفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا

ہونا ہے مجھ سے اور تم سے میں اسی پر چلتا ہوں جو حکم آتا ہے مجھ کو اور میرا کمال

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ قُلْ اَرۡءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ

یہی ہے ڈر سنا دینا کھول کر تو کہہ بھلا دیکھو تو نہ اگر یہ آیا ہو

عِنۡدِ اللّٰهِ وَكُفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَٰهَدٌ مِّنۡ بَنِيْ

اللہ کے یہاں سے اور تم نے اس کو نہیں مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل

اِسْرَءٰٓءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاَمۡنَ وَاَسْتَكْبَرْتُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

کا ایک ایسی کتاب کی پھر وہ یقین لایا اور تم نے عزو کیا بیشک اللہ

۱۲ شکوی
۱۲ شکوی
۱۲ جواب شکوی
۱۲ اشارہ بیل روغ

۱۲ دلیل دینی پر
۱۲ سوال کا جواب
۱۲ زبردستی دلیل نقلی
۱۲ اول

منزل ۶

ہو کیا ان کی الوہیت اور پکار کے لائق ہونے پر تمہارے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل ہے تو پیش کر دو عقلی دلیل کا مطالبہ۔ اسو فی ما ذاخلقوا الخ مجھے دکھاؤ تو سہی نہیں
نے زمین کا کوئی حصہ پیدا کیا ہے یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی عمل دخل ہے؟ اگر وہ کسی ایک چیز کے بھی خالق نہیں تو پکارے جانے کے لائق بھی نہیں۔ نقلی
دلیل از کتب سابقہ و انبیاء سابقین علیہم السلام کا مطالبہ۔ ایتونی بکتب الخ اگر دلیل عقلی نہیں تو کتب سابقہ میں سے کوئی ایک حوالہ ہی پیش کر دو یا اولین کے علوم میں
سے کوئی عملی ثبوت ہی مہیا کر دو جس سے غیر اللہ کو پکارنے کا جواز نکلتا ہو۔ والسر ادنفی استحقاق الہتھم للعبودية علی اتم وجہ (روح ج ۲ ص ۵) ای لا
دلیل لکم لا نقلیا ولا عقلیا علی ذلک (ابن کثیر ج ۳
ص ۱۵۴) **۵** ومن اضل۔ یہ سابقہ آیت میں مذکور
مطالبہ پورا کرنے میں ناکامی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے جب کسی
عقلی یا نقلی دلیل سے یہ ثابت نہیں کہ جن کو مشرکین اللہ
کے سوا پکارتے ہیں، وہ پکاریں سنتے اور حاجات براری
کر سکتے ہیں۔ تو اسکا واضح نتیجہ یہ ہے کہ وہ شخص سب سے بڑا
گمراہ ہے جو ایسوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی
حاجت براری نہ کر سکیں، بلکہ اسکی دعا اور پکار سے ہر امر
ہوں ہی بے خبر و اذا حشر الناس۔ الایۃ۔ پکارنے
والوں کی پکار سے مزعومہ معبودوں کی بے خبری اور اس
فعل پر ان کی ناراضی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیامت
کے دن میدان حشر میں جب سب لوگ جمع ہوں گے تو
جن مقبولان بارگاہ الہی کو دنیا میں پکارا گیا، وہ پکارنے
والوں کے سخت خلاف ہوں گے اور پکارنیوالوں کو جھٹلایا
گے اور ان کی عبادت سے بیزاری اور براءت کا اعلان
کریں گے۔ مکذبین قائلین تبرأنا الیک ما
کانوا ایانا یعبدون (مظہر ج ۸ ص ۳۹) تا سید۔
فکفی باللہ شہیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادکم
لغفلین ۵ (یونس ع ۳)۔ ۲۔ ویوم یحشر ہم جمیعا
ثم یقول للملئکۃ اهلوا یا کم کانوا یعبدون
قالوا سبحنک انت ولینا من دونہم بل کانوا
یعبدون الجن اکثرہم بہم مؤمنون ۵ (سبا ع)
۳۔ ان تدعوہم لا یسعدوا علیکم ولو سمعوا
ما استجابوا لکم و یوم القیمۃ یکفرون بشرکم
(فاطر ع ۲) **۵** واذ انتلی۔ الایۃ یہ شکوی ہے جب
مشرکین کو قرآن کی واضح اور روشن آیتیں پڑھ کر سنائی
جاتی ہیں جو سراپا حق و صداقت ہیں اور جن کا مثل پیش
کرنا قوت بشر سے باہر ہے تو وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تو
کھلا جادو ہے یعنی وہ آیتوں میں غور و فکر کر کے ان کو

سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ سنتے ہی بلا تامل محض ضد و عناد سے ان کو جادو کا نام دیدیتے ہیں۔ انہم لم یتأملوا ما ینتلی علیہم، بل بادروا اول سماعہ
الی نسبتہ الی السحر عنادا وظلما (بجرح ۸ ص ۵۶) **۵** ام یقولون افتراہ۔ یہ بھی شکوی ہے اور اس میں مشرکین کا پہلے سے بھی شیع قول ذکر کیا گیا ہے یعنی
یہ جادو بھی نہیں، بلکہ یہ خدا کی ذات پر افتراء ہے۔ اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں جو اس نے نہیں فرمائیں۔ العیاذ باللہ
قل ان افتریتہ الخ یہ اس شکوے کا جواب ہے اور ضماند دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں اپنے پاس سے نہیں کہتا ہوں بلکہ وحی سے کہتا ہوں۔ اگر

موضح قرآن کا یعنی اب بھی باز آؤ تو بخشنے جاؤ۔

سے عبد اللہ بن سلام مراد نہیں کیونکہ وہ مدینہ میں اسلام لائے تھے اور یہ سورت مکہ ہے، بلکہ اس سے مراد تو بادشاہ حبشہ ہے جو اپنے ملک ہی میں مسلمان ہو گیا تھا یا وہ یہودی مراد ہے جو مکہ میں کسی کام کو آیا اور آپ پر ایمان لے آیا تھا۔ لیکن جہور مفسرین کے نزدیک شاہد ہے مراد عبد اللہ بن سلام ہیں اور یہ آیت مدنیہ ہے اگرچہ باقی تمام سورت مکینہ ہے (روح - قرطبی - ابن کثیر - مدارک وغیرہ) یعنی یہ بتاؤ اگر یہ قرآن فی الواقع اللہ کی طرف سے ہو اور پھر بھی تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا عالم بھی اس کی سچائی کی گواہی دے اور اس پر ایمان بھی لے آئے، لیکن تم اسے ماننے اور اس پر ایمان لانے سے

انکار ہی کرتے رہو تو خود ہی بتاؤ تم سے بڑا گمراہ کون ہو گا۔ کیونکہ تم محض ضد و عناد کی وجہ سے انکار کر رہے ہو اور ایسے ظالموں اور بے انصافوں کو اللہ تعالیٰ قبول ہدایت کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ **وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا** ای فی شأنہم (روح) مشرکین اس زعمہم باطل میں مبتلا تھے کہ دینی برکات دنیوی عزت و شان اور مال و دولت کے تابع ہوتی ہیں اس لئے وہ ایمان والے غبار کے بائے میں کہتے تھے کہ اگر قرآن پر ایمان لانا کوئی خیر و برکت کا کام ہو تو یہ غبار اسے قبول کرنے میں ہم پر سبقت نہ لیجائے، بلکہ ہم ان سے پہلے اسے قبول کرتے۔ واذ لہم یھتدوا بہ الخ اور وہ چونکہ قرآن پر ایمان لانے کی توفیق سے محروم کرتے گئے ہیں، اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کوئی سنی بات نہیں بلکہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔ یعنی پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں جنہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنالیا ہے۔ یعنی اختلق هذا اھل الزمان السابق ثم تلقاه منهم محمد (منہری ج ۸ ص ۴۰۱) **۱۲** ومن قبلہ۔ الایۃ۔ یہ دوسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از تورات۔ یہ مسئلہ توحید کوئی نیا مسئلہ نہیں جسے قرآن نے بیان کیا ہو بلکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات میں بھی یہی مسئلہ ذکر کیا گیا تھا جو اپنے زمانے میں دین کی رہنما تھی اور اللہ کی رحمت کا باعث تھی جیسا کہ ارشاد ہے: **وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِنْ لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلاً** (بنی اسرائیل ۱۷) اور یہ کتاب یعنی قرآن بھی مسئلہ توحید اور دیگر اصول دین میں تورات کی تصدیق کر رہا ہے اور فصیح و بلیغ عربی زبان میں مشرکین کو اللہ کے

مذہب توحید اور نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے

وَبَلَّغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَقَالَ رَبِّ أَوْزَعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

اور پہنچ گیا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے میری قسمت میں کہ کوشکریوں

نِعْمَتِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَإِنْ أَعْمَلُ

تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ

نیک کام جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو نیک اولاد میری میں نے توبہ کی

الَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝۱۵

تیری طرف اور میں ہوں تمکبردار و وہ لوگ ہیں جن سے

تَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجًا وَرَحْمَةً سَيَاتِمُ

تم قبول کرتے ہیں بہتر سے بہتر کام جو کئے ہیں اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں

فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصَّادِقُ الَّذِي كَانُوا

رہنے والے جنت کے لوگوں میں سچا وعدہ جو ان سے

يُوعِدُونَ ۝۱۶ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا

کیا جاتا تھا اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو کھٹہ میں بیزار ہوں تم سے

أَتَعْدِبْنِي إِنْ أَخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي

کیا مجھ کو دعوہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤنگا قبر سے اور وہ گزر چکی ہیں بہت جماعتیں مجھ سے پہلے

وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے کہے خرابی تیری تو ایمان لے آئے شک وعدہ اللہ کا

حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝۱۷

نیک ہے پھر کہتا ہے یہ سب نقلیں ہیں پہلوں کی و

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ثابت ہوئی بات غلاب کی شامل اور فرقوں میں جو گزر چکے

موضع قرآن کسی حال کا بیان نہیں حضرت نے ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی۔ صدیق اکبر چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور ان کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے، یہ بات اور کسی صحابی کو میسر نہیں ہوئی۔ لیکن باپ اس وقت نہیں مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادت مند لوگ ایسے ہوتے ہیں وگرنہ اس کا حال ہے جو کافر ہے اور ماں باپ سمجھتے ہیں ایمان کی بات وہ نہیں سمجھتا۔

فتح الرحمن در یعنی از قبر ۱۲ در یعنی ہیچکس از ایشان باز زندہ نشد ۱۳ -

عذاب سے ڈرانا اور ایمان والوں کو جنت کی خوش خبری دیتا ہے۔ ۱۳ ان الذین۔ الایۃ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور زندگی بھر اس پر قائم رہے اور اس کے عملی تقاضے پورے کرتے رہے قیامت کے دن وہ ہر قسم کے خوف و ہراس اور اندوہ و غم سے محفوظ رہیں گے، ان کا ٹھکانہ جنت میں ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ انعام و اکرام انہیں ایمان و عمل کی جزا کے طور پر حاصل ہو گا۔ ۱۴ و صیبا الانسان۔ یہ بھی بشارت اخرویہ میں داخل ہے۔ انسان پر اپنے ماں باپ کا بھی حق ہے۔ اگر کوئی شخص والدین کے کہنے پر جوئی نہیں

۲۶ حمہ ۱۱۳۴ الاحقاف ۲۶

مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَسِرِينَ ۱۸

ان سے پہلے جنوں کے اور آدمیوں کے بیشک وہ تھے توڑنے میں پڑے
وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا ۱۹ وَلِيُوفِيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ

اور ہر درجہ کے کئی درجے ہیں اپنے لئے جہاں کے موفقی اور تاکہ پورے سے ان کو کام ان کے اور ان
لَا يَظْلَمُونَ ۱۹ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ

بظلم ہو گا اور جس دن لائے جائیں گے
أَذْهَبَتْكُمْ طَبِيبَتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

متاع کے تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگی میں اور ان کو برت چکے
بِهَآءِ فَالْيَوْمَ يُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ

اب آج سزا پاؤ گے ذلت کا عذاب بدلا سکا جو تم
تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

عزور کرتے تھے ملک میں ناحق اور اسکا جو تم
تَفْسُقُونَ ۲۰ وَأَذْكَرَ أَخَاعِدِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ

نا فرمانی کرتے تھے اور یاد کر لیں عباد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو
بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَّتِ التَّنْذِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

احقاف میں اور گذر چکے تھے ڈرانے والے اس کے آگے سے اور
مِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ طِإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

پہچھے سے خدا کہ بندگی نہ کرو کسی کی اللہ کے سوائے میں ڈرتا ہوں تم پر
عَذَابٍ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۲۱ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَأْفِكَنَا عَنِ

آفت سے ایک بڑے دن کی تو بولے کیا تو آیا ہے ہمیں ہائے پاس کر چیرے بھوکے ہائے
الْإِهْتِنَاءِ فَاتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۲۲

اجوبوں سے سولے آ ہم پر جو وعدہ کرتا ہے اگر ہے تو سچا

ہوں۔ اولئك الذين نتقبل الایۃ ایسے لوگوں کے نیک اعمال کو ہم قبول کر لیتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگزر فرما کر انہیں اہل جنت میں شامل کر لیتے ہیں یہ ایک سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

موضح قرآن و ای جنت والے بھی کسی درجے میں ہیں اور دنیا والے بھی اسی طرح اپنے اعمال سے و جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلا اسی دنیا میں مل چکا و یعنی حضرت ہود علیہ السلام نے عاد کو ڈرایا احقاف ایک ضلع ہے یمن میں اس کے معنی ریت کی تھل۔

فتح الرحمن ۱ مترجم گویا این تصویر است حال سعید و شقی را پس سعید حق خداست تعالیٰ و حق البوسن بجای آورد با انواع نعم محفوظ میشود و در جمیع امور بحق تعالیٰ رجوع میکند و شقی جمع میکند میان کفر و عقوق والدین و انکار معاد و صورت سعید منطبق است بر حضرت ابوبکر صدیق رض و بر غیر ایشان نیز و اللہ اعلم ۱۲ و یعنی از ہر جانب ۱۲۔

بلکہ چالیس برس کی عمر میں بھی شرک سے توبہ کر کے توحید کو قبول کر لے تو بھی اس کی توبہ قبول ہوگی اور وہ اہل جنت میں شامل ہو جائے گا انسان کو ہم نے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا اور پھر والدہ کا تو بہت ہی زیادہ حق ہے۔ کیونکہ وہ ایام حمل میں بچے کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھاتی ہے، پھر پیدائش کے وقت بھی مشقت برداشت کرتی ہے اور پھر اس کے بعد اڑھائی سال تک اسے دودھ پلانی اور اسے ہاتھوں میں اٹھا کر کھلاتی ہے۔ وقال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ لیس ادبہ الحمل بالاکف (مدارک ج ۳ ص ۱۰۸) امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک حمل سے اصطلاحی معنی مراد ہے۔ اور تیس ماہ میں اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت رضاع دو سال کا ذکر ہے۔ (مدارک) اس کی بنا ایک خبر واحد پر ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہاں حمل اور رضاع دونوں کی مدت تیس تیس ماہ مراد ہے جو خلاف متبادر ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول راجح ہے۔ جتنے اذاب بلغ اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ جوانی کو بلکہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اب اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے ہمت دے اور توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہیں، نیز تجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک کام کروں جن پر تو راضی ہو۔ اور میری اولاد کو نیک اور صالح بنا۔ میں اب تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اولئك الذين نتقبل الایۃ ایسے لوگوں کے

۱۸ متعلق بہ مرد و زنانی مومنین و کفار ۱۳
۱۹ تخلیف اخروی
۲۰ تیسری تفصیل تھی
۲۱

جا رہا ہے۔

۱۵ والذی قال۔ یہ زجر مع تحویف اخروی ہے۔ مؤمن بیٹے کے ذکر کے بعد والدین کے اس بیٹے کا ذکر ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان نہیں لاتا اور شرک و کفر پر قائم رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس شخص کا ذکر ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان لے آئے یعنی ایک بیٹا تو وہ ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان لے آئے اور ایک وہ ہے جو والدین کی مشفقانہ پند و نصیحت کے جواب میں نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کر کے کہتا ہے تم نے مجھے کس قدر دق کر رکھا ہے، تم کہتے ہو کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے قرونوں کے قرن گذر چکے ہیں، لیکن آج تک کسی مرنے کو زندہ ہونے تو ہم نے نہیں دیکھا وہما یتغیثان اللہ۔ ایک طرف گستاخ بیٹے کی معاندانہ گفتگو ہے، لیکن دوسری طرف والدین نہایت رُسوزی سے اس کو ایمان کی طرف بلاتے اور اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اُسے ہدایت کی توفیق عطا فرمائے اور اسے مسلل ایمان کی دعوت دئیے جا رہے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت ضرور آئیگی لیکن وہ کہے جا رہا ہے کہ یہ وعدہ قیامت اگلے لوگوں کی خود ساختہ باتوں میں سے ایک ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

۱۶ اولئک الذین الایۃ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا جن وانس کی ان سرکش اور معاند امتوں کے ساتھ جو پہلے گذر چکی ہیں۔ یہ لوگ بہت بڑے خسارے میں ہیں فی اسم ای مع اسم (قرطبی) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ظرف کا متعلق بیدخلون مقدر ہے۔ اللہ کے فیصلے سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد ہے جو ابلیس سے خطاب کر کے فرمایا۔ لا ملئن جہنم منک و ممن تبعک منهم اجمعین (روح)

۱۷ ولکل درجت۔ یہ دونوں فریقوں سے متعلق ہے۔ مومنین اور کفار میں سے ہر ایک کے لئے اس کے اعمال خیر اور افعال شر کے مطابق جزا و جزا کے مختلف درجات و منازل ہوں گے۔ منازل جنت بھی اعمال حسنہ کی کمی بیشی کے مطابق بلند و پست ہونگے۔ اسی طرح درجات عذاب بھی گناہوں کی کثرت و قلت کے مطابق مختلف ہوں گے۔ تفاوت درجات و درجات عین عدل و انصاف ہے کہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔ اور نہ کسی کی حق تلفی ہی ہو۔

۱۸ و یوم یعرض۔ الایۃ۔ تحویف اخروی۔ قیامت کے دن جب کفار و مشرکین کو دوزخ میں ڈالا جائیگا تو ان سے کہا جائیگا کہ تم عیش و عشرت کی تمام لذتوں سے دنیا میں لطف اندوز ہو چکے ہو اور احکام الہیہ سے باغی ہو کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا چکے ہو۔ اس لئے اب آخرت میں تمہارے لئے کوئی راحت و لذت نہیں۔ دنیا میں تم نے قبول حق سے استکبار کیا اور محض وساوس شیطانیہ اور شبہات و اسیہ کے درپے ہو کر توجید کو ٹھکرایا اور خدا کی نافرمانیوں اور فسق و فجور پر کمر بستہ ہے۔ اس لئے آج تمہیں ان بد اعمالیوں کا بدلہ ذلت آمیز اور رسوا کن عذاب کی شکل میں دیا جائیگا۔

۱۹ و اذکر اخاعد۔ یہ تیسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از ہود علیہ السلام مع تحویف دنیوی۔ الاحقاف، حقف کی جمع ہے جس کے معنی ریت کے ٹیلے کے ہیں۔ قوم عاد ریت کے ٹیلوں پر سکونت پذیر تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توجید کا پیغام پہنچایا اور اسے اللہ کے عذاب سے ڈرایا قوم ہود سے پہلے اور اس کے بعد جتنے بھی اللہ کی طرف سے پیغمبر آئے سب نے اپنی اپنی قوم کو یہی دعوت دی۔ ان لا نعبد والا اللہ کہ اللہ کے سوا کسی کو حاجات میں غائبانہ مت پکارو۔ اگر پیغام توجید کو ٹھکراؤ گے تو ایک بہت بڑے اور درناک عذاب کا خطرہ ہے۔

۲۰ قالوا اجئتنا۔ قوم کے سرکش افراد نے نہایت معاندانہ جواب دیا کہ لے ہود! کیا تو ہمیں ہمارے معبود سے ہٹانے کے لئے آیا ہے؟ تو خوب سن لے ہم ان کو کبھی نہیں چھوڑیں گے اور جس عذاب کی تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اگر سچا ہے تو اسے لے آ۔ دیر کیوں کر رہا ہے۔ قال انہا العلم الایۃ۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا عذاب لانا مبرک اختیار میں نہیں، مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ عذاب کب آئیگا، اسکی آمد کا معین وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے، البتہ میرا کام یہ ہے کہ میں خدا کا پیغام تم تک پہنچاؤں وہ میں نے پہنچا دیا، لیکن تم ایسے نادان ہو اور جاہلوں کی سی باتیں کرتے ہو اور مجھ سے ایسے مطالبے کرتے ہو جو میرے فرائض میں شامل ہیں اور نہ میرے بس اور اختیار میں ہیں شائکہ الجہل و من آثر ذلک انکم تقترحون علی مالیس من وظائف الرسل من الاتیان بالعذاب (روح ج ۲۶ ص ۲۵)

۲۱ فلما راؤہ۔ جب عذاب کا وقت آگیا اور سیاہ بادل کی صورت میں اس کے آثار نمودار ہونے لگے اور بادل ان کی وادیوں پر منڈلانے لگے تو وہ بہت خوش ہوئے کیونکہ عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی اس لئے بادلوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ بادل آگئے ہیں اور آج خوب بارش ہوگی بل ہو ما استعجلتم بہ تو زبان حال نے ان سے کہا نہیں نہیں، یہ باران رحمت لیکر نہیں آئے، بلکہ ان بادلوں میں وہ عذاب ہے جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ یہ ایک ہولناک طوفان باد ہے جو اللہ کے قہر و عذاب کو لے کر آ رہا ہے جو اللہ کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کرنا چلا جائیگا، چنانچہ وہ اس طرح مٹ مٹا گئے کہ ان کے مکانوں سے سوا کوئی چیز وہاں نظر نہیں آتی تھی

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ

کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو پہنچا دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے

وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

لیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگ نادانی کرتے ہو پھر جب دیکھا اس کو ابر سے

مُسْتَقْبِلًا أَوْ دِيْبَتِهِمْ ۚ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مِّمَّنْ يَمُطِرُ ۚ بَل

سامنے آیا ان کے نالوں کے بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا کوئی نہیں

هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۚ إِيْرَاجٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾ تَدْمِرُ

یہ تو وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے ہوا ہے جس میں عذاب ہے دردناک اگھاڑ چینی

كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَى إِلَّا مَسَكِنَتُهُمْ

ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھیل کر وہ کئی نظر نہیں آتا تھا سوائے ان کے گھر

كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۴﴾ وَ لَقَدْ مَكَرْتُمْ فَمَا

یوں ہم سزا دیتے ہیں گنہگار لوگوں کو اور ہم نے مفرد درگاہ دیا تھا انکو

إِن مَّكُنْتُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَ أَبْصَارًا

ان چیزوں کا جنکا تم کو مفرد نہیں دیا اور ہم نے ان کو نیسے سمے کان اور آنکھیں اور

أَفْئِدَةً ۚ فَمَا أَعْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ

دل پھر کام نہ آئے ان کے کان ان کے لور نہ آنکھیں ان کی اور

لَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

نہ ان کے کسی چیز میں اس لئے کہ منکر ہوتے تھے اللہ کی باتوں سے اور

حَاقٍ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ أَهْلَكْنَا

اٹ پڑی ان پر جس بات سے کہ وہ مسخا کرتے تھے ان اور ہم غارت کر چکے ہیں انکو

مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۶﴾

جتنی تھا اسے اس پاس ہیں بستیاں اور طرح طرح سے پھیر کر سنائیں ان کو باتیں تاکہ وہ لوٹ آئیں

میزموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ قوم ہو پر جب ہمارا عذاب آیا تو جن معبودان باطلہ کو وہ پکارا کرتے تھے ان میں سے کسی نے بھی ان کی مدد نہ کی اور اللہ کے عذاب سے ان کو نہ چھڑایا۔ ولقد مکرتم۔ الایۃ۔ یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ ان نافیہ ہے۔ اہل مکہ! قوم ہو کہ ہم نے جو نبوی قوت و دولت اور شان و شوکت دی تھی وہ تمہیں نہیں دی، وہ تم سے زیادہ طاقتور اور دولت مند تھے، ان کو ہم نے سننے کے لئے کان، دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سوچنے کے لئے دل دیئے۔ لیکن ان نعمتوں سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ کانوں سے انہوں نے حق بات کو نہ سنا اور آنکھوں سے خدا کی قدرت و وحدانیت کے تکوینی دلائل کو بغور نہ دیکھا اور دلوں کو معرفت خداوندی کی تحصیل میں استعمال نہ کیا، اس لئے ان ساری قوتوں کے باوجود وہ دولت المیان سے محروم رہے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے آخر اس کی پیٹ میں آکر اور ہلاک ہو کر رہے مگر وہ تو تم بھی قوم عاد کی ڈگر پر چل رہے ہو، یاد رکھو تمہارا بھی وہی حشر ہو گا۔ ولقد اهلکنا تخولیف نبوی۔ یہ بھی مکے والوں ہی سے خطاب ہے گرد و لوح سے قوم ہود، قوم ثمود اور اصحاب حجر وغیرہ کی بتیلا مراد ہیں۔ ہم نے ان کے پاس اپنے پیغمبر بھیجے اور گونا گوں طریقوں سے ان کو سمجھا یا۔ مگر وہ شرک و کفر سے باز نہ آئے اور آخر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ فلولا نصرهم الایۃ۔ یہ سورت کا مقصود ہی مضمون ہے۔ اس میں مشرکین کی اس بات کا جواب ہے کہ ہم نے مان لیا کہ ہمارے معبود سنتے نہیں اور ان کو پکارنا جائز نہیں، لیکن ان کے پکارنے میں تاثیر اور برکت ضرور ہے، کیونکہ ان کو پکارنے سے کاموں میں برکت ہو جاتی ہے تو جواب دیا گیا کہ جن لوگوں نے معبودان باطلہ کو قرب خداوندی کا وسیلہ اور ذریعہ بنا رکھا تھا اور مصائب و حاجات میں ان کو پکارتے تھے جب ہم نے ان کو پکڑا تو انہوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی اور نہ ان کی پکارت ان پر کوئی تاثیر و برکت ہی ظاہر ہوئی، بلکہ دور دراز تک ان کے خود ساختہ کارسازوں کا نام و نشان تک نہ ملا یہ ایک محض جھوٹ تھا اور خود ساختہ بات تھی کہ وہ کارساز ہیں اور ان کی پکار میں برکت ہے۔ ہلا نصرهم الہتہم الہی تقریبا بہا بزعمہم الی اللہ لتشفع لہم حیث قالوا ہولاء شفعاؤنا

التفات بعبادہ
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶

جائز نہیں، لیکن ان کے پکارنے میں تاثیر اور برکت ضرور ہے، کیونکہ ان کو پکارنے سے کاموں میں برکت ہو جاتی ہے تو جواب دیا گیا کہ جن لوگوں نے معبودان باطلہ کو قرب خداوندی کا وسیلہ اور ذریعہ بنا رکھا تھا اور مصائب و حاجات میں ان کو پکارتے تھے جب ہم نے ان کو پکڑا تو انہوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی اور نہ ان کی پکارت ان پر کوئی تاثیر و برکت ہی ظاہر ہوئی، بلکہ دور دراز تک ان کے خود ساختہ کارسازوں کا نام و نشان تک نہ ملا یہ ایک محض جھوٹ تھا اور خود ساختہ بات تھی کہ وہ کارساز ہیں اور ان کی پکار میں برکت ہے۔ ہلا نصرهم الہتہم الہی تقریبا بہا بزعمہم الی اللہ لتشفع لہم حیث قالوا ہولاء شفعاؤنا

موضح قرآن ان کو دلہاں اور آنکھ دینے تھے یعنی دنیا کے کام میں عقلمند تھے وہ عقل نہ آئی جس میں آخرت بھلی ہو۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمْ اللَّهُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا

پھر کیوں نہ مدد پہنچی انکو ان لوگوں کی طرف سے جنکو پڑا تھا اللہ سے دوسرے معبود

إِلَهَةً بَلْ صَلُّوا عَلَيْهِمْ وَذَلِكُمْ أَفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا

بڑے دیر پاؤں کو کوئی نہیں مگر ہو گئے ان سے اور یہ جھوٹ تھا ان کا اور جو اپنے جی سے

يَفْتَرُونَ ۝۱۸ ۞ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ

باندھتے تھے اور جس وقت متوجہ کر دیتے تھے تیری طرف کتنے اک لوگ جنوں میں سے

يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوا قَالَ أَوْ لَئِن لَّمْ

سننے لگے قرآن پھر جب وہاں پہنچ گئے بولے جب رہو

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَوْ إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ ۝۱۹ ۞ قَالَ أَوْ لَئِن لَّمْ

پھر جب ختم ہوا اٹھتے پھر اپنی قوم کو ڈرنا تے ہوتے ان بولے اے قوم ہماری

إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أَنْزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا

ہم نے سنی ہے ایک کتاب جو آئی ہے موسیٰ کے بعد سچا کتابی سب

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۲۰

اگلی کتابوں کو سچائی ہے سجادین اور ایک راہ سیدھی و

يَقَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ

اے قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اس پر یقین لاؤ کہ بخشنے تم کو کچھ

ذُنُوبِكُمْ وَيَجْرِمَكُمْ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ۝۲۱ ۞ وَمَنْ لَا يُجِبِ

تمہارے گناہ اور بچاؤ تم کو ایک عذاب دردناک سے اور جو کوئی نہ مانے گا

دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ

اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ ٹھکا سکے گا بھاگ کر زمین میں اور کوئی نہیں اس کا

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝۲۲ ۞ أَوَلَمْ

اس کے سوائے مددگار وہ لوگ سمجھتے ہیں صریح و کیا

منزل ۶

عند الله) و منعته من الهلاك الواقع بهم (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۰۹) ۲۲ ۞ واذ صرفنا۔ یہ چوتھی تفصیلی نقلی دلیل ہے از جنات۔ جنات نے بھی کلام الہی سکر اس کو مان لیا اور اللہ کی توحید پر ایمان لے آئے اور واپس جا کر اپنی قوم کو بھی تبلیغ کرنے لگے اور دلائل عقل و نقل اور وحی سے قوم کے سامنے مسئلہ بیان کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وادی نخلمہ میں فجر کی نماز پڑھا ہے تھے کہ جنوں کی ایک جماعت جو سات یا نو افراد پر مشتمل تھی وہاں سے گزری، جب تلاوت قرآن کی آوازاں کے کانوں میں پڑی تو نہایت خاموشی سے اسے سننے لگے (ابن کثیر) جب تلاوت ختم ہوئی تو ان کے سینے نور ایمان سے روشن ہو چکے تھے اس لئے اب وہ واپس پہنچ کر اندراہ خیر خواہی و ہمدردی اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دینے لگے۔

۲۵ ۞ قالوا یقومنا۔ جنات نے اپنی قوم کو ہر قسم کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی اناسمعتا کتابا یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور انزل من بعد موسیٰ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے اور یہدی الی الحق الخ یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے یہ جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سے تھے اس لئے انہوں نے ان کا نام لیا۔ (روح) اے ہماری قوم! ہم ایک ایسی عظیم کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے اور پہلی آسمانی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور عقائد حقہ اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ یقومنا اجیبوا الایۃ اے ہماری قوم! اللہ کے اس داعی قرآن کو مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور تمہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا۔ ومن لا یجیب داعی اللہ الایۃ۔ جو شخص اللہ کے داعی کو قبول نہیں کرے گا وہ کھلا گمراہ ہے اور عذاب جہنم کا مستحق ہے، وہ نہ تو کہیں بھاگ کر اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کا حامی و ناصر اور اس کا کوئی خود ساختہ معبود و کارساز ہی اس کو اللہ کی گرفت سے چھڑا سکتا ہے۔

تفصیلی نقلی دلیل

دلیل عقلی بولنے اثبات قیامت ۱۲

۱۲۔ انذار مؤمنین اشارت بآیات و اللہ اعلم

موضع قرآن۔ حضرت نکلے تھے حج کے دنوں میں شہر سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اس وقت کہتے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکہ سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا۔ سورہ جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت کو وحی آتی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی ان کو سب معلوم نہ تھا قرآن جب سنا تو جانا کہ اس کا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت سے تورات مشہور تھی و بھاگ کر زمین میں اور پر سے فرشتے مارتے ہیں تو زمین ہی کو بھاگتے ہیں۔ فتح الرحمن در امر جم گوید چند کس از جن پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در آن حالت نماز فجر می گذارد در رطب نخل و قرآن استماع کردند و چون بازگشتند قوم خود

۲۶ اولو سواد اللہ۔ یہ قیامت اور بعثت بعد الموت پر عقلی دلیل ہے۔ استفہام انکاری ہے کیا وہ اس بات کو نہیں جانتے اور اس میں غور نہیں کرتے جس خدائے ذوالجلال مالک صفات کمال نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے سخت ہار کر بیٹھ نہیں گیا اور نہ اسکی قوت و طاقت میں اس سے کوئی ضعف ہی پیدا ہوا ہے فان قدرته ذاتیة لا ینقص ولا ینقطع بالایجاد ابد الابد میں (منظری ج ۸ ص ۴۱۶) کیا وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ بلی کیوں نہیں، نہ صرف مردوں کو زندہ کرنے پر بلکہ وہ تو ایسی قدرت کاملہ کا مالک ہے کہ ہر چیز پر قادر ہے اور کوئی چیز اسکی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ دیوم یعرض یہ تحریف اخروی ہے۔ قیامت کے دن جب کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائیگا تو ان سے کہا جائیگا کہ دنیا میں تم اس عذاب کا انکار کیا کرتے تھے اور وعدہ عذاب کا مذاق اڑا یا کرتے تھے اب بتاؤ کیا یہ عذاب برحق نہیں ہے اور وہ وعدہ عذاب سچا نہیں تھا؟ قالوا بلی وربنا اس کے جواب میں کافر کہیں گے کہ کیوں نہیں، ہمارے پروردگار کی قسم وہ سہرا پا حق ہے۔ پھر آواز آئیگی اچھا اب اپنے کفر و انکار کا مزہ چکھو ۲۷ فاصبر۔ الایۃ۔ یہ تحریف صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ اولو العزم انبیاء سے حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام مراد ہیں (ابن کثیر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی مسلسل مخالفت اور ان کے معاندانہ رویہ سے سخت آزرده خاطر تھے اور آپ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان پر عذاب نازل ہو تو آپ کو تسلی دی گئی کہ آپ حوصلہ کریں اور اولو العزم پیغمبروں کی طرح صبر و تحمل سے کام لیں اور ان معاندین کے لئے فوری عذاب کی دعائے فرمائیں۔ ان پر عذاب ضرور آئیگا لیکن اپنے وقت پر آئیگا۔ ای لا تدع علی کفاس قریش بنزول العذاب علیہم فانا بہم فی وقتہ لامحالة۔ کا نہ خیر و ضاق قلبہ بکثرة مخالفت قومہ فاحب ان ینزل العذاب بہن ابی منہم فامرہ بالصبر و ترک الاستعجال (منظری ج ۸ ص ۴۱۸) ۲۹ کانہم یوم یرونہا۔ یہ معاندین دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھیں گے اور قیامت بھی تو کوئی دور نہیں جب وہ سخت ترس عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے جب وہ قیامت کے ہولناک عذاب میں مبتلا ہونگے تو انہیں دنیا کا آرام و سکون بھول جائیگا اور انہیں دنیا کی زندگی محض بیکروزہ معلوم ہوگی اور انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ دنیا میں وہ صرف ایک گھڑی سے زیادہ نہیں کھڑے۔ بلغ۔ اسی ہذا بلغ یہ تمام حومیم کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ مضامین جو تمہیں سنائے گئے ہیں یہ کافی دعوت و تبلیغ ہے اور ان سے تمام حجت ہو چکی ہے اب اسکے بعد نہ ماننے والے فساق و فجار اور خدا کے باغیوں کیلئے دنیا میں نباہی کے سوا کچھ نہیں۔

یروا ان اللہ الذی خلق السموت والارض ولہ
ہیں دیکھتے تھے کہ وہ اللہ جس نے بنائے آسمان اور زمین اور نہ

یعنی بخلقہن بقدر علی ان ینحی الموتی بلی انہ
تھکا ان کے بنانے میں وہ قدرت رکھتا ہے کہ زندہ کیے مردوں کو کیوں نہیں وہ

علی کل شیء قدير (۳۲) و یوم یعرض الذین کفروا
ہر چیز کر سکتا ہے اور جس دن سامنے لائیں گے منکروں کو

علی النار الیس هذا بالحق قالوا بلی و ربنا قال
آگ کے کیا یہ ٹھیک نہیں کہیں گے کیوں نہیں قسم ہے ہمارے رب کی

فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون (۳۳) فاصبر
تو چکھو عذاب بدلہ اسکا جو تم منکر ہوتے تھے سو تو ٹھہرا رہو

کما صبر اولو العزم من الرسل ولا تستعجل لہم
جیسے ٹھہرے ہیں ہمت والے اللہ رسول اور جلدی نہ کر ان کے معاملہ

کانہم یوم یرون ما یوعدون لہم لعلہم لعلہم لعلہم
میں یہ لوگ لعلہ جس دن دیکھ لیں گے اس چیز کو جس کا ان سے وعدہ ہے جیسے ڈھیل نہ پانی سنی مگر

ساعة من نهار بلع فہل یرہک الا القوم
ایک گھڑی و دن کی یہ پہنچا دینا ہے اب وہی غارت ہوں گے جو لوگ

الفسقون (۳۵)
نافران ہیں و

سورة محمد مدینہ میں نازل ہوئی اور آیتیں آیتیں ہیں اور چار رکوع
سورہ محمد مدینہ میں نازل ہوئی اور آیتیں آیتیں ہیں اور چار رکوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

بر تحریف اخروی
صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

موضع قرآن ایک گھڑی معلوم ہوگا یہ دستور ہے کہ گزری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ فتح الرحمن و یعنی در دنیا ۱۲۔

سورة احقاف میں یا توحید
۱۔ قل اسماۃم ماتدعون من دون اللہ۔ تا۔ وہم عن دعائہم غفلون (۱۶) نفی شرک اعتقادی۔
۲۔ قل ما کنت بدعا من الرسل۔ الایۃ۔ نفی علم غیب از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ الاتعبوا والا اللہ۔ (۳۶) نفی شرک فی العبادۃ۔ ۴۔ فلولا نصرہم الذین اتخذوا من اللہ۔ الایۃ (۴۶) نفی شرک فی التقرت۔

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سورۃ احقاف میں واضح کر دیا گیا کہ مشرکین جن مزمومہ شغفار کو پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کے مالک نہیں نہ متصرف و مختار ہیں، نہ انکی دعا پکارا
رابطا ہی سنتے ہیں۔ اب سورۃ محمد میں فرمایا مرد بنو اور مسئلہ توحید کی خاطر جہاد کرو۔

مسئلہ توحید کا مفصل اور واضح بیان سورۃ احقاف تک ہو چکا ہے اب اگلی سورتوں میں زیادہ تر قیامت کا بیان ہوگا اور مسئلہ توحید
خلاصہ چونکہ مقصود اصلی ہے، اس لئے مختصر و مفید ذکر اس کا بھی آتا رہیگا اور جہاد کا ذکر بھی ہوگا۔ اس لئے اگر سورۃ محمد سے آخر تک
کو قرآن مجید کا پانچواں حصہ قرار دے دیا جائے تو یہ بھی درست ہے۔

سورۃ محمد، فتح اور حجرات تینوں باہم مرتب ہیں گویا تینوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے۔ اگلی سورتوں میں بھی ایسا ہوگا کہ ایک مضمون متعدد سورتوں
میں بیان کیا جائے گا۔ سورۃ محمد میں قتال کا حکم ہے کہ مرد بنو اور جہاد کرو اور سورۃ فتح میں فتوحات کا وعدہ ہے اور سورۃ حجرات میں نظم و نسق کے
قواعد و ضوابط اور اصول و آداب ذکر کئے گئے ہیں یعنی اگر جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتوحات عطا فرمائے گا اور جب فتوحات ہو جائیں تو ان قواعد و ضوابط
کے مطابق نظم و نسق چلاؤ۔ سورۃ محمد کے مضمون کے اعتبار سے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتداء سے لے کر واللہ یعلم متقلبکم و متوکلکم (ع ۲) تک
ہے اور دوسرا حصہ ویقول الذین امنوا (۳۶) سے لیکر آخر سورت تک ہے۔

پہلے حصے میں مومنین اور مشرکین کی صفات کا مقابلہ اور دونوں کی جزا مذکور ہے نیز حکم جہاد و ترغیب الی الجہاد کی علتیں اور وہ مقصد یعنی مسئلہ
توحید جس کی خاطر جہاد فرض ہے۔

دوسرے حصے میں منافقین پر زجریں ہوں گی جو نہ جہاد میں شریک ہونا چاہتے تھے اور نہ جہاد میں مال ہی خرچ کرنا چاہتے تھے۔ اور آخر میں احوال مشرکین

کا بیان۔

حصہ اول تقابل احوال مومنین و کفار و حکم قتال

۱ الذین کفروا۔ الایۃ۔ بیان حال مشرکین۔ صد والازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ خود اللہ کی راہ سے رک گئے اور اس پر نہ چلے
یا دوسروں کو اللہ کی راہ پر چلنے سے روک دیا۔ اللہ کی راہ سے مراد اسلام ہے۔ اسی امر ضوا عن الاسلام و سلوک طریقتہ او ممنوعا غیرہم
عن ذلك علی ان صد لازم او متعدد (روح ج ۲۶ ص ۳۶) جن لوگوں نے توحید کا انکار کیا، قبول اسلام سے اعراض کیا یا اوروں کو توحید اور اسلام
سے روکا ان کے اعمال رائیگاں ہیں۔ ان سے مراد اہل مکہ ہیں قال ابن عباس و مجاہد: هم اهل مكة کفروا وابتوحید اللہ، و
صد و النفسهم و المؤمنین عن دین اللہ و هو الاسلام بنہیہم عن الدخول فیہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۲۳) حاصل یہ ہے کہ مشرکین کی نیکیاں
حق سے اعراض اور مشرک کی وجہ سے برباد ہیں اور مومنوں کی برائیاں ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے معاف ہوں گی۔

۲ الذین امنوا الایۃ۔ مقابلے میں مومنین کے حال کا ذکر اور بشارت ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائے اور نیک کام کئے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ بھی نازل کیا گیا ہے (قرآن اور تمام دیگر احکام) سب پر ایمان لائے، ہر بات پر آپ کی تصدیق کی اور کسی چیز میں آپ
کی مخالفت نہ کی۔ آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا گیا ہے وہ سہرا حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ ایسے لوگوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمائے گا اور دنیا و
آخرت میں ان کے احوال و معاملات درست کرے گا۔

۳ ذلك بان۔ الایۃ۔ یہ بطریق لطف و نشر مرتب ماقبل کی علت ہے۔ باء سببہ ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی مشرکین کی نیکیوں کا
ضائع ہونا اس لئے ہے کہ انہوں نے حق سے اعراض کر کے باطل کا اتباع کیا اور مومنوں کے گناہوں کا معاف ہونا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے باطل سے
منہ موڑ کر حق کو قبول کیا اور اسکی پیروی کی۔ اسی ذلك کاشن بسبب اتباع الاولین الباطل، و اتباع الاخرین الحق (روح ج ۲۶ ص ۳۸)
یا بالتستیقنوا سے متعلق ہے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یعنی نہیں یقین ہو جائے کہ مختلف جزاء اس لئے دی جائے گی کہ کفار نے باطل کی پیروی
کی اور مومنوں نے حق کا اتباع کیا۔ اس لئے کفار کے اعمال برباد اور مومنوں کے گناہ معاف ہوں گے اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھانے کے لئے فریقین (مومنین و کفار)
کے احوال بیان فرماتا ہے۔

۴ فاذا لقیتمہم الایۃ۔ بیان احوال فریقین کے بعد جہاد کا حکم دیا گیا۔ فضرب یہ اصل میں فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے جسے حذف فعل کے بعد
اس کے مفعول بہ کی طرف مضاف کر دیا گیا ہے۔ اسی فاضرربوا الرقاب غیر باء مدارک ج ۴ ص ۱۱۳) اور ضرب الرقاب (گردنیں مارنا) قتل سے کنایہ ہے (بحر)
لے ایمان والو! مذکورہ بیان سے جب تمہیں معلوم ہو گیا کہ مشرکین توحید کے دشمن اور مشرک و باطل کے پیغمبر ہیں اور دوسروں کو سبھی اسلام و توحید سے روکتے

ہیں تو دنیا میں ان سے وہی معاملہ کرو جس کے وہ مستحق ہیں۔ جب میدان جنگ میں ان سے آنا سامنا ہو جائے تو انہیں ہرگز معاف نہ کرو، جہاد میں کمزوری نہ دکھاؤ، ہمت نہ ہارو بلکہ مرد بنو اور میدان جہاد میں مشرکین کی کثیر تعداد کو تہ تیغ کر چکو تو جو باقی بچیں ان کو قید کر لو اور مضبوطی سے انہیں باندھ لو اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو ان پر احسان کر کے بلا فدیہ انہیں آزاد کر دو یا ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دو۔ یہ احکام جہاد اس وقت تک نافذ رہیں گے جب تک کہ مشرکین مغلوب و مقہور ہو کر ہتھیار نہ ڈالیں۔ اور کفر کی قوت و شوکت ختم نہ ہو جائے۔ منا اور فداء دونوں مفعول مطلق ہیں اور ان کے افعال متدرج ہیں۔ اسی فاما تمنون منا واما تفدون

۲۶ حمد ۱۱۴۰ محمد کا

الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝
 جو لوگ کفر ہوئے اور روکا اوروں کو اللہ کی راہ سے کھو دیئے اللہ نے ان کے کام
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَيْنَا
 اور جو سہ یقین لائے اور کئے بھلے کام اور مانا اسکو جو اترا
 مُحَمَّدٌ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۝
 محمد پر اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے ان پر سے تاریں ان کی برائیاں دور
 أَصْلَحَ بِآيَاتِنَا ۝ ذَلِكُمْ بَانَ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ
 سنوارا ان کا حال و یہ اس لئے کہ جو سہ سنکھیں وہ چلے جھوٹی بات پر
 وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ لَكَذَلِكَ
 اور جو یقین لائے انہوں نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یوں
 يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ۝ فَإِذَا الْقِيَمَةُ ۝ الَّذِينَ
 بتلاتا ہے اللہ لوگوں کو ان کے احوال سو جب تم سانسے تو سنکھوں
 كَفَرُوا فَضْرَبَ الرِّقَابَ حَتَّىٰ إِذَا أَثْنَمُوهُمْ فَشَدُّوا
 کے وہ تو مارو گردنیں یہاں تک کہ جب خوب نکل کر بچوں کو تو مضبوط
 الْوَتَانَ ۝ فَمَا مَنَّا بَعْدَ وَإِنَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ
 باندھ لو قید پھر یا احسان کیجو یا معاوضہ کیجو جب تک کہ رکھ لے لڑائی
 أَوْ زَارَهَا ۝ ذَلِكَ ظَلْمٌ لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ
 اپنے ہتھیار دیا یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدل لے ان سے پر
 لِيَبْلُو أَبْعَضَكُمْ بَعْضٌ وَالَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 جانچنا چاہتا ہے تمہارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ لڑنے کے اللہ کی راہ میں
 فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيُهَيِّجُهُمْ وَيُضِلَّهُمْ ۝
 تو نہ ضائع کریگا وہ ان کے کئے کام ان کو راہ دیگا اور لے سنوارے گا انکا حال

۱۱ بیان احوال کفار
 ۱۲ ذکر احوال مؤمنین
 ۱۳ علت باقی طریق
 ۱۴ بعد از ذکر احوال
 ۱۵ بیان جہاد
 ۱۶ بیان جہاد
 ۱۷ بیان جہاد
 ۱۸ بیان جہاد
 ۱۹ بیان جہاد
 ۲۰ بیان جہاد
 ۲۱ بیان جہاد
 ۲۲ بیان جہاد
 ۲۳ بیان جہاد
 ۲۴ بیان جہاد
 ۲۵ بیان جہاد
 ۲۶ بیان جہاد
 ۲۷ بیان جہاد
 ۲۸ بیان جہاد
 ۲۹ بیان جہاد
 ۳۰ بیان جہاد
 ۳۱ بیان جہاد
 ۳۲ بیان جہاد
 ۳۳ بیان جہاد
 ۳۴ بیان جہاد
 ۳۵ بیان جہاد
 ۳۶ بیان جہاد
 ۳۷ بیان جہاد
 ۳۸ بیان جہاد
 ۳۹ بیان جہاد
 ۴۰ بیان جہاد
 ۴۱ بیان جہاد
 ۴۲ بیان جہاد
 ۴۳ بیان جہاد
 ۴۴ بیان جہاد
 ۴۵ بیان جہاد
 ۴۶ بیان جہاد
 ۴۷ بیان جہاد
 ۴۸ بیان جہاد
 ۴۹ بیان جہاد
 ۵۰ بیان جہاد

منزل ۶

ج ۴ ص ۱۱۴

موضع قرآن پہلے زمانے میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی۔ ایک شرع کی۔ اس وقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے بڑے
 مومن قرآن مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے سے بہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی
 برباد اور گناہ لازم۔

فتح الرحمن وایضی جنگ موقوف شود و احتیاج بسلاح نماذ ۱۲۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝۱۷

اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں انکو اور بڑھتی اس سے توجہ ملے اور انکو اس ملائح کر چلنا۔

فَقُلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ

اب یہی انتظار کرتے ہیں قیامت کا لمحہ کہ آگہری ہوان پر اچانک

جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذْ جَاءَتْهُمْ ذِكْرُهُمْ ۝۱۸

آچکی ہیں اس کی نشانیاں پھر کہاں نصیب ہوگا انکو جب وہ آپہنچے ان پر سمجھ بچرنا

فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا لِذَنْبِكُمْ

سو تو جان لے کہ اللہ کسی کی بندگی نہیں ملے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہوں کے واسطے

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلِّبِكُمْ

اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے اور اللہ کو معلوم ہے بازگشت تمہاری اور

مَنْ تَوَلَّوْا ۝۱۹ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نَزَّلَتْ سُورَةٌ

گھر تبارا تو اور کہتے ہیں ایمان والے اللہ کیوں نہ اتری ایک سورت

فَإِذَا نَزَّلَتْ سُورَةٌ مَّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ

پھر جب اتری ایک سورت جاچی ہوتی اور ذکر ہوا میں لڑائی کا

رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ

تو تو دیکھتا ہے انکو جن کے دل میں روگ ہے دیکھتے ہیں تیری طرف

نَظْرَ الْمَغْتَبِ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأُولَئِكَ لَهُمْ طَاعَةٌ

جیسے دیکھتا ہے کوئی بیہوش بڑا ہوا مرنے کے وقت سر خرابی ہے اسکی حکم ماننا ہے

وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَأِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا

اور سبھی بات کہنی ملے پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر کچھ نہ ہوں

اللَّهُ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝۲۰ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ

اللہ سے تو ان کا بھلا ہے کچھ پھر تم سے یہی تو توجہ ہے کہ اگر تمکو موت مل جائے

پیر و کار بن چکے ہیں، اس لئے ہر بری بات اور ہر بُرے کام کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے ہیں **۱۷** وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا۔ بیان حال مؤمنین۔ اور جو لوگ ہدایت قبول کر چکے ہیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے کلام الہی اور آپ کا وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ان کی بصیرت اور ان کے علم و یقین کو تقویت ملتی ہے اور انھیں اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے زاد ہمدی اسی بصیرت و علم (مدارک ج ۳ ص ۱۱۶) **۱۸** فَهَلْ يَنْظُرُونَ۔ تخیل دنیوی جو امور عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا موجب تھے وہ تو سب سامنے آچکے مثلاً قرآن، معجزات وغیرہ، لیکن ان منافقین اور مشرکین نے عبرت حاصل نہیں کی اور ہدایت کو قبول نہیں کیا اب صرف ایک چیز باقی رہ گئی ہے کہ اچانک قیامت آ جائے مگر علامات توفیق کی بھی ظاہر ہو چکی ہیں مثلاً بعثت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین اور شق قمر، لیکن اس کے باوجود وہ ایمان نہیں لائے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضد و حسد اور بغض و عناد کی وجہ سے ایمان نہ لانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ قال المفسرون من اشراط الساعة الشقاق القم وبعثة رسول الله صلى الله عليه وسلم (غازن ج ۶ ص ۱۴۹، ابن کثیر ج ۳ ص ۱۴۷) انی لہم خبر مقدم ہے اور ذکر اہم مبتدأ مؤخر اور اذ جاء تمہم جملہ معترضہ ہے (روح) یعنی جب قیامت آپہنچی تو پھر وہ کس طرح عبرت حاصل کریں گے اس وقت تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا **۱۹** فاعلمناہ۔ بنیادی دعویٰ اور مسئلہ توحید کا ذکر ہے جس کی خاطر جہاد فرض ہے یعنی اس بات کا دل سے یقین کرنا اور اس یقین پر قائم رہ کر اللہ کے سوا کوئی معبود اور الہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی مالک و مختار، عالم الغیب اور دعا پکار کے لائق نہیں۔ واستغفر لذنبک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ معصوم ہیں اس لئے استغفار سے یہاں گناہوں سے معافی مانگنا مراد نہیں بلکہ اس سے تواضع، کسر نفس کا اظہار اور قصور کا اعتراف مراد ہے الاستغفار مکانیة عن عمایلمنہ من التواضع و هضم النفس والاعتراف بالتقصیر لانه صلی اللہ علیہ وسلم معصوم او مغفور (روح ج ۲ ص ۵۵) یہی وجہ ہے کہ آپ روزانہ سو بار استغفار کرتے تھے۔ جیسا کہ صحاح ستہ میں موجود ہے وانی لاستغفر اللہ کل یوم مائة مرة۔ (سنن، ترمذی، ابوداؤد ابن ماجہ) یا اس سے زلات (مسمولی لغزشیں) اور امور

بیان حال متوجہ
تخیل دنیوی
بنیادی دعویٰ
۳ سورت کا دوم
حقیقی بیان احوال منافقین
۱۲
خطاب منافقین
۱۲

موضع قرآن یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہوں سے بچ چلنے لگے و بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت موعود قرآن ہی رہی باقی یعنی جتنے پردوں میں پھونکے پھر بہشت یا دوزخ میں پہنچو گے اپنے گھر میں و مسلمان سورت مانجھے تھے یعنی کافروں کی ایذا سے عاجز ہو کر آرزو کرتے تھے کہ اللہ حکم سے جہاد کا توجہ ہو سکے کہ گدے جیسے جب حکم آیا جہاد کا تو گچھے لوگوں پر بھاری پڑا مرنے کی طرح بے رونق آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کاش ہمکو اس حکم سے معاف رکھیں۔ یہی خوف میں بھی آنکھ کی رونق نہیں رہتی جیسے مرنے وقت وہ یعنی حکم شرع کو نہ ماننے سے کافر ہو کر طرح سے ماننا ہی چاہیے پھر رسول بھی جانتا ہے کہ نامردوں کو کیوں لڑوائیے اور جو بہت ہی تاکید آپڑی اسی وقت ضرور ہوگا لڑنا تو لڑنے والے بہت ہیں۔ فتح الرحمن۔ حاصل ایات دم آن شخص است کہ مجلس علم درآید و بغم حقیقت آن نرسبب هجوم ہوائی نفس بزل او محتاج استفسار دیگران گردد و تخیل است بقیامت مثل

ای شخص را

سے دور کر کے ان کے دلوں پر مہم جباریت لگا کر انہیں ہدایت سے محروم کر دیا ہے انہیں حق سننے سے بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے وہ انفس و آفاق میں بے شمار دلائل توحید دیکھتے ہیں، لیکن ان میں اور ایک نابینا میں کوئی فرق نہیں جیسے نابینا راہ نہیں دیکھ سکتا اسی طرح وہ بھی راہ ہدایت نہیں دیکھتے ۲۱ اخلاقتی تدبیروں۔ یہ منافقین پر زجر ہے کیا یہ لوگ قرآن کی آیات بینات میں غور و تدبیر ہی نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں اور وہ ایسے بے شعور ہیں کہ ان میں تدبیر و تفکر کی صلاحیت ہی نہیں۔ اگر یہ لوگ حکم جہاد میں ذرا غور سے کام لیتے تو جہاد کے دینی اور دنیوی فوائد ان پر واضح ہو جاتے۔ ان الذین اسرنا واد الایۃ۔

منافقین اسلام کا اقرار کرنے کے بعد جہاد میں شرکت نہیں کرتے اور اپنے قول و اقرار سے پھرے جاتے ہیں شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ جہاد میں جاؤ گے تو قتل ہو جاؤ گے اور ان کی امیدوں میں یہ کہہ کر اضافہ کیا کہ گھر میں ہو گے تو زیادہ عرصہ تک زندہ رہو گے اس لئے چھوڑو جہاد کو۔ المعنی وعدہ ہم بالبقاء الطویل (روح ج ۲۶ ص ۷۵) ۲۲ ذلک بانہم الایۃ۔ الذین کرہوا الخ سے یہود اور مشرکین مراد ہیں منافقوں نے جب نظامی طور پر اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے یہود اور مشرکین کو یقین دلایا کہ اگرچہ نظام ہر مسلمان میں لیکن مسلمانوں کے ساتھ مل کر تم سے نہیں لڑیں گے بلکہ جب موقع پائیں گے تمہاری مدد کرینگے اللہ تعالیٰ ان کی ان سرگوشیوں اور خفیہ سازشوں کو خوب جانتا ہے ۲۳ فکیف اذا۔ یہ سخیف دنیوی ہے جب فرستے ان کی جانیں قبض کر س گئے تو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں کو خوب پیٹیں گے اور جس موت اور مار سے بھاگے تھے اس کا خوب مزہ چکھیں گے۔ ذلک بانہم الایۃ۔ مرتے وقت یہ ہولناک سزا انہیں اس لئے دی جائیگی کہ انہوں نے کفر و شرک اور عصیان و طغیان کی راہ اختیار کی جو سراسر اللہ کے غضب اور اس کی ناراضگی کا باعث تھی اور اللہ کی خوشنودی و رضاجوئی کا راستہ ترک کیا اس لئے ان کے سب اعمال بیکار کر دیئے گئے آخرت کی زندگی میں ان کو ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا ۲۴ ام حسب۔ الایۃ۔ منافقین پر زجر ہے۔ انکا یہ خیال غلط ہے کہ اسلام پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے دلوں میں جو کینہ و عداوت پوشیدہ ہے اللہ اس کو ظاہر نہیں کرے گا اور ان کے مکر و فریب اور ان کی منافقت کا پردہ چاک نہیں کرے گا۔ ضرور کریگا اور ایسے حالات پیدا فرمائے گا کہ ان کا خبث باطن خود

۲۶ خمر ۱۱۴۵ محمد ۴

لَا رَيْبَ لَكُمْ فَلَعَنَ فِتْمَمٌ بِسَيِّمِهِمْ ۖ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۚ ۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

کھل کر سامنے آجائے۔ ولو نشاء۔ الایۃ۔ اگر تم چاہیں تو منافقین کو آپ کے سامنے کر دیں اور آپ ان کو دیکھ کر ان کی صورتیں پہچان لیں کہ یہ منافق ہیں لیکن ابھی اس قسم کے دو لوگ فیصلے کو ہماری حکمت مقتضی نہیں۔ ویسے آپ انکو ان کے انداز گفتگو سے پہچان لینگے کیونکہ منافق خواہ کتنی ہی چال چلوسی کرے اور چینی چینی تپیں موضع قرآن یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں جب قبول ہے کہ موافق ہو حکم کے اپنی جاؤ پھر کوئی کام نہ کرے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و محنت سے بھاگ کر صلح نہ چاہیے اور اگر بھلائی نظر آئے تو اس میں تو درست ہے آگے آویگا سورہ فتح میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ۔

فتح الرحمن وایضی غلبت نفاق برودے ایشان ظاہر میشود ۱۲ یعنی بار تدار و بر باد سمعہ ۱۲۔

کرے اس کے کلام میں وہ خلوص نہیں پیدا ہو سکتا جو ایک مخلص مومن کی سیدھی سادھی باتوں میں پایا جاسکتا ہے ۲۵ ولنبلوکم الایۃ ہم حکم جہاد سے تمہاری آزمائش کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ کون تم میں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا اور راہ حق میں مصائب برداشت کرنا چاہتا ہے اور کون ایسا نہیں کرنا چاہتا اس سے بھی مخلص و منافق میں امتیاز ہو جائیگا اور مخلص و منافق کے عمل سے اسکی اندرون دل کیفیت ظاہر ہو جائیگی۔ یعنی انا ناصرکم بالجہاد حتی یظہر المجاہد ویبتین من یداد منکم ویصبر علیہ من غیرہ (غازن ج ۶ ص ۱۸۴) ۲۶ ان الذین کفر وا۔ یہ آخر سورت میں پھر احوال مشرکین

وَأَنْ تُوَفُّوْا وَتَتَّقُوا يُوْتِيْكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۚ (۳۶) إِنْ يَسْئَلْكُمْ فَاذْهَبُوا بِهَا فِيْكُمْ تَبَخَّرُوا وَيُخْرِجْ مَا لَمْ تَمْسَسْ بِهَا فَذٰلِكَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ (۳۷) هٰذَا نَتَّفِقُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَّبْخُلُ وَمَنْ يَّبْخُلْ فَاتِّمَّا يَخُلْ عَنْ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ ۚ (۳۸) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدِيْنَةُ مَكَّةَ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرَبْعٌ رُّكُوْعًا ۚ

اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچھڑ چلو گے دے گا تمکو تمہارا بدلہ اور نہ مانگے گا تم کو مال تمہارے مال سے اور اگر مانگے گا تم سے وہ مال پھر تمکو تنگ کرے تو بخل کرنے لگو اور ظاہر کرے تمہارے دل کی کمگیاں ستنے ہو تم لوگ تمکو بلاتے ہیں کہ خرچ کر دو لے اللہ سبیل اللہ میں پھر تم میں کوئی ایسا ہے کہ نہیں دیتا اور جو کوئی نہ دیکھا سو وہ یخُلْ عن نفسه واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تبتولوا یستبدل قومًا غیرکم ثم لا ینوون امثالکم ۛ

سورة الفتح مدینہ منزل ہوتی اسکی آیتیں ہیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شریح اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِيُغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاخَّرَ وَيُنۢمِّنَ رِعۡمَتَهُ عَلَیْكَ وَيَهۡدِيْكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ وَيُنۢصِرُكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَظِيْمًا ۙ (۲)

ہم نے فیصلہ کر دیا ہے واسطے مزید فیصلہ کے تا ممان گئے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ سے اور جو پیچھے ہے اور پورا کرے تجھ پر اپنا احسان اور چلائے تجھ کو صراط مستقیم اور مدد کرے اللہ تیری زبردست مدد

کا ذکر ہے۔ جو لوگ راہ ہدایت کے بالکل واضح اور روشن ہو جانے کے بعد بھی توحید کا انکار کرتے اور اسلام سے لوگوں کو روکتے ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں حد سے گزر چکے ہیں اور آپ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں، وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے وہ سراسر اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام پیغمبر اسلام اور اہل ایمان کے خلاف ان کے تمام منصوبوں کو ناکام کرے ان کی تمام آرزوؤں کو خاک میں ملا دیگا (سیحبط اعمالہم) حتی عملوہا فی مشاقۃ الرسول ای سیبطلہا فلا یصلون منها الی اغراضہم (مدارک ج ۳ ص ۱۱۸) ۲۷ یا ایہا الذین امنوا۔ الایۃ یہ تشجیع علی القتال ہے۔ امر جہاد میں اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرو۔ جہاد میں اور راہ دین میں اپنی مرضی اور صوابدید پر نہ چلو، بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر چلو اور ان کے احکام کی اطاعت کرو۔ اللہ اور اس کے

سازگار ہونے منافقین ۱۲

۲۶

۱۳

وضع قرآن و حق تعالیٰ نے ملک فتح کر دیے اور موضع قرآن مسلمانوں کو نذر خرچ کرنا تنہوڑے دنوں ہی پڑا۔ سو جتنا خرچ کیا تھا اس سے سو سو برابر ملتا لگا۔ اس واسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ تاکہ جو سنتے ہو مال خرچ کر سکی یہ نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہے یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہے پھر ایک ایک کے ہزار ہزار پانچو گے اور اللہ کو کیا پورا ہے اور اسکے رسول کو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و ہجرت سے چھ برس پر حضرت نے خواب دیکھا کہ مکہ میں گئے ہیں عمرے کو فراغت و حلق کرتے ہیں ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو بھی حج اور عمرے سے مانع نہ ہوتے تھے اور حرم میں میر نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کئے شہر سے باہر جا پڑے لڑنے کو جب حضرت پہنچے قریب جہاں سے مکہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہرگز نہ اٹھی جب حضرت نے قسم کھانی، میں دب کعبہ رکھونگا، اگرچہ یہ لوگ چڑھ چڑھ بولیں تب وہ اٹھی، حضرت مقابلہ چھوڑ کر حدیبیہ کے میدان میں اترے پیغام دیا کہ اگرچہ ہو مجھ کو صلح کرو ایک مدت دو لو، اتنے میں ہم اوروں کو مسلمان کریں پھر جاہلو کہ مسلمان میں ہو جو چاہو گے لڑو۔ آخر صلح ہوئی لیکن اس برس عمرہ نہ کرنے دیا اگلے سال قضا کیا، اس صلح کے بعد یہ سورت اتری ۱۲ منہ

۱۳

فتح الرحمن یعنی جمیع مال ۱۲ منہ یعنی منفعت النفاق را از خود باز میدارد ۱۲ منہ مترجم گوید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنواب دیدند گویا آنحضرت با اصحاب در مکہ داخل شدند و با طہنیان با گذشتہ خدا تعالیٰ آن عمل را از ایشان قبول فرمود و ازان بیعت کرا تا تشویش بجهت تاکید عزم با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند راضی شد و ثواب آن عمل فتوح بسیار نصیب ایشان گردانید بتخصیص فتح خیبر کہ بعد ازین سفر بلا تراخی واقع شد و غنائم خیبر را مخصوص بجافران بیعت گردانید و غیر ایشان را ازان غزوہ منع نمود و مضمون رویا سال آنکہ بظہور رسیدہ۔ پس در باب وعدہ فتوح و در

رسول کی مخالفت کرنے اور اپنی مرضی سے کام کر کے اپنی محنت اور اپنے عمل کو برباد نہ کرو۔ اس آیت سے فقہاء نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نفلی نماز یا روزہ شروع کر کے توڑے تو ان کی قضا لازم ہے۔ (منظری وغیرہ) اگر صرف لاتبطلوا اعمالکم کے الفاظ سے یہ استنباط کیا جائے تب درست ہے۔ لیکن آیت کا سیاق و سباق اس کا متحمل نہیں۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ **۲۸** ان الذین کفروا۔ الآیۃ۔ بیان حال مشرکین مع تخولیف اخروی۔ جن لوگوں نے خود کفر و شرک اختیار کیا اور دوسروں کو سلام کر دیا اور پھر اسی کفر و شرک کی حالت میں مر گئے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرمائے گا اور وہ لامحالہ جہنم کے دائمی عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔

۲۹ فلا تهنوا۔ الآیۃ۔ یہ ایمان والوں کو جہاد میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب ہے۔ تهنوا پر معطوف ہے یعنی جہاد میں سستی اور بزدلی مت دکھاؤ اور جب صلح کا ہاتھ مشرکین کی طرف مت بڑھاؤ۔ جب تک تمہارا پلہ بھاری ہے ہمت نہ ہارو، اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے، وہ تمہاری محنت کو ضائع نہیں کرے گا، بلکہ تمہیں ثابت قدم فرما کر تمہیں فتح و غلبہ عطا کرے گا۔ لیکن اگر صورت حال ایسی پیش آجائے کہ مادی اعتبار سے مسلمان کفار کے مقابلے میں کمزور ہوں اور صلح میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو تو صلح کر لینے میں مضائقہ نہیں۔ فاما اذا الکفار فیہم قوۃ و کثرة بالنسبۃ الی جمیع المسلمین و سرائی الامام فی المہادنة و المعاهدۃ مصلحة فله ان یفعل ذلک کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صدہ کفار قریش عن مکة دعوه الی الصلح و وضع الحرب الخ (ابن کثیر ج ۳ ص ۱۸۰) **۳۰** انما الحیوة الدنیا۔ راہ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب ہے۔ یہ دنیا تو محض ایک کھیل تماشہ ہے اور آخرت کے مقابلے میں کوئی چیز ہی نہیں اگر تم ایمان و تقویٰ اختیار کر لو گے اور اس کھیل تماشے سے بچ کر رہو گے، تو اللہ تمہیں نہایت عمدہ اجر دے گا اور وہ تم سے سارا مال بھی طلب نہیں فرماتا۔ بلکہ سارے مال میں سے تھوڑا سا حصہ طلب کرتا ہے اور وہ بھی تمہارے ہی فائدے میں خرچ ہوتا ہے۔ ان یسئلکم وھا الخ یحفظکم، یسئلکم وھا پر معطوف ہے۔ یہ بھی اللہ کی مہربانی ہے کہ یہ سب کچھ اسی نے دیا ہے مگر پھر بھی سارا مال خرچ کرنے کا حکم نہیں فرماتا۔ اور اگر وہ تمہیں سارا مال خرچ کرنے کا حکم دے بھی دے، تو کوئی بھلی پیر عمل نہ کرے گا بلکہ بخل کر کے اپنی تنگدلی کا مظاہرہ کرے گا۔ الاما اشار اللہ۔

۳۱ ہا انتم۔ زجر برائے منافقین۔ تمہیں جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں حالانکہ اپنے ہی فائدے کے کام میں خرچ کرنا ہے۔ اس لئے جو خرچ نہیں کرتا وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور خرچ نہ کر کے بہت سے دینی اور دنیوی فوائد سے محروم رہتا ہے۔ اور اللہ جو خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھو کہ وہ تمہارے مال کا محتاج ہے، وہ تو بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور ضرور تمند ہو اور وہ تمہاری حاجات و ضروریات ہی میں تمہیں خرچ کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ جن مقاصد کی تکمیل کے لئے تمہیں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے وہ تم پر منحصر نہیں۔ اگر تم سب بخیل ہو جاؤ اور اسکی راہ میں خرچ نہ کرو، تو وہ تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو کھڑا کرے گا جو تمہاری طرح بخیل نہ ہوگی اور فراخ دلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان مصالح کی تکمیل فرمائے گا، لیکن تم اس کا رخیڑیں حصہ لینے کی سعادت سے محروم ہو جاؤ گے۔

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور اہم آیات توجید

- ۱۔ مومنوں اور کافروں کی صفات کا تقابل۔
- ۲۔ ترغیب الی الجہاد اور اسکی علتیں۔
- ۳۔ فاعلموا انہ لا الہ الا اللہ۔ نفی شرک ہمہ انواع و اثبات ہمہ صفات کا سازی برائے اللہ تعالیٰ جل شانہ و عز برہانہ۔

سورہ فتح

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اعلان جہاد کیا گیا تھا۔ اب سورہ فتح میں، فتح کی خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ جب تم جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتح دے گا۔
ربط مضمون کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ از ابتداء تا عذابا ایما آخرہ کو ع ۲۔ اس میں دو بشارتیں اور ان کی علتیں مذکور ہیں۔ اور
خلاصہ ترغیب الی الجہاد اور زجر برائے منافقین سورت مومنین سے بطور ترقی مسئلہ توحید کا بیان یعنی تسبیحہ شریک کی نفی کرو۔ اور دوسرا حصہ لفظ رضی اللہ ابتداء کو ع ۳ تا آخر سورت
 اعادہ مضامین حصہ اول اور آخر میں لفظ صدق اللہ الخ سے ایک شبہ کا ازالہ۔

تفصیل - پہلا حصہ

انا فتحناک۔ یہ پہلی خوشخبری ہے۔ صلح حدیبیہ کی ظاہری شرائط کو دیکھ کر اسے شکست نہ سمجھو یہ حقیقت میں تمہاری فتح عظیم ہے۔ هو الذی انزل السکینۃ۔ یہ دوسری بشارت ہے اللہ نے مومنوں کے دل پر طمانیت نازل فرما کر ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔ لیزدادوا ایمان الخ یہ دوسری بشارت کی پہلی علت ہے یعنی تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے۔ لیدخل المومنین الخ یہ دوسری بشارت کی دوسری علت ہے۔ درمیان میں واللہ جنود السموات الخ جملہ معترضہ ہے برائے اتمام بشارت یعنی وہ فتح دینا اور سکینہ آنا اس کے اختیار میں ہے۔ ویعذب المنافقین الخ بیدخل پر معطوف ہے واللہ جنود السموات الخ اعادہ، جملہ معترضہ برائے تاکید۔ انا ارسلناک الخ بیان توحید بطور ترقی از سورہ محمد بعد بیان دو بشارت۔ ان الذین یبايعونک الخ ترغیب فی الجہاد۔ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسے پورا کرینو لے بڑا اجر و ثواب پائینگے۔ سيقول لک الخ یہ ان منافقین پر زجر ہے جو واقعہ حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ لوگ آپ کے پاس آکر لنگرے بہانے بنائیں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ یہ لوگ مصائب و تکالیف سے بچنے کیلئے ساتھ نہیں گئے تو اگر اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے گھروں ہی میں مصیبت ڈال دے تو تمہیں ان سے کون بچائے گا۔ بل ظننتم الخ یقولون بالسنتہم کی تفسیر ہے۔ تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول اور مومنین زندہ سلامت واپس نہیں آئینگے۔ مشرکین ان کا شک بونی کر دینگے۔ ومن لہم یؤمن۔ الایۃ۔ تخولیف اخروی۔ واللہ ملک السموات الخ جملہ معترضہ سيقول المخلفون۔ الایۃ۔ زجر برائے منافقین۔ یہ لوگ سفر مکہ میں آپ کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ جان کا خطرہ تھا۔ لیکن جنگ خیبر میں شریک ہونا چاہتے ہیں، کیونکہ مسلمانوں کا پلہ بھاری ہے اور انہیں مال غنیمت سے حصہ مل جانے کی توقع ہے انہیں فرما دیجئے تمہیں ہمارے ساتھ شریک ہونے کی اجازت نہیں۔ قل للمخلفین من الاعراب۔ الایۃ تمہیں عنقریب ایک اور موقع دیا جائیگا جس میں تمہاری آزمائش ہوگی اگر اس میں تم نے اخلاص و اطاعت کا ثبوت دیا تو تمہیں بہت اچھا بدلہ دیا جائے گا لیس علی الاعراب۔ الایۃ۔ یہ لوگ معذور ہیں جہاد میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

تفصیل - دوسرا حصہ

لقد رضی اللہ عن المؤمنین۔ تا۔ وكان اللہ بكل شیء علیما (۳۶) مضامین حصہ اول میں سے مومنین کے لئے بشارت اخرویہ اور مشرکین پر غلبہ حاصل ہونے کی خوشخبری کا اعادہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا ذکر۔ لقد صدق اللہ۔ تا۔ فتحا قریباہ جواب شبہہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ صحابہ کی معیت میں مسجد حرام میں داخل ہوئے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہ ہو سکا اور آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت مقام حدیبیہ سے واپس مدینہ جانا پڑا تو جواب دیا گیا کہ خواب سچا ہو کر ہے گا اور آپ مع صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے۔ اس سال نہ سہی اگلے سال یہ خواب پورا ہوگا۔ کیونکہ خواب میں سال کی کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ هو الذی ارسل رسوله۔ تا۔ محمد رسول اللہ۔ جواب شبہہ کے بعد اتباع رسول اور مسئلہ توحید کی ترغیب والذین معہ۔ الایۃ۔ مدح و بیان اوصاف صحابہ رضی اللہ عنہم تاکہ بعد ولے ان کا اتباع کریں۔

پہلا حصہ

انا فتحنا۔ سنہ ۶ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے ہیں کچھ لوگ سر منڈا رہے ہیں اور کچھ بال چھوٹے کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ خواب صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اس کے بعد ماہ ذیقعدہ میں آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ زیارت بیت اللہ کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ مقام حدیبیہ میں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد چودہ سو تھی۔ جب آپ یہاں پہنچے تو آپ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا پیغام دے کر مکہ روانہ فرمایا تاکہ وہ آپکا پیغام قریش کو پہنچائیں۔ پیغام یہ تھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آیا ہوں، لڑائی اور جنگ کی خاطر نہیں آیا ہوں، اس لئے تم مزاحمت نہ کرنا۔ قریش نے زیارت بیت اللہ کی اجازت نہ دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

سے کہا اگر تم چاہو تو بیت اللہ کا طواف کر سکتے ہو، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کیلا طواف کر لوں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بغیر واپس چلے گئے۔ آخر قریش کی طرف سے سہیل بن عمرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کی شرطیں یہ تھیں ۱۔ مشرکین کا کوئی آدمی اگر مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا ۲۔ اگر کوئی مسلمان مشرکین کے پاس پہنچ جائے تو وہ واپس نہیں کرینگے ۳۔ مسلمان اس سال بیت اللہ کی زیارت نہیں کر سکیں گے، بلکہ آئندہ سال آئیے اور شرط یہ ہے کہ ہتھیاروں کے بغیر مکہ میں داخل ہوں۔ صلح کی شرائط بظاہر مسلمانوں کی کمزوری ظاہر کر رہی تھیں۔ اسلئے اکثر مسلمانوں کے چہرے اداس ہو گئے۔ صلح کے بعد جب آپ مقام حدیبیہ سے روانہ ہوئے تو راستے میں یہ سورت نازل ہوئی۔ (روح غازی، معالم وغیرہ) انا فتحنا۔ یہ پہلی بشارت ہے اسی حکمنا لک بالفتح یعنی ہم نے آپ کو عظیم الشان فتح عطا کر نیکیا فیصلہ کر لیا ہے اور فتح مبین سے فتح مکہ مراد ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کو ایک شاندار فتح عطا فرمائی ہے اور اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے۔ صلح حدیبیہ حقیقت میں ایک عظیم الشان فتح تھی جو فتح مکہ کا سبب بنی اور جس کی بناء پر مشرکین کو مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کے احوال و اطوار کا مطالعہ و مشاہدہ کرنے کا موقع ملا اور اسلام کی خوبیاں ان کے دلوں میں جاگزیں ہوئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صلح حدیبیہ سے لیکر فتح مکہ تک دو سالوں میں اس قدر لوگ اسلام میں داخل ہوئے کہ فتح مکہ میں آپ کے ہمراہیوں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی قال الزہری لم یکن فتح اعظم من صلح الحدیبیة اختلط المشركون بالمسلمين وسمعوا كلامهم وتمكن الاسلام في قلوبهم واصلم في ثلاث سنين خلق كثير وكثر بهم سواد الاسلام (روح ج ۲۶ ص ۸۴) قال الزہری لقد كان الحدیبیة اعظم الفتوح وذلك ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم جاء اليها في الف واربعمائة فلما وقع الصلح مشى الناس بعضهم في بعض وعلما وسمعوا عن الله، فصار احد الاسلام الا تمكن منه، فنامضت تلك السنان الا والمسلمون قد جاءوا الى مكة في عشرة الاف (قرطبي ج ۱۶ ص ۲۶۱)

۳ لیغفر لك۔ ذنب (گناہ) سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں، کیونکہ گناہ کا صدور انبیاء علیہم السلام سے محال ہے۔ اس لئے ذنب سے یہاں ترک اولیٰ مراد ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی کے اعتبار سے وہ ذنب ہے اگرچہ حقیقت میں ذنب نہیں۔ از قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین یا وہ امور مراد ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظروں میں ذنب (گناہ) سمجھتے تھے اگرچہ وہ حقیقت میں گناہ نہ تھے بلکہ خلاف اولیٰ بھی نہ تھے۔ والہذا بالذنب ما فرط من خلاف الاولیٰ بالنسبة الى مقامه عليه الصلوة والسلام فهو من قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین وقد يقال المراد ما هو ذنب في نظره العالی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لم یکن ذنبا ولا خلاف الاولیٰ عنده تعالیٰ (روح ج ۲۶ ص ۹۱) حضرت علامہ النور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذنب سے مراد الزام ہے یعنی آپ پر لگائے گئے مشرکین و منافقین کے تمام جھوٹے الزامات سے بری اور پاک فرمائے۔ لیغفر میں لام ارادہ کا ہے اور اس کے بعد فعل اراد اور ان مصدر یہ مقدم ہے اسی اراد غفر ان ذنوبك اور یہ ہدایت میں ہدایت سے معنی موضوع لہ مراد نہیں، بلکہ اثبات علی الہدایۃ مراد ہے اسی لیتثبتك علی الہدایۃ یعنی آپ کو راہ راست پر قائم رکھے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ اسی یثبتك علی الہدیٰ الی ان یقبضك الیہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۶۳) یا لام برائے عاقبت یا علت غائیہ ہے۔ (روح۔ جلالین) اتمام نعمت سے دین کا غلبہ، اسلام کی ملک پھر میں نشر و اشاعت اور آئندہ معکوں میں فتح و نصرت اور دیگر دینی و دنیوی نعمتیں مراد ہیں۔ (بحر، روح) نصرا عزیزا ایسی مدد جس سے آپ کو دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے اور آپ کو کوئی مغلوب نہ کر سکے (مدارک، روح) یعنی یہ فتح مبین ہم نے آپ کو اس لئے عطا فرمائی ہے تاکہ اس سے آپ کو یہ چاروں مقصد حاصل ہو جائیں۔ اس کی خاطر آپ نے جو مصائب و شدائد برداشت کئے ہیں ان کی بدولت آپ کے تمام گناہ (بتفسیر مذکور) معاف کر دیئے جائیں اور اس کے نتیجے میں دین اسلام کو اور آپ کو دشمنوں پر غلبہ عطا کیا جائے اور آپ کو صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھا جائے اور اس کے اندرون پر وہ آپ کی اس طرح مدد و نصرت کی جائے کہ آئندہ آپ ہی غالب رہیں اور آپ پر کوئی غلبہ نہ پاسکے۔ (بحر۔ روح۔ قرطبی وغیرہ)

۴ هو الذی۔ یہ دوسری بشارت ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ہی نے اس صلح کے ذریعے تمہارے دلوں کو سکون و اطمینان کی نعمت عطا کی اور تمہیں ثابت قدم رکھا یعنی انتہائی جوش و خروش اور مشرکین کے خلاف فرط غیظ کے باوجود تمہارے دلوں کو مضبوط کر دیا اور تمہیں جنگ کرنے سے باز رکھا۔ جس کا اثر یہ ہو گا کہ اس کی وجہ سے مشرکین کے دلوں پر تمہاری جرأت و شجاعت کا رعب بپیٹ جائیگا۔ تاہم سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب (انفال ۲۷) لیزداد ایمانا مع ایمانہم یہ دوسری بشارت کا اثر ہے۔ ہم نے ایمان والوں کے دلوں میں سکون و اطمینان اس لئے ڈال دیا تاکہ ان کے یقین و ایمان میں مزید قوت و شدت پیدا ہو جائے اور وہ دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہ سکیں۔ یقینا مع یقینہم برسوخ العقیدة و اطمینان النفس علیہا (بیضاوی)

۵ ولله جنود السنوت۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ یہ ترغیب الی الجہاد اور بشارت فتح کی طرف اشارہ ہے یعنی زمیں و آسمان کی تمام فوجیں اللہ کے قبضے میں اور اس کے حکم کے تابع ہیں اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ مومنوں کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل فرما سکتا اور ان کو فتح لے سکتا ہے۔

۶ لیس دخل۔ الآیۃ۔ یہ دوسری بشارت کا دوسرا اثر ہے۔ اللہ نے مومنوں کے دلوں میں سکون و اطمینان کا جذبہ پیدا کیا تاکہ وہ ثابت قدم رہیں اور جم کر دشمن کا مقابلہ کریں اور اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت کی پرتکلف اور دائمی نعمتیں عطا فرمائے اور ان کے سارے گناہ معاف کرے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائے۔ من زحزح عن النار

و ادخل الجنة فقد فاز **ال عمران ۸۵** یا اس سے مراد وہ مومنین ہیں جو اس صلح کے دوران ایمان لائیں یعنی ہم نے مومنوں کے دلوں میں لڑائی نہ کرنے کا خیال مضبوط کر دیا تاکہ صلح ہو جائے اور اس طرح اللہ بہت سے مشرکین کو اسلام کی توفیق دے کر جنت میں داخل فرمائے گا **و یعذب المنافقین** الآیۃ۔ یہ صلح پر معطوف ہے اور دوسری بشارت کا تیسرا ثمر ہے اور وہ منافقوں اور مشرکوں کے دلوں کو تمہارے خلاف غیظ و حسد سے بھر دے گا اور ساتھ ہی ان پر تمہاری بہادری اور تمہارے ثبات و استقلال کا ان کے دلوں پر رعب طاری کر دے گا اور تمہارے ہاتھوں ذلت آمیز شکست لے کر ان کو رسوا کر دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے بدگمانی کرتے ہیں۔ اور جن کا خیال یہ ہے کہ اللہ اپنے پیغمبر (علیہ السلام) اور مومنوں کی مدد نہیں کرے گا۔ لیکن اس بدگمانی کا نتیجہ خود ان ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ دنیا میں اللہ ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور فرمائے گا اور وہ اللہ کے غضب و لعنت کا مورد بنیں گے اور ان کا دائمی ٹھکانا جہنم میں ہو گا جو نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔ **و اللہ جنود السنوت۔** یہ سابقہ جملہ معترضہ کا اعادہ ہے برائے ناگہر۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی فوجوں کا مالک ہے اور سب پر غالب اور حکمت کا بادشاہ ہے وہ منافقوں اور مشرکوں کو مغلوب و رسوا اور اہل ایمان کو غالب و معزز کر سکتا ہے۔ **فلو اراد اهلاك المنافقین والمشرکین لم یجزه ذلك ولكن یؤخرهم الى اجل مسمى** (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۶۶)۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ
 یہی ہے جس نے اتارا سکے اطمینان دل میں ایمان والوں کے
لِيُزِدَ آدُواً وَإِيمَاناً مَعَ آيَاتِنَا وَمِنَ الْجُنُودِ السَّمَوَاتِ
 تاکہ اور بڑھ جائے انکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہیں سب لشکرشہ آسمانوں کے
وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً ۱
 اور زمین کے اور اللہ ہے خبردار حکمت والا تاکہ پہنچائے تہ ایمان والے
وَالْمُؤْمِنَاتِ جُنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
 مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں بھیجتے ہیں ان کے نہریں ہمیشہ رہیں ان
فِيهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۲ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ
 میں اور آمادہ ہی ان پر سے اسی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں
فَوْزاً عَظِيماً ۳ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ
 بڑی مراد ملنی و اور تاکہ عذاب کرے کہ دغا باز مردوں کو اور دغا باز عورتوں کو اور
الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ
 شرک والے مردوں کو اور شرک والی عورتوں کو جو اٹھیں کرتے ہیں اللہ پر بری اٹھیں
عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
 انہیں پر برے پھیر مصیبت کا اور غضب ہوا اللہ ان پر اور لعنت کی انکو
وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۴
 اور تیار کی ان کو اسلئے دوزخ اور بری جگہ پہنچے و اور اللہ کے ہیں سب لشکر
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۵
 آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ بڑا درست حکمت والا ہم نے
أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۶ لِنُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
 تجھ کو بھیجا ہے احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ تم لوگ یقین لادو اللہ پر

بشارت ۱۲۔ دوسری بشارت ۱۲۔ پہلا ثمرہ دوسرا ثمرہ ۱۲۔ معطوف ہے بشارت ۱۲۔ بیان تو ہے بجز ترقی از سبب تہ و تفسیر ۱۲۔ بیان و تفسیر ۱۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم

منزل ۶

و سلم و امتد كقوله سبحانه (يا ايها النبي اذا طلقتم النساء) وهو من باب التغليب غلب فيه المخاطب على الغيب فيفيد ان النبي عليه الصلوة والسلام مخاطب بالايمان برسالته كالامة وهو كذلك (روح ج ۲۶ ص ۹۵) تعزروه يعني اس کی مکر و توقروه یعنی اس کی تعظیم و اچین اتارا یعنی رسول کے حکم پر ہے۔ ضدیوں کے ساتھ ضد نہ کرنے لگے اس میں انکو ایمان کا درجہ بڑھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ لوگ جو کہتے ہیں جنت کی طلب موضع قرآن نقصان ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ کے یہاں بھی بڑا کمال ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و بڑی اٹھیں یہ کہ مدینہ سے چلتے وقت منافق بہانے کر کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہوں گے وطن سے دور ہیں اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور کافروں نے جانا کہ عمر سے آتے ہیں دغا سے چاہتے ہیں کہ شہر مکہ لے لیں ۱۲ منہ ۲

وَرَسُولِهِ وَتَعَزَّوْهُ وَتَوْقَرُوهُ وَتَسْبُحُوهُ بِكُرَّةٍ وَ

اور اس کے رسول پر اور اس کی مدد کرو اور اسکی عظمت رکھو اور اسکی پاکی بولتے رہو صبح اور

أَصِيلًا ۱۰ إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ

شام تحقیق جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں تم سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے

بِأَللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ

اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ان کے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے

نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا

نقصان کو اور جو کوئی پورا کرے اس چیز کو جس پر اقرار کیا اللہ سے تو وہ اسکو دیکھا بدلہ

عَظِيمًا ۱۱ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

بہت بُرا وا اب کہیں گے تجھ سے پیچھے رہ جانے والے نہ کنوارے

شَغَلْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَا قَوْلُونَ

ہم کام میں لگے رہ گئے اپنے مالوں کے اور گھر والوں کے سو ہمارا گناہ بخشو وہ کہتے ہیں

بِأَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ

اپنی زبان سے جو ان کے دل میں نہیں تو کہہ س کا کچھ بس جلتا ہے

مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا

اللہ کو تمہارے واسطے اگر وہ چاہے تمہارا نقصان یا چاہے تمہارا فائدہ

بَلْ كَانُوا بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۱۲ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ

بلکہ اللہ ہے تمہارے سب کاموں سے خبردار کوئی نہیں تمہارے تو خیال کیا تھا

لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا

کبھی نہ آئے رسول اور مسلمان اپنے گھر کو کبھی

وَزَيَّنَّ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَّتُمْ أَنَّ السُّوءَ عَصَىٰ وَكُنْتُمْ

اور کھب کیا تمہارے دل میں یہ خیال اور اٹھل کی تمہارے بڑی اٹھیں اور تم

منزل ۶

کرو دونوں جگہ ضمیر غائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے اور اس میں خطاب سے ضیبت کی طرف التفات ہے اور تسبیحہ میں ضمیر غائب لفظ جلالت کی طرف راجح ہے۔ یہ توجید اور رسالت کا بیان ہے۔ ہم نے آپ کو بیان کرنے والا اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ سب لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائیں، اسکی تسبیح و تقدیس کریں اور شرک سے اسکی پاکیزگی بیان کریں اور اللہ کے رسول پر ایمان لائیں اور مشرکین کے مقابلے میں اسکی مدد کریں اور اس کا اکرام و احترام کریں۔ آپ کے اکرام و احترام کے کچھ آداب سورہ حجرات میں آسپے ہیں۔ یہ احکام پہلی دونوں بشارتوں پر مبنی ہیں یعنی جب اللہ نے تمہیں مذکورہ بالا دو بشارتیں دی ہیں تو تم اس کا شکر کرو اسکی تسبیح و تنزیہ میں رطب اللسان رہو اور

اس کو ہر شریک سے پاک سمجھو اور عبادت اور پکار میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو اور آپ کی تعظیم بجا لاؤ، کیونکہ یہ سب انعامات آپ ہی کی وساطت سے تمہیں ملے ہیں۔ نیز تسبیحہ میں مسئلہ توجید بطور ترقی مذکور ہے۔ سورہ محمد میں فرمایا کہ اللہ کے سوا پکار کے لائق کوئی نہیں اور سورہ فتح میں فرمایا و تسبیحہ یعنی پکار میں اس کو شریکوں سے پاک سمجھیں ۹ ان الذین۔ یہ جہاد اور بیعت میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب ہے۔ بیعت سے بیعت رسول مراد ہے جس کا ذکر آ رہا ہے جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں حقیقت میں وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس بیعت اور اطاعت پیغمبر علیہ السلام سے اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

وَأَنسَارِهِم (بید اللہ فوق اید یھم یہ پہلے مضمون کی دوسری تعبیر ہے اور اسی کی تاکید ہے بطریق تخیل کیونکہ اللہ تعالیٰ جو ارح سے منزہ ہے اور مفہوم یہ ہے کہ عقیدہ بیعت حقیقت میں اللہ سے ہے۔ لہذا قال سبحانہ (انما یبایعون اللہ) اکدہ علی طریقۃ التخیل فقال تعالیٰ (ید اللہ فوق اید یھم) وانہ سبحانہ منزہ عن الجوارح وصفات الاجسام وانما المعنی تقریر ان عقد الميثاق مع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم كعقدہ مع اللہ تعالیٰ من غیر تفاوت بینہما

(مدارک ج ۴ ص ۱۲۰، روح ج ۲۶ ص ۹۶، ہجرت ج ۸ ص ۹۱ بحوالہ کثافت) گویا یہ عقد بیعت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایک نہایت ہی پختہ اور محکم عقد ہے جسکی پاسداری نہایت ضروری اور لابدی ہے۔ اب جو شخص اس بیعت کو توڑیگا اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور وہی اس جرم کی سزا پائے

گا۔ اور اجر ایفاء سے محروم رہیگا اور جو اس عہد پر قائم رہیگا اسے اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطاء فرمائیگا ۱۰ سبقتوں۔ یہاں سے لیکر لایفقہون الا قلیلا ۱۵ تک ان منافقین پر زجر ہے جو صلح حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ المخلفون یعنی جو لوگ اللہ کے قہر سے بچھے چھوڑ دیئے گئے۔ اور رفاقت پیغمبر علیہ السلام سے محروم کر دیئے گئے۔ جب آپ اس سفر سے واپس مدینہ پہنچیں گے تو منافقین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساتھ نہ جانے کے لئے کسی بہانے تراشیں گے مثلاً کہیں گے کہ حضرت ہمارے اموال اور

موضع قرآن کا ہاتھ ملاتے تھے قول کے وقت اول مسلمانوں کا قول ہوتا تھا۔ پھر جس بات کا تقید منظور ہوا لڑائیوں میں قول مرنے تک نہ بھاگنے کا ۱۲ منہ رحمت اللہ تعالیٰ فتح الرحمن وا یعنی آنا نہ کہ در سفر حدیبیہ موافقت نہ کرند ۱۲۔

۱۲

اہل و عیال کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا اس لئے ہم آپ کے ہمراہ نہ جاسکے، بیشک ہم سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے، اب آپ بھی ہم پر راضی ہو جائیں اور اللہ سے بھی ہماری لئے معافی کی درخواست کریں۔ تاہم یہ یقولون ان بیوتنا عورة و ماھی بعورة (احزاب ۲۶) یقولون بالسنۃ جو بہانے وہ زبان سے بیان کر رہے ہیں وہ حقیقت کے خلاف ہیں۔ نہ جانے کی اصل وجہ انہوں نے دلوں میں چھپا رکھی ہے، لیکن زبانوں سے اس کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ اصل وجہ کا ذکر اگلی آیات میں آ رہا ہے **اللہ قل فمن یملک**۔ یہ مفسر اور مفسر کے درمیان منافقین کے خیال کو رد کرنے کے لئے جملہ معترضہ ہے۔ **فمن یملک لکم من اللہ ای من عذاب اللہ**

قَوْمًا بُورًا ۱۲) وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا
 لوگ تھے تباہ ہونے والے اور جو کوئی یقین نہ لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر تو ہم نے
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۱۳) وَاللَّهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَ
 تیار کر رکھی ہے منکروں کو واسطے دہکتی آگ اور اللہ کہتا ہے راج آسمانوں کا اور
الْأَرْضِ يُغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۱۴) وَ
 زمین کا بخشنے جس کو چاہے اور عذاب میں ڈالے جس کو چاہے اور
كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۵) لَسَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا
 ہے اللہ بخشنے والا مہربان اب کہیں گے پیچھے رہ گئے ہوتے تھے جب
أَنْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوا بِهَا وَهَازِرُونَ أَنْتَبِعْكُمْ
 تم چلو گے غنیمتیں لینے کو اور چھوڑو ہم بھی چلیں تمہارے ساتھ
وَيُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ
 چاہتے ہیں کہ بدل دیں اللہ کا کہا تو کہہ دے تم ہمارے ساتھ نہ چلو گے تو
قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسَدُونَ عَلَىٰ
 کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہیں گے نہیں تم تو ملتے ہو ہمارے فائدہ سے کوئی نہیں
كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۱۶) قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ
 پر وہ نہیں سمجھتے ہیں مگر تم توڑا ساد کہہ دیجئے پیچھے رہ جانے والے تھے گنواروں
الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ
 سے آئندہ تم کو بلائیں گے ایک قوم پر بڑے سخت لڑنے والے اور
تَقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسَلِّمُونَ ۱۷) فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
 تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہوں گے پھر اگر حکم مانو گے جسے اللہ کو اللہ بدلہ
حَسَنًا ۱۸) وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلِ يُعَذِّبْكُمْ
 اچھا اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے تھے پہلی بار جسے اللہ ایک عذاب

یعنی نفع و ضرر اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ تمہیں ضرر تکلیف میں ڈالنا چاہے تو اس سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ اگر تم جہاد میں شریک نہ ہو گے تو تکلیف و مشقت سے بچ جاؤ گے وہ گھروں میں بیٹھ رہنے والوں کو بھی مبتلائے عذاب کر سکتا ہے اور اگر وہ تمہیں نفع دینا چاہے تو بھی اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ میدان جہاد میں تیروں کی بارش میں بھی حفاظت کر سکتا ہے وہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور پوری پوری جزائے گا۔ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اراد بکھرنے سے پہلے من یمنع النفع مقدر ہے بقریہ سیاق قالہ الشیخ قدس سرہ **بل ظننتم۔ الآیۃ۔** یقولون بالسنۃ صحیحہ الخ کیلئے بمنزلہ تفسیر ہے۔ ان کے دلوں میں کچھ اور ہے لیکن زبانوں سے کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ اس خیال کی بناء پر سفر عمرہ میں آپ کے ہمراہ نہیں گئے تھے کہ مشرکین کے تمام قبائل مل کر پیغمبر (علیہ السلام) اور مسلمانوں کا وہیں خانہ کدہ دینگے اور ان میں سے کوئی بھی اپنے گھروں کو زندہ سلامت واپس نہیں آسکیگا۔ اس لئے اگر ہم بھی ان کے ہمراہ گئے تو وہیں مارے جائیں گے۔ اور اس خیال کو انہوں نے نہایت معقول سمجھا اور یہ بات ان کے دلوں میں جاگزیں ہو گئی اور وہ اس بدگمانی میں مبتلا ہو گئے کہ اللہ پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کی مدد نہیں کرے گا۔ اصل میں یہ لوگ تباہ شدہ اور عذاب الہی کے مستوجب ہیں۔ یہ سارے شکوک ان کے فساد عقیدہ اور سوء نیت سے پیدا ہو رہے تھے۔ تو ما بورا ہا لکن لفساد عقیدتکم و سوء نیتکم و مستوجبین سخطہ تعالیٰ و عقابہ جل شانہ (روح ج ۲۶ ص ۱۰۰) **۱۳) وَمَنْ لَمْ يُؤْمِن** الآیۃ۔ یہ تخیلیت اخروی ہے۔ ان پیچھے رہ جانے والوں کی طرح جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں ان کے لئے ہم نے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے، کیونکہ وہ کافر ہیں اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ واللہ ملک السموات۔ الآیۃ۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کائنات میں وہی منتصر و مختار ہے۔ وہ ایمان والوں اور معافی مانگنے والوں کو معاف فرماتا اور کفار و مشرکین اور منافقین کو سزا دیتا ہے اور وہ ایسا مہربان سے موضع قرآن تھے اس سفر میں لایچ کو تیار ہوتے ان کو اللہ کا منغ سنا دیا۔ خیبر میں یہود تھے جو جنگ احزاب میں توہم کو چڑھا لائے تھے۔ ۱۲ منزل ۷۔

مرا تخیلیت اخروی ۱۲
 ملا زجرہ سلسلہ منافقین ۱۳

منزل ۶
 ان کے لئے ہم نے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے، کیونکہ وہ کافر ہیں اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ واللہ ملک السموات۔ الآیۃ۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کائنات میں وہی منتصر و مختار ہے۔ وہ ایمان والوں اور معافی مانگنے والوں کو معاف فرماتا اور کفار و مشرکین اور منافقین کو سزا دیتا ہے اور وہ ایسا مہربان سے موضع قرآن تھے اس سفر میں لایچ کو تیار ہوتے ان کو اللہ کا منغ سنا دیا۔ خیبر میں یہود تھے جو جنگ احزاب میں توہم کو چڑھا لائے تھے۔ ۱۲ منزل ۷۔

فتح الرحمن وایمنی غنیمتہا خیبر ۱۲ یعنی فارس و روم و این معنی در زمان حضرت ابو بکر رض و حضرت عمر رض متحقق شد ۱۲۔

کہ تو یہ کرنے والوں کو معاف فرما کر ان پر مزید مہربانیاں فرماتا ہے۔

کلمہ سيقول المخلفون۔ یہ بھی منافقین کے لئے زجر ہے۔ مغانم سے غنائم خیبر مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے بیعت الرضوان میں شریک ہونے والوں سے وعدہ فرمایا تھا جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ واثابهم فتعاقربا و مغانم كثيرة يأخذونها۔ اور کلام اللہ سے یہی وعدہ الہی مراد ہے۔ معناه ان یغیروا وعدہ لاهل الحدیبیة بغنیمة خیبر وذلک انه وعدہم ان یعوضہم من مغانم مکة خیبر

اذا قفلوا مراد عین لایصیبون منها شیئا۔ قالہ
جہاد وقتادہ وعلیہ علمۃ اہل التأویل راجح
ص ۹۳) یا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی غیر متلو کے ذریعے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی ہو کہ غنائم خیبر
خالصۃ اہل حدیبیہ کے لئے ہیں اور خلفین کا ان میں کوئی
حصہ نہیں۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی جب آپ غزوہ
خیبر کے لئے روانہ ہوں گے تو منافقین اہل خیبر کی
مذوری کے پیش نظر آپ کے ساتھ اس غزوے میں
شریک ہونے کی درخواست کریں گے کہ حضرت! ہمیں بھی
اس مہم میں اپنے ساتھ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے
اصل میں یہ درخواست اخلاص پر مبنی نہیں ہوگی بلکہ
اس سے ان کا مقصد محنت و مشقت کے بغیر مال غنیمت
حاصل کرنا ہوگا وہ اللہ کے اس فیصلے کو بدلنا چاہتے
ہیں کہ غنائم خیبر صرف اہل حدیبیہ کے لئے ہیں۔ جب
وہ درخواست کریں، تو آپ ان سے فرمادیں کہ تم
اس غزوے میں ہمارے ساتھ ہرگز نہیں جاسکو گے یعنی
تمہیں ہمارے ساتھ جانے کی اجازت ہرگز نہیں دی
جائیگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری حدیبیہ سے واپسی سے پہلے
ہی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ غنائم خیبر اہل حدیبیہ کے ساتھ

استثنا وغیر
از کتاب ۱۲

بج ۱۰
اعادہ بشارت
مؤمنین ۱۲

موضع قرآن کے لوگوں کی انہی سلطنت ہمیشہ سے
زبردست رہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہما کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان بچے
بن لڑے وہاں سے غنیمت بہت ہاتھ لگی ۱۲ منہ ۷۔
و یعنی جہاد ان مفذو لوگوں پر فرض نہیں ۱۲ منہ۔
و جب صلح کا سوال جواب تھا۔ حضرت نے بھیجا مکہ میں حضرت
عثمان کو یہاں خبر چھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا، حضرت نے
فرمایا کہ اب مجھ کو لڑنا ان سے حلال ہوا کہ پہل انہوں نے
کی اور وہ خبر چھوٹ بھٹی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کے لشکر کے

اعادہ بشارت
ذبیحہ ۱۲

عَذَابًا أَلِيمًا ۱۱ لَيْسَ عَلَى الْأَعْرَجِ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ

دردناک و اندھے پر تلے تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر

حَرْجٌ وَلَا عَلَى لَمْرٍ رِيضٍ حَرْجٌ ط وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف و اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا

يَدْخُلْهُ جَنَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۱۲ وَمَنْ يَتَوَلَّ

اس کو داخل کرے گا باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور جو کوئی پلٹ جائیگا

يَعُذِبْ بِهِ عَذَابًا أَلِيمًا ۱۳ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ

اسکو عذاب سے گا دردناک و تحقق اللہ خوش ہوا صلح ایمان والوں سے

أَذْيَابًا يَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

جب بیعت کرنے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر معلوم کیا جو ان کے جی میں تھا

فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۱۴

پھر اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک و

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۱۵

اور بہت غنیمتیں جن کو لیں گے و اور ہے اللہ زبردست حکمت و طاقت

وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ

وعدہ کیا ہے تم سے اللہ نے بہت غنیمتوں کا کہ تم ان کو لو گے سوجلدی پہنچادی تمکو

هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ

یہ غنیمت و اور روک دیا لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے و اور تاکہ ایک نمونہ ہو قدرت کا ایمان والوں

وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۱۶ وَأَخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا

کیا سچے اور چلائے تم کو سیدھی راہ و اور ایک فتح اور جو تمہارے بس نہیں نہ آئی

عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۱۷

وہ اللہ کے قابو میں ہے اور اللہ ہر چیز کو کر سکتا ہے و

گرد آئے کہ اکیلے وکیلے کو ماریں وہ سب جیتے پکڑ لئے۔ اس پر حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا کہ مجھ سے قول کرو کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو سب سے قول دیا۔
ایک منافق تھا جہاں قیس اس کے سوا کوئی نہ رہا وہ بیعت اللہ کے یہاں قبول پڑی۔ اللہ نے جانا جو ان کے دل میں تھا یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام میں دیا یہ فتح خیبر اس مسلمان
آسودہ ہوئے ۱۲ منہ و یہ بھی انعام میں داخل ہے حضرت نے فرمایا اس جگہ کا بیعت کرنے والوں روز خیمہ نہ جاویگا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و کہ لوگوں کے ہاتھ یعنی لڑائی نہ ہونے دی ۱۲ منہ و
و یعنی اس بیعت کے انعام میں فتح خیبر دی اور مکہ کی فتح جو اس وقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہے ۱۲ منہ و

فتح الرحمن ۱۔ یعنی درخلف از مثل این سفر ۱۲ یعنی غنائم خیبر وغیر ان تا روز قیامت ۱۲ یعنی غنائم خیبر ۱۲۔ یعنی در حدیبیہ ۱۲۔ یعنی کفار قریش جمع شدند کہ
فتح الرحمن ۲۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را تشویشی رسانند خدا بتعالی دست ایشان را از قتال بازداشت و ہم بصلح انجامید ۱۲۔ یعنی غنائم فارس و روم ۱۲۔

مختص ہیں۔ اسی من قبل ہر جو عنان من الحدیبیة ان غنیمة خیبر لمن شهد الحدیبیة خاصة (ترطی ج ۱ ص ۲۷) فسیقولون الخ جب آپ ان کو ساتھ جانے کی اجازت نہیں دینگے تو وہ ازراہ جہالت تم پر حسد کا طعن دھریں گے کہ اصل میں تم ہمارا حسد کرتے ہو کہ مبادا یہ لوگ مال غنیمت میں ہمارے ساتھ حصہ دار بن جائیں۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ منافقین محض جہل و نادانی کی وجہ سے تمہیں حسد کا طعن دینگے، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں شریک نہ کرنے کا خود ہی فیصلہ فرما چکا ہے مگر یہ کہ ہم اسے سمجھتے نہیں۔ سوائے نبوی حرص اور لالچ کے انہیں سوچنا ہی کچھ نہیں ہے۔ قل للمخلفین حدیبیہ میں شریک نہ ہونے والوں کو غزوہ خیبر میں شریک ہونے سے روک دیا گیا کیونکہ اس میں شرکت سے ان کے ایمان کا امتحان نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان سے وعدہ کیا گیا کہ عنقریب ہی تمہیں ایک نہایت ہی جنگجو اور بہادر قوم کے مقابلے میں جہاد کے لئے دعوت دی جائیگی تاکہ تم ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لیں اور بمعنی الی ان ہے اور اس قوم سے اہل طائف مراد ہیں جن کا آپ نے شہرہ میں غزوہ حنین کے بعد محاصرہ کیا تھا۔ یا اس سے ہوازن اور ثقیف مراد ہیں جن سے مقام حنین میں جنگ ہوئی اگر تم نے اس وقت اطاعت کی اور جہاد میں شریک ہو گئے تو اللہ تمہیں بہت اچھی جزائے گا اور اگر حدیبیہ کی طرح اس میں بھی شریک نہ ہوئے تو تمہیں سخت ترین سزا دے گا چنانچہ غزوہ خیبر کے بعد جن منافقین نے نفاق سے توبہ کر لی اور مخلصانہ ایمان لے آئے وہ ان بعد والے غزوات میں شریک ہوئے۔ اور کوئی منافق ان میں شریک نہ ہوا۔ ان الذین غنر و البعد لم یغزوا حتی اخلصوا ولم یبقوا منافقین۔ واللہ تعالیٰ اعلم (روح ج ۲ ص ۲۶) ۱۰۲ لیس علی الاعنی۔ یہ لوگ معذور ہونے کی وجہ سے زجر و عتاب سے مستثنیٰ ہیں۔ اندھے، لنگڑے اور بیمار۔ جو لوگ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں ان کے لئے جنت کی دائمی اور ابدی نعمتیں ہیں اور جو اطاعت سے اعراض کریں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حصہ دوم

کلمہ لقد رضی اللہ۔ حصہ اول کے مضامین میں سے بشارت مومنین کا اعادہ ہے۔ اور المؤمنین سے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں جنہوں نے مقام حدیبیہ کے ایک درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ بیعت، بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہے، کیونکہ اس بیعت میں شریک ہونے والوں کے لئے اللہ کی رضا اور خوشنودی کا پروانہ نازل ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے پاس اپنا پیغام لے کر بھیجا تھا۔ ان کی واپسی میں دیر ہو گئی اور یہ خبر پھیل گئی کہ مشرکین نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا قتل عثمان کا فوری بدلہ لئے بغیر ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے چنانچہ آپ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیعت کے لئے بلایا اور کیکر کے درخت کے نیچے چوردہ سو جاں نثاروں اور سرفروشنوں نے پورے اخلاص کے ساتھ میدان جہاد میں ثبات و استقلال بلکہ جان تک دیدینے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینرح حتی ینجز القوم ودعا الناس الی البیعة، فبايعوه علی ان یناجزوا قریشا ولا ینفروا تحت الشجرة وكانت سمرۃ وكان عدد المبايعین الفا واربعائة (مدارک ج ۲ ص ۱۲۲) مافی قلوبہم یعنی ان کا ایمان و اخلاص، صدق نیت دین سے محبت اور مشرکین کے مقابلے میں شدت و جلاوت (روح) السکینة۔ الطینان اور ربط قلب۔ فتح خیبر مغانم کثیرة غنائم خیبر۔ (بجر، روح، قرطبی، کبیر) اللہ تعالیٰ کو اصحاب شجرہ کی، ایمان و اخلاص۔ صدق نیت اور جذبہ جہال نشاری کے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکی ادا اس قدر پسند آئی کہ ان کے لئے اپنی رضا و خوشنودی کا پروانہ نازل فرما کر ان کے اہل جنت ہونے کا اعلان فرما دیا، کیونکہ آخرت میں رضائے الہی کا نظہ اور مقام جنت ہی ہے۔ آخرت میں اہل جنت کو جو سب سے بڑی نعمت حاصل ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے جس کا دوسرے مومنوں کے لئے جنت میں داخل ہونے کے بعد اعلان ہوگا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے رضائے خداوندی کا اعلان دنیا ہی میں کر دیا گیا۔ فیالہ من شرف۔ اور دنیا میں بھی انہیں ایک فتح قریب اور بہت سے اموال غنیمت (فتح خیبر اور غنائم خیبر) عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور بیوعہ بہت جلد یعنی ماہ صفر سنہ ۶، ہجری میں پورا ہوا اہل شجرہ سے اللہ تعالیٰ کی یہ رضامندی کوئی وقتی نہ سمجھتی، بلکہ دائمی تھی، کیونکہ اس کی بنیاد ان کے ایمان و اخلاص پر تھی اور ایمان و اخلاص کو اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت لازمہ بنا دیا تھا جو زندگی بھر ان سے جدا نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ والزمہم کلمۃ التقوی (فتح ۳۶) اور سورہ حجرات ۱۷ میں فرمایا ولكن اللہ حبیب الیکم الایمان و زینة فی قلوبکم۔ الایۃ۔ یہی وجہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اس بیعت میں شریک تھے انہیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہیں جائیگا۔ لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرة احد من الذین بايعوا تحتہا (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۳)

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ آپ کا انشاء اللہ کہنا محض بطور تبرک تھا نہ کہ بطور شک اس لئے علماء اہل سنت نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اصحاب شجرہ میں سے قطعاً اور یقیناً کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ قال العلماء معناه لا یدخلہا احد منهم قطعاً كما صرح بہ فی الحدیث الذی قبلہ حدیث حاطب، وانما قال ان شاء اللہ للتبرک لا للشک (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۳) مغانم فتعاً پر معطوف ہے یا اس کا نائب وعدہ کم محذوف ہے بقریبہ ما بعد۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وكان اللہ عزیزاً حکیماً اگر اللہ چاہتا تو صلح کے بجائے تمہیں قریش سے بھڑا کر غالب کر سکتا تھا، لیکن اس نے صلح کرادی جو اسکی حکمت بالغہ کی رو سے لڑائی کی نسبت اسلام اور اہل اسلام کے لئے زیادہ مفید اور نافع تھی۔ چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی کما مر۔ اس موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جو اعزازات نصیب ہوئے وہ کسی اور کو نہ مل سکے اول یہ کہ یہ بیعت ان کے قتل

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

اور اگر لڑتے تم سے وہ کافر تو پھرتے پیٹھ پھر نہ پاتے کوئی

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۱۲۱ سُنَّ اللَّهُ الَّتِي قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلُ

جہاں اور نہ مددگار رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چل آتی ہے پہلے سے

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۱۲۲ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

اور تو ہرگز نہ دیکھے گا اللہ کی رسم کو بدلتے اور وہی ہے جس نے روک رکھا ہے

عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ

کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے بیچ شہر مکہ کے بعد اس کے

أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۱۲۳ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۱۲۴

تمہارے ہاتھ لگا دیا ان کو اور ہے اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے اور وہی

الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَصَدُّكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَدِينِ

لوگ ہیں جو منکر ہوئے اور روکا تم کو ایسے مسجد حرام سے اور نیازی کی قربانی

مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ حِمْلَهُ ۱۲۵ وَلَوْلَا رِجَالُ الْمُؤْمِنُونَ وَالنِّسَاءُ

کو کبھی بند پڑی ہوئی اس بات کو پہنچانی جگہ اور اگر نہ ہوتے کتنے ایک مرد ایمان والے اور کتنی عورتیں

مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمُ أَنْ تَطَّوَّهُمْ فِتْنَتِكُمْ ۱۲۶

ایمان والیاں جو تم کو معلوم نہیں یہ خطرہ کہ تم ان کو پیس ڈالتے پھر تم پر انکی وجہ

مَعْرَةٌ بَغَيْرِ عِلْمٍ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۱۲۷

سے خرابی پڑ جائی بیخبری سے وہ کہ اللہ کو داخل کرنا ہے اپنی رحمت میں جس کو چاہے

لَوْ تَزَيَّبُوا الْعَدُوَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَدَا بَابًا لِيَسَاءَ

اگر وہ لوگ ایک طرف ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکروں پر عذاب دردناک کی ف

أَذْجَعَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

جب رکھی منکروں نے اٹھ اپنے دلوں میں کہ نادانی کی ضد

منزل ۶

کا بدلہ لینے کیلئے لی گئی۔ دوم یہ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایمان و اخلاص اور ان کے جذبہ ایثار و قربانی پر اس قدر اعتماد تھا کہ اپنے بائیں ہاتھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر اپنے دائیں ہاتھ پر ان کی طرف سے خود بیعت فرمائی، کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ اگر وہ یہاں زندہ موجود ہوتے تو ضرور بیعت کرتے اس طرح ان کو وہاں موجود نہ ہونے کے باوجود بیعت الرضوان کی فضیلت حاصل ہوگئی ۱۱۵۵ وعدہ کہ اللہ یہاں مغانم کثیرہ سے وہ تمام اموال غنیمت مراد ہیں جو قیامت تک مسلمانوں کو حاصل ہوتے رہیں گے۔ ہی علی ما قال ابن عباس ومجاهد وجہہوس المفسرین ما وعد اللہ تعالیٰ المؤمنین من الغنائم

الی یوم القیامۃ (روح ج ۲۶ ص ۱۰۹) اور ہذہ سے غنائم خیبر کی طرف اشارہ ہے ایسی الناس الناس سے اہل خیبر اور ان کے حلفاء بنی اسد و عطفان مراد ہیں۔ اہل خیبر کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ایسا رعب ڈال دیا کہ انہیں مقابلے کی ہمت نہ ہوئی اور جب ان کے حلفاء بنی اسد و عطفان ان کی مدد کے لئے آئے تو وہ بھی مرعوب اور خوفزدہ ہو کر واپس چلے گئے (غازن، مدارک) یا اس سے اہل مکہ کے اسی آدمیوں کی وہ ہمت مراد ہے جو حدیبیہ کے دن ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان پر حملہ آور ہوئی۔ مسلمانوں نے ان کو پکڑ لیا اور آپ نے انہیں معافی دے کر چھوڑ دیا (روح) و لتکون معطوف علیہ محذوف ہے ای لتنتفعوا و لتکون (روح) و آخری یہ ہذہ پر معطوف ہے اور اسکا موصوف مقدم ہے ای مغانم آخری (مدارک، روح) غنائم خیبر جو بہت جلد تمہارے ہاتھ آنے والی ہیں ان کے علاوہ کچھ اور غنائم ہیں جن پر تاحال تم قابض نہیں ہو سکے لیکن وہ اللہ کے احاطہ اختیار و قدرت میں ہیں اور وہ ان پر کبھی تمہیں قابض فرمائینگا۔ اس سے وہ فتوحات مراد ہیں جو خیبر کے بعد ہوں گی مثلاً حنین وغیرہ (قرطبی، روح) ہم نے پروانہ خوشنودی عطار کرنے کے علاوہ تمہیں ذیوی نعمتوں سے بھی مالا مال کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے چنانچہ تمہیں بہت سے اموال غنیمت ملنے کا وعدہ دیا ہے جن میں سے یہ غنائم خیبر تو بہت جلدی تمہیں مل جائیں گے اور اہل خیبر اور ان کے حلفاء کے ہاتھ تم سے روک دیئے جائیں گے اور وہ تم سے لڑنے کی جرات نہیں کر سکیں گے تاکہ تم ان غنائم سے فائدہ اٹھاؤ اور ایمان والوں کیلئے یہ صدق پیغمبر علیہ السلام کی دلیل ہو اور تاکہ تمہیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور کچھ اور غنائم ہیں جن پر تم ابھی تک قابض نہیں ہو سکے وہ اللہ کے احاطہ قدرت

جنگ رکنے کی پہلی حکمت ۱۲

جنگ رکنے کی دوسری حکمت ۱۳

جنگ رکنے کی تیسری حکمت ۱۴

موضع قرآن یعنی اسی آدمی جو پکڑے گئے بیچ میں شہر مکہ کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی سے ۱۲ منزل ف یعنی اس ماجرے میں ساری ضد اور بے ادبی کی تعبیر کی انہیں سے ہوئی۔ تم با ادب ہے۔ انہوں نے عمرے والوں کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی۔ وہ جگہ قابل تھی کہ اسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتی مگر بعض مسلمان چھپے ہوئے تھے مردوزن اور بعض کو جو آپ مسلمان ہونا مقدر تھا اس روز کی فتح مکہ میں وہ پیسے جاتے آخر دو برس کی صلح میں جتنے مسلمان ہونے کو تھے ہوجچکے اور نکلنے والے نکل آئے۔ تب اللہ نے مکہ فتح کر دیا۔

فتح الحسن نزدیکی بندہ ضعیف آنت کہ ابن آیت بشارت است بفتح مکہ و اور دن لفظ صافی را جہت تحقق وقوع بشارت است ۱۲ یعنی تصدیق دیا بالفعل متحقق شد فتح عاجلا بستر شستی ۱۲

میں ہیں ان پر بھی وہ تمہیں قابض فرمائے گا، کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کوئی چیز اسکی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ **۱۹** ولوقالتکم الذین کفروا سے اہل مکہ مراد ہیں۔ صلح کے بجائے اگر کفار مکہ آپ سے برسر پیکار ہو جاتے تو انہیں شکست فاش ہوتی اور وہ میدان میں جم کر لڑنے کے بجائے پیٹھ پھیر کر میدان سے بھاگ نکلتے اور کوئی مددگار اور حمایتی ان کو ذلت آمیز شکست سے نہ بچا سکتا۔ سنۃ اللہ۔ الایۃ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دستور قدیم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے پیغمبروں کو دشمنوں پر غالب فرمایا کرتا ہے اور اس کا یہ دستور بدل نہیں سکتا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسالی (المجادلہ ۳۷) **۲۰** وهو الذی کف۔ الایۃ۔ لطن مکہ سے مقام حدیبیہ اور

۲۶ حمہ ۱۱۵۶ الفتح ۳۸

فَاَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ
 بھرا تاکہ اللہ نے اپنی طرف کا اطمینان اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور
 الزمهم كلمة التقوى وكانوا أحق بها وأهلها و
 قائم رکھا تاکہ وہ بات پر اور وہی تھے اس کے لائق اور اس کام کے اہل
 كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۱۹ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ
 ہے اللہ ہر چیز سے خبردار تھا اور اللہ نے صحیح دکھلایا اپنے رسول کو
 الرُّعْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 غلبہ تحقیق کہ تم داخل ہو رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا
 آمِنِينَ مُخْلِطِينَ رءُوسَهُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ
 آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھچے
 فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۲۰
 پھر جاننا وہ جو تم نہیں جانتے پھر مقرر کر دی اس کو قریبی ایک فتح نزدیک
 هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
 وہی ہے جس نے بھیجا صحیح راہ پر اور صحیح دین پر تاکہ اوپر رکھے
 عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۲۱ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 ہر دین سے اور کافی ہے اللہ حق ثابت کرنا والا محمد ہے رسول اللہ کا
 وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
 اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور اور وہیں ہے کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں
 تَرَاهُمْ كَعَسَا سَجَدًا يَسْتَغْنُونَ فَضَلَّ اللَّهُ مِنْهُمُ الرُّضْوَانَا
 تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدے میں اللہ نے فضل اور اس کی خوشی
 سَيَأْتِيهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ
 نشانی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ شان ہے ان کی

ہے اور یہ اہل مکہ کے ان سترستی آدمیوں کی طرف اشارہ ہے جو ہتھیار پہن کر مقام حدیبیہ میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کو پکڑ لیا، حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس حرکت سے درگزر فرمایا اور انہیں چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ یعنی اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی لطیف حکمت تھی کہ اس نے مقام حدیبیہ میں لڑائی نہیں چھنے دی حالانکہ مشرکین حملہ آور ہو چکے تھے اور تم ان پر غلبہ و قبضہ بھی حاصل کر چکے تھے، کیونکہ اگر لڑائی ہو جاتی تو پھر صلح معرض وجود میں نہ آتی جو بے شمار دینی برکات اور دنیوی منافع کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ یہ جنگ کو روکنے کی پہلی حکمت تھی **۱۹** هم الذین والہدی، کلمہ ضمیر خطاب پر معطوف ہے معکوفاً الہدی سے حال ہے یعنی رکی ہوئی۔ ان یبلغ حملہ یہ الہدی سے بدل الاشمال ہے (روح) ان مشرکین نے تمہیں بیت اللہ تک پہنچنے سے روکا۔ اور قربانی کے جانور جو مقام حدیبیہ میں رکے ہوئے تھے ان کو قربان گاہ یعنی مقام منیٰ میں پہنچنے سے روکا۔ اس لحاظ سے مشرکین مکہ مجرم اور ظالم ہیں، اور اس لائق نہیں تھے کہ انہیں معاف کیا جاتا اور ان سے جنگ نہ کی جاتی لیکن مکہ میں کچھ ایسے مسلمان مرد اور عورتیں موجود تھیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے، بصورت قتال وہ بچا لے بھی جنگ میں کچل لیتے جاتے اور بعد میں تمہیں اس پر افسوس اور پشیمانی لاحق ہوتی۔ اگر یہ مسلمان ان میں نہ ہوتے تو تمہیں اہل مکہ سے بھڑا کر تہا کے ہاتھوں ان کو قتل و قید کی صورت میں ہم دردناک سزا دیتے۔ یہ جنگ کو روکنے کی دوسری حکمت تھی۔ سہال مؤمنون الخ موصوف مبدل منہ لم تعلموہم صفت۔ ان تطوہم بدل الاشمال ہے یعنی مکہ میں ان کا ہونا بایں معنی کہ تہا کے پاؤں تلے ان کے کچلے جانیکا احتمال نہ ہوتا۔ فتصیبکم الخ تہا کے ان کو روندنے کی وجہ سے تمہیں دلی رنج ہوتا۔ اور تم تکلیف و مشقت میں پڑ جاتے۔ تو تزیلوا یہ بعد عہد کی وجہ سے لولا سہال الخ کا اعادہ ہے اور لعذبنا۔ لولا کا جواب ہے۔ اور لیدخل اللہ الخ درمیان میں ترک عذاب کی علت کا بیان ہے اور اس کا تعلق

۲۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مفزل ۶

موضع تشریح نہ ہو اور ہتھیار کھلے نہ لادو۔ حضرت نے یہ سب قبول کر لیا ۱۲ منہ رقی اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سب دین کو غالب کر دیا ایک مدت تک دریل سے ہتھیار کھلی

فتح الرحمن وای یعنی جماعہ از مسلمانان این صلح را کارہ بودند آخر الامر خدایتعالیٰ اطمینان را بدل ایشان انداخت تا برضی صلی اللہ علیہ وسلم رضا دارند ۱۲۔

مخروف ہے کفہا لید دخل یا ترکنا العذاب لیدخل۔ یہ کف قتال کی تیسری حکمت ہے، یعنی جنگ کو روک کر اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ میں سے بہت بڑی تعداد کو اسلام کی توفیق عطا فرما کر اپنی رحمت میں لے لیا۔ (من الروح والمدارک)

۲۲ اذ جعل۔ الایہ۔ ظرف عذاب سے متعلق ہے یعنی اگر ہم نے ان کو عذاب دینا ہوتا تو ہم مسلمانوں کے ہاتھوں کو ان سے نہ روکتے اور ان کو اس وقت عذاب دیتے جب وہ جاہلیت کا کبر و غرور دلوں میں لئے غیر شریفانہ حرکات پر اتر آتے تھے، لیکن ہم نے ان کی نخوت اور حمیت جاہلیت کی وجہ سے اپنے پیغمبر (علیہ السلام) اور مسلمانوں کو اشتعال میں آنے نہیں دیا اور ان کے دلوں پر سکون و اطمینان نازل کر کے ان کو پُر وقار بنا دیا اور جنگ کرنے کا خیال ان کے دلوں سے نکال دیا اور کلمۃ تقویٰ کو ان کے لئے لازم کر دیا اور ان کے دلوں میں اس کو جاگزیں کر دیا۔ کیونکہ وہ اس کلمۃ تقویٰ کے سب سے زیادہ مستحق اور راجل تھے اس لئے ان کو اس کے اختیار کرنے کی توفیق دی گئی اور مشرکین کو اس کے اختیار سے محروم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ کون اس کا مستحق ہے۔ اور کون اس کا اہل نہیں کلمۃ التقویٰ سے لا الذی الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کلمہ کے اختیار کرنے اور اس پر قائم رہنے کا حکم دیا، اس لئے انہوں نے مشرکین کے متبرکاتہ ردیے کے جواب میں سکون و وقار سے کام لیا اور کوئی ناشائستہ حرکت نہ کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں جوابی کارروائی کرنے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ المراد بالذمہ ایہا ہا ثباتہم علیہا تری الحمیۃ (منظہری ج ۹ ص ۳۴) یا کلمۃ التقویٰ سے جنگ نہ کرنے کا عزم مراد ہے یعنی اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان ڈال دیا اور ان کو آمادہ پیکار نہ ہونے دیا۔ کیونکہ مسلمان ہی سکینہ و وقار کے لائق اور طمانیت قلب کے مستحق تھے۔

۲۳ لقد صدق۔ یہ ایک شبہ کا جواب ہے، شبہ یہ تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور سر منڈائے اور بال کٹوائے آپ نے یہ خواب صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ یہ خواب آپ نے سفر عمرہ سے پہلے دیکھا تھا، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی سمجھا کہ آپ کا خواب اسی سال پورا ہوگا۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ آپ کو مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقام حدیبیہ سے واپس ہونا پڑا تو خواب ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا خواب دکھایا تھا اور وہ خواب لامحالہ پورا ہو کر رہے گا۔ ارہ الیٰ الصادقہ (روح) تم نے یہ سمجھ لیا کہ خواب اسی سال پورا ہوگا، حالانکہ اس کیلئے سال کی کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ یہ خواب آئندہ سال پورا ہوگا اور تم سب بلا خوف و ہراس، امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے اور مناسک عمرہ بغیر کسی روک ٹوک کے ادا کر دو گے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈاؤ گے اور بال کٹاؤ گے تخلیق کو تقصیر پر مقدم کر کے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تخلیق، تقصیر سے افضل ہے۔ فاعلم ما لم تعلموا الخ خواب کی تعبیر کے ظہور کی تاخیر میں جو حکمت ہے وہ تمہیں معلوم نہیں، لیکن اللہ کو معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ خواب کا مصداق ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ تمہیں بہت جلد ایک فتح عطا فرماتا چاہتا ہے۔ اس فتح سے مراد فتح خیبر ہے جو صلح حدیبیہ سے فوراً بعد ماہ صفر میں ہوئی تاکہ اس فتح سے مسلمانوں کے دل میں سکون پیدا ہو اور موعودہ فتح عظیم (فتح مکہ) کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ وهو فتح خیبر لتستر وح الیہ قلوب المؤمنین الی ان یتیسر الفتح الموعود (مدارک ج ۴ ص ۱۲۴)

۲۴ هو الذی۔ جواب شبہ کے بعد توجید اور اتباع رسول کی ترغیب۔ الہدای۔ توجید، دین الحق۔ دین اسلام (مدارک) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام توجید اور دین اسلام لے کر بھیجا ہے تاکہ توجید اور دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب و فائق کرے اور اللہ تعالیٰ اس وعدے پر خود شہید ہے اور وہ اس وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا اور اسکی جھلک خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں دیکھی۔ دین اسلام نے گذشتہ ادیان کو منسوخ کر دیا، اسلام کو علمی اور دلائل کے اعتبار سے باقی دینوں پر غالب فرمایا اور جس غیر مسلم قوم نے مسلمانوں سے ٹکر لی اسے مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور کر دیا۔ لیعلیہ علی جنس الدین کله بنسبہ ما کان حقاً و اظہار فساد ما کان باطلا و بتسلیط المسلمین علی اہلہ اذ ما من اہل دین الا وقد قہرہم المسلمون (بیضاوی) دین اسلام کو اللہ نے اس اعتبار سے بھی باقی تمام دینوں پر غالب فرمایا کہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں مثلاً عبادت، معاشرت، معیشت، سیاست، حکومت، عدالت وغیرہ کے مسائل کا جو حل اسلام نے پیش کیا ہے وہ ہر لحاظ سے باقی تمام ازموں کے پر وگرام سے بہتر اور سب پر فائق ہے۔ اسلامی نظام حیات کی باقی نظام ہائے زندگی پر برتری اور فوقیت عقل و تجربہ کی روشنی میں ثابت ہو چکی ہے۔

۲۵ محمد رسول اللہ۔ جس عظیم الشان رسول کی وساطت سے دین حق کو غلبہ عطا کرنا ہے اس کے اسم گرامی کی تصریح اور ان جاں نثار اور سرفروش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان جنہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دین اسلام کو پھیلانے اور اسکو باقی دینوں پر غالب کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی تاکہ آنے والی نسلیں ان کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ محمد، مبتدا مقدر کی خبر ہے اور رسول اللہ عطف بیان ہے یا نعت یا بدل۔ اور یہ جملہ هو الذی ارسل رسول اللہ کا بیان ہے اسی هو او ذلک الرسول المرسل بالہدای و دین الحق محمد، علی ان الاسم الشریف خبر مبتدا محذوف و (رسول اللہ) عطف بیان او نعت او بدل، والجملہ استئناف مبین لقولہ تعالیٰ (هو الذی ارسل رسولہ) وهذا هو الوجه الارحم الانسب بالمساقی کما فی الکشف (روح ج ۴ ص ۱۲۳)

۲۶ والذین معہ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے وہ صحابہ مراد ہیں جو صلح حدیبیہ میں آپ کے ہمراہ تھے۔ قال ابن عباس: اہل الحدیبیۃ انشد علی الکفار، اسی غلاظ علیہم کالاسد علی فریستہ۔ (قرطبی ج ۶ ص ۲۹۲) یعنی وہ کافروں پر اس طرح سخت گیر ہیں جس طرح شیر

سورۃ الحجرات

ربط | سورۃ فتح میں اعلان فتح کے بعد سورۃ حجرات میں مسلمانوں کو منظم اور متفق رکھنے کے لئے آداب بیان کئے گئے ہیں۔
خلاصہ | سورۃ محمد میں فرمایا لا الہ الا اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر سورۃ فتح میں فرمایا تسجد یعنی معبود وہی ہے کسی کو اس کا شریک نہ بنا کیونکہ عالم الغیب وہی ہے اور کوئی نہیں یہ حجرات کے آخر میں فرمایا ان اللہ يعلم غیب السموات والارض

تفصیل

اس سورت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتدائے سورت سے لیکر ان اللہ علیہم خیرہ تک ہے اور دوسرا حصہ قالت الاعراب سے لیکر آخر سورت تک ہے۔

پہلا حصہ

اس میں سات معاشرتی قوانین مذکور ہیں جن میں سے پہلے دو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سے متعلق ہیں اور باقی پانچ عام معاشرہ سے متعلق ہیں۔ پہلا قانون یا ایہا الذین امنوا لا تقدوا۔ الآیۃ لے ایمان والو! اللہ اور رسول ص کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ دوسرا قانون یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا۔ تا۔ و اجر عظیم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گفتگو کرتے وقت تمہاری آواز آپ کی آواز سے بلند نہ ہونے پائے اور آپ کی مجلس میں پست آواز میں گفتگو کرو۔ ان الذین ینادونک۔ تا۔ واللہ غفور رحیم یہ ان دیہاتیوں پر زجر ہے جنہوں نے آپ کے حجرات مبارکہ سے باہر کھڑے ہو کر آپ کو بلند آواز سے پکارنا شروع کیا۔ تیسرا قانون۔ یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم۔ الآیۃ کسی خبر کی بناء پر کوئی اقدام کرنے سے پہلے اس کی پوری تحقیق کر لو۔ تاکہ بعد میں اپنے اقدام پر پشیمان نہ ہونا پڑے۔ واعلموا ان فیکم رسول اللہ۔ تا۔ واللہ علیہ حکیمہ یہ قانون اول سے متعلق ہے یعنی تم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے نہ کہ آپ پر تمہاری اطاعت۔ چونکہ تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب کرنا، کفر و فسق اور عصبیان سے تمہیں دور رکھنا مقصود ہے اس لئے تم پر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ چوتھا قانون۔ وان طائفثن من المؤمنین اقتتلوا۔ تا۔ لعدکم ترحمونہ اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک فریق صلح پر آمادہ نہ ہو تو اس سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ حکم الہی کے سامنے جھک جائے۔ پانچواں قانون یا ایہا الذین امنوا لا یسخر قوم۔ الآیۃ۔ آپس میں ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ، نہ ایک دوسرے کے عیبوں کا طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کا نام بگاڑو۔ چھٹا قانون یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا۔ تا۔ ان اللہ تو اب رحیمہ کسی کے بارے میں بلا وجہ بدگمانی نہ کرو۔ دوسروں کی عیب جہتی نہ کرو اور کسی کی پس پشت بدگوئی (غیبت) نہ کرو۔ ساتواں قانون۔ یا ایہا الناس انا خلقنکم۔ الآیۃ۔ شرف نفس پر فخر نہ کرو، عظمت شان کا مدار نسب نہیں، بلکہ ایمان و تقویٰ ہے۔

دوسرا حصہ

قالت الاعراب امنوا۔ الآیۃ۔ یہ ان دیہاتیوں پر زجر ہے جنہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کر کے پیغمبر علیہ السلام پر احسان کرنا چاہا۔ فرمایا امر ان کامل یہ ہے کہ ایمان کے بعد شک پیدا نہ ہو اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا جائے اور پھر یہ تمہارا کو نسا احسان ہے۔ احسان تو اللہ تعالیٰ کا ہے جس سے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی اور اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان اللہ يعلم غیب السموات۔ الآیۃ۔ آخر میں سحد توحید کا بیان ہے علی سبیل الترتیب۔ چونکہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لئے اس کے سوا کوئی معبود اور پکا سے جاننے کے لائق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

پہلا حصہ

۱۱ | یا ایہا الذین امنوا لا تقدوا۔ الآیۃ۔ بشارت فتح کے بعد آداب و قوانین کا بیان ہے تاکہ نظم و نسق درست رہے۔ یہ پہلا قانون ہے جو باقی قوانین

کی بنیاد اور اساس ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیشقدمی نہ کرو یعنی اللہ و رسول کے احکام کی مخالفت نہ کرو بلکہ انکی اطاعت کرو۔ المراد النہی عن مخالفة الكتاب والسنة (روح ج ۲۶ ص ۱۳۲) اور اللہ سے ڈرو یعنی اس کے احکام کی مخالفت نہ کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے تمہارے اقوال و افعال سے وہ اچھی طرح باخبر ہے، وہ مطیع و عاصی کو خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا دے گا۔ یہ قانون تمام قوانین کا اصل الاصول ہے کیونکہ تمام قوانین اللہ و رسول کے احکام ہی تو ہیں لہذا یہاں اللہ و رسول کے احکام کی مخالفت نہ کرو اور انکی اطاعت کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور آپ کی مجلس میں باہم باتیں کرنے کا ادب سکھایا گیا ہے فرمایا جب تم پیغمبر علیہ السلام سے گفتگو کرو تو تمہاری آواز آپ کی آواز سے اونچی نہ ہونے پائے، بلکہ تمہاری آواز آپ کی آواز سے پست ہے۔ نیز جب تم آپ کی مجلس میں باہم باتیں کر دو تو اس وقت بھی پست آواز سے باتیں کرو اور تمہاری آوازیں آپ کی مجلس میں بلند نہ ہونے پائیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ آپ سے خطاب کرتے وقت بلند آواز سے باتیں نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں باتیں کرتے ہو۔ اور آپ کے نام سے بھی نہ پکارو بلکہ اوصاف سے پکارو جس طرح بادشاہوں کے درباروں میں آوازیں بلند نہیں کی جاتیں۔ یہ بادشاہوں کے درباروں کے آداب میں سے ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بادشاہوں کے بھی مقتدا ہیں یہ بات آپ کی مجلس کے بھی آداب میں سے ہے۔ یعنی لا ترفعوا اصواتکم عندہ ولا تتنادوہ كما ینادی بعضکم بعضا بان قاطبہہ باسہ او کنتہ بل یجب علیکم تبجیلہ وتعظیمہ ومراعاة آدابہ وخفض الصوت بحضرتہ وخطابہ بالنبی والرسول ونحو ذلك (منہج ج ۹ ص ۴۱) کاہ قیل لا ترفعوا اصواتکم فوق صوتہ اذا نطق ونطقتم ولا تجہروا له بالقول اذا سکت وتکلمتم روح ج ۲۶ ص ۱۳۵) ان تحبط الخ یہ ماقبل کی علت ہے اور لا ترفعوا اور لا تجہروا کا علی سبیل التنازع مفعول لہ ہے وان تحبط مفعول لہ والعامل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور آپ کی مجلس میں باہم باتیں کرنے کا ادب سکھایا گیا ہے

یہ بادشاہوں کے بھی مقتدا ہیں یہ بات آپ کی مجلس کے بھی آداب میں سے ہے

ان تحبط الخ یہ ماقبل کی علت ہے اور لا ترفعوا اور لا تجہروا کا علی سبیل التنازع مفعول لہ ہے وان تحبط مفعول لہ والعامل

یہ بادشاہوں کے بھی مقتدا ہیں یہ بات آپ کی مجلس کے بھی آداب میں سے ہے

أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝۱۰

بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہی ہیں جن کے دل کو امتحان کیا ہے اللہ نے ادب کی واسطے ان کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا جو ان کے لئے عظیم ہے

الَّذِينَ يَبَادُونَكَ مِنَ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝۱۱

لوگ پکارتے ہیں تجھ کو وہ دیوار کے پیچھے سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے بلکہ لو انہم صبروا حتّٰی تخرج الیہم لکان خیرا لہم و

اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا ان کی طرف تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اللہ غفور رحیم ۝۱۲

اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ اسے ایسا نہ دلوں گے اگر آئے تمہارے پاس فاسق بنبا فتبتینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا

کوئی گنہگار نہ ہو کر تو تحقیق کر لو کہیں یہ جانہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو علی ما فعلتم ندبین ۝۱۳

اپنے کئے پر لوگ پکھلتانے اور جان لو گے کہ تم میں رسول ہے اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعینتم ولکن اللہ

اللہ کا اگر وہ تمہاری بات مان لیا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے حبب الیکم الایمان وشرینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم

محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور کھبا دیا انکو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر

فضلًا من اللہ ونعمة ط واللہ علیہم حکیم ۝۱۴

اللہ کے فضل اور احسان سے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے محنتوں والا اور اگر

موضع قرآن کی زبانی خبر کرنا ۱۲ منہج ج ۹ ص ۴۱

ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے اس کے استقبال کو اسلام سے پہلے اس قوم میں بیروتھا۔ یہ ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے اٹھا بھاگا مدینہ میں آکر مشہور کر دیا کہ فلاں قوم مرتد ہوئی حضرت ان پر فوج بھیجنے پر ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں۔ فاسق وہ جس پر بے شرع کام عیاں ہوں ۱۲ منہج ج ۹ ص ۴۱ یعنی تمہاری مشورت قبول نہ ہو تو برانہ مانو، رسول علی کرتا ہے اللہ کے حکم پر اس میں تمہارا بھلا ہے، اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کس کی بات پر چلے ۱۲ منہج ج ۹ ص ۴۱

فتح الرحمن دارند نزدیک حجرہ باآواز بلند ندا کریں شروع کردند واللہ اعلم ۱۳

فیه ولا تجہر و اعلى مذهب البصریین فی الاختیار ولا ترفعوا علی مذاہب الکوفیین فی الاختیار (بحر ج ۸ ص ۱۰۶) مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رفع اصوات اور شور و غوغا سے آپ کی اذیت کا اندیشہ ہے اور آپ کو اذیت دینا کفر اور جہل اعمال کا موجب ہے۔ گویا یہ نہیں سہی سہی کے طور پر ہے اور یہ ضروری نہیں کہ رفع صوت اور ہر جہر موجب اذیت رسول ص ہو۔ کیونکہ یہ صرف اسی وقت ہوگا جب رفع صوت اہانت و استخفاف کے طور پر ہو۔ النہی عن الفعل المعلن باعتبار التادیة لان ف الجہر والرفع استخفافات یؤدی الی الکفر المحبط وذلك اذا انضم الیہ قصد الالہانۃ وعدم المبالاة (بیضاوی) فورما النہی عما هو مظنة لاذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواء وجد هذا المعنی اولاهد مالذریعة وحما للمادة روح (ج ۲ ص ۱۳۶) ان الذین یغضون۔ یہ آواز پست رکھنے والوں کے لئے نشارت اخرویہ ہے۔ امتحن اللہ الخ اللہ نے ان کے دلوں کو امتحان و ابستل میں ڈال کر غل و غش اور کھوٹ سے پاک اور کھرا کر کے ان کو تقویٰ اور خوف خدا کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ قال الفراء ای اخلصها للتقویٰ وقال ابن عباس طہر ہم من کل قبیح، وجعل فی قلوبہم الخوف من اللہ والتقویٰ (قرطبی ج ۱۶ ص ۳۰۸) جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے سامنے آواز پست رکھتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ سے لبریز کر دیا ہے اور آداب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس اور لحاظ ان کے دلوں کی اسی قلبی کیفیت ہی کا نتیجہ ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے گناہوں کی معافی ہے اور ان کے لئے بہت بڑا اجر و ثواب ہے ان الذین ینادونک۔ یہ در بہا تیبوں کی ایک جماعت پر زجر ہے۔ بنی تمیم کے اعرابوں کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔ جب وہ لوگ مسجد نبوی میں پہنچے اس وقت آپ اپنے کسی حجرے میں تشریف فرما تھے انہوں نے آپ کی حجرہ شریفہ سے باہر تشریف آوری کا انتظار کئے بغیر ہی باہر سے یا محمد اخرج الینا کہنا شروع کر دیا یعنی اے محمد آپ باہر آئیں۔ ان کی تہنیت کیلئے یہ آیتیں نازل ہوئیں (روح) جو لوگ حجروں سے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دیتے ہیں ان میں اکثر نادان ہیں اور آداب نبوت سے بے خبر ہیں۔ اگر وہ ذرا صبر و تحمل سے کام لیتے اور آپ کی باہر تشریف آوری کا انتظار کرتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر بات تھی جس کی وجہ سے ان کا وقار اور انکی عزت بھی قائم رہتی اور وہ ثواب کے مستحق بھی ہوتے۔ لیکن بے خبری اور نادانی میں جب کسی سے کوئی گناہ ہو جائے اور علم کے بعد انسان اس سے اجتناب کرے، تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ اسکی انتہائی رحمت اور مہربانی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم۔ یہ تیسرا قانون ہے کہ جب تمہیں کسی قوم کے بارے میں مخالفت کی خبر ملے تو اس کے خلاف کسی قسم کی جنگی کارروائی کرنے سے پہلے اس خبر کی پوری تحقیق کر لو ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور بعد میں تمہیں اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہونا پڑے۔ ان تصیبا ای لثلاث تصیبا او کراہیة ان تصیبا (روح) بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو نبی مصطلق میں صدقات وصول کرنے کا کیلئے بھیجا جب بنی مصطلق کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ استقبال کے لئے گاؤں سے باہر نکل آئے۔ اسلام سے پہلے ان کے اور ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مخالفت تھی۔ انہوں نے سمجھا شاید یہ لوگ مجھے مارنے پر آمادہ ہیں چنانچہ وہیں سے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا ماجرا بیان کیا لیکن تحقیق حال کے بعد حقیقت اس کے برعکس نکلی اور ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو محض غلط فہمی ہوئی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض لوگوں نے اس سے یہ غلط نتیجہ نکالا کہ اس آیت میں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو فاسق کہا گیا ہے۔ لیکن یہ بات کئی وجوہ سے درست نہیں۔ اول اس لئے کہ جن روایتوں میں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا نام مذکور ہے ان میں سے کوئی روایت بھی صحیح اور جرح سے خالی نہیں وہ سب روایتیں منقطع ہیں (العواہم۔ حواشی از محب الدین خطیب) دوم صحیح روایت سے ثابت ہے کہ فتح مکہ کے دن ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ دس سالہ بچوں میں تبریک کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے، آپ نے سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا مگر ان کے سر پر ہاتھ نہ پھیرا، کیونکہ ان کے سر میں خلوق (ایک قسم کی خوشبو) لگی تھی اور وہ آپ کو ناپسند تھی۔ جو شخص فتح مکہ کے دن بچوں میں شامل ہے وہ چند ماہ بعد اس قابل کس طرح ہو گیا کہ اسے بنی مصطلق میں عامل بنا کر بھیجا گیا۔ عن الولید بن عقبہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة جعل اهل مکة یا تونہ بصیبا نہم فیسح علی رؤسہم وید عولہم فحی بی الیہ وانی مطیب بالخلوق ولم یسح علی رؤسہم ولم یمنعہ من ذلك الا ان امی خلقنی بالخلوق فلم یسح من اجل الخلق (مناہج ج ۲ ص ۳۲، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۴۶) سوم اس لئے کہ یا ایہا الذین امنوا میں خطاب عام مومنین سے ہے اور فاسق سے بھی عام فاسقین مراد ہیں اور فاسق کا ذکر مبالغہ فی الحکم کے لئے ہے یہ مقصود نہیں کہ جس قصہ میں اسکا نزول ہوا ہے اس سے متعلق شخص کو فاسق کہا گیا ہے لہذا اس سے حضرت ولید رضی اللہ عنہ کا فاسق ہونا لازم نہیں آتا۔ افادہ الشیخ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

واعلموا ان فیکم۔ یہ پہلے قانون سے متعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو۔ آپ پر تمہاری اطاعت ضروری نہیں، بلکہ تم پر آپ کی اطاعت لازم و فرض ہے۔ اگر پیغمبر علیہ السلام تم میں سے ہر ایک کے مشورے پر عمل کرنے لگیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے بعض خلاف صواب مشوروں پر عمل کرنے کی وجہ سے تم کئی مشقتوں میں پڑ جاؤ گے۔ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اس لئے تم آپ کے احکام کی پیروی کرو اور اپنی ہر بات منوانے پر زور نہ دو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے ارتداد کی خبر ملی جو خلاف واقع تھی۔ اس وقت بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ رائے دی کہ فوراً ان پر چڑھائی کرنی چاہیے، لیکن آپ نے پہلے کشف حقیقت اور تحقیق حال کا حکم فرمایا اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ولکن اللہ الخ ان کی طرف سے اس فوری اقدام کے مشورے کا عذر بیان کیا گیا ہے کہ ایمان سے فرط محبت اور کفر و عصیان سے دلی نفرت کی وجہ سے انہوں نے یہ مشورہ دیا تھا مگر حقیقت میں صحیح اقدام وہی تھا جس کا پیغمبر علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ تحقیق حال سے پہلے حملہ نہ کیا جائے۔ ومعنی الایۃ لکن ما صدرہ منکم من ترک التثبت انما کان لحبکم الایمان و بغضکم الکفر فلا لوم علیکم ولا اثم (منہج ج ۲ ص ۴۴) استدراک بیان عذر ما صدرہ منکم من ترک التثبت انما کان لحبکم الایمان و کراہتہم الکفر

طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
 دو فریق سے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں مصلح کرادو
 فَإِن بَغَتْ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي
 پھر اگر چڑھا چلا جائے لیکن میں سے دوسرے پر تو تم سب لڑو اس چڑھائی والے سے
 حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
 یہاں تک کہ پھر آئے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو مصلح کرادو ان میں
 بِالْعَدْلِ وَالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَالِغٌ
 برابر اور انصاف کرو بے شک اللہ کو خوش آئے ہیں انصاف والے مسلمان
 الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
 جو ہیں سو بھائی ہیں لہٰذا مصلح کرادو اپنے دو بھائیوں میں اور ڈرتے رہو
 اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ ۝ يٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ
 اللہ سے تاکہ تم پر رسم ہو اے ایمان والو نہ ٹھکانہ کرس
 قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْكُمْ وَلَا نِسَاءُ
 ایک لوگ دوسروں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ عورتیں
 مِنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تُكْرَهُوا
 دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور عیب نہ لگاؤ
 أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقِ
 ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑھانے کو ایک دوسرے کے بڑا نام ہے گہنچاوری
 بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝
 پچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہیں بے انصاف و ناپسند
 يٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ
 اے ایمان والو بچتے رہو لہٰذا بہت گھنچاوری کرنے سے مقرر

منزل ۶

حملہ علی ذلک (بیضاوی) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ لکن معنی موضوع لہ کے اعتبار سے ماقبل کے ساتھ مرتبط نہیں ہو سکتا اس لئے سابق و سابق کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب بنانا اور تمہیں کفر اور فسوق و عصیان سے متنفر کرنا مقصود ہے اس لئے اس نے تم پر پیغمبر علیہ السلام کی اطاعت فرض کی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نہایت بلند مناقب بیان فرمائے ہیں۔ ایمان کو ان کے دلوں کا محبوب بنا دیا اور ایمان سے ان کے دلوں کو منور و مزین فرما دیا۔ اور ان کے دلوں کو کفر اور فسوق و عصیان سے متنفر کر دیا۔ پھر فرمایا یہ لوگ ہی درحقیقت رشتہ و ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں۔ اور یہ ان پر اللہ کا فضل و انعام ہے کہ اس نے ان کو ایمان کے اس بلند مقام پر فائز فرمایا یہ سب کچھ ان کے ایمان و اخلاص، اطاعت و جہاں نشاری اور ظاہر و باطن کی سچائی کا ثمرہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ جاننے والا ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ان طائفتوں میں جو چوتھا قانون ہے پیغمبر علیہ السلام کی اطاعت کے بعد تم پر لازم ہے کہ تم مسلمانوں کے درمیان اصلاح کی کوشش کرو، تاکہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم رہے۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی جھگڑا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح صفائی کرادو۔ اگر دونوں میں ایک جماعت پند و نصیحت کو قبول نہیں کرتی اور صلح پر آمادہ نہیں ہوتی، بلکہ ناحق زیادتی پر اتر آتی ہے تو اس باغی جماعت سے بہانہ تک قتال کرو کہ وہ اللہ کے حکم یعنی صلح پر آمادہ ہو جائے۔ اگر باغی جماعت صلح پر آمادہ ہو جائے تو دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ انما المؤمنون۔ یہ ماقبل سے متعلق ہے اور اصلاح احوال کی ترغیب و تلقین ہے تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان اسلامی اخوت کا جو رشتہ ہے وہ ناقابل انقطاع ہے۔ اس لئے اگر دو مسلمان بھائیوں کے درمیان کبھی تلخی پیدا ہو جائے تو اس کی اصلاح کرنی کوشش کرو اور اسے ہوا دینے کی کوشش نہ کرو۔ اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کے درمیان صلح کرنے میں کبھی کوتاہی اور سستی نہ کرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ یٰ ایہا الذین آمنوا لا یسخر۔ الایہ۔ یہ پانچواں قانون ہے جس میں معاشرت کے کسی آداب ذکر کر کے گئے ہیں۔ اول یہ کہ مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی تحقیر و

استغنی بقانون
چھٹا اصلاح احوال
کی ترغیب ۱۲

۱۳

۱۲ پانچواں قانون
معاشرت ۱۲

۱۲ چھٹا قانون
معاشرت ۱۲

توہین نہ کریں اور ان کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ ان کے عیوب و نقائص کو اس انداز میں بیان کریں جس سے ان کی تحقیر ہو اور وہ لوگوں کے لئے ہنسی مذاق بن جائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جن کا وہ مذاق اڑائیں وہ ایمان و عمل صالح کی وجہ سے خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی موضع قرآن و یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرادو، ایک کی طرف ذرا ہی نہ کرو یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن ۱۲ یعنی جگہاں کہ درجاہلیت کردہ باشند بعد از اسلام نشان مند نباید ساخت ۱۲۔

مسلمان بہنوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ جن کی تحقیر کر رہی ہوں وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اور جو اپنے سے بہتر ہو اس کو حقیر سمجھنا بہت بڑا جرم ہے، بلکہ ایک مسلمان کی یہ شان ہی نہیں۔ دُوم ولا تلمزوا انفسکم، انفسکم سے مومنین مراد ہیں گویا تمام مسلمان ایک جان کی مانند ہیں اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو طعنہ دیتا ہے گویا وہ خود اپنی ذات کو طعنہ لے رہا ہے یعنی ایک دوسرے کو طعنہ مت دو۔ اور اگر کسی میں کوئی عیب دیکھو تو اچھے طریقے سے اسکی اصلاح کرو۔ لایعب بعضکم بعضا و اشارۃ لان المؤمنین کنفس واحدا فمتی عاب المؤمن فکانہ عاب نفسہ (روح ج ۲ ص ۲۶)

بَعْضُ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم

بعضی تہمت گناہ ہے اور عیب نہ ٹٹولو کسی کا اور برانہ کہو پیٹھ پیچھے ایک

بَعْضًا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

دوسرے کو سھلا خوش لگا ہے تم میں سے کسی کو کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو

فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۱۱

سو گنہ آتا ہے تم کو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے مہربان دل

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ

اے آدمیو! تم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور

جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ

رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس کی پہچان ہو تحقیق عترت اللہ

عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۱۲

کے یہاں کسی کو بڑی بجا ادب بڑا اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار تم کہتے ہیں اللہ

الْأَعْرَابُ أَمْتًا قُلُوبًا لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا اسْلُمْنَا

گنوار کہ ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہیں لائے پر تم کہو ہم مسلمان ہوئے

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا

اللہ اور ابھی نہیں گھسا ایمان تمہارے دلوں میں اور اگر حکم پر چلو گے

اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ

اللہ کے اور اس کے رسول کے کٹ نہ لیکتا تمہارے کاموں میں سے کچھ اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۳

بخشا ہے مہربان ہے اللہ ایمان دلے وہ لوگ ہیں جو اللہ ایمان لائے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر مشتبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال

ص ۱۵۳) سوگم ولا تلمزوا وباللقاب۔ اپنے بھائیوں کو برے ناموں سے نہ بلاؤ اور نہ ان کے ناموں کو بگاڑو کسی شخص کو ایسے لقب سے پکارنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو یا اس کے نام کو بگاڑنا ناجائز اور حرام ہے والنسب لقب السوء والتلقب المنہی عنہ ہو مایتن دخل المدعوبہ کراہۃ لکونہ تقصیرا بہ وذمالمہ واما ما یجبہ فلا یأس بہ (مدارک ج ۳ ص ۳۰) وہ لقب بہت ہی بُرا ہے جس سے ایک مسلمان کو یاد کیا جائے جو ایمان کے بعد قائل کے فسق کا موجب ہو یعنی جسکی وجہ سے کہنے والا فسق ہو جائے اس لئے مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور جن لوگوں نے ان مذکورہ بالاتینوں افعال مذمومہ سے توبہ نہ کی وہ ظالم اور بے انصاف ہیں اور اپنے آپ کو عذاب خداوندی کا نشانہ بنا رہے ہیں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا** الآیۃ۔ یہ چھٹا قانون ہے۔ اس میں بھی تین آیتیں ہیں۔ معاشرت مذکور ہیں۔ اول یہ کہ بدگمانی سے اجتناب کرو اور محض ظن و تخمین کی بناء پر کوئی حکم نہ لگاؤ اور نہ کسی کو الزام دو، کیونکہ بعض گمان غلط اور موجب گناہ ہوتے ہیں لیکن اگر ایسے قرآن موجود ہوں جو ظن کو غالب اور یقین کے قریب کر دیں اور اس کے خلاف کوئی قرینہ بھی موجود نہ ہو تو اسپر عمل کیا جائیگا۔ باقی صلحاء امت خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تو ہر حال میں حسن ظن رکھنے کا حکم ہے۔ ان کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز نہیں۔ دُوم ولا تجسسوا یعنی ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے عیوب و نقائص نہ تلاش کرو اور ان کے پوشیدہ احوال کی جستجو نہ کرو۔ والہمد للہ لا تبغثوا عن عیوب الناس ولا تتبعوا عویراتہم حتی لا یظہر علیکم ما سترہ اللہ منہا (منظری ج ۹ ص ۵۴)

سازاقتانوں منظم

پیشوئی بیگنا

۲۳ صفحہ مومنین

۵۴) سوگم۔ ولا یغتب بعضکم بعضا اور پس پشت کسی کی برائی اور غیبت نہ کرو۔ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا اور اسکی عزت و آبرو کو پامال کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ جس طرح تم اسکو ناپسند کرو گے اس طرح مسلمان بھائی کی غیبت اور پس پشت بدگوانی سے بھی نفرت کرو۔ اللہ کے ان احکام کی تعمیل کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو، جو لوگ اسکی اطاعت کرتے اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں ان پر وہ بہت ہی مہربان ہے اور جو گناہوں

موضع قرآن تہمت لگانی اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بدگمانی جگہ نہیں بہتر مگر اسمیں جہاں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت کی غرض نہ ہو ۱۲ منہ روح یعنی بڑا سبیاں موضع قرآن قوم کی اور ذات کی عیب ہیں صفت نیک چاہیے بڑی ذات کس کام کی ۱۲ منہ روح ایک کہنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمان ہی ہم نے قبول کیا۔ اس کا مضائقہ نہیں اور ایک کہنا ہے کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اس کے آثار کہاں جو کچھ یقین ہے اسکو دعویٰ کر نیے ڈرتا ہے۔ کاٹ نہ رکھے گا یعنی تمہارے عملوں سے کم نہ کریگا ۱۲ منہ۔

سے توبہ کرتے ہیں ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ لانه تعالیٰ تواب رحيم لمن اتقى واجتنب ما نهى عنه وقاب مما فرط منه (روح ج ۲۶ ص ۱۵۹)

۱۲ یا ایھا الناس۔ الایۃ۔ یہ سب تو ان قانون ہے۔ اس میں نبی تفاعل سے منع فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں عزت و کرامت کا مدار حسب و نسب نہیں بلکہ ایمان و تقویٰ اور عمل صالح ہے۔ شعوب، مشعب کی جمع ہے یعنی بڑا خاندان جس کے میچے کسی چھوٹے چھوٹے قبیلے ہوں۔ قبائل، قبیلہ کی جمع ہے یعنی بڑے خاندان کی شاخیں۔ کسی انسان کو کسی انسان پر آدمی اور انسان ہونے کی حیثیت سے کوئی امتیاز حاصل نہیں، کیونکہ سب ایک ہی ماں باپ یعنی آدم و حوا علیہما السلام

کی اولاد ہیں باقی رہے قبیلے اور خاندان تو وہ محض اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ باہمی جان پہچان ہو، صلہ رحمی کا احساس ہو اور وراثت و ولدیت کا سلسلہ قائم رہے۔ اس لئے شعوب و قبائل عظمت و حقارت کا سبب نہیں ہیں اور نہ ان کی وجہ سے تفاعل کرنا چاہیے اسی جعلتکم كذلك لیعرف بعضکم بعضا فتصلوا الاسرام و تبینوا الانساب و التوارث، لا لتفاخروا بالاباء و القبائل (روح ج ۲۶ ص ۱۶۲) باقی رہا خدا کے یہاں شرف و کرامت اور فضل و عظمت کا مدار تو وہ خاندانی اور نسبی امتیاز پر نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت اور ایمان و تقویٰ پر ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا وہی اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مکرم و محترم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کے ظاہری اعمال اور باطنی احوال سے اچھی طرح باخبر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کس کا باطن ظاہر کے مطابق ہے اور صحیح معنوں میں کون متقی اور پرہیزگار ہے۔

دوسرا حصہ

۱۳ قالت الاعراب۔ الایۃ۔ یہ ان اعراب پر شکوی ہے جو اپنے ایمان کے اظہار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممنون کرنا چاہتے تھے۔ فرمایا تم لوگ ایمان کامل کا دعویٰ نہ کرو، البتہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں کیونکہ تم نے ابھی صرف ظاہری طور پر ہی اسلام انقیاد کا اعتراف کیا ہے اور ابھی تک ایمان و یقین تمہارے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترا۔ یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو محط سے متاثر ہو کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کیا، لیکن ان کے دل دولت ایمان سے خالی تھے۔ انہوں نے اموال غنیمت اور دنیوی منافع کی خاطر اسلام کا اظہار کیا تھا اور آپ پر احسان

حصہ ۲۶ ۱۱۶۵ ق ۵۰

وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۱۵

اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے

قُلْ أَنْتَعِلْمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۶

تو کہہ کہتا تم جانتے ہو اللہ کو اپنی دینداری سے اور اللہ کو تو خبر ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

يَمُنُونَ عَلَيْكَ أَنْ اسَلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِلَّا بِمَا اسَلَمْتُمْ بِهِ بَلِ اسَلَمْتُمْ لِي وَلَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِلَّا بِمَا اسَلَمْتُمْ بِهِ بَلِ اسَلَمْتُمْ لِي وَلَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِلَّا بِمَا اسَلَمْتُمْ بِهِ

تجھ پر احسان نہ رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوتے تو کہہ مجھ پر احسان نہ رکھو اپنے اسلام لانے کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے یہ کہ اس نے تم کو راہ دی

لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۱۷ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ ۱۸

ایمان کی امر سچ کہو کہ اللہ جانتا ہے چھپے ہوئے اور زمین کے غیب اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو

سَيُؤْتِيكُمْ فِيهَا مِمَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۱۹

اسے سورہ ق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پینتالیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرط اللہ کے نام سے جو بسم مہربان و نہایت رحم والا ہے

قُلْ تَعَالَى الْقُرْآنُ الْمَجِيدُ ۲۰ بَلْ عَجَبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مِّنْ مِّنْزِلٍ مِّنْ رَبِّهِمْ فَقَالَ الْكٰفِرُونَ هَذَا شَيْءٌ مِّنْ دُونِ آيَاتِنَا أَوْ هُوَ آيَاتِنَا تَعَالَى الْقُرْآنُ الْمَجِيدُ ۲۱

تو کہتے تھے کہ یہ تعجب کی چیز ہے

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔

منزل

دھرنے کیلئے کہنے لگے کہ عرب کے تمام قبائل نے آپ سے لڑائی کی ہے مگر صرف ہم ہی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے جدال و قتال کے بغیر ہی آپ کی اطاعت کو اور دین اسلام کو قبول کر لیا ہے (روح ج ۲۶ ص ۱۶۲)۔ اگر تم اپنے دلوں کو نفاق اور دنیوی اغراض سے پاک کر کے پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو تمہیں اپنے دلوں کا پورا پورا اجر و ثواب ملیگا اور اس سے پہلے تم سے جو کوتاہیاں اور نافرمانیاں ہوتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے گا۔ انہا المؤمنون۔ الایۃ۔ ان اعراب کے اذعانے ایمان کے مقابلے میں مؤمنین کاملین کی صفات کا ذکر ہے۔ صرف زبانی موضع قرآن کی تعریف ہے جس نے وہ نیکی کروائی ۱۶ مندرجہ ذیل جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہیں رہتی

اظہار ایمان سے آدمی مومن نہیں بن جاتا، بلکہ مؤمنین کا ملیں تو وہ ہی جو دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین کے باطن میں ان کے دلوں میں کوئی شک و شبہ یا کھٹکا پیدا نہ ہو۔ اور جب کبھی ضرورت پیش آجائے تو اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرنے میں پیش پیش ہوں۔ یہ لوگ ہیں حقیقت میں سچے اور پکے مومن۔ اسی ہم الذین ایمانہم ایمان صدق و حق (مدارک ج ۳ ص ۱۳۳)

۱۵ قل اتعلمون۔ الایۃ۔ زجر برائے اعراب۔ آپ ان سے فرمادیں کیا تم امنار ہم ایمان لے آتے ہیں (کہہ کر خدا کو بتانا چاہتے ہو کہ تم ایمان لاچکے ہو؟ تو کیا اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے اور جسے ہر بات معلوم ہے، وہ تمہارے دلوں کے پوشیدہ نفاق کو نہیں جانتا؟ وہ خوب جانتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ ایمان محض زبانی ہے اور تمہارے دلوں میں کبھی تک ایمان نہیں اترا۔

۱۶ یمنون علیک۔ الایۃ۔ یہ بھی زجر ہے۔ یہ اعرابی اپنے اسلام لانے سے آپ کو اپنا ممنون احسان بنانا چاہتے ہیں۔ آپ فرمادیں اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ رکھو، بلکہ اگر واقعی تم ادعائے ایمان میں سچے ہو، تو پھر تو اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے جس نے تمہیں ایمان لانے کی توفیق دی، اس لئے تم مجھ پر احسان رکھنے کے بجائے تمہیں اللہ کا شکر بجالانا چاہیے جو تمہیں کفر سے نکال کر اسلام میں لے آیا۔

۱۷ ان اللہ۔ الایۃ۔ آخر میں مسئلہ توحید کا علی وجہ الترقی بیان ہے سورہ محمد میں فرمایا لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے بعد سورہ فتح میں فرمایا تسبیحہ یعنی معبود وہی ہے کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور یہاں سورہ حجرات میں فرمایا ان اللہ یعلم (الایۃ) یعنی عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا معبود اور کار ساز بھی وہی ہے کسی کو اسکی عبادت میں شریک نہ بناؤ اور حاجات و مشکلات میں اس کے سوا کسی کو غائبانہ مت پکارو۔

سورہ حجرات میں آیت توحید

۱- ان اللہ یعلم غیب السموات والارض و اللہ بصیر بما تعملون ہ نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ ق

سورۃ محمد، فتح اور حجرات ایک حصہ تھا جس میں مسئلہ جہاد کا ذکر تھا اب سورۃ ق، الذاریات اور الطور ایک الگ حصہ ہے جس میں حشر و نشر اور ربط جزاء و سزا کا ذکر ہوگا۔ دوسرے حصے کا پہلے حصے کے ساتھ ربط یہ ہے کہ پہلے حصے کا مضمون یہ تھا کہ مشرکین سے جہاد کرو، اس لئے کہ وہ مشرک کرتے ہیں اور انہوں نے اللہ کے سوا کئی اور الہ بنا رکھے ہیں۔ اب دوسرے حصے میں یہ مذکور ہوگا کہ مشرک کرنے کے علاوہ وہ قیامت اور جزاء و سزا کا بھی انکار کرتے ہیں۔ مشرکین توحید کا بھی انکار کرتے تھے اور قیامت کا بھی۔

دعویٰ سورت یعنی حشر و نشر پر دو عقلی دلیلیں پہلی مفصل اور دوسری مختصر۔ ابتدا میں کفار کے لئے زجر اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خلاصہ تسلیم اور درمیان میں دعویٰ توحید کا ذکر علی سبیل الترتیب نسبت سور سابقہ، منکرین دعویٰ (کذا الذک الخروج) کیلئے تخویف دنیوی و اخروی اور ماننے والوں کیلئے بشارت اور ذکر واقعات اشارۃ۔

تفصیل

سورۃ ق، الذاریات اور الطور تینوں سورتوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے یعنی ثبوت قیامت پھر اس مضمون کے تین حصے ہیں اول حشر و نشر یہ سورۃ ق میں کذا الذک الخروج (۲۶) میں مذکور ہے۔ دوم جزاء و سزا۔ سورۃ الذاریات میں جزاء و سزا کا وقوع ثابت کیا گیا ہے۔ وان الذین لو اقم (۱۶) اور سورۃ الطور میں سزا کا ذکر ہے۔ ان عذاب سبک لواقع (۱۶)

ق والقرآن المجید یہ ترغیب مع زجر ہے۔ یہ جلال و عظمت والا قرآن شاہد ہے کہ آپ سچے رسول ہیں اور قیامت ضرور آئیگی اس کے بعد شبہ کی تو کوئی گنجائش نہ تھی، لیکن وہ محض ازراہ عناد اعتراض کرتے ہیں کہ رسول بشر ہے اس لئے ہم نہیں مانتے فقال الکفر ون الہ یشکونی ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا بڑی ہی عجیب بات ہے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندگی حاصل کرنا تو بعید از فہم بات ہے قد علمنا ما تنقص الہ جواب شکوی ہے۔ مرنے والوں کو ہم خوب جانتے ہیں ان کے ابدان کا ذرہ ذرہ ہمیں معلوم ہے۔ ہم ایک ایک کو دوبارہ زندہ کر لیں گے بل کذابو بالحق الایۃ۔ انہوں نے حشر و نشر کا انکار کیا ہے جو کہ حق صریح ہے اور انکار کی ان کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں۔

ان لم یظروا الی السماء تا۔ و احینا بہ بلساۃ بیتا (۱۶) یہ حشر و نشر پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے یہ منکرین قیامت اس میں غور نہیں کرتے کہ ہم نے آسمانوں کو کس طرح محفوظ و محکم بنایا، زمین کو پیدا کر کے اس پر پہاڑ رکھ دیے اور اس میں تروتازہ پھل پیدا کئے، ہم آسمان سے مینہ برسا کر باغات اور غلے پیدا کرتے ہیں اور بارش سے مردہ زمین کو زندگی اور تازگی عطا فرماتے ہیں۔ کذا الذک الخروج یہ سورت کا دعویٰ ہے۔ یعنی جس طرح ہم مذکور بالا کاموں پر قدرت رکھتے ہیں اسی طرح مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہیں اور جس طرح ہم نے مینہ برسا کر مردہ اور بنجر زمین میں جان ڈالی اور اس سے طرح طرح کی سبزیاں اور درخت اگائے، اسی طرح ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے زمین سے نکال لیں گے۔

کذبت قبلہم تا۔ فحق وعید ۵ یہ تخویف دنیوی ہے بل کذابو بالحق سے متعلق ہے۔ کفار قریش سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں مثلاً قوم نوح، اصحاب الرس، ثمود، عاد، قوم فرعون، قوم لوط، اصحاب الایکہ اور قوم تبع ان سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی، اللہ کی توحید اور حشر و نشر کا انکار کیا تو دنیا ہی میں سب پر اللہ کی گرفت آگئی۔ افعینا بالخلق الاول الخ یہ زجر ہے۔ کیا ہم پہلی بار انسانوں کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ اب دوبارہ انہیں پیدا کرنے کی ہم میں قدرت باقی نہیں رہی؟ نہیں یہ بات نہیں، بلکہ کافروں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندگی میں شک ہے۔

ولقد خلقنا الانسان تا۔ و تقول هل من مزید ۵ (۳۶) یہ تخویف اخروی ہے۔ ہم انسان کی پیدائش سے لیکر اس کے تمام ظاہری اور باطنی اعمال کو جانتے ہیں، اسکی ہر بات کو قلب بند کرنے کے لئے دائیں بائیں فرشتے متعین ہیں جب اس پر موت کا وقت آئیگا تو اسے کہا جائیگا یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ قیامت کے دن جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائیگا تو اس سے کہا جائیگا کہ تو آج کے دن سے غافل تھا۔ آج تیری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا گیا ہے اور حقیقت تیرے سامنے عیاں ہے پھر حکم ہوگا کہ ایسے سرکشوں، مشرکوں اور حق کے دشمنوں کو جنہوں نے اللہ کے سوا اور الہ بنائے، سخت ترین عذاب میں ڈال دو الذی جعل مع اللہ الہا اخر میں مسئلہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترتیب۔ جب ان سرکش کفار و مشرکین کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا تو جہنم هل من مزید کا نعرہ لگائیگا کہ میرا پیٹ ابھی نہیں بھرا مجھے اور سرکش چاہئیں۔

واذلفت الجنة تا۔ ولدینا مزید ۵ یہ ایمان والوں کیلئے بشارت اخروی ہے۔ جنت کو مشرک سے بچنے والوں کے قریب کر دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ یہ ہے جنت جس کا اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر مومن سے وعدہ کیا گیا تھا لے خدا سے ڈرنے والو! امن و سلامتی کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو۔ ان کو جنت میں خواہش کی ہر چیز ملے گی اور وہاں ان کی خواہشوں سے بڑھ کر نعمتیں ہوں گی۔

جائیں گے؟ یہ بات تو بالکل ناممکن اور غیر معقول ہے اور عقل و امکان سے بہت دور ہے بعید عن العقل (الشیخ) بعید عن الامکان (بیضاوی، روح) کذبت علمنا۔ الایۃ۔ یہ جواب شکوی ہے۔ یہ کفار کے اس استبعاد کا رد ہے کہ جب ہم مرکز مٹی ہو جائیں گے تو پھر کس طرح زندہ ہوں گے۔ فرمایا مژدوں کے اجساد کے جو حصے زمین کھا جاتی ہے وہ ہمیں خوب معلوم ہیں کوئی ذرہ ہمارے علم سے باہر نہیں۔ اس لئے انکو دوبارہ زندہ کر لینا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہی ما تا کل الارض من لحمهم ودمائهم وعظامهم لا یعزب عن علمنا شیئ (معالم وغازن ج ۶ ص ۲۳۳) سدا لاستبعادهم الرجوع لان من لطف علمہ حتی علم ما تنقص الارض من اجساد الموتی و تأکلہ من لحمهم وعظامهم کما کان قادرا علی سجعہم احیاء کما کانوا (مدارک ج ۴ ص ۱۲۴) ہمارے پاس ایک ایسی کتاب بھی ہے جس میں تمام تفصیل اشیاء اور اعمال بنی آدم محفوظ ہیں۔ اس سے مراد لوح محفوظ اور علم الہی ہے حاصل یہ ہے کہ ہر چیز علم الہی میں موجود ہے۔

۵۵ بل کذبوا۔ الایۃ۔ یہ بل عجبوا سے اضراب ہے۔ الحق الامر الظاهر البین اور اس سے مراد بعث بعد الموت ہے المراد بالحق الاخبار بالبعث (روح ج ۲۶ ص ۱۴۵) مرتبہ مضطرب، ملبس، مختلط (غازن، روح) مرتبہ فاسد یقال مرجت امانات الناس ای فسدت (صراح) قال لیس رحمہ اللہ تعالیٰ۔ انہوں نے حشر و نشر پر نہ صرف تعجب و حیرت کا اظہار کیا ہے بلکہ اس واضح اور روشن حقیقت کا صاف صاف انکار کیا ہے اور وہ اس بارے میں مضطرب اور متزدد ہیں کبھی شک و تعجب کا اظہار کرتے ہیں اور کبھی صاف انکار کر دیتے ہیں یا وہ ایک غلط اور باطل خیال پر قائم ہیں۔

۵۶ افلم ینظروا۔ تا۔ و احیینا بہ بلدة مینتایہ ثبوت قیامت اور حشر و نشر پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ان تمام امور پر قادر ہے، وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر کبھی قادر ہے۔ افلم ینظروا الی السماء الخ یہ عالم علمی سے استدلال ہے۔ کیا ان منکرین نے اپنے اوپر آسمان کی طرف کبھی نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس خوبی سے محکم بنایا اور ستونوں کے بغیر اسے مقام رکھا ہے۔ اور جگمگاتے ستاروں سے اسے زینت و آرائش بخشتی ہے اور اس میں کوئی سوراخ اور شکاف نہیں۔ والارض مدد نہا۔ الایۃ۔ یہ عالم سفلی کی طرف اشارہ ہے اور زمین کو ہم نے کس طرح بچھا دیا ہے اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے ہیں تاکہ اس میں اضطراب پیدا نہ ہو اور اس میں ہم نے ہر قسم کا تروتازہ سبزہ پیدا کیا جس سے زمین کی خوبصورتی اور رونق میں اضافہ ہو گیا۔

تبصرة و ذکرى۔ الایۃ۔ یہ مذکورہ بالا افعال کی علت ہے یعنی ہم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے تاکہ خدا کی طرف رجوع کرنیوالے اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والے ہر بندے کو سمجھائیں اور نصیحت کریں۔

۵۷ و نزلنا من السماء یہاں پھر عالم علوی کا ذکر ہے۔ مبارکاً۔ کثیر المنافع۔ الحمید کہتی جو پکنے کے بعد کاٹی جاتی ہے۔ باسقات، بلند۔ طلع نصید پھل کے تہ بنے گئے۔ اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا جس میں بے شمار برکات و منافع ہیں اور اس کے ذریعے سے لہلہاتے باغات اور مختلف اقسام کے غلوں کے سرسبز و شاداب کھیت پیدا کئے اور کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کئے۔ پھل کے تہ بنے خوشوں سے لدے ہوتے ہیں۔ یہ سب بندوں کی روزی کا سامان ہے۔ و احیینا بہ الخ یہاں پھر عالم سفلی سے دلیل لائی گئی ہے اور اس بار ان رحمت سے ہم مردہ اور بنجر زمین میں جان ڈال دیتے ہیں اور اسے زرخیز اور قابل کاشت بنا دیتے ہیں۔ کذلک الخرج ۵ یہ سورت کا مرکزی دعویٰ ہے جس طرح بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح مرے زندہ ہو کر زمین سے نکلیں گے۔ ای کما حییت ہذہ البلدة المیتة کذلک تخرجون احیاء بعد موتکم (مدارک ج ۴ ص ۱۳۴)

۵۸ کذبت قبلہم۔ تا۔ فحق و عیدہ یہ تخویف دنیوی ہے برامی مکذبین رسل و منکرین قیامت۔ اور یہ بل کذبوا بالحق سے متعلق ہے یعنی اقوام گذشتہ کی طرح کفار قریش بھی قیامت اور حشر و نشر کا انکار کر رہے ہیں۔ جس طرح ان سرکش قوموں پر اللہ کا عذاب آیا۔ اسی طرح کفار قریش پر بھی آئے گا۔ اصحاب الرس یہ لوگ ایک کنوئیں پر آباد تھے اور بت پرستی کرتے تھے۔ ان کی طرف حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام مبعوث ہوئے (بیضاوی، روح) اصحاب الایکة۔ ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ قوم تبع۔ تبع حمیری مراد ہے جو ایمان لا چکا تھا، لیکن اس کی دعوت اور کوشش کے باوجود اسکی قوم ایمان نہ لائی۔ کل کذب الرسل الخ ان میں سے ہر قوم نے اپنے اپنے پیغمبر کو بھٹلایا اور ان کے آوردہ پیغام توحید اور حشر و نشر وغیرہ کا انکار کیا تو وعدہ عذاب ان پر ثابت ہو گیا اور ان کو مختلف انواع عذاب سے دنیا میں تباہ و برباد کر دیا گیا۔

۹ افعیینا۔ الآیۃ۔ یہ زجر ہے۔ منکرین قیامت بعث بعد الموت کو نہیں مانتے۔ کیا ان کا خیال ہے کہ ہم مخلوق کو پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے اور اب دوبارہ پیدا کرنے کی ہم میں قدرت باقی نہیں رہی۔ بلکہ ہم فی لبس الخ نہیں یہ بات نہیں، ہماری قدرت میں تو کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ وہ خود ہی دوسری پیدائش یعنی بعث بعد الموت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اسے بعید از قیاس سمجھے بیٹھے ہیں۔ ولقد خلقنا تناسلاً وتقول هل من مزيد یہ تخولیف اخروی ہے نفسہ کے بعد محاسبہ مقدر ہے قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل کے وساوس و خطرات کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم اس کا محاسبہ کریں گے حبل الوریث میں اصنافت بیانی ہے اور اس سے مراد رگ حیات ہے جو سر سے شروع ہو کر حلق سے گذرتی ہوئی دل تک پہنچتی ہے اذیتلقی ہیں اذ، اقرب سے متعلق ہے۔ یعنی جب آدمی کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے کراما کا تبین اسکی بائیں لکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت ہم اسکی رگ حیات سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں۔ ما یلفظ من قول الخ آدمی جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے اسے لکھنے کیلئے ایک نگران ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ نیک بات ہو تو صاحب الیمین (دائیں جانب والا) اور اگر گناہ کی بات ہو تو صاحب الشمال (بائیں جانب والا) لکھ لیتا ہے۔

۲۶ حم ۱۱۷۰ ۵۰ ق

قَدْ لَمْ يَوْمُ نُوحٍ وَ أَصْحَابِ الرَّسِّ وَ شَمُودَ ۱۲ وَ عَادَ

ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور کنوے والے اور ثمود اور عاد

وَ فِرْعَوْنَ وَ إِخْوَانَ لُوطِ ۱۳ وَ أَصْحَابِ الْاَيْكَةِ وَ

اور فرعون اور لوط کے بھائی اور بن کے رہنے والے اور

قَوْمِ ثَمُودَ ۱۴ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۱۵

تبع کی قوم ان سب نے جھٹلایا رسولوں کو پر ٹھیک پڑا میرا ڈرانا

افعیینا بالخلق الاول بل هم في لبس من خلق

اب کیا ہم تھک گئے پہلی بار بسنا کر فہ کوئی نہیں ان کو دہوکہ ہے ایک نئے بننے

جدید ۱۵ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسَّوَسُ

میں اور البتہ ہم نے بنایا انسان کو سنا اور ہم جانتے ہیں جو بائیں آئی

بِهِ نَفْسَهُ ۱۶ وَ نَحْنُ اقْرَبُ الْاِلٰهِ مِنْ حَبْلِ لُورٍ ۱۷

ہیں اس کے جی میں اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ

اِذْ يَتَلَفَّعُ الْمَتَلَقِّينَ عَنِ الْيَمِينِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

جب لیتے جاتے ہیں دو لینے والے داہنے بیٹھا اور بائیں

قَعِيدٍ ۱۸ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ

بیٹھا ہر لفظ نہیں بولتا کچھ بات جو نہیں ہوتا اس کے پاس ایک راہ دیکھ

عَتِيدٌ ۱۹ وَ جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ

والا تیار ہوا اور وہ آئی بیہوشی موت کی سنا تحقیق یہ وہ

مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۲۰ وَ نَفِخُ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمَ

ہے جس سے تو تلتا رہتا تھا اور پھونکا گیا صور یہ ہے دن

الْوَعِيدِ ۲۱ وَ جَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاقٍ وَ شَهِيدٌ ۲۲

ڈرانے کا اور آیا ہر ایک جی اس کیساتھ ہے ایک لکھنے والا اور ایک جان بھلاؤ والا

منزل

طرح جانتے ہیں۔ ہم اس کا محاسبہ کریں گے حبل الوریث میں اصنافت بیانی ہے اور اس سے مراد رگ حیات ہے جو سر سے شروع ہو کر حلق سے گذرتی ہوئی دل تک پہنچتی ہے اذیتلقی ہیں اذ، اقرب سے متعلق ہے۔ یعنی جب آدمی کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے کراما کا تبین اسکی بائیں لکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت ہم اسکی رگ حیات سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں۔ ما یلفظ من قول الخ آدمی جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے اسے لکھنے کیلئے ایک نگران ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ نیک بات ہو تو صاحب الیمین (دائیں جانب والا) اور اگر گناہ کی بات ہو تو صاحب الشمال (بائیں جانب والا) لکھ لیتا ہے۔

۱۵ و جاءت۔ الآیۃ۔ یہ سکرۃ الموت کا منظر ہے ذلك سے پہلے یقال له مقدر ہے۔ بالحق ای حقیقۃ الامر (دیناوی) یعنی موت کی شدت حقیقتہ اور واقعہ ضرور آئیگی اس وقت منکرین بعث سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تم بھاگتے تھے اور جو قیامت اور حشر و نشر کا دیباچہ ہے۔ و نفخ فی الصور الخ اس کے بعد صور پھونکا جائیگا اور یہ وعید عذاب کے پورا ہونے کا دن ہوگا۔ اس سے مراد نفخ تانبہ ہے جس سے ساری مخلوق ایک دم جی اٹھے گی۔ و جاءت کل نفس۔ الآیۃ۔ اس کے بعد ہر شخص میدان حشر میں حاضر ہوگا اور ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے ایک اسے میدان حشر کی طرف لیکر جائیگا اور دوسرا اس کے اعمال کا گواہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے اس سے نیکیاں اور برائیاں لکھنے والے دو فرشتے مراد ہیں ایک سائق ہوگا اور دوسرا شہید۔ و فی حدیث اخبر ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر مرفوعاً نضریح بان ملک المحسنات و ملک السیئات احدہما سائق والاخر شہید (روح ج ۲۶ ص ۱۸۳)

موضع قرآن باہر ہے جان سے ۱۲ منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا ۱۲ منہ سے نکلے کو تیار ہے ۱۲ منہ ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہے اور ایک پاس نامہ اعمال ساتھ ہے۔

فتح الرحمن و یعنی کرام الکاتبین ۱۲ منہ جسے گوید یعنی اگر کلمہ حق باشد فرشتہ دست راست می نویسد و اگر کلمہ باطل باشد فرشتہ دست چپ مینویسد، فتح الرحمن و اللہ اعلم ۱۲ منہ مراد جنس روان کفندہ و گواہی دہندہ است ۱۲۔

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ

تو بے خبر رہا اس دن سے اب کھول دی ہم نے تجھ پر سے تیری اندھیری

فَبَصَّرُوكَ الْيَوْمَ حَدِيدًا ۲۱ وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ

سو تیری نگاہ آج تیز ہے اور بولا فرشتہ اس کے ساتھ والا یہ جو چیز پاس

عِنْدِي ۲۲ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۲۳ مَّتَاعٍ لِلْخَيْرِ

استحاضر ہوا ڈال دو تم دونوں دوزخ میں ہر ناشکر مخالف کو دے نیکی سے روکنے

مَعْتَدٍ قَرِيبٍ ۲۴ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ أَلْقِيَا

والا احد کو بڑھنے والا شہر ڈالنے والا جس نے سمجھا اب اللہ کے ساتھ اور کو بوجنا سو ڈال دو تم

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۲۵ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطَّغَيْتَنَا

سخت عذاب میں بولا شیطان دے اسکا ساتھی اے رب ہمارے میں نے کوشش کرتے ہیں

لَكِن كَانُوا فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۲۶ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدُنِّي

پر یہ تمہارا راہ کو بھولا دور پڑا ہوا ک فرمایا جھگڑا نہ کرو ہلے میرے پاس

وَقَدْ قَدَّمْتُمُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعْدِ مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي

اور میں پہلے ہی ڈرا چکا تھا تمکو عذاب سے بدلتی نہیں بات میرے پاس

وَمَا أَنَا بِظَالِمٍ لِّلْعَبِيدِ ۲۷ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ

اور میں ظلم نہیں کرتا بندوں پر ک جس دن ہم کہیں دوزخ کو - لے تو

أَمْتَلَاتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۲۸ وَأَزْلَفْتِ الْجَنَّةَ

بھر بھی چکی اور وہ بولے کچھ اور بھی ہے ک دے اور نزدیک لائی جائے اللہ بہت

لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۲۹ هَذَا مَا تَوَعَّدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

ڈرنے والوں کے واسطے دور نہیں ہے جسکا وعدہ ہوا تھا تم سے ہر ایک جو رجوع کرنے والا

حَفِظْتُ ۳۰ مَن خَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۳۱

رکھنے والے کی واسطے جو ڈرا رحمن سے غائب دیکھے اور لایا دل رجوع ہونے والا

منزل

۱۱۷ لَقَدْ كُنْتَ - الایہ - اس سے پہلے یقال لمقدر ہے (روح) ہذا سے کتاب اعمال حضرت الشیخ (یا یوم حشر مراد ہے مجرم کے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ تھا اگر اس سے کہا جائیگا کہ تو اب تک اس سے بے خبر رہا یا یوم حشر سے غافل رہا آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے اور تیری نظر تیز ہو چکی ہے اور تو اپنا اعمال نامہ خود پڑھ سکتا ہے اور شدائد حشر اور انواع عذاب کا خود مشاہدہ کر رہا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر کافر کو بھی بصیرت حاصل ہو جائیگی اور وہ حق کو مان لیں گے لیکن باوجود کل احد یوم القیامۃ مستبصر حتی الکفاس فی الدنیا یكونون یوم القیامۃ علی الاستقامۃ لکن لا ینفعہم ذلک (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۵) ۱۱۸ وقال قرینہ - الایہ - قرین سے مراد فرشتہ ہے جو آدمی کے اعمال پر نوکل ہے وہ کافر کا اعمال نامہ پیش کر کے عرض کرے گا کہ میرے پاس تو یہی اس کے اعمال ہیں جو کمی بیشی کے بغیر حاضر ہیں۔ القیامۃ جہنم بعض کے نزدیک القیامۃ واحد ہے اور الف نون ثقیلہ سے مبدل ہے۔ اور بعض کے نزدیک تشنیہ تکرار کے لئے ہے برائے افادۃ تاکید (روح) اور بعض کے نزدیک صیغۃ تشنیہ ہے لیکن خطاب واحد کو ہے کیونکہ عرب عام طور پر واحد کو صیغۃ تشنیہ سے خطاب کرتے ہیں (ابن کثیر) امام ابن جریر اور دیگر حضرات کے نزدیک خطاب تشنیہ سائق اور شہید سے ہے (ابن جریر) اور حضرت الشیخ قدس سرہ فرماتے ہیں تشنیہ حقیقت پر محمول ہے اور اس سے تکرار وغیرہ مراد نہیں بلکہ اس سے وہ دونوں فرشتے مراد ہیں جو سر اور پاؤں سے پکڑ کر اسے دوزخ میں پھینکیں گے جیسا کہ ارشاد ہے۔ یعرف المجرمون

بسمیہم فیؤفذن بالنواصی والافتام (الرحمن ج ۲) اللہ

در الشیخ رحم افاد فاجاد۔ عنید۔ سرکش، مناع للخیر

اسلام سے شدت کے ساتھ روکنے والا، معتد بلانصاف

حدود حق سے تجاوز کرنے والا اور توحید کا منکر۔ مریب

اللہ کی وحدانیت اور حشر و نشر میں شک کرنے والا اور دوسروں کو

کوشبہات میں ڈالنے والا (ابن کثیر، بیضاوی، مظہری

خازن) ان دونوں فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان بھڑوں کو

جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈال دو۔ یہ ان تمام برائیوں

سے برطہ کر خدا کے ساتھ شرک بھی کیا کرتے تھے۔

۱۱۸ الذی جعل۔ الایہ۔ مسئلہ توحید کا ذکر ہے علی

سبیل الترقی بنسبت سور سابق یعنی جس نے اللہ کے سوا

کسی اور کو معبود اور کار ساز بنایا اور غیر اللہ متصرف

و مختار جان کر حاجات من مصائب میں پکارا اسے

سخت ترین عذاب میں پھینک دو۔ قال قرینہ۔ الایہ

یہاں قرین سے شیطان مراد ہے یہ ایک کلام مقدر کا جواب ہے۔ کافر معذرت کرے گا کہ بائے الہا! میرا کوئی قصور نہیں، مجھے تو شیطان نے گمراہ کیا ہے تو شیطان

(قرین) جواب دیگا ہمارے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا، بلکہ وہ خود گمراہ تھا اور راہ ہدایت سے کوسوں دور تھا (مدارک، روح) ۱۱۹ قال لا تختصموا

موضع قرآن اور فرشتہ اعمال حاضر کرے گا۔ ک یہ سامتی شیطان ہے آپ کو بے گناہ کیا چاہتا ہے ک بدلتی نہیں بات یعنی کافر بخشنا نہیں جاتا ۱۲ منہ ک دوزخ

موضع قرآن کا پھیلاؤ اس قدر لوگوں سے نہ بھرے گا۔ ۱۲ منہ ک

فتح الرحمن ۱۲ یعنی ہر چند دروازہ اندازند زیادہ طلب کند ۱۲۔

۱۱۹

۱۲

۱۱۸

۱۱۷

۱۱۶

۱۱۵

۱۱۴

۱۱۳

۱۱۲

۱۱۱

۱۱۰

۱۰۹

۱۰۸

۱۰۷

۱۰۶

۱۰۵

۱۰۴

۱۰۳

۱۰۲

۱۰۱

۱۰۰

۹۹

۹۸

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

حکم ہوگا اب مت جھگڑو، اب جھگڑانے سے کوئی فائدہ نہیں، میں تم سب کیلئے دنیا ہی میں عذاب کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اس سے لامثلن جہنم منک وہ من تبعك منهم اجمعین (سورہ ص) مراد ہے (غازن، روح) اس لئے تم سب تابع و متبوع جہنم میں جاؤ گے مایبدال القول لدی۔ الایۃ۔ میرے یہاں فیصلے تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ابلیس کی پیروی کرنے والوں کو جہنم کا ایندھن بناؤنگا اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں کرتا اور کسی کو ناکردہ گناہ کی نہیں دیتا ہوں حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں القول میں الف لام عہد خارجی کے لئے ہے اور اس سے القیاء فی جہنم الخ والاقول مراد ہے

ق ۵۰

۱۱۷۲

حصہ ۲۶

بَادُخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ۙ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۳ اَلَمْ قَالِیْۤ اَشْءَآءٌ وَّوْنَ فِیْہَا وَا
 پہلے جاؤ اس میں سلامت یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا دن ان کی سوسے ہے وہاں جو وہ چاہیں اور
 لَدِیْنَا مَزِیْدٌ ۝۳۴ وَاھَلٰکُنَا قَبْلَہُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۙ اَشَدُّ مِنْہُمْ
 ہلکے پاس ہے کہ زیادہ کئی دن اور کتنی تباہ کر چکے ہم ان سے پہلے جماعتیں قلمہ کر انکی قوت زبردست تھی
 بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ۙ اھَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ۝۳۵ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
 ان سے بھرتے کریدنے شہروں میں کہیں ہے بھاگ جائیکو ٹھکانا اس میں
 لَذِکْرِیْۤ اَلَمْ یَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ ۙ اَوْ اَلْقٰی السَّمْعَ وَّھُوْ شَہِیْدٌ ۝۳۶
 سوچنے کی جگہ ہے نکلے اسکو جس کے اندر دل ہے یا لگائے کان دل لگا کر
 وَاَلْقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِی سِتِّ اَیَّامٍ ۙ
 اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں
 وَمَا مَسَّنَا مِنْ لَّغْوٍ ۙ فَاَصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
 اور ہم کو نہ ہوا کچھ سکان سو تو سہتا رہ جو کچھ کہے وہ کہتے ہیں اور پاکی بولتا رہ جو کچھ
 رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝۳۷ وَمِنْ
 اپنے رب کی پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے ڈوبنے سے دن اور کچھ
 الْبَیْلِ فَسَبِّحْہٗ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝۳۸ اَسْمِعْ یَوْمَ یُنَادِی
 رات میں بول اسکی پاکی اور پیچھے سجدہ کے دن اور کان رکھ جس دن پکارتے کلمہ
 الْمُنَادِیْ مِنْ مَّکَانَ قَرِیْبٍ ۝۳۹ یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحٰتِ
 پکارتے والا نزدیک کی جگہ سے دن جس دن سنیں گے چنگھاڑ
 بِالْحَقِّ ۙ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝۴۰ اِنَّا نَحْنُ نَحْمِیْ وَ
 محقق وہ ہے دن نکل پڑنے کا ہم ہیں جلاتے کلمہ اور
 نَمِیْتُ وَالْبِنَا الْمَصِیْرُ ۝۴۱ یَوْمَ تَشَقُّقُ الْاَرْضُ عَنْہُمْ
 مارتے اور ہم تک ہے سبکو پہنچنا جس دن زمین پھٹ کر نکل پڑے وہ

یعنی میں ان مجرموں کو جہنم میں ڈالنے کا حکم لے چکا ہوں اور اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی ۱۱۷۲ یوم نقول الایۃ۔ یوم فعل مقدر انذر کا مفعول ہے یا ظلام سے متعلق ہے یعنی اس دن سے لوگوں کو ڈرا دیا جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا کفار و مشرکین سے تیرا سپٹ بھر گیا ہے اور تو سیر ہو گئی ہے اور وہ عرض کرے گی میرا سپٹ تو ابھی نہیں بھرا کیا ابھی مزید کفار و مشرکین ہیں؟ اس دن ہم بندوں سے بے انصافی نہیں کریں گے۔ اور کسی کو بلا تصور سزا نہیں دیں گے ۱۱۷۳ تا۔ ولدینا مزید یہ بشارت اخرویہ ہے غیر بعید، مصدر مخذوف کی صفت ہے اور ازلفت کا مفعول مطلق ہے برائے تاکید۔ ای ازلافا غیر بعید (روح) جو لوگ شرک اور معاصی سے بچنے والے ہیں جنت بالکل ان کے قریب اور سامنے کر دی جائیگی ہذا ما توعدون۔ الایۃ۔ اس سے پہلے ویقال لہم مقدر ہے اور ان سے کہا جائیگا یہ ہے وہ جنت جس کا تم میں سے ہر اللہ کی طرف رجوع کر نیوالے اور پوچھنا ہوں کو یاد کر کے توبہ کرنے والے کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا۔ قال لی مجاہد: الا انبئک بالآواب الحفیظ؟ هو الرجل یذکر ذنبہ اذا خلا فیستغفر اللہ تعالیٰ منہ (روح ج ۲۶ ص ۱۸۹) ۱۱۷۴ من خشی الایۃ یہ الممتقین یا آواب سے بدل ہے (بحر، روح) اس صورت میں ادخلوها سے پہلے ویقال لہم مقدر ہو گا یا مبتدا ہے اور ادخلوها بتقدیر ویقال لہم اسکی خبر ہے (مدارک) یا یہ منادی ہے اور حرف نداء مخذوف ہے ای یا من خشی الرحمن الخ اور ادخلوها الخ مقصود بالنداء ہے (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) بالغیب یعنی اللہ کو دیکھے بغیر اس کے عذاب سے ڈرتا رہا یعنی خشی عقابہ وهو غائب من اللہ تعالیٰ یعنی

مرا تخلیف دینی
۱۱۷۳
۱۱۷۴
۱۱۷۵

منزل

فی الدنيا حین لہیرہ (منظری ج ۹ ص ۷۳) قلب منیب اللہ کی طرف رجوع و انابت کر نیوالا دل۔ یعنی یہ جنت ان لوگوں کے لئے ہے جو بغیر دیکھے
 موضع قرآن یہ دو وقت یاد کے ہیں اس وقت دعا اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے۔ دن یعنی نماز کے بعد ۱۲ منہ رح و کہتے ہیں صور کچھونکا جاوگا
 بیت المقدس کے پتھر پر یا اس کی آواز ہر جگہ نزدیک لگے گی ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن وا وایں تصویر است آنرا کہ ہمہ در استماع ندا مادی باشد ۱۲۔

سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿۳۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا

انت عَلَيهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكَرْنَا الْقُرْآنَ مِنْ يَخَافُ وَعَيْدٍ ﴿۳۵﴾

سُوْرَةُ الذّٰرِیّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ اٰیَةً وَثَلَاثُ رُكُوْعًا

۱۰ سورہ ذاریات مکیں نازل ہوئی اور اسکی ساتھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالذّٰرِیّٰتِ ذُرُوْاۗءٍ ﴿۱﴾ فَالْحٰیِلِیۡتِ وَقُرْاٰۗءٍ ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیۡتِ یُسْرٰۗءٍ ﴿۳﴾

فَالْمَقْسِمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا نُوْعِدُوْنَ لَصٰدِقٍ ﴿۵﴾ وَاِنَّ

الدّٰیۡنَ لَوْ اَقْعَمٰۗتِ ﴿۶﴾ وَالسَّمٰۗءِ ذٰتِ الْحَبٰکِ ﴿۷﴾ اِنۡتُمْ لَفِیۡ قَوْلٍ

مُخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُؤْفَکُ عِنۡدَ مَنْ اَفْکٌ ﴿۹﴾ قَتِلَ الْخٰرِصُوْنَ الذّٰیۡنَ

هَمُّ فِیۡ غَمْرٍ مَّسٰهُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَسۡئَلُوْنَ اٰیٰتِۡنَا یَوْمَ الدّٰیۡنِ یَوْمَ هُمْ عَلٰی

النّٰرِ یَقْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوۡ قُوۡفٍ اَفۡتَنۡتُمْ هٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمْ بِاَسۡتِجۡلٰوۡنَ

اِنَّ الْمُسۡتَقِیۡنَ فِیۡ جَنَّتٍ وَّعِیۡوُنَ ﴿۱۵﴾ اِخۡذِیۡنَا مَا اَنۡتُمۡ بِرٰۤیِیۡنَ اَھۡمُ

الْبَیۡتِ ذُرُوۡاۗءٍ ﴿۱۶﴾

منزل

خدا کے عذاب سے ڈرتے رہے اور اللہ ہی سے لو لگائے رکھی، اس کے اوامر کی اطاعت کرتے رہے اور معاصی سے مجتنب رہے۔ بسلا یعنی جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہاں عذاب اور مہر فکر و غم سے محفوظ و سلامت رہو گے، جنت کی نعمتیں زوال سے محفوظ ہوں گی اور تم موت سے محفوظ ہو گے۔ ذلک یوم الخلود اس طرح آج کا دن غلود اور دائمی زندگی کی ابتداء ہے۔ لہم ما یبشّٰؤن۔ الایۃ۔ جنت میں انہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے بلکہ وہاں اور بھی بے شمار نعمتیں ہوں گی جو ان کے وہم و خیال اور انکی خواہش سے باہر ہوں گی ۱۰ وکم اھلکنا۔ یہ تخیل و تخیل دینیوی ہے۔ بطشنا۔ قوت یا شدید گرفت۔ نقبوا فی البلاد انہوں نے مختلف حیلوں اور تدبیروں سے شہروں پر قبضہ جمایا اور ان کو تابع کر لیا۔ اس صورت میں صل من یحییٰ علیہ جملہ ہو گا یعنی انہوں نے شہروں کو تو تابع کر لیا لیکن کیا ہمارے عذاب سے بھی بچ سکے؟ یا مطلب یہ ہے کہ ہمارے عذاب کے وقت اس سے بچنے کے لئے بہت حیلے کئے، لیکن کیا ہمارے عذاب سے غلامی ہوئی؟ اب یہ جملہ ماقبل کے ساتھ مرتبط ہوگا۔ دوردرا از شہول کے سفر کرتے رہے۔ ساروا فیہا یبتغون الارزاق و المتاجر والمکاسب اکثر ما تخاطبتم بہا؟ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲۹) مکے والوں سے پہلے ہم نے بہت سی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو قوت و شوکت میں ان سے زیادہ تھیں اور ذرائع دولت بھی ان کے پاس زیادہ تھے اور عذاب سے بچنے کے لئے بھی انہوں نے بہت بھاگ دوڑ کی اور بہت حیلے کئے تو کیا کسی چیز نے قوت و شوکت، مال و دولت نے یا حیلہ سازی نے ان کو اللہ کی قضاء سے اور اس کے عذاب سے بچا لیا؟ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی چیز بھی ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکی ۱۰ ان فی ذلک۔ الایۃ۔ قلب عقل، القی السمع۔ غور سے سنا۔ اقوام گذشتہ کی تباہی میں ہر اس شخص کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو صاحب عقل و ہوش ہو اور دل کو حاضر کر کے غور سے سننے کا عادی ہو (خازن) ۱۰ ولقد خلقنا

۳۳
۳۵
۱۰
۱۱
۱۳
۱۵
۱۶

تدر علی خلق العالم فهو قادر علی بعثہم والانتقام منہم (منظہری ج ۹ ص ۷۵) ۱۰ فاصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے موضع تدران کے قریب نرم باو چلتی ہے پھر ہانگ کر اور جگہ کا حقہ وہاں پہنچاتی ہیں حکم کے موافق ۱۲ مندرج فل آسمان جالیدار یعنی تارے ہیں اس میں جال سے اور جھگڑے کی بات آخرت کا سینا، جو اسکو نہ مانے وہ درگاہ سے پھیرا گیا ۱۲ مندرج ۱۲ دین کی بات میں اٹکل دوڑاتے ہیں ۱۲ مندرج۔ فتح الرحمن۔ یعنی ارزاق و بلا یا را ۱۲۔ ۱۰ یعنی صورت ہائے مختلف وار و مانند شکل شیر و شکل برہ و شکل عقرب ۱۲۔

طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر، غروب آفتاب سے قبل نماز ظہر اور عصر۔ اور من اللیل نماز مغرب اور عشاء اور ادبار السجود، فرائض کے بعد سنن و نوافل (خانہ منظر ہی، مدارک وغیرہ) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے وقت صرف دو نمازیں فجر اور عصر اور رات کو نماز تہجد شروع ہوتی تھی قبل طلوع آفتاب سے نماز فجر، قبل الغروب سے نماز عصر، من اللیل سے نماز تہجد اور ادبار السجود سے نوافل مراد ہیں۔ یعنی مشرکین کی بے تکلی باتوں اور ان کے بے جا مطاعن و اعتراضات پر آپ صبر کریں اور اللہ کی تسبیح و تحمید بجالاتے رہیں۔ سبح بحمد سبک میں عذاب الہی سے بچنے کے لئے توحید کا بیان ہے۔

۲۳ واستمع۔ یوم، استمع سے متعلق ہے۔ المناد۔ منادی کرنے والا، جب ریل علیہ السلام (روح) مکان قریب۔ ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ منادی کرنے والا یہاں کہیں نزدیک ہی ہے اور اس کی آواز ہر شخص سن سکیگا۔ بالحق۔ یعنی صیور (نسخ صورت) کی آواز واقعی اور حقیقی ہوگی، وہم و خیال نہیں ہوگا۔ ذلک یوم الخروج یہ استمع کا مفعول ہے اور انتظار کرو جب حشر و نشر کیلئے اسرافیل علیہ السلام دوسری بار صور پھونکیں گے جسے ہر آدمی حقیقتہً سنے گا۔ اس دن ان کے اس اعلان کو غور سے سنا کہ آج کا دن قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کا دن ہے۔ اور یہ وہی دن ہے جس کا کفار و مشرکین انکار کیا کرتے تھے۔

۲۴ انا نحن نحي۔ جس طرح دنیا میں موت و حیات ہمارے اختیار میں تھی اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی دخل نہ تھا اسی طرح اب دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سب کی پیشی بھی ہمارے ہی آگے ہوگی۔ یوم تشق الخراف المصیر کے متعلق ہے یعنی جس دن زمین پھٹ جائیگی اور سب لوگ دوڑ کر قبروں سے نکلیں گے اس دن سب ہمارے ہی سامنے پیش ہوں گے۔ اور یہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے ایک آسان بات ہے۔

۲۵ نحن اعلم۔ الایہ۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھی ہے۔ معاندین کی باتوں سے ہم بخوبی آگاہ ہیں ان کی طرف سے توحید و رسالت اور بعث و نشور کا انکار ہم سے پوشیدہ نہیں، اسکی سزا دینا ہمارا کام ہے اور آپ ان پر جبر کر کے تو ان کو منوا نہیں سکتے کیونکہ آپ جبار نہیں ہیں، بلکہ مبلغ و ناصح ہیں اسلئے جو لوگ ہمارے عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی مومنین آپ ان کو قرآن سناتے رہیں اور پند و نصیحت فرماتے رہیں معاندین نہیں مانیں گے، تو ایمان والوں کو تو اس سے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ فذکر فان الذکر ی تنفع المؤمنین قرآن جو علال و عظمت اور شوکت و ہیبت سے بربز اللہ کا کلام ہے اور توحید و رسالت اور حشر و نشر پر شاہد ہے آپ اسکی تبلیغ میں مصروف رہیں۔ جو لوگ خداوند تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں وہ اس سے مستفید ہوں گے اور اس سے نصیحت حاصل کریں گے۔ و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

سورہ ق میں آیت توحید

۱۔ الذی جعل مع اللہ الها اخر۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ الذاریات

ربط | سورۃ ق میں مذکور ہوا کہ قیامت اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلتا اور حشر و نشر برحق ہے اب سورۃ الذاریات میں بطور ترقی مذکور ہوگا کہ صرف حشر و نشر ہی نہیں بلکہ جزاء و سزا بھی ہوگی انما توعدون لصادق ۵ وان الدین لواقع ۵
خلاصہ | انبیوی کے پانچ نمونے اور دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان۔

تفصیل

والذاریات ذروا — تا — فالقسمت امرا ۵ یہ جزاء و سزا پر شاہد ہے جس طرح ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر چلتی ہیں، کہیں باران رحمت ہوتی ہے اور کہیں اولے پڑتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن مومنوں پر اللہ کی رحمت ہوگی اور کافروں پر اس کا عذاب ہوگا۔ والسماذات الحبک یہ حشر و نشر کا نمونہ ہے جس طرح رات کو آسمان پر ستاروں کا ایک وسیع جال نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح مرنے زمین سے نمودار ہوں گے۔ انکھ لفی قول — تا — من افاک — زجر ہے ایسے دلائل و شواہد کے باوجود تم پھر بھی باطل پر قائم ہو۔ قتل الخراصون — تا — تستعجلون ۵ یہ تخویف اخروی ہر شکل پتھر سے پائیں کرنے والے اور جزاء و سزا میں شگ کرنے والے خدا کی رحمت سے دور ہو کر جہنم کا ایندھن بنیں گے ان المنتقین۔ الایۃ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے متقی اور شرک سے بچنے والے لوگ جنت میں ہوں گے اور اللہ کی دہی ہوئی نعمتوں سے متنع ہوں گے۔ انھم کاناوا — تا — والمحدومہ یہ متقین کی صفات ہیں کہ وہ احسان کیا کرتے تھے راتوں کو کم سوتے تھے۔ رات کا اکثر حصہ عبادت و استغفار میں گزارتے تھے اور ہر سائل و محتاج کی مالی اعانت کرتے تھے۔ یہاں دفع عذاب کیلئے امور ثلاثہ کا ذکر ہے یعنی شرک نہ کرنا۔ ظلم نہ کرنا اور احسان کرنا۔
 و فی الاسراض ایت — تا — افلا تبصرون ۵ یہ ثبوت قیامت پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ یعنی زمین میں اور خود تمہاری اپنی جانوں میں نشانیاں موجود ہیں ذرا غور و فکر کی ضرورت ہے

و فی السماء — تا — تنطقون ۵ آسمان سے بارش بھی نازل ہوتی ہے اور اٹلے بھی برستے ہیں یہ جزاء و سزا کا نمونہ ہے۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم حشر و نشر برحق ہے جس طرح تم اپنے مومنوں سے الفاظ نکالتے ہو اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے۔
 هل اتدک — تا — العذاب العظیم ۵ (۴۶) یہ تخویف دنیوی کے پانچ نمونوں میں سے پہلا نمونہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بطور تمہید ہے اور قوم لوط علیہ السلام کا عبرتناک حشر تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ یہ لوگ آخرت کی جزاء و سزا سے غافل ہو کر گناہوں میں منہمک تھے کہ اللہ نے در دناک عذاب سے ان کو ہلاک کر دیا۔ و فی موسیٰ — تا — وهو ملیم ۵ یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ فرعون اور اسکی قوم کو کفر و شرک اور انکار و عناد کی پاداش میں غرق کر دیا گیا۔ و فی عاد — تا — کالمیم ۵ یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔ قوم عاد کو تند و تیز طوفان باد سے ہلاک کیا گیا۔ و فی ثمود — تا — منتصرین ۵ یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ قوم ثمود کو ایک دلہ وز کرک سے تباہ کیا گیا جس کے سامنے وہ ایک لمحہ نہ ٹھہر سکے۔ و قوم نوح۔ الایۃ۔ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے ان سب سے پہلے قوم نوح علیہ السلام کے سرکشوں کو طوفان میں غرق کر دیا گیا۔
 والسماذ بنینہا — تا — لعلمک تذکرون ۵ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد دعوائی سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ ایسا وسیع و عریض آسمان پیدا کرنا، زمین کو بچھونے کی مانند ہوا اور بنانا اور ہر چیز کی کئی کئی قسمیں پیدا کرنا ہماری قدرت کا ملکہ کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنا بھی ہماری قدرت سے بعید نہیں۔ فہو والی اللہ۔ الایتین۔ بیان توحید علی سبیل الترقی۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ کذلک ما اتی — تا — قوم طاغون ۵ شکوی برائے مشرکین۔ ان سے پہلے جو مشرکین و کفار گزرے ہیں ان کا بھی یہی حال تھا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا اسے جا دو گرا اور مجنون کہنے لگے کیا وہ اپنی نسلوں کو بھی اس بات کی وصیت کر گئے تھے؟ نہیں، بلکہ یہ بھی کفر اور طغی ہیں اور خود ہی ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ فتول عنہم۔ الایتین۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ نے ان کو تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے آپ مومنین کو بند و نصیحت فرماتے رہے، کیونکہ اس سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے و ما خلقت الجن۔ الایۃ۔ یہ ما قبل کے لئے علت ہے۔ آپ ان کو عبادت کرنے کی تلقین فرماتے رہیں، اس لئے کہ ان کو اسی مقصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ ان کو پیدا کرنے سے مجھے کوئی ذاتی غرض مقصود نہیں، بلکہ میں خود ان کی سب کی اغراض و حاجات پوری کرتا ہوں۔ فان للذین ظلموا۔ الایتین۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ان ظالموں کو بھی پہلے ظالموں کی طرح عذاب کا حصہ منور ملیگا۔ انہیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ جس دن ان پر موعود عذاب آئے گا وہ دن ان کے لئے نہایت ہلاکت و تباہی کا دن ہوگا۔

والذاریات ذروا تا۔ فالقسمت امرا یہ حشر و نشر اور جزاء پر شاہد ہے۔ قسم ہے ہواؤں کی جو اٹھاتی اور پھیلاتی ہیں۔ پھر بوجھ (پانی بادلوں کی شکل میں) کو اٹھاتی اور آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر اللہ کے حکم سے امرا الہی کو قتل کر رہے ہیں۔ یعنی کہیں بارش برستی ہے اور کہیں اگلے پڑتے ہیں۔ انما توعدون لصادق پہلے دو قسموں سے متعلق ہے یعنی جس طرح ہوا بادلوں کو اٹھاتی ہے اسی طرح تم بھی اٹھائے جاؤ گے یہ دنیا میں حشر و نشر کا ایک نمونہ ہے وان الدین

كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۱۱ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مِنَ الْبَيْتِ مَا

تھے اس سے پہلے نیکی والے وہ تھے رات کو سنبھڑا

يَجْعَلُونَ ۱۲ وَبِالْآسَافِ هُمْ كَيْتَغْفِرُونَ ۱۸ وَفِي أَمْوَالِهِمْ

سوتے اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے اور ان کے مال میں

حَقِّ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۱۹ وَفِي الْأَرْضِ بَيْتُ الْمُؤْمِنِينَ ۲۰ وَ

حقہ تھا مانگنے والوں کا اور اے سبوں کا اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لائیں لو ان کے لیے

فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۲۱ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۲۲

اور خود تمہارے اندر سو کیا تم کو سمجھتا نہیں اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو تم سے وعدہ کیا گیا

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ لَكُمْ لَتَنْطِقُونَ ۲۳ هَلْ

سو تمہارے رب آسمان اور زمین کی کہ یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو ہاں یا کیا

أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۲۴ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

پہنچی تھی تم کو بات یہ ابراہیم کے مہمانوں کی جو عزت والے تھے جب اندر پہنچے ان کے

فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۲۵ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ

تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہ لوگ ہیں اور پہلے پھر دوڑا اپنے گھر کو

فَجَاءَ بِعَجَلٍ سَمِينٍ ۲۶ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۲۷

تو لے آیا ایک بھڑا گھی میں تلا ہوا پھر ان کے سامنے رکھا کہا کیوں تم کھاتے نہیں

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً طَقَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشِّرُوهُ بَعْلًا عَظِيمًا ۲۸

پھر جی میں گھرا یا ان کے ڈر سے بولے تو مت ڈر اور خوشخبری دے دی کہو ایک بڑے بڑے ہوشیار کی

فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

پھر سامنے سے آئی اسکی عدت بولتی ہوئی ہے پھر پیشا اپنا ماتھا اور کہنے لگی کہیں بڑھیا

عَقِيمٌ ۲۹ قَالُوا كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۳۰

بانجھ ڈ وہ بولے یوں ہی کہا تیرے رب نے وہ جو ہے وہ ہی ہے حکمت والا خبردار

منزل،

لواقعہ یہ دوسری دونوں قسموں سے متعلق ہے جس طرح ہواؤں کی شکل میں) کو اٹھاتی اور آہستہ آہستہ چلتی ہیں اور اللہ کے حکم سے کہیں باران رحمت ہوتی ہے اور کہیں اگلے پڑتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن جزاء و سزا ہوگی مومنوں پر بارش کی طرح اللہ کی رحمت ہوگی اور کافروں پر بارش کی طرح اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ یہ دنیا میں جزاء و سزا کا نمونہ ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْجَبَلِ ذُرِّيَّتُكُمْ آرائش یا تارے (بیضاوی، مدارک) جو اب قسم محمدؐ ہے۔ اسی انکم لتحشرون ۵ اس آسمان کی قسم جس پر ستاروں کی ذریت و آرائش کا جال بچھا ہے تم ضرور مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے۔ یہ حشر و نشر پر شاہد ہے یعنی جس طرح رات کو آسمان پر اچانک تارے نمودار ہو جاتے ہیں اسی طرح تم بھی اچانک زمین سے نکل آؤ گے۔ یہاں تک دعویٰ نبوت قیامت و جزاء و سزا مکمل ہو گیا ہے انکم لحنی یہ زجر ہے کافروں کے لئے جو ایسے واضح نمونے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے یہ لوگ ایک مختلف بات پر قائم ہیں کوئی حشر و نشر میں شک کرتا ہے اور کوئی اسکا انکار کرتا ہے وہ خود کسی ایک متفق علیہ اور باہم موافق بات پر قائم نہیں ہیں۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ نے حق سے پھیر دیا ہے وہ قیامت پر ایمان لانے سے بھی پھیر دیا گیا ہے۔ انہم فی قول مختلف فی وقوعہ فمنہم شاک ومنہم جاحد ثم قال یؤفک عن الاقرار بامر القیامۃ من ہوا لما فوک (مدارک ج ۲ ص ۱۳۹) ۵ قتل الخراصون تا۔ تستعجلون ۵ یہ منکرین قیامت کے لئے تخویف انرومی ہے۔ قتل۔ لعن الخراصون۔ جھوٹے اور ظن و تخمین سے حکم لگانے والے۔ غسرة جہالت و غفلت، یفتنون۔ آگ میں جلانے جائینگے (منظہری، روح، مدارک) قیامت کو محض ظن و تخمین سے جھٹلانے والے جو جہالت و غفلت میں بے ہوش و بے خبر پڑے ہیں ملعون اور خدا کی رحمت سے محروم ہیں۔ اور محض استہزاء و انکار کی غرض سے سوال کرتے ہیں کہ جزاء و سزا کا دن کب آئیگا۔ یوم کا عامل مقدر ہے۔ اسی ہوا کا شن یعنی الجزاء و سزا (بجز) یعنی جزاء و سزا لامحالہ اس دن ہونے والی ہے جس دن وہ موضع قرآن کا مشہور نہیں ویسا اس کلام میں شبہ نہیں ۱۲ منہ رح وک یعنی کیونکر جننے گی ۱۲ منہ رح۔

اشاعت قیامت پر عقلی دلیل ۱۲۔

وقف لایزم

منزل،

سوال

موضع قرآن کا مشہور نہیں ویسا اس کلام میں شبہ نہیں ۱۲ منہ رح وک یعنی کیونکر جننے گی ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن ہچنین بایں خبر یقین باید آورد ۱۳۔

آگ میں جلائے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا آج اپنے کئے کی سزا چکھو یہ وہی عذاب ہے جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ ذوق اسے پہلے بقال لہم ان المتقین۔ تا۔ والمحروم یہ بشارت اخرویہ ہے اور دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان ہے یعنی شرک نہ کرو، ظلم نہ کرو اور احسان کرو۔ المتقین شرک سے بچنے والے۔ یہ امر اول کا بیان ہے۔ یہ لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور وہاں اللہ کی رحمتی نعمتوں کو حاصل کریں گے اور ان سے متمتع ہوں گے انہم کا انوار قبل ذلك محسنین یہ امر دوم کا بیان ہے یعنی وہ اس سے پہلے دنیا میں ظلم نہیں کرتے تھے۔ کانوا قلیلًا۔ الآیۃ ما زادہ ہے وہ رات کو اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اور نیند کم کیا کرتے تھے۔ وبالاسحار۔ الآیۃ۔ اور بوقت سحر اٹھ اٹھ کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرتے تھے۔ و فی اموالہم۔ الآیۃ۔ اور ان کے مال میں ہر سائل اور سوال نہ کرنے والے پر محتاج کا حق تھا یعنی محتاجوں اور مسکینوں پر احسان کیا کرتے تھے۔ و فی الارض۔ تا۔ تنطقون یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ زمین میں اور خود تمہاری جانوں میں بھی یقین لانے والوں کے لئے دلائل موجود ہیں تم غور و فکر کر کے انہیں سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ اللہ نے زمین کو کسی قدرت و حکمت سے پیدا فرمایا وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے و فی السماء سزقکم لعل یعنی آسمان سے باران رحمت نازل فرماتا ہے جس سے مختلف انواع و اقسام کا رزق پیدا ہوتا ہے وما توعدون یعنی اولے بھی آسمان ہی سے گرتے ہیں۔ فوسرہب السماء۔ الآیۃ۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم حشر و نشر اسی طرح حق ہے جس طرح تم بولتے اور منہ سے الفاظ نکالتے ہو اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا مطلب یہ ہے کہ بولتے وقت جس طرح تمہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ تم بول رہے ہو اسی طرح حشر و نشر بھی قطعی اور یقینی ہے۔ کہا انہ لا شک لکم فی انکم تنطقون ینبغی ان لا تشکوا فی تحقق ذلك ربکم

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۲۱ قَالُوا إِنَّا أَرْسَلْنَا

بولانہ پھر کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہو وہ بولے ہم کو بھیجا ہے

إِلَى قَوْمٍ مَّجْرُمِينَ ۲۲ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِينٍ ۲۳

ایک گنہگار قوم پر کہ چھوڑیں ہم ان پر پتھر مٹی کے

مُسْوَمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۲۴ فَأَخْرَجْنَا مَن

نشان پڑے ہوئے تیرے رب کے یہاں سے حد تک نکل چلنے والوں کیلئے پھر بچا نکالا ہم نے جو

كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۵ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ

تھا وہاں لے ایساں والا پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوائے ایک گھر کے

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۲۶ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ

مسلمانوں سے اور باقی رکھا ہم نے ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں

الْعَذَابِ الْآلِيمِ ۲۷ وَفِي مُوسَى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَى

عذاب دردناک سے اور اللہ نے موسیٰ کے حال میں جب بھیجا ہم نے اس کو فرعون

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ۲۸ فَتَوَلَّىٰ بَرَكْنَهُ وَقَالَ سِحْرٌ

کے پاس دے کر گلہ سند پھر اس نے منہ موڑ لیا اپنے زور پر اور بولا یہ جادو ہے

أَوْ مَجْنُونٌ ۲۹ فَأَخَذْتَهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ

یا دیوانہ پھر پکڑا ہم نے اسکو اور اسکے لشکروں کو پھر پھینک دیا انکو دریا میں

وَهُوَ مُلِيمٌ ۳۰ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۳۱

اور اس پر لگا الزام اور نشان ہے عادیں تک کہ جب بھیجیں ہم نے ان پر ہوا خیر سے خالی

مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَنتَ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلْتَهُ كَالرِّمِيمِ ۳۲

نہیں چھوڑتی کسی چیز کو جس پر گدھے کہ نہ کر ڈالے اسکو جیسے چورا

وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُم تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۳۳ فَعَتَوْا عَنْ

اور نشان ہے ثمود میں لے جب کہا انکو برت لو ایک وقت تک پھر ثروت کرنے لگے

منزل

یہ تخیلیف دنیوی کا دوسرا نمونہ ۱۲
یہ تخیلیف دنیوی کا تیسرا نمونہ ۱۱
یہ تخیلیف دنیوی کا چوتھا نمونہ

کی شکل میں ان کے پاس آئے۔ اذ دخلوا۔ الآیۃ۔ جب وہ مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی سلام کا جواب دیا اور دل میں کہاہے اجنبی ہیں معلوم نہیں کون ہیں۔ خیال آیا پہلے ان کے کھانے پینے کا انتظام کر لیا جائے بعد میں ان کا اتر پتہ معلوم کر لیا جائیگا۔ فراغ الی اہلہ الخ چنانچہ فوراً

موضح قرآن و نشانہ ہے عادیں یعنی عاد کے ہلاک ہونے میں۔

فتح الرحمن و یعنی آثار ان سنگ باران موجود است ۱۲۔

گھر تشریف لے گئے اور بہت جلد ایک موٹا تازہ بچہ بھون تل کر لے آئے۔ اور ان کے سامنے رکھ دیا۔ لیکن جب دیکھا کہ وہ کھانے کے لئے بچہ بھونے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے، تو فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟ اور دل میں ڈرے بھی کیونکہ اس زمانے کا دستور تھا جو شخص کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا یا اس کے یہاں چوری کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اس کے گھر کی روٹی نہیں کھاتا تھا تاکہ نمک حرامی نہ ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھے کہ شاید یہ کسی بڑے ارادے سے آئے ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس عظمت شان کے باوجود غیب دان نہ تھے جب تک فرشتوں نے بتایا نہیں، ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور ساتھ ہی ایک ذی علم فرزند کی خوشخبری بھی دیدی۔ یہ فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

۱۴۹ فاقبلت امرأۃ صدۃ چیخ۔ اونچی آواز۔ جب یہ خوشخبری حضرت سارہ علیہا السلام نے سنی تو چیخ کر پولیں اور تعجب سے ہاتھ کی انگلیاں منہ پر رکھیں کہ میں مر گئی!! میں بڑھیا اور بائچھ ہو کر بچہ جنوں گی؟ یویلتیء الدوانا عجوز و هذا بعلی شیخا (حضرت باطراف اصابعھا جبھتھا فعل التعجب مدارک ج ۳ ص ۱۴۱) جہلاتے شیعہ اس سے ماتم ثابت کرتے ہیں جو سراسر جہالت و حماقت ہے۔ ماتم شیعہ سے حضرت سارہ کے اس فعل کو ادنیٰ تعلق بھی نہیں۔ ماتم اظہار غم و اندوہ کے لئے میرت پر کیا جاتا ہے لیکن حضرت سارہ کا فعل بیٹے کی خوشخبری سن کر اظہار تعجب کے لئے تھا۔ نیز ماتم میں منہ اور سینہ پٹیا جاتا ہے۔ لیکن انھوں نے عورتوں کی عادت کے مطابق ہاتھ تیزی سے منہ پر رکھ کر تعجب کیا تھا۔ قالوا کذا لک الایۃ فرشتوں نے مائی صاحبہ کو جواب دیا بی بی! تیرے رب نے یوں ہی فرمایا ہے کہ آپ کے اسی حالت میں فرزند ہو گا وہ بڑی حکمتوں کا مالک اور سب کچھ جانتے والا ہے وہ ایک بوڑھے خاوند سے ایک بائچھ عورت کے فرزند پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں۔

۱۵۰ قال فما خطبکم۔ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے اللہ کے فرزندو! تم کس مہم پر جا رہے ہو؟ قالوا انا اسرسلنا الخ کہا ہمیں ایک مجرم قوم (قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے۔ تاکہ ان حدود سے تجاوز کرنے والوں پر مٹی کی پختہ اینٹوں کی بارش برسائیں جن پر ان کے نام لکھے ہوں اور اس طرح ان کو صفحہ ہستی سے مٹادیں۔ مسومة معلمة علی کل واحد منها اسم من یهلك بہ (منظہری ج ۹ ص ۸۷) **۱۵۱** فاخرجنا۔ الایۃ۔ عذاب نازل کرنے سے پہلے ہم نے قوم لوط کی بستیوں سے مومنوں کو باہر نکال لیا۔ فبنا وجدنا فیہا۔ الایۃ۔ ان بستیوں میں مسلمان تھے کتنے؟ سوا ایک گھر والوں کے ہم نے کوئی مسلمان وہاں نہیں پایا اور وہ بھی لوط علیہ السلام کا گھر تھا۔ وترکنا فیہا ایۃ۔ الایۃ۔ جو لوگ خدا کے دردناک عذاب سے ڈرتے اور آثار عذاب دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں ان کے لئے ہم نے قوم لوط کی تباہ شدہ بستیوں میں عذاب کی بعض نشانیاں باقی رہنے دیں، تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ نشانی سے مراد وہ پتھر ہیں جو ان پر برسائے گئے ہیں یا سیاہ رنگ کا بدبودار پانی مراد ہے جو ان بستیوں میں پھیل گیا۔ (ابن کثیر۔ منظہری) یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس دردناک عذاب ہی کو ڈرنے والوں کے لئے عبرت و نصیحت کی علامت بنا دیا (غلان و معالم)

۱۵۲ و فی موسیٰ۔ یہ تحریف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے اور فیہا پر معطوف ہے اسی و ترکنا فی موسیٰ ایۃ (روح، مدارک) موسیٰ علیہ السلام کے قہقہے کو ہم نے عبرت و نصیحت کا سامان بنا دیا۔ جب ہم نے ان کو فرعون کے پاس دلائل واضح اور معجزات قاہرہ دے کر بھیجا تو اس نے اپنے اراکین سلطنت اور لاؤشکر سمیت انکار و اعراض کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر اور مجنوںی کہنے لگا۔ معجزات و خوارق دیکھ کر کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے اور جب توحید اور حشر و نشر کی باتیں سنیں جو اسکی عقل ناقص سے بالاتر تھیں تو انھیں مجنون قرار دے دیا۔ (منظہری) فاخذناہ۔ الایۃ۔ چنانچہ ہم نے اسکو، اس کے ارکان دولت کو اور اس کے لاؤشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال کر غرق کر دیا۔ فرعون اپنے کفر و عناد اور غرور و استکبار کی وجہ سے سزا ہی قابل ملامت اور لائق مذمت چنانچہ اس کو دنیا میں بھی اسکی سزا مل گئی۔

۱۵۳ و فی عاد۔ یہ تحریف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے اور معطوف علیہ سابق پر معطوف ہے۔ قوم عاد کی ہلاکت کو بھی ہم نے عبرت کا نشان بنا لیا جب کہ ہم نے ان پر ایک ہوا مسلط کی جو ہر قسم کی خیر و برکت اور ہر نوع نفع سے خالی تھی اور تند و تیز اس غضب کی کہ جس چیز پر اس کا گذر ہو گیا اسے چوڑھ کر کے رکھ دیا۔

۱۵۴ و فی ثمود۔ یہ تحریف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ قوم ثمود کی تباہی بھی عبرت بنا کر رکھی تھی جب ان سے کہا گیا اللہ کی نعمتوں سے زندگی فائدہ اٹھاؤ اور اللہ کے پیغمبر کا اتباع کرو، لیکن انھوں نے اللہ کے حکم سے سرکشی کی تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوفناک گرج اور گڑگڑانے لگیں آ لیا اور وہ اس کے سامنے ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکے اور اس سے اپنے کو نہ بچا سکے، نہ اس عذاب کا مقابلہ ہی کر سکے۔

۱۵۵ و قوم نوح۔ الایۃ۔ یہ تحریف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ قوم نوح فعل مقدر کا مفعول ہے۔ اسی لاھلکنا قوم نوح۔ (منظہری ج ۹ ص ۸۹) اور ان تمام سرکش قوموں سے پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا وہ لوگ بھی سرکش اور خدا کے باغی اور نافرمان تھے۔

اَمْرًا رَّبِّهِمْ فَآخَذَتْهُمْ الصُّعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۳۳﴾ فَمَا
 اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُتَّخِرِينَ ﴿۳۴﴾ وَقَوْمٌ
 نُّوحٍ مِنْ قَبْلُ مَا أَنَّهُمْ كَانُوا أَفْسَاقِينَ ﴿۳۵﴾ وَالسَّمَاءَ
 بَنَيْنَاهَا بِأَيْدِينَا لَنُؤَسِّقُنَّهَا لِلَّذِينَ هُمْ يُغْتَابُونَ ﴿۳۶﴾ وَالْأَرْضَ جَعَلْنَاهَا
 مَتَاعًا لِلْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
 لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۳۸﴾ فَفِرُّوْا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ
 مُّبِينٌ ﴿۳۹﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ
 نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۰﴾ كَذَلِكَ مَا آتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ
 رُسُلٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مُجْنُونٌ ﴿۴۱﴾ اتَّوَصَّوْا بِهِ
 بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَآغُونَ ﴿۴۲﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ
 بِمَلُومٍ ﴿۴۳﴾ وَذَكَرْنَا لِلَّذِي تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۴﴾

اپنے رب کے حکم سے پھر پھڑکان کو کرنا اور وہ دیکھتے تھے اور
 ہو سکا ان سے کہ اٹھیں اور نہ ہوتے کہ بدلائیں اور
 ہلاک کیا شے نوح کی قوم کو جس پہلے تحقیق وہ تھے لوگ نافرمان اور بنایا ہے
 آسمان ہاتھ کے بل سے اور ہم کو سب مقدور ہے اور زمین کو بچھا یا ہم نے
 سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں ہم اور ہر چیز کے بنائے ہم نے جوڑے
 تاکہ تم دھیان کرو اور سو بھاگو اللہ کی طرف بلے میں تم کو اس کی طرف پھڑ
 سنا تا ہوں کھول کر اور مت پھراؤ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود میں تم کو اس کی طرف
 سے ڈرنا تا ہوں کھول کر اس طرح ان سے پہلے شے لوگوں کے پاس جو
 رسول آیا اسکو یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ کیا یہی وصیت کر رہے ہیں
 ایک دوسرے کوئی نہیں پر یہ لوگ شریر ہیں سو تولاٹ آ ان کی طرف سے اب تجھ پر نہیں
 اور سمجھانا کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

۱۱۷۹ والسماء تا تذکرون ۵ تخولیت دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد دعویٰ سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ اید۔ طاقت و
 قوت، موسعون۔ قادرون (مدارک) ہم نے آسمان کو اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے اور ہماری قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔ زمین کو ہم
 نے بچھونے کی طرح ہوا بنایا۔ کون ہے جو اس کام کو ہم سے بہتر انجام دے سکے؟ ہم نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ حیوانات میں نر و مادہ اور باقی
 اشیاء میں مختلف انواع و اقسام مثلاً رنگ، ذائقہ اور بو کی قسمیں، میووں، پھلوں اور غلوں، ترکاریوں کی مختلف اجناس لیس المسراد تعین تعدد اللثیة
 قبل المسراد اصناف المخلوقات یعنی خلقتنا
 من کل شیء اصناف ذات عدد فوق الواحد
 (مظہر ج ۹ ص ۸۹) یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ
 تم عبرت حاصل کرو۔ عجائب المخلوقات میں غور کر
 کے اپنے خالق اور معبود حقیقی کو پہچانو اور اس کی
 قدرت کاملہ اور حکمت غامضہ پر ایمان لاؤ کہ جس
 قادر مطلق نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ مردوں کو
 دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے کہ فریاد
 الی اللہ۔ یہ بیان توحید ہے علی سبیل الترقی دلیل
 بالامین غور و فکر کرو اور اللہ کی طرف روڑو یعنی
 شرک کو چھوڑ کر اللہ کی توحید کو مانو، کفر و انکار
 سے باز آؤ۔ شیطان کی اطاعت ترک کرو اللہ پر
 ایمان لاؤ اور اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ اسی
 من الشریک الی الایمان باللہ او من طاعة
 الشیطان الی طاعة الرحمن (مدارک ج ۴
 ص ۱۳۳) میں اللہ کی طرف سے کھول کر بیان
 کرنے والا اور اس کے عذاب سے ڈرنے والا ہوا
 ولا تجعلا مع اللہ الایة۔ اللہ کے ساتھ ساتھ
 خود ساختہ معبودوں کو شریک نہ بناؤ اور حاجات
 میں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو میں اللہ کی
 طرف کھلا ڈرانے والا ہوں اور ہر بات کو واضح
 اور روشن کر کے بیان کرتا ہوں کہ اللہ کذلک
 ما اتی۔ یہ مشرکین پر شکوی اور آنحضرت کیلئے
 تسلیہ ہے۔ مشرکین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ
 جب بھی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا اُسے جادوگر
 اور دیوانہ کہنے لگے۔ اتوا صوابہ۔ ایہ۔ کیا پہلے
 زمانے کے مشرکین اپنی نسلوں کو وصیت کر گئے
 ہیں کہ وہ ہر پیغمبر کو انہی القاب سے یاد کریں؟
 نہیں، بلکہ یہ پھیلی نسلیں خود ہی سرکش اور باغی ہیں
 اور خود ہی خبت باطن کی وجہ سے ایسی بیہودہ باتیں کر رہے ہیں۔ فتول عنہم۔ آپ ان کی باتوں کی پروا نہ کریں اور ان سے اعراض فرمائیں
 آپ پر کوئی طعن و ملامت نہیں، کیونکہ آپ نے افہام و تفہیم اور وعظ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور ان پر حجت خداوندی قائم کر دی ہو البتہ
 مومنوں کو وعظ و تذکیر فرماتے رہا کریں، کیونکہ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اس سے ان کا ایمان تازہ اور یقین محکم ہو جاتا ہے۔

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

منزل

۱۹ وما خلقت - یہ ماقبل کی علت ہے یعنی ان کو پسند و نصیحت کرنا اور دعوت توحید دینا اس لئے ہے کہ ان کو اور ان کے علاوہ جنوں کو میں نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے تاکہ وہ میری اطاعت کریں اور میری عبادت بجالائیں اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ان کی تخلیق میں میرا کوئی فزائی مفاد نہیں تھا۔ ما اس بید منہم۔ ان کے پیدا کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں تحصیل رزق اور کسب معاش میں ان سے تعاون حاصل کروں جس طرح دنیوی آقاؤں کا دستور ہے میں تو رزق و معیشت سے بے نیاز ہوں (کشاف، بحر) یا مطلب یہ ہے کہ میں نے انکو اس لئے پیدا نہیں کیا تاکہ وہ اپنی اور

الطوس ۵۲

۱۱۸۰

قال فما خطبکمْ ۲۴

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۚ مَا أُرِيدُ

اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اپنی بندگی کو میں نہیں چاہتا
منہم من رزقٍ وَّ مَا أُرِيدُ أَنْ يَطْعَمُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ان سے روزیہ اور نہیں چاہتا کہ مجھ کو کھلاویں اللہ جو ہے
هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۚ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

وہی ہے روزی دینے والا نہ زور آور مضبوط دل سو ان گنہگاروں کا سبھی ڈول
ذُنُوبًا مِّثْلَ ذُنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ فَوَيْلٌ

بہر چکا ہے انہ جیسے ڈول بھرا ان کے ساتھیوں کا اب مجھ سے جلدی نہ کریں سو خرابی ہے
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۚ

منکروں کو ان کے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہے
سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ نِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا كَوْنُ

سورہ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی سورہ اسچاس آیتیں ہیں اور اس میں دو رکوع ہیں
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالطُّورِ ۚ وَكِتَابٍ مُّسْتَوٍ ۚ فِي رِزْقٍ مُّنْشُورٍ ۚ وَ

قسم ہے طور کی سورہ اور کئی ہوتی کتاب کی کشادہ درق میں تلاوت اور
الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۚ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۚ وَالْبَحْرِ

آباد گھر کی گٹ اور اونچی چھت کی گٹ اور اُبلتے ہوئے
الْمَسْجُورِ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۚ مَّالَهُ مِنْ

دریا کی گٹ بے شک عذاب تیرے رب کا ہو کر ہے گا اس کو کوئی نہیں
دَافِعٍ ۚ يَوْمَ تُمَوَّرُ السَّمَاءُ مِمْوَرًا ۚ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

ہٹانے والا جس دن لہڑے آسمان کپکا کرے اور پھریں پہاڑ

منزل

میری دوسری مخلوق کے رزق و معاش کا انتظام کریں بلکہ انکو میں نے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کی روزی کا کفیل میں آپ ہوں اس صورت میں یطعمون میں حذف مضاف ہوگا۔ ای یطعموا عبیدی (ابن کثیر، خازن) ان الله۔ الآیۃ۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ساری مخلوق کا رزاق اور سب کی روزی کا کفیل ہے وہ بڑی قوت کا مالک اور صاحب اقتدار ہے۔ ساری مخلوقات کے رزق کی کفالت اس کیلئے معمولی بات ہے انہ فان للذین۔ الآیۃ۔ یہ تخولیف دنیوی ہے۔ مکہ کے ان ظالموں اور مشرکوں کے لئے عذاب کا ایک حصہ مخصوص ہے جس طرح اقوام سابقہ کے ان جیسے ظالموں کو عذاب کا حصہ چکھا یا گیا اس لئے وہ جلدی نہ کریں ان کے حصے کا عذاب ان کو مل کر رہے گا۔ عذاب کا معین وقت آنے کی دیر ہے فویل للذین کفر وا۔ الآیۃ۔ جس یوم عذاب کا ان کا فروں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دن ان کے لئے نہایت ہی ہلاکت خیز اور ان کی تباہی و بربادی کا دن ہوگا۔ اس دن سے جنگ بدر کا دن مراد ہے۔ جس میں کفر و شرک کے سرغنوں نے مٹھی بھر اور بے ہمتیاً مسلمانوں کے ہاتھوں قتل اور قید و بند کے ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھا۔ یا اس سے قیامت کا دن مراد ہے (بحر، خازن) اس صورت میں یہ تخولیف اخروی ہوگی۔ یعنی آخرت میں موجودہ اور گذشتہ ظالموں اور سرکشوں کے لئے ایک ہی جیسا عذاب ہے، اس لئے وہ جلدی نہ کریں۔ قیامت کے دن سب اگلے پچھلے مشرکین و ظالمین عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔ وہ دن ان کی ہلاکت و تباہی کا دن ہو گا۔

۱۲ علت لئے ماقبل

۱۲ تخیل

۳

۱۲ دعویٰ صورت پر چلے نقل دیکھو ۱۲ دوسری نقل دیکھو ۱۲ دیکھو ۱۲ پہلی نقل دیکھو ۱۲ دوسری نقل دیکھو ۱۲

سورة الذاریات میں آیات توحید

۱- ولا تجعلوا مع الله الها اخر۔ نفی شرک ہر قسم۔

موضع قرآن ۱۲ شاید لوح محفوظ کو کہا ۱۲ منہ ۱۲ کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کرنے کا ۱۲ منہ ۱۲ یعنی آسمان کی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ۱۲ اور پہ ایک دریا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ۱۲ مترجم گوید یعنی آدمیان بندہ میگردند تا در ماکل و مشرب معاونت کند بخلاف خدا۔ واللہ اعلم ۱۲۔ یعنی تو ربیت یا قرآن ۱۲۔ ۱۲ یعنی آسمان ۱۲۔

سُورَةُ الطُّورِ

ربطاً سورۃ الذاریات میں فرمایا تھا ان الدین لواقع یعنی جزاء و سزا ضرور ہوگی اب سورۃ الطور میں بطور ترقی فرمایا ان عذاب سربك لواقع ۵ مالہ من دافع ۵ منکرین پر قیامت کے دن اللہ کا عذاب واقع ہوگا اور اللہ کے عذاب اور جزاء و سزا کو کوئی روک نہ سکے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر اپنی جان بچا سیکے گا۔

دعوامی سورت پر دو عقلی اور دو نقلی دلیلیں (ایک موسیٰ علیہ السلام سے اور ایک کتب سابقہ سے) اور ایک دلیل وحی۔ درمیان **خلاصہ** میں اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی۔ باقی تخویف و بشارت اور زجرات۔

تفصیل

والطور یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی کوہ طور گواہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ وکتب مسطوس۔ یہ دلیل نقلی کتب سابقہ سے ہے یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہوگی اور اسے کوئی روکنے والا نہیں والبیئت المعمورہ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے۔ بیت معمور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تھی وہ بھی گواہ ہے وہاں آپ پر یہی حکم نازل ہوا تھا۔ والسقف المسفوف یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ آسمان بلند کے اعلا سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ سمندر نے تمہیں ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اسی طرح تم اللہ کے حیظ قدرت سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور سمندر کی طرح اللہ کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔ اسی طرح عذاب سربك — تا — دافع ۵ یہ جواب قسم ہے اور مذکورہ بالا پانچوں شاہد ہیں کہ جزاء و سزا ضرور واقع ہوگی اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

یوم تمسور السماء — تا — ما کنتم تعملون ۵ یہ جزاء و سزا میں سے ایک شق یعنی تخویف اخروی کا بیان ہے۔ جس دن آسمان لرز اٹھیکے گا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے۔ وہ جھٹلا نیوالوں کی ہلاکت کا دن ہوگا۔ جنہوں نے اپنی ساری عمر یہودیگیوں میں گزار دی۔ اس دن ان کو جہنم میں دھکیل کر ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جسے تم مانتے نہ تھے کیا یہ بھی جاوے؟ کیا یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ جس طرح دنیا میں حق کو جاو دکھا اور دلائل واضح دیکھنے کے باوجود کہا ہمیں تو کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ اب صبر کرو یا بے صبری کا اظہار کرو، اپنے اعمال بد کی سزا کا مزہ تو چکھنا ہی ہوگا۔

ان المتقین — تا — هو البر الرحیم ۵ (۱۶) یہ جزاء و سزا کی دوسری شق یعنی بشارت اخروی کا بیان ہے۔ شرک سے بچنے والے جنت کی نعمتوں میں خوش و خرم ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ ہر قسم کے ماکولات و مشروبات حاضر ہوں گے۔ تختوں پر آرام کریں گے۔ حوران بہشتی کی رفاقت ہوگی۔ اونچے تہے والے مومنوں کی کم درجہ کی مومن اولاد کو جنت میں ان کے آباء و احباب کے اونچے درجے میں جگہ دی جائیگی ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کا گوشت مہیا ہوگا۔ شراب طہور کا درور چلتا ہوگا۔ سچے مومنوں کی طرح حسین و جمیل خدام حاضر خدمت ہوں گے اہل جنت آپس میں گفتگو کریں گے کہ ہمیں تو بہت خطرہ اور ڈر تھا۔ لیکن اللہ نے محض اپنے فضل و احسان سے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ کیونکہ ہم دنیا میں صرف اسی محسن و مہربان کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں بیان توحید ہے علی سبیل الترقی اور ثمرہ توحید ہے۔

فذكر فما انت۔ الایۃ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ وعظ و تبلیغ میں مصروف رہیں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے آپ نہ کاہن ہیں نہ مجنون جیسا کہ معاندین کہتے ہیں

امہ یقولون۔ الایۃ۔ یہ شکوی ہے۔ کہیں کہتے ہیں وہ شاعر ہے، اچھا صبر کرو آخر موت اس کا خاتمہ کر دے گی۔

قل تریصوا۔ الایۃ۔ جواب شکوی۔ تم بھی انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں عنقریب دونوں کا انجام ظاہر ہو جائے گا۔ ام تا مہم الایۃ۔ پیغمبر علیہ السلام کے بارے میں وہ جو کچھ کہتے ہیں اس کا منشا عقل و فہم نہیں، بلکہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔

ام یقولون تقولہ۔ الایۃ۔ شکوی۔ کہیں کہتے ہیں یہ اپنے پاس سے بناتا ہے۔ فلیأتوا۔ الایۃ۔ جواب شکوی۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو اب کلام وہ بھی بنا کر لے آئیں۔

مخلوقا من غیر شیء — تا — سبحاب مرکوہ ۵ یہ زجرات ہیں۔ مشرکین کے مختلف خیالات باطلہ پر ان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا انہیں کسی مقصد کے بغیر پیدا کیا گیا ہے یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی عبادت نہیں کرتے؟ یا وہ زمین و آسمان کے خالق ہیں کہ اصل خالق کی عبادت سے اعراض کرتے ہیں؟ کیا وہ خدا کے خزانوں کے مالک اور نگران ہیں کہ نبوت اور رزق وغیرہ جسے چاہیں عطا کریں؟ یا ان کو آسمان پر جا کر فرشتوں کا کلام سننے اور امور فیبیہ کا علم حاصل کرنے پر قدرت حاصل ہے اور وہ معلوم کر آتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ان سے پہلے موت آئیگی؟ ان کی سفاهت و جہالت کا حال یہ ہے کہ خود تو بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ کیا آپ ان سے تبلیغ پر تنخواہ مانگتے ہیں کہ وہ اس مالی بوجھ کی وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کرتے؟ کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قیامت نہیں آئیگی؟ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے خود انہی پر الٹ مٹتے جاتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور الٰہ (کار ساز) ہے جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لینگا؟ ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر آسمان کا ایک ٹکڑا بصورت عذاب ان پر نازل کر دیا جائے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب نہیں، بلکہ بارانِ رحمت سے لبریز بادل ہے۔

فذاہم حتی یلقوا۔ آپ ان معاندین سے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب ان پر بیہوشی طاری ہو گی اور ان کا کوئی حیلہ ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ کوئی انکی مدد ہی کرے گا۔ و ان للذین ظلموا۔ اللہ یہ تحویف دنیوی ہے ان ظالموں اور سرکشوں کے لئے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔ و اصبر لحکمہ ربک۔ اللہ۔ یہ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تلی کا ذکر ہے۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار فرمائیں ہم آپ کے محافظ و نگہبان ہیں اور اوقات نماز میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہا کریں۔

۵ والطور یہ دعویٰ سورت پر پہلی نقلی دلیل ہے از موسیٰ علیہ السلام یعنی وہ کوہ طور بھی شاہد ہے کہ حشر و نشر اور جزاء و سزا حق ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تھی کہ ان الساعة اتیة اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعی (طرہ ۱۶) یہ ذکر مکان اور ارادہ مکین کے قبیل سے ہے۔ و کتاب مسطور فی ساق منشور یہ دوسری نقلی دلیل ہے از کتب سابقہ سابق بابیک چمڑا وغیرہ جس پر وہ لکھی جاتی ہیں۔ یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہوگی کیونکہ ان میں بھی یہ مضمون نازل کیا جا چکا ہے۔ و البیت المعمور یہ دلیل وحی ہے بیت معمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے بالمقابل فرشتوں کا عبادتخانہ ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کیلئے آتے ہیں۔ جو ایک بار آچکے پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئیگی (صحیحین) یعنی بیت اللہ بھی گواہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وحی نازل ہوئی تھی یعنی بیت معمور میں بھی یہی حکم ہوا تھا۔

۶ والسقف المسفوح ۵ یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور سقف مرفوع سے آسمان بلند مراد ہے یعنی آسمان بلند جو تم سب کو محیط ہے، بھی گواہ ہے کہ تم احاطہ سے نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ تائید: یلمحشرا لجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسطان ۵ (۲۶) و البحر المسجور ۵ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ المسجور پانی سے لبریز قال قتادة البحر المسجور المملوء وهذا معروف من اللغة رجح الطبری (طبری، بحر) یہ پانی سے بھرا ہوا سمندر بھی گواہ ہے کہ جس طرح اس نے تم کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے، اسی طرح قیامت کے دن اللہ کا عذاب تم کو ہر جانب سے گھیر لے گا۔

۷ ان عذاب۔ یہ مذکورہ بالا پانچ شواہد بصورت اقسام کا جواب ہے یعنی حشر و نشر کے بعد جزاء و سزا بھی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بھاگ نہیں سکیگا اور نہ کوئی کسی سے عذاب کو ہٹا ہی سکیگا۔

۸ یوم تنور۔ یہ تحویف اخروی ہے۔ تنور، تندوسا و تضطرب (ابن کثیر، روح) آسمان گھومیگا اور لڑکھڑا اٹھیگا اور پھر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر گر پڑیگا۔ یوم، فویل مؤخر کیساتھ متعلق ہے۔ یعنی جب آسمان چمکا چور ہو کر گر پڑیگی اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل کر زمین کے ساتھ ہموار ہو جائیں گے، اس دن توحید، قیامت اور دیگر اعتقادات کو جھٹلانیوالوں کے لئے ہلاکت و تباہی ہو گی جنہوں نے اپنی زندگیاں بیہودگیوں اور عثرافات میں گنوا دیں اور ہمیشہ تائیدِ باطل اور تکذیبِ حق میں مشغول و منہمک رہے۔

سَيَرُّ ۱۰ فَوَيْلٌ لِّيَوْمِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۱۱ الَّذِينَ هُمْ

فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۱۲ يَوْمَ يَدْعُونَ اِلَى نَارٍ جَهَنَّمَ

دَعَا ۱۳ هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ هَا تُكذِّبُونَ ۱۴

اَفَسِحْرٌ هَذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تَبْصُرُونَ ۱۵ اَصْلُوْهَا فَاصْبِرُوا

اَوْ لَا تَصْبِرُوا ۱۶ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْرُونَ مَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُونَ ۱۷ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۱۸ فَاكْهِيْنَ

بِمَا اَنْتُمْ سِرَّوْا ۱۹ وَوَقَّهْمُ سِرَّوْا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۲۰

سِرٌّ مَّصْفُوفَةٌ ۲۱ وَزَوْجُهُمْ بِحُورٍ عِيْنٍ ۲۲ وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَاٰتَبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

وَمَا اَلْتَنَّهُمْ مِّنْ عَمَلٍ مِّنْ شَيْءٍ ۲۳ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ

عَمَلًا ۲۴

منزل

وقف الزم

بإشارات الخردیہ

یوم ییدعون۔ یُدْعُونَ انہیں دھکا دیکر پھینکا جائیگا یہ دعوت الیہا بعنف (بیضاوی) ہذا الناس سے پہلے یقال لہم مقدر ہے (مدارک) جس دن جھٹلانے والوں کو دھکے دے کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس سے ہمارے پیغمبر علیہ السلام (السلام) تمہیں ڈراتے تھے لیکن تم اس کو نہ مانتے تھے افسحہ ہذا ۱۔ الایۃ۔ اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہی ہے اور تمہاری نظر بندی کرو گی گئی ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ دوزخ نظر آ رہا ہے، لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں؟ جس طرح دنیا میں تم معجزات انبیاء علیہم السلام کو جادو اور نظر بندی سے تعبیر کیا کرتے تھے کیا یہ جہنم بھی تمہیں نظر نہیں آ رہا؟ جس طرح دنیا میں دلائل و معجزات دیکھ کر بھی تم کہا کرتے تھے کہ میں تو کچھ سناتی نہیں دیتا اور نہ ہمیں کچھ نظر ہی آتا ہے۔ یہ بطور استہزاء و تہکم ان سے کہا جائیگا۔ یعنی اب بھی کہو نا کہ یہ سب جادو ہے اور ہمیں کچھ نظر نہیں آتا کنتم تقولون للوسی ہذا اسحرا فہذا المصدق ایضا سحس لام انتم لا تبصرون) ہذا ایضا کما کنتم لا تبصرون فی الدنیا ما یدل علیہ و تقریع و تہکم (بیضاوی) ک۔ اصلوہا۔ الایۃ۔ اب صبر کرو یا بے صبری کرو و اصل کرو اور چینی چلاؤ، تمہارے لئے برابر ہے اس سے تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اب تو تمہیں اس عذاب جہنم میں داخل ہونا ہی ہوگا۔ اس میں تم سے کوئی زیادتی اور بے انصافی نہیں کی گئی یہ تمہارے اپنے ہی اعمال یعنی کفر و شرک اور عناد و تکذیب کی سزا ہے جن میں تم عمر بھر لگے رہے ۱۵ ان المتقین۔ یہ بشارت خردیہ ہے۔ شرک و تکذیب سے اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں اور انواع و اقسام نعمت میں مصروف عیش ہونگے فکھین۔ اللہ کی دی ہوئی عزت و کرامت اور انعامات بے پایاں میں خوش و خرم ہوں گے اور جہنم کے عذاب سے بھی محفوظ ہوں گے کلاوا و اشربوا۔ اس سے پہلے یقال لہم مقدر ہے۔ ان سے کہا جائیگا کہ جنت کے ماکولات و مشروبات میں سے جو چاہو کھاؤ اور پیو یہاں کی ہر چیز خوشگوار اور صحت افزا ہے۔ یہ تمہارے اعمال صالحہ کا انعام ہے۔ منتکثین یہ کلاوا کی ضمیر سے حال ہے حال من الضمیر فی کلاوا و اشربوا (مدارک ج ۲ ص ۱۲۵) قطار در قطار تختوں پر عزت و اکرام اور راحت و آرام کو

تکبیر لگائے۔ حوسا، حوسا کی جمع ہے یعنی ایسی آنکھوں والی جس کی سیاہ جگہ کی سیاہی اور سفید جگہ کی سفیدی بہت زیادہ ہو۔ عین، عیناء کی جمع ہے یعنی موٹی آنکھوں والی۔ یعنی جنت میں ہم ایسی حسین و جمیل حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔ حاصل یہ کہ جنت میں ان کو ہر قسم کی لذت و عیش حاصل ہوگی ۱۹ والذین امنوا۔ الایۃ۔ ما التنہم اسی ما نقصناہم (غازن، روح) یعنی ہم کم نہیں کریں گے۔ جو مومنین اپنے ایمان و عمل کی وجہ سے جنت کے بہت اونچے درجات میں ہوں گے ہم ان کی اولاد جو ایمان و عمل میں انکا اتباع کرتی رہی، لیکن ان کے نسبتے کو نہ پہنچ سکی، ہم انکو

بھی جنت میں ان کے آباء و اجداد کے درجات میں جگہ دے دیں گے۔ اور اسکی وجہ سے ان کے آباء و اجداد کے درجہ درتہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے اور نہ ان کے کسی عمل کا ثواب ہی کم کریں گے لیکن ہر کافر و مشرک اپنے اعمال مشرکانہ کی وجہ سے جہنم میں گرا ہوگا خواہ اس کے ماں باپ کتنے ہی نیک اور صالح ہوں۔ مشرک اور کافر اولاد کو ماں باپ کی نیکی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کل امری کافر بما عمل من الشرك مرتھن فی الناس (معلم ج ۶ ص ۲۵۱) قال الجمہور وابن عباس وابن جبیر وغيرہما ان المؤمنین الذین اتبعتمہم ذریتہم فی الایمان یکونون

الطور ۵۲

۱۱۸۴

قال فما خطبکم ۲

رَهْبِنُ ۲۱) وَ اَمَدَدْنَهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَ لَحْمٍ مَّيَّاشٍ تَهْوَنُ ۲۲)

پھنسا ہے ف اور تار لگا دیا ہے ان پر نلہ میوؤں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی جا ہے

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوِ فِيهَا وَلَا تَأْتِيمُ ۲۳) وَيَطُوفُ

جھپٹتے ہیں وہاں پہالا نہ بھنا ہے اس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈانا اور پھرتے لے

عَلَيْهِمْ فَلَمَّا نَلُّوا لَحْمًا كَانُوا لَوْ لَوْ مَكْنُونٌ ۲۴) وَ اَقْبَلَ

ہیں ان کے پاس چھو کرے ان کے گرد وہ موقی ہیں اپنے غلات کے اندر اور منہ کی

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۲۵) قَالُوا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ

بعضوں نے لے لے دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے تھے لے لے ہم سمی تھے اس سے پہلے

فِي اَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۲۶) فَمَنْ اَللّٰهُ عَلَيْنَا وَ قَدْ نَاعِدُ اَب

اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے تھے پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بجا دیا ہم کو تو کے

السَّمُومِ ۲۷) اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ اِنَّهُ هُوَ الْكَبَرُ

غلاب سے ڈرتے تھے ہم پہلے سے بکارتے تھے اسکو لے بیٹک وہی ہے نیک سلوک والا

الرَّحِيمِ ۲۸) فَذَكَرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٌ وَ

مہربان ہے اب تو بھائے کہ تو اپنے رب سے لے کے فضل سے نہ جنوں سے خبر لینے والا

لَا جُنُونَ ۲۹) اَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ تَرْبِصُ بِهٖ سَرِيْب

ہے اور نہ دیونہ یہ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے لے ہے ہم منتظر ہیں اس پر گردش

الْمَنُونِ ۳۰) قُلْ تَرَبَّصُوا فَاِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَرِبِينَ ۳۱)

نماد کے تو کہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

اَمْ تَأْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۳۲)

کیا ان کی عقلیں ہیں سکھاتی ہیں انکو یا یہ لوگ شرارت پر ہیں

اَمْ يَقُولُونَ تَقْوٰلُهٗ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ۳۳) فَلْيَا تُوَا حٰجِدِيْث

یا کہتے ہیں یہ قرآن خود بنا لایا لے کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے پھر چاہتے کہ آئیں کوئی بات

فی مراتب ابا ئہم وان لم یکنوا فی

التقوی والاعمال مثلہم کرامة لابیائہم

فبایمان متعلق بقولہ واتبعتمہم لبحر ج ۸

ص ۱۴۸ بایمان کے اتبعتمہم کے ساتھ متعلق

ہونے کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے ومن

صلح من ابا ئہم وازواجہم وذریئہم

(مؤمن ع ۱) لہ و امدد نہم اہل جنت

کے لئے مزید نعمتوں کا ذکر ہے۔ مذکورہ نعمتوں کے علاوہ

ہم ان کو ان کی مرضی اور خواہش کے میوہ جات اور

مختلف انواع گوشت بھی مہیا کریں گے اور وہاں

شراب طہور کے ساغر پہ ساغر چلیں گے۔ وہ شراب

ایسی پاکیزہ ہوگی جو نشہ اور بدمزگی سے مبرا

ہوگی۔ اور اس کے پینے سے کوئی بیہودگی، کوئی

لغو بات اور کوئی گناہ کی چپ زنا نہیں ہوگی

جیسا کہ دنیا کی شراب بیہودگی اور گناہ کا سرچشمہ ہے

اسی لا یكون فیہما ما یؤثمہم ولا یجسری

بینہم ما فیہ لغو واتم کما یجسری بین

شربة الخمر فی الدنیا (غازن ج ۶ ص ۲۵۱)

لہ ویطوف۔ الآیۃ۔ وہاں ان کی خدمت کیلئے

ایسے نوجوان موجود ہوں گے جو حسن و جمال میں ایسے

سچے اور آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے جنہیں چھپا کر

رکھا گیا ہو، اور انسانی ہاتھوں نے ان کو چھوا تک

نہ ہوگا۔ واقبل بعضہم۔ یہ اہل جنت کی باہی

گفتگو ہے جس میں وہ اللہ کے انعام و اکرام کا اعتراف

اور اس کے احسان کا شکر کریں گے۔ يتساءلون۔

آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا کے بعض احوال کا

ذکر کریں گے۔ وہ کہیں گے دنیا میں تو ہم بہت ہی

خائف تھے اور ہمیں ڈر تھا کہ ہم بڑے گنہگار ہیں،

اللہ کے عذاب سے کس طرح بچیں گے۔ فمن اللہ

الآیۃ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں پر کتنا بڑا احسان

فرمایا کہ محض اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف فرما دیئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا

لیا۔ انکنا من۔ الآیۃ۔ یہ ما قبل کی علت ہے اور بیان توحید ہے علی سبیل الترقی از سور سابقہ اور مثرہ توحید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہ

معاف فرمائے۔ اور ہمیں جہنم سے بچا لیا، اس لئے کہ ہم دنیا میں صرف حاجات و مصائب میں اسی کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں

کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا توحید پر قائم رہنے ہی کا مثرہ و نتیجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی محسن و مہربان ہے۔ لہذا۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت

ص ۱۲ نیکیوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکیوں کا عمل انکو نہیں بانٹ دیتے پر انہی

موضع قرآن نیکیوں کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ۱۲ منہ یعنی دوزخ کی سجاپ بھی نہ لگی۔ ۱۲ منہ دم۔

براعت برائے باقبل
بیان توحید علی سبیل
الترقی مثرہ توحید ۱۱

۱۱۸۴

تاریخ تفسیر
۱۱

۱۱

۱۱

منزل

منزل
لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں پر کتنا بڑا احسان فرمایا کہ محض اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف فرما دیئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ انکنا من۔ الآیۃ۔ یہ ما قبل کی علت ہے اور بیان توحید ہے علی سبیل الترقی از سور سابقہ اور مثرہ توحید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ اور ہمیں جہنم سے بچا لیا، اس لئے کہ ہم دنیا میں صرف حاجات و مصائب میں اسی کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا توحید پر قائم رہنے ہی کا مثرہ و نتیجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی محسن و مہربان ہے۔ لہذا۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت ص ۱۲ نیکیوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکیوں کا عمل انکو نہیں بانٹ دیتے پر انہی موضع قرآن نیکیوں کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ۱۲ منہ یعنی دوزخ کی سجاپ بھی نہ لگی۔ ۱۲ منہ دم۔

مَّثَلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝۳۳ أَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ

اسی طرح کی اگر وہ سچے ہیں کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ کے یا

هَمْ الْخَالِقُونَ ۝۳۴ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا

وہی ہیں بنانے والے یا انہوں نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو کوئی نہیں

يُوقِنُونَ ۝۳۵ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمْ

پر وہ یقین نہیں کرتے کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے یا وہی

الْمُصِيطِرُونَ ۝۳۶ أَمْ لَهُمْ سُلُوفٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهَا فَلْيَأْتِ

داروغہ ہیں کیا ان کے پاس کوئی چیز ہے جس پر سن آتے ہیں تو چاہیے لے آئے

مُسْتَمِعِهِمْ بِسُلْطَنٍ مُبِينٍ ۝۳۷ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمْ

جو سنا ہے ان میں ایک سنا کھلی ہوئی کیا اس کے بہانے ہیں اور تہا کے یہاں

الْبَنُونَ ۝۳۸ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝۳۹

بچے کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ بدلا سو ان پر تاوان کا بوجھ ہے

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝۴۰ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۝

کیا ان کو خبر ہے سب کے سوا کچھ دیکھتے ہیں کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا

فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ الْمَكِيدُونَ ۝۴۱ أَمْ لَهُمْ آلِهٌ غَيْرُ

سو جو مگو ہیں وہی آتے ہیں داؤ میں کیا ان کا کوئی حاکم ہے اللہ

اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝۴۲ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا

کے سوائے وہ اللہ پاک ہے لہذا ان کے شریک بنانے سے اور اگر دیکھیں ایک تختہ

مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝۴۳ فَذَرَهُمْ

آسمان سے گرتا ہوا کبھی یہ بادل ہے گاڑھا سو تو چھوڑ دے انکو

حَتَّى يَلْقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝۴۴ يَوْمَ لَا

یہاں تک کہ دیکھ لیں گے اپنے دن کو جس میں ان پر پڑے گی بجلی کی کوکٹ جس دن

منزل

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ فرمایا آپ وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں اور مشرکین کے آپ کو کاہن اور مجنون کہنے سے افسردہ خاطر نہ ہوں۔ آپ اللہ کی مہربانی سے نہ کاہن ہیں نہ مجنون آپ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس لئے آپ اپنے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہیں۔

۳۵۔ اہل یقولون۔ یہ شکوی ہے۔ سہیب لہنون حوادث زمانہ یا حادثہ موت (خازن، مدارک) معاندین کبھی تو کہتے کہ وہ شاعر ہے جب تک زندہ ہے

اس کے اشعار کو عروج ہے اور ہم اس کی موت کے منتظر ہیں جو یہی اس نے آنکھیں بند کیں یہ سارا کھیل ختم ہو جائیگا۔ قتل تر بصوا۔ الایۃ۔ جواب شکوی

ہے۔ آپ فرما دیجئے ہاں تم بھی انتظار کرو میں

بھی انتظار کرتا ہوں موت تو سب پر آئیگی، لیکن تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ عزت کی موت کس کی ہو

گی اور ذلت و رسوائی کی موت کس کے حصے میں آئیگی

چنانچہ ان معاندین نے میدان بدر میں دیکھ لیا کہ آخر

ذلت و رسوائی ان ہی کیلئے مقدر تھی (مظہری، خازن)

۳۶۔ تأمرہم۔ الایۃ۔ مشرکین عقل و فہم کے مدعی

تھے اور اپنے کو علماء (عقلدار) کہتے تھے۔ اہل منقطع

ہے بمعنی بل۔ یعنی کیا ان کی عقلیں انہیں اس

تضاد بیانی پر آمادہ کرتی ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کو

کبھی کاہن و مجنون اور کبھی شاعر کہتے ہیں۔ نہیں!

بلکہ یہ لوگ سرکشی اور عناد میں حد سے گزر چکے ہیں اور

یہ سب بیہودگیاں ان کے عناد و استکبار اور طغیان

و عدوان سے ناشی ہیں ۳۷۔ اہل یقولون تقوله

یہ بھی شکوی ہے کبھی کہتے ہیں اس نے یہ قرآن اپنے

پاس سے بنا لیا ہے، یہ بات نہیں، بلکہ وہ چونکہ

ایمان نہیں لانا چاہتے، اس لئے محض ضد و عناد سے

ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فلکفرہم و عنادہم

یرمونه بہذا المطاعن مع علیہم

ببطلان قولہم و انہ لیس بمتقول لعجز

العرب عنہ (مدارک ج ۳ ص ۱۳۶) فلایأتوا

بحدیث۔ الایۃ۔ یہ جواب شکوی ہے۔ اگر وہ اس

دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نے اپنے پاس سے بنایا ہے۔ تو وہ بھی ایسا ہی کلام

بنا کر لے آئیں۔ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) محض اہل

زبان ہونے کی وجہ سے ایسا کلام بنا سکتے ہیں تو یہ

بھی اہل زبان ہیں۔ ایسا کلام بنا کر لے آئیں، لیکن

یہ بات ان کی طاقت و قدرت سے باہر ہے جو اس

بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور

کسی بشر کا ساختہ نہیں ۳۸۔ اہل یقولون۔

کسی بشر کا ساختہ نہیں ۳۸۔ اہل یقولون۔

اجل لاشئ من العبادۃ و المجازاة (مظہری ج ۹ ص ۹۹) کیا انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ انھیں عبادت اور جزاء سزا کے لئے پیدا نہیں کیا گیا

بلکہ انھیں بالکل ہی بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور اسی وجہ سے نیک کاموں میں انھیں کوئی رغبت نہیں یا وہ خود ہی کو اپنا خالق سمجھتے ہیں؟ اور اسی

لئے اپنے خالق کا حق نہیں پہچانتے اہل یقولون السؤل الخ کیا زمین و آسمان کو خود انہوں نے پیدا کیا ہے اور اس لئے خالق حقیقی کا شکر اور

موضوع قرآن کا چھوڑ دے ان کو یعنی باتیں بنا دیں اور کھیلیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اس کی عبادت نہیں کرتے؛ بلکہ وہ یقین لانا چاہتے ہی نہیں۔ اس لئے دلائل قدرت میں غور و فکر ہی نہیں کرتے تاکہ بات انکی سمجھ میں آجائے (مدارک) یعنی ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں مانتے۔

۱۱۹۔ اور عندہم۔ کیا وہ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں۔ کیا اللہ کی رحمت، نبوت اور رزق وغیرہ ان کے ہاتھ میں ہے یا وہ خدائی خزانوں کے نگران اور تقسیم کنندگان ہیں کہ جسے چاہیں جو چیز چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ کیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ نبوت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے اور انہوں نے آپکو نبوت نہیں دی؟ نہیں انکا محض عناد ہے۔ اور ہم سلم الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ آپ کی وفات ان سے پہلے ہوگی۔ کیا انہوں نے آسمان میں بیٹھی لگا رکھی ہے اور وہ آسمان پر چڑھ کر فرشتوں کی باتیں اور ان پر اللہ کی طرف سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہاں سے سن لیتے ہیں اور انہیں اس طرح معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کی وفات ان سے پہلے ہوگی؟ (مدارک) اگر واقعی ایسا ہے تو ان میں سے جو وہاں سے سنا آیا ہے وہ اسکا ثبوت پیش کرے۔

۱۲۰۔ اور لہ البنات۔ الایۃ۔ یہ ان کی جہالت و حماقت کا بیان ہے کہ بیٹیوں کو اپنے لئے تو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور ان کو خدا کی بارگاہ میں سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ اور تسئلہم اجرا۔ الایۃ۔ کیا ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ آپ تعلیم و تبلیغ اور وعظ و نصیحت پر ان سے تنخواہ یا کوئی معاوضہ مانگتے ہیں؟ اور انہیں اس تاوان کے بوجھ تلے دب جانے کا اندیشہ ہے کہ اگر مان لیا تو تنخواہ دینی پڑے گی۔ بات اصل وہی ہے کہ عناد و طغیان کی وجہ سے نہیں مانتے۔

۱۲۱۔ اور عندہم۔ الایۃ۔ کیا وہ غیب جانتے ہیں اور انہوں نے آئندہ واقع ہونے والی غیب کی باتیں لوح محفوظ سے نوٹ کر لی ہیں؟ کہ دعویٰ کرتے پھر رہے ہیں کہ اول تو قیامت آئے گی ہی نہیں اور اگر آج بھی گئی تو ہم عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اور یریدون کیداً۔ الایۃ۔ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے انہی پر الٹ پڑتے جاتے ہیں اور پیغمبروں کو ان سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنیکا ان کا منصوبہ ناکام کر دیا گیا اور خود ان کو جنگ بدر میں قتل اور قید و بند کی سزا دی گئی۔

۱۲۲۔ اور لہم اللہ۔ الایۃ۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور کارساز ہے؟ جو ان کو روزی دیتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے یا اللہ کے عذاب سے ان کو بچاتا ہے؟ نہیں! اللہ شکر سے پاک ہے اور اس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ کوئی رازق، کوئی ناصر اور کوئی اس کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ وان یروا۔ الایۃ۔ ان کے عناد و تعنت کا یہ حال ہے کہ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا بغرض عذاب گرا دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائینگے اور اسے دیکھ کر کہیں گے یہ تو بادل آ رہا ہے اور ابھی ہم پر بادل برسائے گا باران رحمت۔ وہ اس کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن ایمان نہیں لائیں گے یعنی لو عذبناہم باسقاط بعض من السماء علیہم لم ینتہوا عن کفرہم حتی یہلکوا (مظہر ص ۱۰۰)۔

۱۲۳۔ فذرہم۔ یومہم سے نفخہ اولیٰ کا دن مراد ہے جسے سنکر سب پر بیہوشی طاری ہو جائے گی (مدارک) آپ اُنسے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب دہشت و خوف سے ان پر حقیقت طاری ہوگی اس دن ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی لیکن اب اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس دن عذاب الہی سے بچنے کے لئے ان کا کوئی جیلہ کامیاب نہ ہو سکے گا اور نہ ان کو اپنے خود ساختہ مجبوروں، گمراہ کرنے والے پیشواؤں اور دیگر سفارشیوں کی طرف ہی سے کچھ مدد مل سکے گی اور وہ کسی بھی طرح سے خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

سے پہلے یعنی قیامت کے عذاب سے پہلے بھی عذاب دردناک ہے لیکن یہ جانتے نہیں اس سے جنگ بدر میں قتل و قید، قحط سالی اور قبر کا عذاب مراد ہے۔ وهو القتل ببدر والقحط سبع سنين وعذاب القبر (مدارک ج ۴ ص ۱۴۷، خازن ج ۶ ص ۲۵۴) واصبر لحکم ربک الآتية۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تشریح کا ذکر ہے آپ ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور ان کی پرواہ نہ کریں اور اللہ کے فیصلے کے مطابق ان پر آنے والے عذاب کا انتظار کریں وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، کیونکہ آپ ہماری حفاظت اور نگرانی میں ہیں۔ اسی اصبر علی اذاہم

ولا تبالہم فانک بمسأسی منا وتحت کلاتنا واللہ یعصمک من الناس (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۴۵) حین تقوم یعنی جب دن کو اٹھو دن بھر حسب اوقات فرصت اللہ کی تسبیح و تحمید کرو۔ اور شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کرو۔

ومن اللیل اور پھر اگلی رات میں بھی۔ وادب امر النجوم اور اس کے بعد آنے والے دن میں بھی لغز ہر وقت اللہ کی یاد اور اسکی تسبیح و تحمید میں مصروف رہو۔ وہی آپ کا ناصر و حامی ہے دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ خود عنقریب ہی اللہ کی گرفت میں آنے والے ہیں۔ ادبار النجوم سے دوسرا دن مراد ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وهو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتہ بالنیما ثم یتبعکم فیہ (انعام ۷۷) یہاں فیہ سے دوسرا دن مراد ہے۔

سورۃ والطور میں آیات توحید

- ۱:- ام لہم اللہ غیر اللہ (ع ۲) نفی شرک ہر قسم۔
۲:- وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم ۵

النجم ۵۳

۱۱۸۷

قال فما خطبکم

يَعْنِي عَنْهُمْ كَيْدَهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ وَإِن

کلام د آئے گا ان کو انکا دائرہ ذرا بھی اور نہ ان کو مدد پہنچے گی اور ان

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا بَادُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

گنہگاروں کے لئے عذاب ہے اس سے دوسرے پر بہت ان میں سے نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ

جانتے اور تو پھر ارہ کلمے منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور کہ

بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢٣﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ

بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جبوقت تو اٹھتا ہے اور کچھ رات میں بول اس کی پاک اور

ادبار النجوم ﴿٢٤﴾

پیشہ پھرتے وقت تاروں کے

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَاوَسْتُونَ آيَةً وَتَمَّتْ رَكْعَةً

۱۷ سورۃ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی باسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝۲

۱۔ تم ہے تارے کی جب گرے گا بہکا نہیں تمہارا رفیق نہ اور نہ بے راہ چلا

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝۳ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝۴

اور نہیں بولتا اسے اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝۵ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝۶ وَهُوَ

اسکو سکھایا ہے سخت قوتوں والے نے اسے زور آورنے پھر سیدھا بیٹھا اور وہ

بِأَرْفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝۸ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ ۝۹

تھا اونچے کنا بے پرشہ آسمان کے پھر نزدیک آیا اور ننگ آیا پھر وہ گیا فرق دو کمان کی برابر

منزل

نفی شرک ہر قسم۔

موضع قرآن یعنی ڈوبے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن وای یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

سورۃ النجم

ربط سورۃ طور میں مذکور ہوا کہ جزاء و منزا برحق ہے اور قیامت کے دن کوئی کسی سے عذاب کو دفع نہیں کر سکے گا۔ اب سورۃ النجم میں فرمایا کہ خدا کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو عذاب الہی سے محفوظ رکھ سکے نہ لات و منوۃ اور عزیٰ اور نہ فرشتے اور نہ یہ پکار کے لائق ہیں یہ سورت پہلی سورتوں پر متفرع ہے اور اس کا مقصود بالذات مضمون شفاعت قہر یہ کی نفی ہے تمہید مع ترغیب۔ دعویٰ اولیٰ **خلاصہ** لات، منات اور عزیٰ کو مت پکارو۔ دعویٰ ثانیہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو۔ اعادہ ہر دو دعویٰ بطریق لف و نشر مرتب۔ آخر میں تسلیٰ زجر اور دلیل نقلیٰ از انبیاء علیہم السلام۔ آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ۔

تفصیل

والنجم اذا هوى — تا — لقد رأى من آيات سربه الكبرى ۵ یہ تمہید ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیان ہے۔ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام ایسا قوی و امین فرشتہ ان پر وحی لاتا ہے، اور وہ اس کو دوبارہ اس کی اصل صورت میں بھی دیکھ چکے ہیں اس سے معلوم ہوا آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے لہذا اس کو مانو۔

افرايتم اللت والعزى ۵ ومنوۃ الثالثة الاخرى۔ یہ سورت کا پہلا دعویٰ ہے کہ ان معبودان باطلہ کو حاجات میں مت پکارو **الکم الذکر** — تا — ضیضی ۵ یہ دوسرا دعویٰ ہے کہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو اور ان کو حاجات میں نہ پکارو۔ ان ہی الا اسماء — تا — والاولیٰ ۵ یہ پہلے دعویٰ کا اعادہ ہے بطریق لف و نشر مرتب۔ مشرکین نے اپنے خود ساختہ معبودوں کو یہ القاب خود دے رکھے ہیں کہ وہ حاجت روا، کار ساز اور نافع و ضار ہیں حالانکہ وہ حقیقت میں ان صفات سے عاری ہیں۔ مشرکین کے کہنے سے وہ حاجت روا اور کار ساز نہیں بن سکتے۔ **وکم من ملک** — تا — من الحق شیتا ۵ (۲۶) یہ دوسرے دعویٰ کا اعادہ ہے یعنی فرشتے شفیع غالب نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے حکم کے بغیر زبان بھی نہیں کھول سکتے۔ یہ مشرکین کا محض زعم باطل ہے کہ فرشتے شفیع قاہر ہیں۔

فاعرض — تا — اعلم بمن اهدى ۵ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیٰ اور مشرکین پر زجر ہے اور ان سربک ہو اعلم۔ الایۃ۔ جملہ معترضہ برائے بیان وسعت علم الہی یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ **ولله ما فی السموات والارض جملہ معترضہ برائے بیان توحید لیجزی الذین اساءوا تخولیف اخروی۔** ویجنزی الذین احسنوا — تا — واسم المغفرة بشارات اخرویہ۔ **افرايت الذی تولى** — تا — فہویری یہ زجر ہے۔ کیا یہ مشرکین غیب سے جانتے ہیں کہ فرشتے انکی شفاعت کریں گے۔

ام لم ینبأ بما — تا — ففخشا ما عشی ۵ یہ دلیل نقلیٰ ہے صحف موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام سے۔ **فباى الآء سربک تتماہری ۵** یہ زجر ہے۔ **هذا نذیر** — تا — کاشفة ۵ یہ تخولیف اخروی ہے۔ **امن هذا** — تا — سلمدون ۵ یہ زجر ہے۔ **فاسجدوا لله واعبدوا** یہ سورت کا خلاصہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو اور لات و منات اور عزیٰ کو نہ پکارو اور نہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھو۔

ل والنجم — تا — الکبریٰ ۵ یہ تمہید ہے برائے اثبات صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل جواب قسم ہے۔ ضلال یعنی راستہ نہ ملنا اور غواۃ راستہ ملنے کے بعد بھٹک جانا الضلال ضد الہدایۃ والقی ضد الرشید یعنی ہمو مہتد س اسدا (مظہری ج ۹ ص ۱۱) قسم ہے ستارے کی جب وہ نیچے گرتا ہے یعنی غروب ہوتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلط راہ پر نہیں ہیں، بلکہ راہ راست پر قائم ہیں۔ یعنی ستارے کا نیچے آنا شاہد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے فرشتہ اترتا اور وحی لاتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ مجھ پر وحی آتی ہے غلط نہیں اور نہ بعید از قیاس ہے۔

ل وما یمنطق۔ الایۃ۔ اللہ کی طرف سے آپ جو قرآن پیش کرتے ہیں وہ اپنی رائے اور خواہش سے بنا کر نہیں لاتے، بلکہ اللہ کی طرف سے آپ پر اس کی باقاعدہ وحی ہوتی ہے۔ **ای ما یصدر لطقه فماتاکم به من جہتہ عزوجل كالقران او من القران عن ہوی نفسہ و رایہ اصلا (روح ج ۱۴ ص ۲۶) ان ہو۔** الایۃ۔ ہو سے مراد قرآن ہے یعنی یہ قرآن وحی ہے جو اللہ کی طرف سے آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے (بیضاوی روح۔ وغیرہما۔)

أَوَادُنِي ۹ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِكَ مَا أَوْحَىٰ ۱۰ مَا كَذَبَ

ہا بر اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جسے جو بھیجا

الفؤاد ما رآی ۱۱ أفمرونا علی ما یرى ۱۲ ولقد

رسول کے دل نے جو دیکھا اب کیا تم اس سے بھیج رہے ہو اس پر جو اپنے دیکھ ل اور

رأه نزلۃ اخرى ۱۳ عند سدرۃ المنتهی ۱۴ عندها

دیکھا ہے اترتے ہیں ایک بار اور بھی سدرہ المنتہی کے پاس اس کے پاس ہے

جنة البأوی ۱۵ اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ۱۶ ما زاغ

بہشت آدم سے رہنے کی جب چھارہ ہفتا اس بیرو پر جو کچھ چھارہ ہفتا وہ بھی نہیں

البصر وما طف ۱۷ لقد رای من آیت ربہ الکبریٰ ۱۸

نگاہ اور نہ حد سے بڑھی ہے شک دیکھے وہ اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے کا

افراء ینم اللت والعزی ۱۹ ومنوۃ الثالۃ الاخری ۲۰

بھلا تم دیکھو تیس لات اور عزی کو اور منات اور تیسرے پھیلے کو

الکم الذکر وله الائنۃ ۲۱ نلک اذ اقسمة صلیزی ۲۲

ایسا تم کو تو ملے بیٹے اور اسکو بیٹیاں ملے بانٹا تو بہت بھولتا ہے

ان ہی الا اسماء سمیتموها انتم و اباءکم ما انزل

یہ سب نام ہیں جو رکھ لئے ہیں اللہ نے تم نے اور تمہارے باپ دادوں اللہ نے

الله بہا من سلطن ان یتبعون الا الظن وما

نہرا تازی ان کی کوئی سند محض اشکل پر چلتے ہیں سہ اور جینوں کی

تھوی الا نفس ولقد جاءهم من ربهم الھدی ۲۳

انگ سے اور پہنچے ان کے رب سے راہ کی سوجھ

امر للانسان ما تمی ۲۴ فلیہ الاخرة والاولیٰ ۲۵ و

کہیں آدمی کو مقنا ہے جو کچھ چاہے اللہ سوا اللہ کے ہاتھ ہے سب بھلائی پہلی اور پہلی کی اور

منزل

۹ علمہ شدید القوی۔ شدید القوی مضبوط قوتوں والا مراد جبریل علیہ السلام ہیں جن کی قوتوں کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ انہوں نے قوم لوط علیہم السلام کی بستیوں کو اٹھا کر بلندی سے اٹا کر پھینک دیا اور ملا علی سے زمین تک کا سفر آنکھ جھپکنے میں طے کر لیتے تھے۔ اور ان کی ایک ولد ذریعہ سے قوم ثمود کے جگر پھٹ گئے (قربی) ذومرہ عقل و فہم میں کامل یا حسین و جمیل اور خوش منظر و طویل القامتہ ذومنظر حسن (مدارک ج ۴ ص ۱۲۷) ذوہیثہ حسنة قیل هو جسم طویل حسن (بحر ج ۸ ص ۱۵۷) ذومرہ حصافۃ فی عقلہ و ساریہ (بیضاوی) حاصل یہ ہے کہ یہ قرآن آپ نے اپنے پاس سے نہیں بنایا ہے۔ بلکہ جبریل علیہ السلام ایسے شدید و قوی عقیل و فہیم اور حسین و جمیل فرشتہ نے اللہ کی طرف سے آپ پر اتارا ہے ۱۰ فاستوی۔ یہ غار حراء کے پاس پیش آنے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے الافق الاصلی آسمان کا وہ حصہ جو دور سے زمین کے ساتھ ملا ہوا نظر آتا ہے قاب وہ فاصلہ جو کمان کے وسط سے وتر تک ہوتا ہے اس طرح ہر کمان میں صرف ایک قاب ہوا۔ اس لئے ترکیب میں قلب ماننے کی ضرورت نہیں جیسا کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ اصل میں قابی قوس تھا عن مجاہد والحسن ان قاب القوس ما بین وترها ومقبضها، ولا حاجة الى

القلب (روح ج ۲۷ ص ۴۸) حضرت شیخ رحمہ فرماتے ہیں یہ اصل میں قاب قوس تھا پھر اسکو تشبیہ کیا گیا اور جب مرکب کا تشبیہ بنایا جائے تو علامت تشبیہ کبھی صرف ایک حرف کے ساتھ اور کبھی دونوں جزوں کے ساتھ لگائی جاتی ہے یہاں علامت تشبیہ دوسرے جزو کے ساتھ لگائی گئی ہے (رضی) اس طرح اس کا اصل قابی قوسین ماننے کی ضرورت نہیں اہل عرب کا طریقہ تھا کہ جب دو آدمی آپس میں دوستی اور بھائی چارہ بناتے تو اپنی اپنی کمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیتے اس طرح کہ ایک کا قاب دوسری کے قاب پر منطبق ہو جاتا اور پھر ان کو جدا کر کے ان سے ایک ایک تیر چلاتے جس سے انکا مقصد یہ ہوتا کہ آج وہ دونوں بھائی ہیں اور ایک کی رضا دوسرے کی رضا ہے اور ایک کی ناراضی دوسرے کی ناراضی ہے۔ (روح) اور بمعنی بل ہے (مدارک۔ روح) یعنی جبریل علیہ السلام اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں افق آسمانی پر سیدھے کھڑے ہوئے نمودار ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنکو دیکھا تو یہ ہوش ہو گئے۔ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں

۱۱ صورت کا پہلا ذوقی
۱۲ شکل کے سوا حاجات میں کبھی
۱۳ کسی کو مست پکارا
۱۴ سدرہ المنتہی
۱۵ علامت تشبیہ کی

۱۶ علامت تشبیہ کی

۱۷ علامت تشبیہ کی

۱۸ حضرت کو اول نبوت میں حضرت جبریل نظر آئے اپنی اصل صورت پر ایک کرسی پر بیٹھے آسمان ان سے بھر رہا کنا سے سے کنا سے تک یہ دیکھ کر گھبرائے تو سورہ مدثر اتری۔
۱۹ موضع قرآن شدید القوی ذومرہ کی صفیتیں سورہ کورت میں حضرت جبریل کی کہی ہیں وہ دوسری بار جبریل کو اپنی صورت دیکھا معراج کی رات میں سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیرو کا وہ حصہ ہے نیچے اور اوپر کی سیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر کے لوگ نیچے نہیں اترتے اس کے پاس بہشت کو دیکھا اس بیرو پر چھاپے پڑانے سنہرے ایسے خوش رنگ جس کے دیکھنے سے دل کھنچا جائے اور نمونے جو دیکھے سوا اللہ کی کو خبر ہے فلک یہ نام ہیں بتوں کے کا فر کہتے تھے یہ بیٹیاں ہیں اللہ کی انکی ماں جنوں کی بیٹیاں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فلک یعنی بت پوجنے سے کیا ملتا ہے وہی جو اللہ سے پھلی اور پہلی یعنی آخرت اور دنیا کی رشاہی ۱۲۔

فتح الرحمن یعنی وقیقہ نور الہی ازہر جانب سدرہ را احاطہ کرد و این در شب معراج بود ۱۲۔

آگے بڑھے اور آپ کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ دو کمانوں کی مقدار، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے اور آپ کو سینے سے لگا کر دبا یا جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا اے جبریل! میرے تو خیال میں بھی نہیں تھا کہ اللہ کی کوئی مخلوق ایسی شکل و صورت پر بھی ہے۔ یہ پہلی وحی کے بعد کا واقعہ ہے۔ وکانت هذه الرؤية الاولى في اوائل البعثة بعد ما جاءه جبريل عليه السلام اقل مرة فادحي الله اليه صدر سورة (اقرأ) ثم اقرأ الوحي حتى تبدى له جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بالا بطح في صورته التي خلقه الله عليها (ابن كثير ج ۴ ص ۲۴۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اپنی زندگی میں دو بار اس کی اصلی صورت میں دیکھا ہے ایک بار زمین میں جس کا زیر تفسیر آیتوں میں ذکر ہے اور ایک بار آسمان میں جس کا ذکر آگے و لفظ ساراہ نزلة اخري میں آ رہا ہے آپ کے علاوہ کسی پیغمبر نے جبریل کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا قیل ما ساراہ احد من الانبياء في صورته غير محمد عليه الصلوة والسلام مرتين، مرة في السماء ومرة في الارض (بيضاوي)

۱۷ فادحي. اوحى كفاعل جبريل عليه السلام ہے۔ عبدہ کی صنم مجرور ذات باری تعالیٰ سے کنا یہ ہے (فادحي) جبریل علیہ السلام (الی عبد) الی عبد اللہ (مدارک ج ۴ ص ۱۴۸) جبریل نے اللہ کے عظیم الشان اور جلیل القدر بندے کو وحی پہنچائی۔ وحی کا ابہام تفریم و تعظیم کے لئے ہے (روح، قرطبی) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ۔ الآية۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے جس چیز کا مشاہدہ کیا آپ کے دل نے اسے پہچان لیا کہ یہ جبریل امین ہے آپ کے دل نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اس کو پہچانا نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں پورے یقین اور وثوق سے دیکھا ہے۔ اور اس بارے میں آپ کے دل میں کوئی شک و شبہ واقع نہیں ہوا۔ یعنی انه ساراہ بعينه وعرفه بقلبه ولم يشك في ان ما ساراہ حق (مدارک) اَفْتَمِرُ وَنَهْ۔ الآية۔ اس میں خطاب مشرکین سے ہے جو کہتے تھے کہ یہ سب خواب و خیال ہے بیداری میں اس نے کچھ نہیں دیکھا تمہارونہ، مرء سے ہے ای نجاد لونه (روح) یعنی جس چیز کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں کیا اس چیز کے بارے میں تم اس سے جھگڑتے اور بحث کرتے ہو؟ کوئی مشکوک اور مشتبه بات ہوتی تو بحث و جدال کی کوئی گنجائش بھی تھی لیکن یہ ایک مشاہدہ تھا جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تھا۔

۱۸ ولقد ساراہ۔ یہ جبریل علیہ السلام کو دوسری بار اصلی صورت میں دیکھنے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ شب معراج میں پیش آیا۔ عند اور اذ ظروف ساراہ سے متعلق ہیں۔ سدرة المنتهى بیری کے مانند ساتویں آسمان پر ایک درخت ہے جس کا پھل بڑے بڑے مشکوں کے برابر ہے۔ اسی کے قریب جبریل علیہ السلام کا مقام ہے اور یہی اس کے پرواز کی منتہا ہے ما یغشی سے اللہ کا نور اور فرشتے مراد ہیں۔ اس پر اس قدر فرشتے تھے کہ درخت ان میں چھپ گیا تھا۔ غشیہا نور الرب او الملائكة تقع علیہا کما یقع الغربان علی الشجرة (قرطبی ج ۴ ص ۹۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین کو اسکی اصلی صورت میں صرف زمین پر ایک ہی بار نہیں دیکھا بلکہ دوسری بار آسمان میں سدرة المنتهى کے پاس بھی اس کو اصلی صورت میں دیکھا ہے، وہاں سدرة المنتهى کے پاس ہی جنة المأویٰ بھی ہے جو متقین کا مقام ہے۔ اس وقت سدرة المنتهى نور ربی اور تجلی الہی سے جگمگا رہا تھا اور اس پر فرشتوں کا اس قدر جھرمٹ تھا کہ درخت ان کے نیچے چھپ گیا تھا وہاں بھی آپ نے جبریل کو صاف صاف دیکھا اس کے دیکھنے میں آپ کی نگاہ نہ ادھر ادھر ہوئی اور نہ اس سے آگے بڑھ کر کسی دوسری چیز کی طرف اٹھی۔ گویا یہاں بھی آپ نے جبریل کو پورے یقین و وثوق سے دیکھا۔ قال ابن عباس ای ما لعدل یعینا ولا شمالا ولا تجاوز الحد الذی ساراہی (ابن کثیر، قرطبی) ای اثبت ما ساراہ اثباتا مستیقنا صحیحاً من غیر ان یزیغ بصره او یتجاوزہ (کشاف)

۱۹ لقد ساراہی۔ الآية۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سے قدرت کے بڑے بڑے اور عظیم الشان نشانات کا مشاہدہ کیا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، کیونکہ یہ مشاہدات صرف ایک پیغمبر ہی کو نصیب ہو سکتے ہیں اور غیر پیکر تو ان کی تاب ہی نہیں لاسکتا اور جبریل امین آپ پر اللہ کی طرف سے وحی لاتے ہیں، اس لئے آپ کی رسالت پر ایمان لاؤ اور اللہ کی وحی کو مانو اور اس پر عمل کرو۔

۲۰ افرأیتہم تمہید کے بعد سورت کے پہلے دعویٰ کا ذکر ہے یعنی حاجات و مصائب میں ان خود ساختہ معبودوں کو غائبانہ مت پکارو۔ جب ثابت ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر وحی آتی ہے تو اس وحی ربانی کو مانو جو یہ کہتی ہے کہ مصائب و حاجات میں معبودان باطلہ کو مت پکارو۔ اللات اس میں دو قراءتیں ہیں اول تخفیف تار دوم تشدید تار۔ پہلی صورت میں یہ لوی سے مشتق ہے جس کے معنی لپٹنے اور گھومنے کے ہیں۔ مشرکین اس بت کے پاس عبادت کے لئے اعتکاف کرتے اور اس کا طواف کرتے تھے اس لئے وہ اس نام سے موسوم کیا گیا۔ والاصل لویة بزنة فعلة من لوی لانهم كانوا یلوون علیہ ویعتکفون للعبادة، او یلتون علیہ ای یطوفون مخفف بحذف الیاء وبدال الت واوہ الفاء، وعض عن الیاء تاء فصارت کتاء اخت و بنت (روح ج ۲ ص ۵۵) دوسری قراءت کے مطابق یہ لَتَ یَلْتُ کا اسم فاعل ہوگا اور اس کے معنی ہونگے گھولنے والا۔ عرب میں ایک آدمی کھاج کے موسم میں حاجیوں کو گھٹی میں ستوملا کر کھلاتا تھا اور اللات اس لئے لوگ اس کو اچھا سمجھتے تھے جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی شکل کا بت بنا کر اسکی پوجا پاٹ شروع کر دی اور اسے پکارتے لگے۔ اللات بال تشدید علی انه سسی بہ لانہ صورۃ راجل کان یلدت السویق بالسنن ویطعم الحاج (بیضاوی) العثری یہ ایک شیطانہ مادہ جن (تھی جو وادی نخل میں واقع کبیر کے تین درختوں میں رہتی تھی، وہاں مشرکین نے ایک عبادت گاہ بھی بنا رکھی تھی اور عربی کے نام پر کئی بت بھی تراش کر مختلف جگہوں میں رکھ لئے تھے۔ مشرکین جب وادی نخل میں عربی کی عبادت گاہ میں

اسکی عبادت اور پکار کے لئے آتے تو وہ شیطانہ ان سے باتیں بھی کرتی تھی۔ وکانت بوادى نخلة الشامية فوق ذات عرق فبنوا عليها بيتا وكانوا يسمعون منها الصوت... عن ابن عباس كانت العزى شيطانة تأتي ثلاث سموات ببطن نخلة (قرطبي ج ۱۷ ص ۹۹)

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ ان تینوں درختوں کو کاٹ ڈالیں چنانچہ جب وہ دو درختوں کو کاٹ کر تیسرے کو کاٹنے لگے تو اس سے ایک ڈاؤن نمودار ہوئی جس کے بال پر اگندہ تھے اور اوایل کرنے لگی حضرت خالد بن ولید نے اسے قتل کر دیا۔ (طرح خازن، قرطبی) مناة یہ ایک بہت تنہا جس کا استھان مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھا۔ مشرکین اس کی قربان گاہ پر اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دیتے اور اس کی برکت سے بارش طلب کرتے تھے۔ کانوا یریقون بعدہ الدماء یتقرّبون بذلك الیہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۱۱) ایک قرأت میں مناة ہے۔ ومناة مکی مفعلة من النوء کانہم کانوا یستطرون عندها الا نواء تبرکاً بہا (مدارک ج ۳ ص ۱۳۹)

أفرأیتم معنی اخبرونی ہے یعنی مجھے بتاؤ تو سہی یہ لات وغزوی اور منات جن کو تم پکارتے ہو کیا وہ تمہارے نفع نقصان کا اختیار رکھتے ہیں؟ کیا وہ قادر و متصرف ہیں؟ کہ تم نے ان کو عبادت اور پکار میں خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ افرأیتم ہذا الالہة هل نفعت اوضرت حتی تکون مشرکاء للہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۲)

أخبرونی عن الہتکم هل لہا شئ من القدرۃ والعظمة التي وصف بہا سب العزۃ فی الای السابقۃ وقیل لعی اظننتم ان ہذا الاصنام التي تعبدونہا تنفعکم (روح ج ۲۷ ص ۵۶) استفہام انکاری ہے یعنی وہ نہ قادر و متصرف ہیں نہ نفع و نقصان کے مختار، اس لئے مصائب و حاجات میں ان کو مت پکارو۔

۱۰۰ الکوا الذکر۔ یہ سورت کے دوسرے دعوے کا بیان ہے یعنی اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں۔ مشرکین اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے لیکن اس کے ساتھ ہی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں جس طرح ایک باپ کو بیٹیاں محبوب ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی سفارش کو ہرگز رد نہیں کرتا۔ فرمایا یہ یقتیم تو سراسر بے انصافی پر مبنی اور عدل و انصاف سے ہٹی ہوئی ہے، کیونکہ وہ جس چیز کو خود ناپسند کرتے ہیں اس کی نسبت خدا کی طرف کرنے میں کوئی باک محسوس نہ کرتے۔ اس لئے انکا یہ کہنا غلط ہے اور بے انصافی پر مبنی ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں اور اس کی بارگاہ میں شفیع قاہر ہیں۔

۱۰۱ ان ہی۔ یہ پہلے دعوے کا اعادہ ہے بطریق لطف و نشر مرتب۔ یہ معبودان باطلہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہشات کے مطابق تجویز کر رکھے ہیں۔ ان کو معبود، کارساز، حاجت روا کہنا محض تمہارے الفاظ ہیں لیکن حقیقت میں وہ ان صفات سے سراسر عاری ہیں۔ وہ نہ معبود و کارساز ہیں، نہ شفیع و حاجت روا ان کو ان ناموں سے موسوم کرنا صریح گمراہی ہے۔ کیونکہ ان خود ساختہ معبودوں کے معبود ہونے پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ ماجعل اللہ علی الوہیتہا واستحقاقہا للعبادۃ حجة (مقہر ج ۹ ص ۱۱۸)

۱۰۲ ان یتبعون۔ خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سفہار لائق خطاب ہی نہیں ہیں جیسا کہ بعد میں ارشاد ہے فاعرض عن من توتی الخ ان معبودان باطلہ کو ان صفات سے پکارتے کے لئے مشرکین کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظن و تخمین سے اور، باپ دادا کی دیکھا دیکھی اور خواہشات نفس کی پیروی میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ولقد جاءہم۔ الایۃ۔ حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی کتاب کے سامنے رشد و ہدایت کی روشنی کے مینار ہیں، مگر وہ ان سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں۔

۱۰۳ اہر لانا۔ الایۃ۔ اہر منقطع ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے (بیضاوی) یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان جس چیز کی آرزو اور تمنا کرے وہ اسے مل جائے یا اسکی تمنا کے مطابق ہو جائے لہذا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مشرکین اپنی خواہشات سے لات و منات اور غزوی وغیرہ کو معبود، کارساز، حاجت روا اور سفارشی بنا لیں تو ان کے بنانے سے وہ یہ سب کچھ بن جائیں اور ان کی یہ تمنا اور آرزو پوری ہو جائے کہ یہ معبود خدا کی بارگاہ میں ان کی سفارش کریں اور قرب خداوندی کا وسلہ بنیں۔ ای لیست الاشیاء والشہوات تحصل بالامانی بل للہ الامس وقولکم ان الہتکم تشفعم وتقرب زلفی لیس لکم ذلک (بحر ج ۸ ص ۱۶۳) والسراد لفی ان یکون للکفرة ما کانوا یطمعون فیہ من شفاعة الالہة والظفر بالحسنی عند اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ (روح ج ۲۷ ص ۵۸)

۱۰۴ فللہ الآخرۃ والاولی۔ یہ ما قبل کی علت ہے یعنی دنیا اور آخرت کے تمام امور و معاملات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص اور اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہی بلا شرکت غیرے ان میں متصرف و مختار ہے، تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ کے فیصلے کے خلاف انکی یہ تمنا پوری ہو کہ ان کے خود ساختہ معبود خدا کی بارگاہ میں انکی سفارش کریں گے۔

السَّغْفِرَةَ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ

میں بڑی سماں ہے وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تم کو زمین سے اور جب تم

أَجْتَنَّتُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ

بچے تھے ماں کے پیٹ میں سو مت بیان کرو اپنی خوبیاں وہ

أَعْلَمُ بِمَنْ اتَّقَى ۚ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تُوَلَّى ۖ وَآعْطَى

خوب جانتا ہے اسکو جو بچکر چلا بھلا تو نے دیکھا اس کو اللہ جسے من پھیر لیا اور لایا

قَلِيلًا ۚ وَآكَدَى ۚ أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهَوَّيْرِ ۚ أَمْ

تھوڑا سا اور سخت نکلا کیا اس کے پاس خبر ہے غیب کی یہ سو وہ دیکھتا ہے کیا

لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى ۖ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۚ

اسکو خبر نہیں پہنچی اسکی جو ہے ورقوں میں اسے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جسے کہ اپنا قول پورا آمارا

الَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۚ وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ

کہ رکھتا نہیں کسی کوئی اٹھانوالا بوجھ کسی دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے

أَلْمَاسَعَةَ ۚ وَأَنْ سَعِيَهُ سَوْفَ يَرَى ۚ ثُمَّ يَجْزِيهِ

جو اس نے کمایا اور یہ کہ اس کی کمائی اسکو دکھانی ضرور ہے پھر اسکو بدلا ملتا ہے

الْجِزَاءَ الْأَوْفَى ۚ وَأَنْ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى ۚ وَأَنْتَ

پورا بدلا اور یہ کہ تیرے رب تک سبکو پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی

هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى ۚ وَأَنْتَ هُوَ أَمَاتٌ وَأَحْيَا ۚ وَأَنْتَ

ہے ہنساتا ہے اور رلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہ کہ

خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى ۚ مِنْ تَطْفِئَةٍ إِذَا

اس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب

تَمْنَى ۚ وَأَنْ عَلَيْهِ النَّشْأَةُ الْأُخْرَى ۚ وَأَنْتَ هُوَ

پکائی جلتے اور یہ کہ اس کے ذمہ ہے دوسری دفعہ اٹھانا اور یہ کہ اس نے

منزل

لاہر عاقبت کیلئے ہے اور یہ اعلم بہمن ضل کے ساتھ او یجنزی الذین احسنوا۔ اعلم بہمن اہتدی کیساتھ متعلق ہے بطریق لفت و نشر مرتب۔ اللہ تعالیٰ
مگر انہوں کو اور ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے جس کا انجام یہ ہے کہ وہ مگر انہوں اور بڑے لوگوں کو ان کے اعمال کی مزائیسے گا اور نیک لوگوں کو ان کے اچھے کاموں
کی ضرورت نہ رہے گا۔ الذین یجتنبون۔ الایۃ۔ یہ الذین احسنوا سے بدل ہے یا اسکی صفت ہے یعنی مسنین وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی
کے کاموں سے کلی اجتناب کرتے ہیں، لیکن صفا ترا و معمولی لغزشیں ان سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اس قدر وسیع ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں
سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہوں کو محض اپنی مہربانی سے

معاف فرما دیتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ شرک سے
بچنے والوں کے چاہے تو کبائتر بھی معاف فرمائے۔ ہو
اعلم بکم۔ الایۃ۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو اس وقت سے
جانتا ہے جب اس نے تمہارے جد اعلیٰ آدم علیہ السلام
کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم اپنی ماؤں کے رحموں میں
بصورت جنین ہوتے ہو اس وقت بھی وہ تم کو جانتا

ہے یعنی وہ تمہاری ساری حقیقت سے باخبر ہے اور
تمہاری کوئی چیز اور تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں
اس لئے تم خود اپنی بزرگی اور تقویٰ و طہارت کے دعوے
نہ کرو۔ جو لوگ واقعی متقی ہیں اور اپنے اللہ کے احکام کی پابندی
کرنے کے لئے ظاہر و باطن کو ذائل و خباثت سے پاک کر چکے
ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے اسے کسی کے بتانے
کی ضرورت نہیں۔ افرأیت۔ تا۔ یسی

یہ معاذین کے لئے زجر ہے۔ یہ آیت ولید بن میسرہ کے حق
میں نازل ہوئی۔ شروع میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھتا اور وعظ و نصیحت سنتا تھا اور اسلام سے
متاثر ہو چلا تھا۔ قرآن کی تعریف بھی کرتا تھا۔ بعض
مشرکین نے اسکو حق گوئی اور اسلام میں رغبت کا طعنہ دیا
اور کہا اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر انہیں گمراہ قرار دیتا
ہے اس نے جواب دیا میں تو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں
اس پر اس مشرک نے کہا عذاب سے تمہیں بچانے کی میں
ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ پھر گیا اور زبان سے جو
حق بات کہتا تھا اس سے رک گیا۔ کان الولید

مدح القرآن ثم امسك عنه فنزل (واعطى
قلیلاً) ای من الخیر بلسانہ (واکدی) ای
قطع ذلك و امسك عنه (قرطبی ج ۱، ص ۱۱۱) اللہ
أعنده۔ الایۃ۔ کیا وہ غیب جانتا ہے اور پردہ غیب سے
درے دیکھ رہا ہے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ

کسی کی سفارش اور حمایت سے اللہ کے عذاب سے بچ جائیگا؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ غیب نہیں جانتا اور فرشتوں کی شفاعت سے یا کسی کی ضمانت
حمایت کی بناء پر عذاب الہی سے نہیں بچ سکتا۔ تا۔ ما غشی ہ یہ دلیل نقلی ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں
سے ان لا تزر وازرۃ سے لیکر اظلم و اظنی تک دونوں صحیفوں کا مشترکہ بیان ہے اور والہو تفکة۔ الایۃ۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں نہیں
کیونکہ یہ قوم لوط کی بستیاں ہیں جو صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد تباہ ہوئیں۔ الذی وفی وہ ابراہیم جس نے اللہ کے احکام کو پورا کیا اور ان تمام

۲
ع
۶
۲
۶
۲
ع
۶

۲
ع
۶
۲
ع
۶

موضع قرآن و یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا اس کا دل سخت ہو گیا و یعنی اللہ کا حق ۱۲ مندرج

عہود و مواعید سے عہدہ برآ ہوئے جو اللہ نے ان سے لئے تھے ۲۴ ان لا تنزس ان صحیفوں کا مضمون یہ ہے کہ کوئی نفس کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ جس طرح ہر ان کو اپنی ہی کمائی کی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور دوسرے شخص کی نیکیاں اس کے اعمال کے لئے نہیں ہوں گی۔ قیامت کے دن ہر آدمی کی سعی و کوشش کا نتیجہ سامنے ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اپنے ہی اعمال کے مطابق پوری پوری جزاء و سزا دی جائے گی۔ اور قیامت کے دن سب کا منہ تہا، اللہ کی نجات ہوگی اور سب اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک انسان کی دعا بھی دوسرے کے حق میں فائدہ مند نہیں ہو سکتی حالانکہ

قال فما خطبكم ۲۴ ۱۱۹۴ القمۃ ۵۴

أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۚ وَأَنَّ هُوَ رَبُّ الشَّعْرَىٰ ۚ وَأَنَّ أَهْلَكَ

دلت دی اور خزانہ اور یہ کہ وہی ہے رب شعی کا ف اور یہ کہ اُسے غارت کیا

عَادِنَ الْأُولَىٰ ۚ وَشَمُودَ أَفْمَأَيْقَىٰ ۚ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن

عاد پہلے کو اور نمود کو پھر کسی کو بانی نہ چھوڑا اور نوح کی قوم کو پہلے کو

قَبْلِ إِيَّاهُمْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ۚ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

پہلے ان سے وہ تو تھے ظالم اور شریر اور الٹی بستی کو تھے

أَهْوَىٰ ۚ فَغَشَّيْنَا مَا غَشَّىٰ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۚ

پنک دیا پھر آہڑا اس پر جو کچھ کہ آہڑا داف اب تو کیا کیا لغتیں اپنے لئے رب کی جملاتیگا

هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النَّذِيرِ الْأُولَىٰ ۚ أَرْفَقْتَ الْأَرْفَةَ ۚ

یہ ایک ڈرنا بولا ہے پہلے سنائے والوں میں کا آہنی آنے والے تھے

لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۚ أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

کوئی نہیں اسکو اللہ کے سوائے کھول کر دکھانے والا کیا تم کو اس بات سے تھے

تَعْجِبُونَ ۚ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۚ وَأَنْتُمْ سَمِدُونَ ۚ

تعجب ہوتا ہے اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو

فَأَسْجُدْ لِلَّهِ وَاعْبُدْ ۚ

سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی تھے

سِوَالْقَمْرِ ۚ وَخَمْسُونَ آيَةً ۚ وَثَلَاثٌ رُّكُوعًا

سے سورہ قمر میں تامل ہوتی اور اس کی پچیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۚ وَالنَّجْمُ الْقَمَرُ ۚ وَإِن يَرَوْا آيَةً

پاس آگے تھے قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشان

منزل ۷

قرآن اور حدیث سے دوسروں کے لئے دعا کرنے کی ترغیب ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے یہ حکم پہلی امتوں میں کتاب امت محمدیہ کے خلق میں منسوخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد الحقنا بہم ذریعتہم الآیۃ۔ (الطورع ۱) یعنی باپ دادا کی نیکی سے ان کی اولاد کو ان کے درجات عطا ہوں گے قال ابن عباس رضی اللہ عنہما ہذا منسوخ الحكم فی هذه الشریعة بقولہ (الحقنا بہم ذریعتہم قال عکرمة کان ذلک لقوم ابراہیم وموسیٰ فاما هذه الامۃ فلہم ما سعوا وما سعی لہم غیرہم (معالم وغازن لچ من ۲۶) اولاً اگر ما سعی سے مراد ایمان ہو جیسا کہ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں۔ یعنی کسی انسان کو اس کے ایمان کے بغیر کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایمان کے بغیر کسی نذوعا مفید ہے نہ اپنا کوئی نیک عمل۔ تحقیق یہ ہے کہ ایک شخص کے دعا و استغفار کے دوسرے مومن کے حق میں کوئی نزاغ و اختلاف نہیں یہ سب کے نزدیک جائز اور مفید ہے اور قرآن سے ثابت ہے (۱) وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم)

تخلف دینی ۱۲

تخلف از دینی ۱۲

تخلف از دینی ۱۲

۳۳
۲۰
۱۲

۵
۱۲

وغیرہ سب کے نزدیک دوسرے کو بخشنا جائز ہے۔ باقی رہا تلاوت قرآن کا ثواب تو حنفیہ کے نزدیک اسکا مہبہ جائز ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام ابن ہمام نے فتح القدر میں اس پر متعدد حدیثیں پیش کی ہیں باقی رہا یہ شبہ کہ مال مولیٰ کا ثواب کسی میت کو مہبہ کرنا وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعما

موضع قرآن ۱ شعری ایک تارا ہے بہت بڑا۔ اسکو بعض عرب پوجتے تھے۔ ۱۲ منہ ۱ یعنی پتھروں کا مینہ ۱۲ منہ ۷۔

فتح الرحمن ۱ یعنی سنگ باران کر دہ ۱۲۔ ۲ اشارت است بان قصہ کہ کافران از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ طلب کر دند خدا تعالیٰ ماہ راہ و قطعہ ساخت

فتح الرحمن یحییٰ برکوه ابو قیس و دیگر برکوه قیقان ۱۲۔

نصبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذا المشرك آتينا الآية (سورہ النعم) کے خلاف ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس آیت کا ایصال ثواب سے کوئی ٹکراؤ نہیں کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ مشرکین اپنے معبودان باطلہ کو حاجت روا، کارساز اور مافوق الاسباب نافع و ضار سمجھ کر انکی خوشنودی اور انکا تقرب حاصل کرنے کے لئے جانوروں میں ان کے حقے مقرر کرتے تھے جو صریح شرک ہے لیکن ایصال ثواب میں یہ چیز نہیں پائی جاتی ۲۵۵ و انہ ہوں۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اسکی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ ہر چیز اسی کے تصرف اختیار اور اسی کے زیر اقتدار ہے ہنسانا اور دلانا اسی کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے آرام و راحت اور خوشی عطاء کر کے ہنسانا ہے اور جسے چاہتا ہے مصائب و آلام میں مبتلا کر کے خون کے آنسو لاتا ہے۔ موت و حیات بھی اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے و انہ خلق الزوجین۔ تمہنی یعنی لطف رحم مادہ میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی تدفق فی الرحم (روح) جب نر کا لطف رحم مادہ میں پہنچ جاتا ہے تو محض اپنی قدرت کاملہ سے وہ اسی لطف سے نر اور اسی سے مادہ کو پیدا فرماتا ہے و ان علیہ۔ الایۃ۔ پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا بھی اسی کا کام ہے جسے ایک لطف بے جان سے نر و مادہ کو پیدا کر لیا وہ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ و انہ ہوا غنی و اقنی۔ پیدا بھی اسی نے کیا پھر زندگی میں دولت کی تقسیم بھی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ اپنی حکمت بالغہ کے مطابق جسے چاہتا ہے غنی اور دولت مند کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فقیر اور تنگ دست کر دیتا ہے۔ قال الاخفشوا قنی افسق۔ (روح، قرطبی) قال بن زید اغنی من شاء وافقر من شاء (قرطبی ج ۱، ص ۱۱۸، ابن کثیر ج ۳ ص ۲۵۹) ۲۵۶ و انہ ہوا رب الشعری۔ الشعری ایک روشن ستارہ ہے جسکی بعض قبائل عرب پرستش کرتے تھے یعنی شعری تارے کا خالق و مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے اس عاجز مخلوق کے بجائے اس کے خالق کی عبادت کرنی چاہئے اور لات و منات کی طرح شعری بھی عبادت اور پکار کا مستحق نہیں۔ ہو کو کب یطلع بعد الجوزاء فی شدة الحر و کانت خزاعة تعبدھا (مدراک ج ۳ ص ۱۵۱) و تخصیصھا فی الذکر ہما للاشعار بانھا مخلوقة لله تعالیٰ لا یستحق العبادۃ مثل اللات والعزی ولعل قوماعبدواھا فی زمن ابراهیم علیہ السلام ایضا و لذلک و سرد التخصیص بذکرھا فی صحف ابراهیم و موسیٰ (مظہری ج ۹ ص ۱۳۲) ۲۵۷ و انہ اھلک۔ عاد اوبی سے قوم ہود علیہ السلام) مراد ہے کیونکہ وہ قوم نوح (علیہ السلام) کے بعد باقی تمام سرکش قوموں کو پہلے ہلاک ہوئی اسی لئے اسے الاولیٰ کہا گیا۔ یا یہ صفت عادتانیہ سے متاثر کرنے کیلئے جس سے یا تو قوم ہود مراد ہے یا عمالقا کا قبیلہ بنو سقیم بن ہزال (روح) یعنی گذشتہ سرکش اور کافر قوموں مثلاً عاد و ثمود اور ان سے پہلے قوم نوح ؑ کو اللہ تعالیٰ ہی نے ہلاک کیا ہے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا اس لئے کہ وہ بڑے بے انصاف اور حد سے تجاوز کر نیوالے تھے انکی بے انصافی یہ تھی کہ وہ خدا کی عاجز مخلوق کو خدائے قادر و قیوم کا شریک بناتے اور خدا کے سوا ان کو پکارتے تھے اور ان کے عناد و طغیان کا یہ حال تھا کہ حق کو سمجھ لینے کے باوجود محض ضد و حسد کی وجہ سے ٹھکراتے تھے ۲۵۸ و المؤمنة۔ اس سے قوم لوط کی بستیاں مراد ہیں اور یہ صحف موسیٰ کا مضمون ہے۔ المؤمنة جسے الٹا کر گرا دیا گیا ہو۔ قوم لوط ؑ کی بیٹیوں کو نیچے سے اوپر اٹھا کر اور الٹا کر زمین پر پھینک دیا یعنی مدائن قوم لوط علیہ السلام ائتفکت بہم اسی انقلب و صناس عالیہا سا فلہا (قرطبی ج ۱، ص ۱۲۰) فخشھا۔ الایۃ۔ ان بیٹیوں کو الٹا کر ان پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ اس قدر پتھر رینا گئے بس کیا پوچھنا ان کی تمام بستیاں ان کے نیچے دب گئیں۔ کیسا عبرتناک انجام سخاں قوموں کا! ۲۵۹ ذبا اسی الایۃ۔ تخولیف نبوی۔ یہ خطاب ہر سرکش اور مکذب سے ہے تو اللہ کی کونسی نعمت میں شک کرتا ہے اور اسے اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتا اور غیر اللہ کو پکارتا ہے۔ ہذا انذیر۔ الایۃ۔ اشارہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ حضرت محمدؐ گذشتہ ڈرانے والے پیغمبروں کے قافلہ کے آخری رکن ہیں جس طرح گذشتہ سرکش قوموں نے اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کو جھٹلایا اور تباہ و برباد ہوئیں اے مشرکین مکہ! سن لو، ہمارے آخری پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلانیو! اگر تم ضد و عناد سے باز نہ آئے تو تمہارا حشر بھی اپنی قوموں کا سا ہوگا ۲۶۰ ازفت الازفة۔ یہ تخولیف اخروی ہے الاخرۃ بہت جلد آنیوالی یہ قیامت کا نام ہے کاشفۃ یا نفس مقدر کی صفت ہے یا مصد ہے۔ (روح) یعنی قیامت سر پر پہنچ چکی ہے اور اللہ کے سوا اس کے معین وقت پر سے کوئی پردہ نہیں اٹھا سکتا۔ باوجودیکہ قیامت بہت ہی قریب ہے، لیکن اس کے ظہور کا معین وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ۲۶۱ یہ منکرین کیلئے زجر ہے۔ اے قریش مکہ! تم اس قرآن پر متوجہ ہو اور کج فہمی کی وجہ سے اسکا انکار کرتے اور اسکا مذاق اڑاتے ہو، لیکن ہمیں آیات وعد و وعید سنکر اپنی سرکشی پر اور بد عنوانیوں پر تہمتیں کبھی دونا نہیں آیا اور تم حق سے منہ پھیرے سر اسر غفلت میں پڑے ہو (افمن هذا الحدیث) ای القرآن (تعجبون) انکار (وتضحکون) استہزاء (ولا تبکون) تخذنا علی ما فرطتم (بیضاوی) ولا تبکون لسمع وعدہ و وعیدۃ (جلالین) ۲۶۲ فاسجدوا لله واعبدوا۔ یہ آخر میں سورت کا خلاصہ ہے یعنی صرف اللہ ہی کو سجدہ اور صرف اسی کی عبادت کرو، مصائب و حاجات میں فرشتوں لات و عزی اور منات وغیرہ کو مت پکارو اور نہ کسی کو اللہ کی بارگاہ میں شفیع قابہر سمجھو۔ فاسجدوا لله خاصة واعبدوا لله خاصة (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) اسی اعبدا وہ دون غیرہ (مظہری ج ۹ ص ۱۳۴) و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

سورۃ النجم میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ افرأیتم اللات والعزیٰ ۵ و منوۃ الثالثۃ الاخریٰ ۵ (۱۶) نفی شرک فی التصرف۔ ۲۔ الکم الذکر ولد الانثیٰ ۵ تلك اذا قسمۃ ضیضیٰ ۵ نفی شفا قہرہ از ملائکہ علیہم السلام۔ ۳۔ ان ہی الا اسماء سمیتہا۔ ۴۔ فللہ الاخرۃ والاویٰ ۵ نفی شرک اعتقادی و نفی شفاعت قہرہ از معبودان باطلہ ۴ و کم من مدک فی السنوت۔ ۵۔ وان الظن لا یغنی من الحق شیئا ۵ (۲۶) نفی شفاعت قہرہ از ملائکہ کرام علیہم السلام۔ ۵۔ و انہ ہوا ضعیف و ابکی۔ ۶۔ فغشھا ما غشیٰ ۵ (۳۶) نفی شرک فی التصرف و بیان قدرت و تصرف و اختیار باری تعالیٰ۔ ۷۔ فاسجدوا لله واعبدوا ۵ نفی شرک ہر قسم و امر اخلاص عبادت باری ذات حق جل شانہ۔

(۱۶) بتاریخ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۴ جولائی، ۱۹۰۶ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بوقت ۳ بجے سورۃ النجم کی تفسیر ختم کی۔ فللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ والصلوة و

السلام علی الشفیع المشفع بیوم الاخرۃ و علی الہ وصحبہ الذین کانوا اتقی الامتہ و اھدی الامتہ۔ سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ

سُورَةُ الْقَمَرِ

رابطہ | سورۃ النجم میں یہ مذکور تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو اور کسی کو اس کی بارگاہ میں شفیع غالب نہ سمجھو اب سورۃ القمر میں اس کی علت اور دلیل ذکر کی گئی ہے یعنی اس لئے کہ کارساز اور ہرچیز کو ایک اندازے سے پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ سورۃ قمر کا یہ دعویٰ سورت کے آخر میں انا کل شیء خلقنہ بقدر ۵ میں مذکور ہے۔ سورۃ قمر سے لیجئے سورۃ حدیث تک ہر سورت کا دعویٰ اس کے آخر میں مذکور ہے۔

خلاصہ | ابتدا میں اور آخر میں مشکوی، تسلی، زجر، تخولیف اخروی، بشارت اخرویہ اور درمیان میں تخولیف دنیوی کے پانچ نمونے اور اس کے بعد التفات بسوئے اہل مکہ بغرض تنبیہ اور آخر میں دعویٰ سورت۔

تفصیل

اقتربت الساعة والنشق القمر تمہید برائے تخولیف اخروی مع زجر وان یروا — تا — فماتعن النذر ۵ یہ شکوی ہے۔ معجزہ شق قمر ظاہر ہو چکا؟ جو قریب قیامت کی دلیل ہے لیکن مشرکین سرکشی میں سرگرداں ہیں۔ معجزات کو جادو کہتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن ایسی حکمت و ہدایت سے لبریز کتاب آچکی ہے اور وہ گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے قصے بھی سن چکے ہیں فتول عنہم تسلی برائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمردین پر حجت خداوندی قائم ہو چکی ہے اب انذار و تبلیغ سے انھیں کوئی فائدہ نہیں، اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں۔

یوم یدع الداع — تا — ہذا یوم عسرہ یہ تخولیف اخروی ہے۔ قیامت کے دن جب صومر پھونکا جائیگا تو سب لوگ قبروں سے نکل کر خوف ہراس کے عالم میں ٹڈی دل کی طرح بلانے والے کی طرف دوڑیں گے۔ اس دن کفار کہیں گے آج کا دن بہت ہی کٹھن اور دشوار ہے۔ کذبت قبلہم قوم نوح — تا — فہل من مدکرہ یہ تخولیف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ مشرکین قریش سے پہلے قوم نوح علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور انکو طرح طرح سے مطعون کیا۔ آخر اس سرکش اور طاعنی قوم کو طوفان سے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ قصہ پچھلوں کے لئے باعث عبرت ہے۔ اس لئے قرآن کی نصیحت پر عمل کرو تاکہ ان جیسے انجام سے بچ جاؤ۔

کذبت عاد — تا — فہل من مدکرہ یہ تخولیف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ قوم عاد نے بھی ہمارے پیغمبر ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو دیکھا ہم نے ان پر کیسا دردناک عذاب مسلط کیا۔ ہوا کے ایک تند و تیز طوفان سے انکا صفایا کر دیا گیا اور آنے والی نسلوں کیلئے ان کو عبرت بنا دیا۔ کذبت ثمود — تا — فہل من مدکرہ یہ تخولیف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔ قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کا انکار کیا ہماری ہدایت کیلئے بشری رہ گئے تھے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔ یہ تو دیوانگی اور حماقت ہوگی۔ آخر کار انھیں پتھر سے اونٹنی کے نکلنے کا معجزہ بھی دکھایا گیا، لیکن پھر بھی عناد و انکار پر قائم رہے اور اونٹنی کو قتل کر دیا اور خدا کے عذاب سے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔

کذبت قوم لوط — تا — فہل من مدکرہ یہ تخولیف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ قوم لوط نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی اور حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے مہمانوں کے بائے میں پریشان کیا تو ان کو بھی ایک ہولناک عذاب سے ختم کر دیا گیا۔ ولقد جاء ال فرعون — تا — عزیز مقتدر ۵ یہ پانچواں نمونہ ہے۔ فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکذیب کی اور تمام معجزات کو جھٹلایا تو ان پر بھی شدید گرفت آئی اور ان کو دریا میں غرق کر دیا گیا۔

اکفارس کھخیر۔ الآیۃ۔ التفات بسوئے اہل مکہ یہ زجر ہے۔ مشرکین مکہ نہ تو پہلے کفار سے اچھے ہیں اور نہ ان کے لئے عذاب سے کوئی براءت نامہ ہے اس لئے ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو پہلی سرکش قوموں کا ہو چکا ہے۔ ام یقولون — تا — امرہ یہ شکوی ہے۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ہمارا جھٹھا انتقام لے گا لیکن بہت جلد شکست کھا کر بھاگیں گے۔ یہ تو معمولی عذاب ہے اصل عذاب تو قیامت کے دن ہوگا جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ ان المجرمین — تا — مس سقر ۵ یہ تخولیف اخروی ہے۔ مجرمین جو دنیا میں گمراہی اور سرکشی کے نشہ میں گم رہے جب انھیں جہنم میں گھسیٹا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا۔ اب ذرا یہ بھڑکتی آگ بھی تاپ لو۔

انا کل شیء خلقنہ — تا — بالبصرہ یہ سورت کا دعویٰ ہے یعنی ہرچیز کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات میں وہی منصرف و مختار اور کارساز ہے۔ لہذا اس کے سوا حاجات میں کسی اور کو مت پکارو اور نہ کسی کو اس کے آگے شفیع قائم سمجھو۔ ولقد اهلکنا — تا — مستطر ۵ یہ تخولیف دنیوی و اخروی ہے۔ تم جیسے سرکشوں اور طاعنوں کو ہم پہلے ہلاک کر چکے ہیں، ان کے انجام بد سے عبرت حاصل کرو اور ہتھاری ہر بات لکھی جا رہی ہے، قیامت کے دن ہر عمل کی پوری پوری جزاء و سزا ملیگی۔ ان المتقین — تا — ملیک مقتدر ۵ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ متقی اور پرہیزگار لوگ جنت کی نعمتوں میں اللہ تعالیٰ کے پاس خوش و خرم ہوں گے۔

کی خبر ہے بدل من ما او علی ہو حکمة (مدارک ج ۴ ص ۱۰۳) یعنی ان معاندین کے پاس قرآن میں گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے اس قدر واقعات آچکے ہیں کہ ان میں کافی سامان عبرت ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ سرکشی اور عناد سے باز آنا چاہے اس کے لئے ان واقعات میں زجر و تہدید کا کافی مواد موجود ہے اور وہ سراپا حکمت و دانش ہے اور اسکی ہر بات حکمت زجر کی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے یعنی القرآن حکمة تامة فتد بلغت الغایة فی الزجر (معالم وغازن ج ۶ ص ۲۷۴) ہما تخن المنذر مصدر ہے بمعنی الانذار یعنی جو لوگ ایسے عظیم معجزات دیکھے اور قرآن ایسی حکمت سے لبریز کتاب سنے اور گذشتہ سرکش قوموں کا عبرتناک انجام جاننے کے باوجود ایمان نہیں لاتے اب انکو تبلیغ و انذار سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ فتول عنہم یرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیم ہے یعنی آپ نے تبلیغ و انذار کا حق ادا کر دیا ہے اور مشرکین پر رحمت خداوندی قائم فرمادی ہے اب مزید وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے اس لئے اب آپ ان سے اعراض کر یعنی اسی شئی تغنی المنذر ما عنہم کتب اللہ علیہ الشقاوة و ختم علی قلبہ (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۷۳) فتول عنہم لعلمک ان الانذار یعنی فیہم (مدارک ج ۴ ص ۱۰۳) جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ فاعرض عن من تولى عن ذکرنا (الجموع ۲۷۴) یوم یبدع۔ یہ تحریف اخروی ہے اور ظرف یخرجون متاخر کے ساتھ متعلق ہے اور بخشعا ابصارا ہمہ عملہ یخرجون کی ضمیر سے حال ہے منکر ایک دہشتناک چیز جس سے پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا ہو قیامت کا ہول اور خوف و ہراس مراد ہے (مدارک) اور داعی سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (روح) جسک حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور سب کو میدان حشر میں قیامت کے ہولناک اور دہشت انگیز منظر کی طرف بلائیں گے تو سب لوگ قبروں سے نکل آئیں گے، دہشت و خوف سے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور وہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیلے ہوں گے اور بلانے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے کفار و مشرکین اس وقت پکارا سٹھیں گے کہ آج کا دن نہایت ہی دشوار اور کٹھن ہے کیونکہ انھیں اپنا انجام نظر آجائے گا۔ قیامت کا دن بلاشبہ کفار کے لئے نہایت شدید ہوگا لیکن مومنین اس دن کی شدت سے محفوظ ہوں گے اگرچہ منظر قیامت کی ہولناکی سے وقتی گھبراہٹ ان پر سبھی طاری ہو جائیگی و فیہ انشاساۃ الی ان ذلک الیوم یوم یوم شدید علی الکافرین لا علی المؤمنین (غازن ج ۶ ص ۲۷۴) کذبت قبلہم۔ یہ تحریف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ گذشتہ سرکش قوموں کا حال بیان کر کے معاندین قریش کو عبرت دلانا مقصود ہے۔ پہلی قوموں نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں اور صحیفوں کو جھٹلایا آخری جرم کی پاداش میں تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ مشرکین قریش کے پاس اللہ کا آخری پیغمبر اور اسکی آخری کتاب آجی ہے جسکا سمجھنا ہم نے ان کے لئے آسان کر دیا ہے۔ اگر وہ اپنی موجودہ روش عناد پر قائم رہے تو انکا حشر بھی اقوام سابقہ کا سا ہوگا۔ کفار قریش سے پہلے قوم نوح ہمارے بندے نوح علیہ السلام کی تکذیب کر چکی ہے۔ اور صرف تکذیب ہی نہیں کی بلکہ اذراہ عناد و سرکشی ان کو تحقیر و استہزاء کا نشانہ بھی بنایا اور ان کی شان میں گستاخیاں بھی کیں تھیں دیوانہ بنایا کیونکہ وہ سینکڑوں برس سے صرف ایک ہی بات (اللہ کی توحید) کی رٹ لگا رہا ہے اسکی عقل ٹھکانے نہیں رہی، معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے جن معبودوں کی مخالفت کرتا ہے انھوں نے ناراض ہو کر اسکی عقل و فہم سلب کر لی ہے۔ عیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس طرح قوم عاد کے طاغیوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا تھا ان نقول الا اعتزک بعض الہتنا بسوءہ (مہود ج ۵)۔ قال مجاہد وازدجر استظیر جنونا (ابن کثیر، بحر)

۵۷ فدعنا ہر۔ جب نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو گئے تو اللہ سے دعا کی کہ میں ان کے عناد و تعنت کی وجہ سے مغلوب ہو چکا ہوں اور اب وہ ایمان نہیں لائیں گے، اس لئے اب ان کو ہلاک کر دے اور ان سے انتقام لے لے، کیونکہ میں تو ان سے انتقام نہیں لے سکتا۔ ففتقنا ابواب السماء الخ تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور پرنا لوں کی طرح آسمان سے پانی بہنے لگا۔ آسمان کے دروازے کھولنا کثرت بارش سے کنایہ ہے۔ اور زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے۔ فالتقی الماء الخ زمین و آسمان کا پانی مل کر اس انداز سے کو پہنچ گیا جو اللہ نے مقرر فرمایا تھا یعنی پانی کی سطح اس قدر بلند ہو گئی جتنی اللہ کو منظور تھی۔ یا علی تعلیل ہے اور مطلب یہ ہے کہ زمین و آسمان کا پانی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مل گیا جو اللہ نے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا یعنی قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت اور تباہی۔ او علی امرت سماہ اللہ تعالیٰ و کتبہ فی اللوح المحفوظ و هو ہلاک قوم نوح بالطوفان و (علی) علیہ للتعلیل (روح ج ۲ ص ۸۲)

۵۸ وحملناہ۔ دُسا، دسا، کی جمع ہے یعنی میخیں۔ تختوں اور میخوں والی سے مراد کشتی ہے جو لکڑی کے تختوں کو میخوں سے باہم جوڑ کر تیار کی گئی تھی۔ باعیننا ہماری آنکھوں کے سامنے یعنی ہماری حفاظت اور نگرانی میں۔ (ربیعنا وی، مدارک) نوح اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو ہم نے کشتی میں سوار کر دیا جو ہماری حفاظت اور نگرانی میں چل رہی تھی، اس طرح ان کو طوفان سے محفوظ رکھا اور تمام مشرکین کو غرق کر دیا یہ ہم نے ان سے اس شخص کا انتقام لیا جس کی انہوں نے ناشکرہ کی تھی۔ اس سے مراد نوح علیہ السلام ہیں، کیونکہ ہر پیغمبر اپنی قوم کے لئے اللہ کی نعمت ہوتا ہے جس کی قدر دانی یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اسکی اطاعت کی جائے۔ اسی فعلنا ذلک جزاء لنوح علیہ السلام فانما کان نعمة اللہ تعالیٰ علی قومہ فکفر وہا و کذا کل نبی نعمة من اللہ تعالیٰ علی امتہ (روح ج ۲ ص ۸۳)

نے کہا کیا ہم اپنی قوم کے ایک بشر کو پیغمبر مان لیں اور اس کے حکم بردار بن جائیں؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا یہ فعل سر اسر غلط ہوگا اور یہ کھلی دیوانگی ہوگی۔ کہ ہم ایک بشر کے پیروکار اور فرمانبردار بن جائیں، کیونکہ اس میں ہماری صریح توہین و تذلیل ہے اور یہ سب سے بڑا خسارہ ہے۔ یقولون لقد خبنا وخسرنا ان سلیمانکنا قیادنا لواحدا منا (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۵) الفی الذکر۔ اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کیا یہ صالح ہی رہ گیا تھا کہ اس پر وحی بھیجی جاتی حالانکہ ہم میں بہت سے بڑے لوگ موجود ہیں جو صالح (علیہ السلام) کے مقابلے میں مہبط وحی بننے کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے وہ العیاذ باللہ غلط بیانی کر رہا ہے اور ہم پر بڑائی چاہتا ہے۔ وہ کند ذہن دیوی دولت اور شان و شوکت کو استحقاق نبوت کی دلیل سمجھتے تھے سیعلسون عدا۔ الایۃ۔ اس سے پہلے قبیل مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام سے فرمایا کل حیب ان پر عذاب آئیگا تو اسخیں معلوم ہو جائے گا کہ کذاب اور منکر کون ہے۔ حکایتہ لما قالہ سبحانہ و تعالیٰ لصالح علیہ السلام و عدالہ و وعیدہ لقومہ (روح ج ۲، ص ۸۸) انامرسلوا المناقۃ۔ ہم اونٹنی کو ان کے ابتلاء و امتحان کے لئے بھیجنے والے ہیں، آپ انتظار کریں اور ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور دیکھیں وہ اونٹنی سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ ونبئہم ان الماء۔ الایۃ۔ شرب پانی کا حصہ یا پانی پینے کی باری۔ اور آپ ان کو مطلع کر دیں کہ کنوئیں کے پانی پر اب باری مقرر ہوگی اور ہر فریق اپنی نوبت میں حاضر ہو کر پانی حاصل کرے گا۔ ایک دن اونٹنی پانی پئے گی اور اس کی باری کے دن تم لوگ اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلاؤ گے اور تمہاری نوبت کے دن میں اونٹنی پانی نہیں پئے گی۔ فنادوا صاحبہم۔ الایۃ۔ لیکن زیادہ عرصت تک وہ اس پر قائم نہ رہ سکے اور اونٹنی کو قتل کرنے کا پروگرام بنا اور ایک جوان کو بلا کر اس کام پر آمادہ کیا چنانچہ اس نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسکو قتل کر دیا۔ فتعاطی فاجترأ علی تعاطی الامرالعظیم غیر مکرث۔۔۔۔۔ او فتعاطی المناقۃ محقرها او فتعاطی السیف (مدارک ج ۴ ص ۱۰۰) فکیف کان عذابی و نذیرا

قال فما خطبکم ۲۷
۱۲۰۰
المعمر ۵۳

فَارْتَقِبْهُمْ وَاَصْطَبِرْ ۲۷ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ
سوا انتظار کرنا اور سہارا اور سنا ہے ان کو کہ پانی کا بانٹا ہے ان میں
كُلِّ شَرْبٍ مُّخْتَصِرٌ ۲۸ فَنَادُوا وَاَصْحَابَهُمْ فَتَعَالَى فَعَقَرُوا ۲۹
ہر باری پر پہنچنا چاہتے تھے پھر بکارا انہوں نے اپنے رفیق کو پھر ہاتھ چلایا اور کاٹ ڈالا
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرِي ۳۰ اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيِّغَةً
پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا ہم نے بھیجی ان پر شعلہ ایک چٹھاڑ
وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمٍ الْمُحْتَظِرِ ۳۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
پھر وہ گئے جیسے روندی ہوئی بارگاہوں کی وا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدْكِرٍ ۳۲ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالَّذِي ۳۳
سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا جھٹلایا لوط کی قوم نے ڈرنا سناؤں کو
اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّا اَنْ لُّوطٌ اَخْتَصِمَ بِمِسْحَرٍ ۳۴
ہم نے بھیجی ان پر آندھی پھر برساتے والی سوائے لوط کے انکو اپنے سہارا پھیلے رات سے
نِعْمَةٌ مِّنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۳۵ وَلَقَدْ
فضل سے اپنی طرف کے ہم یوں بدل دیتے ہیں اسکو جو حق مانے اور
اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتْنَا فَتَمَارَوْا بِالَّذِي ۳۶ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ
ڈرا چکا تھا ان کو ہماری پکڑ سے پھر لگے مکارنے ڈرانے کو اور اس سے لینے لگے
عَنْ ضَيْفٍ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنَذِيرِي ۳۷
اس کے مہانوں کو غلہ پس ہم نے مٹا دی انکی آنکھیں اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا
وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۳۸ فَذُوقُوا عَذَابِي
اور پڑا ان پر صبح سویرے عذاب جو ٹھہر چکا تھا اب چکھو میرا عذاب
وَنَذِيرِي ۳۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدْكِرٍ ۴۰
اور میرا ڈرانا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا

تخولیف دنیوی کا پتہ تھا نمونہ -۱۲-

۲
۱۸
۹

منزل ۷

دل و زچہ بھیجی جس سے وہ روندے ہوئے خشک چائے کی مانند چورہ چورہ ہو گئے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر ۲۷۔ یہ تخولیف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ حاصب پھر جو قوم لوط کی بستیوں پر برساتے گئے۔ قوم لوط علیہم السلام نے بھی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ہم نے ان کی بستیوں کو الٹ کر دیا وہ اونٹنی جس پانی پر جاتی سب جانور بھاگتے تو اللہ نے باری ٹھہرا دی کہ ایک دن وہ جاگے اور ایک دن سب جانور ۱۲ منہ ۷۔ موضع قرآن بدکار عورت تھی اس کے مواسی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو سکھایا۔ اس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں ۱۲ منہ ۷۔

فتح الرحمن و احظیہ احاطہ است کہ از شاخہائے خشک و خار برائی گو سفند بنا کنند و آن برود زمان پائیمال مواسی میگردد خدا تعالیٰ بان پائیمال شدہ فتح الرحمن تشبیہ فرمود ۱۲۔

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النَّذِيرُ ﴿٣١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا

اور پہنچے فرعون والوں کے پاس شانہ ڈرانوالے جھٹلایا انہوں نے ہماری نشانیوں کو سب کو

فَاخَذْنَاهُمْ أَخَذَ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرًا ﴿٣٢﴾ أَكْفَارًا كُمْ خَيْرٌ مِّنْ

بھرا پکڑا جنہ ان کو پکڑنا زبردست کا قابو میں لے کر اب تمہیں جو مکر میں کیا یہ بہتر ہے

أُولِيكُمْ أَمْ لَكُمْ بُرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٣٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ مَجْمُوعٌ

ان سب ٹلے سے یا تمہارے لئے فارغ خطی لکھی گئی درتوں میں کیا کہتے ہیں نہ ہم سب کا مجمع ہے

مُنْتَصِرٍ ﴿٣٤﴾ سَيَهْزِمُ الْجَمْعُ وَيُؤَلِّفُ الدُّبُرَ ﴿٣٥﴾ بَلْ لِّسَاعَةِ

پلا لینے والے کا اب شکست کھانیگا یہ مجمع سمجھائیں پیٹھ پھیر کر بلکہ قیامت ہے

مَوْعِدِهِمْ وَالسَّاعَةَ أَذْهَىٰ وَأَمْرٌ ﴿٣٦﴾ إِنَّ الْمَجْرِمِينَ

ان کے وعدہ کا لٹہ وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہیں غلطی

فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ

میں پڑے ہیں اور سورا میں جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اوندھے منہ

ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٣٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٣٩﴾ وَمَا

چکھو مزہ آگ کا ہم نے ہر چیز کو بنایا پہلے سمجھا کر اور

أَمْرًا إِلَّا وَاحِدَةً كَلِمَةً بَالْبَصِيرَةِ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا

ہمارا کام تو یہی ایک دم کی بات ہے جسے ایک نگاہ کی دلا اور ہم برباد کر چکے ہیں

أَشْيَاءَكُمْ قَهْلٌ مِّنْ مَّدْكِرٍ ﴿٤١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي

تمہارے ساتھ دالوں کو پھر سے کوئی سوچنے والا اور جو چیز انہوں نے کی ہے لکھی

الزُّبُرِ ﴿٤٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌّ ﴿٤٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

گئی درتوں میں اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا جا چکا جو لوگ اللہ ڈریوالے ہیں

فِي جَنَّاتٍ وَنَهْرٍ ﴿٤٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ لَبِيبٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٥﴾

باغوں میں ہیں اور نہروں میں بیٹھے بیٹھے سبھی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جس کا سب پر قبضہ ہے

منزل ۷

ان پر پتھروں کی بارش کی اور اس سے پہلے صبح صبح ہی لوط علیہ السلام اور مومنوں کو بستی سے نکلی جانے کا حکم دے کر ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا۔ یہ ان پر ہمارا انعام و احسان تھا، کیونکہ وہ ہمارے شکر گزار بندے تھے اور شکر گزنیوالوں کو ہم ایسی جزا دیا کرتے ہیں۔ ولقد انذراہم۔ الآیہ۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو ہماری پکڑ سے خبردار کیا لیکن انہوں نے ان کے انذار کو جھٹلایا اور اس میں شک کیا اور اس پر یقین نہ لائے۔ اسی شک و فیما انذراہم بہ الرسول ولم یصدقوا (قرطبی ج ۱ ص ۱۲۲) ۱۲۲ ولقد انذراہم۔ الآیہ۔ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت نوجوانوں کی شکلوں میں فرشتے آئے تو قوم لوط کے بدکردار لوگوں نے ان مہمانوں کو اپنی بہوس کا نشانہ بنانے کی خاطر حضرت لوط علیہ السلام سے مطالبہ کیا وہ ان کے کام میں حامل نہ ہوں اور اپنے مہمانوں کی ان سے حفاظت نہ کریں جب وہ بُری نیت سے ان کے گھر میں گھر آئے تو جبرائیل علیہ السلام نے ان پر اپنا بازو مارا جس سے وہ سب اندھے ہو گئے اور ہم نے فرمایا ابھی وہ عذاب تمہیں چھٹنا ہے جس سے لوط علیہ السلام بہتیں ڈراتے تھے۔ ولقد صبحہم۔ الآیہ۔ چنانچہ علی الصباح ان پر وہ عذاب آپہنچا اور ان کو ختم کر کے چھوڑا خدا تعالیٰ عذاب و نذراہم اب اس عذاب کا مزہ چکھو جس سے لوط علیہ السلام تمہیں ڈرایا کرتے تھے اسی ما انذرتکم بہ علی لسان لوط من العذاب (مظہر ج ۹ ص ۱۲) ولقد یسرنا۔ الآیہ۔ ہم نے قرآن کو پسند و نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت سیکھے؟ ۱۸ ولقد جاء آل فرعون النذیر

یہ تحریف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ فرعون اور اس کا قوم کے پاس بھی ہم نے ڈرانے والے بھیجے اور دلائل و معجزات سے اسکو سمجھایا، لیکن اس نے ہمارے تمام معجزات کا انکار کیا تو ہم نے انکو دریا میں غرق کر کے جہنم میں ڈالا اور ان کو اس طرح پکڑا جس طرح ایک بڑا ہی طاقتور اور صاحب اقتدار بادشاہ مجرموں کو پکڑتا ہے جسے نہ کوئی مغلوب کر سکے اور نہ کوئی اسے انتقام سے لوک سکے ۱۹ اکفاراہم۔ الآیہ۔ یہ التفات اہل مکہ کی طرف ہے اور زجر ہے اے عرب کے لوگو! کیا تمہاری قوم کے کفار قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم فرعون کے کفار سے لچھے ہیں اور ان سے زیادہ زور آور اور طاقتور ہیں کہ اپنی قوت و طاقت اور دنیوی شان و شوکت کے بل بوتے پر وہ ہمارے عذاب سے بچ جائیں گے۔ یا کسی آسمانی کتاب میں ان کے لئے عذاب سے معافی کا کوئی پرواز

نازل ہو چکا ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں اس لئے اے کفار عرب تم اللہ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکو گے ۲۰ ام یقولون الآیہ۔ یہ شکوی ہے کیا کفار عرب اپنی قوت و شوکت پر مغرور ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں اس لئے ہم مغلوب و مقہور نہیں ہو سکتے اور اپنے دشمنوں کو بدلہ لے سکتے ہیں۔ سیہنم الجمع۔ الآیہ۔ یہ جواب شکوی ہے اور مشرکین کے قول کا رد ہے نیز تسلی ہے برائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب وقت آنے والا ہے کہ انکا کبر و غرور خاک میں مل جائیگا اور وہ زلت آمیز شکست اٹھائیں گے اور میدان میں ان کے ہاتوں جم نہ سکیں گے اور وہ بند دلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر سہاگ نکلیں گے۔

فتح الرحمن و یعنی در سرعت وجود مراد آسان بودن ۱۲۔

۱۲۔ تحریف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ ۱۳۔ التفات اہل مکہ و زجر ہے۔ ۱۴۔ شکوی ۱۵۔ جواب شکوی ۱۶۔

۱۷۔ ذکر دعویٰ نبوت ۱۸۔ تحریف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ ۱۹۔

۲۰۔ اشارت اخرویہ

یہ آیت مکررہ میں نازل ہوئی جب ابھی جہاد فرض بھی نہیں ہوا تھا اور ہجرت کے بعد میدان بدر میں یہ سچی پیشگوئی ظاہر ہوئی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کی دلیل ہے وقتاً کان هذا یوم بدر، وهو من دلائل النبوة لان الایة مکیة وقد نزلت حیث لم یفرض جہاد ولا کان قتال (روح ج ۲۴ ص ۹۲)

۱۲۱ بل الساعة - الایة - یہ تو معمولی عذاب ہوگا اور یہ ان کے کہ تو توں کی پوری سزا نہیں، ان کی پوری سزا کا دن تو قیامت کا دن ہے جسکی دمہشت و ہمت اور جس کے عذاب کی شدت سب سے زیادہ ہوگی اور جس کا عذاب ہر عذاب اور سزا سے زیادہ تلخ اور سب سے بڑھ کر المناک ہوگا۔ ان المجرمین - الایة - یہ تحریف اخروی ہے۔ قیامت کے دن تمام مجرمین ہلاکت اور بھڑکتی آگ میں ہوں گے یا دنیا میں حسائے اور جنوں میں ہیں۔ قرآن ایسی روشن کتاب سے ہدایت حاصل نہ کرنا سراسر جنون اور طسارہ ہے فی ضلال وسعی فی ہلاک ونیران (مدارک ج ۴ ص ۱۰۶) وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: فی خسران و جنون (روح ج ۲۴ ص ۹۳)

۱۲۲ یوم یسحبون - الایة - اس سے پہلے یقال لہم مقہ ہے۔ قیامت کے دن جب مجرمین کو مونہوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائیگا اسوقت ان سے کہا جائیگا دنیا میں عیش و آرام کے مزے لیتے رہے آج بھڑکتی آگ کے درد و الم کا مزہ بھی چکھو۔
۱۲۳ انا کل شیء - الایة - یہ آخر میں سورت کا دعویٰ ہے کہ ہر چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا وہی کار ساز ہے اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ وما امرنا - الایة - یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ فرمایا ہر چیز کے بائے میں ہمارا حکم صرف ایک کلمہ کن ہوتا ہے یعنی آنکھ کے اشائے کی مانند۔ یعنی جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کام اسی لمحہ مکمل ہو جاتا ہے۔ وما امرنا شیء نرید تکوینہ الا ان نقول له کن فیکون (مدارک ج ۴ ص ۱۵۶)

۱۲۴ ولقد اهلکنا - الایة - یہ تحریف و نبوی ہے۔ اشباہکم ای اشباہکم فی الکفر من الامم الخالیة (قرطبی ج ۱۴ ص ۱۴۹) اے مشرکین عرب! تم سے پہلے ہم ایسی سرکش اور متمرّد قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ کیا ان کے عبرتناک انجام سے بھی تم کوئی سبق نہیں سیکھتے۔ وکل شیء فعلوہ - الایة - یہ کفار جو کچھ بھی کر رہے ہیں ان کی ہر بات اور ان کا ہر کام ان کے اعمال ناموں میں لکھا جا رہا ہے۔ اس لئے انہیں ان کے ہر عمل کی سزا ملیگی۔ وکل صغیر - الایة - ہر چھوٹی اور بڑی بات لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ اس لئے قصار و قدر کا کوئی فیصلہ مل نہیں سکتا۔

۱۲۵ ان المتقین - یہ بشارت اخرویہ ہے۔ مقعد صدق وہ مقام جو اہل صدق و صفا کیلئے مقرر ہے متقی اور پرہیزگار لوگ قیامت کے دن عظیم الشان باغوں میں ہوں گے جس میں ہر چیز کی نہریں بہتی ہونگی یہ مقام جنت ہے جو اہل صدق و صفا کیلئے تیار ہے جہاں عظیم الشان اور جلیل القدر شاہنشاہ کا اسخیں قرب بھی نصیب ہوگا۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

سورہ القمر میں آیت توحید

۱۔ انا کل شیء خلقنہ بقدرہ ۵ دلیل بر نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ الرحمن

رابطہ | سورۃ قمر میں مذکور ہوا کہ ساری کائنات کا خالق اور سب کا کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے اب سورۃ الرحمن میں اس سے ترقی کر کے فرمایا کہ جب کارساز وہی ہے تو برکت والا نام بھی اسی کا ہے اور اسی کو برکات کا سرچشمہ سمجھو۔ سورت کا یہ دعویٰ اس کے آخر میں تبرک اسم ربك ذي الجلال والاكرام میں مذکور ہے

خلاصہ | ابتداء میں دعویٰ پر نوعقلی دلیلیں ایک خاص انداز سے علی سبیل التفصیل ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے رکوع میں منکرین دعویٰ کے لئے تخولیف دنیویٰ اخرویٰ اور آخری رکوع میں ماننے والوں کے لئے بشارت اخرویہ مذکور ہے۔ اس سورت میں اللہ نے اپنی بے شمار نعمتیں یاد دلا کر فرمایا کہ بتاؤ ان میں سے کونسی نعمت کا تم انکار کرو گے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکت دہندہ نہیں اگر اس دعویٰ کو نہیں مانو گے تو آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور اگر ایمان لو گے تو آخرت میں جنت کی نعمتیں عطا ہوگی۔

تفصیل

الرحمن — تا — والرحمان ۵ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اسکی رحمت و قدرت اور اسکی نعمتوں کا بیان ہے ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا اور ہر نعمت اسی نے عطا کی۔ الرحمن ۵ علم القرآن ۵ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس مہربان نے انسان کو قرآن سکھایا خلق الانسان الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اور اس کو مافی الضمیر کے اظہار کی استعداد عطا فرمائی۔ والسماء ما فغها الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ تمام علویات و سفلیات اس کے سامنے عاجز و در ماند ہیں۔ اس نے انسان کو عقل دی کہ ہر چیز کا مقام پہچان کر اس کے مناسب سلوک کرے۔ اس نے زمین کو اپنی مخلوق کیلئے بنایا تاکہ اس میں پھل، میوے پھول اور غلے پیدا ہوں۔ خلق الانسان — تا — من ناسہ ۵ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔ جس نے انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا شان اور برکت والا اسی کا نام ہے۔ سب المشرقین و سب المغربین ۵ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے۔ مشرق و مغرب یعنی ساری کائنات کا مالک بھی وہی ہے۔ مرج البحرين — تا — والمرجان ۵ یہ چھٹی عقلی دلیل ہے۔ اس نے میٹھے اور کڑھے پانی کے دو دریا ایک ساتھ بہا دیئے جو آپس میں ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے اور ان سے بڑے اور چھوٹے حجم کے موتی برآمد ہوتے ہیں۔ ولد الجوار المنشئت فی البحر کالاعلام ۵ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے دریاؤں اور سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز امن و سلامتی سے رواں دواں ہیں۔ کل من علیہا — تا — والا کرام ۵ (۲۶) یہ آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق فنا ہونے والی ہے۔ صرف ایک ذات ذی الجلال ہی باقی رہیگی۔ یسئلہ من فی السموات۔ الایۃ۔ یہ نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق اللہ کی محتاج اور اسکی سائل ہے اور ساری کائنات میں وہ خود ہی اپنی مرضی سے تصرف کرتا رہتا ہے۔ ان تمام دلائل سے ثابت اور واضح ہے کہ جس کی قدرت و رحمت کا یہ حال ہو برکات کا سرچشمہ اسی کی پاک ذات ہو سکتی ہے۔

سنفرخ لکم ایہما الثقلین ۵ یہ تخولیف کی تمہید ہے۔ یحشر الجن والانس۔ الایۃ۔ یہ تخولیف دنیویٰ کی طرف اشارہ ہے۔ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کہیں جانے کی کوشش کرو تو تم ایسا نہیں کر سکتے۔ یرسل علیکم — تا — حیم ان ۵ منکرین کے لئے تخولیف اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن تمہیں آگ کے شعلوں میں جھونک دیا جائیگا اور تم ان سے محفوظ نہیں رہ سکو گے۔ قیامت کے دن جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اس وقت اس کا رنگ لال سرخ ہوگا۔ قیامت کے دن جن دانس سے ان کے گناہوں کے بالے میں سوال کی ضرورت ہی نہیں ہو گی، کیوں کہ مجرموں کی پہچان ان کے چہروں ہی سے ہو جائیگی اور ان کے اعضاء و جوارح خود بول کر سائے گناہوں کی تفصیل بتا دیں گے۔ ہذہ جہنم الخ یہی ہے وہ جہنم جس سے مشرکین کو ڈرایا جاتا تھا اور وہ اس کو نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور کھولنے پانی کے درمیان ہی چکر کاٹتے رہیں گے ولمن خان۔ تا — وعجری حسان ۵ (۳۶) یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ قیامت کے دن خدا کی عدالت میں پیشی سے ڈرتے ہیں اور اسکی نافرمانیوں سے بچتے ہیں ان کے لئے قسم قسم کے باغ ہوں گے جن میں ہر قسم کے میوہ دار درخت ہوں گے اور ان میں مشروبات کے چشے رواں ہوں گے۔ ہر میوہ کسی انواع و اقسام میں ہوگا۔ متکین الخ اعلیٰ قسم کے ریشمی بستروں پر آرام کریں گے اور درختوں کے میوے اس قدر قریب ہوں گے۔ کہ بستروں سے بھی ان تک ہاتھ پہنچ سکیں فیہن قصورۃ اللہ جنت میں ان کے لئے ایسی حوریں ہوں گی جو شرم و حیا سے آنکھیں جھکائے ہوگی اور ان سے پہلے کسی جن سے انھیں چھوا تک نہیں ہوگا۔ حسن صورت اور صفاء رنگ میں یا قوت و مرجان کی مانند ہوں گی۔ دنیا میں انہوں نے اچھے کام کئے تو اس کی جزاء بھی

انہیں اچھی ملی۔ ومن دونہا جنشن الخ اس کے علاوہ انہیں اور بھی باغ ملیں گے جن میں چشے جاری ہوں گے۔ حسن و جمال کا مرقع اور پاکدامن جوڑی ہوں گی، اعلیٰ قسم کے فروش اور عالیچول پر آرام کریں گے۔ تبرک اسمہ ربک ذی الجلال والا کرامہ آخر میں سورت کے مرکزی دعوے کا ذکر ہے یعنی برکت لینے والا اللہ ہی ہے اور برکت اسی کے نام میں ہے۔ الرحمن ۵ تا ۱۰ والرحمان ۵ اللہ کی وحدانیت کا بیان ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور یہ ساری نعمتیں عطا کیں وہی کارساز اور برکات دہندہ ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ پر دلالت کرتی ہے۔ ایسی رحمت عامہ جس میں مؤمن

قال فما خطبکھ ۲ ۱۲۰۴ الرحمن ۵۵

سورة الرحمن فکیتر وھو ثمان وسبعون آیت وثلاث کوعا
سورہ رحمن میں نازل ہوئی اور اسکی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان بہ نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنِ ۱ عَلَمَ الْقُرْآنِ ۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۳ عَلَّمَهُ

۱۔ رحمن نے یہ سکھایا قرآن بنا یا آدمی پھر سکھایا جو

الْبَيَانَ ۴ الشَّمْسِ وَالْقَمَرَ ۵ حَسْبَانَ ۶ وَالنَّجْمِ وَالشَّجَرِ

بات کرنا سورج ۴ اور چاند کے لئے ایک حساب ہے اور جھاڑ اور درخت

يَسْجُدْنَ ۷ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا ۸ وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۹ اَلَّا تَطْغَوْا

سجود میں اور آسمانوں کو لگے اور اٹھایا اور رکھی ترازو کرنا دتی نہ کرو

فِي الْمِيزَانِ ۱۰ وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

ترازو میں اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ

الْمِيزَانَ ۱۱ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاِنَاو ۱۲ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۱۳

تول کر اور زمین کو شہ بھایا واسطے خلق کے اس میں پودے اور

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۱۴ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ۱۵

کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس ہے اور

الرَّيْحَانُ ۱۶ فَبِأَيِّ الْاَعْرَاسِ كَذَّبْتُمْ ۱۷ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

پھول خوشبودار تم کیا کیا نعمتیں اللہ رب نے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں بنا یا آدمی کو لگے

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۱۸ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ

کھٹکناٹی مٹی سے جیسے سٹیکرا اور بنایا جن کو آگ کی پست

مِّنْ نَّارٍ ۱۹ فَبِأَيِّ الْاَعْرَاسِ كَذَّبْتُمْ ۲۰ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

سے پھر کیا کیا نعمتیں اللہ رب نے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں مالک دو مشرق کا شہ

دکا فر اور دشمن و دوست کے درمیان کوئی امتیاز نہ ہو چنانچہ الرحمن کے بعد جن انعامات کا ذکر ہے وہ سب کیلئے مشترک ہیں اور ان کے ذکر میں ایک خاص ترتیب ملحوظ ہے۔ تمام علویات و سفلیات کا خالق و مالک وہی ہے اور یہ سائے انعامات بھی اسی کی طرف سے ہیں اس لئے دونوں کو ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے ذکر فرمایا۔ الرحمن ۵ علما القرآن ۵ یہ توجید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس بادشاہ نے جو بڑا ہی مہربان ہے اور پھر سے قرآن نازل فرمایا اور اپنے پیغمبر کو اسی تعلیم دی اور آپ کی وساطت سے تمام انسانوں کو پہنچایا۔ جو بنی آدم کے لئے اس کا سب سے بڑا انعام احسان ہے اور جس پر دینی و دنیوی سعادت کا مدار ہے اسی علمہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اداه الی جمیع الناس (قرطبی ج ۴ ص ۱۰۲) خلق الانسان ۵ علمہ البیان ۵ یہ توجید کی دوسری عقلی دلیل ہے۔ نیچے زمین پر انسان کو پیدا کیا اور اپنے دل کی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اس کو بیان کا ملکہ اور سلیقہ عطا فرمایا تاکہ جس طرح اس نے خود قرآن کو سمجھا ہے اسی طرح دوسروں کو بھی سمجھا سکے لان البیان هو الذی بہ یتمکن عادة من تعلم القرآن وتعلیمہ (روح ج ۲۴ ص ۹۹)۔ ۱۔ الشمس والقمر۔ الآیۃ۔ یہ توجید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ جو اشیاء اس کی قدرت کاملہ اور صنعت غریبہ پر دلیل ہیں ان کو اسی ترتیب سے ذکر فرمایا پہلے اور پروالی چیزیں۔ بحسبان کا متعلق خود ہے اسی بحسبان بحسبان (روح) سورج اور چاند ایک حساب اور مقرر اندازے کے مطابق چل رہے ہیں ان کی رفتار معین، ان کا راستہ متعین اور انکی مسافت معلوم جیسے انہوں نے ایک مدت متعینہ سال یا مہینے

بیان توجید ۱۲
دلیل توجید پر پہلی عقلی
دلیل توجید پر دوسری عقلی دلیل
تیسری عقلی دلیل
۱۲

توجید تھانہ دلیل
۱۲
توجید تھانہ دلیل
۱۲

منزل ۷

اس سورت کے نازل ہونے کا سبب جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو رحمن کے نام کی خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم رحمن کو نہیں جانتے موضع قرآن اور کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ طعنہ مارتے تھے کہ فلا نے فلا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن پہنچاتے ہیں ان کے قول کے رو کو یہ سورت اتری، تفسیر حسینی میں یوں لکھا ہے..... ف یعنی جن اور انس ۱۲ منہ ۱۲۔

فتح الرحمن ۷ اشارہ بآنت کہ برگ حبوب غازیہ علف دواب ایشان میشود پس این علاوہ نعمت است ۱۲۔

میں طے کرنا ہے۔ اس کے بعد پھر نیچے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ والنجم والشجر يسجدان۔ النجم سے وہ نباتات مراد ہے جو زمین سے نکل کر زمین کی سطح پر ہی پھیل جاتی ہے اور تنے پر نہیں اٹھتی یعنی بیل اور قد آور ہو جاتی ہے۔ یعنی درخت یا بودا (ملارگ، روج، بھرا) یعنی تمام اقسام نبات بھی اللہ کے سامنے سبز سجود اور اس کے حکم کی مطیع و منقاد ہیں سجود نبات کامل انقیاد اور کلی طور پر زیر تصرف ہونے سے گناہ ہے یعنی زمین پر سجود سبزہ اور روئیدگی ہے سب اللہ کے تکوینی احکام کی پابند ہے ینقاد ان لله فيما يريد بهما طبعاً انقياد الساجد من المكلفين طوعاً (بیضاوی) لما ذكر تعالى ما انعم به من منفعة الشمس والقمر وكان ذلك من الآيات العلوية ذكر في مقابلهما من الآثار السفلية النجم والشجر (بحر ج ۸ ص ۱۸۹) اوپر سورج چاندرواں دواں ہیں اور نیچے جڑی بوٹیاں اور درخت پیدا کر لیتے اور ان میں سورج چاند سے اثر قبول کرنے کی استعداد رکھ دی گئی والسماء۔ علویات کا ذکر۔ اوپر آسمان کو بلند کیا اور اس کی بلندی کا ایک انداز مقرر کیا۔ المیزان سے عدل و انصاف مراد ہے عن مجاهد وقتادة والسدي اى وضع فى الارض لعدل الذى امر به (قرطبي ج ۴ ص ۱۰۴) یعنی اس نے حکم دیا ہے کہ ہر کام میں عدل و انصاف سے کام لو اس صورت میں عدل کامیاب قرآن ہو گا کیونکہ اس معاملے میں قرآن ہی میزان اور معیار ہو سکتا ہے علی هذا الميزان القرآن لان فيه بيان ما يحتاج اليه وهو قول الحسين بن الفضل (قرطبي) اس صورت میں ان آیتوں کا حاصل یہ ہو گا کہ دنیا میں قرآن میزان عدل ہے ہر بات کو اس کی روشنی میں جانچو اور اس میزان کو نظر انداز نہ کرو اور اس میزان کے فیصلے سے تجاوز نہ کرو واقیموا الوزن الايتية ہر چیز کو نیک نیتی سے اس میزان پر ٹھیک ٹھیک تولو اور اس میں کمی نہ کرو۔

حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ المیزان سے مراد عقل ہے اور یہ ایک تمثیل ہے۔ انسان تولنے میں تین طریقوں سے نقصان کرتا ہے۔ اول یہ کہ میزان یعنی ترازو ہی میں کوئی نقص ڈالتا ہے۔ دوم یہ کہ ترازو تو درست ہوتا ہے لیکن ہاتھ سے ترازو کو ایک طرف جھکا دیتا ہے۔ سوم یہ کہ ہاتھ سے جھٹکا بھی نہیں دیتا لیکن کسی اور تدبیر سے کم تولتا ہے یہاں ان تینوں طریقوں سے منع فرمایا۔ حاصل تمثیل یہ ہے کہ جس طرح ترازو اس لئے ہے کہ اس سے ہر چیز کو عدل و انصاف سے تولتا جائے اسی طرح عقل و انصاف کے ترازو سے ان تمام امور کو تولو اور فیصلہ کرو جس ذات پاک کے صفات و افعال وہ ہوں جو یہاں مذکور ہیں کیا اس کے سوا کوئی اور برکات دہندہ ہو سکتا ہے۔

۱۵ والاارض وضعها۔ سفلیات کا ذکر۔ اور اللہ نے زمین کو لوگوں کے لئے پیدا کر کے رکھ دیا ہے تاکہ وہ اس سے ہر قسم کا فائدہ اٹھائیں۔ جس میں ہر قسم کی پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً کھجور کے درخت جس کے بھاری بھر کم گچھے آویزاں ہیں۔ والمحب ذوالعصف اور ہر قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں جن کے باقی اجزاء بھوسے کی شکل میں مویشیوں کے چارے میں کارآمد ہیں۔ والرحيخان غذائی اجناس اور میووں کے علاوہ زمین میں خوشبودار پودے بھی ہوتے ہیں جن کی خوشبو دل و دماغ کو معطر اور تازہ کر دیتی ہے۔ هوكل مشوم طيباً لرقيم من النبات (روح ج ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۶ فبأى الآء۔ الآء۔ یہ آیت اس سورت میں بار بار آتی ہے اور اس میں جنوں اور انسانوں سے خطاب ہے۔ ہر نعمت کے ذکر کے بعد اس آیت کو دہرا کر جن وانس کو متنبہ کیا گیا ہے کہ یہ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں اور تم کو کسی نعمت کا انکار کر سکتے ہو کہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے لہذا وہی برکات دہندہ ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن صحابہ رضہ کو پڑھ کر سنائی تو وہ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا تم سے جنوں ہی نے اچھا جواب دیا۔ جب میں نے ان پر یہ سورت پڑھی اور جب میں فبأى الآء سے بکمانت کذبان پر پہنچتا تو وہ ہر بار جواب دیتے لا بشئى من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد اے ہمارے پروردگار! ہم تیری کسی بھی نعمت کا انکار نہیں کرتے تمام صفتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جواب دینے لگے (ابن کثیر، روح)

۱۷ خلق الانسان۔ یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے۔ الاھن ان سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں صلصال خشک مٹی جو بجانے سے آواز دے الفخار ٹھیکری یعنی وہ مٹی جو آگ میں اپکا لی گئی ہو۔ مارج آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا اور جانت جنوں کے جدا علی کو آگ کے شعلے سے پیدا فرمایا۔ جن وانس ذرا سوچو تو سہی تمہاری تخلیق بھی اللہ کا تم پر انعام ہے تم اسکی کوئی نعمت کو نہیں مانو گے پھر یہ اسکی قدرت و صفت کا کمال کہ مٹی اور آگ سے اس نے کس خوبی سے پیدا فرمایا یہ اسکی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہے۔

۱۸ سب المشرقین وسب المغربین ہ یہ توحید کی پانچویں عقلی دلیل ہے دو مشرق اور دو مغرب سے موسم سرما اور موسم گرما کے مشرق و مغرب مراد ہیں۔ سورج کو سال بھر کے دوران میں مختلف جگہوں سے نکالنا اور مختلف جگہوں میں غروب کرنا یہ بھی اللہ ہی کا کام ہے نیز اس سے چونکہ موسم بدلتے ہیں اس لئے یہ مشرق و مغرب کی تبدیلی میں انسانوں کے لئے بے شمار منافع ہیں اور یہ تبدیلی بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ساری برکتیں اور نعمتیں اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں۔

۹۹ مہر ج البحرین - یہ توحید کی چھٹی دلیل ہے مہر ج اس سبب و اجری بہا دیا۔ جاری کر دیا۔ دو دریا میٹھا اور کھاری۔ اسکی قدرت کاملہ کا کرشمہ دیکھو کہ اس نے دو دریا ساتھ ساتھ چلائے ہیں جن کا پانی ساتھ ساتھ جا رہا ہے اور ان کے درمیان ظاہری طور پر کوئی حجاب حاجز بھی نہیں محض اللہ کی قدرت کا پردہ ہے جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا اور دونوں دریا اپنی حدوں سے نکل کر ایک دوسرے کی حد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان دونوں سے ہر جگہ میں چھوٹے اور بڑے سچے موتی نکلتے ہیں۔ اللؤلؤ و المروث و الماس و صفا (ہیضائی، ابن کثیر) ۱۱۵

قال فما خطبکم ۲۷ ۱۲۰۶ الرحمن ۵۵

وَرَبُّ الْمَغْرِبِينَ ﴿۱۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ
 اور مالک دو مغرب کا مالک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے تم دونوں چلائے
 الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ فَبِأَيِّ
 دو دریا ہم ملکر ملتے ہیں ان دونوں میں ہے ایک بڑا بڑا بھاری بھاری بھاری پھر کیا
 الْآلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۱﴾
 کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے نکلتے ہیں ان دونوں سے موتی اور مونگا
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۲﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي
 پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے اور اسی کے ہیں نہ جہاز اڑتے کھڑے
 الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۳﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۴﴾ كَلَّ
 دریا میں سے بہاؤ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے جو موتی
 مَنْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ ﴿۲۵﴾ وَيَقَعُ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۵﴾
 ہے زمین پر لے فنا ہونوالا ہے اور ہاتھی منڈیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۶﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ
 پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے اس سے مانگتے ہیں آسمانوں میں وہ
 الْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
 زمین میں ہر روز اس کو ایک دھندلے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی
 تُكَذِّبِينَ ﴿۲۸﴾ سَنَفِرُغ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَيْنِ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
 جھلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونوالے آسمانوں میں تمہاری طرف سے دو بھاری بھاری کا فلوٹ پھر کیا کیا نعمتیں
 رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۰﴾ يَبْعَثُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنْ أَسْأَلْتَهُمْ
 اپنے رب کی جھلاؤ گے اے عمروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر تم سے ہو سکے
 أَنْ تَنْفِذُوا مِنْ أَوْقَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَمَا نُنْفِذُوا
 کر نکل سجاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل سجاگو

الجوار - الایۃ - یہ توحید کی ساتویں عقلی دلیل ہے۔ یہ کشتیاں اور پہاڑوں کی مانند اونچے اونچے بھری جہاز اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف اور قبضہ اختیار میں ہیں وہی ان کو اپنی قدرت تامہ اور تدبیر صائب سمجھاتا اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ بتاؤ اللہ کی کونسی نعمت سے آنکھیں بند کرو گے۔ اسی قادر و مختار اور منعم و محسن کے نام میں برکت ہے اللہ کل من علیہا فان۔ یہ توحید کی آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق آخر فنا ہو جائیگی صرف اللہ اپنی شان بے نیازی اور صفت فضل و انعام کے ساتھ باقی رہے گا۔ فسر بعضا لمحققین (الجلال) بالاستفلاء المطلق و (الاکرام) بالفضل التام (روح ج ۲۷ ص ۱۰۹) جو فانی ہیں وہ کسی طرح بھی مستحق ربوبیت نہیں ہو سکتے، اس لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کار ساز اور برکات دہندہ ہے جو سب سے بے نیاز لیکن سب کا منعم و مربی ہے جس کی نعمتیں حد و حساب سے باہر ہیں ۱۲ یسئلہ - الایۃ - یہ توحید کی نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق فرشتے، پیغمبر، اولیاء اللہ، جن اور ان کے علاوہ سب اپنے وجود و بقا میں اللہ کے محتاج ہیں اور ہر حاجت اسی سے مانگتے ہیں اور وہ ہر لمحہ کسی نہ کسی شان میں ہوتا ہے۔ ساری کائنات کا نظام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ نظم و نسق مسلسل بلا انقطاع چل رہا ہے اس طرح ہر لمحہ بے شمار شئون و افعال اس کی ذات سے وابستہ ہیں۔ جس ذات بے چون و چگون کے سب محتاج سائل ہیں اور جس کی بے پایاں نعمتوں کے بوجھ کے نیچے سب بے پڑے ہیں وہی سب کا کار ساز اور وہی برکات کا سرچشمہ ہے۔ یوم سے مراد مطلق وقت ہے اسی کل وقت و حین یحدث امور او

یجدد احوالکم اسوی ان علیہ السلام تلاھا فقیل لہ وما ذلک الشان فقال من شأنہ ان یعفر ذنبا ویفرج قوما و یضع اخرین (مدارک ج ۲ ص ۱۰۹) ۱۳ سنفرغ لکم - الایۃ - یہ توحید کے لئے تہید ہے۔ یہ ایک کام سے دوسرے کام میں مشغول ہونے سے کنایہ ہے۔
 موضع قرآن کا یعنی جاڑے۔ گرمی کے دو مشرقین اسی طرح دو مغربین کا یعنی تمہارے حساب کر نیکا جلد قصد کریں۔

فتح الرحمن وایضی در زمان آفتاب مشرق و مغرب دیگر و در تابستان مشرق و مغرب دیگر ۱۲ یعنی تعذیب یا تنعیم سعادی یا اشقاء احوالیہ یا امامتہ ۱۲۔

لَا تَفْزُونَ إِلَّا بِأَسْطِنِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۳۷

اپنے نکل سکتے کے بدون سند کے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظٌ مِّن نَّارٍ هَا هِيَ تَحْمِسُ فَلا

پھوڑے جائیں گے تم پر شعلے آگ کے صاف اور دھواں ملے ہوتے پھر

تَنْتَصِرِينَ ۝۳۸ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۳۹ فَإِذَا انشَقَّتْ

تم بدل نہیں لے سکتے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے پھر جب پھٹ جائے

السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝۴۰ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

آسمان تو ہو جائے گلاب جیسے نرمی پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ۝۴۱ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا

جھلاؤ گے پھر اس دن غلط پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ

جَانٌ ۝۴۲ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۴۳ يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ

جن سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے پہچانے پڑیں گے گنہگار

بِسِيمِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالتَّوَائِيصِ وَالْأَقْدَامِ ۝۴۴ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اپنے چہرے سے پھر پھڑا جائیگا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۴۵ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا

اپنے رب کی جھلاؤ گے دوزخ ہے جگہ جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمَجْرِمُونَ ۝۴۶ يَطُوفُونَ فِيهَا وَبَيْنَ حَيْمِيمٍ إِن فَبِأَيِّ

گنہگار پھر تھے پنج اس کے اور کھولتے پان کے پھر کیا کیا

الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۴۷ وَلَمِن خَاف مَقَامَ رَبِّهِ

نعمتیں اپنے رب کی تر جھلاؤ گے اور جو کون ڈرا شلہ کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے

جَنَّاتٍ ۝۴۸ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۴۹ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝۵۰

اس کی پتیوں دو باغ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے جن میں بہت شاخیں ہوں

منزل ۷

اور یہاں اس سے محض تہدید مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک شغل دوسرے شغل سے مانع نہیں ہے یعنی اے جن وانس میں عنقریب ہی تمہیں سزا دینے والا اور تم سے انتقام لینے والا ہوں۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔ یہ تخویف دنیوی ہے اے جن وانس اگر تم میں یہ قدر استطاعت موجود ہے کہ تم موت سے اور میرے عذاب کو بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کسی محفوظ مقام میں پہنچ جاؤ تو ذرا نکل کر دکھاؤ تو سہی، لیکن یاد رکھو! خدا کے مقابلے میں قوت و شوکت اور قہر و غلبہ کے بغیر تم کہیں نہیں جاسکتے مگر یہ قوت و غلبہ تمہیں کہاں سے نصیب ہوگا اس لئے جہاں بھی جاؤ گے خدا کے ملک ہی میں رہو گے اور پکڑے جاؤ گے ۱۱۳۔ یرسل

علیکما۔ الایۃ یہ تخویف اخروی ہے اے جن وانس کے منکرین قیامت کے دن تم پر بھڑکتی آگ کے شعلے مسلط کیے جائیں گے اور تمہارے سروں پر پھینکا ہوا تانبہ ڈالا جائیگا اور تم کسی بھی جیلے اس المناک عذاب سے اپنے کو محفوظ نہیں

رکھ سکو گے نہ کوئی تمہارا خود ساختہ سفارشی تمہاری کوئی مدد کر سکیگا۔ لامحالہ تمہیں یہ عذاب چھکنا ہی ہوگا۔ اسی فلا

تمنتعان من اللہ ولا یكون لکم ناصر (خازن ج ۷ ص ۷۷) فاذا انشقت۔ الایۃ وسادة کلاب

کا پھول۔ السدھان سرخ چمڑا۔ قیامت کے دن جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اس وقت وہ شدت حرارت سے گلاب کے پھول کی مانند بلکہ اس سے بھی

زیادہ سرخ رنگ کے چمڑے کی طرح ہو جائیگا۔ وسادة کلاب سدھان دونوں کان کی خبریں ہیں یا کالہان وسادة کی صفت ہے (روح) یہ ہولناک منظر قیامت

بپا ہونے کے وقت ہوگا ۱۱۶ فیومئذ۔ الایۃ ظن یعرف سے متعلق ہے اور اصل میں فاء یعرف پر سستی ظن کو مقدم کیا گیا تو فاء اس پر رکھ دی گئی (رضی) اما

یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرم جنوں اور انسانوں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی بلکہ مجرمین اپنی مخصوص علامات سے پہچان لئے جائیں گے اور انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائیگا ایک فرشتہ بالوں سے اور دوسرا پاؤں سے پکڑیگا

جیسا کہ سورہ ق میں ارشاد ہے القیافی جہنم۔ الایۃ صیغہ تشبیہ دو پر دلالت کرتا ہے اور حقیقت پر معمول ہے تشبیہ سے تکرار مراد نہیں۔ سیما ہر ان کے چہروں پر اہل جہنم کی مخصوص علامات ہوں گی جن سے وہ پہچانے جائیں گے مثلاً چہروں کی سیاہی آنکھوں کا نیلا پن اور حزن و ملال کے آثار وغیرہ و سیما ہر علی ماروی

عن الحسن سواد الوجوه و زرقة العیون وقیل

ما یعلوہم من الکاتبۃ والحزن (روح ج ۲ ص ۱۱۳) ۱۱۳۔ ہذا جہنم۔ اس سے پہلے یقال مقدر ہے جب مجرمین کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور انتہائی گرم اور کھولتے ہوئے پانی سے ان کی تواضع کی جائیگی ان ایسا

موضع قرآن ۱۱۳۔ یعنی دو باغ ہیں جن میں درخت میوہ دار ہیں ۱۲ مندرج

فتح الرحمن ۱۲۔ یعنی وہاں قوت کجا است ۱۲۔

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

منزل ۷

گرم پانی جو حرارت کے انتہائی درجہ تک گرم ہو ان متناہ اناہ و طبخہ بالغہ فی الحرارة اقصاھا..... اذا استغاثوا من النار جعل غیابہم المحیم (روح ج ۲۷ ص ۱۱۵) ۱۵ ولمن خاف۔ یہ ماننے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے مقام سے قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے کی جگہ مراد ہے۔ ظاہر ہے جس کو حساب کتاب کا ڈر ہوگا وہ اپنی کتاب اعمال کو برائیوں سے پاک کھنے کی کوشش کریگا۔ موقفہ المذی یقف فیہ العباد للحساب یوم القیامۃ فنزک المعاصی (مدارک ج ۴ ص ۱۶۰) جنشن سے دو باغ مراد نہیں بلکہ تشبیہ تکرار کے لئے ہے یعنی قسم

الرحمن ۵۵

۱۲۰۸

قال فما خطبکم ۲۷

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۰﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيانِ ﴿۵۱﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۱﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ ﴿۵۲﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی تم جھٹلاؤ گے ان دونوں میں ہر میوہ قسم قسم

زَوْجَانِ ﴿۵۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِنِينَ عَلَىٰ

کا جو گہا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے سیکر لگائے بیٹھے

فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ﴿۵۴﴾ وَجَنَابِ الْجَحْتَيْنِ ﴿۵۵﴾ دَانَ ﴿۵۶﴾

بھونوں پر جن کے استر تانفت کے اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۵﴾ فِيهِنَّ قَصْرَاتُ الْطَّرْفِ ﴿۵۷﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں نسلہ عورتیں ہیں سچی نگاہ والیاں

لَمْ يَطْمِئِنَّهُنَّ أَنْسُ قَبْلَهُمْ وَرَاجِعَانِ ﴿۵۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۹﴾ كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۶۰﴾

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل اور موتی

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے اللہ نیک کی

إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ

مگر نیک ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور ان

دُونَهُمَا جَنَّتَيْنِ ﴿۶۱﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۲﴾

دو کے سوائے نسلہ اور دو باغ ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

مُدَاهَمَتَيْنِ ﴿۶۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۳﴾ فِيهِمَا

گہرے سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں

منزل ۷

قسم کے باغات (رضی) اور ضمائر کا تشبیہ باعتبار لفظ ہے۔ جو شخص آخرت کے حساب کتاب سے ڈر کر اللہ کی اطاعت کو اپنا دستور زندگی بنا لے قیامت کے دن اسکو کئی باغات ملیں گے جن میں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہوں گی۔ ذواتا افنات ۵ یہ فن کی جمع ہے جس کے معنی نوع اور قسم کے ہیں۔ یا یہ فنن بمعنی شلخ (ٹہنی) کی جمع ہے۔ یعنی ان باغوں میں مختلف انواع واقسام کے میوہ وارد درخت ہوں گے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جنت کے درخت لمبی لمبی شاخوں والے ہوں گے جس کی وجہ سے سیلاب اور پھل بھرنا ہوگا۔ اسی ذواتا انواع من لا شجار والثمار..... و تفسیرہ بالاغضان علی نہ جمع فنن مروی عن ابن عباس ایضاً (روح ج ۷ ص ۱۱۷) ۱۵ فیہما عینان تجریان ۵ ان باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف و شفا بخش اور خوشبودار ہوگا اس سے مراد تسنیم اور سلسیل ہیں قال الحسن البصری احداھا یقال لہما تسنیم والاخری السلسبیل (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۷۷) فیہما من کل فاکہۃ زوجن۔ جنت کا ہر میوہ کم از کم دو قسم کا ہوگا ہر ایک کی لذت جداگانه ہوگی۔ متکین علی فرش۔ بطاشن، بطاشنہ کی جمع ہے مراد اندرونی حصہ ہے۔ استبرق موٹا ریشم جن بستروں پر وہ آرام کریں گے انکا اندرونی حصہ اعلیٰ قسم کے موٹے ریشم کا ہوگا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پھر وہ بستروں کے خلاف تو اس سے زیادہ اعلیٰ قسم کے ہوں گے۔ (من استبرق) من دیبا جتین و اذا کانت البطاشن کذلک فما ظنک بالظہائر (بیضاوی) وجنی الجحنتین دان۔ اور ان باغوں کے درختوں کا میوہ نہایت ہی ذرا ہوگا کہ بیٹھے اور لیٹے بھی اس تک ہاتھ پہنچ سکے نسلہ فیہن قصرات الطرف۔ الایۃ۔ کھانے پینے کی چیزوں

کے علاوہ جنت میں جنسی تسکین کی خاطر حوریں بھی ہونگی جن میں ایک چھی رفیقہ حیات کے تمام اوصاف موجود ہوں گے وہ سراپا شرم و حیا ہونگی اور اپنے شوہروں کے علاوہ کسی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھیں گی اور وہ کنواری ہونگی۔ جن کو ملیں گی ان سے پہلے کسی دوسرے جن یا انسان نے انھیں چھوا تک نہیں ہوگا۔ کانہن

موضح قرآن فانیک بندگی اسکا بدلہ نیک ثواب ۱۲ منہ رح

فتح الرحمن دا یعنی بہولت تو ان گرفت ۱۲۔

الیاقت والمرجان ۵ اخلاق حسن کے علاوہ وہ ظاہری حسن و جمال کی بھی تصویر ہونگی۔ وہ حسن صورت میں، رنگ روپ میں، چہرے کی چمک دمک میں اور رنگت کی آب و تاب میں یا قوت و مرجان اور لعل و جواہر کی مانند ہوں گی۔ یہ بے شمار نعمتیں اہل جنت کو ملیں گی یہ سب اللہ کا انعام و احسان ہوگا ۲۱۔ اہل جزاء الاحسان۔ الایۃ۔ پہلے احسان سے احسان عمقیدہ و احسان عمل مراد ہے اور دوسرے احسان سے ثواب اور جنت۔ عقیدے اور عمل کو درست رکھنے کی جزا ثواب آخرت اور جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ۱۔ ما جزاء الاحسان فی العمل الا الاحسان فی الثواب وقیل المراد ما جزاء التوحید الا الجنة (روح ج ۲، ص ۱۲۰)

۲۲۔ ومن دونہما جنتن ۵ یہاں بھی تشبیہ و تمثیل کے لئے ہے جیسا کہ ثمار جمع البصر کرتین۔ الایۃ

(ملک ع ۱) یعنی مذکورہ بالا باغوں کے علاوہ ان کو اور باغات بھی ملیں گے۔ مدہا متن ان باغوں کو درخت نہایت ہی سبز ہونگے اور شدت رنگ کی وجہ سے سیاہی مائل نظر آئینگے یہ انکی شادابی کی دلیل ہوگی ای سوداوان من شداء الخضرۃ من الری (قرطبی ج ۱، ص ۱۸۵) نضاختن ابلنے والے یعنی ان باغوں میں فواروں کی طرح چشمے ابلتے ہوں گے۔ فواران بالماء لا یقطعان (مدارک ج ۲، ص ۱۶۱) ۲۳۔ فیہما فا کھتہ۔ الایۃ۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے علاوہ کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔ فیہن خیرات حسان ۵ ان میں ایسی حوریں بھی ان کے لئے ہوں گی جو ظاہری اور باطنی حسن و جمال سے آراستہ ہوں گی خیرات حسن اخلاق اور حسان حسن و جمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے

فسر المرسل صلی اللہ علیہ وسلم لاہر سلمۃ ذلک فقال خیرات الاخلاق حسان الوجوہ (بحر ج ۸، ص ۱۹۹) حور مقصورات فی الخیامہ خیمہ کی جمع ہے یہ خیمہ ایک ہی بہت بڑے سچے موتی کا ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا اور اسکی اندر ونی وسعت کسی فرسخ ہوگی (روح وغیرہ) یعنی وہ حوریں ان خیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔ حوراء لہ خیرات سے بدل ہے (روح) لہ یطمئنہن۔ الایۃ۔ ان سے پہلے کسی جن یا انسان نے انھیں ہاتھ تک نہیں لگایا، ہوگا اور وہ پہلی بار انہی کو ملیں گی ۲۴۔ متکین الایۃ۔ رفر فرہ سبز رنگ کی چادر جو بستر پر ڈالی جاتی ہے فی الصحاح الرضرف ثیاب خضر تتخذ منها

المجالس الواحد الرضرف (قرطبی ج ۱، ص ۱۹) عن مجاہد انه الدیباہ الغلیظ (روح)

۲۳۔ فیہما فا کھتہ۔ الایۃ۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے علاوہ کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔ فیہن خیرات حسان ۵ ان میں ایسی حوریں بھی ان کے لئے ہوں گی جو ظاہری اور باطنی حسن و جمال سے آراستہ ہوں گی خیرات حسن اخلاق اور حسان حسن و جمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے

۲۴۔ متکین الایۃ۔ رفر فرہ سبز رنگ کی چادر جو بستر پر ڈالی جاتی ہے فی الصحاح الرضرف ثیاب خضر تتخذ منها

۲۵۔ فیہما فا کھتہ۔ الایۃ۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے علاوہ کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔ فیہن خیرات حسان ۵ ان میں ایسی حوریں بھی ان کے لئے ہوں گی جو ظاہری اور باطنی حسن و جمال سے آراستہ ہوں گی خیرات حسن اخلاق اور حسان حسن و جمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے

الواقعة ۵۶

۱۲۰۹

قال فما خطبکم ۲۵

عَيْنِن نَصَّا خَانِنٍ ۶۱ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۶۲ فِيهَا

دو چشمے ہیں ابلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں

فَاكِهِةٌ وَنَخْلٌ وَرَمَّانٌ ۶۳ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۶۴

میوے ہیں اور کھجوریں اور انار پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حَسَانٌ ۶۵ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۶۶

ان سب باغوں میں عورتیں ہیں خوبصورت پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۶۷ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ۶۸ لَمْ يَطْمِئِنَّهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۶۹ فَبِأَيِّ

جھٹلاؤ گے نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۷۰ مُتَكِينِينَ ۷۱ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَقَبَاقِرٍ

نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے متکیہ لگانے بیٹھے ۲۳ سبز مندوں پر اور

عَبَقَرٍ حَسَانٍ ۷۲ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۷۳ تَبْرُكٌ

قیمتی بچھونے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے

اِسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۷۴

نام کو تیرے رب کی جو ہے بڑی والا اور عظمت والا ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ ۷۵ وَهِيَ سِتُّ وَتِسْعُونَ اٰيَةً وَتُنزَّلُ فِي الْوَقْعَةِ

۷۵ سورہ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۷۶

شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۷۷ لَيْسَ لَوْقَعَتَهَا كَاذِبَةٌ ۷۸ خَافِضَةٌ

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی ۷۷ نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جوٹ واپس کرنیوالی

۱۲۔ اختلاف سویت

۱۳۔ تمہید برائے بیان احوال جماعت ثلاثہ ۱۲

۲۳

۲۴

منزل

عسقری موٹے ریشم کی چادریں یا فرش پر بچھانے کیلئے منقش مفروشات یعنی نالیچے اور قالین وغیرہ۔ عن مجاہد انه الدیباہ الغلیظ (روح) موضع قرآن ۷ ہر آیت میں نعمت جتنی کوئی اب نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے۔

فتح الرحمن ۱ یعنی ہمہ مسلمان شونہ کفر و افتراء آنجانا باشد ۱۲۔

العبقری ثیاب منقوشة تبسط... والعبقری الطنافسی النخانی (قرطبی) جہاں وہ آرام کریں گے وہاں فرش پر سبز دریاں اور ان پر اعلیٰ قسم کے خوبصورت قالین بچھے ہوں گے۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں نیچے سبز دریاں ہوں گی اور اوپر پتلے غالیچے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں ان میں سے کونسی نعمت کا انکار کرو گے۔ یہ انعام و اکرام ان لوگوں کو نصیب ہوگا جنہوں نے دعوت کو مان لیا کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور برکات دہندہ نہیں اور برکت اسی کے نام میں ہے۔

۵۲۵ تبرک اسم ربك۔ الایۃ۔ آخر میں سورت کا دعویٰ مذکور ہے یعنی برکت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ اور یہ دعویٰ سورت میں مذکورہ تمام دلائل اور انواع نعمت کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک اور سارے عالم میں متصرف و مختار ہے۔ اور یہ تمام نعمتیں بھی اسی ہی نے عطا کی ہیں اس لئے وہی ساری کائنات میں کارساز ہے اور وہی برکات دہندہ ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ۵

سورة الرحمن میں آیات توحید اور

اس کی خصوصیات

۱۔ الرحمن ۵ علم القرآن ————— تا ————— کل يوم هو في شأن ۵ نفی شرک اعتقادی پر دلائل عقلیہ۔

۲۔ تبرک اسم ربك ذی الجلال والاكرام ۵ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سورة الواقعة

سورة الرحمن میں فرمایا تھا تبرک اسمہ ربک ذی الجلال والاكرام یعنی برکت والا نام اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہی برکات دہندہ ہے اب ربط سورة الواقعة میں دوبارہ ارشاد فرمایا فسبح باسم ربك العظيم یعنی اس صفت (برکت دینے) میں اللہ تعالیٰ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

خلاصہ

اذا وقعت الواقعة — تا — فكانت هباء منبثا ۵ احوال قیامت بطور تمہید برائے بیان احوال گروہائے سرگازہ۔ وكنتم ازواجاً ثلاثہ — تا — والسبقون السابقون ۵ تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر یعنی اصحاب المیمنہ (دائیں جانب والے) اور السابقون (سب پر سبقت لے جانے والے) اولئک المقربون — تا — الاقربا سلما سلما ۵ یہ السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لطف و نشر غیر مرتب۔ ان لوگوں کو خصوصی قرب حاصل ہوگا اور وہ نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے۔ اس جماعت میں امت کے پہلے لوگوں سے زیادہ ہوں گے اور پچھلوں میں سے کچھ لوگوں کو بھی یہ رتبہ نصیب ہوگا۔ ان کے لئے تخت بچھے ہوں گے اور کم عمر لڑکے ان کی خدمت میں مختلف قسم کے مشروبات پیش کریں گے۔ مرضی کے میوے اور گوشت حاضر ہوگا۔ سچے مومنین کی مانند خوبصورت حوروں کی رفاقت ہوگی۔ وہاں کوئی بیہودہ بات نہیں ہوگی اور ان کو ہر طرف سے سلام کا تحفہ ملیگا۔

واصخب الیہین — تا — وثلاثة من الاخرین ۵ یہ پہلی جماعت کے احوال کا بیان ہے۔ جن لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال النعماء ملیں گے ان کو ایسے باغوں میں سکونت میسر ہوگی جن میں بے شمار اور عجیب و غریب میوے ہوں گے۔ وہاں کی بیریاں کانٹوں کے بغیر ہوں گی، میوے نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ کبھی ان کے تناول کی ممانعت ہوگی۔ وسیع سایہ و افر پانی اور ہمہ حوریں زوجیت میں ہوں گی۔ اس فریق میں پہلوں اور پچھلوں میں سے جماعتوں کی جہتیں شامل ہوں گی۔

واصخب الشمال — تا — هذا نزلہم یوم المدین ۵ (۲۶) یہ دوسرے فریق کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال کو گرم ہوا اور کھولنا ہوا پانی ملیگا اور یہ سایہ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ وہ دنیا میں اڑتے تھے اور گناہوں پر اصرار کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔ بے شک قیامت کے دن تمام اولین و آخرین کو جمع کیا جائے گا اور گناہوں کو جہنم میں کھانے کے لئے زقوم دیا جائیگا جس سے وہ پیٹ بھر کر کھائیں گے اور اوپر سے پیاسے اونٹ کی مانند کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔ قیامت کے دن ان کی اس طرح تواضع کی جائیگی۔

نحن خلقنکم — تا — فلولا تذکرون ۵ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ میں ہی تم سب کا خالق ہوں پھر تم کیوں نہیں مانتے؟ یہ بتاؤ! نطفہ بے جان سے خوبصورت انسان کس نے پیدا کیا؟ اور پھر موت کس کے قبضہ و اختیار میں ہے؟ ہم تمہاری جگہ تمہاری مانند اور مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں اور اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔

افراۓتم ما تخترثون — تا — بل نحن محرومون ۵ (۲۶) یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بتاؤ یہ لہلہاتے کھیت کون اگاتا ہے؟ اگر تم چاہتے تو کھیتوں کو ویران کر ڈالیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

افراۓتم الماء الذی تشربون — تا — فلولا تشکرون ۵ یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے تم نے اتارا ہے یا ہم نے؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کر دوا بنا دیں، ہماری ان نعمتوں کا تم شکر کیوں نہیں بجالاتے اور ہماری رمی ہوئی برکات کو غیروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟

افراۓتم النار التی توراہون ۵ — تا — ومتاعا للمقویین ۵ یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے۔ نیز یہ تو بتاؤ کہ یہ آگ جسے تم روشن کرتے ہو اسکا درخت کس نے پیدا کیا ہے۔ آگ کو لکڑیوں کی باہم رگڑ سے پیدا کرنا باعث عبرت ہے اور مسافروں کے لئے فائدے کی چیز ہے کون گلیں میں بھی آگ حاصل کر سکتے ہیں

فسبح باسم ربك العظيم ۵ دلائل کے بعد دعویٰ سورت کا ذکر ہے۔ اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کر اور برکت دینے میں اس کو ہر شریک سے پاک سمجھو۔

فلا اقم بمواقع النجوم ۵ — تا — انکم تکذبون ۵ (۳۶) عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب ہے یہ قرآن ایک نہایت ہی عظیم الشان کتاب ہے، لوح محفوظ میں مکتوب ہے، اسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں وہ رب الغلیین کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ کیا ایسی عظیم کتاب کی تم پرداہ نہیں کرتے ہو اور اسکو جھٹلانے پر کمر باندھ چکے ہو؟ فلولا اذا بلغت الحلقوم ۵ — تا — ان کنتم صدقین ۵ یہ زجر ہے

اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ قیامت نہیں آئیگی اور جزاء و سزا نہیں ہوگی، تو تمہارے سامنے جب کسی کی جان نکل رہی ہو تو اسے ہی اس کے بدن میں واپس لوٹا کر دکھا دو۔ و اما ان کان — تا — اصحاب الیمین ۵ یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ عام اہل جنت کو جنت میں سلام کا تحفہ ملیگا۔ و اما ان کان — تا — تصلیۃ بخیم ۵ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ مگر انہوں کو کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور جہنم میں جلنا ہوگا ان ہذا لہو حق الیقین ۵ یہ سب کچھ حق ہے اور یقینی ہے۔ فسبح باسم ربك العظيم آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ ہے یعنی برکت دینے میں اللہ کو شکر کیوں سے

الواقعة ۵۶

۱۲۱۲

قال فما خطبكم

پاک سمجھو۔ مختصر خلاصہ

سُرِّفَعَةَ ۱۲ لَإِذَا رَجَّتِ الْأَرْضُ رُجًّا ۱۳ وَبَسَّتِ الْجِبَالُ ۱۴

تھ بلند کر نیوالے جب لرزے زمین تھ کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ

بَسَّآ ۱۵ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ۱۶ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۱۷

ٹوٹ بھوٹ کر پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا اور تم ہو جاؤ گے تین قسم پر

فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۱۸ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۱۹ وَأَصْحَابُ

پھر دائیں والے کیا خوب ہیں دائیں والے اور بائیں

الْمَشْأَمَةِ ۲۰ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۲۱ وَالسَّابِقُونَ ۲۲

والے کیا برے لوگ ہیں بائیں والے اور اگڑی والے

السَّابِقُونَ ۲۳ وَأُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۲۴ فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۲۵

تو اگڑی والے وہ لوگ ہیں مقرب ک باغوں میں نعمت کے

ثَلَاثَةٌ ۲۶ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۲۷ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۲۸ عَلَى

انہو ہے تھ پہلے میں سے اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے ک و بیٹے

سُرِّفَعَةَ ۲۹ مَوْضُونَ ۳۰ مُّتَّكِينَ عَلَيْهِمْ مَّتَّقِيلِينَ ۳۱ يَطُوفُ

ہیں شہ جزاؤں ستھوں پر تھیک لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے لئے پھرتے ہیں

عَلَيْهِمْ وَوَلَدَانُ مُخَلَّدُونَ ۳۲ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۳۳ وَ

ان کے پاس لڑکے سدا رہنے والے آنسو سے اور گولے اور

كَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۳۴ لَا يَصُدُّعُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ ۳۵

پیالہ تھمیری شراب کا جس سے نہ تھ سرد کیے اور نہ بجواس گئے

وَفَاكِهَةٍ قَبَائِلَ ۳۶ يُخَيَّرُونَ ۳۷ وَخَمْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۳۸

اور میوہ تھ جو ناپند کر لیں اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو چاہے

وَجُورٍ عَيْنٍ ۳۹ كَأَمْثَالِ لُؤْلُؤٍ مَّكْنُونٍ ۴۰ جَزَاءً لِّمَا

اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دائے اپنے غلاف کے اندر بدلہ ان کاموں کا

منزل

یہ لہذا وقعت سے بدل ہے۔ سب سے نہایت ہی شدت سے ہلانا قیامت کے دن زمین کو اس شدت سے ہلایا جائیگا کہ زمین پر کوئی چیز کھڑی نہ رہے گی، تمام عمارتیں گر جائیں گی یہاں تک کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائیں گے۔ بس باریک کرنا، پہاڑوں کو اس طرح باریک کر دیا جائے گا کہ وہ غبار کی طرح متفرق ہو جائیں گے۔ یعنی ایک گروہ کو نیچے لے جاتی ہے اور ایک کو اوپر اٹھاتی ہے۔ ک یعنی سبقت لے جانے والے وہی ہیں جو ایمان میں سبقت لے گئے۔ ک یعنی موصیٰ قرآن اللہ کی رحمت میں مقرب ہیں ک پہلے کہا پہلی امتوں کو اور پچھلی یہ امت یا پہلے پچھلے اسی امت کے یعنی اعلیٰ درجہ کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں پیچھے کم ہوتے ہیں ک یعنی حور عین گروہ پھیرتے صدف میں پھپھے موتی کے مانند۔

فتح الرحمن ک یعنی اذام سابقہ ۱۲ و یعنی اذامت محمدیہ ۱۲۔

تیسری جماعت کا ذکر ۱۳۔

جائینگے۔ اسی حرکت محریک شدیدا بحیث ینهدر ما فوقہا من بناء وجبل (وبست) فتت فتاحتی صارت کالسویق المبسوس وهو الملتوت (منظری ج ۹ ص ۱۶۵)

۵۵ وکنتم از واجثلثة اس وقت تم لوگ تین قسموں میں بٹ جاؤ گے فاصحاب الیمینة — تا — السابقون ۵ یتینوں قسموں کا اجمالی ذکر ہے فاصحاب الیمینة مرکب اضافی مبتدا ہے ما اصحاب الیمینة جملہ خبر ہے اور استفہام تعجب کے لئے ہے۔ علی ہذا القیاس واصحاب المشئمة۔ الیہ۔ یہ اور السابقون السابقون دونوں اصحاب الیمینة پر معطوف ہیں اور معطوف علیہ مع معطوفین اذا وقعت کی جزاء ہے (روح) شرط اور جزاء کا حاصل مفہوم یہ ہوگا۔ جب قیامت قائم ہو جائیگی جس کے قیام میں کوئی شک و شبہ نہیں جو بعض کو اونچا کر نیوالی اور بعض کو نیچا کر نیوالی ہوگی جنے میں کو نہایت شدت پڑا جائیگا۔ اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے غبار کی مانند بنا دیا جائیگا اور سب لوگ تین جماعتوں میں بٹ جائینگے، اس وقت اصحاب الیمین کا حال نہایت اعلیٰ اور اکمل ہو گا اور اصحاب الشمال نہایت ہی بدترین حال میں ہوں گے اور سابقین کا کیا کہنا وہ تو ہیں ہی سابقین ان کا تو حساب کتاب بھی نہیں ہوگا۔ والمراد تعجب السامع من شأن الفريقین فی الفخامة والفضاعة کأنه قیل (فاصحاب الیمینة) فی غاية حسن الحال (واصحاب المشئمة) فی نہایت سوء الحال (روح ج ۲ ص ۱۳۱) اصحاب الیمین سے ہر امت کے عام مؤمنین مراد ہیں جن کو اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دئیے جائیں گے اور اصحاب المشئمة کفار و مشرکین مراد ہیں جن کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھوں میں ہوں گے قال عطاء و محمد بن کعب اصحاب الیمینة من اوتی کتابہ یمینہ و اصحاب المشئمة من اوتی کتابہ بشمالہ (قرطبی ج ۴ ص ۱۹۸) السابقون وہ نیک لوگ جو ہر نیکی اور طاعت میں پیش پیش ہوں یہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے کامل متبعین ہیں۔ السابقون الی الاسلام والطاعة و مراتب القرب لی اللہ تعالیٰ وہم الانبیاء علیہم السلام۔۔۔۔۔ ومن لحقہم من الامم بکمال متابعتہم (منظری ج ۹ ص ۱۶۶)

۵۶ اولئک۔ یہ تیسری جماعت یعنی السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لطف و نشر غیر مرتب۔ فی جنت المقربون کے متعلق ہے۔ نعمتوں کے باغوں میں یعنی جنت میں اللہ تعالیٰ کا اصل قرب تو ان سابقین ہی کو حاصل ہوگا۔ قرب خداوندی کا جو درجہ ان کو ملیگا وہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوگا ۵۷ ثلثة من الاولین۔ الیہ۔ ثلثة کثیرة یعنی بکثرت۔ یہ مبتدا مخذون کی خبر ہے۔ خبر مبتداً محذوف اسی ہم ثلثة (منظری ج ۹ ص ۱۶۶) اسی ہم ثلثة والثلثة الامۃ من الناس کثیرة (مدارک ج ۳ ص ۱۶۳) اولین سے مراد امت محمدیہ کے اولین اور آخرین سے امت محمدیہ کے آخرین مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ امت محمدیہ سے جو لوگ سابقین کا رتبہ پائیں گے وہ اکثر اور زیادہ تر صدر اول کے مؤمنین (صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین) رضی اللہ عنہم) ہوں گے اور بعد والوں میں یہ رتبہ پانے والے محض پانے ہوں گے کیونکہ یہ مرتبہ کامل اتباع سے ملتا ہے اور کمال اتباع صدر اول ہی میں تھا اور اس کے بعد مورایام کے ساتھ ساتھ اتباع میں ضعف آتا چلا گیا لیکن اس کے باوجود بعد کے کچھ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ اتباع کامل کی توفیق عطا فرمائیگا اور وہ سابقین میں شامل ہوں گے۔ فالقول الثانی فی هذا المقام هو الراجح وهو ان یکون المراد بقوله تعالیٰ (ثلثة من الاولین) اسی من صدر هذه الامۃ (وقلیل من الاخرین) اسی من هذه الامۃ (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۴) یعنی من الصدر الاول من هذه الامۃ وهم المقرون الثلاثة الصحابة والتابعین واتباعہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الخ (منظری ج ۹ ص ۱۶۶)

۵۸ علی سسر۔ یہ ضمیر مقدر کی خبر بعد خبر ہے۔ موضوعہ زربافتہ ایسی چار پائیاں جو سونے کی تاروں سے بنی ہوں اور ان میں ہیرے جو اہر ات جڑے ہوں۔ خبر اخر للضمیر المحذوف والموضوعہ المنسوجة بالذهب مشکة بالدر والیاقوت (بہیضامی) متکئین اور متقابلین دونوں علی سسر کے متعلق کے فاعل سے حال ہیں۔ وہ جنت میں زربافتہ چار پائیوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ یطوف علیہم۔ ولدان مخلدون ان کی خدمت کیلئے اور انھیں کھلانے پلانے پر جو خدام مقرر ہیں وہ نہایت خوبصورت کم عمر لڑکے ہوں گے اور ہمیشہ اسی عمر میں رہیں گے بڑے نہیں ہونگے انہم یبقون دائماً فی سن الولدان لایکبرون ولا یتحولون عن شکل الوصافۃ (بحر ج ۸ ص ۲۰۵) باکواب و اباریق۔ الیہ۔

جاء مجرور یطوف کے متعلق ہے۔ اکواب، کوب کی جمع ہے یعنی پیالے جن کے ٹوٹی بھی نہ ہو اور دستہ بھی۔ اباریق، ابریق کی جمع ہے وہ برتن جس کے ٹوٹی بھی ہو اور دستہ بھی۔ یہ شراب پینے کے مخصوص برتن ہیں (باکواب) بانینۃ لاعمری لها ولاخر اطیم والظاہر انہا الافتداح وبذلك فسرہا عکرمۃ وہی جمع کوب (واباریق) جمع ابریق وهو اناء له خرطوم قیل وعمارة و فی البحرانہ من اوانی الخمر (روح ج ۲ ص ۱۳۶) معین جاری مراد شراب ہے جس کے جنت میں چٹے جاری ہوں گے اور اگر معن سے فعیل ہو تو بمعنی کثیر اور وافر ہوگا۔ المراد فی هذا الموضوع الخمر الحارۃ من العیون۔۔۔۔۔ وقیل هو فعیل من المعن وهو الکثرة (قرطبی ج ۴ ص ۲۰۳)

۵۹ لایصدعون۔ الیہ۔ شراب جنت دنیا کی شراب سے بالکل مختلف ہوگی۔ لایصدعون عنہا شراب جنت سے نہ تو سر کا درد ہوگا ولا ینزفون اور نہ اس نشہ کی کیفیت طاری ہوگی۔ اسی لایصدعون ساؤسہم من شربہا ولا یغلب علی عقولہم ولا یسکرون منہا (خازن ج ۴ ص ۱۶)

۶۰ وفاکھہ۔ فاکھہ اور لحم دونوں اکواب پر معطوف ہیں۔ وہ غلمان جنت میں سابقین کی خدمت میں ان کی مرضی اور پسند کے میوے پیش

کریں گے اور ان کی خواہش کے مطابق پرندوں کا گوشت حاضر کریں گے و حوس الخ یہ ولد ان پر معطوف ہے یا یہ مبتدأ ہے اور اسکی خبر محذوف ہے۔ ای لہم حوس کا مثال اللؤلؤ الخ یہ حوس کی صفت ہے یا اس سے حال ہے (روح) حوروں کی بچے موتیوں سے تشبیہ چہرے کی چمک دمک اور صفار بشرہ میں ہے۔ جنت میں ان کے لئے ایسی عورتیں ہونگی جن کی آنکھیں سیاہ اور موٹی ہوں گی اور وہ حسن و جمال اور چہرے کی چمک دمک میں ان سچے موتیوں کی مانند ہوں گی جن کو گرو وغبار سے بچا کر حفاظت رکھا گیا ہو۔ جزاء جاکا نوا یعملون ۵ جزاء فعل مقدر کا مفعول ہے یا مفعول مطلق ہے۔ مفعول لہ ای

قال فما خطبکم ۲۷ ۱۲۱۳ الواقعة ۵۶

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۳﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْتِيهِمْ
 مَوَاسِعُ كَمَطَايِمِ الْعَصَافِ لَأَسْمَعُونَ جنت ہر لحاظ سے پر امن اور
 سلامتی کی جگہ ہوگی، وہاں کوئی جسمانی اور ذہنی آذیت
 نہیں ہوگی، وہاں جس طرح کام و دہن کی لذتیں حاصل
 ہوں گی اسی طرح اہل جنت کے کان بھی پسندیدہ آوازوں
 سے لطف اندوز ہوں گے اور ہر ایذا رساں آواز سے
 ان کے کان محفوظ ہوں گے۔ وہاں کوئی بیہودہ بات
 اور خلاف طبع بزیان وغیرہ سنانی نہیں ملے گی۔ وہاں ہر
 طرف سے سلام کی آواز ہی آئیگی فرشتے اہل جنت کو سلام
 کا تحفہ پیش کریں گے اور اہل جنت آپس میں بھی ایک دوسرے
 کا اسی تحفہ سے خیر مقدم کریں گے۔ (ابن کثیر۔ مظهری،
 ۱۲) و اصحاب الیمین ۵ یہ پہلی جماعت یعنی اصحاب
 الیمین کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الیمین کا کیا کہنا
 انکا حال نہایت اچھا اور اعلیٰ ہوگا فی سدر و مخضوذ
 مخضوذ کانٹوں کے بغیر۔ جنت کے میوہ دار درخت
 کانٹوں سے عاری ہوں گے تاکہ میوہ تناول کرتے وقت
 کانٹے رنگ میں بھنگ نہ ملادیں۔ چنانچہ بیری کا درخت
 دنیا میں کانٹوں سے لیس ہوتا ہے، لیکن جنت میں
 جو بیری کے مشابہ درخت ہوں گے وہ کانٹوں سے عاری
 ہوں گے اور انکا پھل حجم میں مٹھوں کے برابر ہوگا اور
 نہایت خوش ذائقہ اور خوشبو لگے گا۔ سدس فی الجنة
 شجر علی خلقہ لہ ثمر کقلال ہجر طیب الطعم
 والریہ لمخضوذ عا) من الشوک (بحر ج ۸
 ص ۲۰۶) و طلع منضود اور کیلے کی پھلیاں تہ بتر
 ہوں گی زمین سے بیکر سارا درخت پھلیوں سے لدا ہوا
 گا۔ اشارہ کثرت کی طرف ہے۔ وظل مسدود وہاں
 سایہ وسیع اور دائمی ہوگا اور کبھی گرمی محسوس نہ ہوگی
 و ماء مسکوب اور پانی جنت میں ہر جگہ دستیاب اور جاری ہوگا اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۱۳ و فا کھتہ۔ تمام انواع واقسام
 کے میوے بکثرت ہوں لامقنوعۃ ہمیشہ دستیاب ہوں گے اور کسی بھی وقت منقطع نہیں ہوں گے۔ ولا ممنوعۃ جب چاہیں گے کسی بھی وقت کوئی ممانعت
 اور پابندی نہیں ہوگی۔ و فریش مرفوعۃ ۳۳ و فریش مرفوعۃ ۳۳
 اور انبہ ہے پھلوں میں سے و اور فہ نائیں والے کسے باتیں
 الشمال ۳۱ فی سموم و حبیوم ۳۲ و ظل من یحوم ۳۲
 والے تیز سحاب میں اور جلتے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے جھل
 لا بار د و لا کریم ۳۳ لائم گانوا قبل ذلك مترفین ۳۵
 نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا وہ لوگ تھے لہ اس سے پہلے خوش حال
 و گانوا یصرون علی لجنۃ العظیم ۳۶ و گانوا یقولون
 اور ضد کرتے تھے اس دڑ بڑے گناہ پر اور کہا کرتے تھے

یفعل بہم ذلک کلہ لجزاء اعمالہم او
 مصدر ای یجزون جزاء مدارک ج ۴ ص ۱۶
 یہ سانسے الغامات ان کے اعمال صالحہ کا صلہ ہوں گے
 لا یسمعون جنت ہر لحاظ سے پر امن اور
 سلامتی کی جگہ ہوگی، وہاں کوئی جسمانی اور ذہنی آذیت
 نہیں ہوگی، وہاں جس طرح کام و دہن کی لذتیں حاصل
 ہوں گی اسی طرح اہل جنت کے کان بھی پسندیدہ آوازوں
 سے لطف اندوز ہوں گے اور ہر ایذا رساں آواز سے
 ان کے کان محفوظ ہوں گے۔ وہاں کوئی بیہودہ بات
 اور خلاف طبع بزیان وغیرہ سنانی نہیں ملے گی۔ وہاں ہر
 طرف سے سلام کی آواز ہی آئیگی فرشتے اہل جنت کو سلام
 کا تحفہ پیش کریں گے اور اہل جنت آپس میں بھی ایک دوسرے
 کا اسی تحفہ سے خیر مقدم کریں گے۔ (ابن کثیر۔ مظهری،
 ۱۲) و اصحاب الیمین ۵ یہ پہلی جماعت یعنی اصحاب
 الیمین کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الیمین کا کیا کہنا
 انکا حال نہایت اچھا اور اعلیٰ ہوگا فی سدر و مخضوذ
 مخضوذ کانٹوں کے بغیر۔ جنت کے میوہ دار درخت
 کانٹوں سے عاری ہوں گے تاکہ میوہ تناول کرتے وقت
 کانٹے رنگ میں بھنگ نہ ملادیں۔ چنانچہ بیری کا درخت
 دنیا میں کانٹوں سے لیس ہوتا ہے، لیکن جنت میں
 جو بیری کے مشابہ درخت ہوں گے وہ کانٹوں سے عاری
 ہوں گے اور انکا پھل حجم میں مٹھوں کے برابر ہوگا اور
 نہایت خوش ذائقہ اور خوشبو لگے گا۔ سدس فی الجنة
 شجر علی خلقہ لہ ثمر کقلال ہجر طیب الطعم
 والریہ لمخضوذ عا) من الشوک (بحر ج ۸
 ص ۲۰۶) و طلع منضود اور کیلے کی پھلیاں تہ بتر
 ہوں گی زمین سے بیکر سارا درخت پھلیوں سے لدا ہوا
 گا۔ اشارہ کثرت کی طرف ہے۔ وظل مسدود وہاں
 سایہ وسیع اور دائمی ہوگا اور کبھی گرمی محسوس نہ ہوگی

پہلی جماعت کا ذکر ۱۲۔

دوسری جماعت کا ذکر ۱۲۔

منزل

وفا کھتہ۔ تمام انواع واقسام کے میوے بکثرت ہوں لامقنوعۃ ہمیشہ دستیاب ہوں گے اور کسی بھی وقت منقطع نہیں ہوں گے۔ ولا ممنوعۃ جب چاہیں گے کسی بھی وقت کوئی ممانعت اور پابندی نہیں ہوگی۔ و فریش مرفوعۃ ۳۳ و فریش مرفوعۃ ۳۳ اور انبہ ہے پھلوں میں سے و اور فہ نائیں والے کسے باتیں الشمال ۳۱ فی سموم و حبیوم ۳۲ و ظل من یحوم ۳۲ والے تیز سحاب میں اور جلتے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے جھل لا بار د و لا کریم ۳۳ لائم گانوا قبل ذلك مترفین ۳۵ نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا وہ لوگ تھے لہ اس سے پہلے خوش حال و گانوا یصرون علی لجنۃ العظیم ۳۶ و گانوا یقولون اور ضد کرتے تھے اس دڑ بڑے گناہ پر اور کہا کرتے تھے

فتح الرحمن یعنی بغیر و دلال ہمعربا یکدیگر ۱۲ و ۲ یعنی شرک ۱۲۔

أَيُّدَا مِئْنَا وَكُنَّا تَرَابًا وَعِظَامًا إِنْ أَلْمَبْعُوثُونَ ﴿٤٥﴾

کیا جب ہم مر گئے اور ہونچکے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جائیگے

أَوْ آبَاءُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٦﴾ قُلْ إِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٧﴾

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تو کہہ دے کلمہ اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيْدِيهَا

سب اکٹھے ہونیوالے ہیں ایک دن مقرر کے وقت پر پھر تم جو ہو اسے

الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٤٩﴾ لَا يَكُونُ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زُقُومٍ ﴿٥٠﴾

بہکے ہوئے جھٹلنے والے البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینڈ کے سے

فَمَا لِيُونَ مِنْهَا الْبَطُونَ ﴿٥١﴾ فَشَرِبُونَ عَلَىٰ مِنَ الْحَيْمِيمِ ﴿٥٢﴾

پھر بھرو گے اس سے پیٹ پھر پیو گے اس پر ایک جگہ پانی

فَشَرِبُونَ شَرِبَ الْهَيْمِيمِ ﴿٥٣﴾ هَذَا نَزَّلْنَاهُ لَكُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٤﴾

پھر پیو گے جیسے پیسے اونٹ تو نئے ہوئے مہانی ہے شہابی انہی الفاظ کے دن

خُنْ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ ﴿٥٥﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٦﴾

ہمنے تم کو بنا یا اقلہ پھر کیوں نہیں سچ مانتے و نہ بھلا دیکھو جو شہ پانی تم پکڑتے ہو

عَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ خُنْ خَالِقُونَ ﴿٥٧﴾ خُنْ قَدَرْنَا

اب تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے و ہم تمہارا چکے

بَيْنَكُمْ الْمَوْتِ وَمَا خُنْ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٥٨﴾ عَلَىٰ أَنْ تَبْدِلَ

تم میں مرنا اور ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلے میں لے آئیں

أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ

تمہاری طرح کے لوگ اور اٹھا کھڑا کریں تمکو وہاں جہاں تم نہیں جانتے و اندم جان چکے ہو

النَّشَاةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْنُونَ ﴿٦١﴾

پہلا سفاک پھر کیوں نہیں یاد کرتے بھلا دیکھو تو جو سب تم بولتے ہو

مَنْذَرٌ

کیونکہ عرف میں عورت کو فرشتہ کہا جاتا ہے اور مرد فوعہ سے قدر و منزلت کی بلندی مراد ہے۔ انا النشأنا هن اس پر قرینہ ہے۔ (روح) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہاں مضاف مقدر ہے ای ذوات فرشتہ اور مرد عوریں ہیں انا النشأنا هن اس پر شاہد ہے۔ النشأنا هن ہم نے عوروں کو از سر نو پیدا کیا ہے۔ اس طرح عوریں ایک جدید مخلوق ہوں گی جنہیں ولادت کے بغیر اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا۔ فالعنی انا ابتدا اننا هن ابتدا عجدید اصن غیر ولادة ولا خلق اول (روح ج ۲ ص ۱۲۲) اس سے بعض زاغین کے خیال کا بطلان واضح ہو گیا جو کہتے ہیں کہ مشرکین کی بلوغ سے پہلے مرنے والی لڑکیوں کو عوریں بنایا جائے گا۔ ابکا سا کنواری ہونگی عرب۔ عراب کی جمع ہے یعنی وہ اپنے شوہروں سے بہت محبت کریں گی۔

اتراب، تروب کی جمع ہے یعنی ہم عمر۔ اصحاب الیمین کیلئے ہم از سر نو جنت میں عوریں پیدا کریں گے جو کنواری اور شوہروں کو اپنے حسن و جمال اور حسن اخلاق کی وجہ سے نہایت محبوب ہونگی اور عمر میں ان کے برابر ہونگی

ثلاثة من الاولین۔ اصحاب الیمین میں امت محمدیہ کے صدر اول اور صدر آخر کے مؤمنین بجزرت ہونگے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی

الله علیه وسلم ما جمیعاً من امتی (ابن کثیر

ج ۲ ص ۲۹۴) واصحاب الشمال۔ یہ

دوسری جماعت کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال

کا کیا پوچھتے ہوں کا حال نہایت بُرا اور ناگفتہ بہوگا۔

فی سموم الخ مبتدا هم محذوف ہے اور یہ

اصحاب الشمال کے حال بد کا بیان ہے۔ ان کو ٹھنڈی

ہوا اور ٹھنڈے پانی کے بجائے نہایت ہی گرم اور زہریلا

ہوا اور کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور گرمی سے بچنے کے

لئے کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس دھواں کے جو جہنم کی آگ

سے اٹھیگا۔ اہل دوزخ دوڑ کر اس کے سائے میں پنا

لینے کی کوشش کریں گے۔ لا باس د ولا کریم مگر

وہ سایہ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی حد تک مفید ہوگا۔ اس

سے ان کے عذاب میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوگی

السموم الریح الحارۃ التي تؤثرت فی السیم (مفردات راغب) حیمیم وهو الماء الشدید الحار

(روح ج ۲ ص ۱۲۳) (مجموم) ای دخان شدید

السواد..... (لاباساد) کسائر الظل (ولا کریم) ای لا نافع بوجه ما (مظہری ج ۹ ص ۱۶۶) انہم۔ مترفین۔ عیش و عشرت اور شہوات نفسانیہ کے اتباع میں منہمک۔ الحنث

مذہب پر عقلی دلیل ۱۲

مذہب پر عقلی دلیل ۱۲

العظیم بہت بڑا گناہ یعنی شرک و کفر۔ یہ لوگ دنیا میں عیش و عشرت اور خواہشات نفسانیہ کے پیچھے پڑے رہے اور شرک و کفر ایسے عظیم گناہ پر بضد رہے اور قیامت کا انکار کرتے رہے اور اس کو عقل و قیاس سے بعید سمجھ کر کہتے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اور ہمارے باپ دادا مر گئے ہوں اور ہماری ہڈیاں

موضح قرآن و یعنی دوسرا بنانا ۱۲ مندرجہ و یعنی تم کو اور جہاں میں لے جاویں تمہاری جگہ یہاں اور خلقت بسا دیں ۱۲ مندرجہ۔

فتح الرحمن و یعنی اعادہ را ۱۲۔ و یعنی منی را ۱۲۔ و یعنی تغلیب می کنیم منی را از حال بحال تا آدمی پیدا شود ۱۲۔

بوسیدہ ہو جائیں اور پھر کبھی ہم دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں۔ قل ان الاولین ہ یہ مشرکین کے انکار و تعجب کا جواب ہے۔ آپ فرمادیں اللہ تعالیٰ کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں وہ تمام اگلے درجے کے لوگوں کو اس معلوم و متیقن دن میں ضرور جمع کرے گا۔ فخر انکم۔ الایہ۔ یہ اہل جہنم کی طرف التفات ہے لے مگر اس اور جھٹلائیوا القیامت قائم ہونے کے بعد تم سب کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور وہاں نہیں زقوم ایسا پرفار اور نہایت ہی تلخ درخت کھانے کیلئے طے لگا۔ جسے تم خوب پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ پھر جب شدت کی پیاس لگی تو اس پر نہایت ہی گرم کھولتا ہوا پانی پینے کو ملیگا جیسے تم اس طرح پیو گے جس طرح پیاسے اونٹ پیٹے ہیں۔ پیاسا اونٹ خوب سیر ہو کر پانی پیتا ہے اور پھر اپنے پیٹ میں پانی کا ذخیرہ بھی کر لیتا ہے تاکہ بعد میں کام آئے حاصل یہ ہے کہ دوزخی کیا کے مارے کھولتے ہوتے پانی پر پیاسے اونٹ کی طرح ٹوٹ پڑینگے لیکن اس سے کچھ بھی تسکین نہ ہوگی، بلکہ وہ پانی ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ہذا انزلہم۔ الایہ

قال فما خطبکم ۲۷ ۱۲۱۶ الواقعة ۵۶

عانتُمْ تَزْعُونَهُ أَمْ خُنُ الزَّارِعُونَ ﴿۶۲﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُمْ حُطَمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۳﴾ إِنَّا لَمَعْرَمُونَ ﴿۶۴﴾ بَلْ خُنُّوا لَعْنَةُ الْجَحِيمِ يُكْفَرُونَ ﴿۶۵﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿۶۶﴾ أَأَنْتُمْ جَعَلْتُمُوهُ مِنْ غَيْرِ يَدَيْنَا أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿۶۷﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ أَمْحًا فَلَوَلَا تَشْكُرُونَ ﴿۶۸﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿۶۹﴾ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿۷۰﴾ خُنُّوا لَعْنَةُ الْجَحِيمِ تَذَكَّرُونَ ﴿۷۱﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ يَسْجُدُ ﴿۷۲﴾ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۷۳﴾ فَلَا أَقْسِمُ بِمَا وَقَعَ النُّجُومُ ﴿۷۴﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿۷۵﴾ إِنَّ لِقْرَانَ كَرِيمٌ ﴿۷۶﴾ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۷۷﴾ أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُّعْتَدُونَ ﴿۷۸﴾

اتارا ہوا ہے شے پروردگار عالم کی طرف سے اب کیا اس بات میں تم

قیامت کے دن دوزخ میں کفار و مشرکین (اصحاب الشمال) کی اس طرح تواضع اور مہمان نوازی کی جائیگی۔ کھانے کیلئے زقوم اور پینے کیلئے کھولتا ہوا پانی، اسے مہمانی استہزاء و تہکم کے طور پر کہا گیا اور ای زقوم الذی یعدلہم، کالذی یعد للذیانی تکرمہ لہم، وفیر تہکم (قرطبی ج ۱، ص ۲۱۵) ۱۱۹ مخن خدقنکم۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ قیامت کی دلیل ہے۔ ہر دلیل میں اندر آیت سے متنبہ کیا گیا ہے کہ ہر دلیل بالکل واضح اور روشن ہے تم خود ہی سوچ کر بتاؤ کہ دلائل میں جو حقائق مذکور ہیں وہ درست ہیں یا نہیں پہلی دلیل میں فرمایا تم خوب جانتے ہو کہ پہلی بار ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو پھر دوبارہ زندہ ہونے کو کیوں نہیں مانتے ہو؟ چنانچہ تمہیں پہلی بار پیدا کر لیا ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور جو تم سب کا خالق ہے وہی برکات و منہ سے اور کوئی نہیں۔ اندر آیت۔ یہ اس دلیل کی تفصیل ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ بیویوں کے رحموں میں تم جو مادہ منویہ ڈالتے ہو کیا اس سے کامل و مکمل انسان تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ مشرکین اس بات کے معترف تھے کہ خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مخن قدسنا الخ اور ہمیں تم میں سے ہر ایک کی موت کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے جس میں کوئی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی جس طرح تم کو پیدا ہونے کا سبب کیا ہے اسی طرح تمہاری موت بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے وما نحن بسبوقین الخ مسبوقین مغلوبین یعنی اس سے ہم عاجز و مغلوب نہیں کہ تمہاری جگہ تمہاری مانند اور انسانوں کو پیدا کر لیں اور تمہاری انسانی شکلیں مسخ کر کے تمہیں ایسی شکلوں میں منتقل کر دیں جن کا تمہیں ہم و گمان بھی نہ ہو۔ اظہار قدرت کیساتھ تہدید و تحویل کی طرف بھی اشارہ ہے ای لا یغلبنا احد علی ان ندھبکم و نأتی مکانکم انشاھکم من الخلق در شرح ج ۲، ص ۱۴۷ قال الحسن ای نجعلکم قردۃ و خنازیر کافعلنا باقوۃ قبلکم (قرطبی ج ۱، ص ۲۱۶) ۱۲۰ ولقد علمتم الایہ پہلی پیدائش کو تو تم خوب جانتے ہو اور دانتے ہو کہ پہلی بار تمہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تو پھر اس کیوں عبرت نہیں سیکھتے ہو؟ کہ جو ابتدا سے پیدا کرتا ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے (فلولا تذکرون) ای بانی قادر علی اعادتکم کما قدس علی ابداءکم اول مرة فاذن و معالج ج ۱، ص ۲۳) ۱۲۱ افرا تم ما تخرنون۔ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اب یہ بتاؤ یہ جو تم زمین میں ہل چلا کر بیج ڈالتے ہو کیا ان دانوں کو سرسبز و نشا و اب اور لہلہاتے کھیت تم خود ہی پیدا کر لیتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ اگر تمہارے اختیار میں ہو تو تم کوئی موسم نہ دیکھو اور ہر وقت ہی ہر چیز وضع کر دو یعنی تم کہو کہ ہمیں فلا کئی درخت ہیں بنجر کن کوڑ کرنے سے آگ نکلتی ہے آگے سورہ یسین میں اس کا بیان ہو چکا ہے فلا یاد یہ کہ اس آگ سے دوزخ کی آگ یاد موضح قرآن آئے وہ جنگل و اونچو آگ و بہت کام ہوا اور وہی کام چلتا ہے اس سوئی ایک معنی یہ ہے کہ تمہیں ترنے کی پیڑوں کے دل میں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی فرشتے اس کتاب کو لکھتے ہیں تو اب ہی قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کا ہاتھیں بالوح محفوظ ۱۲ فتح الرحمن و یعنی شہب ۱۲۔ ۱۵ یعنی دوزخ محفوظ ۱۲۔

مترقیری عقلی دلیل ۱۱۔

۲ چوتھی عقلی دلیل ۱۲۔

۲ ذکر دعویٰ ۱۳ بار اول ۱۳

۲ بیان عظمت قرآن ۱۲۔

منزل

منزل

اگاتے رہو۔ مشرکین کو اس کا بھی اقرار تھا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اگاتا ہے اور وہی کھیتوں اور باغوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ لو نشاء۔ الایۃ اگر ہم چاہیں تو لہلہاتے کھیتوں کو ناگہانی آفتوں سے چورہ کر کے رکھ دیں تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ کہ ہم تو مانے گئے، بلکہ سال بھر کی روزی سے بھی محروم ہو گئے۔ التفکھ التکلہ فیما لایعینہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۱۹)

۲۳ افرایتہ الماء الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ یہ میٹھا اور خوشگوار پانی جو تم پیتے ہو یہ بادلوں سے تم نے اتارا ہے یا ہم ہی اسے اتارتے ہیں اگر تم خود مینہ برس سکتے ہو تو خشک سالی میں خود ہی بارش برسالیاً کرو، خدا سے کیوں دعائیں مانگتے ہو؟ مشرکین کو اس کا بھی اعتراف تھا کہ بارش اللہ ہی برساتا ہے لو نشاء الایۃ۔ اگر ہم چاہیں تو پانی کو بدمزہ اور کڑوا بنا دیں جو پینے کے قابل نہ ہے تو بتاؤ کیا تم مجھے ایسا کرنے سے روک سکتے ہو؟ ہرگز نہیں، تو پھر اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ہو؟ اور صرف اسی ہی کو منعم و محسن اور برکات دہندہ کیوں نہیں سمجھتے ہو؟ اور غیر اللہ کو برکت دینے میں سکا شریک کیوں بناتے ہو؟ یہ تو انتہائی سفاہت و شقاوت ہے۔

۲۴ افرایتہ النار الخ یہ توجید پر چوتھی عقلی دلیل ہے بعض درخت ایسے ہیں کہ اگر ان کی لکڑیوں کو ایک دوسری پر لگا کر اجائے تو ان سے آگ نمودار ہو جاتی ہے۔ قدیم زمانے میں آگ حاصل کرنے کا یہ طریقہ تھا۔ عرب میں مسرّخ اور عفا نامی دو درخت مشہور تھے۔ جن میں آگ پیدا کرنے کی صلاحیت دوسرے درختوں کی نسبت زیادہ تھی۔ اب آخر میں یہ بتاؤ کہ یہ جو لکڑیوں کو باہم لگا کر تم روشن کر لیتے ہو کیا یہ درخت تم نے پیدا کئے ہیں یا ہم نے؟ ظاہر ہے کہ ہر نبات اور ہر ختم و پھر کا خالق وہی ہے۔ نحن جعلناھا۔ الایۃ۔ ہم نے اس دنیا کی آگ کو عبرت بنا دیا ہے کہ اس سے آخرت میں دوزخ کی آگ کا اندازہ لگایا جائے جو اس سے کسی گنا زیادہ سخت ہوگی۔ اور مسافروں کیلئے جو جنگلوں اور بیابانوں میں پڑاؤ ڈالیں آگ کو ایک نہایت ہی مفید اور ضرورت کی چیز بنا دیا ہے۔ آگ کی ضرورت تو ہر جگہ ہے لیکن مسافروں کو اس کی زیادہ ضرورت رہتی ہے کیونکہ دوران سفر جنگلوں میں پکا پکا یا کھانا انہیں میسر نہیں آسکتا۔

۲۵ فبہم باسم الایۃ۔ دلائل اربعہ کے بعد پہلی بار دعویٰ سورت کا ذکر ہے۔ خطاب ہر مخاطب سے ہر وہ شخص جو مذکورہ بالا دلائل عقلیہ میں غور و فکر کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ان سے اللہ کی قدرت کاملہ اور اسکی وحدانیت کا سبق حاصل کرے اور ایسے عظیم مالک اور اعلیٰ صفات پروردگار کو ہر شریک سے پاک سمجھے اسی کو کار ساز اور برکات دہندہ مانے۔

۲۶ فلا اھتم۔ یہاں سے عظمت قرآن کا بیان شروع ہوتا ہے نیز اس میں تصدیق بالقرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ فلا اھتم میں لا زائدہ ہے محاورات میں قسم پر اکثر لا زائدہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ لا واللہ وغیرہ۔ امام آلوسی نے فرمایا ہے کہ یہ لا زائدہ ہے برائے تاکید (روح) اور مواقع النجوم سے ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں مراد ہیں۔ ستاروں کا غروب ان کے فنا اور زوال کی دلیل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بالاتر طاقت کے زیر تصرف نہیں جس طرح آسمان کے جگمگاتے ستارے چھپ جاتے اور ان کی روشنی زائل ہو جاتی ہے اسی طرح یہ سارا جہان ایک وقت فنا ہو جائے گا۔ لامزیۃ مؤکدۃ (مدارک) بسوا فاع النجوم ای بسوا فاع کواکب السماء و مغار بہا۔۔۔۔۔ تخصیصہا بالقسم لما فی غر و بہا من زوال اثرھا والدلالۃ علی

وجود مؤثر دائرہ لا یتغیر۔ ولذا استدلال الخلیل علیہ بالافول علی وجود المصانع جل و علا (روح ج ۲۷ ص ۱۵۲)

۲۷ و انه لقسم۔ یہ قسم اور جواب قسم کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔ برائے بیان عظمت قسم یعنی اگر تمہیں اسکی حقیقت کا علم ہو تو یہ ایک نہایت عظیم الشان قسم اور شاہد ہے۔ انه لقسم الخ یہ جواب قسم ہے یہ قرآن نہایت اعلیٰ اور احسن کتاب ہے جو دینی اور دنیوی منافع کا پیش بہا خزینہ ہے فی کتب مکنون وہ لوح محفوظ میں محفوظ اور ہر قسم کے تغیر و تبدل سے مأمون و مصون ہے۔ لایسہ الا المطہرون ہر جملہ کتاب مکنون کی صفت ہے اور المطہرون سے مراد فرشتے ہیں جو ہر قسم کے گناہوں اور نجاستوں سے پاک ہیں۔ اور مس کنا یہ ہے لوح محفوظ کے علوم پر اطلاع سے حاصل یہ ہوا کہ لوح محفوظ کے علوم پر فرشتوں کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ ونعنی صہ کنا یتہ عن لازمہ و ہون فی الاطلاع علیہ و علی ما فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۵) یا یہ قرآن کی صفت ہے اور المطہرون سے وہ لوگ مراد ہیں جو حدیث اصغر اور حدیث اکبر سے پاک ہوں اور نفی بمعنی نہیں ہے اور مراد یہ ہے قرآن مجید کو صرف وہی لوگ ہاتھ لگائے جو با وضو ہوں۔ المراد بالمطہرون الحدیث الا صغر والحدیث الا کبر والمعنی لاینبغی ان یس المس القرآن الامن ہو علی ظہارۃ من الناس فالنعنی بمعنی النہی بل ابلغ من النہی الصریح (روح ملخصاً) اسی بنا پر جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ بے وضو آدمی قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے امام بخاری رح اسکی اجازت دیتے ہیں۔

۲۸ تنزیل۔ یہ بھی قرآن کی صفت ہے یہ قرآن اُس شہنشاہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور ساری کائنات کا مالک ہے۔ افہذ الحدیث انتہ مدہنون ہ تو کیا تم ایسی خوبیوں والی کتاب اور مالک کائنات کے ایسے عظیم الشان حکمانے سے بے اعتنائی برت رہے ہو؟ اور بجائے اس کے کہ تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرتے۔ اس کا شکر بجالاتے اور اس پر ایمان لا کر اس پر عمل کرتے، تم نے اسے جھٹلایا ہے اور اس کا انکار کر دیا ہے۔ یہ انتہائی نادانی اور بے بخیتی ہے۔ لذکم ای شکر کہ قال ابن عباس: تجعلون شکرکم التکذیب (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۲۸)

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:-

”تم تکذیب قرآن کو اپنا نصیب (حصہ) بناتے ہو۔“

۱۲۹ فلولا اذا بلغت الحلقوم۔ یہ معاندین پر زجر ہے۔ اذا ترجعون مؤخر سے متعلق ہے اور یہی لولا کا جواب ہے جیسا کہ تنظرون اور ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون دونوں جملہ سابقہ کے مضمون سے حال ہیں۔ اور فلولا ثانی، بعد عہد کی وجہ سے لولا اول کا اعادہ ہے۔ اور ان کنتم صدقین ۵ ان کنتم غیر مدینین کا اعادہ ہے غیر مدینین ای غیر مملوکین ولا مقہوسین (قرطبی ج ۱، ص ۲۳۱) غیر مجزیین (روح) وترجعونہا جواب لقولہ تعالیٰ فلولا اذا بلغت الحلقوم الخ، (ایضاً) اب ترتیب عبارتوں کی ہوگی فلولا وترجعونہا اذا بلغت الحلقوم ان کنتم غیر مدینین (کشاف) حاصل معنی یہ ہوا کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ تم اللہ کے مملوک اور اسکی قدرت کے آگے مغلوب مقہور نہیں ہو اور

قال فما خطبکم ۱۲۱۸ الواقعة ۵۶

جزا و سزا کا دن نہیں نیگا تو جب تم میں سے کسی کی جان نکلنے لگے اور حلقوم تک پہنچ جائے تو اسکو واپس کیوں نہیں لوٹا لیتے۔ حالانکہ تم اسوقت وہاں موجود ہوتے ہو لیکن تم اس زجر سے آزادی سے تمہاری نسبت زیادہ نزدیک ہوتے ہیں مگر تم دیکھ نہیں سکتے اور اس وقت ہماری گرفت کے سامنے تم سب عاجز ہوتے ہو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے مملوک اور اس کے سامنے مقہور و مغلوب ہو قیامت ضرور آئیگی اور ہر شخص اپنے اعمال کی جزا و سزا پائیگا ۱۲۱۸ فاما ان کان من المقربین یہ تیسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے فروح و سراجان یہ خبر مقدم محذوف کا مبتدا ہے ای فلہ روح (روح) سا و رحمہ ریحان رزق (روح، سحر، قرطبی) یا روح راحت اور آرام اور ریحان بونے خوش (قرطبی) مقربین کو آخرت میں تقویٰ سے مالا مال ایسے بارگاہیں جن میں ہر قسم کی راحت ہو گی مختلف اقسام کا پاکیزہ رزق اور گہائے رنگارنگ سے ان کے شام و ماغ سرد و معطر ہو گئے یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکا فضل ہوگا ۱۲۱۹ واما ان کان من اصحاب الیمین یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے و سلام سے پہلے یقال تقد ہے اور من ابتداء یعنی جب کوئی اصحاب الیمین کا آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اصحاب الیمین کی طرف سچھے سلام ہو۔ ای فیقال لذلک المتوفی منہم سلام لک یا صاحب الیمین من اخوانک اصحاب الیمین ای یسلمون علیک (روح ج ۲، ص ۱۶۰) یا من اصحاب الیمین مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی اسے فرشتوں کی طرف سے سلام کا تحفہ ملتا ہے اور اسے یہ خوشخبری بھی سنا تے ہیں کہ تو اصحاب الیمین میں سے ہے معناه سلام لک، انت من اصحاب الیمین (طبری) ۱۲۲۰ واما ان کان من الخ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ اگر وہ جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اسکی تواضع کی جائیگی اور اسے جہنم میں داخلہ ملیگا جس میں وہ ہمیشہ کیلئے رہے گا اور اسے اسکو کبھی نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ ان هذا هو حق الیقین ۵ یہ سب کچھ برحق اور یقینی ہے ۱۲۲۱ فسبح باسم ربک العظیم ۵ آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ ہے برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اس لئے برکت دینے میں اسکو شریکوں سے پاک سمجھو اور ہر قسم کے شرک سے اسکی پاکیزگی اور تمیز یہ بیان کرو۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

منزل ۷

موضوع قرآن یعنی خاطر جمع رکھان کی طرف سورۃ ۱۲ منہ ۱۲ فتح الرحمن والفظ لولا داخل است برترجعونہا و اعادہ ان برائے تاکید است ۱۲۔ سورہ واقعہ آیات توحید اور اسکی خصوصیات: فسبح باسم ربک العظیم دو مرتبہ

۱۲۱۸
۱۲۱۹
۱۲۲۰
۱۲۲۱
۱۲۲۲
۱۲۲۳
۱۲۲۴
۱۲۲۵
۱۲۲۶
۱۲۲۷
۱۲۲۸
۱۲۲۹
۱۲۳۰
۱۲۳۱
۱۲۳۲
۱۲۳۳
۱۲۳۴
۱۲۳۵
۱۲۳۶
۱۲۳۷
۱۲۳۸
۱۲۳۹
۱۲۴۰
۱۲۴۱
۱۲۴۲
۱۲۴۳
۱۲۴۴
۱۲۴۵
۱۲۴۶
۱۲۴۷
۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۵۰
۱۲۵۱
۱۲۵۲
۱۲۵۳
۱۲۵۴
۱۲۵۵
۱۲۵۶
۱۲۵۷
۱۲۵۸
۱۲۵۹
۱۲۶۰
۱۲۶۱
۱۲۶۲
۱۲۶۳
۱۲۶۴
۱۲۶۵
۱۲۶۶
۱۲۶۷
۱۲۶۸
۱۲۶۹
۱۲۷۰
۱۲۷۱
۱۲۷۲
۱۲۷۳
۱۲۷۴
۱۲۷۵
۱۲۷۶
۱۲۷۷
۱۲۷۸
۱۲۷۹
۱۲۸۰
۱۲۸۱
۱۲۸۲
۱۲۸۳
۱۲۸۴
۱۲۸۵
۱۲۸۶
۱۲۸۷
۱۲۸۸
۱۲۸۹
۱۲۹۰
۱۲۹۱
۱۲۹۲
۱۲۹۳
۱۲۹۴
۱۲۹۵
۱۲۹۶
۱۲۹۷
۱۲۹۸
۱۲۹۹
۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰
۱۴۰۱
۱۴۰۲
۱۴۰۳
۱۴۰۴
۱۴۰۵
۱۴۰۶
۱۴۰۷
۱۴۰۸
۱۴۰۹
۱۴۱۰
۱۴۱۱
۱۴۱۲
۱۴۱۳
۱۴۱۴
۱۴۱۵
۱۴۱۶
۱۴۱۷
۱۴۱۸
۱۴۱۹
۱۴۲۰
۱۴۲۱
۱۴۲۲
۱۴۲۳
۱۴۲۴
۱۴۲۵
۱۴۲۶
۱۴۲۷
۱۴۲۸
۱۴۲۹
۱۴۳۰
۱۴۳۱
۱۴۳۲
۱۴۳۳
۱۴۳۴
۱۴۳۵
۱۴۳۶
۱۴۳۷
۱۴۳۸
۱۴۳۹
۱۴۴۰
۱۴۴۱
۱۴۴۲
۱۴۴۳
۱۴۴۴
۱۴۴۵
۱۴۴۶
۱۴۴۷
۱۴۴۸
۱۴۴۹
۱۴۵۰
۱۴۵۱
۱۴۵۲
۱۴۵۳
۱۴۵۴
۱۴۵۵
۱۴۵۶
۱۴۵۷
۱۴۵۸
۱۴۵۹
۱۴۶۰
۱۴۶۱
۱۴۶۲
۱۴۶۳
۱۴۶۴
۱۴۶۵
۱۴۶۶
۱۴۶۷
۱۴۶۸
۱۴۶۹
۱۴۷۰
۱۴۷۱
۱۴۷۲
۱۴۷۳
۱۴۷۴
۱۴۷۵
۱۴۷۶
۱۴۷۷
۱۴۷۸
۱۴۷۹
۱۴۸۰
۱۴۸۱
۱۴۸۲
۱۴۸۳
۱۴۸۴
۱۴۸۵
۱۴۸۶
۱۴۸۷
۱۴۸۸
۱۴۸۹
۱۴۹۰
۱۴۹۱
۱۴۹۲
۱۴۹۳
۱۴۹۴
۱۴۹۵
۱۴۹۶
۱۴۹۷
۱۴۹۸
۱۴۹۹
۱۵۰۰
۱۵۰۱
۱۵۰۲
۱۵۰۳
۱۵۰۴
۱۵۰۵
۱۵۰۶
۱۵۰۷
۱۵۰۸
۱۵۰۹
۱۵۱۰
۱۵۱۱
۱۵۱۲
۱۵۱۳
۱۵۱۴
۱۵۱۵
۱۵۱۶
۱۵۱۷
۱۵۱۸
۱۵۱۹
۱۵۲۰
۱۵۲۱
۱۵۲۲
۱۵۲۳
۱۵۲۴
۱۵۲۵
۱۵۲۶
۱۵۲۷
۱۵۲۸
۱۵۲۹
۱۵۳۰
۱۵۳۱
۱۵۳۲
۱۵۳۳
۱۵۳۴
۱۵۳۵
۱۵۳۶
۱۵۳۷
۱۵۳۸
۱۵۳۹
۱۵۴۰
۱۵۴۱
۱۵۴۲
۱۵۴۳
۱۵۴۴
۱۵۴۵
۱۵۴۶
۱۵۴۷
۱۵۴۸
۱۵۴۹
۱۵۵۰
۱۵۵۱
۱۵۵۲
۱۵۵۳
۱۵۵۴
۱۵۵۵
۱۵۵۶
۱۵۵۷
۱۵۵۸
۱۵۵۹
۱۵۶۰
۱۵۶۱
۱۵۶۲
۱۵۶۳
۱۵۶۴
۱۵۶۵
۱۵۶۶
۱۵۶۷
۱۵۶۸
۱۵۶۹
۱۵۷۰
۱۵۷۱
۱۵۷۲
۱۵۷۳
۱۵۷۴
۱۵۷۵
۱۵۷۶
۱۵۷۷
۱۵۷۸
۱۵۷۹
۱۵۸۰
۱۵۸۱
۱۵۸۲
۱۵۸۳
۱۵۸۴
۱۵۸۵
۱۵۸۶
۱۵۸۷
۱۵۸۸
۱۵۸۹
۱۵۹۰
۱۵۹۱
۱۵۹۲
۱۵۹۳
۱۵۹۴
۱۵۹۵
۱۵۹۶
۱۵۹۷
۱۵۹۸
۱۵۹۹
۱۶۰۰
۱۶۰۱
۱۶۰۲
۱۶۰۳
۱۶۰۴
۱۶۰۵
۱۶۰۶
۱۶۰۷
۱۶۰۸
۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰
۱۷۰۱
۱۷۰۲
۱۷۰۳
۱۷۰۴
۱۷۰۵
۱۷۰۶
۱۷۰۷
۱۷۰۸
۱۷۰۹
۱۷۱۰
۱۷۱۱
۱۷۱۲
۱۷۱۳
۱۷۱۴
۱۷۱۵
۱۷۱۶
۱۷۱۷
۱۷۱۸
۱۷۱۹
۱۷۲۰
۱۷۲۱
۱۷۲۲
۱۷۲۳
۱۷۲۴
۱۷۲۵
۱۷۲۶
۱۷۲۷
۱۷۲۸
۱۷۲۹
۱۷۳۰
۱۷۳۱
۱۷۳۲
۱۷۳۳
۱۷۳۴
۱۷۳۵
۱۷۳۶
۱۷۳۷
۱۷۳۸
۱۷۳۹
۱۷۴۰
۱۷۴۱
۱۷۴۲
۱۷۴۳
۱۷۴۴
۱۷۴۵
۱۷۴۶
۱۷۴۷
۱۷۴۸
۱۷۴۹
۱۷۵۰
۱۷۵۱
۱۷۵۲
۱۷۵۳
۱۷۵۴
۱۷۵۵
۱۷۵۶
۱۷۵۷
۱۷۵۸
۱۷۵۹
۱۷۶۰
۱۷۶۱
۱۷۶۲
۱۷۶۳
۱۷۶۴
۱۷۶۵
۱۷۶۶
۱۷۶۷
۱۷۶۸
۱۷۶۹
۱۷۷۰
۱۷۷۱
۱۷۷۲
۱۷۷۳
۱۷۷۴
۱۷۷۵
۱۷۷۶
۱۷۷۷
۱۷۷۸
۱۷۷۹
۱۷۸۰
۱۷۸۱
۱۷۸۲
۱۷۸۳
۱۷۸۴
۱۷۸۵
۱۷۸۶
۱۷۸۷
۱۷۸۸
۱۷۸۹
۱۷۹۰
۱۷۹۱
۱۷۹۲
۱۷۹۳
۱۷۹۴
۱۷۹۵
۱۷۹۶
۱۷۹۷
۱۷۹۸
۱۷۹۹
۱۸۰۰
۱۸۰۱
۱۸۰۲
۱۸۰۳
۱۸۰۴
۱۸۰۵
۱۸۰۶
۱۸۰۷
۱۸۰۸
۱۸۰۹
۱۸۱۰
۱۸۱۱
۱۸۱۲
۱۸۱۳
۱۸۱۴
۱۸۱۵
۱۸۱۶
۱۸۱۷
۱۸۱۸
۱۸۱۹
۱۸۲۰
۱۸۲۱
۱۸۲۲
۱۸۲۳
۱۸۲۴
۱۸۲۵
۱۸۲۶
۱۸۲۷
۱۸۲۸
۱۸۲۹
۱۸۳۰
۱۸۳۱
۱۸۳۲
۱۸۳۳
۱۸۳۴
۱۸۳۵
۱۸۳۶
۱۸۳۷
۱۸۳۸
۱۸۳۹
۱۸۴۰
۱۸۴۱
۱۸۴۲
۱۸۴۳
۱۸۴۴
۱۸۴۵
۱۸۴۶
۱۸۴۷
۱۸۴۸
۱۸۴۹
۱۸۵۰
۱۸۵۱
۱۸۵۲
۱۸۵۳
۱۸۵۴
۱۸۵۵
۱۸۵۶
۱۸۵۷
۱۸۵۸
۱۸۵۹
۱۸۶۰
۱۸۶۱
۱۸۶۲
۱۸۶۳
۱۸۶۴
۱۸۶۵
۱۸۶۶
۱۸۶۷
۱۸۶۸
۱۸۶۹
۱۸۷۰
۱۸۷۱
۱۸۷۲
۱۸۷۳
۱۸۷۴
۱۸۷۵
۱۸۷۶
۱۸۷۷
۱۸۷۸
۱۸۷۹
۱۸۸۰
۱۸۸۱
۱۸۸۲
۱۸۸۳
۱۸۸۴
۱۸۸۵
۱۸۸۶
۱۸۸۷
۱۸۸۸
۱۸۸۹
۱۸۹۰
۱۸۹۱
۱۸۹۲
۱۸۹۳
۱۸۹۴
۱۸۹۵
۱۸۹۶
۱۸۹۷
۱۸۹۸
۱۸۹۹
۱۹۰۰
۱۹۰۱
۱۹۰۲
۱۹۰۳
۱۹۰۴
۱۹۰۵
۱۹۰۶
۱۹۰۷
۱۹۰۸
۱۹۰۹
۱۹۱۰
۱۹۱۱
۱۹۱۲
۱۹۱۳
۱۹۱۴
۱۹۱۵
۱۹۱۶
۱۹۱۷
۱۹۱۸
۱۹۱۹
۱۹۲۰
۱۹۲۱
۱۹۲۲
۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰

سورة الحديد

سورة النجم میں واضح کیا گیا کہ اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی حاجت میں پکار کے لائق ہے۔ اس کے بعد سورہ القم میں بیان کیا گیا کہ ہر چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا بھی وہی ہے پھر سورہ الرحمن میں بطور ترقی فرمایا گیا کہ جب خالق و مالک اور کارساز بھی وہی ہے۔ تو برکات دہندہ بھی وہی ہے پھر سورہ واقعه میں کہا گیا کہ صرف اللہ ہی کو برکات دہندہ سمجھو اور اس صفت میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اب سورہ الحديد میں مذکور ہوگا کہ جب تم اس مسئلے کو سمجھ چکے ہو تو اب اسکی اشاعت کیلئے اپنا مال بھی خرچ کرو اور جہاد بھی کرو۔

سورة مجادلہ سے لیکر سورہ تحریم تک مضمون کے اعتبار سے تمام سورتیں، سورہ الحديد ہی سے متعلق ہیں۔ سورہ الحديد میں دو مضمون مذکور ہیں اول اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ حکم دوم جہاد کی ترغیب۔ اس کے بعد چار سورتیں المجادلہ، المحشر، الممتحنہ اور الصف (سورہ الحديد کے دوسرے مضمون) ترغیب الی القتال فی سبیل اللہ پر بطور لطف و نشر غیر مرتب منفرع ہوں گی۔ اور اگلی چار سورتیں (الجمعة، المنافقون) التفاین اور الطلاق) سورہ الحديد کے پہلے مضمون (النفاق فی سبیل اللہ) پر متفرع ہیں اس کے بعد سورہ التحریم میں سورہ الحديد کے دونوں مضمونوں کا بطریق لطف و نشر مرتب بمنزلہ تتمہ اعادہ کیا گیا ہے۔ پہلی چاروں سورتوں میں سے ہر دوسری سورت کو اور دوسری چاروں سورتوں میں سے ہر پہلی سورت کو تسبیح و شرفیہ سے شروع کیا گیا ہے تاکہ اصل مسئلہ یعنی نفی شرک ذمہن میں لے آئے اور اس سے ذمہوں نہ ہونے پائے اور معلوم ہو جائے کہ جہاد اسی مسئلہ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ پہلے مجموعے کی آخری سورت (الصف) اور دوسرے مجموعے کی پہلی سورت (الجمعة) میں تسبیح کو جمع کر دیا گیا اس لئے سورہ الجمعہ سے سورہ الحديد کا دوسرا مضمون شروع ہونے والا تھا اس طرح ایک مضمون کے اختتام اور دوسرے مضمون کی ابتدا میں امتیاز ہو گیا۔

خلاصہ تمہید، النفاق فی سبیل اللہ کا حکم، اسکے پانچ وجوہ۔ ترغیب الی القتال، بشارت فتح۔

تفصیل

سورة الحديد میں دو مضمون مذکور ہیں اول اشاعت توحید کی خاطر مال خرچ کرنا حکم دوم۔ اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب سبم اللہ ما فی السموات والارض۔ تا۔ وهو علیہ بذات الصدور ہ میں بطور تمہید مسئلہ توحید کا ذکر ہے جس کی خاطر النفاق اور جہاد ہوگا۔ یہاں توحید کو تنزیل مراتب مذکور ہیں۔ دو صراحتہ اور ایک ضمنی۔ پہلا مرتبہ ساری کائنات کا خالق تعالیٰ ہی ہے جی ویسیت وهو علی کل شیء قدير۔ دوسرا مرتبہ تحت بادشاہی پر وہ خود ہی مستوی ہے اور کوئی اختیار اس نے کسی کو سپرد نہیں کر رکھا۔ اسم استوی علی العرش۔ تیسرا مرتبہ جب خالق و مالک اور متصرف و مختار وہی ہے تو کارساز اور معبود بھی وہی ہے۔ (امنوا باللہ۔ الایۃ۔ یہ پہلا مضمون ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا حکم اور خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت۔ وانفقوا مما جعلکم تا۔ ان کنتم مومنین ہ یہ النفاق کی پہلی وجہ ہے۔ یہ مال میرا ہے، میں چند روز کے لئے تمہارے تصرف میں دیا ہے اور تم اللہ سے عہد کر چکے ہو کہ اس کے احکام مانو گے۔ اب اسکا حکم آگیا ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ لہذا اسکا حکم مانو اور مال خرچ کرو، وہ خرچ کرنے پر تمہیں جبر بھی لے گا۔ هو الذی یمنزل۔ الایۃ۔ یہ ترغیب ہے یعنی ایسے رحیم و کریم بادشاہ کا حکم مانو۔ دوسری وجہ۔ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وجہ اول سے بطور ترقی فرمایا گیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو حالانکہ تمہیں مرنا ہے اور سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔ اب وقت ہے خرچ کرو۔ جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو افسوس کرو گے۔ تیسری وجہ من ذالذی یقرض اللہ۔ الایۃ۔ (ع ۲) مان لیا کہ مال تمہارا ہی ہے اور تم نے خود کمایا ہے، لیکن دنیا میں بطور قرض دید و میں دنیا ہی میں اس سے کسی گنا زیادہ دید و نہگا۔

یوم تری المومنین والمؤمنات الایۃ۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے النفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کو دن ان کے آگے پیچھے نور ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

یوم یقول المنافقون والمنافقات تا۔ وبش الحصیرہ یہ منافقین کے لئے تخویف اخروی ہے وہ نور النفاق سے محروم ہو گئے وہ مومنین سے توجہ کا مطالبہ کریں گے تاکہ انھیں کچھ روشنی نصیب ہو۔ لیکن فریقین کے درمیان دیوار حائل کر دی جائیگی اور منافقین عذاب میں مبتلا ہوں گے اور فریہ وغیرہ کسی حیلے سے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

المیان للذین امنوا۔ الایۃ۔ یہ ایمان والوں کے لئے زجر ہے اور قبول حق اور حق پر قائم رہنے کی ترغیب ہے۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام

کئے گئے کہ تسلیم ختم کر دینا چاہیے اور اہل کتاب کی طرح مشکل نہیں ہو جانا چاہیے۔ اعلیٰ ان اللہ یحییٰ الاموات بعد موتھا۔ الایۃ۔ یہ انفاق کی تیسری وجہ سے متعلق ہے اللہ کی راہ میں خرچ کر نیوالوں کی دولت میں اس طرح کسی گنا اضافہ ہوتا ہے جس طرح زمین میں ایک دانہ بوینے سے کئی سو گنا دانے پیدا ہوتے ہیں ان المصدقین والمصدقات۔ الایۃ تزعیب الی الانفاق۔ اللہ کی راہ میں خرچ کر نیوالوں کی دولت میں کسی گنا اضافہ کے علاوہ وہ بہت بڑے اجر و ثواب کے سبھی مستحق ہیں۔ والذین امنوا باللہ ورسولہ۔ الایۃ اللہ کی راہ میں خرچ کر نیوالے مومنین کے لئے بشارت اخرویہ۔ ان لوگوں کو صدیقیوں اور شہیدوں کا مرتبہ نصیب ہوگا۔ والذین کفروا

وکن بوا۔ الایۃ۔ یہ کفار کے لئے تنخویف اخروی ہے
انفاق کی چوکھٹی وجہ۔ اعلیٰ انما الحیوة الدنیا
الایۃ (دع ۳) اگر دنیا میں اس کا بدلہ نہ بھی ملا تو غم نہ کرنا
چاہیے یہ دنیا چیز سی کیا؟ یہ محض چند روزہ زینت و
آرائش اور فخر و نمائش کی جگہ ہے جس طرح لہلہاتے
کھیت آن کی آن میں تباہ ہو جاتے ہیں دنیا کی چہل
پہل بھی اسی طرح فانی ہے۔ سابقوا الی مغفرة
من ربکم۔ الایۃ۔ اگر دنیا میں کچھ نہ ملا تو آخرت
میں اسکا بے حساب اجر و ثواب ملیگا اور جنت میں زمین
آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ مربعے ملیں گے۔ پانچویں
وجہ:- ما اصاب من مصیبة فی الارض۔ الایۃ
اگر تم اللہ کی راہ میں اس لئے مال خرچ نہیں کرتے ہو
تاکہ وہ مصیبتوں میں کام آئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ
جو مصیبت مقدر ہو چکی ہے وہ ضرور آئیگی دولت
سے دفع نہیں کی جاسکتی۔ لکیلا تا اسدا علی ما فانکم
تا۔ هو الغنی الحمید ۵ مذکورہ بالا
توضیح کی علت سے اور بخیلوں اور دوسروں کو بخل
پر اکانے والوں کے لئے تنخویف و تہدید ہے۔ لقد
ارسلنا رسلا بالبینت تا۔ ان اللہ قوی
عزیز ۵ یہ سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد فی سبیل
کا بیان ہے۔ ہم نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے پیغمبر بھیجے اور
ان پر کتابیں نازل کیں اور لوہے ایسی نہایت مفید اور
اہم دھات پیدا کی تاکہ لوگ اس سے گونا گوں فوائد حاصل
کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے مختلف قسم کے
ہتھیار بنا کر اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس طرح اللہ
کے دین کی مدد کرنے والے دوسروں سے ممتاز ہو جائیں
ولقد ارسلنا نوحا و ابراہیم تا۔ و
کثیر منہم فسقون ۵ (ع ۴) ہم نے نوح و ابراہیم
(علیہما السلام) کی اولاد میں مسلسل پیغمبر مبعوث کئے
یہاں تک کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آئے مسئلہ توحید میں مشرکین سے مقابلہ ہوا تو حواریین نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا اور ہم نے بھی ان کو مشرکین پر فتحیاب اور غالب کیا۔ لیکن بعد
کے لوگوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی، مگر اس پر بھی پورے نہ اترے اور فسق و فجور کی راہ اختیار کر لی۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ۔ الایۃ۔ اہل کتاب کو ایمان
لانے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کی ترغیب ہے۔ اے اہل کتاب جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لا چکے ہو! خدا سے ڈرو اور اس کے آخری
رسول پر بھی ایمان لے آؤ اور اس کا اسی طرح ساتھ جس طرح حواریوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ تمہیں دو گنا ثواب عطا فرمائے گا لے لایقدر
الایۃ تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ اب وہ جہاد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کا امام اور امیر کوئی نہیں۔ لہذا اب میرا آخری پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) امام اور امیر ہے، اب وہ
اپر ایمان لا کر اس کے ساتھ مل کر جہاد کریں ۵ سبحانہ۔ الایۃ۔ اس آیت میں مسئلہ توحید کا بیان ہے جس کی خاطر مال خرچ کرنے اور جہاد کر نیکا حکم آگے

۱۲
بیان توحید
۱۲
توحید کا پہلا
رتبہ ۱۲
دوسرا رتبہ
۱۲
توحید کے تیسرے
رتبہ کا اعلاہ ۱۲

سورة الحديد ۵۷
قال فما خطبکم ۲۷
۱۲۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تذرع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا

لَهُ مَلِكٌ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی
اُس کیلئے ہے سہ راج آسمانوں کا اور زمین کا جلتا ہے اور مادتا ہے اور وہ سب

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱
کچھ کر سکتا ہے وہی ہے سب پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور

الْبَاطِنِ ۲ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۳
اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی
آسمان کے اور زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا

الْعَرْشِ ۴ یَعْلَمُ مَا یَلْجِیْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یُخْرِجُ مِنْهَا وَمَا
تخت پر جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اس سے نکلتا ہے اور

یَنْزِلُ مِنَ السَّمٰءِ وَمَا یُعْرِجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ
کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں

مَا کُنْتُمْ ۵ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۶ لَهُ مُلْكٌ
کہیں تم ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو انکو دیکھتا ہے اسی کے لئے ہے سہ راج

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلٰی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۷
آسمانوں کا اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام

منزل ۷

منزل ۷

لامحالہ وہی سب کا کارساز ہے۔ اور حاجات و مصائب میں مافوق الاسباب پیکار کے لائق بھی وہی ہے۔ یہ توحید کا تیسرا مرتبہ ہے۔ توحید کے یہ تینوں مراتب سورہ انعام کی ابتدا میں بھی مذکور ہوئے ہیں اور اسی طرح سورہ حشر کی آخری آیتوں اور پھر سورہ الناس کی ابتدائی آیتوں میں بھی مذکور ہوں گے۔

۱۷ امنوا باللہ۔ یہ سورہ الحدید کے پہلے مضمون یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے اور پانچ طریقوں سے خرچ کر نیکی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ خطاب چونکہ مؤمنین کو ہے اس لئے یہاں امنوا حقیقت پر محمول نہیں ہوگا یعنی ایمان لاؤ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ایمان پر قائم رہو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام مانو اور ان پر عمل کرو، کیونکہ یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ وانفقوا یہ امنوا پر معطوف ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہ عطف تفسیری ہے اور ایمان کے بعض تقاضوں کی تفسیر ہے حاصل یہ ہے کہ اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کرو جن میں سے فی الوقت سب سے زیادہ ضروری اور اہم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی، توحید کی اشاعت اور کفر و شرک کو مٹانے کے لئے مال خرچ کرو۔ امر تعالیٰ عبادہ المؤمنین بالثبات علی الایمان و ادامتہ و النفقۃ فی سبیل اللہ (بحر ج ۸ ص ۲۱۸)

۱۸ مع ما جعلکم مستخلفین فیہ یہ ترغیب الی الانفاق کا پہلا طریق ہے۔ حاصل یہ ہے کہ درحقیقت یہ مال تو ہے ہی میرا میں نے چند دنوں کیلئے تم کو اس میں جانشین اور منصرف بنایا ہے۔ اب اگر تم اس مال میں سے کچھ میری راہ میں خرچ کرو گے تو اپنے پاس سے تو کچھ بھی نہیں دو گے، بلکہ میری اپنی ہی چیز مجھے واپس دو گے اس انداز بیان میں حکمت یہ ہے کہ اگر یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں اتر جائے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ان پر دشوار نہیں رہے گا بلکہ آسان ہو جائے گا اور وہ خوشی سے دین کی خدمت میں مال خرچ کریں گے۔ عبر جمل سناہنہ عما بایدہم من الاموال بذک تحقیقا للحق و ترغیبا فی الانفاق، فان من علم انہا لله تعالیٰ وانما هو بمنزلة الوکیل یصرفہا الی ما عینہ اللہ تعالیٰ من المصارف ہان علیہ الانفاق (روح ج ۲۴ ص ۱۶۹)

۱۹ فالذین امنوا۔ یہ ترغیب الی الانفاق اور بشارت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کس قدر مہربانی اور نوازش ہے کہ لوگوں کے پاس جو مال ہے وہ ہر بھی اسی کا، لیکن پھر بھی جو لوگ اس کی راہ میں خرچ کریں گے انہیں دنیا اور آخرت میں ثواب اور جنت مرحمت فرمائیں گے۔ وما لکم لا تؤمنون الایۃ خطاب مؤمنوں سے ہے اور ایمان سے حاصل معنی مراد ہے یعنی انفاق فی سبیل اللہ۔ اسی طرح لتؤمنوا برسبکم اسی لتنفقوا فی سبیل اللہ۔ اور بیثاق سے عہد الست مراد نہیں بلکہ اس سے وہ عہد مراد ہے جو انہوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت باندھا تھا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام کو مانیں گے۔ حاصل یہ ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو؟ حالانکہ خدا کا پیغمبر تمہیں خرچ کرنے کی ترغیب لے رہا ہے اور حکم فرما رہا ہے اور تم سمع اور طاعت کا عہد بھی کر چکے ہو۔ اگر تم واقعی سچے مومن ہو تو اس حکم کی تعمیل کرو اور اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کر لو۔ ہذا مقالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۰ هو الذی یمنزل۔ یہ ایک دوسرے انداز سے انفاق کی ترغیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح آیتیں اور روشن دلیلیں نازل فرما رہا ہے تاکہ تمہیں کفر و شرک اور جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر ایمان و توحید کی روشنی میں داخل فرمائے۔ اللہ کیسا مہربان اور رحیم و کریم بادشاہ ہے اسکا حکم ضرور دمانو اور ایمان و توحید کی روشنی کو سارے جہان میں پھیلانے کیلئے بے دریغ مال خرچ کرو۔

۲۱ وما لکم الا تنفقوا۔ یہ ترغیب الی الانفاق کا دوسرا طریق ہے۔ پہلے بطور ترقی فرمایا یہ مال و دولت یہیں رہیں لیکن تم نہ رہو گے اب وقت ہے خرچ کر لو جب یہ موقع ہاتھ سے نکل جائیگا تو پچھتاؤ گے خرچ کرو گے تو اس کے بسے یہ اور اجر ملے گا اور اگر خرچ نہیں کرو گے تو اصل مال بھی آخر ہاتھ سے چلا جائیگا ان اللہ یرث کل شیء فیہا ولا یبقی لاحد مال و اذا کان كذلك فانفاقہ بحیث انہ یستخلف عوضا و هو الثواب الی (مظہری ج ۹ ص ۱۹) یہ زمین جو مختلف شکلوں میں دولت اگلتی ہے اور یہ آسمان جہاں سے بارش، گرمی اور روشنی وغیرہ آکر دولت اگلنے میں زمین سے تعاون کرتی ہیں میرے پاس رہ جائیں گی اور تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔

۲۲ لا یتوی منکم۔ فتح سے غلبہ اسلام مراد ہے۔ خاص فتح مراد نہیں۔ قالہ الشیخ قدس سرہ اور بعض کے نزدیک اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے۔ لیکن جہور مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہے۔ فتح مکہ سے پہلے چونکہ عرب میں ہر طرف کفر کا غلبہ تھا اور اسلام قبول کرنا گویا اپنے کو مصائب و آفات میں جھونک دینے کے مراد تھا اور اس دور میں اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت بھی زیادہ تھی اور فتح مکہ کے بعد اسلام کو غلبہ حاصل ہو گیا اور حالات کا رخ یکسر بدل گیا۔ اس لئے فرمایا جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ رتبہ میں اور اجر و ثواب میں ان لوگوں سے بڑھ کر اور ان پر فائق ہیں جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور مال خرچ کیا اور جہاد میں شریک ہوئے لیکن اس فرق مراتب کے باوجود ایک انعام میں سب شریک ہیں اور وہ جنت کا وعدہ ہے اور وہ سب جنت کے مستحق ہیں۔ یہ آیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اہل جنت قرار دیتی ہے اور یہ ان حضرات کی بہت بڑی فضیلت ہے اس لئے ان کے بارے میں زبان طعن کھولنے کی اجازت نہیں (و کلا وعد اللہ المحسنی) ای المتقدمون المتناہون السابقون والمتأخرون

اللاحقون وعد اللہ جمیعاً الجنة مع تفاوت الدرجات (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۴۱)۔

وَقَاتِلُواْ وَاكْلًا وَعَدَا اللّٰهُ الْحَسَنُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور لڑائی کریں اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے

خَيْرٌ مِّنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهُ قَرْضًا حَسَنًا

جو بہتر ہے ان کے لئے اور اللہ کو اچھی طرح

فِيضِعْفَةً لِّهٖ وَلَهُ اَجْرٌ كَرِيمٌ ۝۱۱ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ

پھر وہ اسکو دو ٹونکرے اس کو اسطے اور اسکو طے نواب عزت کا جسدن تو دیکھے ایمان والے مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

کو اور ایمان والی عورتوں کو دوڑتی ہوئی پتی ہے انکی روشنی ان کے آگے اور ان کے دایسے

يَشْرِكُمْ اَلْيَوْمَ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ

نوشخری ہے تم کو آج کے دن باغ ہیں کہ پیسے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہو

فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ

ان میں یہ جو ہے یہی بڑی مراد ملتی ہے جس دن کہیں گے ملے دغا باز مرد اور

وَالْمُنْفِقَاتِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا انظُرُوا نَفْسِكُمْ مِنْ تَوْبَتِكُمْ

عورتیں ایمان والوں کو راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے

قَبْلِ اَرْجِعُوا وَاَرَاءَكُمْ فَاَلْتَمِسُوا نُورًا فَضَرْبٌ

کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈو نور روشنی دے پھر کھڑی کر دی

بَيْنَهُمْ بِسُوْرَةٍ لِّهٖ اَبَابٌ طَبَايُنُ فَيَدْرِ الرَّحْمٰنُ وَاظَاهِرًا

جائے کچھ میں ایک دیوار جس میں ہوگا دروازہ اس کے اندر رحمت سہولت اور باہر

مِنْ قَبْلِ الْعَذَابِ ۝۱۳ يٰۤاُولٰٓئِہِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا

کے طرف عذاب یہ ان کو پکارے کیا ہم نہ تھے ملے تمہارے ساتھ

قَالَوْا بَلٰ وَاَلَيْكُمْ فِتْنَةٌ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَصَلُّوْنَ

کہہنیے کیوں نہیں لیکن تم نے بچلا دیا اپنے آپ کو اور راہ دیکھتے ہے تم اور

منزل ۷

۱۲ من ذالذی۔ یہ ترغیب النفاق کا تیسرا طاقی ہے۔ فیضعفہ جواب استفہام ہے۔ اس لئے منصوب ہے۔ اور قرأت رفع میں یقرض پر معطوف ہے قال ابن عطیة
 هنا الرفع یعنی فی یضاعفہ علی العطف وقرأ عاصم فیضاعفہ بالنصب بالفاء علی جواب الاستفہام (بحر ج ۸ ص ۲۱۹)
 حاصل یہ ہے کہ فرض کر لیا مال تمہارا ہی ہے تم نے خود کیا ہے اور باپ دادا سے میراث میں پایا ہے، تو چلو بطور قرض ہی دے دو۔ دنیا ہی میں اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دوں گا اور
 آخرت کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہوگا ۱۳ یوم نثری۔ ظرف، لہ اجر کریم کے متعلق مقدر سے متعلق ہے اور یہ مؤمنوں کے لئے بشارت آخری ہے جو اللہ کی راہ

میں دل کھول کر مال خرچ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن جب
 مؤمنین پلصراط پر سے گذریں گے اس وقت ان کے آگے
 اور ان کی دائیں جانب روشنی ہوگی جس میں وہ پلصراط پر سے
 صحیح سلامت گذر جائیں گے یہ روشنی ایمان اور اعمال صالحہ
 نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کی ہوگی۔
 اس لئے اعمال صالحہ کے مطابق ان کی روشنی کم و بیش ہوگی
 عن ابن مسعود یؤتون نورہم علی قدر اعمالہم
 (قرطبی ج ۴، ص ۲۲۲)۔

۱۱
 ع
 ۱۲
 ۱۳

بشما سکہ الیوم اس سے پہلے یقال لہم
 مقدر ہے۔ جنت کے دروازوں پر فرشتے ان کے استقبال
 کے لئے کھڑے ہوں گے اور ان سے تمہیں گے تمہیں نعمتوں کو
 باغات مبارک ہوں جن میں سرسبز کے مشروبات کی نہریں
 بہ رہی ہیں اور یہ تمہارا دائمی ٹھکانہ ہے تم ان میں ہمیشہ
 رہو گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اسی یقال لہم
 ذلك والقائل الملائكة الذین یتلصقونہم ارجح
 ج ۲، ص ۱۴۵) **كلہ** یوم یقول
 الایۃ۔ یہ پہلے یوم سے بدل ہے اور یہ منافقین کے
 لئے زجر و تحویف ہے۔ انظر ونا منافقین، مؤمنین سے
 کہیں گے ہماری طرف دیکھو تاکہ تمہارے نورانی چہروں سے
 نور کی شعاع ہم تک پہنچے اور ہم بھی اس کی روشنی میں راستہ
 دیکھ سکیں یا النظر نا کے معنی ہیں انتظار ونا یعنی جلدی جلد
 نہ چلو در اٹھ جاؤ تاکہ تمہاری روشنی میں ہم بھی پلصراط عبور
 کر سکیں۔ نقتبس۔ انظروا۔ امر کا جواب ہونے
 کی وجہ سے مجزوم ہے۔ (مظہری) قبل ارجعوا۔ جس
 طرح منافقین دنیا میں مؤمنوں سے استنہز کیا کرتے تھے۔
 اسی طرح قیامت کے دن مؤمنین بطور استنہز منافقوں سے
 کہیں گے کہ اب اس طرح مانگنے سے روشنی نہیں ملتی۔ جاؤ
 واپس دنیا میں اور وہاں ایمان لاؤ۔ نیک عمل کرو، صدقہ
 خیرات دو تو روشنی حاصل ہوگی، لیکن اب دنیا میں آپس

۱۲
 ۱۳

۱۲ ہر کچھ بچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا
 موضع قرآن اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لے گئے ۱۲ من ذالذی قرض کے معنی یہ کہ اس وقت خرچ کرو جہاد میں پھر تمہیں دولتیں بہتوں گے اور یہی معنی دوونے کے مالک میں
 اور غلام میں بیاج نہیں جو دیا سوا اسکا اور جو نہ دیا سوا اس کا ۱۲ من ذالذی قرض وقت پلصراط پر چلیں گے سخت اندھیرا ہوگا اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہوگی آگے اور
 داپنے کے نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں ۱۲ من ذالذی۔

فتح الرحمن و مترجم گوید یعنی در دنیا روید و تحصیل نور کنید کہ اینجا تحصیل نور نیست واللہ اعلم ۱۲ یعنی ہر ہمت مسلمانانرا

جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فضر بیدنہم اس کے بعد دونوں جماعتوں کے درمیان دیوار حائل کر دی جائیگی۔ یہ جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگی جس میں دیوار ہوگا اس دیوار کے اندر کی طرف اللہ کی رحمت ہوگی اور باہر کی جانب عذاب ہوگا فضر بیدنہم بسوس ای بحا لطحائل بین شق الجنة و شق النار (مدارک ج ۳ ص ۱۶۰) ۱۵۰ ینادونہم منافقین مومنوں سے کہیں گے کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ دنیا میں ہم تمہارے دین پر تھے اور تمہارے ساتھ کمر بستہ تھے کبھی پڑھا کرتے تھے اس لئے آج کچھ تو ہماری مدد کرو۔ قالوا سبی۔ مومنین جواب دیں گے بے شک تمہارے ساتھ تھے لیکن تم نے منافقت کر کے اپنی جانوں کو ملاکت میں ڈال لیا۔ تم کہلاتے تو مسلمان تھے لیکن ہمیشہ مسلمانوں کے مصائب میں مبتلا ہونے کے منظر اور آرزو مند رہتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اللہ کی توحید میں اور دین اسلام کی صداقت میں شک تھا اور تم دل سے مسلمان تھے ہی نہیں وغیر تکم الافانی تمہیں مختلف جھوٹی آرزوں نے دھوکے میں ڈال رکھا تم نے یہ سمجھا کہ ابھی چند دنوں کے اندر اندر اسلام کا نام و نشان مٹنے والا ہے اس لئے تم نے دوغلی پالیسی اختیار کئے رکھی یہاں تک کہ موت نے تمہیں لیا الامانی الفارغة التي من جملتها الطعم في انتكاس الاسلام (روح ج ۲۷ ص ۱۶۷) وغیر کہ بالذکر الغرور الغرور بفتح غین صفت مشبہ ہے اور اس سے مراد شیطان ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں دھوکے میں رکھا اور تمہیں باور کرنا دیا کہ کوئی خسرو نشتر اور حساب کتاب نہیں اور اگر بالفرض کچھ ہوا بھی تو اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے معاف فرمائے گا۔ وغیر کہ الشيطان بان الله عفوك يوم لا يعذبكم او بانه لا بعث ولا حساب (مدارک ج ۳ ص ۱۶۰) ۱۶۰ فالیوم۔ اس لئے آج تم کسی صورت جہنم سے نہیں بچ سکتے۔ آج تم سے اور کافروں سے کسی قسم کا فدیہ اور معاوضہ قبول نہیں کیا جائیگا اور تمہارا کوئی حامی اور مددگار ہی تمہیں عذاب سے بچا سکے گا۔ آج لامحالہ تمہیں جہنم میں جانا ہے، وہی تمہارا دائمی ٹھکانہ ہے اور آج جہنم ہی تمہاری حامی اور مددگار ہے اور وہی تمہاری جائے پناہ ہے جو نہایت ہی بدترین ٹھکانا ہے ۱۶۱ المریان۔ یہ زجر ہے بعض مسلمانوں میں النفاق کے معاملے میں کچھ تکاس لگایا تھا یہ ان پر زجر و عتاب ہے یا یہ منافقین پر زجر ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتے تھے

الحمد لله

۱۲۲۳

قال فما خطبک ۲۷

ارْتَبْتُمْ وَغَرَّبْتُمْ الْاِمَانِي حَتَّى جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّبْتُمْ
 دہوکے میں پڑے اور بہک گئے اپنے خیالوں پر یہاں تک کہ آپہنچا حکم دیا اللہ کا اور تم کو بہکا دیا
 بِاللّٰهِ الْغُرُورُ ۱۳۰ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا
 اللہ کے نام سے اس دعا پڑھنے سے قبول نہ ہوگا فدیہ تمہارا دین اور نہ
 مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاُولَئِكَ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ و
 منکروں سے تم سب کا گھر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور
 بِئْسَ الْمَصِيرُ ۱۵۰ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ
 بُری جگہ جا رہنے کیا وقت نہیں آیا علیہ ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں
 قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَاَلَا يَكُوْنُوْنَ
 ان کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اترا ہے سچا دین اور نہ ہوں
 كَالَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمْ
 ان جیسے جن کو کتاب ملی تھی اس سے پہلے پھر دراز گزری ان پر
 الْاَمَدُ فَخَسَمَتْ قُلُوبَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَسِيْقُوْنَ ۱۶۰
 مدت پھر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت ان میں نافرمان ہیں و
 اَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا
 جان رکھو اللہ کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اسکے جانے کے بعد ہم نے کھوکھلا کر
 لَكُمْ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۶۱ اِنَّ الْمَصْدِقِيْنَ
 دیتے نکوپتے اگر تم کو سمجھ ہے و تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہیں مرد
 وَالْمَصْدِقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَعْفُ
 اور عورتیں ۱۶۱ اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح احوال سے دوتا
 لَهُمْ وَاَجْرٌ كَرِيْمٌ ۱۶۲ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
 اور ان کو ثواب ہے عزت کا اور جو لوگ یقین لائے نلے

منزل

منزل ۱۲۔ پہلے ہی دوزخ میں پڑینگے مگر جو امت ہے کسی نبی کی سچی یا کچی جب اندھیرا گھبرے گا ایمان والوں کیساتھ روشنی ہو
 موضح قرآن کی منافق روشنی میں چلنے لگے مومن شتاب نکل گئے یہ پیچھے رہے پکارتے کہ ہم کو سبھی روشنی دو کسی نے کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے ان کے اسکے
 بیچ دیوار کھڑی ہوگئی یعنی روشنی دنیا میں کمانی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے ۱۶۱ منہ و ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو پیغمبروں کی صحبت میں یہ پالتے تھے مدت کے بعد
 سخت ہو گئے اور اب یہ صفت مسلمانوں کو چاہیے ۱۶۲ منہ و ایمان عرب لوگ جاہل تھے جیسے مردہ زمین اب ان کو جلا یا ان میں سب کمال پیدا کر دیتے۔ ۱۶۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن وایمنی اجل ۱۲۔

اس صورت میں امنوا سے امنوا باللسان مراد ہوں گے لیکن سیاق و سباق سے مناسب یہی ہے کہ اس سے بعض مخلص مومنین ہی مراد ہیں کیونکہ اکثر مخلصین تو ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے سرنگول رہے ہیں۔ والمعائب علی ما قاله الزجاج طائفة من المؤمنین والافمنہم من لم یزل خاشعاً منذ اسلم الی ان ذہب الی سربہ (روح ج ۲۷ ص ۱۷۸) الحریان من انی الامر یأتی اذا جاء انہ ای وقتہ (مدارک) اور ولا یكونوا، تخشعاً پر معطوف ہے یا استیناف ہے بصیغہ امر غائب (بحر، منظری) ان تخشع میں ان مصدر یہ ہے اور جملہ بتاویل مفرد لہریان کا فاعل ہے اور وما نزل، ذکر اللہ پر معطوف ہے۔ فَتَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمْسِدُ یعنی ان کے اور ان کے پیغمبروں کے درمیان زیادہ وقفہ گزر گیا یا کفر و معاصی میں ڈوبے ان کو کافی زمانہ گزر گیا۔ حاصل یہ ہے کہ کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر قرآن کی آیتوں کے آگے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے ان کے دل تسلیم و رضا کے ساتھ عاجز ہو جائیں اور ان کا سر اطاعت ان کے آگے جھک جائے اور وہ ان اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مانند نہ ہو جائیں جو کفر و عصیان میں انہماک یا انہماک یا انبیاء علیہم السلام کی اصل تعلیمات اور ان کی صحبت سے محروم ہو جانے کی وجہ سے ایسے سنگدل ہو چکے ہیں کہ اللہ کے کسی حکم کا، زجر و تہدید کا اور تبشیر و تخولیف کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ ان میں سے بہت سے تو صریح طور پر خدا کے نافرمان اور باغی ہو چکے ہیں۔ اور ایمان والوں میں تو اللہ کا رسول موجود ہے اور اللہ کے تازہ بتاؤں اور احکام نازل ہو رہے ہیں اس لئے انہیں تو اللہ کے احکام کے آگے سر پر تسلیم و رضا بن جانا چاہیے۔ بعض روایتوں میں موجود ہے کہ جن مسلمانوں سے احکام الہیہ کی تعمیل میں کچھ سستی ہوئی تھی اس آیت کے نزول کے بعد انہوں نے اس کی تلافی کر لی۔

۱۷ اعلیٰ ان اللہ۔ یہ ترغیب النفاق کے تیسرے طریق سے متعلق ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کے بدلے کسی گناہ پس دینے کی ایک تمثیل ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ اور خشک زمین پر مینہ برسا کر اسے تازگی اور زندگی عطاء فرماتا اور اس میں بونے ہوئے دانے سے کسی سو گنا دانے حاصل ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال میں اضافہ فرماتا ہے۔ یہ آیتیں اور یہ مضامین ہم اس لئے کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم ان کو سمجھو اور ان پر عمل کرو۔

۱۸ ان المصدقین۔ یہ ترغیب فی الانفاق ہے۔ المصدقین اور المصدقات میں الف لام اسم موصول ہے۔ بالترتیب بمعنی الذین اور "اللاتی" اور دونوں اسم فاعل بمعنی ماضی ہیں یعنی تصدقوا اور تصدقن بقرینہ معطوف "اقرضوا" اسم موصول ہمیشہ جملہ پر داخل ہوتا اور یہاں اسم فاعل پر اس کا داخل ہونا بظاہر خلاف قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ ان اسماء موصولہ کے لئے ہے جو صورت "ومعنی" اسماء ہیں اور الف لام موصولہ چونکہ صورت حروف ہے اور معنی اسم ہے، اس لئے مدخول بھی اگرچہ صورت مفرد (اسم فاعل) ہے لیکن معنی "جملہ اور بمعنی فعل ماضی ہے بقرینہ معطوف "اقرضوا" اب اصل عبارت بول ہوگی ان الذین اصدقتوا و اقرضوا اللہ الخ (کشاف روح، مدارک) جو مرد اور عورتیں اللہ کی راہ میں خرچ کر رہی ہیں وہ گویا خدا کو قرض سے رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کا کسی گنا معاوضہ عطا فرمائے گا۔ اور آخرت کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہے۔

۱۹ والذین امنوا۔ جو لوگ صدق دل سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور دین حق کی سر بلندی اور توحید کی اشاعت کے لئے دل کھول کر مال خرچ کیا، ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقین اور شہداء کے رتبے میں ہوں گے اور آخرت میں ان کو وہی اجر و ثواب اور نور عطا ہوگا جو صدیقین اور شہداء کے لئے ہوگا۔ یرید ان المؤمنین باللہ ورسولہ ہم عند اللہ بمنزلۃ الصدیقین والشہداء وہم الذین سبقوا الی التصدیق واستشهدوا فی سبیل اللہ (مدارک ج ۳ ص ۱۷۱) چونکہ

چونکہ ایک شخص صدق دل سے ایمان لا کر، اللہ کی کمال اطاعت سجالا کر اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے صدیق اور شہداء کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے یہاں فرمایا ہم الصدیقون والشہداء لیکن کوئی شخص ایمان اور عمل صالح میں انتہائی اخلاص کے باوجود نبی نہیں بن سکتا۔ البتہ نبیوں کی معیت حاصل کر سکتا ہے اس لئے سورہ نساء ج ۵ میں فرمایا:

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین۔ الاية:

۱۲۵ والذین کفروا - یہ کفار کے لئے تخیلیں اخروی ہے۔ توحید و رسالت اور دیگر ضروریات دین کا انکار کرنے والے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے ۱۲۲۶ اعلیٰ ما الحیوة۔ یہ ترغیب النفاق کا چوتھا طریق ہے۔ مصدر رول پر تنوین تنکیر، ان افعال کی حقارت اور قلت کے اظہار کے لئے ہے۔ تائید امتناع قبیل ثم ماؤدہم جہنم ۵ (آل عمران ۲۰۶) تنوین تنکیر تخفیر و تقلیل کے لئے کلام میں اکثر آتی ہے (رضی) اللہ کی راہ میں خرچ کی ہوئی دولت کا معاوضہ اگر دنیا میں بصورت اضافہ دولت نہ ملا تو بھی مضائقہ نہیں۔ یہ دنیا چینی نہ کیا ہے۔ محض

أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ طَهُرَهُمْ
 دہی ہیں سچے ایمان والے اور لوگوں کا احوال بتانے والے اپنے رب کے پاس ان کی سچائی
 أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ
 ہے انکا ثواب اور انکی روشنی اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا اللہ ہماری باتوں کو وہ ہیں
 أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۱۹ اَعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
 دوزخ کے لوگ جان رکھو کہ دنیا کی سب زندگی کالی ہی ہے کھیل
 وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَسَلِّطِينَ ۚ وَأَمْوَئِلُهُمْ يُنْفِقُونَ
 اور نماشا اور بناؤ اور بڑیاں کرنی آپس میں اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور
 الْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيمُ فَتَرَى
 اولاد کی جیسے حالت ایک سب مینہ کی جو خوش لگا کسوں کو اسکا سبزہ پھر زرد پڑتا ہے پھر ٹوٹتی
 مَصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۚ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ
 زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روند ہوا گھاس اور آخرت میں سخت عذاب ہے
 وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ
 اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کی زندگی کالی تو یہی ہے مال
 الْغُرُورِ ۲۰ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّنَ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
 دنیا کا دورو سب اپنے رب کی معافی کی طرف کو اور بہشت کو جسکا پھیلاؤ
 كَعَرْضِ لَسْمَاءَ ۚ وَالْأَرْضُ أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
 ہے جیسے پھیلاؤ آسمان اور زمین کا تیار کر رکھی ہے واسطے ان کے جو یقین لائے اللہ پر
 وَرَسُولِهِ ۚ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو
 اور اسنے رسولوں پر یہ فضل اللہ کا ہے دے جو چھو چاہے اور اللہ کا
 الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۲۱ مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ
 فضل بڑا ہے کوئی شے آفت نہیں پڑتی ملک میں

چند روزہ کھیل تماشا ہے، وقتی زینت و آرائش سے اور یہاں حسب و نسب کی شرافت اور مال و اولاد کی کثرت و فراوانی پر ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کرنے اور اپنی بڑائی پر فخر کے سوا کیا ہے؟ اگر تمہیں دنیا ہی میں اس کا عوض مل جاتا تو تم اپنی فضول باتوں میں اس کو اڑا دیتے۔ اس کا اجر و ثواب محفوظ ہے جو آخرت میں تمہیں ملے گا دنیا کی یہ چیل پہل آئی فانی ہے اس میں دل نہ لگاؤ آخرت کی فکر کرو سب کمثل غیث۔ یہ دنیا کی حقارت اور فانی ہونے کی تمثیل ہے۔ الکفار سے کاشت کار مراد ہیں کیونکہ انہیں اپنا کعبت سرسبز و شاداب دیکھ کر انتہائی خوشی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ اپنے لغوی معنوں پر محمول ہوگا یعنی بیج کو زمین میں چھپانے والے۔ علی ماروسی عن ابن مسعود، لانهم يكفرون اى يسترون البذر فى الارض (روح ج ۲ ص ۸۴) لایا اس سے کافر لوگ مراد ہیں اور ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کفار دنیا کی زینت کو دیکھ کر اس میں گم ہو جاتے ہیں لیکن مومنین دنیا کی ہر خوبصورت چیز سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر استدلال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابونواس نے گل نرگس کی تعریف میں کہا ہے

عیون من لجن شاخصات علی اطرافها ذهب سید
 علی قصب الزبد شاهد (بان اللہ لیس لدرشیک) (روح
 دنیا کی ناپائیداری کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کی وجہ سے زمین پر سرسبز و شاداب نباتات لہلہانے لگے اور دیکھنے والے انہیں دیکھ کر خوشی سے بھولے نہ سائیں۔ یہاں تک کہ نبات اپنے جو بن پر پہنچ جائے۔ اس کے بعد تم دیکھو گے کہ اس کا رنگ زرد ہو رہا ہے آخر جب وہ پک جائے گی تو کاٹ ڈالی جائے گی اسی طرح اس دنیا کی زینت و آرائش بھی چند روزہ ہے۔ وہی الاخرة عذاب شدید۔ جو لوگ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں منہمک ہو جائیں گے۔ آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا۔ ومغفرة من الله ورضوان۔ اور جن لوگوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی، اللہ کے احکام کے سامنے سر جھکا دیا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا ان کو اللہ کی طرف سے بخشش اور رضائے الہی کا پروانہ ملے گا۔ وما الحیوة الدنیا۔ جو شخص دنیا کی زندگی کو عیش و طرب میں گزارے اور آخرت سے غافل ہو جائے اس کے لئے دنیا فریب کا سامان ہے اور اگر حیات دنیا میں آخرت کے لئے تیاری کرتا رہے تو یہ زندگی ایک بہتر زندگی تک پہنچانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

منزل ۷
 موضوع قرآن - و آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیے پھر تماشا پھر بناؤ درست کرنا۔ پھر سارے کرنے اور نام حاصل کرنا اور مرنا قریب آئے تو فکر مال اور اولاد کی کہہ سچے میرا گھر بار بنا ہے آسودہ۔ یہ سب دعا کی جنس ہے آگے کام آدے گا اور یہی کچھ اور یہ کچھ کام نہ آویگا۔

متاع الغرور) ای نہیں عمل لہا ولم یعمل للأخرة فمن اشتغل فی الدنیا بطلب الأخرة فہی لہ بلاغ الی ما ہو خیر منه (خازن ج ۱ ص ۳) کہ سابقوا الی مغفرة - انفاق فی سبیل اللہ کی مزید ترغیب ہے۔ اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عوض نہیں دنیا میں نہیں ملا تو کیا ہو، اللہ تعالیٰ آخرت میں تمہیں اس کا اجر دے گا، تمہارے گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں تمہیں مہربان عطا فرمائیں گے۔ تمہیں اتنا وسیع و عریض جنت عطا ہوگا جس کی صرف چوڑائی زمین آسمان کی مجموعی چوڑائی کے برابر ہوگی اور لمباتی تو بہر حال اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ یا عرض سے مطلق وسعت مراد ہے یعنی اس جنت کی وسعت زمین و آسمان کی مجموعی وسعت کے برابر ہوگی۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ

پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور ان کے احکام کی دل و جان سے تعمیل کریں۔ یہ اللہ کی طرف سے نواز کا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اس سے نواز دے اور بڑے فضل و کرم کا مالک ہے اس کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔ ما اصاب۔ یہ ترغیب انفاق کا پانچواں طریق ہے۔ یعنی اگر تم مال اس لئے خرچ نہیں کرتے ہو کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں کام آئے تو یہ بھی خام خیالی ہے۔ کیونکہ جو آفتیں زمین پر آنے والی ہیں مثلاً قحط سالی، کھیتوں کی تباہی، زلزلے وغیرہ یا جو مصیبتیں انسانوں پر آنے والی ہیں مثلاً بیماری تنگ دستی وغیرہ یہ سب روز ازل میں مقدر ہو چکی ہیں اور واقع ہونے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت اور علم الہی میں موجود ہیں، اس لئے ان حوادث و بلیات کو مال و دولت یا کسی دوسرے وسائل سے روکنا ناممکن ہے اور ہر چیز کو مقدر کر لینا اللہ تعالیٰ کے لئے نہایت آسان ہے۔ کیونکہ اس کا علم کان و ما سیکون پر حاوی اور محیط ہے۔ لیکل تا سوا جاد مجرور کا متعلق محذوف ہے۔ ای احسن اکھ بذاک لثلا تحزنوا (روح ج ۲ ص ۱۸۴) یعنی ہم نے تمہیں اس حقیقت سے اس لئے باخبر کر دیا ہے تاکہ تم اپنے نقصانات پر غم نہ کرو اور نفع حاصل ہو کر اپنے سے باہر نہ ہو جاؤ، کیونکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے مقدر ہے اس میں تمہارے اختیار کو کچھ دخل نہیں ہے واللہ لایحجب۔ یہ متکبروں اور خبیثوں کے لئے زجر و تہدید ہے۔ مختال اگر چلنے والا۔ فخور ڈینگیں مارنیوالا۔ اللہ تعالیٰ کبر و بڑائی سے اکڑنے والوں اور ڈینگیں مارنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو نہ خود نیکی کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو

قال فما خطبکم ۲۷
۱۲۲۶
الحدیث ۵۷

وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهُمْ
اور نہ تمہاری جانوں میں جو تمہیں نہ ہو ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو دنیا
إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۲۲ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا
ہیں بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اسپر جو
فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
ہم نہ آیا اور نہ شیئی کیا کرو اسپر جو تم کو آئے دیا اور اللہ کو نہ خوش نہیں آتا کوئی
مُحْتَالٍ فَخُورٍ ۲۳ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ
اگر نہ والا بڑائی مارنیوالا وہ جو کہ آپ نہ دیں اور سکھائیں
النَّاسَ بِالْبَخْلِ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ
لوگوں کو بھی نہ پڑیسا اور جو کوئی نہ موزے تو اللہ آپ ہے بے پروا
الْحَمِيدُ ۲۴ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا
بہ خوبوں کیساتھ موصوف ہم نے بھیجے شہدے ہیں اپنے رسول نشانیاں دیکر اور آداری
مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ
ان کے ساتھ کتاب اور ترازو تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر
وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ
اور ہم نے آمارا لوہا اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ
کام چاہتے ہیں اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اسکی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے
إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۲۵ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ
بے شک اللہ زور آور ہے زبردست و اور ہم نے بھیجا شہ نوح کو اور ابراہیم کو
وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النَّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ
اور تمہاری دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب پھر کوئی ان میں راہ پر ہے

منزل ۷

۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵

خرچ کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو بخل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اصل میں بخل بھی ہے کہ آدمی اللہ کے دین اور توحید کی اشاعت میں خرچ نہ کرے۔ ومن يتول۔ یہ مذکورہ بالا پانچ وجوہ انفاق سے متعلق ہے شرط کی جزاء مقدر ہے اور فان اللہ هو الغنی الحمید جزائے محذوف کی علت ہے مثلاً ومن يتول فان له قالہ الشیخ سرحہ اللہ تعالیٰ یعنی جو شخص اس قدر واضح بیان کے بعد بھی نہ مانے، بلکہ اعراض کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے تو اس پر ٹٹ ہے کیونکہ خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا وہ تو ساری کائنات سے بے نیاز ہے اور ہر خوبی کا مالک ہے اور اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے لقد ارسلنا

موضح قرآن کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تولنے کی یہ بھی اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جاوے۔

یہاں سے سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان شروع ہوتا ہے البینت معجزاتِ واضحہ، الكتاب سے جنس مراد ہے اور تمام کتب سماویہ کو شامل ہے المیزان کا عطف الكتاب پر تفسیری ہے از قبیل عطف الاسم علی الاسم یعنی یہ دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں اور تغایر محض لفظی اور اعتباری ہے جیسا کہ امام طحاوی نے فرمایا ہے کہ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی اور ایک قراءت میں اس کے بعد وصلوة العصر وارد ہے۔ امام طحاوی سے عطف الاسم علی الاسم قرار دیتے ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ عطف تفسیری ہے ایک ہی چیز کے دو ناموں میں سے ایک کو دوسرے پر معطوف کیا گیا ہے کتب

قال فما خطبکم ۲۷۷ ۱۲۲۸ الحدید ۵۷

وَكثِيرٍ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

اور بہت ان میں نافرمان ہیں پھر پیچھے پیچھے ان کے قدموں پر

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَا الْإِنجِيلَ

اپنے رسول اور پیچھے پیچھا ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو اور اسکو دینے دی انجیل

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفًا وَرَحْمَةً

اور رکھ دی اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور مہربانی

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ

اور ایک ترک کرنا دنیا کا جو انہوں نے ہی بات نکالی تھی ہم نے نہیں لکھا تھا یہ ان پر مگر کیا چاہئے کو

رِضْوَانٍ لِّلَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاتَيْنَا الَّذِينَ

اللہ کی رضا مندی پھر نہ نبیہا اسکو جیسا چاہئے تھا نبیہا پھر دیا ہم نے ان لوگوں کو

أَمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٍ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا

جو انہیں ایمان دے تھے انکا بدلہ اور بہت ان میں نافرمان ہیں اے

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَأَمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر دے دینگا تمکو دو حصے

مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيُغْفِرْ

اپنی رحمت سے اور رکھ دے گا تم میں روشنی جسکو لئے پھرو اور تمکو معاف

لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَعَلَّ يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا

کرینگا اور اللہ معاف کرے والا ہے مہربان تاکہ نہ جانیں اللہ کتاب والے کہ

يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

پا نہیں رکھتے کوئی چیز اللہ کے فضل میں سے اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہے

اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے

منزل ۷

سماویہ چونکہ حق و باطل اور شرائع الہیہ کے لئے میزان ہیں اس لئے ان کو میزان کہا گیا۔ انزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا پیدا کیا۔ (انزلنا الحدید) ای انشاءہ وخلقناہ۔ کقولہ تعالیٰ: وانزل لکم من الانعام ثمانية ازواج (قرطبی ج ۴، ص ۲۶۱) باسٹنشدید لوہا شدت کی جنگ کا ذریعہ ہے کیونکہ تمام آلات حرب لوہے سے بنتے ہیں۔ واما الحدید ففیہ البأس الشدید فان آلات الحروب متخذة منه کبر فرمایا ہم نے بنی آدم میں بہت سے پیغمبر بھیجے جنہیں کھلے معجزات اور روشن نشانات دیئے اور ان پر کتابیں نازل کیں جو شرائع سماویہ کا معیار و میزان تھیں تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے دنیا میں عادلانہ نظام زندگی قائم کر سکیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں لوگوں کے لئے گونا گوں فائدے ہیں اور سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔ لیعلم اللہ مجاز انہا حقیقت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہم نے لوہا پیدا کیا جس سے آلات حرب اور سامان جنگ تیار کرتے ہیں تاکہ ہم دیکھیں اور ظاہر کریں کہ ان آلات حرب سے اللہ کے دین کو سر بلند اور باطل کو سرنگوں کرنے کے لئے کون جہاد کرتا ہے اور کون سر دھڑکی بازی لگا کر اللہ کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ ان اللہ قوی عزیز اللہ ایسا طاقتور اور غالب ہے کہ وہ دشمنان اسلام کو ان کی آن میں ختم کر سکتا ہے مگر ابتلاء و امتحان کیلئے اس نے اہل ایمان پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔ ولقد ارسلنا نوحا۔ یہ گذشتہ آیت میں حال کی تفصیل ہے ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسالت سے سرفراز فرمایا اور پھر ان کی اولاد میں بھی رسالت و نبوت اور وحی کا سلسلہ جاری کر دیا اور ان کی اولاد میں ہزاروں پیغمبر مبعوث کئے، لیکن اس کے باوجود انکی ساری اولاد ہدایت پر قائم نہ رہی۔ ان میں سے کچھ تو انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق ہدایت اور توحید پر قائم

نہ رہے اور تارک دنیا بننا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگلی میں تکیہ بنا کر بیٹھتے نہ جو رو رکھتے نہ بیٹا نہ کھاتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے موصی قرآن نہ ملتے۔ اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جیسا اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پر دے میں دنیا چاہنی بڑا وبال ہے یعنی اس رسول کے تابع رہو کہ یہ نعمتیں پاؤ اوروں سے دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لئے پھر یعنی تمہارا وجود نورانی ہو جائے وگ یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سن کر پچھتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہمکو وہ دے ملنے محال ہیں سو یہ رسول اللہ نے کھڑا کیا اسکی صحبت میں آگے سے دونا کمال مل سکتا ہے اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔

فتح الرحمن وایعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وایعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

ہے مگر اکثر صراط مستقیم سے ہٹ کر کفر و شرک اور مگر اہی میں مبتلا ہو گئے۔ اسی خاطر جون عن الصراط المستقیم (روح) ۲۹۹ ثمر قفینا۔ ان کے بعد ہم نے پڑھے پیغمبر بھیجتے ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سب کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اس پر کتاب انجیل نازل کی جس میں مسئلہ توحید اور دیگر احکام شریعت کا بیان تھا جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں محبت و الفت پیدا کر دی اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے نہایت محبت و مودت کا سلوک کرتے تھے۔ و رہبانیۃ ابتدعوها۔ رہبانیۃ، عزلت، ریاضت، لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جانا، اس کا نائب علی شریطۃ التفسیر محذوف ہے منصوب بفعل مضمر یفسرہ الظاہراہی وابتدعو رہبانیۃ۔ (روح ج ۲، ص ۱۹۰) الا ابتغاء وجه اللہ کتبنا ہا میں ضمیر مفعول سے بدل ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین میں سے ایک جماعت نے رہبانیت ان خود اختراع کی تھی ہم نے سرے سے ان پر فرض کی ہی نہ تھی ہم نے تو ان پر اللہ کی رضا جوئی فرض کی تھی لیکن جو چیز انہوں نے اپنی طرف سے اپنے اوپر لازم کر لی تھی آخر وہ اس کا بھی حق ادا نہ کر سکے اور رہبانیت پر پورے تہ اتر سکے والمعنی ما کتبنا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ (قرطبی ج ۲، ص ۲۶۳) یا استثناء منقطع ہے۔ یعنی رہبانیت کو ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود ہی اللہ کی رضا جوئی کے لئے اسے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا، لیکن پھر اس کا حق ادا نہ کر سکے۔ استثناء منقطع اسی ما فرضنا ہا نحن علیہم رأسا و لکن ابتدعوها و الزمو (لفظہم بہا) ابتغاء رضوان اللہ تعالیٰ (روح) یا استثناء متصل ہے یعنی رہبانیت کو انہوں نے اختراع کیا اور ہم نے رضا الہی حاصل کرنے کے لئے ان پر اسکو مقرر کر دیا۔ استثناء متصل والمعنی انما تعبدنا ہم بہا الا علی وجہ ابتغاء مرضاة اللہ تعالیٰ (کبیر) ابتدا میں جن لوگوں نے رہبانیت اختیار کی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ نہ تو جہاد کی طاقت رکھتے تھے اور نہ امر بالمعروف کی تو انہوں نے عزلت اختیار کر لی مگر بعد میں لوگ اسکی رعایت نہ کر سکے ۳۰۰ فاتینا الذین امنوا۔ اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص جان نثار حواریین مراد ہیں جنہوں نے دین حق کی خاطر جہاد کیا اور لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے اور دین عیسوی کے سچے متبع تھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن مسعود! بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے ان میں سے صرف تین فرقے بچے باقی سب ہلاک اور جہنمی ہوئے اول وہ جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دشمنوں کے مقابلے میں انکی مدد کی اور کفار سے جہاد کیا۔ ان لوگوں کے بلے میں وارد ہے فایدنا الذین امنوا علی عدوہم فاصبحوا ظہرین (صفح ۲۷) دوم وہ جو جہاد کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ سوم وہ جو ان دونوں کاموں کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے عزلت اور رہبانیت اختیار کی اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ یا ابن مسعود اما علمت ان بنی اسرائیل تفرقوا (ثنتین و) سبعین فرقۃ کلھا فی النار الا ثلاث فرق، فرقة امنت بعیسی علیہ السلام، وقاتلوا اعداء اللہ فی نصرتہ حتی قتلوا، و فرقة لم یکن لہا طاقة بالقتال، فامروا بالمعروف و نہوا عن المنکر، و فرقة لم یکن لہا طاقة بالامرین، فلبسوا العباء و خرجوا الی القفار و الغیابی (روح ج ۲، ص ۱۹۲ و کبیر ج ۸ ص ۱۲۵) واللفظ لہ بتغیر) و کثیر منہم فسقون ہ ان تینوں فرقوں کے علاوہ باقی اکثریت راہ راست سے ہٹ کر کفر و شرک اور تکلیف میں مبتلا ہو گئی ۳۰۱ یا یہا الذین امنوا۔ یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہے جو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر ایمان لائے تھے ان سے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور حق بات کو مت چھپاؤ اور اللہ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں دو گنا رحمت سے نوازے گا اور دو گنا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن تمہیں روشنی عطا کرے گا جس میں تم چل سکو گے اور تمہارے تمام گزشتہ گناہ معاف فرمائے گا۔ کیونکہ وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔ دو گنا اجر و ثواب اس لئے کہ ایک ثواب تو ہوگا پہلے پیغمبر پر ایمان لانے کا اور دوسرا ثواب ہوگا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا۔ المعنی یا یہا الذین امنوا بجموسی و عیسیٰ علیہما السلام، امنوا بحمد صلی اللہ علیہ وسلم... یؤتکم نصیبین من رحمۃ نصیبنا علی ایمانکم بسن امنتم بہ اولاً و نصیبنا علی ایمانکم بحمد صلی اللہ علیہ وسلم اخراً۔ (روح ج ۲، ص ۱۹۲) لہذا یعلم۔ لایں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ لازماً برائے تاکید۔ اہل کتاب کا زعم تھا کہ رسالت و نبوت اور وحی ربانی کے مستحق صرف بنی اسرائیل ہی ہیں اور کوئی نہیں، اس لئے اب بھی اگر کوئی پیغمبر آسکتا ہے تو صرف بنی اسرائیل سے مبعوث ہو سکتا ہے تو ان کے زعم، اہل کتاب کا رد فرمایا کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور دوسرا ثواب لینے کا اس لئے وعدہ کیا ہے تاکہ اہل کتاب کو آپکی نبوت کا یقین ہو جائے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل و احسان کی تقسیم ان کے اختیار و قدرت میں نہیں اور نبوت و رسالت جو اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے ان کے تصرف میں نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار و تصرف میں ہے وہ جسے چاہے اس کو نوازے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ دوم یہ کہ لازماً نہیں۔ اس صورت میں یقیناً دون کی ضمیر فاعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین کو کہنا یہ ہوگی یعنی تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ پیغمبر اور اہل اسلام اللہ کے فضل و احسان کے مستحق نہیں ہیں۔ و التقدین: لئلا یعلموا اهل کتاب ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) و المؤمنین لا یقدرون علی شیء من فضل اللہ ذکیر، لیکن حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی یقیناً دون کی ضمیر اہل کتاب کی طرف راجع ہے اور مطلب یہ کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ اہل کتاب کوئی نام نہیں اس لئے اب ہم جہاد کر کے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رضامندی حاصل نہیں کر سکتے تو اب خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، لہذا ان پر ایمان لاؤ اور ان کے ساتھ ملکر اللہ کے دین کی سرپرندی اور توحید کی اشاعت کیلئے جہاد کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل و رحمت سے نوازے گا اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں اور اس کے فضل و احسان کا کوئی کنارہ نہیں۔ و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

سورة الحدید آیات توحید و اسکی خصوصیات

سبح لله ما فی السموات والارض تا — وهو علیم بذات الصدور نفی شرک

اعتقادی و بیان مراتب ثلاثہ برائے توحید۔ دو کا صراحتہ اور ایک کا تبعاً۔

سُورَةُ الْمَجَادِلَةِ

سورۃ مجادلہ، حشر، ممتحنہ اور صفت یہ چاروں سورۃ حدید کے مضمون ثانی یعنی ترغیب الی القتال فی سبیل اللہ پر متفرع ہیں۔ اور دوسری سورت کو ربط مسئلہ توحید کے بیان سے متروک کیا گیا ہے تاکہ اصل مقصود پیش نظر رہے۔

خلاصہ بطور تمہید مسئلہ ظہار کا بیان۔ چوٹی کے منافقین پر زجریں۔ اصلاح منافقین کیلئے تین قوانین۔ ابتداء و انتہا میں منافقوں کے لئے تحریف دنیوی و اخروی۔

تفصیل

قد سمع اللہ — تا — و للکفرین عذاب الیمہ بطور تمہید مسئلہ ظہار کا بیان ہے جو کافروں اور منافقوں کے لئے مبدأ طعن کھتا۔ وہ کہنے لگے دیکھو جی یہ کیسا پیغمبر ہے کہ اس نے منہ بولی ماں سے نکاح جائز کر دیا ہے۔ ان الذین یجادون اللہ — تا — واللہ علی کل شیء شہیدہ زجر و تحریف دنیوی و اخروی برائے کفار و منافقین۔ جو کفار و منافقین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر طعن کرتے اور ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

المتر ان اللہ یعلم۔ الآیۃ۔ (۳۶) زجر اول برائے منافقین۔ یہ زجریں اول درجہ اور چوٹی کے منافقین کے لئے ہیں۔ یہ لوگ جہاد کو ناکام بنانے کے لئے خفیہ مشورے کرتے اور پروگرام بناتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ان کا کوئی مشورہ اور پروگرام مخفی نہیں۔ المتر الی الذین نہوا عن المنجوی۔ الآیۃ زجر ثانی برائے منافقین۔ ان کا نبی باطن اور عناد قلبی اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ باوجود اس کے کہ انہیں ایسے مشورے سے منع کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی باز نہیں آتے اور باقاعدہ اسلام، پیغمبر علیہ السلام اور جہاد کے خلاف منصوبے بناتے رہتے ہیں اور پیغمبر علیہ السلام کی مجلس میں حاضری کے وقت بھی نہایت بدتمیزی کرتے ہیں۔

یا ایہا الذین امنوا — تا — و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون ہ قانون اول برائے اصلاح منافقین۔ ان آیتوں میں خطاب مؤمنین سے ہے لیکن مقصود اصلاح منافقین ہے۔ فرمایا جب بھی کوئی مشورہ کرو تو نیک کاموں کا مشورہ کیا کرو اور شر و فساد پھیلانے۔ عداوت اسلام اور مخالفت پیغمبر علیہ السلام کے منصوبے نہ بنایا کرو۔ یا ایہا الذین امنوا اذا قیل لکم۔ الآیۃ یہ دوسرا قانون ہے۔ منافقین حضور علیہ السلام کی مجلس میں آپ کے بالکل قریب آکر بیٹھ جائے اور مخلصین اور اکابر صحابہ کی آمد پر بھی ان کو جگہ نہ دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجلس میں آنے والوں کو جگہ دے دیا کرو۔ یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتہم — تا — واللہ خبیر بما تعملون ہ یہ تیسرا قانون ہے۔ بعض منافقین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجلس سے علیحدہ لے جا کر آپ کے ساتھ سرگوشیاں کرتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ بڑے خاص اور مخلص لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم لے دیا کہ جب پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ کوئی مشورہ کرنا ہو تو پہلے اللہ کی راہ میں صدقہ لے لیا کرو۔ تاکہ تمہارے کاموں میں برکت ہو۔

المتر الی الذین تولوا — تا — الا ان حزب الشیطن هم الحنثرون ہ (۳۶) آخر میں پھر منافقین کے لئے زجر اور تحریف دنیوی و اخروی ہے۔ ان بد بخت منافقوں کی دلی دوستی مسلمانوں کے ساتھ نہیں، بلکہ خدا کے دشمنوں کے ساتھ ہے۔ اس دو غل ریش سے انھیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ دنیا اور آخرت میں خسارہ اٹھائینگے۔ ان الذین یجادون اللہ۔ الآیۃ۔ اس کا تعلق ابتداء سورت سے ہے کتب اللہ لا غلبن اننا و ہما سلی۔ الآیۃ۔ بشارت فتح برائے مؤمنین۔ لا تجد قوما یؤمنون باللہ۔ الآیۃ۔ مدح مخلصین و بشارت اخرویہ۔ مخلص مومنوں کی شان یہ ہے کہ دشمنان اللہ و رسول سے وہ دوستی نہیں رکھ سکتے اگرچہ وہ ان کے قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ اور انھیں اس قدر انعام و اکرام سے نوازے گا کہ وہ بھی اس سے راضی ہو جائینگے۔

بہ قد سمع اللہ۔ بیان حکم ظہار بطور تمہید برائے زجرات منافقین۔ ظہار سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اپنی والدہ یا کسی اور ذمی رحم محرم پشت سے تشبیہ دیدے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار کو طلاق قرار دیا جاتا تھا۔ اور ظہار کے بعد بالکل بیوی کو الگ کر دیا جاتا۔ حکم ظہار کے نزول سے پہلے اسلام میں بھی سے طلاق ہی سمجھا جاتا تھا۔ و کان الظہار سباً للمعنی السابق طلاقاً فی الجاہلیۃ، قبیل و ادل الاسلام (روح ج ۲۸ ص ۴) ایک شخص اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہا سے کسی معاملہ میں تکرار ہو گئی تو انہوں نے اس سے ظہار کر کے بعد میں پشیمان ہوئے۔ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اوس رضی اللہ عنہ نے جو انی میں مجھ سے

سورة المجادلة التي هي ثلثون آية وثلاث ركعات

سورة مجادلة مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بائیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي

۲ اور اللہ نے اس بات کو سنا لیا جو عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھے اپنے خاوند کے حق اور جھینکتی تھی

اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِیْرٌ

۳ اللہ کے آگے اور اللہ سنتا سنا سقا سوال و جواب تم دونوں کا بے شک اللہ سنتا ہے دیکھتا ہے

الَّذِيْنَ يُظْهِرُوْنَ مِنْكُمْ مَنْ نِّسَاءِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ

۴ جو لوگ گمہ ماں کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی مرد عورتوں کو وہ نہیں ہو جاتیں اسکی ماں

اِنَّ امَّهُنَّ هُنَّ اِلَّا اِلٰى وَكَدَّ نَفْسُهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُولُوْنَ مُنْكَرًا

۵ ان کی ماں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جتا اور وہ بولتے ہیں ایک ناپسند

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ

۶ بات اور جھوٹی اور اللہ معاف کرنے والا ہے اور جو بول

يُظْهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاءِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَخَرِيْرٌ

۷ ماں کہہ بیٹھیں گے اپنی عورتوں کو پھر کرنا چاہیں وہی کام جو کہا ہے تو آزاد کرنا

رَقِيْبَةٌ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتِمَّ سَاذِلِكُمْ تُوَعِّظُوْنَ بِهٖ وَاَنْتُمْ

۸ جانیے ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپہیں ہاتھ لگائیں اس سے تمکو نصیحت ہو گی اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

۹ اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو پھر جو کوئی نہ پائے تو روز ہے جس میں

شَمْرٰیْنِ مُتَتَابِعِيْنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتِمَّ سَاۤءٌ فَمَنْ

۱۰ دو مہینے کے لگاتار پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں پھر جو کوئی

منزل

شادی کی اور اب جبکہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور بہت سے بچوں کی ماں بن چکی ہوں اس نے مجھے اپنی ماں سے تشبیہ دیکر مجھے چھوڑ دیا ہے۔ میری حالت نہایت قابل رحم ہے آپ نے فرمایا: میری رائے تو یہی ہے کہ اب تو اس پر حرام ہو چکی ہے ما اراک الا قد حرمت علیہ ولہا اذم فی شأنک بشئی۔ خازن و معالج، ص ۴۲) وہ بار بار عرض کرتی یا رسول اللہ! میرے لئے کوئی صورت ہو کہ میں دوبارہ اس رضہ کے گھر آباد ہو سکوں، لیکن ہر بار آپ وہی جواب دیتے اور وہ بیچاری مجبور ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و زاری سے اپنے دکھ کا اظہار کرنے لگتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس عورت کے درمیان بار بار

سوال و جواب ہوا اور اس عورت نے ہر بار اللہ تعالیٰ سے التجا کی آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی آہ و زاری کو قبول فرمایا اور کفارہ ظہار کا حکم نازل فرمایا کہ کفارہ ظہار کے بعد وہ دوبارہ اپنے خاوند کے پاس رہ سکتی ہے سَمِعَ میں سماع سے مجازاً قبول و اجابت مراد ہے و السماع مجاز عن القبول والاجابة (روح) اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی دعا و التجا قبول فرما لی جو اپنے خاوند کے پاس میں آپ سے تکرار کر رہی تھی اور اللہ کے سامنے اپنے حال زار کا اظہار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ بھی تمہارا سوال و جواب سن رہا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ یسع مضارع برائے ماضی استمراری ہے اور ان اللہ سمیع بصیر جملہ ماقبل کیلئے بمنزلہ علت ہے الذین یظہرون۔ یہ ظہار کرنے والوں کو تشبیہ اور اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ جو لوگ نبی بیویوں سے ظہار کر لیتے ہیں اور پھر یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اب وہ ان پر ماؤں کی طرح ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہیں یہ خیال غلط ہے ظہار سے بیویاں ماں نہیں بن جاتیں، ماں نہیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے وہ بیویوں کو اپنی ماؤں سے تشبیہ دے کر ایک خلاف شریعت، خلاف عقل اور سراسر غلط بات منہ سے نکالتے ہیں۔ ہاں جو لوگ توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے انکا گناہ معاف فرمائے گا (منکر من القول) منکرہ البشرع والعقل والطبع ایضا (وزور) وکذبا باطلا منحرفا عن الحق (روح، مدارک) اس پر کفارہ و منافقین نے ازراہ عناد طعن کیا کہ یہ اچھی شریعت کہ جس کو ایک دفعہ ماں کہہ لیا اس کو پھر بیوی بنا لیا۔ لیکن یہ اعتراض سراسر باطل ہے کیونکہ زبان سے ایک سراسر غلط اور خلاف واقعات کہہ دینے

۱۰ بیان کفارہ ظہار
۱۱ کفارہ کی پہلی صورت
۱۲ دوسری صورت
۱۳ تیسری صورت

موضع قرآن و اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام گنتے حضرت کے وقت میں ایک مسلمان کہہ بیٹھا یہی عورت کو پھر دونوں پچھتائے عورت آئی حضرت کے پاس حضرت نے فرمایا۔ اب کیونکر مل سکتے ہو، وہ سکوہ اور زاری کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے میں بیچم اترا فرمایا کہ جن نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت کے پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پھر عورت اسی کی رہی، اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں و پھر وہی کام جس کو کہا ہے۔ یعنی یہ غلط کہا ہے صحبت موقوف کرنے کو صحبت کیا چاہیں تو پہلے بردہ آزاد کریں۔

فتح الرحمن ورازی را شوہر او گفت انت علی کظہر اخی تو بر من مانند پشت مادر منی آن زن پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمد و این ماجرا عرض کرد فرمودند حرام شدی۔ آن زن کثرت عیال و قلت مال عرض کرد خدا تعالیٰ ابن آیت فرستاد و ا یعنی تشبیہ می دهند زنان خود را بہ پشت مادر ۱۳۔

گیا۔ حالانکہ ہم اسلام، قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کی صداقت پر واضح اور روشن دلائل قائم کر چکے ہیں کہ انکار و مخالفت کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاندین کو دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں مختلف مواقع پر نہایت ذلیل و رسوا کیا۔ جنگ بدر یا جنگ احزاب میں یا دونوں ہی مراد ہوں (بحر، روض) ولکنفر بین عذاب مہین طوئیا میں اس ذلت و ناکامی کے علاوہ آخرت میں ان کے لئے اس سے بھی زیادہ رسوا کن عذاب تیار ہے یوم یبعثہم اللہ۔ ظرف مہین سے متعلق ہے یا متعلق لام سے منصوب بالظرف المستقر اعنی للکافرین اوبہہین (مظہری ج ۹ ص ۲۲۱) قیامت کے دن جب اللہ ان سب کو میدان حشر میں جمع کرے گا،

تو انہیں ان کی تمام بد اعمالیوں سے آگاہ فرمائے گا جن کو وہ بھول چکے ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی تمام تفصیلات محفوظ ہوں گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ علم و قدرت کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور اجمل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اللہ یعلم یہ نہایت ہی سرکش اور بدترین قسم کے منافقوں پر بھی نازل ہے۔ یہ منافقین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگوشیاں کرتے اور سمجھتے کہ ان کی ان پوشیدہ باتوں کا کسی کو علم نہیں، حالانکہ ان کی کوئی خفیہ سازش اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتی اللہ تعالیٰ تو زمین و آسمان کی ہر بات اور چیز کو جانتا ہے اور کوئی بات اس سے چھپی نہیں رہ سکتی۔ اگر کسی جگہ تین آدمی چھپ کر کوئی مشورہ کریں تو جو تمہارا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور اگر پانچ آدمی کوئی خفیہ پروگرام بنائیں تو ان کے پاس بھی وہ موجود ہوتا ہے۔ الغرض اس سے تم ہوں یا اس سے زیادہ جہاں کہیں بھی چھپ کر کوئی مشورہ کریں اللہ تعالیٰ ان کے پاس موجود اور ان کی ہر بات سے باخبر ہوتا ہے۔ تم سب سے عیوناً و دنیا میں تو وہ مکر جائیں گے کہ تم نے کوئی مخالفانہ پروگرام نہیں بنایا لیکن قیامت کے دن انکار نہیں کر سکیں گے۔ اس دن اللہ ان کو علی رؤس الاشہاد ذلیل و رسوا کرنے کے لئے ان کے تمام کړتوت ظاہر کر دے گا، کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی بات اس سے مخفی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان الذین زحزحوا عنہم برائے منافقین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہود اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔ قال ابن عباس نزلت فی الیہود والمنافقین (قطبی ج ۱ ص ۲۹۱) جب مسلمانوں کی ایک جماعت کہیں جہاد میں شریک ہوتی تو منافقین دوسرے مسلمانوں کے سامنے الگ ٹولی بنا کر کھسکھسرتے اور آنکھوں اور ہاتھوں سے مسلمانوں کی طرف اشارے کر کے ان کے دم

یہ منافقین ہیں جو اللہ تعالیٰ سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ منافقین ہیں جو اللہ تعالیٰ سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ منافقین ہیں جو اللہ تعالیٰ سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَهَوْا عَنِ

التَّجْوِي ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نَهَوْا عَنْهُ وَيَتَنَجَّوْنَ بِالْاِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَاءَ وَاكٍ

حِيُوْلًا بِمَا لَمْ يُحْيِكْ بِهٖ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ

لَوْلَا بَعَثَ اللّٰهُ بِنَا نَقُوْلُ حَسْبَهُمْ جَهَنَّمُ يَصَلُوْنَهَا

فَيَلْسُ الْبَصِيْرُ ۱۱ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ

فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اِلَيْهٖ

تُحْشَرُوْنَ ۱۲ اِنَّمَا التَّجْوِي مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزَنَ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْءًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۳ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا لَوْ كُنْتُمْ تَحِبُّوْنَ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَارْزُقُوْا

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ وَارْزُقُوْا بِالْحَرٰقِ

منزل

وضوح قرآن ہم سے کب ہو سکے گا پہلے سورہ نسا میں اسکا منع آچکا تھا، پھر وہی کرتے تھے اور دعایہ کہ یہود آتے تو سلام علیک کے بدلے السلام علیک کہتے یہ بددعا ہے کہ تجھ پر پڑے مرگ پھر آپس میں کہتے... کہ اگر یہ رسول ہے تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہوگا۔ ف سورہ نسا میں ہو چکا کہ کان میں کونسی بات کہنی چاہیے ف مجلس میں دو شخص کان میں بات کریں تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھ سے کیا حرکت ہوئی جو یہ چھپ پر کہتے ہیں۔

فتح الرحمن دا یعنی یہود کہ اذیشان در ایذا مسلمین بود ۱۲ یعنی بجای سلام علیک السلام علیک گویند یعنی مرگ بر تو باد ۱۲۔ یعنی اگر پیغامبر راست است بایستی کہ مارا عذاب رسیدی ۱۲۔

میں ڈالتے کہ ان کے اقارب تو وہاں کام آچکے ہیں اب وہ واپس نہیں آئیں گے اور اگر وہ کسی مسلمان کو تنہا گزرتے دیکھتے تو فوراً سر جوڑ کر اور اس کی طرف سر اور آنکھوں سے اشارے کر کے سرگوشی شروع کر دیتے جس سے وہ سمجھے کہ یہ میرے قتل کا پروگرام بنا رہے ہیں اور خوف زدہ ہو جائے۔ ان کی ایسی شرارتوں سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچتا اور ایذا ہوتی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا شکوہ کیا اس پر آپ نے ان منافقین کو ڈانٹا اور اس طرح سرگوشیاں کرنے سے ان کو روکا مگر وہ پھر بھی باز نہ آئے چنانچہ اس آیت میں ان پر نذرہ کیا گیا۔ (روح، ابن کثیر) یہ لوگ کیسے معاند اور بدطینت ہیں

قد سمع الله ۲۸ ۱۲۳۴ المجادلۃ ۵۸

اَمِنُوا اِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا
 جب کوئی تم کو کہے کہ کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل جاؤ
يَفْسَحِ لَكُمْ اللهُ لَكُمْ وَ اِذَا قِيلَ اَنْشُرُوا فَاَنْشُرُوا اَيْرِفَعِ
 اللہ کشادگی سے تم کو اور جب کوئی کہے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ
اللَّهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ اٰتَوْا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
 اللہ کرے گا ان کے لئے جو کہ ایمان رکھتے ہیں تم میں اور جنہیں دیا گیا علم اچھے درجے
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۱۱ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا**
 اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو اے ایمان والو! جب
نَادَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ جُؤدِ صَدَقَةٌ
 تم کان میں بات کہنا جاؤ رسول سے تو آگے بھیجو اپنی بات کہنے سے پہلے خیرات
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْرُقَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا قَانَ اَللَّهُ
 یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اور بہت سستا پھر اگر نہ پائے تو اللہ
عَفْوًا رَحِيمًا ۝۱۲ **اَسْأَلْتُمْ اَنْ تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ**
 بخشنے والا مہربان ہے دعا کیا تم ڈر گئے تھے کہ آگے بھیجا کرو کان کی
جُؤدِكُمْ صَدَقَاتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَ تَابَ اللهُ عَلَيْكُمْ
 بات سے پہلے خیراتیں سو جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے معاف کر دیا تم کو
فَاَقِمُوا الصَّلٰوةَ وَاَتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا اَللَّهَ وَاَطِيعُوا
 تو اب قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور
رَسُوْلَهُ ط وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۱۳ **اَلَمْ تَرَ اِلَى**
 اس کے رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو کیا تو نے نہ دیکھا ان
الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ
 لوگوں کو غلہ جو دوست ہوئے ہیں اس قوم کے جن پر غصہ ہوا ہے اللہ نے انہیں نہ دیا تم میں ہیں

کہ جس جرم و گناہ سے ان کو منع کیا گیا وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر اس کا ارتکاب کر رہے ہیں النجوسی الف لام عہد غابری کے لئے ہے یعنی خلافت اسلام مشورے۔ لہذا انھوں نے عند اسی لفعل ما نہوا عنہ ان کو منع کیا گیا تھا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورے نہ کیا کریں لیکن وہ اس سے باز نہیں آئے اور بدستور ایسے منصوبے بناتے ہیں جو سرسراہٹ خلافت اسلام اور گناہ ہیں اور جن کا مقصد مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کرنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت و عداوت پر اگنا ہے **عَلَمٌ** و اذا جاء ذک۔ یہ یہود اور منافقین کی ایک اور شرارت کا ذکر ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو السلام علیک کی بجائے السام علیک کہتے۔ السام کے معنی موت کے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیہ سلام نازل ہوتا ہے اور امت کو بھی تحیہ سلام پیش کر نیک حکم ہے لیکن یہود و منافقین اپنے کمال خبیث باطن کا اظہار کرتے ہوئے السام علیک کہتے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی اس شرارت و خباثت پر زجر فرمائی **۱۱** و یقولون فی انفسہم اور پھر آپس میں کہتے ہیں کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس طرح تحقیر تو نہیں کرتے ہیں اگر واقعی وہ اللہ کا پیغمبر ہے تو اللہ ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا اور ہم سے انتقام کیوں نہیں لیتا اسی یقولون فیما بینہم لو کان نبیا لعاقبنا اللہ بما نقولہ (مدارک ج ۴ ص ۱۷۷) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا حسبہم جہنم اگر دنیا میں ان کو ان شرارتوں کی سزا نہیں ملی تو کیا ہوا آخرت میں انکی سزا کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ داخل ہوں گے جو نہایت ہی برا ٹھکانا ہے **۱۱** یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتہم

یہ شرارتوں

ع

یہ سب سے پہلے

منزل ۷

یہ اصلاح منافقین کیلئے پہلا قانون ہے اور خطاب منافقین سے ہے اور ایمان سے ایمان باللسان مراد ہے۔ اسی امنوا باللسنتہم و هو خطاب للمنافقین۔ یہ آداب ہیں مجلس کے کوئی آئے اور جگہ نہ پائے تو سب محوڑا محوڑا ہٹیں تا مکان حلقہ کا کٹا رہے ہو جائے یا اٹھ کر پڑے حلقہ کر لیں اتنی حرکت کرنے میں **موضح قرآن** غور نہ کریں خود سے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بدخوشی سے اللہ ہزاروں منافق بیفائدہ باتیں حضرت سے کان میں کرتے کہ لوگوں میں اپنی بڑائی جتاویں غفر خلق کے سبب منع نہ کرتے، جب یہ حکم انرا منافقوں نے مائے سجنل کے وہ عادت چھوڑی پھر وہ حکم تو موقوف ہوا یعنی وہم جو ہرگز موقوف نہیں انھیں پر لکے رہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ

فتح الرحمن و مترجم گوید این حکم منسوخ است بآیتی کہ می آید واللہ اعلم ۱۲۔ یعنی منافقان با یہود دوستی کردند واللہ اعلم ۱۲۔

مدارک) یا مومنین کو تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ وہ کفار و منافقین کی طرح نہ ہوں۔ قال الله تعالى مؤدبا عباده المؤمنين ان لا يكونوا مثل الكفرة و المنافقين (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۲۳) کوئی ایسا پروگرام نہ بناؤ اور ایسا مشورہ نہ کرو جو سراسر گناہ ہو یا جس کا مقصد مسلمانوں پر ظلم و تعدی کرنا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت ہو۔ بلکہ ہمیشہ ایسے کاموں کے باہم مشورے کرو جو نیکی اور تقویٰ کے کام ہوں یعنی احکام شریعت کی تعمیل اور مخالفت شریعت سے اجتناب۔ اور ہمیشہ اللہ سے ڈرتے ہو جسکی عدالت میں تم سب جمع کر کے پیش کئے جاؤ گے۔ (و قنا جوابا للبر) باء الاعراض والاطاعات و ما

یتضمن خیر المؤمنین (والتقویٰ) ای الاحتراز من معصیة الرسول (منظہری ج ۹ ص ۲۲۳) ۱۵ انما الخوی الف لام عہد خارجی کیلئے ہے یعنی وہ مشورہ جو مومنین کو ایذا دینے کیلئے کیا جائے یعنی ایسے مشوروں پر شیطان اکسا ہے، تاکہ اس سے مومنین کو دکھ پہنچے اور وہ آرزو ہوں لیکن ایمان والوں کو نقصان پہنچانا شیطان کے بس کی بات نہیں، انھیں وہی ضرر پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے مقدر فرمایا ہے اور ایمان والوں کا بھروسہ اور اعتماد ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے حکم کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں ہو سکتا ۱۶ یا ایہا الذین امنوا اذا قیل۔ یہ اصلاح منافقین کیلئے دوسرا قانون ہے۔ منافقین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آپ کے قریب آکر بیٹھ جاتے اور جگہ روک لیتے یہاں تک کہ اکابر صحابہ رض کی آمد پر بھی وہ ان کے لئے جگہ خالی نہ کرتے اور بدستور آپ کے قریب بیٹھ رہتے اور بعض اوقات اکابر صحابہ رض کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے کھڑے رہنا پڑتا۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمایا جب مجلس میں جگہ کافی ہو اور تمہیں کھلے ہو کر بیٹھنے کا حکم دیا جائے تو کھلے ہو کر بیٹھ جاؤ اور تم میں سے جو مخلص مومن ہیں اللہ تعالیٰ اس تعمیل حکم پر ان کے درجات بلند فرمائیگا اور ان میں سے جو اہل علم ہیں ان کے درجات اور بھی بلند ہوں گے حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں چونکہ منافقین بھی ہوتے تھے اور بعض دفعہ امور خاصہ کا اظہار ان کے سامنے مضر ہوتا اس لئے فرمایا جب تم کو اکٹھا جانے کا حکم دیا جائے تو اکٹھا جایا کرو تا کہ منافقین بھی مجلس سے چلے جایا کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکابر صحابہ کے ساتھ امور مہمہ پر تبادلہ خیالات فرمایا کریں ۱۷ یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتہ۔ یہ اصلاح منافقین کے لئے تیسرا قانون ہے۔ بعض منافقین جو بظاہر مسلمانوں ہی میں شمار ہوتے تھے۔

دیا کاری کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے لوگوں سے الگ لجا کر آپ کے ساتھ بلا مقصد طویل سرگوشیاں کرنے لگتے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ بڑے مخلص لوگ ہیں اور حضور علیہ السلام کے خاص آدمی ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند ہی اخلاق اور وسعت ظرف کی وجہ سے کسی کو رد نہ فرماتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی مشورہ کرنا ہو تو پہلے مشورہ کر لیا کرو اس حکم کے نزول کے بعد دیا کاروں اور منافقوں نے آپ کے ساتھ سرگوشیاں کرنا چھوڑ دیں رومی عن ابن عباس وقتادة ان قوما من المسلمین کثرت مناجاتہم للرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی غیر حاجۃ الا لمتظہر منزلتہم وکان صلی اللہ علیہ وسلم سمحاً لا یرد احداً فنزلت ہذا الایۃ (روح ج ۲۸ ص ۳۰) مناجات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صدقہ دینا تمہارے لئے بہتر ہے اور نفوس کی بھی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ فان لم تجدوا۔ لیکن جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ صدقہ لئے بغیر ہی آپ سے مشورہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے اسے معاف فرمائیں گے۔ اس سے بظاہر صدقہ لینے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ قبل مشورہ صدقہ نہ لینے کی رخصت صرف ان کو دی گئی ہے جن کے پاس مال نہ ہو۔ (روح) یہ حکم صرف چند یوم یا صرف ایک ساعت جاری رہا اس کے بعد منسوخ ہو گیا۔ قیل کان ذلک عشر یال ثم نسخ وقیل ما کان الا ساعۃ

من نہما ثم نسخ (مدارک ج ۴ ص ۱۴۸) اس دوران میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کو اس آیت پر عمل کرنے کا موقع ملا۔ قبل اس کے کہ کوئی دوسرا آدمی اس پر عمل کرے اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا (ابن کثیر، مدارک وغیرہما) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حکم صدقہ کے بعد منافقین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے مقصد سرگوشیاں کرنے سے رک گئے تھے اس لئے مسلمانوں پر آسانی کے لئے اس حکم کو اٹھا لیا۔ کیونکہ اب منافقین، حسب سابق سرگوشیاں کرنے سے شرماتے تھے کہ حکم صدقہ کے دوران مشورے نہیں کرتے تھے، لہذا اب بھی نہ کریں۔ حضرت شیخ رح کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں کیونکہ یہ حکم استجابی تھا اللہ اس کا استجاب اب بھی باقی ہے اگر باہمی مشورے سے قبل صدقہ کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

۱۸ اشفقتہ۔ کیا تمہیں ڈر ہے کہ مشورے سے پہلے صدقہ لینے سے تم محتاج ہو جاؤ گے؟ اچھا اگر تم اس حکم صدقہ پر عمل نہیں کر سکتے اور اللہ نے بلا وجہ مشورہ کرنے کی اجازت دیدی ہے، تو اب فرانس میں کوتاہی نہ کرنا۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام احکام کی پیروی کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور ہر عمل کی پوری پوری جزا و سزا دے گا۔

۱۹ المترالی الذین تولوا۔ یہ منافقین پر تیسرا زجر ہے مغضوب علیہم (جن پر اللہ کا غضب ہوا) سے یہود مراد ہیں۔ المکذب جھوٹ اور حقائق بات اس سے منافقین کا ادعائے اسلام مراد ہے وہ دعویٰ کرتے کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دلوں میں بدستور کفر جاگزیں تھا اور ایمان کا ان کے دلوں میں شائبہ تک نہ تھا۔ (المکذب) وهو اذ عام الاسلام (منظہری ج ۹ ص ۲۲۴) منافقین کا اسلام چونکہ دنیوی منافع اور وقتی مصالح کی بنا پر تھا، اس لئے درپردہ ان کا گھٹ جوڑ یہودیوں سے تھا جو اپنی سرکشی اور شرارتوں کی وجہ سے غضب خداوندی کے مستحق ٹھہر چکے تھے دوسری طرف مسلمانوں کے سامنے قسمیں کھاتے کہ وہ مخلص مومن ہیں۔ فرمایا گیا آپ نے ان لوگوں کا حال ملاحظہ نہیں فرمایا جن کی دوستی ان یہودیوں کے ساتھ ہے جن پر اللہ کا غضب مقدر ہو چکا ہے۔ حقیقت میں پرلے رجب کے مکار ہیں وہ نہ تمہارے دوست ہیں اور نہ یہودیوں کے وہ دونوں فریقوں کو دھوکے سے کراپنا مطلب مانا چاہتے ہیں اور جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ وہ مومن ہیں اور تمہارے ساتھ ہیں حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

۱۵ اعد اللہ۔ یہ منافقین کے لئے تحویلِ آخری ہے۔ دنیا میں وقتی منافع حاصل کر لیں، لیکن آخرت میں ان کے لئے نہایت ہی سخت سزا تیار ہے کیونکہ وہ جو کچھ کرے ہیں نہایت ہی بُرا کر رہے ہیں انخذا و ایما نہم جنة۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے کہ جب کبھی ان کی کسی مندرجات پر ان کا مواخذہ ہوتا ہے تو قسمیں کھا کھا کر اپنے اخلاص ایمان اور اپنی براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب انہیں ان قسموں کی آڑ میں امن مل جاتا ہے تو طرح طرح سے مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرتے ہیں اور جو لوگ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کو اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان خبیثانہ کے لئے نہایت

قد سمح اللہ ۱۲۳۶ المجادلۃ ۵۸

وَلَا يَمْنَهُمْ وَيَجْلِفُونَ عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾

اور نہ ان میں ہے اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ بات پر اور ان کو خبر ہے

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

تیار رکھا ہے اللہ نے ان کیلئے سخت عذاب بے شک وہ برے کام ہیں جو وہ

يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ اتَّخَذُوا إِيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن

کرتے ہیں بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو ڈھال پھر روکتے ہیں اللہ

سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۵﴾ لَنْ تَغْنِي عَنْهُمْ

ان کی راہ سے تو انکو ذلت کا عذاب ہے کام نہ آئیں گے ان کو

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَئِكَ

ان کے قلم مال اور نہ انکی اولاد اللہ کے ہاتھ سے کچھ بھی وہ لوگ ہیں

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۶﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

دوزخ کے وہ اسی میں پڑے رہیں گے جس دن جمع کرے گا اللہ

جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ

ان سب کو پھر قسمیں کھائیں گے اس کے آگے جیسے کھاتے ہیں تمہارے آگے اور خیال رکھتے ہیں

أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَّا تَأْتَهُمُ الْكُذِبُونَ ﴿۱۷﴾ اسْتَحْذَرُوا

کہ وہ کچھ بھلا راہ پر ہیں سنتا ہے وہی ہیں اصل بھولتے نابو کر لیا ہے

عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانَ فَانْسَبْهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ

نہ ان پر شیطان نے پھر بھلا دی انکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہیں گمراہ

الشَّيْطَانِ إِلَّا أَنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۸﴾

شیطان کا سنتا ہے جو گمراہ ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي

جو لوگ خلافت کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسول کا وہ لوگ ہیں

منزل

ہی ذلت آئین اور رسوا کن عذاب تیار ہے (فسدوا) الناس (عن سبیل اللہ) فی خلال امنہم بتثیبت من لقوا عن المدخول فی الاسلام وتضعیف امر المسلمین عند ہم (روح ج ۲ ص ۳۳) لَنْ تَغْنِي عَنْهُمْ۔ ان کے اموال اور اولاد جن پر انکو فخر وغرور ہے عذاب الہی کے مقابلہ میں ان کے کسی کام نہیں آئیں گے ان کی سزا جہنم ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یوم یبعثہم اللہ۔ ظرف لَنْ تَغْنِي سے متعلق ہے مقالہ الشیخ محمد اللہ تعالیٰ یا فلہم عذاب مہین سے متعلق ہے (مظہری) خالدون سے متعلق نہیں، کیونکہ اس سے مفہوم درست نہیں ہوتا۔ یہ منافقین جس طرح مسلمانوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا میں مؤاخذے سے بچ جاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں گے کہ ان جھوٹی قسموں سے انہیں کچھ فائدہ ہو جائیگا جیسا کہ دنیا میں پہنچ جاتا تھا لیکن بے سوچے قیامت کے دن خدا کی عدالت میں بھی وہ جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ یہ جھوٹ بولنے پر انکی جسارت کی انتہا ہوگی ۱۷ استحوذ علیہم الشیطان بشیطان ان کے دل و دماغ پر غالب آچکا ہے اور وہ اس کے اشاروں پر ناطق رہے ہیں۔ اس نے ان کو باور الہی سے بالکلیہ غافل کر رکھا ہے اور وہ شیطان کے پورے پورے فرمانبردار اور اسکی ٹولی بن چکے ہیں اور باور کھو شیطان کی ٹولی انتہائی خالص ہے اور یہی کیونکہ آخرت میں اس کو نعیم مقیم (دامی نعمتوں) کھجائے عذاب الیم (ابدی اور دردناک عذاب) نصیب ہوگا ۱۸ ان الذین یحادون یہ

براہ راست تحلیفِ آخری کے لئے ایشان ۱۲

متعلق با ناسوت و زجر و تحویل الیہ منافقین و کفار ۱۲

ابتداء سورۃ کے ساتھ متعلق ہے اور کفار و منافقین کیلئے زجر و تحویل ہے جو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی ذلیل ترین اور مبغوض ترین مخلوق میں شامل ہیں اس لئے شدید ترین عذاب کے مستحق ہیں ۱۹ کتب اللہ۔ یہ اہل اسلام کے لئے بشارت فتح ہے اللہ تعالیٰ لوح محفوظ میں لکھ چکا یا یہ مسئلہ فرما چکا ہے کہ آخر غلبہ میرے پیغمبر اور ان کے متبعین ہی کو نصیب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی قوت و شوکت اور عزت و غلبہ کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ اپنی جماعت (حزب اللہ) کو شیطان (حزب الشیطان) پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اثبت فی اللوح المحفوظ اوقضی وحکم (رو ۳)

موضع قرآن لا اللہ غصے ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور ان کے رفیق منافق۔

الَّذِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنْ أَوْرُسِيَّ إِنَّ اللَّهَ

سبب بقدر لوگوں میں اللہ لکھ چکا کہ میں غالب ہوں گا ۱۲۳۶ اور میرے رسول بے شک اللہ

قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۱۲۱ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

زور آور ہی زبردست تو نہ پائے گا کسی قوم کو ۱۲۱ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور کچھ

الْآخِرِينَ آذُونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا

دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کو خواہ

أَبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنَّا

ان کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ہے ایمان اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیبی فیض

وَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ يُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اور داخل کریں گے انکو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اللہ ہمیشہ رہیں

فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ

ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی وہ لوگ ہیں گروہ

اللَّهُ أَكْأَنَ حِزْبِ اللَّهِ هُمُ الْمَفْلُحُونَ ۱۲۲

اللہ کا سستا ہے جو گروہ ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے

سورة الحشر قد وهى اربع وعشرون آية ثلاث وعشرون

دس سورہ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی چوبیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ

اللہ کی پاک بیان کرتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی

منزل

۱۳ لاجتہاد قوماً آخر میں حزب الشیطان (شیطانی ٹولے) کے مقابلے میں حزب اللہ (اللہ کی جماعت) یعنی مخلص مؤمنین کی مدد اور ان کے لئے ذبیحی و اخروی بشارت کا ذکر ہے۔ یہ منافقین جن کا گٹھ جوڑا اور جن کی درپردہ دوستی کفار و یہود سے ہے جو خدا اور رسول کے سخت دشمن ہیں، کیا یہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ حالانکہ تم دنیا میں کہیں بھی ایسے لوگ نہیں پاؤ گے جو دل و جان سے مؤمن ہوں اور پھر ایسے لوگوں سے دوستی بھی کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوں اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی اور قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کتب فی قلوبہم الایمان ایمان کو ان کے دلوں میں محکم کر دیا۔ روح سے مراد وحی الہی (قرآن) ہے۔ کتب فی قلوبہم الایمان ای اشنہ فیہا..... وایدہم بروح منہ ای بکتا ب نزلہ فیہ حیة لہم (مدارک ج ۳ ص ۱۷۹) حضرت شیخ فرماتے ہیں روح سے فیض غیبی مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فیض غیبی سے ان کی تائید کی ہے۔ انکے دلوں میں طمینان پیدا کر دیا ہے والمراد بالروح نور القلب و هو نور یقذفہ اللہ تعالیٰ فی قلب من یشاء من عبادہ تحصیل بہ الطہانیۃ (روح ج ۲۸ ص ۳۶) جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہے طرح محکم ہو اور توجیہ خالص ان کے دلوں میں جاگزیں ہو خدا تعالیٰ و رسول کے دشمنوں سے انھیں ہرگز انس نہیں ہو سکتا۔ قال سهل: من صلح ایمانہ و اخلص توجیدہ فانہ لایأنس ببتدع و لایجالسہ و یظہر لہ من نفسہ العداۃ (مدارک ج ۲ ص ۱۷۹) و یدخلہم۔ ان مخلصین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے جس میں ہر قسم مشروب کی نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے ایمان محکم، انکی توجیہ خالص اور انکی مخلصانہ اطاعت کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہے اور آخرت میں بے حد حساب اجر و ثواب پا کر وہ بھی اللہ سے راضی ہو جائیں گے اور انہیں کوئی شکوہ باقی نہ رہے گا کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہوئی ہے یہ اللہ کی جماعت ہے اور یاد رکھو اللہ کی جماعت ہی کامیاب کامران ہر اللہ کی جماعت دنیا میں اللہ کے دین کی داعی اور مددگار رہی اسلئے سعادت دارین بھی سی جماعت کا حصہ ہو و الفانزون بخیر الدنیا والاخرۃ الامنون من کل مرہوب (منظری ج ۹ ص ۲۲۸) و آخر قولنا ان اللہ شہید العالمین۔

بشارت فتح و نصرت
۱۲
مدد مؤمنین و نصرت ذبیحی و اخروی
برائے ایمان ۱۲

۳
۴

۳ اعادہ دعوائی و توجیہ
۱۲

۱۳ موضح قرآن بیٹے ہوں وہی سچے ایمان والے ہیں انکو یہ دے ہے

فتح الرحمن و امترجم گوید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چون مدینہ آمد با بنی نضیر صلح کر دی تا نشان از شقاوت انہی سعی در عداوت آنحضرت پیش گرفتند آنحضرت ارادہ فرمود کہ ان جماعہ را جلا وطن فرماید، منافقان آن ملاعبین را پیغام فرستادند کہ شما قتال کنید و در جنگ استواری کردید کہ ما رفیق شما ایم خدا تعالیٰ ہر غلات ارادہ منافقان در اول جمع کردن لشکر عب بر یہود و القافر مودتا عاجز آمدند و جلا وطنی اختیار کردند و سخن اہل نفاق را شنیدند و بکرا جمع رجال احتیاج یافتند و اموال ایشان فی شد و فی آنرا گویند کہ بغیر قتال بدست مسلمانان فتح خدا تعالیٰ منت بر مسلمانان نہاد و حکم فی بیان فرمود از ارادہ منافقان خبر داد و اللہ اعلم ۱۲

سورة الحشر

رابطہ سورہ مجادلہ میں بدترین قسم کے منافقوں پر زجریں تھیں اب سورہ حشر میں علی سبیل التذلیل ان سے کمتر درجہ کے منافقوں پر زجریں ہوں گی۔

خلاصہ

اعادہ دعویٰ، تخویف دنیوی، تقسیم فی، زجرات منافقین، اعادہ دعویٰ توحید مع دلائل۔

تفصیل

سبح لله۔ الایۃ۔ دعویٰ توحید جو اصل مقصود ہے کا اعادہ۔ تاکہ اصل مسئلہ کی طرف دھیان لے ہے ہوالذی اخرج الذین کفروا۔ تا۔ ویجزی الفسقین تخویف دنیوی کا ایک نمونہ۔ یہودی بنی النضیر جو اپنے زعم میں نہایت مضبوط قلعوں میں اپنے کو خدا کے عذاب سے محفوظ کئے ہوئے تھے، مسلمانوں کے ایک ہی حملے کی تاب نہ لاسکے اور انھیں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ جلا وطن ہونا پڑا۔ اس دنیوی سزا کے علاوہ آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ وما افاء الله علی رسولہ۔ تا۔ انک رؤف رحیمہ اموال بنی نضیر بطور فی مسلمان کو ہاتھ آئے تھے اس لئے ان کی تقسیم کا طریق کار بیان فرمایا۔ الم ترالی الذین نافقوا۔ تا۔ وذلك جزؤ الظالمین ۵ (۲۶) یہ منافقین کے لئے زجر و تخویف ہے۔ یہ منافقین بنی قریظہ یہود سے وعدے کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ اور مددگار ہیں۔ ان کے وعدے سراسر جھوٹ ہیں اور وقت آنے پر یہ پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان کا ساتھ نہیں دینگے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو خود شجر می دی گئی کہ اب کفر کی طاقت منتشر ہو چکی ہے اور اب کفار متحد ہو کر اور جسم کر کہیں بھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ان پر مسلمانوں کا رعب طاری رہے گا۔ جب یہودی بنی نضیر جو نہایت محکم قلعوں میں محفوظ تھے مسلمانوں کے ایک حملے کی بھی تاب نہ لاسکے تو یہ بچا لے کیا چیز ہیں۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا الله۔ تا۔ لعلہم یتفکروا ۵ (۳۶) یہ پہلے سے کمتر منافقین کے لئے زجر ہے اور مومنوں کو ترغیب الی القتال ہے۔

هو الله الذی لا اله الا هو۔ تا۔ وهو العزیز الحکیم۔ یہ اصل دعویٰ یعنی سبح لله۔ الایۃ سے متعلق ہے۔ ان آیتوں میں توحید کے تینوں مراتب مذکور ہیں۔ پہلی آیت میں تیسرا مرتبہ، دوسری میں دوسرا مرتبہ اور تیسری آیت میں توحید کا پہلا مرتبہ مذکور ہے۔

سبح لله ما فی السموات۔ یہ دعوائی توحید کا اعادہ ہے تاکہ یہ حقیقت مسلمانوں کے ذہنوں میں رہے کہ جہاد و قتال سب سبسی مسئلہ کی خاطر ہے اور جہاد سے کوئی دنیوی غرض مقصود نہیں۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کی ہر چیز اللہ کی وحدانیت پر شاہد ہے اور ہر چیز زبان حال و قال سے اللہ کی تسبیح و تنزیہ میں مصروف ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ شریکوں سے پاک ہے۔ وہ سب پر غالب اور تدبیر محکم کا مالک ہے۔ اسے بنی آدم جس طرح کائنات کا مہرزدہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا معترف اور اسکی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے تم بھی صرف اس ہی کو اپنا معبود اور کارساز سمجھو اور صفات کارساز می کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اس مسئلے کی خاطر جہاد کرو۔ آگے جہاد سے جی چرنے والے منافقوں پر زجریں ہوں گی

هو الذی اخرج۔ یہ تخویف دنیوی کا ایک نمونہ ہے اور الذین کفروا سے یہودی بنی نضیر مراد ہیں جو خیبر اور مدینہ کے نواح میں آباد تھے یہ اللہ تعالیٰ ہی کا تصرف تھا کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ اور تدبیر عمیق سے یہودی بنی نضیر کو مسلمانوں کے ایک ہی حملے سے ان کے گھروں سے نکال دیا اور انکو مسلمانوں کے سامنے ہمتیار ڈال دینے پر مجبور کر دیا۔ یہودی بنی نضیر کی قوت و کثرت، دولت و ثروت، سامان جنگ اور مضبوط قلعوں کی وجہ سے مسلمانوں کو یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے قلعوں سے بیخارج ہو سکیں گے اور خود یہودی کو بھی یہی گمان تھا کہ ان کے محکم قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچالیں گے۔ من الله یعنی اللہ کے عذاب جو مسلمانوں کے ہاتھوں پر آیا تھا لیکن ان پر اللہ کا عذاب اسی طرف سے آیا جس طرف انکو وہم و گمان بھی نہیں تھا یعنی مسلمانوں کے ہاتھوں اور ان کے دیوں میں مسلمانوں کی ہمت ڈال دی اور وہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے اور خود ہی اپنے گھروں کو ویران کرنے لگے اور مسلمانوں نے بھی ان کے گھروں کو ویران کیا۔ جب یہودی خیبر کا مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا تو یہودی اپنے گھروں کی چھتیں اور دروازے اکھڑ کر شہتیروں اور گواڑوں سے گلیوں کو بند کرنے لگے تاکہ مسلمان اندر نہ گھس آئیں اور باہر سے مسلمان ان کے مکانوں کو توڑ پھوڑ رہے تھے تاکہ وہ بستی کے اندر داخل ہو سکیں۔

العزیز الحکیم ۱ هو الذی اخرج الذین کفروا من

اهل الکتاب من ديارهم لا اول لحشر ما ظنتم ان

يخرجوا وظنوا انهم ما نعتهم حصونهم من الله

فاتهم الله من حيث لم يحتسبوا وقد في

قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بايديهم و

ايدي المؤمنين فاعتبروا يا اولي الابصار ۲ و

لولا ان كتب الله عليهم الجلاء لعذبهم في الدنيا

ولهم في الآخرة عذاب النار ۳ ذلك بالذم شاقوا

الله ورسوله ۴ ومن يشاق الله فان الله شديد

العقاب ۵ ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة

على اصولها فبازن الله وليخزي الفاسقين ۶ وما

من

من

من

من

من

من

اول الحشر سے مسلمانوں کا پہلا حملہ مراد ہے۔ کیونکہ یہودی مسلمانوں کا یہ پہلا حملہ تھا۔ المعنی اخذہم من ديارہم لاول جمع حشرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم او حشرہ اللہ عزوجل لقتالہم لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہم یکن قبل قصد قتالہم، وفيہ من المناسبتہ لوصف العزۃ ما لا یخفی (روح ج ۲۸ ص ۴۰) (روح ج ۲۸ ص ۴۰) یہودی مسلمانوں کے اس ایک حملے کی بھی تاب نہ لاسکے اور دوسرے حملے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ بعض نے اول الحشر سے یہودی پہلی جلا وطنی مراد لی ہے اور دوسری جلا وطنی سے حضرت عمرؓ کا یہودیوں کو نکالنا مراد ہے، لیکن حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اول تو یہ مجاوروں کے خلاف ہے۔ دوم یہ کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں یہودیوں کو صرف خیبر سے نکالے گئے تھے اور مدینہ کے اطراف سے نہیں نکالے گئے تھے فاعتبروا

لئے عقل و بصیرت رکھنے والو، اس سے عبرت حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ کے تصرف و اقتدار کے سامنے ظاہری اسباب بیکار ہو جاتے ہیں اور تمہارے کفر کی انجام ایسا برائو تھا ہے کہ وہ لوگ ان کتب یہودیوں کو جلا وطن ہونا پڑا اگر دنیا میں جلا وطنی کی ذلت و سوائی ان کے لئے مفد نہ ہوتی تو دنیا میں ان کو کسی دوسری نوع کے ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ ذلک با ذہم۔ دنیا اور آخرت میں ان یہودیوں کے لئے ذلت آمیز اور دردناک عذاب اس لئے مفد رکھا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مخالفت کی ہے، دعوت اسلام کو ٹھکرا دیا ہے، اسلام، پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف خطرناک سازشیں کی ہیں اور ایسے سرکش لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عذاب نہایت سخت ہے۔ ۵ ما قطعتم۔ جب بنی نضیر کا محاصرہ کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ یہودیوں کے مانگوں کو اجاڑ دیں چنانچہ مسلمانوں نے کھجوروں کے درخت کاٹنے شروع کر دیئے بعض صحابہؓ نے خراب خراب درخت کاٹے اور بعض نے اچھے اچھے یہودیوں نے اعتراض کیا کہ اے محمدؐ، تم تو فساد سے منع کرتے ہو اور باغیوں کو اجاڑنا سراسر فساد ہے۔ ممکن ہے اس قسم کا وسوسہ بعض مسلمانوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے بطور تسلیہ فرمایا تم نے جو کچھ کیا ہے سب ٹھیک ہے۔ تم نے جو کھجور کے درخت کاٹے ہیں اور جو کھڑے چھوڑ دیئے ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور اس کی مشیت سے ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اس لئے گرایا ہے تاکہ اس سے مسلمانوں کو عزت عطا فرمائے اور ان بدگزار یہودیوں کو رسوا کرے۔ لینۃ کھجور کا درخت، اللینۃ

متنوع ذبیحہ
کرب
بیان سال ۱۲۳۹

موضع قرآن

فامدینہ کے چار پانچ گوس ایک قوم یہودیوں کے گروہ تھے بنی نضیر ان کا نام اول حضرت سوسلح رکھے تھے

موضع قرآن

تاکہ اس کے درد سے باہر نکل کر لڑیں۔ پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ ہکو تو کافر کہتے ہو اسلئے مارتے ہو کیا درخت بھی کافر ہے جو کاٹنے ہو، بعض مسلمانوں کو شہ آنے لگا یہ آیت اتری۔

الخلة من الالوان (مبارک ج ۳ ص ۱۸۱) ولبخزی میں واؤ زائدہ ہے اور لبخزی اذن معطوف علیہ مقدر ہے جو اذن مقدر کے متعلق ہے۔ (ولبخزی الفسقیین) متعلق بمقدر علی اند علة له وذلك عطف علی مقدر اخرای اذن لهم فی القطع والترك لیعن المؤمنین ولبخزی الفاسقین (روح) ۱۷ وما افاء به مبتداء ہے اور ما افاء الله بعد عهد کی وجہ سے اعادہ ہے اور درمیان میں فاما وجفتم سے فی کی تشریح کی گئی ہے اور فلله وللرسول الخ اسکی خبر ہے۔ یہاں سے لیکر اذک رؤف

قد سمع الله ۲۸ ۱۲۴۰ الحشر ۵۹

افاء الله على رسوله منهم فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْكُمْ مِنْ

مال کہ ٹوٹا یا اللہ نے تم اپنے رسول پر ان سے سو تم نے نہیں دوڑائے اس پر

خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ

گھڑے اور نہ اونٹ لیکن اللہ غلبہ دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر

يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۶ مَا افاء الله على

جائے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ۶ جو مال ٹوٹا یا اللہ نے اپنے

رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي

رسول پر بستیوں والوں سے ۷ سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَكَ لَا

قرابت والے کے اور یتیموں کے اور محتاجوں کے اور مسافروں کے تاکہ نہ

يَكُونَ دُولَةٌ بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا أَتاكم الرَّسُولُ

آئے لینے دینے میں دولتوں کے تم میں سے اور جو رے تم کو رسول

فَخَذُوا قَوْلَهُ وَمَا نَهكم عَنْهُ فَأْتُوهُ وَأَتُوا اللَّهَ طَرِيقًا

سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بشک

اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۷ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ

اللہ کا عذاب سخت ہے ۷ واسطے ان مفلسوں سے وہ جن چھوڑنے والے کے

أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ

جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے ڈھونڈنے آئے ہیں اللہ کا فضل

اللَّهُ وَيَرْضَوْنَ وَأَوْيَتُهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۝۸ أُولَئِكَ

اور اس کی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ

هُمُ الصَّادِقُونَ ۝۹ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

وہی ہیں سچے اور جو لوگ جگہ پختہ ہے میں سے وہ آس گھر میں اور ایمان

رحبمہ تک مال فی کی تقسیم کا دستور بیان کیا گیا ہے۔ بنی نضیر کے اموال چونکہ بطور فی حاصل ہوئے اس لئے انکی تقسیم کار کا دستور بیان فرمایا۔ مال فی اس مال کو کہا جاتا ہے جو قتال و جہاد کے بغیر کفار سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جیسا کہ یہودی بنی نضیر نے مسلمانوں کے حملے سے مرعوب ہو کر صلح کر لی اور اپنے اموال بلا قتال مسلمانوں کے حوالے کر دیئے اسکا ذکر و ما افاء اللہ علی رسولہ منہم میں ہے یہودی بنی نضیر کے علاوہ اور کئی بستیوں کے یہودیوں نے بھی اسی طرح صلح کر کے اپنے اموال مسلمانوں کے حوالے کر دیئے تھے۔ مثلاً اہل فدک، عربینہ اور بنی قریظہ وغیرہ۔ اس کا ذکر ما افاء اللہ علی رسولہ من اهل القرى میں ہے دستور تقسیم کا ایک ہے (من اهل القرى) قال ابن عباس ہی قریظہ والنضیر و هما بالمدينة، وفدک وہی علی ثلاثہ ایام من المدینة وخیبر و قری عرینة وینبع (قرطبی ج ۸ ص ۱۲) بنی نضیر، اہل فدک، اہل عربینہ وغیرہ کے جو اموال اللہ نے بطور فی اپنے پیغمبر علیہ السلام کو دیئے ہیں تم نے ان پر اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے اور وہ قتال کے بغیر ہی حاصل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نہایت ہی قادر و توانا ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنے پیغمبروں علیہم السلام کو مسلط فرمادیتا ہے جس طرح اس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی ان بستیوں پر مسلط فرما کر ان کی ساری دولت آپ کے قدموں پر ڈالی۔ اللہ کے اللہ وللرسول۔ یہ تقسیم فی کا دستور العمل ہے۔ اللہ اللہ کیلئے، اللہ تعالیٰ کا ذکر تبرک و تشریف کیلئے ہے اور مقصد یہ ہے کہ اس مال کا مالک حقیقی اللہ ہے وہ جس طرح چاہے اس کی تقسیم کا حکم نافذ فرمائے اور بعض کے نزدیک ایک حصہ اللہ کے نام کا نکالا جائے جو خانہ کعبہ اور دوسری مسجدوں پر صرف کیا جائے۔

ماتقسیم فی کا دستور العمل ۱۲

فی ای الفقراء انفقوا بئنا

منزل

یصرف سهم الله فی عمارة الكعبة وسائر المساجد وقيل ذكر الله للتعظيم (بیضاوی) فی ہر شے رکھا غنیمت اور فی میں جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت ہے اس میں پانچواں حصہ اللہ کی نیا اور چار حصے لشکر کو بانٹنے اور موضع قرآن جو بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سارا خزانے میں مسلمانوں کے ہے جو کام ضرور ہوا اس پر خرچ ہوتا یعنی ختم پر قبضہ رسول کا اور رسول کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر یہ خرچ پڑتے ہیں۔ اللہ سب ہی کا مالک ہو مگر کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اس میں کیا اور نائے والے حضرت کے روبرو انکے نائے والے اور پیچھے سبھی وہی لوگ اپنے جیسے خرچ کرنا دو تمہند کو اگر سردار سے تو لیسے منع نہیں ۱۱

فتح الرحمن وایضاً وندان پیغامبر ۱۲۔ ۲ یعنی بمہینہ ۱۲۔

و للرسول رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی زندگی میں تھا جسے آپ اپنی ذات پر اور ازواج مطہرات پر خرچ فرماتے جو بیچ جاتا اسے رفاہ مسلمین پر خرچ فرماتے۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کا حصہ ختم ہو چکا ہے اور ازواج مطہرات کے لئے بیت المال سے وظائف مقرر کر دیئے گئے۔ ولذی القربی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں اور اس سے بنی ہاشم اور بنی المطلب مراد ہیں۔ (ولذی القربی یعنی بنی ہاشم و بنی المطلب (خازن ج ۲ ص ۶۰) ان کے علاوہ یتامی، مساکین اور وہ مسافر جو دوران سفر حاجت مند ہو جائے۔ کی لایکون دولة یہ فعل مقدر کی علت ہے۔ ان اموال فی کی تقسیم کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ یہ دولت ایک ہی خاندان کے اغنیاء میں نہ گھومتی رہے، بلکہ فقراء اور مساکین بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ما انکم الرسول۔ یہ دین و شریعت کا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے۔ اللہ کا رسول، اللہ کی طرف سے جو حکم بھی لائے اسے بسر و چشم قبول کر دو جن میں سے ایک تقسیم فی کا حکم ہے۔ اور جس کام سے وہ منع فرماوے اس سے باز آجایا کرو اور اللہ سے ڈرنے رسول۔ اس کے احکام کی نافرمانی نہ کرو، نافرمانوں کے لئے اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔

۷ للفقراء۔ اسی انفقوا للفقراء یہاں تبعاً ان جماعتوں پر انفاق کی ترغیب ہے۔ یا یہ مع المعطوفین، لذی القربی مع المعطوفات سے بدل الکل ہے یعنی ان انواع اربعہ سے فقراء مہاجرین و انصار مراد ہیں۔ فکانہ قیل اعنی باولئک الامر بقعة هؤلاء الفقراء والمہاجرین (کبیر) بدل من قولہ تعالیٰ (لذی القربی) والمعطوف علیہ (کشاف) اس ضمن میں مہاجرین اور انصار کے فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ الذین اخرجوا۔ وہ مہاجرین جن کو مشرکین مکہ نے اپنے گھروں سے نکلنے اور اپنے مالوں کو چھوڑنے پر مجبور کیا۔ چونکہ وہ بے وطن ہیں اور سارا مال چھوڑ کر آگئے ہیں اس لئے مال فی میں ان کا بھی حصہ ہے۔ اس کے بعد ان کی عظمت شان کا ذکر ہے۔ یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا یہ اخرجوا کے نائب فاعل سے حال مہاجرین نے اپنے گھروں کو اور اپنے اموال و املاک کو محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے چھوڑا اس میں ان کی کوئی دنیوی غرض نہیں تھی اپنی قوم سے ان کی مخالفت ذاتی نہ تھی، بلکہ محض خدا کے لئے تھی۔ اسی اخرجوا من ديارهم وخالفوا قومهم ابتغاء مرضاة الله ورضوانه۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۴) وینصرون اللہ۔ یہ یبتغون پر معطوف ہے یہ مہاجرین کی ایک اور صفت ہے۔ ان کا اپنے گھروں سے نکلنا اور اپنی جائیدادوں کو چھوڑنا محض اللہ کے دین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور تائید کے لئے تھا۔ اسی ینصرون دین اللہ و یعینون رسولہ مدارک) اولئک هم الصدقون۔ یہ مہاجرین اپنے دعوائے ایمان میں سچے اور جہاد و انفاق میں اور دین حق کی حمایت و تائید میں مخلص ہیں الکاملون فی الصدق فی دعوہم (الروح) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہاجرین کے ایمان و اخلاص کی شہادت ہے کہ انہوں نے اپنی جان پر جس قدر تکلیفیں اٹھائیں اور جس قدر مالی نقصان اٹھایا اور اپنے رشتہ داروں سے مخالفت مول لی یہ سب کچھ انہوں نے کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے کیا ہے۔ قال قتادة المهاجرون الذين تركوا الديار و الاموال والعشائر وخرجوا حباً لله ولرسوله واختاروا الاسلام على ما كانوا فيه من شدة۔ (خازن و معالیم ج ۲ ص ۶۲) مہاجرین میں سے کسی شخص کے بارے میں منافقت کا اعتقاد رکھنا اس آیت کا صریح انکار اور کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمام مہاجرین کو ایمان و عمل میں مخلص اور صادق فرمایا ہے۔ الصدقون فی ادعاء ایمانہم و حالہم علی ضد دعواہم فمن قال من الروافض انہم كانوا منافقین و كانوا کاذبین فی ادعاء الایمان کفر لا سئل انکاسر هذه الآية (مظہری ج ۹ ص ۲۴۲)

۸ والذین تبوءوا الدار۔ یہ الفقراء پر معطوف ہے اور اس میں انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضل و شرف کا ذکر ہے۔ الدار سے مدینہ منورہ مراد ہے جو دارالہجرت ہے۔ الایمان کا عامل مقدر ہے۔ اسی حاصلوا (الشیخ ج) یا اخلصوا۔ (روح) اور یہ علفتمہا تبنا و ماء باسداد کے قبیل سے ہے۔ الکلام من باب۔ علفتمہا تبنا و ماء بارداء۔ اسی تبوءوا الدار و اخلصوا الایمان (روح ج ۲ ص ۲۸) مہاجرین کے علاوہ اس مال فی سے انصار پر بھی خرچ کرو جو مہاجرین کی مدینہ میں آمد سے پہلے اس میں سکونت پذیر تھے اور ان کے آنے سے پہلے مخلصانہ ایمان لائے تھے۔ یحبون من ہاجر الیہم مہاجرین سے ان کو دلی محبت ہے اور ان کے دلوں میں مہاجرین کے لئے ہمدردی اور غمگساری کا جذبہ موجزن ہے۔ چنانچہ مہاجرین کو جو کچھ دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ آزرده نہیں ہوتے اور اس سے ان کے دلوں میں تنگی نہیں آتی۔ بلکہ وہ اپنی ذات پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود بھی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔ حاجۃ تنگی اور حسد حاجۃ حسد (مدارک) خصاصۃ حاجت، ضرورت، (روح) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل دنیوی لالچ اور بخل کی بیماری سے پاک تھے۔ اور جو لالچ اور بخل سے بچ گیا وہ کامیاب ہو گیا اصل میں الشح۔ یہ ہے کہ آدمی دولت کے لالچ اور طمع میں اس قدر منہمک ہو کہ ظلم و زیادتی سے دوڑوں کے مال پر قبضہ کر لے۔ انما الشح الذی ذکرہ اللہ تعالیٰ فی القرآن ان تأکل مال اخیک ظلماً (قرطبی ج ۱ ص ۳۰)

يُخْرِجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قَاتَلُوا لَا يَنْصُرُوهُمْ وَلَئِنْ

نکلیں گے ان کے ساتھ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی یہ مدد نہ کریں گے اور اگر

نَصْرُوهُمْ لِيُؤْتُوا لَكَ بِبَارِقَةٍ لَّيْسَ بِهَا نَصْرٌ وَلَا يَنْصُرُونَ ﴿۱۲﴾

مدد کریں گے تو بھانگیں گے پیٹھ پھر کر پھر کہیں مدد نہ پائیں گے البتہ تمہارا

أَنْتُمْ رَهْبَةٌ فِي صُدُورِهِمْ مِنْ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

ڈر زیادہ ہے ان کے دلوں میں اللہ کے ڈر سے یہ اس لئے کہ وہ

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يِقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرْبَىٰ

لوگ سمجھ نہیں رکھتے اور لڑ نہ سکیں گے تم سے کلمہ سب مل کر مگر بستیوں کے قریب

مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ

میں یا دیواروں کی اوٹ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت ہے

تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

تو سمجھے وہ اکٹھے ہیں اور ان کے دل جدا جدا ہو رہے ہیں یہ اس لئے کہ وہ لوگ

لَا يَعْقلُونَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا

عقل نہیں رکھتے اور جیسے قہر ان لوگوں کا حالہ جو ہو چکے ہیں ان سے پہلے قریب ہی چمکتی

وَبِأَلْ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ

انہوں نے سزا اپنے کام کی اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے اور جیسے قہر اللہ شیطان کا

إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ

جب کہے انسان کو تو منکر ہو پھر جب وہ منکر ہو گیا کہے میں الگ ہوں

مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ

مجھ سے میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب سامے جہان کا ہے پھر

عَاقِبَتُهُمْ مَا أَنَّهُمْ فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ

انجام لے ان دونوں کا یہی کہ وہ دونوں ہی آگ میں ہمیشہ رہیں اسی میں اور یہی ہے

منزل ۷

اور اس اطلاع کے مطابق اس کا واقع ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر وحی آتی ہے۔ (المکاذبون) فی مواعدہم للیہود و فیہ دلیل علی صحۃ النبوة لانہ اخبار بالغیب (مدارک ج ۴ ص ۱۸۳) لئن اخرجوا۔ یہ منافقین کے جھوٹ کی تفصیل ہے یعنی ان کے دونوں وعدے ہی جھوٹے ہیں۔ اگر یہودیوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا تو یہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں جائیں گے اور اگر ان یہودیوں سے جنگ چھڑ گئی تو یہ ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر بالفرض وہ ان کی مدد کیلئے نکلے بھی تو شکست خوردہ ہو کر بھاگیں گے اور پھر کہیں سے بھی انہیں کمک اور نصرت حاصل نہیں ہوگی۔ جب یہودی بنی نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو منافقین عبد اللہ بن ابی وغیرہ ان کے ساتھ نہ نکلے اور جب یہودی بنی قریظہ سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی اور پھر ان کو قتل کیا گیا تو منافقین نے بنی قریظہ کی کوئی مدد نہ کی۔ و فیہ معجزۃ حیث کان الامر فی المستقبل كذلك فان بنی نضیر اخرجوا ولم یخرج معهم عبد اللہ بن ابی ابن سلول ولا من اتقوا بنی نضیر فلیظنوا قاتلوا وقتلوا المینصرہم منافقوا مدینۃ (منظری ج ۹ ص ۲۵۰) لئن اشد۔ یہ مومنین کے لئے تسلی ہے۔ یہودی اگرچہ مسلمانوں کے سامنے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے ہیں لیکن اے اہل ایمان حقیقت میں خون خدا کے مقابلے میں تمہارا رعب و دبدبہ اور تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں زیادہ ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ دین کے فہم سے عاری اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان سے بے خبر ہیں اور انہیں یہ حقیقت معلوم نہیں کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سب سے زیادہ ہونا چاہیے۔ یعنی انہم یظہرون لکم فی العلانیۃ خوف اللہ و انتم اھیبت فی صدورہم (ذلک بانہم قوم لا یفقیہون) لا یعلمون اللہ و عظمتہ حتی یخشوا حق خشیتہ (مدارک ج ۴ ص ۱۸۳) لئن اشد۔ یہ تشبیح ہے۔ فرمایا۔ اے اہل ایمان! یہ منافقین اور یہودی متحد ہو کر کبھی بھی تمہارے مقابلے میں نہیں آئیں گے اور تمہاری قوت و شوکت اور تمہارے اتحاد و اتفاق سے اس قدر مرعوب ہیں کہ کھلے میدان میں تم سے لڑنے کی ہرگز جرأت نہیں کریں گے، البتہ وہ محفوظ بستیوں میں اور دیواروں کی اوٹ میں چھپ کر تم سے لڑنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ باسہم بینہم شدید لیکن یہ خیال نہ کرنا کہ وہ اپنی کمزوری اور ہزدلی کی وجہ سے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ جب وہ آپس میں لڑتے ہیں تو ان کی باہمی لڑائی نہایت شدید ہوتی ہے اور تمہارے سامنے انکی کمزوری محض تمہارے رعب کی وجہ سے ہے۔ بظاہر تمہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپس میں متحد ہیں، لیکن ان کے دلوں میں مکمل افتراق ہے۔ ان میں صلح یعنی نزدیک ہی کے مکے والے بدر کے دن سزا پا چکے ہیں وہی ڈول انکا بھی ہو گا کہ شیطان آخرت میں یہ کہے گا اور بدر کے دن بھی ایک کافر کی صورت موضح قرآن بنکر لوگوں کو لڑا دیا جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا، سورۃ انفال میں بیان ہو چکا یہ کہادت ہے منافقوں کی ۱۲ منہ ۷۔

نکلیں گے ان کے ساتھ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی یہ مدد نہ کریں گے اور اگر نَصْرُوهُمْ لِيُؤْتُوا لَكَ بِبَارِقَةٍ لَّيْسَ بِهَا نَصْرٌ وَلَا يَنْصُرُونَ ﴿۱۲﴾ مدد کریں گے تو بھانگیں گے پیٹھ پھر کر پھر کہیں مدد نہ پائیں گے البتہ تمہارا أَنْتُمْ رَهْبَةٌ فِي صُدُورِهِمْ مِنْ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يِقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرْبَىٰ لوگ سمجھ نہیں رکھتے اور لڑ نہ سکیں گے تم سے کلمہ سب مل کر مگر بستیوں کے قریب مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ میں یا دیواروں کی اوٹ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت ہے تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقلُونَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وِ بِأَلْ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ انہوں نے سزا اپنے کام کی اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے اور جیسے قہر اللہ شیطان کا إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ مجھ سے میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب سامے جہان کا ہے پھر عَاقِبَتُهُمْ مَا أَنَّهُمْ فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ انجام لے ان دونوں کا یہی کہ وہ دونوں ہی آگ میں ہمیشہ رہیں اسی میں اور یہی ہے منزل ۷

نکلیں گے ان کے ساتھ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی یہ مدد نہ کریں گے اور اگر نَصْرُوهُمْ لِيُؤْتُوا لَكَ بِبَارِقَةٍ لَّيْسَ بِهَا نَصْرٌ وَلَا يَنْصُرُونَ ﴿۱۲﴾

نکلیں گے ان کے ساتھ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی یہ مدد نہ کریں گے اور اگر نَصْرُوهُمْ لِيُؤْتُوا لَكَ بِبَارِقَةٍ لَّيْسَ بِهَا نَصْرٌ وَلَا يَنْصُرُونَ ﴿۱۲﴾

فتح الرحمن و ا یعنی از عذاب خدا کہ موجد است پر اندازند ۱۲ یعنی با یکدیگر خانہ جنگی ہا دارند و مصلحت ایشان کی نیست ۱۲ یعنی چنانکہ اہل بدر مغلوب و منہزم شدند ایشان نیز گشتند ۱۲۔

اس قدر عقل و فہم ہی نہیں کہ وہ باہمی اتحاد و الفت کی اہمیت کو سمجھ سکیں و ہذا تجسیر للمؤمنین و تشجیع لقلوبہم علی قتالہم (روح ج ۸ ص ۵۸) ۱۵۔ کمثل الذین۔ یہ یہود اور منافقین کے لئے تمثیل اور تحریف ہے اور یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے اور الذین من قبلہم سے بنی قینقاع یا مقتولین بدر یا دونوں مراد ہیں (روح) ان منافقین کا حال اور انجام وہی ہو نیوالا ہے جو ماضی قریب میں بنی قینقاع اور صنادید قریش کا میدان بدر میں ہوا جو اپنے کفر و عصیان کا مزہ چکھ چکے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۱۶۔ کمثل الشیطن۔ یہ منافقین اور یہود کے لئے دوسری تمثیل سے منافقین کے یہود سے وعدوں کی مثال شیطان کے وعدوں کی سی ہے جو انسان کو مختلف آرزوئیں دلا کر اور اسے سبز باغ دکھا کر کفر و شرک پر آمادہ کرتا ہے اور جب آدمی اس کی چالوں میں آکر کفر کر لیتا ہے اور اس کی پاداش میں عذاب خداوندی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو شیطان اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے ڈر لگتا ہے اس لئے میں تم سے بری الذمہ ہوں اور تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہود سے کئے گئے منافقین کے وعدے بھی اسی طرح پر فریب ہیں۔ اڑے وقت میں وہ بھی ان کی مدد نہیں کرینگے اور مختلف جیلوں بہانوں سے کئی کئی مرتبے تک ان کا عاقبت تھا۔ یہ شیطان اور کافر کا انجام ہے۔ دنیا میں تو شیطان انسان کو گمراہ کر کے الگ ہو جاتا ہے لیکن آخرت میں دونوں کا انجام جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسے ظالموں کی یہی سزا ہے بعینہ یہی انجام ان منافقوں اور یہودیوں کا ہو گا ۱۷۔ یا ایہا الذین امنوا۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہ پہلے منافقین سے کفر منافیوں پر زجر ہے۔ اس صورت میں ایمان سے ایمان باللسان مراد ہو گا۔ یا خطاب ایمان والوں سے ہے اور تنبیہ منافقین کو مقصود ہے یا یہ منافقین کے زجر و تنبیہ کے بعد مخلصین کے لئے وعظ و ارشاد ہے اپنے تمام ظالم باطن اعمال و افعال میں اللہ سے ڈرو، اس کے اوامر کی تعمیل کرو اور اس کے نواہی سے اجتناب کرو۔ اور ہر فرد بشر یہ دیکھے کہ وہ آخرت کیسے کیا سامان تیار کر رہا ہے۔ جہاں اس کے ہر نیک و بد عمل کی پوری پوری جزاء ملیگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام ظاہر و باطن اعمال سے باخبر ہے اور کوئی چیز اس سے چھپی نہیں

جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۱۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ

لننظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله إن الله

خبير بما تعملون ۱۸ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ

فأنسهم أنفسهم أولئك هم الفسقون ۱۹ لَا يَسْتَوِي

أصحاب النار وأصحاب الجنة أصحاب الجنة هم

الفايزون ۲۰ لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ

لرآيته خاشعاً متصدعاً من خشية الله وتلك

الأمثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون ۲۱ هُوَ

اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۲۲ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُكِيمُ

الَّذِي لَا يَأْخُذُ بِهِ غَلَبٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

نَوْمٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَأْتِيهِ الْيَأْسُ وَلَا سَفَرٌ وَلَا

مذکورہ بالا آیتوں کی تفسیر

یہ آیتیں قرآن مجید کی سورہ الحشر میں ہیں

منزل

۱۹۔ ولاتکونوا۔ اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کے ذکر اور اس کے احکام کی تعمیل کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت سے اپنے نفسوں کو خسارہ آخرت سے بچانے کی تدبیر نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی انکو فضل و رحمت اور انعام و اکرام سے یاد نہ فرمایا۔ یہ لوگ سرکش اور احکام الہیہ کے باغی ہیں اور اسی سزا کے مستحق ہیں کہ رحمت و مہربانی ان کے جی پہلا دینے یعنی اپنے جی کے بچاؤ کا فکر نہ کیا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ کلام سنکر بھی ایمان نہیں لاتے اگر

فتح الرحمن دا یعنی برائے روز قیامت ۱۲۔

خداوندی سے محروم ہوں۔ (نسوا اللہ) ترکواذکر اللہ عزوجل وما أمرهم به (فانساہما لنفسہم) فترکہم من ذکرہ بالرحمة والتوفین۔ (مدارک ج ۴ ص ۱۸۴) **۱۱** لایستوی۔ ان فساق و فجار کے ذہن اس قدر مسخ ہو چکے ہیں کہ ان کے نزدیک نیک و بد میں کوئی تمیز ہی باقی نہیں رہی حالانکہ ایسے بد کردار اور بد گفتار لوگ جو جہنم کا ایندھن ہوں گے ان مومنین صالحین کے برابر نہیں ہو سکتے جو جنت کے باسی ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے **۱۲** لو انزلنا۔ یہ قرآن مجید میں فکر و تامل کی ترغیب ہے اور پہاڑوں پر قرآن نازل کرنے سے یا تمثیل مراد ہے یا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم پہاڑوں ایسی سخت چیز کو

عقل دے کر ان پر اس قرآن کو نازل کر دیتے تو قرآن کی اثر انگیزی سے وہ اس قدر متاثر ہوتے کہ خوف سے لرز اٹھتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے لیکن ان منافقین کے دل اس قدر سخت ہیں کہ قرآنی مواظب کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حشر علی شامل مواظب القرآن و بین انہ لا عذر فی ترک المتدبر، فانہ لو خطب بہذا القرآن الجبال مع ترکیب العقل فیہا لا نقادت لمواظبہ و لو رأیتہا علی صلا و رزانتہا خاشعۃ متصدعۃ (قرطبی ج ۱۸ ص ۴۴) یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ ان میں غور و فکر کر کے عبرت و نصیحت حاصل کریں **۱۳** هو اللہ الذی۔ آخر میں توحید کے تینوں مراتب کا ذکر ہے۔ اس آیت کے پہلے حصے میں توحید کا میسر امر تہ مذکور ہے یعنی دعوائے توحید کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔ علم الغیب و الشہادۃ یہ دعوائے توحید کی علت ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں کیونکہ وہی عالم الغیب ہے اور وہی رحمن و رحیم ہے تمام دین و دنیا کی نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ علم الغیب الخ اس سے پہلے ہو مبتدأ محذوف ہے **۱۴** هو اللہ الذی یہ توحید کا دوسرا مرتبہ ہے اور شروع میں دعوائے توحید کا اعادہ ہے اور اس کے بعد دعوائے توحید کی علت مذکور ہے الملك القدوس امی هو الملك الخ الملك بادشاہ اور متصرف و مختار، القدوس کامل الصفات جس کی ہر صفت کامل ہو (روح) جس کی بادشاہی میں زمانہ ماضی میں کوئی فرق نہ آیا ہو (الشیخ رحمہ اللہ) السلام جو ہر عیب سے پاک ہو (روح) جس کی بادشاہی مستقبل

قد سمع اللہ ۲۸

۱۲۴۵

الممتحنة ۶

العَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۱﴾

زبردست دباؤ والا صاحب عظمت پاک ہے اللہ ان کے شرک بتلانے سے

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

وہ اللہ ہے بنانے والا کمال کمال کمال ہے وہ ان کے ہر سب نام خاص

يُسَبِّحُ لَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲﴾

پاک بول رہا ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا

رَبِّ الْمَعِينِ ﴿۱۳﴾

سورہ ممتحنہ کے سورہ میں نازل ہوئی اور اسکی تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

اے مومنان ایمان والو تم نہ پجرو میرے اور اپنے دشمنوں کو

أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ إِلَيْهِم بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا

دوست تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے اور وہ منکر ہوتے ہیں اس سے

جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّكُمْ أَنْ

جو تمہارے پاس آیا سچا دین نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو اس بات

تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ حَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي

پر کہ تم مانتے ہو اللہ کو جو رب تمہارا اگر تم نے نکلے ہو لڑنے کو میری

سَبِيلِي وَأَبْتِغَاءَ مَرْضَاتِي فَتَسْرُونَ إِلَيْهِم بِالْمُؤَدَّةِ

راہ میں اور طلب کریں میری رضامندی تم ان کو چھپا کر بھیجتے ہو دوستی کے

وَإِنَّا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ

اور مجھ کو خوب معلوم ہے جو چھپایا تم نے اور جو ظاہر کیا تم نے اور جو کوئی تم میں سے یہ کار

منزل

موضع قرآن حضرت کو مکے والوں سے صلح ہوئی انا فتحنا میں آچکا دو برس رہی پھر کافروں کی طرف سے ٹوٹی تب حضرت نے فوج جمع کر کر ارادہ کیا مکے کا اور خیر بند کی کہ کبھی کافر پھر نہ لڑنے لگیں کہ حرم میں لڑنا ضرور ہو ایک مسلمان تھے حاطب مکے والوں کو خط لکھ بھیجا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اس کو راہ سے پکڑ لیا، حاطب نے عذریں کہا کہ میرے اہل و عیال ہیں مکے میں ان کافروں کو سلوک لکھا ہوں تا عیال کی خبر لیتے رہیں بیخاطر ہی ہوتی لیکن حاطب نے اپنی بددعا کو لوگوں میں سپرے سورت اتر ہی ۱۲ منہ **فتح الرحمن** درامترجم گوید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواستند کہ بفتح مکہ متوجہ شوند و مرضی شریف آن بود کہ کسی اہل مکہ را بقصد آنحضرت مطلع نکند تا ناگہان بر سر ایشان مسند یکی از صحابہ بطرف ایشان نامہ نوشت و بر قصد آنحضرت مطلع ساخت خدایتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را اطلاع داد تا آن نامہ از راہ باز آوردند خدایتعالی در باب منع از دوستی کفار نازل ساخت و اللہ اعلم ۱۲۔

میں بھی ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گی (الشیخ حم) المؤمن امن وسلامتی عطار کر نیوالا۔ الہدھیمین نگہبان اور محافظ الجباس مخلوق کی اصلاح، کر نیوالا المتکبر عظمت و کبریا میں سب پر فائق (روح) حاصل یہ کہ ساری کائنات میں متصرف و مختار وہی ہے اور خود ہی تخت شاہی پر متمکن ہے اسکی حکومت و سلطنت ہر قسم کے ضعف و نقصان سے پاک ہے اور حکومت میں اور اختیار و تصرف میں کوئی اس کا شریک اور مشیر نہیں اور نہ کوئی نائب معین۔

۲۴۴ هو الله الخالق۔ یہ توحید کا پہلا مرتبہ اور دعوائے توحید کی تیسری علت ہے۔ پیدائش کے تین مراتب ہیں۔ اول خلق ہر چیز کی پیدائش کا حسب حکمت منصوبہ تیار کرنا دوم برع عدم سے وجود میں لانا۔ سوم صورت عطا کرنا (الخالق) المقدر لما يوجد (البارئ) المخرج المنشئ للاعبان من العدم الى الوجود (المصور) ای یخلق صوراً الخلق علی ما یریدہ فادلا یكون خلقاً ثم برأ ثم تصویراً (خازن و معالم ج، ص ۳۷) اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی صفتیں ہیں۔ حاصل یہ کہ ساری کائنات کا خالق بھی وہی ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور کار ساز ہے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔

۲۴۵ یسبح لہ۔ یہ ابتداء سورت میں مذکور دعویٰ کا اعادہ ہے۔ ابتداء میں بصیغہ ماضی اور یہاں بصیغہ مضارع تاکہ استمرار تجدیدی پر دلالت کرے۔ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز مسلسل اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں لگی ہوئی ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ وہ جامع کمالات ہے، ہر نقص و عیب سے منزہ اور علم و قدرت میں کامل ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

سورہ حشر میں آیات توحید

اور اسکی خصوصیات

- ۱۔ سبح لله ما فی السموات وما فی الارض الآیۃ۔ نفی شرک ہر قسم۔
- ۲۔ هو الله الذی لا اله الا هو الآیۃ۔ توحید کا تیسرا مرتبہ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔
- ۳۔ هو الله الذی لا اله الا هو۔ الآیۃ۔ دوسرا مرتبہ۔ وہی متصرف و مختار ہے۔
- ۴۔ هو الله الخالق الباری۔ الآیۃ۔ توحید کا پہلا مرتبہ، وہی سب کا خالق ہے۔

سورۃ الممتحنہ

رابطہ سورۃ مجادلہ اور حشر میں منافقین پر زجریں تھیں۔ اب الممتحنہ میں علی سبیل التنزیل ان مومنین کا ملین پر زجر ہوگا جن سے جہاد کے بارے میں کوتاہی ہوئی۔

مومنین کا ملین پر زجر، قانون برائے مومنات مہاجرات، قانون برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ بیعت زنانہ زجر

خلاصہ برائے مومنین۔

تفصیل

یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا عدوی تا۔ واللہ بما تعملون بصیر۔ یہ ان مومنین کا ملین پر زجر ہے جن سے جہاد کے بارے میں منافقوں کا سا فعل سرزد ہو چکا تھا۔ جیسا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے ایک مصلحت کی بنا پر مسلمانوں کا ایک اہم جنگی راز مشرکین مکہ کو پہنچانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مشرکین ان کے ممنون ہو کر ان کے اہل و عیال کی حفاظت کرینگے فرمایا۔ اے اہل ایمان، جو لوگ میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان سے دوستی کا برتاؤ مت کرو۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کل ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور خود تم کو مکہ سے نکال رہے ہیں۔ ان کی عداوت و دشمنی کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ تمہیں کہیں پالیں تو پورے پورے بغض کا اظہار کریں اور تمہیں ہاسقوں اور زہانوں سے ایذا دینے کی کوشش کریں اور یہ آرزو کریں کہ تم دین اسلام سے پھر جاؤ۔ تو کیا ایسے لوگ کسی قسم کی دوستی کے لائق ہیں؟ اور جس اہل و عیال کی خاطر تم نے ایسا کیا ہے قیامت کے دن وہ تمہارے کچھ کام نہ آئینگے۔

قد کانت لکم اسوة تا۔ فان اللہ هو الغنی الحمید۔ تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے متبعین میں بہت عمدہ نمونہ تھا تمہیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام کافروں سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہیے تھا جیسا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں اور تمہارے درمیان اس وقت تک بغض و عداوت قائم رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ، البتہ ابراہیم (علیہ السلام) حسب وعدہ اپنے باپ کے لئے ہدایت کی دعا مانگتے رہے۔ لیکن جب انہیں معلوم ہو گیا کہ اسے ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے لئے دعا مانگنا چھوڑ دیا۔

عسی اللہ ان یجعل۔ الایۃ۔ مسلمانوں کو امید دلائی ہو سکتا ہے کہ دشمنان اسلام کو اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس طرح تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کی راہ ہموار ہو جائے۔

لا ینہکم اللہ الایۃ۔ ان کافروں کا ذکر ہے جن پر احسان کرنے کی ممانعت نہیں یعنی وہ کفار جنہوں نے آج تک دین اسلام کو مٹانے کے لئے تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں گھروں سے نکالا۔

انما ینہکم اللہ۔ الایۃ۔ البتہ ان کافروں سے دوستی اور احسان کا برتاؤ کر نیسے اللہ منع فرماتا ہے جو دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ لڑتے رہے ہیں۔ اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا نکالنے میں مدد دی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات تا۔ واتقوا اللہ الذی انتہ بہ مؤمنون۔ قانون اول برائے مومنات مہاجرات۔ اگر کوئی عورت ایمان قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائے تو اطمینان کر لو کہ واقعی وہ مؤمنہ ہے اگر تمہیں اس کے مؤمنہ ہونے کا یقین ہو جائے تو اب اسے کافروں کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ اب نہ وہ کافروں کے لئے حلال ہے اور نہ کافری اس کے لئے حلال ہیں اگر وہ دار الحرب میں شادی شدہ بنتی تو اس کے خاوند نے اس پر جو فہر وغیرہ خرچ کیا تھا اسے واپس کر دو۔ اس طرح اگر تمہاری کافرہ عورتیں مشرکین کے یہاں چلی جائیں تو تم اپنے اخراجات ان سے طلب کر لو۔ اور اگر تم میں سے کسی کے اخراجات کافروں کی طرف رہ جائیں اور وہ ادا نہ کریں تو جب تمہارے دینے کی باری آئے تو تم ان کو دینے سے پہلے اس مسلمان کا حق اس سے وضع کر لو جس کا کافروں کے ذمہ بقایا ہے۔

یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات تا۔ ان اللہ غفور رحیم۔ یہ دوسرا قانون ہے برائے بیعت زنانہ۔ جب آپ کے پاس عورتیں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں تو آپ ان شرائط پر انہیں بیعت فرمایا کریں۔ (۱) اللہ کے ساتھ شریک نہ کریں (۲) چوری نہ کریں (۳) بدکاری نہ کریں (۴) اولاد کو قتل نہ کریں (۵) کسی پر بہتان نہ باندھیں اور (۶) آپ کی نافرمانی نہ کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا - الآية - یہ مومنین پر نازل ہے۔ ان کافروں سے دوستی نہ کرو جو کفر و شرک کی وجہ سے آخرت کے اجر و ثواب سے اسی طرح محروم و مایوس ہیں جس طرح وہ کافر جو مچکے ہیں۔

۲۰ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا زُبُرَهُمْ مُؤْمِنِينَ كَمَا لَمِنُوا - ان آیتوں کا شان نزول یہ ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر بدری صحابی ہیں ان کی والدہ، ان کے بیٹے اور بھائی مکہ میں تھے اور مکہ میں کوئی ان کا ایسا رشتہ دار نہیں تھا جو ان کی حفاظت کر سکتا۔ اس لئے انہوں نے مشرکین مکہ کو ایک خط لکھا جس میں انکو اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکر عظیم لیکر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ مشرکین پر انکا احسان ہو جائیگا اور وہ ان کے اہل و عیال کا خیال رکھیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ انکا یہ بھی ایمان تھا کہ اگر مشرکین کو قبل از وقت یہ معلوم ہو گیا تو اس سے فتح اسلام میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ کیونکہ اللہ فتح عظیم عطا فرمانے کا وعدہ کر چکا ہے اور یہ وعدہ پورا ہو کر ہے گا اور کوئی طاقت اس فتح کو نہیں روک سکتی چنانچہ اپنے خط میں بھی یہ حقیقت انہوں نے مشرکین پر واضح کر دی اور خط کے الفاظ بتائے ہیں کہ یہ کسی راسخ الایمان ہی کے قلم سے نکلے ہیں۔ خط کا متن یہ تھا۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ ایکم بحیث کاللیل سیر کالسبل، واقتم باللہ لوسار الیکم وحدہ لنصرہ اللہ علیکم فانہ منجن لہ ما وعدہ (روح ج ۲۸ ص ۶۷) ترجمہ: - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکر عظیم لیکر تم پر حملہ آور ہو رہے ہیں یہ شکر سلاب کی طرح امنڈ چلا آئیگا۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر آپ تنہا تم پر حملہ آور ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو تم پر فتح دے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔

یہ خط ایک عورت ام سارہ کے نزدیک پہنچا یا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اسکی اطلاع ہو گئی، تو آپ نے حضرت علی، زبیر، ابو مرثد غنوی اور کئی دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسکی پیچھے بھیجا اور فرمایا: وصدۃ فاح کے مقام پر تم اسے پاؤ گے۔ چنانچہ یہ حضرات وہاں پہنچے اور اس سے خط لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر پیش کیا۔ آپ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو طلب کر کے اس خط کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اقرار کیا کہ یہ خط میرا ہی ہے آپ نے فرمایا: یا حاطب، ما هذا؟ اے حاطب، یہ کیا معاملہ ہے؟ اور تم نے یہ خط کیوں لکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا عذر بیان کیا اور ساتھ ہی عرض کیا کہ اس نے کفر و ارتداد کی وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے اس کا جواب شکر تصدیق فرمایا۔ ولما فعلہ کفر ولا ارتداد عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: صدق (قرطبی ج ۱۸ ص ۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے اشارہ فرمایا: اے عمر، کیا وہ اہل بدر سے نہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں شریک ہو جانے والوں پر جھانک کر اعلان فرمادیا ہو کہ تم جو چاہو کرو جنت تمہارے لئے لازم ہو چکی ہے اور میں نے تمہارے سائے قصور معاف کر دیئے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور سارا جوش کھٹا اور کہنے لگے اس معاملے کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ فقال: ایس من اهل بدر، فقال: لعل اللہ اطلع الی اهل بدر، فقال: اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنة، او، فتد عنفت لکم، فدمعت عینا عمر، وقال اللہ ورسوله اعلم (صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۶ غزوہ بدر) اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی غلطیوں کی بناء پر طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا جائز نہیں اور انکو ہمیشہ ان کی خوبیوں سے یاد کرنا لازم ہے۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی نیت میں اگرچہ کوئی فتور نہ تھا اور نہ انہوں نے یہ حرکت اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے کی تھی لیکن بظاہر یہ ایک منافقین کے کاموں سے ملتا جلتا فعل تھا اور یہ بھی ممکن تھا کہ اگر اس طرح مصلحت بینی کا دروازہ کھول دیا جائے تو اس سے کسی وقت اسلام کو سخت نقصان پہنچ جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو بات پسند نہ آئی اور اس پر زجر فرمایا۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا - اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ اور انہیں کسی قسم کا پیغام دوستی نہ پہنچاؤ۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کہ اللہ نے اسکو ایمان کی صفت سے یاد فرمایا ہے اور فرط مسرت سے ان پر عنشی طاری ہو گئی۔ ذکر ان حاطباً لما سمع (یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) عنشی علیہ من الفرح بخطاب الایمان (قرطبی ج ۱۸ ص ۵۲)

۲۱ تَلْقَوْنَ الْيَهُمَ - یہ ماقبل کا بیان ہے یعنی کافروں کو دوستی کا پیغام نہ بھیجو۔ حالانکہ جو دین حق تمہارے پاس آچکا ہے اور جسے تم قبول کر چکے ہو وہ اس کے منکر ہیں۔ یعنی جون الرسول۔ اور ابھی کل کی بات ہے کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال رہے ہیں محض اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا چکے ہو۔ یعنی وہ تمہارے ایمان کے دشمن ہیں اور تم ان کو پیغام مودت بھیج رہے ہو۔ ان تو فوجوں میں ان مصدر یہ ہے اور اس سے پہلے لام تعلیل مقدر ہے ای (ایمانکم) (روح)

۲۲ ان کنتم - اس شرط کی جزاء محذوف ہے بقریبہ ماقبل یعنی لا تتخذوا۔ شرط جوابہ محذوف لدلالة ما تقدم علیہ وهو قوله لا تتخذوا عدوی (بحر ج ۸ ص ۲۵۳) یعنی جب تم جہاد کے لئے اور میری رضا جوئی کے لئے گھروں سے نکلنے لگو تو احتیاط سے کام لو اور دشمنوں کو اپنا کوئی جنگی راز نہ بتاؤ تسرون البھم الخ یہ تلقون کا بیان اور اس سے بدل ہے (روح) یا استیناف ہے یعنی ایسا نہ کرو کہ ان سے پوشیدہ طور پر دوستی رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز انکو پہنچاؤ۔ ای تغضون الیہم بسودتکم سرا وتسرون الیہم اسرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب المودة وهو استیناف (مدارک ج ۱ ص ۱۸۶) انا اعلم الخ میں تمہاری ہر بات کو جانتا ہوں خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ اس تعبیر کے بعد اب جس نے ایسا کام کیا وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

۵ ان یتقفوکم - یہ کفار کی کھلی عداوت اور دشمنی کا بیان ہے۔ اگر کہیں تم ان کے ہاتھ آ جاؤ تو تمہارے ہر دستور دشمن ہی ہوں گے اور تمہارے پیغامات مودت کی ذرہ بھر سہرا بنیں گے اور ہاتھ اور زبان سے قتل و ضرب لگائی گلیوں اور بدزبانی سے تمہیں ایذا پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تمہیں مسلمان دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے اور ان کی خواہش ہے کہ تم دین اسلام کو چھوڑ کر پھر سے کافر ہو جاؤ۔ دوسرے لفظوں میں وہ تمہیں دین و دنیا کی مضر توں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں یعنی انہم یریدون ان یلحقوا بکم مضار الدنیا والدین جمیعا۔۔۔۔۔ (کشاف البحر) تو کیا ایسے بدترین دشمن اس لائق ہو سکتے ہیں کہ ان

کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں؟ ۱۵ لن تنفعکم جن رشتہ داروں اور جس اولاد کی خاطر تم مشرکین پر احسانات کر رہے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے کام نہیں آسکیں گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری آل اولاد اور خویش و اقارب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اگر اولاد و اقارب کافر ہوں تو جدائی کا حکم ظاہر ہے اور اگر مسلمان ہوں تو ہوں محشر کی وجہ سے ہر ایک اپنے رشتہ داروں سے جدا ہو گا۔ جیسا کہ رشاد ہے۔ یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وایہ وصاحبہ وبنیہ (س) ای یفرق اللہ تعالیٰ بینکم بما یکون من الہول الموجب لفرار کل منکم من الاخر۔ (روح ج ۲۸ ص ۶۹) اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور تمہیں اعمال کی پوری جزا و سزا دے گا۔ قذکانت لکھ۔ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے عمل میں تمہارے لئے اقتداء و اتباع کا بہت عمدہ نمونہ تھا۔ انہوں نے اپنے مشرک اعزہ و اقارب سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہمارے تمہارے تعلقات اب ختم ہیں اور ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں۔ اور جن معبودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان کی معبودیت اور کار سازی کا انکار کرتے ہیں اور اب ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے بغض و عداوت قائم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مان لو اور ہمارا دین قبول کر لو تو تم ہمارے بھائی ہو۔ البتہ ابراہیم (علیہ السلام) حسب وعدہ اپنے باپ کیلئے ہدایت کی دعا مانگتے رہے۔ ساستغفر لک ربی اسہ کان بی حفیاءہ (مجموع ۳) لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ ان کے باپ کے دل پر مہر جباریت لگ چکی ہے اور اب اسے ہدایت کی توفیق نہیں مل سکتی تو اس کے لئے ہدایت و مغفرت کی دعا مانگنا ترک کر دیا۔ و ما کان

الممتحنۃ ۶

۱۲۴۹

قد سمع اللہ ۲۸

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۱۰ اِنْ يَتَّقُواكُمْ

وہ بھول گیا سیدھی راہ اگر تم ان سے ڈرتے ہو

يَكُونُوا لَكُمْ اَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ و

ہو جائیں تمہارے دشمن اور چلائیں تم پر اپنے ہاتھ اور

الْسِيْتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۱۱ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اپنی ذباہیں برائی کے ساتھ اور چاہیں کہ کسی طرح تم بھی منکر ہو جاؤ (مگر) تمہارے

اَرْحَامَكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۱۲ يَفْصِلْ بَيْنَكُمْ

کنبے والے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن وہ فیصلہ کریگا تم میں

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ۱۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اَسْوَةٌ

اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے تم کو سہ چال چلی چاہیے

حَسَنَةٌ لِّىْ اِبْرٰهِيْمَ وَاَلَّذِيْنَ مَعَهُ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ

اپنی ابراہیم کی اور جو اسکے ساتھ تھے جب انہوں نے کہا اپنی قوم

اِنَّا بَرِءٌ مِّنْكُمْ وَاَمِنَّا بِكُمْ وَاَمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَكُفْرًا

ہم اللہ ہیں تم سے اور ان سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا انہیں پوجو

بِكُمْ وَاَبْدًا يٰۤاٰیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَاَلْبَغْضَاءُ اَبْدًا

تم سے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور ہمیشہ کو

حَتّٰى تَوْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحَدّٰةَ الْاَقْوَالِ اِبْرٰهِيْمَ لَآ اَبِيْہٖ

یہاں تک کہ تم یقین لاؤ اللہ کیلئے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کے اپنے باپ کو

لَا سَتَغْفِرَنَّ لَكَ وَاَمَّا اَمْلٰكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

کہ میں مانگوں گا معافی تیرے لئے اور مال نہیں ہے میں تیرے نفع کے اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا

رَبَّنَا عَلٰیكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنْبَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۱۴

اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہونے اور تیری طرف ہر سب کو چھوڑ آنا

منزل ۷

استغفار ابراہیم (علیہ السلام) کے ہر فعل کی اقتداء کرو لیکن ان کے اس قول لا ستغفرن لک یعنی مشرک باپ کے لئے دعا مغفرت کرنے میں ان کی اقتداء نہ کرو۔ المعنی قذکانت لکھ اسوۃ حسنۃ فی کل شئی الا فی قولہ لا ستغفرن لک (کبیر ج ۸ ص ۱۸۴) تو تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلنا چاہیے تھا۔ اور مشرکین سے بالکل تعلقات ختم کر دینے چاہئیں تھے ۱۵ و ما املک۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے یعنی میں تو صرف تیرے لئے اللہ تعالیٰ

فتح الرحمن را یعنی درین قول اقتداء بہ ابراہیم نشاید کروں واستغفار برائے کافر درست نیست ۱۲۔

سے التجاہی کر سکتا ہوں کہ وہ تجھے ہدایت عطا فرما کر تیری بخشش کا سامان فراہم کرے، لیکن اس کے سوا میرے اختیار میں کچھ نہیں۔ لاستغفرنک وما فی طاقتی الا هذا (روح) ہمارے پروردگار! ہمارا توکل اور بھروسہ تجھ ہی پر ہے۔ ہر معاملے میں ہم تیری ہی طرف راغب و راجع ہیں اور ہر چیز کی انتہا تیری ہی جانب ہے۔ سب کچھ تیرے ہی تصرف و اختیار میں ہے کسی اور کے اختیار میں نہیں۔ ربنا علیک توکلنا الخ تینوں جگہوں میں جار مجرور کی تقدیم حصر کے لئے ہے (روح) سمبنا ولا تجعلنا الخ اسے ہمارے پروردگار! ہمیں مشرکین کے لئے فتنہ نہ بنا دینا یعنی ان کو ہم پر مسلط نہ کر دینا

قد سمع اللہ ۲۸ ۱۲۵۰ الممتحنة ۶

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
 لے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر لے رب ہمارے
 أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ
 تو ہی ہے زبردست حکمت والا ان البتہ وہ تم کو بھلی چال
 حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَهُمْ
 چلتی چاہئے ان کی جو کوئی امید رکھتا ہو اللہ کی اور پچھلے دن کی اور جو کوئی
 يَتَوَلَّى فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۶ عَسَىٰ أَنْ
 من پھیرے تو اللہ وہی ہے بے پروا تو رفیقوں والا امید ہے کہ نہ کرے
 يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا عَادِيَتُمْ مِنْهُمْ مُؤَدَّةً وَ
 اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی دل اور
 اللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۷ لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ
 اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تم کو منع نہ کرتا ہے ان
 الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ
 لوگوں سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے
 دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
 گھروں سے کہ ان سے کر دھملائی اور انصاف کا سلوک بے شک اللہ چاہتا ہے
 الْمُقْسِطِينَ ۸ إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ
 انصاف والوں کو اللہ تو منع نہ کرتا ہے ان سے جو لڑے تم سے
 فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْكُمْ
 دین پر اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور شریک ہوئے تمہارے
 أَخْرَجَكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
 نکالنے میں کہ ان سے کرو دوستی اور جو کوئی ان سے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی

کہ وہ ہمیں ہر طرح تکالیف و مصائب میں مبتلا کر دیں اور ہمارے قصور معاف فرما لے شک تو سب پر غالب اور حکمت والا ہے لا تسلطہم علینا فیفتنوننا و یعدوننا (قرطبی ج ۸ ص ۵۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ بَرٌّ یٰۤاٰیہِمْ (جلالین) جس مؤمن کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جسے مجازات آخرت کا ڈر ہو اس سے تو یہی توقع ہے کہ وہ مشرک رشتہ داروں اور دوستوں کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلے گا۔ ومن یتولہم الخ مؤمن کامل کی شان تو یہی ہے کہ کافروں سے بالکل قطع تعلق کرے لیکن اس واضح بیان کے بعد بھی جو اس سے باز نہ آئے تو اس پر تفت ہے اور اس سے وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اگر وہ کافروں کی دوستی سے باز آ گیا تو اس سے اللہ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ وہ اپنی عاقبت ہی سنوائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور ہر خوبی و کمال کا مالک ہے ومن یتولہم بشرط کی جزاء محذوف ہے اسی فاف لہ اور فان اللہ الخ ما قبل یعنی جزاء مقدر کی علت ہے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ لا عسی اللہ۔ یہ مؤمنین کو ان کے مشرک اقارب کے ایمان لانے کی بشارت ہے یعنی جب تک اہل مکہ اپنے کفر پر قائم ہیں اس وقت تک تم اُن سے دوستی نہیں کر سکتے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے ان کافر رشتہ داروں کے درمیان جن سے تمہیں دین کی وجہ سے عداوت ہے، دوستی اور محبت کا رشتہ قائم کرے یعنی انکو قبول اسلام کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اور سچی توبہ کرنے والوں کے تمام گناہ معاف فرمائے والا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فتح مکہ کے موقع پر پورا فرمایا اور ان کافروں کو قبول اسلام سے مشرف فرمایا۔ فلما لیسر فتح مکة اظفرہم اللہ

۱۲۵

منزل

لا یعنی ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی پھر اپنی قوم کی طرف منہ نہ کیا تم بھی وہی کرو ایک ابراہیم نے دعا چاہی تھی باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ ہو کہ تمہارا کفر کتنا ہے، نہ مانگو، نہ جانچو، ہم پر کافروں کو یعنی ہم پر کافروں کے واسطے محل آزمائش نہ کرو یعنی انکو مسلمان کر دے پھر تمہاری دوستی بجا ہے ایسا ہی ہوا اس سفر میں مکہ کے لوگ سائے مسلمان ہوئے وہ مکہ کے لوگوں میں بعض ایسے بھی تھے کہ آپ مسلمان نہ ہوئے اور ہونیوالوں کو ضد بھی نہ کی

فتح الرحمن وایضاً توفیق اسلام دہدہ ۱۲

جو لوگ ایسے دشمنانِ اسلام سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے وہ بہت بڑے ظالم ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں **۱۳** یا ایہا الذین امنوا یہ مؤمنات ما ہاجرنا کے بارے میں قانون ہے۔ صلح حدیبیہ کے شرائط میں مردوں کے بارے میں مذکور تھا کہ اگر کوئی کافر مرد مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے گا تو اسکو واپس کر دیا جائیگا لیکن اگر کوئی مسلمان کافروں کے یہاں چلا گیا تو اسکو واپس نہیں کیا جائیگا مگر عورتوں کے بارے میں اس صلحنامہ میں کوئی شرط مذکور نہیں تھی اس لئے عورتوں کے بارے میں قانون بیان کیا گیا یعنی اگر مؤمنات مکہ سے ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائیں تو ان کے ایمان کا امتحان کر لو۔ ان سے پوچھ لو کہ وہ مؤمنہ ہیں اگر وہ زبان سے ضروریاتِ دین کا اقرار کر لیں تو یہی کافی ہے، کیونکہ ان کے دل کا ایمان تو اللہ کو معلوم ہے۔ اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ وہ مؤمنہ ہیں تو ان کو کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ اس لئے کہ ان کا ان کے ساتھ نکاح حلال نہیں ہی لاجل بین المؤمنة والمشرکة لوقوع الفرقة بینہما بخروجہا مسلمة (مدارک ج ۴ ص ۱۸۸) **۱۴** و اتوہم۔ جن مشرکین کی بیویاں مسلمان ہو کر تمہارے پاس آچکی ہیں انہوں نے جو مہر وغیرہ ان پر خرچ کیا تھا وہ ان کو واپس کر دو۔ اور اگر تم ان عورتوں سے نکاح کرنا چاہو تو ان کے مہر ادا کر کے تم ایسا کر سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ ولا تمسکوا بعصم الکوافر عصمت سے مراد نکاح ہے والصلح بالعتصمة ہستالنکاح (قرطبی ج ۸ ص ۶۵) جس طرح مؤمنہ عورتوں کو کافروں کے پاس واپس بھیجا جائز نہیں اسی طرح تمہارے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ تم کافرہ عورتوں کے اپنے ساتھ نکاحوں کو باقی رکھو۔ بلکہ ان سے علیحدگی اختیار کر لو اور ان کو مشرکین کے پاس واپس بھیجو اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا تھا وہ ان سے طلب کر لو اور وہ تم سے اپنے اخراجات طلب کر لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے مؤمنہ اور کافرہ عورتوں کے بارے میں نافذ کیا ہے جو سہرا با علم و حکمت پر مبنی ہے۔

۱۵ وان فاتکم عاقبتہم یہ العقبۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی باری کے ہیں یعنی جب تمہارے دینے کی باری آئے یا یہ عقاب سے اور اس کو معنی ہیں تم کافروں کو سزا دوا اور ان سے قتال کرو اور مالِ غنیمت ہاتھ آئے۔ اسی نجاءت عقبتمکرم من اداء المہمہ..... فاصبتکم فی القتال بعقبۃ حتی غنتم (روح ج ۲۸ ص ۷۹) پہلی صورت میں مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری عورتوں کا مہر کافروں کے پاس ہی رہ جائے اور وہ ادا نہ کریں تو جس وقت تمہارے دینے کی باری آئے تو تم کافروں کو نہ دو بلکہ اس مسلمان کو دیدو جس کا حق کافروں کے پاس رہ گیا ہے اور دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ جب کبھی مالِ غنیمت ہاتھ آئے تو اس میں سے ان مسلمانوں کا حق ادا کرو جن کا حق کافروں کے پاس باقی رہ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر تمہارا ایمان ہے اس سے ڈرو اور اس کے احکام و حدود کی خلاف ورزی نہ کرو۔

۱۶ یا ایہا النبی۔ یہ عورتوں کی بیعت کا قانون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب مؤمنہ عورتیں آپ سے بیعت کرنے آئیں تو آپ شرائطِ ذیل کے مطابق انکو بیعت فرمایا کریں۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو ان میں ابوسفیان رضی کی بیوی ہندہ بنت عقبہ بھی موجود تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرائطِ بیعت پڑھ کر سنائے تو وہ ہر شرط پر تبصرہ کرتی جاتی تھی۔ ابتداء میں آپ نے اس کو نہ پہچانا لیکن دورانِ گفتگو قرآن سے آپ نے اس کو پہچان لیا۔ پہلی شرط۔ لایشرکن باللہ شیئا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شریک نہ کریں۔ اللہ کے سوا کسی نبی ولی، فرشتہ، جن وغیرہ کو حاجت روا سمجھ کر مافوق الاسباب نہ پکاریں۔ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کریں اور اس کے سوا کسی کی نذر و منت نہ دیں اس پر حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا بولی یہ شرط نہایت ضروری اور اہم ہے اس سے نہ مرد مستثنیٰ ہیں نہ عورتیں۔ دوسری شرط۔ ولا یسر قن چوری نہ کریں۔ اس پر ہندہ رضی اللہ عنہا بولی یا رسول اللہ، میرا خاوند ابوسفیان مجھے کھلا خرچ نہیں دیتا تو میں اسکی اجازت کے بغیر تھوڑا بہت اس کے مال سے لے لیتی ہوں تو کیا یہ میرے لئے جائز ہے؟ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا اور اس کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا تو ہندہ بنت عقبہ سے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ اب ہمارے گذشتہ قصوروں سے درگزر فرمائیے۔ اسی ہندہ رضی نے کفر کی حالت میں شہرِ خدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر لیا تھا۔ ہندہ رضی اللہ عنہا اسی قصور کی طرف اشارہ فرما رہی تھی۔ تیسری شرط۔ ولا یزنین۔ زنا نہ کریں۔ اس پر ہندہ رضی بولی بدکاری شریف عورتوں کا کام ہی نہیں یہ تو لونڈیوں اور کینہ عورتوں کا کام ہے۔ چوتھی شرط۔ ولا یقتلن اولاد دھن اور اپنی اولاد کو قتل نہ کریں بطرح دور جاہلیت میں تنگدستی کی وجہ سے بچوں کو مار ڈالتے یا داماد کی کے طعن سے بچکنے کے لئے کڑکھوں کو زندہ دفن کر دیتے اس پر ہندہ رضی بولی۔ اب ہم کس کو ماریں ہم نے تو بچوں کو پال پوس کر جوان کیا اور آپ نے جنگ بدر میں ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پانچویں شرط۔ ولا یأتین بسہتان الی بین ابیدہن وارجلہن۔ یہ کنایہ ہے آمنے سامنے سے یعنی آپس میں آمنے سامنے بیٹھ کر بہتان تراش کر کسی پر مت لگاؤ۔ ہندہ رضی اللہ عنہا نے کہا بہتان باندھنا تو نہایت ہی بُرا فعل ہے اور اللہ تعالیٰ مکارمِ اخلاق کی تعلیم فرماتا ہے۔

چھٹی شرط۔ ولا یعصبنک فی معصوف اور آپ جن معصوف اور نیک کاموں کا حکم دیں اور جن بُرے کاموں سے آپ منع فرمائیں اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ ہندہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم جب ہم آپ کی مجلس میں آکر بیٹھی ہیں تو اپنے دلوں سے یہ خیال نکال کر آئی ہیں کہ کسی بھی معاملے میں آپ کی نافرمانی کریں، بلکہ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کا دل دجان سے تہیہ کر سکتے ہیں (روح، منظرہ وغیرہما)۔

فبايعہن۔ فرمایا جب وہ ان شرائط کو مان لیں تو آپ ان کو بیعت فرمائیں اور ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور مخلصین کی لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے۔

يُبَايِعُكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يَشْرُكَنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِفَنَّ

بیعت کرنے کو اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں

وَلَا يَزِينَنَّ وَلَا يَقْتُلَنَّ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ

اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں

بِهَتَّانِ يَفْتَرِينَ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا

باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور

يُعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَبَائِعِهِنَّ وَأَسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

بیری نافرمانی نہ کریں کسی سبیلے کام میں تو ان کو بیعت کر لے اور معافی مانگ لیں کیلئے

اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ن اے ایمان والو مت

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسُؤُونَ الْآخِرَةَ

دوستی کرو ان لوگوں سے کہ غصہ ہوا ہے اللہ ان پر وہ اس توڑ چکے ہیں پچھلے گھر سے

كَمَا يَبِيسُ الْكُفَّارُ مِنَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۱۳

جیسے آس توڑی منکروں نے کبروں کے لوگوں سے و اے

سُورَةُ الصَّفِّ نَبِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا مَكْرُوعَاتٌ

۱۲ سورہ صف مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی چودہ آیتیں ہیں اور دو مکروعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اللہ کی سب سے بالی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور وہی ہے زبردست

الْحَكِيمُ ۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا

حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو اس سے جو نہیں

۷۱ یا ایہا الذین امنوا۔ آخر میں مومنین پر زجر ہے تاکہ انتہائے سورت ابتداء سے مرتبط ہو جائے۔ مغضوب علیہم سے یہودی یا یہودیوں و نصاریٰ یا تمام کفار مراد ہیں۔ (قرطبی، روح) من اصحاب القبور میں من بیان ہے یا ابتدائی پہلی صورت میں الآخرة سے پہلے ثواب مضاف مقدر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ اے ایمان والو! ایسے کفار سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا تم وغضب نازل ہو چکا ہے اور وہ آخرت کے اجر و ثواب سے بالکل اسی طرح محروم و مایوس ہو چکے ہیں جس طرح وہ کفار جو مر کر قبروں میں پہنچ چکے ہیں اور دوسری صورت میں الکفار وضع مظہر موضع مضمہ کے قبیل سے ہوگا اور مفہوم یہ ہوگا کہ یہ کفار آخرت کی آمد سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح وہ اپنے مرے ہوئے اسلاف کے دربارہ زندہ ہونے سے مایوس ہیں

قد یسئوا من خیر الآخرة وثوابہا....
کما یبیس الذین ہم اصحاب القبور ای
الکفار الموتی..... وکون (من) بیانیۃ
سوی عن مجاہد وابن زید وابن جبروان
وهو اختیار ابن عطیة وجماعة واختار
ابو حبان کونہا لابتداء الغایة والمعنی
ان هؤلاء القوم المعضوب علیہم قد یسئوا
من الآخرة کما یسئوا من موتاهم ان یبعثوا
ویلقوا فی دار الدنیا وهو مروی عن ابن
عباس والحسن وقتادة۔ والہذا لکفار
اولئک القوم (روح ج ۲۸ ص ۸۲)

موضع قرآن میں یہ کہ کسی پر جھوٹا دعویٰ کریں
یا جھوٹی گواہی دیں یا کسی معاملہ میں جھوٹی قسم
کھا جاویں اپنی عقل سے بنا کر اور ایک معنی یہ کہ
بیٹا جناسی اور سے اور لگا ویں کسی اور باپ جناسی
ڈال لیویں اور باپ پر لگا ویں حدیث میں دنیا یا
ہے جو عورت بیٹا لگا فے کسی کا کسی کو تو اس پر
بہشت کی بوجہ ہے ۱۲ منہ رح ف منکروں کو
توقع نہیں کہ قبر سے کوئی اٹھے گا۔ یہ کافر بھی ویسے
ہی نا امید ہیں۔ ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن والیعنی خدا بیتی عالی حکم بعد از
ایمان نیارزند و ثواب نیابند چنانکہ کافران بعد من
بر کفر توقع ثواب ندارند ۱۲۔

۱۲ اعادہ مضمون
توجید ۱۲۔
۱۳ توجید ۱۳۔
۱۴ توجید ۱۴۔

سورة المتحنة میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ کفار سے دوستی کی ممانعت۔ ۲۔ احکام نسا مومنات مہاجرات و نسا مومنین کہ نزل کفار نند ۳۔ شرائط بیعت زنان۔

سُورَةُ الصَّفِّ

سورہ ممتحنہ میں نہایت ہی بلند پایہ مومنین پر زجریں تھیں اب سورہ صف میں ان سے کمتر درجہ کے مومنوں پر زجریں ہوں گی جن سے جہاد کے بارے میں کوئی کوتاہی ہوئی۔

خلاصہ بیان توجید، زجر، ترغیب الی الجہاد، نمونہ از بنی اسرائیل، بشارت فتح۔

تفصیل

سبح لله ما فی السموات۔ الایۃ۔ بیان مسئلہ توجید جس کی خاطر جہاد لازم کیا گیا۔ یا ایہا الذین امنوا۔ تا۔ بنیان مرصوص خطاب اول برائے مومنین بطور زجر۔ تم کہتے تھے ہمیں وہ امور معلوم ہو جائیں جن کو بجالانے سے خدا راضی ہو تو ہم ان کی تعمیل کریں گے۔ اب جب اللہ نے جہاد فرض کر دیا ہے جو رضائے الہی کا ذریعہ ہے تو اس سے کیوں جی چراتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ جو کچھ کہو اس پر عمل نہ کرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کی راہ میں دیوار آہنی بن کر لڑیں۔ واذ قال موسیٰ۔ الایۃ قصہ یہود برائے زجر۔ دیکھو قوم موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ساتھ جہاد کے معاملے میں کجروی اختیار کی تو ان پر غضب کی مہم مار دی گئی۔ تم ان کی مانند نہ بنو۔ واذ قال عیسیٰ۔ تا۔ ولوکسہ المشرکون۔ قصہ عیسیٰ برائے ترغیب الی القتال۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جس آخری نبی کی بشارت دی تھی وہ دلائل و بیانات کے ساتھ آچکا ہے لیکن ان معاندین نے اسے جادو اور افتراء قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ دین حق کو غالب و منصور کرنا چاہتا ہے لہذا ان معاندین کے ساتھ جہاد کرو۔ اللہ تمہیں فتح دے گا۔

یا ایہا الذین امنوا۔ تا۔ و بشرا المؤمنین۔ خطاب ثانی برائے مومنین۔ ترغیب الی القتال عذاب خداوندی سے بچنے کے لئے سب سے اعلیٰ کاروبار یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اللہ تمہیں دشمنوں پر فتح دے گا، تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور دائمی باغوں میں داخل کرے گا۔

یا ایہا الذین امنوا۔ تا۔ فاصبحوا ظہرین۔ خطاب سوم برائے مومنین۔ ترغیب الی القتال۔ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان کا ساتھ دیا اور توجید کی خاطر جہاد کیا تو اللہ نے ان کو دشمن پر فتح دی۔ اسی طرح تم بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرو۔ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ خطاب اول پہلے قسط کے ساتھ متعلق ہے اور خطاب دوم و سوم دوسرے قسط کے ساتھ متعلق ہے۔

سبح لله۔ ابتدا میں مضمون توجید کا اعادہ کیا گیا تاکہ یہ بات ذہن میں رہے کہ جہاد و قتال اسی مسئلہ کی خاطر ہے۔ اس آیت کی تفسیر کسی بار گذر چکی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا۔ خطاب اول برائے مومنین۔ یہ سورہ ممتحنہ میں مذکور مسلمانوں سے کمتر درجہ کے مسلمانوں پر زجر ہے۔ تم کہتے تھے کہ اگر ہمیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جن پر عمل کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے تو ہم ان پر ضرور عمل کریں۔ اب جبکہ تم پر قتال فرض کیا گیا ہے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جو دین و دنیا کی بھلائی کا وسیلہ ہے تو تم اس سے جی چراتے لگے ہو۔ یعنی جو کچھ زبان سے کہتے تھے اب اس پر عمل نہیں کرتے ہو کبر مقتا۔ یہ بات اللہ کے یہاں نہایت مبغوض اور نا پسندیدہ ہے کہ تم جو کچھ کہو اس پر عمل نہ کرو۔ ان اللہ یحب۔ اللہ تعالیٰ تو انکو چاہتا اور پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں آہنی دیوار کی مانند صفت بستہ ہو کر لڑتے ہیں۔ مرصوص سیسہ پلائی دیوار مراد نہایت محکم اور مضبوط ہو المعقود بالوصاص ویراد بہ الملحکم (روح ج ۲۸ ص ۸۴)

واذ قال موسیٰ۔ قصہ اول متعلقہ زجر۔ بنی اسرائیل کی کجروی مشہور ہے وہ اکثر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور نافرمانی کرتے۔ جب انہوں نے ان کو عمالقہ کے ساتھ جہاد کرنیکا حکم دیا تو انہوں نے نہایت ڈھٹائی اور گستاخی سے جواب دیا۔ فاذهب انت وربک فقاتلا انا ہنہنا قعدون۔ فلما زاغوا۔ زاغوا یعنی انہوں نے انحراف اور کجروی پر اصرار کیا۔ اذا غ اللہ۔ اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے پھیر دیا۔ احوال علی الزیغ والا انحراف (روح ج ۲۸ ص ۸۵) صرفہا عن قبول الحق والمیل الی الصواب (مظہر ج ۹ ص ۲۱۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی کجروی اور ان کے عناد سے تنگ آکر فرمایا اے میری قوم! تم میری مخالفت اور نافرمانی کر کے مجھے ایذا کیوں دیتے ہو۔ حالانکہ تم یہ بھی جانتے ہو اور

اللہ کا رسول ہوں۔ اور تمہاری طرف مبعوث ہوا ہوں۔ لیکن ان پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور بدستور کج روی اور مخالفت پر مصر سے تو اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے پھیر کر ان کو ہدایت سے محروم کر دیا اور ان کے دلوں پر مہر غضب ثبت کر دی۔ ایسے فاسق و فاجر لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ یہ قصہ مسلمانوں کو تنبیہ و زجر کے طور پر سنایا گیا کہ دیکھنا تم بنی اسرائیل کا سا رویہ اختیار نہ کرنا ورنہ تمہیں بھی وہی سزا ملے گی اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کے نیچے آ جاؤ گے

۵۰ واذ قال عیسیٰ یہ دوسرا

قصہ ہے اور ترغیب الی القتال سے متعلق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک عظیم الشان رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں جس کا نام نامی احمد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری کے مطابق جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم دلائل و معجزات کے ساتھ آگئے تو مشرکین نے ان کو جادوگر کہہ کر جھٹلادیا۔ ومن اظلم من افتری۔ وہ شخص سب سے بڑا ظالم ہے جسے اسلام کی طرف دعوت ہی جائے جو دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہے تو قبول کرنے کے بجائے وہ پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلا کر اور معجزات کو جادو کہہ کر خدا پر افتراء کرنے لگے۔ جس طرح غیر ثابت چیز کو خدا کے لئے ثابت کرنا افتراء ہے۔ اسی طرح ثابت کی نفی بھی افتراء ہے۔ فان الاف تراء علی اللہ تعالیٰ یعم نفی الثابت واثبات المسفی۔

(روح ج ۸ ص ۸۷)

ایسے ظالم اور بے انصاف لوگوں کو اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو حق و عدل سے حق کا انکار کریں۔ اور حق کو سمجھنے کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

الصف ۶۱

۱۲۵۵

قد سمع اللہ ۲۸

تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۲۰﴾

کرتے بڑی بیزاری کی بات ہے اللہ کے یہاں کہہ دو چیز جو نہ کرو گے

أَنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا

اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قتال باندھ کر

كَاتَمَهُمْ بَيَانَ مَرَّصُونَ ﴿۲۱﴾ وَاذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ

گویا وہ دیواریں ہیں سیدھے پٹائی ہوئی اور جب کہتا ہے موسیٰ نے اپنی قوم کو

يَقَوْمِ لِمَ تَوَدُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

اے قوم میری کیوں ستاتے ہو مجھ کو اور تم کو معلوم ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں

إِلَيْكُمْ فَلِمَا زَاغُوا زَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ط وَاللَّهُ لَا

تہا سے پاس پھر جب وہ پھرتے تو پھر دیکھ لیتے ان کے دل اور اللہ راہ

يَهْدِي لِقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿۲۲﴾ وَاذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ

نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو اور جب کہا ہے عیسیٰ مریم کے بیٹے

مَرْيَمَ ابْنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ

نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہا سے پاس

مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا

یقین کرنا والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے تورات اور خوشخبری سناؤ والا

بِرَسُولٍ بَأْتِي مِنْ بَعْدِي سَمَاءُ أَحْمَدٌ فَلَمَّا جَاءَهُمْ

ایک رسول کی جو آئیگا میرے بعد اس کا نام ہے احمد پھر جب آیا ان کے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۳﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

محل نشانیاں لیکر کہنے لگے یہ جادو ہے مرتج و اور اس سے زیادہ بے انصاف

مَنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى

کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ اور اس کو بلاتے ہیں

منزل

وضوح قرآن و بندے کو دعویٰ کی بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس کے پیچھے مشکل پڑتی ہے ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے ہم اگر جانیں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا کام بہت بھاتا ہے تو وہی اختیار کریں۔ تب یہ آیت اتری اگلی ۱۲ منہ ۲ و یعنی بنی اسرائیل ہر بات میں ضد کرتے اپنے رسول سے آخر مردود ہو گئے ۱۲ منہ ۲ حضرت کا نام دنیا میں محمد اور فرشتوں کے درمیان احمد ہے ۱۲ منہ ۲۔

فتح الرحمن ص ۱ یعنی با خدا عہد کنید و بوفار سائند ۱۲۔

۱۴ یسیدون۔ یہ لوگ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اللہ کے نور (دین حق) کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اس نور اور دین حق کو عروج پر پہنچانا چاہتا ہے اگرچہ کافر اس بات کو ناپسند کریں۔
اسلام کے خلاف مشرکین کے تمام حربوں اور منصوبوں کو پھونکوں سے تعبیر کیا گیا ہے جس طرح سورج کی روشنی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتی اسی طرح مشرکین کی ان تمام تدبیروں سے اسلام نہیں مٹ سکتا۔

قد سمع اللہ ۲۸ ۱۲۵۶ الصفحہ ۶۱

الْإِسْلَامُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰﴾ يَرِيدُونَ

مطلوبہ ہونے کو اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو فٹ چاہتے تھے ہیں

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ

کہ بجھا دیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ کو پوری کر لے اپنی روشنی اور

كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

پڑے برامانیں مسکر وہی ہے جس نے اللہ بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ بیکر

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُطَهِّرَ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ

اور سچا دین کہ اس کو اور ہر کلمے سب دینوں سے اور پڑے برامانیں

الْمُشْرِكُونَ ﴿۱۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى

شُرک کرنے والے اے ایمان والو تم میں بتلاؤں تم کو ایسی

تِجَارَةٍ تُنَجِّبُكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ﴿۱۳﴾ تَوَكَّلُوا بِاللَّهِ

سوداگری جو بچائے تم کو ایک عذاب دردناک سے ایمان لاؤ اللہ پر

وَرَسُولِهِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ

اور اس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور

ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾

اپنی جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

بخشنے گا وہ تمہارے گناہ اور داخل کریگا تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ

ہیں نہریں اور ستھرے گھروں میں بسنے کے باغوں کے اندر ہے

الْفَوْزِ الْعَظِيمِ ﴿۱۵﴾ وَأُخْرَى يُحِبُّونَهَا نَصْرَ مِنَ اللَّهِ

بڑی مراد معنی اور ایک اور چیز جو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے

منزل

۱۴ ہوالذی۔ الہدی یعنی قرآن۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن اور دین حق کے ساتھ اپنے پیغمبر کو بھیجا ہی اس لئے ہے تاکہ اس کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرکین اس کو گوارا نہ کریں اور غیظ و غضب میں جہل بھٹن جائیں۔ جس دین کو اللہ تعالیٰ غالب فرمانے کا فیصلہ کر چکا ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ حاصل یہ کہ بشارت مسیح علیہ السلام کے مطابق خاتم النبیین، صلی اللہ علیہ وسلم آیات بیانات کے ساتھ آچکے ہیں لیکن معاندین اور سکھانے ان کو جا دو کہہ کر جھٹلایا ہے اور اب دین اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں اس لئے ان کے ساتھ جہاد فرض ہے۔ تم ان کے مقابلے میں نکلو۔ اللہ تعالیٰ تم کو فتح وغلبہ عطا فرمائے گا اور اسلام کو سر بلند کرے گا۔

۱۵ یا ایہا الذین امنوا۔ یہ مومنین کو دوسرا

خطاب ہے برائے ترغیب الی القتال۔ مومنو! کیا میں تمہیں ایسا کاروبار بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ وہ یہ ہے کہ تم اللہ کی وحدانیت پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے۔ اس سے اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تم کو جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہ رہی ہوں گی اور صاف ستھرے مکانات ہیں داخل فرمائے گا جو بہشت ہائے جاودانی میں تیار ہیں اور آخرت میں دوزخ سے بچکر ایسے بہشتوں میں داخل ہونا ہی بڑی کامیابی ہے۔

اور ایک اور چیز بھی تمہیں عطا ہو گی۔ جسے تم پسند کرتے ہو یعنی "دنیا میں کفار کے مقابلہ

میں تمہیں اللہ کی طرف سے مدد نصیب ہوگی اور بہت جلد تمہاری فتح ہوگی۔ اس کے بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یہ خوشخبری مومنوں کو سنا دو۔ و آخری سے دنیا میں فتح و نصرت مراد ہے۔ و لكم خلة اخرى سوى ذلك في الدنيا! نصر من الله لكم على اعداءكم و فتح قريب يعجله لكم (طبری ج ۲۸ ص ۹۱)۔

موضح قرآن لہ یہ فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرت کی خبر چھپاتے ہیں ۱۲ مندرج

وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۱۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور فتح جلدی اور خوشی منانے ایمان والوں کو اے ایمان

أَمْوَالِكُمْ أَنْصَارُ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ

دالو تم ہو جاؤ مددگار اللہ کے جیسے کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے

لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ لِحَوَارِيِّيهِمْ

اپنے یاروں کو کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ میں بولے بار

نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَنْتَ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

ہم ہیں مددگار اللہ کے اور پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل سے

وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ

اور منکر ہوا ایک فرقہ پھر قوت دی ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے ان کے

عَدُوِّهِمْ فَاصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۱۴

دشمنوں پر پھر ہو سبے غالب ت

رَبِّكَ الْقَدِيمِ وَهِيَ حَمْدٌ مِّنْ عَشْرَةِ آيَاتٍ وَفِيهَا رُكُوعًا

۱۴ سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ

اللہ کی پاک نام ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہے زمین میں بادشاہ

الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱۵ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي

پاک ذات زبردست حکمتوں والوں کو وہی ہے جس نے سدا اظہار

الْأَمْمَانِ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

ان پر مصلحتوں دلا میں ایک رسول انہی میں کا پڑھ کر سناتا ہے ان کو اسکی آیتیں اور ان کو سنو آیتیں

منزل

۹ یا ایہا الذین آمنوا۔ یہ مومنوں سے تیسرا خطاب ہے اور اس سے بھی جہاد کی ترغیب مقصود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین با اثر اور امراء تھے۔ اللہ نے ان کو ایمان لانے کی توفیق دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت و تائید کا بھی ان کو شرف عطا فرمایا۔ ایمان والوں سے فرمایا جس طرح حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیا اور کافروں کا مقابلہ کیا اسی طرح تم بھی اللہ کے دین کے انصار بن جاؤ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کرو۔ آخر کار اللہ تمہیں ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ کی طرف بلانے اور دعوت توحید کے اعلان و اظہار میں میری مدد کون کرے گا؟

اس پر ان حواریین نے کہا۔ ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار اور دعوت توحید کے لئے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر ہی رہا۔ آخر کار ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی اور وہ غالب فتحیاب ہوئے۔ اس آیت سے مترشح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی مومنوں اور کافروں میں قتال و مقابلہ ہوا ہے لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک یہ رفع عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا واقعہ ہے اسی فتوینا ہم بالحجۃ اوسب السیف وذلك بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام (ابوالسعود ج ۸ ص ۲۰۱) یہ حواریین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص اور اخص الخواص مومنین تھے۔ الحواریو هم صفوة الانبياء الذین خالصوا و اخلصوا فی التصدیق بہم و فی نصرتمہم (کبیر ج ۲ ص ۶۸۵)

مومنوں سے تیسرا خطاب ہے

۱۴

بیان توحید
۱۲
۱۳
صلوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

موضع قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کی ہیں۔ تب ان کا دین نشر ہوا۔ ہمارے حضرت کے پیچھے بھی خلیفوں نے اس سے زیادہ کیا۔

فتح الرحمن واپس در ترویج دین عیسیٰ سعی کردند ۱۲۔ یعنی عرب

سورة الصف میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ سبح لله ما فی السموات۔ الآیہ۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ جمعہ

رابطہ سورۃ جمعہ سے لیکر سورۃ تحریم تک، سورۃ حدید کے مضمون اول یعنی النفاق فی سبیل اللہ کا اعادہ ہے جبکہ سورۃ صفت تک دوسرا مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ مذکور تھا۔ سورۃ صفت کے بعد سورۃ جمعہ بھی تسبیح کے عنوان سے شروع کی گئی ہے۔ کیونکہ اس سورت سے نئے مضمون کی ابتداء ہوتی ہے۔ ان چاروں سورتوں میں مقصودی مضمون ہر سورت کے آخری حصے میں ذکر کیا گیا ہے اور ہر پچھلی سورت پہلی سورت کے مضمون کی تفسیر ہے۔ مثلاً سورۃ جمعہ میں فرمایا فاسعوا الی ذکر اللہ اور سورۃ منافقون وانفقوا مبادرتاً منکم سے اس کی تفسیر کر دی اور تغابن میں اس سے ترقی کر کے فرمایا ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً۔

خلاصہ مسئلہ توحید کا اعادہ۔ توحید پر دلیل وحی اور ضمناً صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان۔ مشرکین کے لئے زجر۔ یہود اور دعوت مباہلہ۔ ترغیب الی النفاق فی الجہاد۔

تفصیل

یسبح للہ ما فی السنوت۔ الایۃ۔ بیان توحید۔ ہوالذی بعث فی الاممین ————— تا ————— واللہ ذو الفضل العظیم ہ توحید پر دلیل وحی اور بیان صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مثل الذین حملوا التوراة۔ الایۃ۔ زجر برائے مشرکین۔ تم یہودیوں کی مانند نہ ہو جاؤ جن کو تورات دی گئی مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ اس گدھے کی مانند ہیں جس پر کتابیں لادی ہوں۔ قتل ینایہا الذین ہادوا ————— تا ————— واللہ علیم بالظلمین ہ یہود کو دعوت مباہلہ قل ان الموت الذی تفرون منه۔ الایۃ۔ ترغیب الی الجہاد۔ ینایہا الذین امنوا ————— تا ————— لعلمکم تفلحون ہ ترغیب الی الذکر والتعلیم۔ نماز جمعہ میں شمولیت کرو اور النفاق فی سبیل اللہ کے احکام سیکھو۔ واذا ساروا فجاہدوا۔ الایۃ۔ ان مؤمنین پر شکوی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت خطبہ چھوڑ کر غلہ خریدنے چلے گئے تھے۔

۱ یسبح للہ الخ مضمون توحید کا اعادہ ہے۔ اس سورت سے چونکہ نئے مضمون یعنی النفاق فی سبیل اللہ کی ابتداء ہوتی ہے اس لئے شروع میں مسئلہ توحید کا اعادہ کیا گیا تاکہ یہ حقیقت ذہن میں رہے کہ النفاق اور جہاد مسئلہ توحید کی خاطر ہیں۔ اس آیت کی تفسیر اور الفاظ کے معنی پہلے گزر چکے ہیں۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کی توحید کا اقرار کرتی اور اسکی تسبیح و تنزیہ بجالاتی ہے۔ یہاں تک کہ جمادات اپنی مخصوص خیالات اور شعور کی بنا پر تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں۔ کل شیء وان کان جماداً فلہ نوع من الحیاة والشعور، فیقر بوا بوحدانیتہ ویسبحہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم (مظہری ج ۹ ص ۲۷۵)

۲ ہوالذی بعث۔ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی ہمارا پیغمبر دعوائی توحید اپنی طرف سے اور اپنے پاس سے پیش نہیں کر رہا بلکہ اللہ نے اسکو مبعوث کیا ہے اور مسئلہ توحید اور اسکی تبلیغ کا حکم وحی کے ذریعے اس پر نازل فرمایا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے وہ کتب سابقہ کے بھی مطابق ہے۔ یہ آیت ضمناً صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی دلیل ہے۔ آپ جو بیان فرماتے ہیں وہ کتب سابقہ کے مطابق ہے ساحر اور مجنون ایسی سچی خبریں دینے سے عاجز ہوتے ہیں جو واقع کے عین مطابق ہوں۔ یہاں مومنوں کے دو فریق مذکور ہیں اعلیٰ اور ادنیٰ۔ یزکیہم میں فرقی اعلیٰ کا ذکر یعنی ان کو عقائد باطلہ خصال قبیحہ اور خبت جاہلیت سے پاک کرتا ہے۔ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ میں فرقی ادنیٰ کا ذکر ہے جیسا کہ دوری جگہ ان دونوں مرتبوں کا ذکر اس طرح فرمایا۔ لعلہ یزکی میں مرتبہ اولیٰ اور یزکی میں مرتبہ ثانیہ کا ذکر ہے۔ فرقی اول کے بارے میں ارشاد ہے اللہ یجتبی الیہ من یشاء اور فرقی ثانی کے بارے میں فرمایا ویهدی الیہ من یشاء۔ ہذا ما افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ :-

۳ واخرین منہم۔ اس میں ان مومنوں کا ذکر ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلیم و تزکیہ حاصل نہیں کیا۔ واخرین، الاممیین پر معطوف ہے۔ کیونکہ آپ بعد والوں کی طرف بھی مبعوث ہیں۔ یا یعلمہم کی ضمیر منصوب پر معطوف ہے۔ کیونکہ تعلیم کا سلسلہ معلّم اول ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لان التعلیم اذا تأسق الی آخر الزمان کان کلمہ مسنداً (۱)

وَيَعْلَمُهَا الْكُتُبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقلندی اور اس سے پہلے وہ

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۲) وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَأْتِيهِمْ

پڑھے ہوئے تھے مرتبہ معلوم میں اور اٹھایا اس رسول کو لے لیکر دوسرے لوگوں کے واسطے بھی لایا کہ جو بھی نہیں سنے پہنچا

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۳) ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

اور وہی ہے زبردست حکمت والا ہے یہ بڑا ہی ہے اللہ کی ہے دیتا ہے جس کو

يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۴) مَثَلُ الَّذِينَ حَمَلُوا

چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے مثال ان لوگوں کی ہے جن پر لاری

التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا

توریت پھر نہ اٹھائی انہوں نے جیسے مثال گدھے کی ہے کہ پیٹھ پر بچھتا ہے کتابیں

بَلَسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا

بڑی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی باتوں کو اور اللہ راہ نہیں

يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۵) قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا

دیتا ہے انصاف لوگوں کو کہ تو کہہ اے یہودی عہد ہونیوالو

إِنْ زَعَمْتُمْ أَنْتُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتَّوْا

اگر تم کو دعویٰ ہے کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگوں کے سوائے تو مناد

الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۶) وَلَا يَتَمَنَّوْنَ أَنْ يَدَّ

اپنے مرنے کو اگر تم سچے ہو اور وہ کبھی نہ منائینگے اپنا مرنے

بِمَا قَدَّمْتُمْ أَبْيَدِيَهُمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۷) قُلْ

ان کاموں کی وجہ سے جو آگے بھیجے ہیں مجھے ہاتھ اور اللہ کو سب معلوم ہیں گنہگار تو کہہ

إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ

موت ہے جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تم سے ضرور ملنے والی ہے پھر

منزل

اولہ الخ (قرطبی ج ۸ ص ۹۳) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اخیرین فعل مقدر یظہر کا مفعول ہے از قبیل علفتها۔ تبنا و ماء و باسدا۔ لیونکہ بعد میں آیواولوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تزکیہ نصیب نہیں ہوا۔ اسی یظہر کتابہ اخیرین ہے۔ ذلک فضل اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اسے سرفراز فرمائے اور اس کے فضل عظیم کے سامنے دنیا کی ہر نعمت حقیر اور کھینچ ہے۔ مثل الذین حملوا۔ یہ یہودیوں کی بد عملی کی تمثیل ہے اور مشرکین کے لئے زجر ہے کہ تم ان یہودیوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہیں

وراث دی تھی مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا

ان کی مثال اس گدھے کی ہے جس کی پیٹھ پر

کتابیں لاد دی جائیں تو اس سے اسے کوئی فائدہ

نہیں پہنچتا۔ اے اہل عرب! تم اس حمار کی مانند

نہ بنو اور اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کا دعویٰ

مان لو۔ تمہارے پاس اللہ کا سچا رسول آیا اور اللہ

کی طرف سے اپنے ساتھ کتاب بھی لایا ہے اس پر

ایمان لے آؤ اور یہودیوں کی طرح بد عملی کی راہ اختیار

کر کے حمار نہ بنو کہ قتل یا لہا الذین

ہادوا۔ یہ یہود کو دعوت مبالغہ ہے تم تمام انبیاء

کی بعثت سے پہلے فخر کیا کرتے تھے اب وہی رسول

آ گیا ہے، تو محض اپنی دیوبی ریاست کے تحفظ

کی خاطر اس پر ایمان نہیں لاتے ہو، اور دعویٰ کرتے

ہو کہ تم ہی حق پر ہو اور تم اللہ کے محبوب اور برگزیدہ

بندے ہو تو آؤ مبالغہ کر لو۔ دونوں فریق ایک نکلے

میدان میں نکل کر ایک دوسرے پر بددعا کریں کہ اللہ

جھوٹے کو ہلاک کرے۔ مگر یہود مبالغہ کے لئے ہرگز

تیار نہ ہوں گے۔ کیونکہ انہیں اپنے کثرت معلوم ہیں،

اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر پیغمبر علیہ السلام کے مقابلہ

میں مبالغہ کے لئے نکلے تو ان میں سے کوئی بھی زندہ

نہیں بچ سکیگا۔ فادعوا بالموت علی الضال

من الضالین ان کنتہ صدقین (ابن کثیر ج

۳ ص ۳۶۴) سورہ بقرہ میں اس سے ملتی جلتی

ایک آیت گزر چکی ہے۔ قل ان کانت لکم الدار

الآخرة۔ الا نیز (بقرہ ع ۱۱) اس آیت کی تفسیر میں

تمنی موت سے مبالغہ کا مراد ہونا خود رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ملاحظہ تفسیر ابن جریر

ج ۲ ص ۲۴۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی بھی

یہی تفسیر کرتے ہیں۔ اسی ادعوا بالموت علی

الضالین

ای الفریقین اکذب (ابن جریر ج ۱ ص ۲۲۵) اسی طرح امام قتادہ رح ابو العالیہ اور ربیع بن انس رح سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔ امام

و ان پڑھے عرب لوگ تھے جن کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی

موضع قرآن نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کے تھا منے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے۔ وگ یہود کے

عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا اللہ کو پہنا لے وگ جسکو معلوم ہوا کہ محمد کو اللہ کے ہاں درجہ ہے اور خطرہ نہیں تو بیشک وہ منیسے خوش ہوا اور نہ ڈرے

فتح الرحمن وای یعنی فارس و سائر عجم ۱۲۔ وای یعنی بردفق آل عمل نہ کر وند ۱۲۔

از قبیل علفتها

یہود را دعوت مبالغہ ۱۲

تفسیر جہاد ۱۲

امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہی تفسیر متعین ہے۔ ثم هذا الذي فسر به ابن عباس الآية هو المتعین وهو والد عاء على اى الفریقین اکذب منهم او من المسلمین على وجه المباشلة ونقله ابن جریر عن قتادة وابی العالیة والربيع بن النضر رحمهم الله تعالى (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲) **۱۲** قل ان الموت الذی۔ یہ آیت ما قبل سے متعلق ہے یعنی جس موت سے تم ڈرتے ہو اور اس سے بچنے کی لئے مباہلہ کی طرف نہیں آتے ہو اس سے تم کبھی بچ نہیں سکتے۔ موت تو بہر حال آئے گی، اس کے بعد تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے جو تمہاری ہر بات کو جانتا ہے

المنفقون ۶۳

۱۲۶۰

قد سمع الله ۲۸

تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تم پھر سے جاؤ گے اس چھپے اور کھلے جانے والے کے پاس پھر بتلا دینا لگو جو تم

تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ

کرتے تھے اے ایمان والو! جب اذان ہو نماز کی

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا

جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو

الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا

خرید و فروخت یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے کہ پھر جب

قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا

تمام ہو چکے نہ نماز تو پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو

مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا لِلَّهِ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُفْلِحُونَ ۝

فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تاکہ تمہارا بھلا ہو سکے

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا لَّانْفُسِهِمْ فَلْيَأْتُوا

اور جب دیکھیں کہ سود بچا یا کچھ تماشا متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور سمجھ کر چھوڑ

قَائِمًا طِفْلًا مَّا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهِو وَمِنَ

جائیں کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تمہارے اور

التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّزَاقِينَ ۝

سوداگری سے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والوں کی

سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ بَدِيَّةٌ وَهِيَ حَدِيثُ عَشْرَةِ آيَاتٍ وَفِيهَا رُكُوعًا

۱۲ سورہ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بشروع اللہ کے نام سے جو بجد ہر بان نہایت رحم والا ہے

۱۱

۱۲

۱۱ یا ایہا الذین آمنوا۔ ترغیب الی الذکر ہے۔ جمعہ کا اجتماع چونکہ سات دنوں میں ایک بار ہوتا تھا اور سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ میں زیادہ اہمیت کے مسائل بیان فرماتے تھے مثلاً جہاد میں شریعت کرنے اور جہاد میں شمولیت کی ترغیب وغیرہ اس لئے ارشاد فرمایا جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو تجارت اور دیگر کاروبار چھوڑ کر خطبہ کی طرف دوڑو اور زیادہ اہمیت کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو تمہاری دینی اور دنیوی بہتری اسی میں ہے و ذرو البیع اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو، سے ایک لطیف اشارہ نکلتا ہے کہ نماز جمعہ اسی جگہ قائم کی جائے جہاں تجارتی کاروبار ہوتا ہو اور ایسی جگہ قصبات یا بڑے شہر ہیں۔ دیہات پر یہ بات صادق نہیں آتی۔ ذکر سے مراد خطبہ ہے یا نماز یا خطبہ مع نماز اکثر مفسرین نے ان تینوں معنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کیا ہے **۱۲** فاذا قضیت۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو بدستور خرید و فروخت اور دیگر کاروبار میں لگ جاؤ اور اپنی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد رکھو۔ اللہ کی یاد کو صرف نماز ہی سے مختص نہ کرو بلکہ ہر وقت اس کو یاد کرتے رہو۔ اللہ کی یاد زبان سے یاد کرنے ہی میں مختص نہیں اگر کوئی شخص اپنے کاروبار میں اللہ کو یاد رکھتا ہے تو وہ بھی ذکر اللہ میں مصروف ہے۔ واذکروا اللہ کثیرا فی مجامع احوالکم ولا تحضوا **۱۱** موضع قرآن بوجہ دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے

ترغیب الی الذکر والتسلیم ۱۲

تجوید بابت

منزل

ایسی بات سے ہم کو منع کیا جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو ہر اذان کا یہ حکم نہیں کیونکہ جماعت پھر بھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہاں ملے گا۔ اللہ کی یاد کہا خطبہ کو ایسے وقت جاوے کہ خطبہ سننے والے یہود کے یہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سارے دن سودا منع تھا اس واسطے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد نہ بھولو۔ ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اسی وقت بنجارا آیا اس کے ساتھ تقارہ بجاتا تھا پہلے سے شہر میں انانج کی کمی تھی لوگ دوڑ کر آسکو پھر اویں نماز کو پھر پڑھ لیکن حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے حضرت نے انہی سے نماز پڑھی یہ اس پر اترا۔

فتح الرحمن مکرر وازدہ شخص کہ حضرت ابو بکر و عمر اذا تجملہ بوندوا اللہ اعلم ۱۲

ذکرہ بالصلوٰۃ الخ (منظری ج ۹ ص ۲۹۸) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا فلاح دارین کا ذریعہ و وسیلہ ہے
 ۱۵ و اذا راوا۔ یہ مومنین پر زجر ہے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں خوراک کی قلت اور نایابی کی وجہ سے لوگوں کو فاقوں کا شکار ہونا پڑا، کیونکہ
 کیونکہ خوراک کی قیمتیں اس قدر چڑھ گئیں کہ عام لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہو گئیں۔ ایک دن آپ جمعہ کا خطبہ فرمائیے تھے کہ اچانک
 ڈھنڈورہ پیٹنے کی آواز سنائی دی جس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی تاجر اشیا خور دنی لے کر مدینہ میں آوارہ ہوا ہے۔ تو بہت سے مسلمان بھی آپ
 کو بحالت خطبہ چھوڑ کر بازار چلے گئے تاکہ وہ ضرورت کی چیزیں خرید لیں۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر وہ نماز ختم ہونے کا انتظار کرتے ہیں تو
 سارا مال بک جائے گا اور وہ اس قحط کے زمانے میں اشیا ضرورت سے محروم رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کا یہ فعل پسند نہ آیا اس
 لئے ان کو بغرض تادیب عتاب فرمایا۔ بارہ مرد اور ایک عورت مسجد میں باقی رہ گئے۔ فرمایا ان کو بتادو کہ اس لہو و لعب اور تجارت کے مقابلہ
 میں پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اجر و ثواب کہیں زیادہ بہتر ہے۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لئے اس کی اطاعت کرو اور
 اس کی خوشنودی تلاش کرو۔ وہ روزی کے وسائل خود مہیا فرمائے گا۔ امام ابو حبان کہتے ہیں کہ خطبہ چھوڑ کر جانے کی ابتداء منافقین کی طرف
 سے ہوئی پھر ان کے بعد بہت سے مسلمان بھی اٹھ کر چلے گئے۔ یہ استماع خطبہ کے وجوب سے پہلے کا واقعہ ہے۔ ان آیتوں کے نزول کے بعد
 ثابت نہیں کہ کوئی صحابی خطبہ چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہو۔ ان آیتوں کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ جو نہی اذان کی آواز کالو
 میں پڑھی ہاتھوں کو کاموں سے روک لیتے اور سب کام چھوڑ کر مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے۔

سُورَةُ جَمْعٍ مِیْلَ آیْتِ تَوْحِیْدٍ

اور

اِسْ كِیْ خُصُوْصِیَّتِ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ الْاٰیۃ۔ نفی شرک پر متم۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

سورہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ خطبہ جمعہ میں حاضر ہو کر انفاق فی سبیل اللہ کے مسائل سنو۔ اب سورہ منافقون میں ان منافقوں کا ربط شکوی کیا گیا جو کہتے تھے پیغمبر کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو اور جو عزت والے ہیں وہ ذلت والوں کو مدینے سے نکال دیں گے نیز مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ خود خرچ کریں اور منافقوں کے محتاج نہ ہوں۔

خلاصہ منافقوں پر زجریں اور شکوے اور ان کے احوال نجیہ کا بیان۔ مومنوں کو زجر کہ تم اپنے بھائیوں پر خود کیوں خرچ نہیں کرتے ہو اور منافقوں کے کیوں محتاج ہوتے ہو۔ تنفیہ مومنین از منافقین۔

تفصیل

اذا جاءك المنافقون۔ الآیۃ۔ منافقوں پر شکوی۔ ان کا دعوائے ایمان محض زبانی ہے اور وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ اتخذوا ایمانہم جنتاً۔ تا۔ فہم لا یفقیہون منافقوں پر زجر اور ان کی خباثت کا بیان۔ وہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے اور اپنے بن کر لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں۔ و اذا رآیتہم تعجبک اجسامہم۔ الآیۃ۔ یہ بھی زجر ہے۔ وہ بظاہر تندرست و توانا اور خیر خواہ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ بدترین دشمن ہیں ان سے بچ کر رہئے۔ و اذا قیل لہم تعالوا۔ الآیتیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ تو بہ کر لو، خدا کا پیغمبر بھی تمہارے لئے استغفار کرے گا۔ تو غرور و استکبار سے سر ملاتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کہو۔

ہم الذین یقولون لا تنفقوا۔ تا۔ لیخرجن الاعتراف منها الاذلی۔ یہی وہ باتیں ہیں جو انہوں نے کہی تھیں اور پھر ان سے صاف مکر گئے تھے جس کی وجہ سے اللہ نے سورت کی ابتداء میں فرمایا واللہ یشہد ان المنافقین لکذبون۔ تہمید کے بعد اصل مقصود کا بیان یعنی منافقین پر دو شکوے ہیں۔ پہلا شکوی یہ ہے کہ منافقین کا خیال ہے کہ یہ مسلمان ہمارے دست نجر ہیں، اگر ہم ان کی مالی امداد بند کر دیں گے تو وہ خود بخود پیغمبر (علیہ السلام) کو چھوڑ دیں گے۔ دوسرا شکوی یہ ہے کہ ان منافقین کی خباثت اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ان کو مدینے سے نکال دیں گے۔

واللہ خزائن السموات والارض۔ واللہ العزیز والرسولہ وللمومنین۔ منافقین کی ان باتوں کا جواب ہے۔ دولت کے خزانے اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اگر منافقین، مومنوں پر خرچ کرنا بند کر دیں، تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو دیگر وسائل سے دولت عطا فرمائے گا۔ اور عزت و ذلت بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے یہاں معزز اس کا رسول اور مومنین ہی ہیں۔

یا ایہا الذین امنوا لاتلہکم اموالکم۔ الی آخر السورۃ۔ مومنوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور ضمناً زجر ہے۔

کہ اذا جاءك المنافقون۔ تا۔ ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین منافقین پر شکوی ہے۔

منافقین کے اعمال نجیہ اور ان کے ناپاک عزائم کو واضح کاف کر کے مسلمانوں کو ان سے متنفر کیا گیا ہے، تاکہ وہ ان سے دور رہیں۔ قالوا نشہد انک لرسول اللہ۔ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے آپ کو اللہ کا سچا رسول مانتے ہیں۔ منافقین کا یہ دعویٰ چونکہ حق و صداقت کے خلاف تھا، کیونکہ وہ صرف زبان ہی سے رسالت کا اقرار کرتے تھے، لیکن ان کے دل ایمان و تصدیق سے خالی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تکذیب فرمائی۔

واللہ یشہد انہم لکذبون کہ اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ منافقین اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ درمیان میں واللہ یعلم انک لرسولہ۔ جملہ معترضہ لایا گیا تاکہ یہ وہم نہ کیا جاسکے کہ لکذبون کا تعلق نفس خیر انک لرسول اللہ سے ہے۔ تو اب معلوم ہو گیا کہ منافقین کو نفس خیر

میں جھوٹا نہیں کہا گیا، بلکہ انہیں ان کے اس دعوے میں جھوٹا کہا گیا ہے کہ ان کا یہ زبانی قول دل کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ فالکذیب راجع الی (شہد) باعتبار الخبر الضمني الذي دل عليه التأكيد وهو دعوى المواطاة في الشهادة ای واللہ یشہد انہم لکاذبون فیما ضمنواہ قولہم (شہد) من دعوى المواطاة وتوافق اللسان والقلب فی هذه الشهادة (روح ج ۲۸ ص ۱۰۸) یا لکذبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اس صفائی میں جھوٹے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ (روح) ظاہر قرآن سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲

ہوتی ہے۔ اتخذا وایمانہم یہ منافقین پر زجر ہے۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ غزوہ مریض میں منافقین نے بھی شرکت کی۔ میں نے عبد اللہ بن ابی ریس منافقین کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے سنا کہ پیغمبر (علیہ السلام) کے ساتھیوں کی مالی امداد کرنا بند کر دو تو وہ بھوکوں مرتے خود بخود اسے چھوڑ کر اس سے الگ ہو جائیں گے اور جب ہم مدینہ میں واپس جائیں گے (عیاذ باللہ) ان ذلیلوں کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے۔ میں چونکہ چھوٹا تھا اس لئے براہ راست حضور علیہ السلام کی خدمت میں حقیقت حال واضح کرنے کے بجائے اپنے چچا کو صورت حال سے آگاہ کر دیا جنہوں نے سارا ماجرا حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے مجھے طلب فرمایا اور عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بھی بلا بھیجا۔ منافقین صاف مکر کر اور قسمیں کھا کھا کر حضور علیہ السلام کو اپنی سچائی کا یقین دلایا، چنانچہ آپ نے مجھے جھٹلایا اور انکو سچا سمجھ لیا۔ اس سے مجھے شدید صدمہ ہوا۔ آخر اللہ نے اس سورت کی ابتدائی آیتیں نازل فرما کر منافقین کی خباثت اور کذب بیانی ظاہر فرمادی۔ یہ بھی دلیل ہے کہ لکذبون کا دوسرا مفہوم راجح اور صحیح ہے۔ جنتہ ڈھال۔ انہوں نے جھوٹی قسموں کو دنیوی سزا سے بچنے کیلئے ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو دین اسلام اور توحید کو روکتے ہیں۔ ان کا یہ کردار نہایت بُرا ہے۔ ذلک باقہم۔ یہ اس لئے کہ زبان سے تو انہوں نے ایمان کا اقرار کیا، لیکن دل میں کفر رکھا جو آخر ان کے کردار و گفتار سے ظاہر ہو کر رہا۔ تو اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ان کو ایمان خالص کی توفیق اور حقیقت ایمان کے فہم سے محروم کر دیا

۱۲۶۳ المنفقون ۶۳

وقف لازم

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲

اذا جاءك المنفقون قالوا انشهد انك لرسول لله
والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنفقين
كذبون اتخذوا ايمانهم جنة فصدوا عن
سبيل لله انهم ساء ما كانوا يعملون ذلك باقهم
امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون
واذا ارايتهم تعجبك اجسامهم وان يقولوا سماع
لقولهم كانوا خشب مسندة يطحسون كل
صبيحة عليهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله
ان يوفكون واذا قيل لهم تعالوا يستغفركم
رسول الله لو وارعوا وسلموا ايتهم يصدون و
هم مستكبرون ساء عليهم استغفرت لهم
منزل

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱</

ختب مسندة یہ کلام متآلف ہے اور اس میں منافقین کے ایمان سے خالی ہونے کا بیان ہے جس طرح بیکار لکڑی دیوار کے ساتھ کھڑی کر دی جاتی ہے جو نہ ستون ہونے شہتیر نہ کڑی الغرض فائدے سے خالی ہو اسی طرح یہ منافقین جو آپ کی مجلسوں میں دیواروں سے تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں محض بیکار اور ایمان سے خالی ہیں شبہو فی جلوسہم مجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستندین فیہا وما ہم الا اجرام خالیة عن الایمان والخیر

یخشب منصوبہ مسندة الی الحائط فی کونہم اشباہا خالیة عن الفائدة الخ (روح ج ۸ ص ۱۱۱) ۱۲

قد سمح اللہ ۲۸

۱۲۶۳ المنفقون ۶۳

أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا

یا نہ معافی چاہے ہرگز نہ معاف کرے گا انکو اللہ بے شک اللہ راہ

يَهْدِي لِقَوْمٍ فَاسِقِينَ ① هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ

نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو وہی ہیں جو کہتے ہیں

لَا تُنْفِقُوا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا

مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں

وَاللَّهُ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ

اور اللہ کے نام خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافق

لَا يَفْقَهُوْنَ ② يَقُولُونَ لِنُبْنِئَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

نہیں سمجھتے کہتے ہیں اللہ البتہ اگر ہم بھگتے مدینہ کو

لَيُخْرِجَنَّ اِلَّا عَرَضًا مِّنْهَا اِلَّا ذَلَّ ③ وَاللَّهُ الْعَزِيْزُ الرَّسُوْلُ

تو نکال دیگا جس کا زور ہے وہاں سے کمزور لوگوں کو اور زور تو اللہ کا ہے اور اسے رسال

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْمُرُوْنَ ④ يَا أَيُّهَا

اور ایمان والوں کا لیکن منافق نہیں جانتے و اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلٰهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنِ

ایمان والو اللہ غافل نہ کر دیں تمکو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ

ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑤

یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے ہیں

وَاَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّآتِيَ اَحَدَكُمْ

اور خرچ کرو اللہ کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپہنچے تم میں کسی کو

الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اٰخِرَتِيْ اِلَىٰ اَجَلٍ قَرِيْبٍ

موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک معمولی سی مدت

منزل

چور ہے اور وہ اپنی خیانتوں کو خوب جانتے ہیں اسلئے ہر وقت خوفزدہ اور ہراساں رہتے ہیں اور جب بھی کوئی آواز سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہماری خیر نہیں اور یہ ہماری ہی موت کا پیغام اور ہمارے ہی خلاف کوئی اعلان ہے یہ ملعون آپ کے سب سے بڑے دشمن ہیں ان سے بچئے اور ان کی چالوں سے خبردار رہئے وہ کس طرح حق سے کفر و ضلال کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔ ۱۲

۱۲ و اذا قتل لہم۔ یہ بھی منافقین پر زجر ہے۔ جب منافقین کی تکذیب نازل ہوئی تو تمام مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو ملامت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کرنے کا مشورہ دیا، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا تا کہ وہ سچے دل کر ایمان لے آئیں اور نفاق سے توبہ کر لیں تو آپ ان کے لئے اللہ سے استغفار کریں اور ان کے لئے معافی کی درخواست کریں۔ تو انہوں نے کمال بے اعتنائی سے کبر و غرور کے ساتھ اس سے اعراض کیا اور خدمت عالیہ میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا ۱۳

۱۳ یہ منافقین، نفاق اور ضد و عناد کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں، اس لئے ان کے دلوں پر مہر جباریت ثبت ہو چکی ہے اور ان سے توبہ کرنے اور راہ راست پر آئیگی توفیق سلب کر لی گئی ہے، اس لئے آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں، اللہ انہیں ہرگز نہ معاف نہیں فرمائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے نفاق و فجار کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو راہ راست پر نہ آنا چاہیں ۱۴

۱۴ ہم الذین۔ تمہید کے بعد اصل مقصود کا بیان ہے اور یہ پہلا شکوی ہے۔ منافقین جن باتوں سے انکار کر رہے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہی ہیں بے شک انہوں ہی نے وہ باتیں کہی ہیں لیکن اب جھوٹ بول رہے ہیں۔ انہوں نے ہی کہا تھا کہ جو لوگ پیغمبر علیہ السلام کے ارد گرد جمع ہوتے ہیں ہم ہی ان کو کھلاتے پلاتے ہیں اس لئے ان پر خرچ کرنا چھوڑ دو تا کہ وہ

۱۲ شکوی اول بہ منافقین

۱۳ شکوی دوم

۱۴ حباب

۱۵ تنبیہ نفاق و زنجب

۱۵ موضع قرآن نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیوں کرتے ایک نے کہا تمہیں خبر گیری کرتے ہو تو لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے ہیں خبر گیری چھوڑ دو آپ ہی متفرق ہو جاؤں ایک نے کہا ایک سفر سے ہم مدینے پہنچیں تو جس کا اس شہر میں زور ہے چاہیے بے قدروں کو نکال دے۔ ایک صحابی نے یہ باتیں سنیں حضرت پاس نقل کیں، حضرت نے بلا کر پوچھا تو قسمیں کھا گئے کہ اس نے ہماری دشمنی سے جھوٹ کہا اللہ نے یہ نازل کیا۔

فتح الرحمن یعنی بر فقراء مہاجرین ۱۲۔ یعنی تو انکار اہل نفاق فقرائے مسلمین را ۱۲۔

سورۃ تغابن

ربط | سورۃ منافقون میں فرمایا ہماری دی ہوئی دولت میں سے جہاد وغیرہ میں خرچ کرو۔ سورۃ تغابن میں بطور ترقی فرمایا چلو مان لیتے ہیں یہ دولت تمہاری ہی سہی لیکن تم اللہ کو قرض دہو اور اسکی راہ میں خرچ کرو، وہ تمہیں اس کا کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

خلاصہ | مسئلہ توحید کا اعادہ، توحید پر عقلی دلیل، تخریفات دنیوی و اخروی، دعوائی توحید جس کی خاطر انفاق اور جہاد کا حکم دیا گیا۔ بیان انفاق علی سبیل الترقی۔

تفصیل

بِسْمِ اللّٰهِ - الایۃ - دعوائی توحید کا اعادہ، تاکہ اصل مقصود سے غفلت نہ ہونے پائے اور یہ بات ذہن میں رہے کہ انفاق اسی مسئلہ کی خاطر ہے۔ هو الذی خلقکم تا - واللہ علیہ بذات الصدورہ توحید پر عقلی دلیل۔ اللہ تعالیٰ کو شریک سے پاک سمجھو، کیونکہ سب کا خالق و مالک اور سب کچھ جاننے والا وہی ہے فمنکم کافر و منکم مؤمن یہ ضمنا شکوی ہے۔ المریاتکم نبوا الذین کفروا تا - واللہ غنی حمیدہ تخریفات دنیوی و اخروی۔ کیا تمہیں پہلے مشرکین کا حال معلوم نہیں کہ کفر و انکار اور شرک کی ان کو کیا سزا ملی؟ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا تخریفات اخروی و شکوی۔ فاصنوا باللہ و رسولہ ترغیب الی الایمان یوم یجمعکم تخریفات اخروی۔ ومن یؤمن باللہ بشارت اخرویہ۔ والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا تخریفات اخروی اللہ لا اله الا هو دعوائی توحید کا ذکر جس کی خاطر انفاق اور جہاد کا حکم دیا گیا یا ایہا الذین امنوا ان من ازواجکم اصلاح احوال اور نظم و نسق قائم رکھنے کا حکم ان تفرضوا اللہ الخ آخر میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب باسلوب بدیع۔

۱ | بِسْمِ اللّٰهِ - مقصود اصلی مسئلہ توحید کا اعادہ کیا گیا تاکہ قارئین اس سے غافل نہ ہو جائیں اور سمجھ لیں کہ قتال اور انفاق فی القتال اسی مسئلہ کی خاطر ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اپنے حال کے مناسب اللہ کی تنزیہ و تقدیس میں مصروف ہے اور اس کے ہر شریک سے پاک ہونے کی مقرر و معین ہے۔ لہذا الملک و لہ الحمد کیوں نہ ہو؟ ساری کائنات میں اسی کا تصرف و اختیار نافذ ہے اس کے علاوہ تمام صفات کا سازی بھی اسی کے ساتھ مقوم ہیں اور ہر چیز پر قدرت اور دسترس بھی اسی کو حاصل ہے۔ لہذا اس کائنات میں صرف وہی معبود برحق اور وہی کار ساز ہے اور کوئی نہیں۔ لہذا الملک و لہ الحمد میں چونکہ حصر ہے، اس لئے وہو علی کل شیء قدیر میں حصر ہوگا، کیونکہ جب کلام کے ایک جزو میں حصر ہو تو اس کے باقی اجزا میں بھی حصر کا مفہوم ملحوظ ہوگا۔

۲ | هو الذی خلقکم۔ توحید پر عقلی دلیل ہے۔ پہلے بیان سے معلوم ہو گیا کہ ساری کائنات میں منتصرف و کار ساز اور قادر علی الاطلاق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہاں بیان ہوگا کہ ساری کائنات کا پیدا کرنے والا اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو جاننے والا بھی وہی ہے۔ اسی لئے وہی سب کا کار ساز ہے۔ فمنکم کافر و منکم مؤمن یہ درمیان میں ضمنا شکوی ہے۔ تم سب کو اللہ نے پیدا فرمایا، اس لئے چاہیے تو یہ تھا کہ تم سب اس کے فرمانبردار اور شکر گزار بندے بن جاتے مگر تم میں سے کچھ لوگ کافر بھی نکلے کہ اللہ کی توحید اور اس کے رسولوں کا انکار کیا اور اس کے احکام سے بغاوت کی لیکن وہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے اس لئے تمہیں ان عملوں کی پوری پوری سزا ملے گی۔

۳ | خلق السنون۔ اس ساری کائنات کو اس نے اظہار حق کیلئے پیدا فرمایا ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اسکی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔ وصورکم فاحسن صورکم۔ منجملہ صنایع قدرت و بدائع صنعت خود تمہاری پیدائش اور تمہاری صورت سازی ہے کہ اس نے تمام مخلوقاً میں تمہیں سب سے زیادہ حسن و جمال عطا فرمایا اور ظاہری جمال و کمال کے ساتھ ساتھ تمہارے باطن کی تکمیل و تحسین کے لئے دستور ہدایت نازل فرمایا۔ چونکہ تم سب آخر کار اللہ کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے، اس لئے توحید اور دیگر احکام خداوندی سے سرتابی کر کے اپنے باطن کو نہ بگاڑو تاکہ عذاب جہنم سے تمہارا ظاہری حسن و جمال بھی نہ بگڑ جائے۔ (والیہ المصیر) فاحسنوا سوا ترکہ حتی لا تمسخ بالعذاب ظواہرکم (بیضاوی ج ۲ ص ۱۳۶۹)

۴ | یعلم ما فی السنون۔ جس طرح خالق و منتصرف اور قادر و مختار وہی ہے، اسی طرح عالم الغیب بھی وہی ہے لہذا وہی سب کا حاجت روا اور کار ساز ہے۔ وہ زمین و آسمان کی ہر چیز تمہارے ظاہری اور باطنی اقوال و افعال اور تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔

۵ | المریاتکم۔ یہ تخریفات دنیوی و اخروی ہے۔ خطاب مشرکین سے ہے۔ کیا تمہیں ان کافر قوموں کا حال معلوم نہیں جو تم سے پہلے گزریے ہیں؟

انہوں نے توحید کا انکار کیا اور خدا سے بغاوت کی، تو ان کو دنیا ہی میں انواع و اقسام عذاب سے تباہ کر کے کفر و شرک اور انکار و جحود کا مزہ چکھا دیا گیا۔ اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے ذلک بانہ کانت تائیمہم۔ دنیا اور آخرت میں وہ اس سزا کے مستحق کیوں ہوتے؟ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر دلائل و براہین لیجئے اور ہر اسلوب و انداز سے مسئلہ توحید کو ان پر واضح کیا، مگر انھوں نے ان کی ایک نہ مانی اور کہنے لگے کیا بشر ہمارے ہاڈی بن کر آئے ہیں؟ اس لئے انہوں نے ازراہ عناد ان کا انکار کیا اور ان سے منہ موڑا، تو اللہ نے بھی انکی کوئی پرواہ نہ کی، کیونکہ وہ تو ہر خوبی کا مالک اور بے نیاز ہے، اسے ان کے ایمان

اسلام کی کوئی ضرورت نہیں فقالتوا البشریہد ونا ہر قوم کے مشرکین نے اس پر تعجب کیا ہے کہ بشر ہو اور پھر ہادی و رسول بن کر آئے۔ انکروا و تعجبوا من کون البشریہد ونا من اللہ ہدایۃ الیہ (منظری ج ۹ ص ۳۱۲) ان کے نزدیک بشریت اور نبوت میں تضاد ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پیغمبروں کو بشر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گئے جیسا کہ بعض غالی قسم کے اہل بدعت بیان کرتے ہیں **۷** زعم الذین کفروا۔ یہ مشرکین مگر کے لئے تخویف اخروی اور ان پر شکوی ہے۔ ان مشرکین کا خیال ہے۔ جو سراسر باطل ہے کہ انہیں موت کے بعد دوبارہ ہرگز زندہ نہیں کیا جائے گا۔ قتل بلی و ربی۔ یہ ان کے زعم باطل کا جواب ہے۔ فرمایا آپ ان سے فرمادیں کیوں نہیں تمہیں یقیناً دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اور تمہیں تمہاٹے تمام اعمال سے آگاہ کیا جائے گا۔ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا اور سب کے اعمال کا مکمل ریکارڈ محفوظ رکھنا اللہ تعالیٰ کے لئے نہایت آسان ہے **۸** فامنوا باللہ۔ یہ گذشتہ بیان پر متفرع ہے۔ جب دلائل و اضمحہ اور براہین قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ ساری کائنات میں متصرف و مختار اور سب کا کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے نیز معلوم ہو گیا کہ توحید کا انکار کرنے والوں کا دنیا میں بھی بدترین حشر ہو گا اور آخرت میں بھی، لہذا تم اللہ کی وحدانیت پر اور اس کے رسول علیہ السلام پر ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور جو کفر و شرک اور جاہلیت کے اندھیروں میں سرایا نور ہدایت ہے اگر یہ خطاب مومنوں سے ہے، تو مطلب یہ ہو گا کہ ایمان پر قائم رہو۔ اور اللہ کے احکام کی پوری پوری اطاعت کرو **۹** یوم یجمعکم

الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرہم ولہم عذاب الیم **۷** ذلک بانہ کانت تائیمہم

ان لوگوں کی جو مکر ہو چکے ہیں پہلے پھر انہوں نے کبھی سزا اپنے کام کی اور انکو

عذاب دردناک ہے یہ اس لئے کہ لاتے تھے ان کے پاس ان کے رسول

بالبینت فقالوا البشریہد ونا فکفروا وتولوا

نشانیوں پھر کہتے کیا آدمی ہم کو راہ سمجھائینگے پھر منکر ہوتے اور منہ موڑ لیا

واستغنی اللہ واللہ عنی حمید **۷** زعم الذین

اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پروا ہے سب تعریفوں والا دعویٰ نہ کرتے ہیں

کفروا ان لکن یبعثوا قل بلی ورنی لتبعن ثم

منکر کہ ہرگز انکو کوئی نہ اٹھائے گا تو کہہ کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی کہ میں اٹھائے گا پھر

لتتبون بما عملتم وذلک علی اللہ یسیر **۸** فانوا

تم کو جتنا ہے جو کچھ تم نے کیا اور یہ اللہ پر آسان ہے سو ایسا نہ

باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا واللہ بما

اللہ پر ہے اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ کو تمہاٹے

تعملون خبیر **۹** یوم یجمعکم لیوم اجمع ذلک

سب کاموں کی خبر ہے جس دن تم کو اکٹھا کریگا جمع ہونے کے دن وہ

یوم التغابن ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا

دن ہے ہرجیت کا اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کام بھلا

یکفر عنہ سیاتہ ویدخلہ جنت تجری من

اتار دیگا اس پر سے اُس کی برائیاں اور داخل کریگا اسکو باغوں میں جن کے پتے بہتی

تحتها الا نہر خلدین فیہا ابداء ذلک الفوز

ہیں ندیاں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی

منزل

ظرف لتنبون سے متعلق ہے (روح) یا اس کا متعلق محذوف ہے اسی ینتغابنون بقربہ ذلک یوم التغابن قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یعنی اس دن تم خالصے میں رہو گے اور افسوس کرو گے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کی۔ ومن یؤمن باللہ یعمل صالحین کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ فرمایا جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں، اللہ انکے گناہ معاف فرمائے گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائیں۔ والذین کفروا و

فتح الرحمن دا یعنی قرآن ۱۲

کذب و بائیتنا۔ یہ تخریفات اخروی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، جو نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ **ما اصاب من مصیبة**۔ مسلمانوں کے لئے تسکین ہے۔ اگر کفار و مشرکین کے ہاتھوں تمہیں تکلیفیں پہنچیں تو اس سے گھبرانا نہیں، یہ سب بطور آزمائش اللہ کی جانب سے ہے اس لئے اللہ پر بھروسہ کرو اور ایمان پر ثبات قدم رہو، اللہ تمہارے دلوں میں عزم و ثبات کا جذبہ پیدا فرمائے گا اور تمہیں مصائب و آلام پر صبر کرنے کی توفیق دے گا وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور مومنوں کے دلوں کا حال اس پر پوشیدہ نہیں۔ اس لئے مصیبت کے وقت ان کے دلوں کو تقویت پہنچاتا اور برداشت کی طاقت عطا فرماتا ہے، مومن پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ اسے من جانب اللہ سمجھ کر سہم تسلیم کر دیتا اور رضا برضا ہو جاتا ہے (یہد قلبہ) عند اصابتها للصبر والاسترجاع علی ما قیل وعن علقمة للعلم بانها من عند الله تعالى فيسلم لامر الله تعالى ويرضى بها (روح ج ۲۸ ص ۱۲۴) **واطيعوا الله**۔ ترغیب الی الاطاعة ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو اس سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کچھ نقصان نہیں، کیونکہ آپ کے ذمہ تو ہے تبلیغ جس کا آپ نے حق ادا کر دیا بلکہ اس سے تم اپنے دین و دنیا ہی کا نقصان کرو گے **لا اله الا الله**۔ اصل مقصود دعوائی توحید کا اعادہ ہے جسکی خاطر انفاق اور جہاد کے احکام نازل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ اور کارساز نہیں اس لئے مومنوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے، مصائب و بلیات میں اسی سے مدد کی امید رکھنا اور مدد کے لئے صرف اسی کو پکارنا چاہیے یہاں تک مضمون توحید کا بیان تھا **۱۳** یا ایہا الذین امنوا امنوا۔ مسئلہ توحید کی تفصیل کے بعد مسلمانوں کو جماعتی نظم و نسق قائم رکھنے اور باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین فرمائی تاکہ وہ دنیا کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اولاد اور بیویوں کے دشمن ہونے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حقیقت ہی میں تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہاری دشمن ہے اس لئے ان سے ہوشیار رہو۔ بعض بیویاں یا اولاد کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے لئے انسان محرمات و معاصی کے ارتکاب پر مجبور ہو جاتا ہے

قد سمع الله ۲۸
۱۲۶۸
التغابن ۶۴

العظیم ۱ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ
مَراد ملتی اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایں انہوں نے ہماری آیتیں وہ لوگ
أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَيَسَّسَ الْمُبْصِرِينَ ۱۰ مَا
یہ دوزخ والے رہا کریں اسی میں اور بُری جگہ جا پہنچے نہ ہیں
أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ
پہنچتی نہ کوئی تکلیف بدون حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لائے
بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۱ وَأَطِيعُوا
اللہ پر وہ راہ بتلائے سکے دل کو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے اور حکم مانو
اللَّهُ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى
اللہ کا اللہ اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منوڑو تو ہمارے رسول کا
رَسُولِنَا الْمُبِينِ ۱۲ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
یہی کام ہے پہنچا دینا کھول کر اللہ کے سوائے کسی بندگی نہیں اور
عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۱۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اللہ پر چاہیے بھروسہ کریں ایمان والے اے اللہ ایمان
آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ
والو تمہاری بعض جوڑوئیں اور اولاد دشمن ہیں تمہارے
فَاخْذِرُوهُمْ وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا
سو ان سے بچتے رہو نہ اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخشو
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۴ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ
تو اللہ ہے بخشنے والا مہربان تمہارے مال اللہ اور تمہاری اولاد
فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَكَ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۱۵ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا
پہنچیں جانچنے کو اور اللہ جو ہے اس کے پاس بڑا ثواب بڑا سو ڈرو اللہ سے

تخریفات اخروی
۱۲۶
التغابن ۶۴

تخریفات اخروی
۱۲۶
التغابن ۶۴

منزل ۷

وقد يحملونهم على السعي في اكتساب المحرام وارتكاب الآثام لمنفعة أنفسهم (روح ج ۲۸ ص ۱۲۶) دوسرا مطلب یہ ہے کہ اولاد دن ہر جیت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت میں ایک دوزخ میں بہشت والوں نے اپنے گھر لئے اور دوزخیوں نے بھی دوزخی موضع قرآن ہائے بہشتی جیتے۔ ک یعنی آدمی جو رو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے اور بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی چاہیے کہ سلوک ان سے نیک ہی رکھے اور آپ بچتا ہے۔

فتح الرحمن ۱۲ یعنی از انکہ بر سخل عمل کند ۱۲۔

اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ

جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے سچے کو

وَمَنْ يُوقِ شَرَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۱﴾

اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سروہ نول وہی مراد کو پہنچے

إِنْ تَقْرَضُوا لِلَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ

اگر قرض دو وہ اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا وہ دو ٹا کرے تمکو اور تم کو

لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۲﴾ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

بخشے اور اللہ قدر دان ہے تحمل والا جاننے والا پوشیدہ بات اور ظاہر کا

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾

زبردست حکمت والا

سُورَةُ الطَّلَاقِ نِسْتَبْرِي وَهُوَ اثْنَا عَشْرَةَ آيَاتٍ فِيهَا رُكُوعَانِ

۱۲ سورہ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ

اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو تو ان کو طلاق دو

لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ

انکی عدت پر دیا اور گنتے رہو عدت کو اور ڈرو اللہ سے جو رب تمہارا

لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ

مت نکالو ان کو سے ان کے گھروں سے اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو

يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

کریں صریح بے حیائی اور یہ حدیں ہیں باندھی ہوئی اللہ کی اور

منزل

وازدواج بعض دفعہ دوسروں سے دشمنی کا باعث بن جاتے ہیں مثلاً کسی مسلمان بھائی نے مہتابے اہل و عیال کے بارے میں گستاخی کر ڈالی، ان کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کر لئے تو اس سے ہر سر پیکار نہ ہو جاوے بلکہ درگزر کرو اور معافی دیدو۔ قالہ الشیخ زعمہ اللہ تعالیٰ۔ ان تعفوا یعنی مقابلہ نہ کرو۔ و تصفحوا زبانی سرزنش سے بھی اعراض کرو اور اغماض سے کام لو۔ و تغفروا دل سے بھی درگزر کرو اور کدورت نہ رکھو۔ اگر تم مسلمان بھائیوں کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا اور درگزر فرمائے گا **کالم** انما اموالکم۔ یہ مال و اولاد تو آزمائش کے لئے ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون انکی محبت کو مال

اولاد کی محبت پر ترجیح دے گا اللہ کے یہاں اس کیلئے بڑا اجر و ثواب ہے۔ فاتقوا اللہ ما استطعتم لہذا جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اس کے احکام بغور سنو اور ان کو بجالاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ خیرا یا فعل ناقص مقدر کی خبر ہے یا فعل امر مقدر کا مفعول ہے یا مصدر محذوف کی صفت ہے۔ اسی یکن خیرا۔ او قصدوا خیرا۔ او انفقوا النفاق خیرا (روح، بیضاوی) ومن یوق شمر نفسه اور جو لوگ اللہ کی توفیق سے بخل اور کنجوسی کی بیماری سے بچا لئے گئے اور جنہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کر سکی توفیق مل گئی، دنیا اور آخرت میں ایسے ہی لوگ کامیاب اور فائز المرام ہوتے ہیں **۱۱** ان تفرضوا اللہ۔ آخر میں النفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے اور سورہ منافقون میں امر النفاق سے بطور ترقی فرمایا کہ تم اللہ کو قرض دیدو وہ تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہو مال ضائع نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ مال تم اس ذات بابرکات کو دو گے جو قدر شناس اور تصویر سی قربانی کا زیادہ بدلہ دینے والی ہے یعنی الجزیل بمقابلہ النذر۔ القلیل (روح) **۱۲** عالم الغیب۔ وہ عالم غیب و شہادت ہے، اس سے کوئی چیز مخفی نہیں، وہ دلوں کے اخلاص کو بخوبی جانتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس کے اخلاص کے مطابق اس کے عمل کی جزا دے گا وہ قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا مالک ہے کوئی چیز اسکی قدرت سے باہر نہیں اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

ترغیب النفاق
سبیل اللہ ۱۱

۱۱

۲ طلاق کے بعد
عدت اور دیگر احکام
کا بیان ۱۲

فتح الرحمن ہدایت ہے کہ مساس نہ کر رہے،
فتح الرحمن باشیہ ۱۲

سورہ تغابن میں آیات توجید

- ۱۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض۔ الایۃ نفی شرک ہر قسم۔
- ۲۔ خلق السموات والارض بالحق۔ تا۔ واللہ علیہم بذات الصدورہ نفی شرک فی التصرف۔
- ۳۔ اللہ لا الہ الا هو۔ نفی شرک ہر قسم۔

سُورَةُ طَلَّاقِ

اس سورت کا تعلق سورہ تغابن کے آخری حصہ کے ساتھ ہے۔ وہاں مومنوں کے لئے امور انتظامیہ بیان کئے گئے تھے، تاکہ وہ اپنے جماعتی ربط و نسق کو درست کر کے کافروں کا بخوبی مقابلہ کر سکیں۔ اس کے بعد سورہ الطلاق میں خانگی امور انتظامیہ ذکر کئے گئے تاکہ گھروں کا انتظام درست ہو جائے اور خانگی تنازعات باہم عداوت اور مخالفت کا باعث نہ بن جائیں۔

خلاصہ | طلاق، عدت، نفقہ اور مسکنی کے مسائل، تحویف دنیوی، بشارت، توحید پر عقلی دلیل۔

تفصیل

یٰٰیہٰ النبی اذا طلقتم النساء ————— تا ————— قد جعل اللہ لکل شیء قدراً ۱۰ طلاق کے بعد وجوب عدت کا بیان، معتدہ کو گھر سے نکالنے کی ممانعت، طلاق کے بعد مطلقہ کو اچھے طریقے سے دوبارہ اپنے پاس رکھنے یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینے کا بیان یعنی کسی حال میں عورت کو تنگ کرنا مقصود نہ ہو۔ والیٰ یسئن من الم حیض الایۃ۔ آئسہ، صغیرہ اور حاملہ کی عدت کی تفصیل۔ اسکنوہن من حیث سکنتن معتدہ کیلئے مسکنی اور حاملہ اور مرضعہ کے نفقہ کا بیان۔ وکائین من قریۃ عدت عن امرہا تحویف دنیوی۔ سورت کا یہ حصہ، سورہ تغابن کے پہلے حصہ سے متعلق ہے۔ ومن یومن باللہ۔ الایۃ مومنین کے لئے بشارت اخروی۔ اللہ الذی خلق سبع سموات۔ الایۃ توحید پر دلیل عقلی۔ اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق ہے، وہی قادر مطلق عالم الغیب اور کاد ساز ہے، اور کوئی نہیں۔

۱۱ یٰٰیہٰ النبی مطلقہ کے لئے عدت کا اثبات۔ نذر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختص کیا گیا، لیکن حکم کا خطاب ساری امت سے فرمایا کیونکہ آپ امت کے امام ہیں یا اصل عبارت اس طرح ہے۔ یٰٰیہٰ النبی قتل لا متک اذا طلقتمہ الایۃ۔ (روح) حنفیہ اور شافعیہ کا اس پر تو اتفاق ہے کہ طلاق طہ کی حالت میں دینی چاہئے، البتہ اس میں ان کا اختلاف ہے کہ عدت کا شمار حیض سے ہوگا یا طہ سے۔ حنفیہ کے نزدیک عدت تین حیض ہے اور شافعیہ کے نزدیک تین طہ۔ اسی اختلاف کی بنا پر بعد تہن میں لام کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک لام توقیت کے لئے ہے اسی فی وقت عدتہن اور حنفیہ کے نزدیک لام بمعنی قبل ہے۔ اسی قبل عدتہن لیکن حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ لام عاقبت کا ہے جیسا کہ، لیکون لہم عدوا وحزنا میں ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ جب تم ان کو طلاق دیدو تو طلاق عدت سے ملا بس ہو، یعنی انکو گھروں سے نہ نکالو، بلکہ عدت گزارنے کے لئے ان کو بھٹاؤ۔ اور عدت کو باقاعدہ شمار کرو اور اس کی مدت پوری کرو۔ اور خدا سے ڈرو اور اپنے طرز عمل سے معتدہ کو ضرر نہ پہنچاؤ۔

۱۲ لا تخرجوہن۔ عدت گزارنے والی عورتوں کو گھروں سے نکالنے کی ممانعت فرمائی، البتہ اگر وہ اپنی مرضی سے خود بخود نکل جائیں تو تم پر کوئی الزام نہیں۔ فاحشۃ مبینۃ سے معتدات کا خود بخود گھروں سے نکل جانا مراد ہے۔ ہی نفس الخروج قبل انقضاء العدة (روح ج ۲۸ ص ۱۳۳) یہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی، سدیی، ابن السائب، نخعی اور امام ابوحنیفہ رضی سے منقول ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حد ہے جو اس نے اپنے بندوں کیلئے مقرر کی ہیں، جو شخص انکو توڑتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ لا تدری لعل اللہ۔ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ آئندہ کیسے حالات پیدا کرنے والا ہے، اس لئے طلاق، عدت اور مسکنی وغیرہ خداوند تعالیٰ کے احکام سے تجاوز نہ کرو اور نہ عورتوں کو ظلم و تعدی کا نشانہ بناؤ، ممکن ہے طلاق دینے کے بعد تم پشیمان ہو جاؤ اور بیوی سے رجوع کا ارادہ ہو جائے تو آسانی سے مافات کی تلافی کر سکو۔ اگر تم نے بیوی کو مغلطہ طلاق دیدی یا طلاق کے بعد اس سے بدسلوکی کا برتاؤ کیا تو رجوع مشکل ہو جائے گا۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ ماقبل کی علت ہے۔ معتدہ کو گھر سے نکالنے کی ممانعت اس لئے کی گئی کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے پیٹ میں اپنے خاوند کا حمل ہو۔ اگر اسے گھر سے نکلنے کی اجازت دیدی جائے تو حمل ظاہر ہونے پر تہمت آنیکا اندیشہ ہے۔

۱۳ فاذا بلغن۔ اسی قاریب انقضاء العدة (قرطبی) جب ان کی عدت اختتام کے قریب ہو، تو اب بھی موقع ہے سوچ سمجھ کر آخری فیصلہ کر لو۔ اگر رجوع کر کے اسے اپنے پاس رکھنا چاہو تو رکھ لو، مگر مقصد حسن معاشرت ہونے کے لئے ایذا دینا۔ اور اگر رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو سبھی اسے اچھے برتاؤ کے ساتھ عدت گزارنے کا موقع دو، تاکہ انقضاء عدت کے بعد وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر لے۔ اس وقت جو بھی فیصلہ کر لو رجعت کا یا فرقت کا، دو قابل اعتماد آدمیوں کو اس پر گواہ بنا لو اور ان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دو تاکہ تمہارا فیصلہ شک و ریب سے بالاتر ہو جائے اور بعد نزاع کا اندیشہ نہ رہے۔ واقیموا الشہادۃ للہ یہ گواہوں کو حکم ہے کہ جب ان کی گواہی کی ضرورت پڑے تو وہ کسی دباؤ یا لالچ کے تحت گواہی کو نہ چھپائیں، بلکہ محض اللہ کی رضا کے لئے صحیح صحیح گواہی ادا کریں۔ یہ پسند و نصیحت اس شخص کے لئے ہے جو خدا پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، کیونکہ اس

فائدہ وہی اٹھائے گا **۵** ومن يتق الله - اس کا تعلق طلاق سے ہے یعنی جو شخص خدا سے ڈرے اور طلاق دیتے وقت حدود اللہ کی پابندی کرے تو اس کے لئے عدت میں رجوع کا موقع موجود ہے۔ قال ابن عباس والشعبي والضحاك هذا في الطلاق خاصة؛ اسی من طلق كما امره الله يكن له مخرج في الرجعة في العدة (قرطبی ج ۸ ص ۱۵۹) جو شخص حسن معاشرت کی نیت سے بیوی کو آباد کرنا چاہے وہ روزی کی فکر نہ کرے اللہ سے ایسی جگہ سے روزی مہیا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ جو شخص بھی اللہ پر بھروسہ کر لے اسے اللہ ہی کافی ہے اور اسے کسی اور کی ضرورت نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر و

متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرمالتا ہے اسے پورا کر لیتا ہے اور کوئی چیز اس کے ارادے کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اسی بیلغہ مایریدہ عزوجل ولا یفوتہ مراد (روح ج ۲۸ ص ۱۳۶)

قد جعل الله - ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اندازہ مقرر فرمادیا خواہ طلاق ہو یا عدت یا کوئی اور چیز اس کی عدت کی مختلف میعادوں کا بیان ہے۔

۶ والی یسئن - اس آیت میں عدت کی دو میعادوں کا بیان ہے۔ ایک تین ماہ اور دوم وضع حمل۔ ہر میعاد دو وقت کی عورتوں کے لئے پہلی میعاد ان دو عورتوں کے لئے (۱) آئسہ یعنی وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو (۲) وہ عورت جس کو ابھی تک حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو، خواہ صغیرہ ہو یا مریضہ یا بالغہ یا سن۔

اسی طرح دوسری میعاد یعنی وضع حمل ان دو عورتوں کے لئے (۱) وہ حاملہ جس کو حالت حمل میں طلاق ہو گئی (۲) وہ حاملہ جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ ان اساتبتہ اسی فی مقادیر عدتہن۔ والی مبتدأ ہے اور فعدتہن الخ اس کی خبر ہے یعنی اگر ان کی مقدار عدت میں تمہیں شک ہو اور والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثة قروء سے تم ان کی عدت نہیں سمجھ سکتے ہو تو سن لو انکی عدت تین ماہ ہے۔

قد سمع الله ۲۸ ۱۲۶۱ الطلاق ۶۵

مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي

جو کوئی بڑھے اللہ کی حدوں سے تو اس نے برا کیا اپنا اسکو خبر نہیں

لَعَلَّ اللَّهُ يَجِدُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۱) فَاذْأَبْكَغُنْ

شاید اللہ پیدا کرے اس طلاق کے بعدئی صورت واد پھر جب پہنچیں

أَجَلَهُنَّ فَاْمَسْكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ

اپنے وعدہ کو رکھو تو رکھو ان کو دستور کے موافق یا چھوڑ دو ان کو

بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا

دستور کے موافق اور گواہ کرو دو معتبر اپنے میں کے اور سیدھی

الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

اور کرو گواہی اللہ کے واسطے یہ بات جو ہے اس کو سمجھ جائیگا جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ

وَالْيَوْمِ الْآخِرَةِ وَمَن يُتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۲)

پر اور پھلے دن پر اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ سے وہ کرے اس کا نزارہ

وَيَرْزُقْهُ مِمَّنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى

اور روزی دے اسکو جہاں سے اسکو خیال بھی نہ ہو اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ

اللَّهُ فَهُوَ حَسْبُهُ ۳) إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ

پر تو وہ اسکو کافی ہے تحقیق اللہ پورا کرے اپنا کام اللہ نے رکھا ہے

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۴) وَاللَّيْءُ يَسِّنُّ مِنَ الْمَحِيضِ مَن

ہر چیز کا اندازہ و اور جو عورتیں تہ ما یوس ہوئیں حیض سے

نَسَاءِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعَدَّتْهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ۵) وَ

تیسری عورتوں میں اگر تم کو شبہہ گیا تو انکی عدت ہے تین مہینے اور

إِنِّي لَمْ يَحْضُنَّ ۶) وَأُولَاتُ الْأَحْبَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ

ایسے ہی جنکو حیض نہیں آیا اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے انکی عدت یہ کہ جن

منزل ۷

وضوح قرآن عورت رتی سخی طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے یہ نکلنا بے حیائی ہے اللہ نیا کام نکالے یہ فرمایا اسواسطے کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جائے و طلاق دیجر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ لینا تو رجعت پر دو گواہ کر لے تاکہ متہم نہ ہو۔

فتح الرحمن ۱ یعنی موافقت پدید آید و مراجعت کند ۱۲ ۱ یعنی از مطلقات ۱۲۔

اللہ فاتقوا اللہ۔ اے عقلمند مومنین! اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے ایک عظیم الشان کتاب نازل فرمائی ہے جو سراپا نصیحت ہے اور ایک عظیم الشان رسول بھیجا ہے جو اس کی واضح اور روشن آیتیں پڑھ کر سنا سکتا ہے تاکہ مومنین صالحین کو گمراہی کے اندھیوں سے نکال کر رشد و ہدایت کی روشنی سے ہمکنار کرے۔ رسول (ذکر سے بدل ہے، تلاوت قرآن پر مواظبت کی وجہ سے آپ کو ذکر فرمایا یا رسول کا فعل ناصب مقدر ہے ای ارسل رسولاً سدی رح اور ابن عطیہ رح نے اسی کو اختیار کیا ہے (روح) امام زجاج رح (قرطبی) اور قاضی شفاء اللہ پانی پتی رح (منظر) اور حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک بھی یہی مختار ہے اور یہ ترکیب علفتھا تنبنا و ماء باردا کے قبیلہ کے ہے **اللہ** ومن یؤمن باللہ۔ یہ مومنین کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ جو شخص ایمان لئے اور نیک عمل کرے اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں ہر اعلیٰ مشروب کی ندیاں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے وہاں انہیں جو رزق ملیگا وہ بھی نہایت عمدہ، لذیذ اور اعلیٰ درجہ کا ہوگا **اللہ** اللہ الذی۔ یہ توحید پر عقلی دلیل ہے۔ اس سورت کے آخر میں توحید کا بیان آگیا تاکہ دیگر احکام کے ساتھ ساتھ توحید کی طرف بھی توجہ باقی رہے۔ کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زمین و آسمان کے درمیان وہی متصرف و مختار ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے لتعلموا کا متعلق مقدر ہے اسی اخبر تکم

او اعلمتکم بذلک لتعلموا (روح ج ۲۸ ص ۴۶) یعنی میں نے تمہیں یہ اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم کائنات کے ذرے ذرے پر حاوی ہے، لہذا وہی سب کا کارساز اور حاجت روا ہے۔ ومن الارض مثلہن جیسے آسمان سات ہیں اسی طرح زمینیں بھی سات ہیں لیکن سات آسمان توتہ بہتہ ہیں کیونکہ آسمانوں کے لئے قرآن میں طباقاً وارد ہے لیکن زمینیں اس طرح نہیں ہیں بلکہ اس سے روئے زمین کے سات حصے مراد ہیں مثلاً ایشیا، یورپ، شمالی افریقہ جنوبی افریقہ، امریکہ۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا۔ سنا منبسط زمینوں کا مراد ہونا حضرت ابن عباس اور

الطلاق ۶۵

۱۲۷۳

قد سمع اللہ ۲۸

أَمْرًا بِهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسِبْنَهَا حَسَابًا شَدِيدًا ۱۰

اپنے رب کے اور اسکے رسولوں کے پیر بننے حساب میں پکڑاؤ سخت حساب میں

وَعَذَابِنَهَا عَذَابًا ثَكْرًا ۱۱ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا ۱۲

اور آفت ڈالی ان پر جن دیکھی آفت پھر چکھی انہوں نے سزا اپنے کام کا

وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۱۳ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

اور آخر کو ان کے کام میں توڑا آگیا تیار رکھا ہے اللہ نے واسطہ رکھے

عَذَابًا شَدِيدًا ۱۴ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۱۵

سخت عذاب سولہ ڈرنے رہو اللہ سے لئے عقل دارو

الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۱۶

جن کو یقین ہے بے شک اللہ نے اتاری ہے تم پر نصیحت

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ

رسول ہے جو پڑھ کر سنانا ہے تم کو اللہ کی آیتیں کھول کر سنا دے تاکہ نکالے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ

ان لوگوں کو جو کہ یقین لائے اور کئے سچے کام اندھیروں سے

إِلَى النُّورِ ۱۷ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

اجالے میں اور جو کوئی اللہ یقین لائے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی

يَدْخُلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اس کو داخل کرے باغوں میں نیچے بہتی ہیں جن کے نہیں سدا رہیں

فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۱۸ اللَّهُ الَّذِي

ان میں ہمیشہ البتہ خوب دے اللہ نے اسکو روزی اللہ کے وہ

خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ

ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی ہی اترتا ہے

منزل

ابو صالح رح سے مروی ہے۔ قال ابو صالح ہی فی کونہا سبعا لا غیر فی سبع ارضین منبسطة لیس بعضها فوق بعض یفرق بینہا البحار ویظل جیعہا السماء وروی بذلك عن ابن عباس الخ (روح ج ۲۸ ص ۴۴) واللہ تعالیٰ اعلم

سورۃ طلاق میں آیت توحید

اللہ الذی خلق سبع سموات۔ الآیۃ۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورہ تحریم

رابطہ | سورہ تحریم میں سورہ حدید کے دونوں مضمون لف و نشر مرتب کے طریق پر مذکور ہیں پہلے انفاق فی سبیل اللہ اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

خلاصہ | تمہید، خلافتِ رضا کاموں سے ممانعت۔ خطابِ مومنین۔ ذکر انفاق بطور اشارہ۔ امر بالجہاد۔ تمثیل برائے کفار و مومنین۔

تفصیل

یا ایہا النبی لہ تحریم — تا — ثبیت و ابکاسا ہ تمہید۔ خطاب بہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ازواج کو ایسے کاموں سے روک دو جو رضا الہی کے خلاف ہوں۔ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم۔ الآیۃ۔ خطاب بہ مومنین۔ اہل و عیال کو ایسے کاموں سے بچاؤ جو موجب عذابِ نار ہوں یا ایہا الذین کفروا۔ الآیۃ۔ تخولیفِ اخروی یا ایہا الذین امنوا توبوا۔ الآیۃ۔ بشارتِ اخرویہ برائے مومنین اور ذکر انفاق ضمنی اشارت۔ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن کو نور عطا ہوگا۔ یا ایہا الذین جاہد الکفار و المنافقین۔ الآیۃ۔ مضمون جہاد کا ذکر۔ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا۔ الآیۃ۔ کافروں کے لئے دو تمثیلیں۔ نوح علیہ السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی۔ دونوں کافرہ تھیں، مگر ان کے پیغمبر خاوندوں کے اعمال صالحہ سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ و ضرب اللہ مثلا للذین امنوا۔ الآیتین۔ مومنین کے لئے تمثیل۔ فرعون کا کفر۔ اس کی بیوی کو اور حضرت مریم صدیقہ کے طاعنین کا طعن ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱ | یا ایہا النبی۔ ذکر آداب بطور تمہید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال چیزوں سے قسم کھا کر اجتناب کی ممانعت اور ازواجِ مطہرات کو خلافِ رضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت مرغوب تھا اور آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں روزانہ شہد تناول فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ نے ازراہِ رقابت سوچا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو یہ شرف کیوں حاصل ہو۔ کسی ترکیب سے آپ کو شہد سے متنفر کیا جائے۔ چنانچہ دونوں نے طے کیا کہ آپ جس کے پاس بھی آئیں وہ کہہ دے کہ حضرت! آج آپ کے پاس سے مغایر کی بو آرہی ہے، کیا آپ نے مغایر تناول فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے وہی بات کہی جو طے ہو چکی تھی، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے زینب کے پاس سے شہد استعمال کیا ہے عرض کی گئی ممکن ہے مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہو۔ مغایر ایک قسم کا گوند تھا بدبو دار جو عرفط درخت سے نکلتا تھا۔ آپ کو بدبو دار چیز نہایت ناپسند تھی، اس لئے آپ نے قسم کھالی کہ میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا۔ حضرت حفصہ کو آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں (روح، خازن، معالم، قرطبی، منظر ہی، ابن کثیر)

فرمایا: اے پیغمبر! جس چیز کو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے، تو اس کو حرام کیوں کرتا ہے؟ کیا اپنی بیویوں کی رضا جوئی کی خاطر ایسا کرتا ہے؟ تو یہ چیز آپ کی شان کے ذیبا نہیں۔ آپ کے حلف کا مقصد صرف یہ تھا کہ آپ نے ایک حلال چیز سے اجتناب کا پختہ اور مؤکد بالحلف فیصد کر لیا تھا یہ مقصد نہیں کہ حلال کو حرام قرار دے کر اسکو ترک کر دیا تھا۔ یہ چیز اگرچہ فی نفسہ مباح تھی مگر خلافِ اولی ہونے کی وجہ سے آپ کی شانِ رفیع کے خلاف تھی کہ ازواج کی رضا جوئی کے لئے آپ مرغوبات کو ترک کر دیں۔ آپ کی رفعتِ شان اور علومِ مرتبت کے پیش نظر خلافِ اولی کو بمنزلہ ذنب قرار دے کر فرمایا واللہ عفو رحیم یعنی توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ ایسا مہربان ہے کہ ان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے فیہ تعظیم شأنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بان ترک الاولیٰ بالنسبۃ الی مقامہ العالی الکریم یعد کالذنب وان لم یکن

فی نفسہ کذلک (روح ج ۲۸ ص ۱۴۶)

۲ | قد فرض اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قسموں کو توڑنے کی اجازت دے دی ہے جو ترکِ حلال پر کھائی گئی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا ناصر و مددگار ہے جو ایسی مشکل صورتوں میں آسانی کا راستہ بتاتا ہے اور ایسی تحریمات کو کفارہ یمین ادا کر کے اٹھا دینے کی اجازت دیتا ہے۔ ولیکم و ناصرکم بازالۃ الخطر فیما تحرمونہ علی انفسکم وبالترخیص لکم فی تحلیل ایما نکم بالکفارۃ وبالثواب علی ما تخرجونہ فی الکفارۃ (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸۶)

۳ | اذا سر النبی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی پوشیدہ بات فرمائی اور ازواجِ مطہرات میں سے کسی سے فرمائی؟ اس

الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ لِيَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اس کا حکم ان کے اندر تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے

وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

اور اللہ کے علم میں سمائی ہے ہر چیز

سُوْرَةُ التَّحْرِيمِ نِسْتَدْرُوْهُمَا ثِنْتَا عَشْرَةَ اَوْفِيْهَا كَوْعَا

۱۱ لے سورۃ تحریم و مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۚ

اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر

تَبَتَّغِي مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ

چاہتا ہے تو رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا ہے

رَحِيمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ

مہربان سے مقرر کر دیا ہے اللہ نے تمہارے لئے وکھول ڈالنا تمہاری قسموں کا

وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝۲ وَإِذْ

اور اللہ مالک ہے تمہارا اور وہی ہے سب کچھ جانتا حکمت والا اور جب

أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا

چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب

نَبَاتٌ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ

اس نے خبر کر دی اسکی اور اللہ نے جنلا دی نبی کو وہ بات تو جنلائی نبی نے اس میں

وَاعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ

کچھ اور ظلا دی کچھ پھر جب وہ جنلائی عورت کو بولی

منزل

با بعض ازواج اظہار فرمود و در کتمان آن مبالغہ کرد آن زوجہ بدیگری اظہار نمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق وحی بر افشاء آن سر مطلع شدند و بنوعی از مرزا آن تفتہ در میان نہادند و عتاب فرمودند۔ خدایتعالی در باب پند ازواج طاهرات و تہدید ایشان ساخت۔ واللہ اعلم ۱۲۔ یعنی بادائے کفارہ ۱۲۔

میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ صحیح تریہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد شہد کی تحریم ہے جس کا ذکر آپ نے حضرت حفصہ رض سے کہا تھا اور ساتھ ہی فرما دیا تھا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا چنانچہ علامہ آلوسی رح نے بخاری رح، ابن سعد عبد بن حمید رح، ابن المنذر رح اور ابن مردودہ رح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فقال: لا بل شہدہ عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود و فی سر دا یۃ: وقد حلفت فلا تخبری بذلك احد الخ (روح ج ۲۸ ص ۱۴۶) ۱۵۰ مگر حضرت حفصہ رض سے نہ رہا گیا اور انہوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہ رض سے کر دیا۔ ادھر اللہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس فشاء راز پر آگاہ فرما دیا، تو آپ نے حضرت حفصہ رض کو جتا دیا کہ تم نے فلاں بات ظاہر کر دی ہے مگر کچھ حصہ نہ جنلایا اور اس سے اعراض فرمایا، تاکہ وہ زیادہ شرمسار نہ ہوں۔ حضرت حفصہ رض نے عرض کیا: آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں نے راز فاش کر دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے علیہ و جنیر نے بتایا ہے۔

موضع قرآن کریم میں ایک حرم اپنی موقوف شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیوں کی اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا اب جو کوئی اپنے مال کو کہے مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی، کفارہ دے تو اسکو کام میں لائے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی فتح الرحمن قبطیہ راسر یہ خود ساختہ و ازواج مطہرات غیرت گردند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے خاطر داشت ایشان ماریہ پر خود حرام گردانید و آنحضرت سری از اسرار خود

ہے ان تنوہا۔ جزاء شرط مخذوف ہے اور فقد صفت ماقبل کی علت ہے قائم مقام جزاء۔ جزاء مخذوف یا تو کان خیرا لکھا ہے (قرطبی) یا تقبلا (جلالین) یا یسبح اشکم یا فقه ادیتما ما یجب علیکمما اور اتیتما بما یحق لکمما (روح) یا فذلک یلیق بکمما (حضرت شیخ قدس سرہ) فقد صفت قلوبکمما کیونکہ تمہارے دل حق بات سے ہٹ چکے ہیں یعنی تم نے اس چیز کو پسند کیا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے، مراد ہے شہید کی اجتناب۔ یا صفت قلوبکمما کے معنی ہیں تمہارے دل توبہ کی طرف یا حق کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنی غلطی اور کوتاہی

التحدیح ۶۲

۱۲۶۶

قد سمع اللہ ۲۸

مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَيْرُ ۝

تجھ کو کس نے بتلادی یہ کہا مجھ کو بتایا خبر والے واقف لے و

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۝

اگر تم دو دنوں توبہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے

وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ ۝

اور اگر تم دونوں چڑھائی لے کر آؤ اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةُ

اور جبرائیل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے

بَعْدَ ذٰلِكَ ظٰهِيْرٌ ۝ عَسَىٰ رَبُّهٗ اِنْ طَلَّفَكُنَّ

اس کے پیچھے مددگار ہیں و اگر نبی عہ چھوڑ دے تم سب کو اکٹھے

اَنْ يُّبَدِّلَ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مَّسْلُمٰتٍ

سکارب بدلے میں دیدے اس کو عورتیں تم سے بہتر حکم بردار

مُؤْمِنٰتٍ قٰنِنٰتٍ تَبَيَّنَتِ غِيٰبَاتٍ سَبِيْحٰتٍ

یقین رکھنے والیاں نماز میں کھڑی ہونے والیاں توبہ کرنے والیاں بندگی بجالانے والیاں روزہ رکھنے والیاں

شٰبِيْحٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیاہیاں اور کنواریاں لے ایسا نہ والو

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا اَوْ قُودَهَا النَّاسُ

بجائو اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کی چھٹیاں ہیں آدمی

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهِمْ مَلٰئِكَةٌ غٰلِظٌ شِدَادًا ۝

اور پتھر اس پر مقرر ہیں فرشتے تند خو رُ بردست نافرمانی

يٰۤعَصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمْرُهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

انہیں کرتے اللہ کی جو بات فرمائے ان کو اور وہی کام کرتے ہیں جو

کا احساس ہو گیا اور ان کے دلوں میں اس غلطی سے توبہ کرنے اور آئندہ کے لئے ادار حق واجب کا جذبہ پیدا ہو گیا و قبیل فقد صغت قلوبکمما الی التوبہ (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸۸) ۱۵ و ان تظہرا لیکن اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مشورے کرتی رہو گی اور اس کام میں باہم تعاون کرتی رہو گی، تو آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہے جبرائیل امین، خیار المؤمنین اور تمام فرشتے آپ کے حامی اور معاون ہیں۔ صالح المؤمنین سے جنس مراد ہے اور اس سے خیار المؤمنین مراد ہیں جن میں خلفاء راشدین بطریق اولیٰ داخل ہیں۔ والہم اذ بالصالح الجنس وذلک عم بالاصناف (بیضاوی ج ۲ ص ۳۸۴) و انا اقول العموم اولیٰ، و ہذا ابو بکر و عمر) و کذا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یدخلون دخول اولیا (روح ج ۲۸ ص ۱۵۴) عسی ربہ۔ یہ ازواج مطہرات کو تنبیہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی آبادی اور رونق کوئی تم پر منحصر نہیں کہ اگر تم نہیں ہو گی تو آپ کا گھر غیر آباد ہو جائیگا۔ اگر آپ تم سب کو طلاق دے کر سبکدوش فرمادیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تمہاری جگہ تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائے گا جو ایمان و عمل صلاح و تقویٰ اور جسمانی و روحانی خوبیوں سے متصف اور آراستہ ہوں قننت ہمیشہ عبادت و طاعت میں رہنے والیاں تثبت گناہوں سے باز رہنے والیاں۔ عبادت عبادت گزار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے جھکنے والیاں۔ سبحت۔ روزہ رکھنے والیاں (روح

قرطبی) ۱۵ یا ایہا الذین امنوا۔ یہ مومنوں

سے خطاب ہے۔ فرمایا اے اہل ایمان اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو ان کاموں سے بچاؤ جو عذاب جہنم کا موجب ہوں۔ جہنم کی آگ نہایت سخت ہے و بعضے کہتے ہیں اس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مطلع کیا کہ دونوں باتوں میں مطلب تھا دونوں کا پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور دوسری بات ذکر میں نہ لائے۔ دوسری بات کیا تھی شاید یہ تھی کہ تیرا باپ خلیفہ ہو گا بعد اس کے باپ کے انجیب عند اللہ جو بات اللہ اور رسول نے ظاہر ہی کیا جانیں سی واسطے ظاہر ہی کیے ہیں آؤں تا اور لوگ برا نہ مانیں و جھک پڑے ہیں دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے۔

فتح الرحمن وایضیٰ حفصہ و عائشہ ۱۲۔

منزل،

ہوگی اور اس کی تیزی اور تندہی کو بڑھانے کے لئے ایندھن کے طور پر پتھروں کو جلایا جائیگا۔ یا الحجارة سے پتھر کے وہ بت مراد ہیں جو مشرکین نے اپنے معبودوں کے ناموں پر بنا رکھے تھے جس طرح "الناس سے مشرک لوگ مراد ہیں۔ غلاظۃ مند خو۔ مشد اد۔ سخت گیر۔ جہنم پر جو فرشتے مقرر ہوں گے وہ نہایت تند خو اور سخت گیر ہوں گے وہ کسی دوزخی کی خوشامد اور منت سماجت پر کان نہیں دھریں گے اور نہ ان کو دوزخیوں کی چیخ و پکار اور نالہ و زاری پر رحم ہی بیگا وہ تو بس اللہ تعالیٰ کے حکم کے بندے ہوں گے جو ان کو حکم ہوگا اسے بجالائیں گے اور اس سے سر موٹا سخران نہیں کریں گے۔ یا ایہا الذین کفرو!

تخلیفِ اُخروی۔ قیامت کے دن کفار و مشرکین جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے حیلے بہانے کریں گے اور قبولِ حق سے اپنی کئی معذریاں بیان کریں گے، تو جواب ملیگا آج کوئی عذر مست پیش کرو، آج کوئی عذر معذرت قبول نہ ہوگی۔ آج تمہیں صرف انہی عملوں کی سزا دی جائیگی جو تم کیا کرتے تھے اور کسی بھی صورت سے تم اس سزا سے بچ نہیں سکتے۔ یا ایہا الذین امنوا۔ بشارتِ اُخروی برائے مومنین صاف دل نصوح۔ خالص یعنی سچی توبہ جس میں گناہوں پر ندامت ہو اور آئندہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ ہو تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسعودی، ابی بن کعب رضی اللہ عنہما، حسن رحمہ اللہ اور مجاہد رحمہ اللہ سے بھی یہی منقول ہے۔ قال معاذ بن جبل: یا رسول اللہ ما التوبة النصوح؟ قال: ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیرجع الی اللہ تعالیٰ ثم یرجع الیہ کما لا یرجع للبن الی الضرع و سر وی تفسیرہا بما ذکر عن عمر و ابن مسعود و ابی و الحسن و مجاہد و غیرہم (روح ج ۲۸ ص ۱۵۷) ایسی سچی توبہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرے ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں انواع و اقسامِ مشروبات کی نہیں بہتی ہوں گی۔ یہ اس دن میں ہوگا جس دن کفار و مشرکین سر محشر ذلیل و رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ذلت و رذول سے محفوظ رکھیگا۔ انور ہم یسعی قیامت کے دن مومنین کے چاروں طرف نور اور اجالا ہوگا اور وہ پل صراط اور گھاٹیوں سے بخیر و خوبی گذر جائیں گے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگیں گے کہ اے

یَوْمَ رُونَ ۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدُوا

انکو حکم ہو گا اے منکر ہونے والوں مت بہانے بتلاؤ

الْيَوْمَ إِنَّمَا نَجْزُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۷

آج کے دن وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کرتے تھے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل

نَصُوحًا ۸ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ

کی توبہ امید ہے تمہارا رب اتار دے تم پر سے

سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

تمہاری برائیاں اور داخل کرے تمکو باغوں میں جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ

بہتی ہیں نہریں جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کریگا نبی کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ

اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اس کی روشنی اللہ دورتی ہے ان

أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَنْتُمْ

کے آگے اور ان کے داہنے کہتے ہیں اے رب ہمارے پوری کر دے ہمکو

نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا جَلِّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۹

ہماری روشنی اور معاف کر ہمکو بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

اے نبی لڑائی کر اللہ منکروں سے اور دغا بازوں سے اور سختی کر

عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۱۰

ان پر اور انکا گھر دوزخ ہے اور بری جگہ جا پہنچے گا

منزل

ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں مزید نور عطا کر کیونکہ تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔ سورہ "الحید" میں ارشاد ہے یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم۔ الایۃ۔ یہ نور ان کو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ اسی کا یہاں اعادہ فرمایا نور ہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم۔ اس طرح اس آیت میں ضمنا انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون آگیا۔ یا ایہا النبی جاهد مضبوطی سے اور مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لائے لایح دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مارے اس پر بھی اگر نہ آویں راہ پر تو انکی کلمتی بیگناہ ہے و صاف دل موضح قرآن کی توبہ یہ کہ دل میں پھر خیال نہ رہے اس گناہ کا روشنی ایمان کی دل میں ہے دل سے بڑھے تو سارے بدن میں پھر گوشت پوست میں و حضرت کا خلق یہاں تک ہے کہ اللہ صاحب اوروں کو فرماتا ہے نکل۔ انکو فرماتا ہے سختی کرو۔

جہاد کا ذکر ہے جو سورہ حدید کا دوسرا مضمون ہے۔ کفار اور منافقین دونوں فریقوں سے جہاد کا حکم فرمایا مگر دونوں کے ساتھ جہاد کی کیفیت مختلف ہے۔ کافروں کے ساتھ سیف و سنان سے جہاد کرو اور منافقین سے حجرت و برہان سے (بریضادوی، مظہری، روح) جہاد اور اقامت حجرت میں جہاد سختی اور شدت کو ضرورت ہو وہاں ان پر سختی بھی کریں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو نہایت برسی جگہ ہے **اللہ** ضرب اللہ مثلاً۔ یہ کافروں کے لئے تمثیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام دونوں جلیل القدر پیغمبر تھے اور ان کی بیویاں کافرہ اور مشرک تھیں اور اپنے خاوندوں کی مخالفت

میں دہرہ کافروں کی ہمنوا تھیں تو پیغمبروں کی پیغمبری اور ان کے اعمال صالحہ انکی کافرہ بیویوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور آخر کار ان کو دوزخوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیدیا گیا خیانت سے مخالفت میں کافروں کی ہمنوائی اور اپنے خاوندوں کے رازوں کا کافروں پر افشاء براد ہے خیانت سے بدکاری مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہما السلام کی بیویوں کو اس فعل سے محفوظ رکھا ہے و لیس المراد بقولہ (فخانتاھا) فی فاحشۃ بل فی السدین فان نساء الانبیاء معصومات عن الوقوع فی الفاحشۃ طھرمة الانبیاء (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) **اللہ** و ضرب اللہ مثلاً۔ یہ مومنوں کے لئے تمثیل ہے جس طرح خاوند کی نیکی کافرہ بیوی کو مفید نہیں اسی طرح کافر خاوند کا کفر مومنہ بیوی کے لئے مضر نہیں۔ فرعون کے کفر سے اسکی بیوی آسیہ مومنہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ آسیہ بنت مزحم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے پروردگار! اپنے پاس جنت میں میرا گھر بنا اور فرعون کے نفس خبیثہ اور اس کے عمل سے مجھے نجات عطا فرما اور ان ظالموں سے مجھے بچا۔ عمل فرعون سے اسکا ظلم و تشدد مراد ہے جو وہ ایمان کی وجہ سے اپنی بیوی پر کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے صحبت اور جماع مراد ہے (قرطبی ج ۱ ص ۱۰۰) **ہا** و مریم ابنت عمران۔ مومنوں کے لئے دوسری تمثیل ہے۔ حضرت مریم صدیقہ کا حال سنو جنکو پاکبازی، صلاح و تقویٰ اور عبادت و طاعت کی بدولت ایسا مرتبہ عطا ہوا، مگر ان کے طاعنین کے کفر اور ان کے طعن سے انکو کوئی ضرر نہ پہنچ سکا۔ وہ پاکدامن تھیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور صحیفوں پر ایمان رکھتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت فرمانبردار اور عبادت گزار تھیں۔ ہم نے محض اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی جس سے وہ مادر ہو گئی اور اس طرح ہم نے خاوند کے بغیر اس کو بیٹا عطا فرمایا۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتِ نُوْحٍ

اللہ نے **اللہ** بتلائی ایک مثل منکروں کے واسطے عورت نوح کی

وَ امْرَأَتِ لُوطٍ طَغَا نَتَاخَتَ عَبْدَيْنِ مِنْ

اور عورت لوط کی گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے

عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَانَتَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

ہماری نیک بندوں میں سے پھر انہوں نے انے چوری کی پھر وہ کام نہ آئے

عَنْهُمَا مِنْ اللَّهِ شَيْبًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

ان کے اللہ کے ہتھ سے کچھ بھی اور حکم ہوا کہ چلی جاؤ دوزخ میں

مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝۱۰ وَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ

جانے والوں کے ساتھ **اللہ** اور اللہ نے **اللہ** بتلائی ایک مثل ایمان

اٰمَنُوا امْرَأَتِ فِرْعَوْنَ مٰرَا قَالَتْ رَبِّ ابْنِ

والوں کیلئے عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا

لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ

میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو

فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِيْنَ ۝۱۱

فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے

وَمَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ الَّتِي احْصَنَتْ فَرْجَهَا

اور مریم بیٹی شاہ عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو

فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوحِنَا وَصَدَّقْتِ

پھر ہم نے پھونکی اس میں ایک اپنی طرف سے جان اور سچا جانا

بِكَلِمٰتٍ رَبِّهَا وَكُنِيْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲

اپنے رب کی باتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور وہ سچی بندگی کرنے والوں میں

منزل

موضع قرآن یعنی اپنا ایمان درست کرو نہ خاوند بچا سکے نہ جو رویہ سب کو سادیا ہے نہ جانو کہ حضرت کی بیبیوں پر کہا ان پر وہ کہا ہے۔ اللطیبات للطیبین چوری کی یعنی نیک رہیاں و حضرت موسیٰ کو انہوں نے پالا اور انکی مددگار متھیں ایمان رکھتے ہیں آخر انکو فرعون نے قتل کیا سیاست سے شہید ہو گئیں۔

فتح الرحمن یعنی روح حضرت عیسیٰ در رحم مریم درآمد و فرج کنایہ نیست از رحم ۱۲۔

سورہ تحریم میں آیات توحید اور انکی خصوصیا
۱۔ یا ایہا النبی لہ تحریم ما احل اللہ لک الخ تحلیل و تحریم کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔
۲۔ مسئلہ توحید کی انفاق اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم۔

سُورَةُ الْمَلِكِ

سورة الحديد سے التحريم تک مسئلہ توحيد کی خاطر انفاق اور جہاد کا ذکر کیا گیا۔ اب سورة ملک سے ليکھ سورة جن تک اسی مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو **رابط** بیان ہوگا کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورة ملک میں دلائل عقلیہ مذکور ہوں گے اس کے بعد سورة القلم میں ارشاد ہوگا کہ مشرکین نرم ہو رہے ہیں تاکہ آپ بھی مسئلہ کے بیان میں نرمی اختیار کریں لیکن اب مسئلہ کے بیان میں ہرگز نرم نہ ہوں تو مدابہنت سے کام نہ لیں و دوالو تدھن فیدھنون پھر سورة الحامت میں اس مسئلہ کو نہ ماننے پر تخریفات اخروی ہوگی۔ سورة المعارج میں مشرکین پر نذر کا ذکر ہوگا کہ وہ ماننے کے بجائے اس عذاب کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد سورة نوح علیہ السلام سے دلیل نقلی مذکور ہوگی۔ اور پھر سورة الجن میں جنات سے دلیل نقلی ذکر کی جائیگی۔ اس طرح سورة ملک سے ليکھ سورة جن تک گویا ایک ہی سورت ہے جس میں مسئلہ کو گیارہ دلائل نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

خلاصہ تین دلائل عقلیہ عامہ اور آٹھ دلائل عقلیہ خاصہ۔ تخریفات و تبشیر اور بیان طرق تبلیغ۔

تفصیل

تَبْرُكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلِكُ۔ دعوائے سورت کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور پہلی دلیل عقلی عام یعنی ساری کائنات کی بادشاہی اور سلطنت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وهو على كل شيء قدير۔ دوسری دلیل عقلی عام وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ الذي خلق الموت والحياة۔ تیسری دلیل عقلی عام۔ اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آزمائش کرتا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طَبَاقًا تَا۔ وهو حسيده پہلی دلیل عقلی خاص آسمانوں کو تہ بہ تہ پیدا کرنے والا اور ان کو ہر عیب اور شگاف سے محفوظ بنانے والا وہی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا۔ ولقد زينا السماء الدنيا۔ الآية۔ دوسری دلیل عقلی خاص آسمانوں کو تو میں نے پیدا کیا تو کیا آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت کسی اور نے دی ہے؟ نہیں ہم ہی تھے ان کو زینت دی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا وجعلنا رجوما للشياطين تيسري دليل عقلی خاص اچھا مزین تو ہم نے کیا اور شياطين کے لئے ان کو رجوم کس نے بنایا۔ تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ وللذين كفروا بربهم تَا۔ فسحقا لاصحاب السعير۔ تخریفات اخروی۔ کفار و مشرکین کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ جب ان کو جہنم میں ڈال جائے گا تو وہ غیظ و غضب سے پھر جائے گا۔ اس وقت وہ کف افسوس ملیں گے اور کہیں گے ہائے کاش! اگر ہم دنیا میں ہدایت کی باتیں سن کر یا خود سمجھ کر ان پر عمل کرتے تو آج جہنم میں نہ جاتے

ان الذين يخشون ربهم الآية۔ یہ مومنین کیلئے بشارت اخرویہ ہے۔ واسيروا قولكم او اجهر وابہ۔ الآية۔ یہ دلائل مذکورہ کا ثمرہ ہے چونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اس لئے ہر چیز کو جاننے والا ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ هو الذي جعل لكم الاسماء۔ الآية۔ چوتھی دلیل عقلی خاص۔ اوپر کا حال تم نے سن لیا، اب نیچے دیکھو زمین کو تو ہم نے پیدا کیا، تو اس کو ذلول کس نے بنایا تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟

ءامنتم من في السماء تَا۔ فكيف كان نكيره یہ تخریفات دنیوی ہے۔ کیا تم اللہ سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا آسمان سے تم پر پتھروں کی بارش برسا کر تمہیں ہلاک کر دے جس طرح اس نے تم سے پہلے قوموں کے مکذبین کو انواع عذاب سے ہلاک کیا۔ اوله يروا الى الطير۔ الآية۔ یہ پانچویں دلیل عقلی خاص ہے۔ اوپر اور نیچے کا حال تم نے سن لیا اب درمیان کا حال سنو۔ ان پرندوں کو پیدا تو ہم نے کیا۔ لیکن فضا میں ان کو کھانسنے والا کوئی اور ہے، ہرگز نہیں۔ خدائے رحمن ہی کا کام ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ امن هذا الذي هو جند لكم تَا۔ بل لجوا في عتو و نفوسه تخریفات دنیوی بطور ثمرہ۔ حاصل یہ ہے کہ جن کو تم نے اپنا برکات دہندہ سمجھ رکھا ہے، وہ خدا کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکتے اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری روزی بند کر دے، تو وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتے۔

قل هو الذي انشا لكم۔ الآية۔ زمین و آسمان کے بعد اب اپنی طرف دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا لیکن تمہیں سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی قوتیں کسی اور نے عطا کیں؟ نہیں یہ سب اللہ ہی کی عطا ہے۔ تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہے؟ قل هو الذي ذرأكم۔ الآية۔ ساتویں دلیل عقلی خاص۔ اسی ہی نے زمین میں تم کو پھیلا دیا ہے اور قیامت کے دن پھر اسی کے پاس اکٹھے کئے جاو گے۔ و

ویقولون متی هذا الوعد۔ الایہ شکویٰ مشرکین کہتے ہیں جس عذاب سے تم ہیں ڈرتے ہو وہ کب آئے گا؟ قل انما العلم عند اللہ۔ الایہ جناب شکویٰ۔ فرما دیجئے اس کے معین وقت کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے، میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ فلما رآوه زلقة۔ الایہ۔ تمخوف انخروی۔ جب اللہ کا عذاب دیکھ لیں گے تو ان کے چہرے بڑھ جائیں گے۔ قل انما یستمر ان اهلکنی اللہ۔ الایہ۔ پہلا طریق تبلیغ یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ ہمیں ہلاک کرے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟ قل هو الرحمن اصابہ۔ الایہ۔ دوسرا طریق تبلیغ ہمارا معبود خدائے رحمن ہے، ہم اس پر ایمان

تبارک الذی ۲۹ ۱۲۸۰ الملک ۶۷

سورة الملك ما یثرون ایتوں میں سے

سورة ملك لے مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبْرٰكَ الَّذِیْ یُبْدِیْهِ الْمَلٰٓئِکَ نُرًا وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

بڑی برکت ہے اللہ کے ہاتھ میں ہے سب راج اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ۱ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لَیَبْلُوْکُمْ

کر سکتا ہے جس نے بنا دیا ہے مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچ

اَبۡکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۲ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۳ الَّذِیْ

کون تم میں اچھا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے بخشنے والا جس نے

خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طَبَاقًا ۴ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

بنائے ہے سات آسمان تہ پر تہ کیا دیکھتا ہے تو رحمن کے بنانے میں

مِنۡ تَفَوُّتٍ ۵ فَا رَجِعِ الْبَصَرَ ۶ لَہٰلَ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۷

کچھ فرق پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے تجھ کو درازگ

ثُمَّ اَرْجِعِ الْبَصَرَ کَرۡرًا ۸ یَنْقَلِبُ اِلَیْکَ الْبَصَرُ

پھر لوٹا کر نگاہ کر دو بار پوٹ آئیگی تیرے پاس تیری نگاہ

خَاسِئًا ۹ وَهُوَ حَسِیْرٌ ۱۰ وَلَقَدْ زَیَّبْنَا السَّمٰوٰتِ الدُّنٰیَا

بہ ہو کر تھک کر اور ہم نے رونق دی تھی سب کے درلے آسمان کو

بِمَصٰیبٍ ۱۱ وَجَعَلْنٰہَا رُجُوْمًا لِلشَّیْطٰنِ ۱۲ وَاعْتَدْنَا

چراغوں سے اور ان سے کر رہی ہے سینے پھینک مار شیطانوں کے واسطے اور رکھا ہے

لَهُمْ عَذَابُ السَّعِیْرِ ۱۳ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّہُمْ عَذَابُ

ان کے واسطے عذاب دکھتی آگ کا اور جو لوگ کفر ہوئے اپنے رب کو ان کیلئے ہے

منزل ۷

لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ گمراہ کون ہے۔ قل انما یستمر ان اصبح ما وکھ غوسر ۱۔ الایہ۔ آٹھویں دلیل عقلی خاص۔ اگر اللہ تعالیٰ پانی کو زمین کی انتہائی گہرائی میں لے جائے تو پھر تازہ پانی تمہیں کون مہیا کریگا **تبارک الذی**۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے۔ تائید و ماہک من نعمۃ فمن اللہ (۲)۔ وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها (۳)۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحیوں تعبیر فرماتے ہیں۔ برکت از وست ہر برکت و خیر اسی کی طرف سے ہے۔ ہوالذی جاء بکل برکۃ و خیر یہی دعویٰ سورت الفرقان کی ابتداء میں اس عنوان سے مذکور ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ۔ الایہ۔ سورت الرحمن میں فرمایا تبارک اسم ربک ذی الجلال والا کرامہ یعنی برکت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے **سے** بیدہ الملک۔ یہ سورت کے دعوے پر پہلی دلیل عقلی عام ہے کہ ساری کائنات کی سلطنت اور اس میں تصرف و اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ و هو علی کل شیء قَدِیْرٌ ۱۔ دوسری دلیل عقلی عام اور اسکی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے، اسلئے ہر نعمت و برکت اسی ہی کی طرف سے ہے بیدہ الملک اسی هو المنتصف فی جمیع المخلوقات۔ بما یشاء لا معقب لحکمہ ولا یسئل عما یفعل لفقہرہ وحکمته وعدلہ (ابن کثیر) ہم قائل ہیں جب ساری کائنات کا مالک وہی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی وہی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ **سے** الذی خلق الموت۔ یہ تیسری دلیل عقلی عام ہے۔ یہ موت و حیات کا سلسلہ اسی نے پیدا فرمایا تاکہ آزمائش کرے کہ کون نیک عمل کرتا ہے اور کون نہیں اور پھر حساب کتاب بھی وہی لیگا۔ پھر وہ ایسا غالب ہے کہ نہ ماننے والوں کو سزا دے گا اور ایسا مہربان ہے کہ ماننے والوں سے اگر خطائیں ہو جائیں تو ان سے اپنے انعامات چھین نہیں لیتا بلکہ استغفار پر درگزر فرماتا ہے اور معافی عطا کرتا ہے، تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ **سے** الذی خلق یہ پہلی دلیل عقلی خاص ہے۔ طباقاً۔ تہ بہ تہ، یہ قید مدار کلام ہے جیسا کہ علم معانی میں مذکور ہے کہ مدار کلام قید زائد پر ہوتا ہے۔ تفاوت۔ اختلاف اور عدم

۱۲ عام ۱۲۔ پہلی دلیل عقلی عام ۱۲۔ دوسری دلیل عقلی عام ۱۲۔ تیسری دلیل عقلی عام ۱۲۔ تمخوف انخروی ۱۲۔

موضع قرآن و یعنی مرنا نہ ہوتا تو سبھلے بڑے کام کا بدلہ کہاں ملتا فرق یعنی جیسے چاہیے ویسا نہ ہو۔

موضع قرآن و یعنی مرنا نہ ہوتا تو سبھلے بڑے کام کا بدلہ کہاں ملتا فرق یعنی جیسے چاہیے ویسا نہ ہو۔

جَهَنَّمَ وَيَسَّ النَّصِيرُ ۖ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا

عذاب دوزخ کا اور بُری جگہ جا پہنچنے جب اس میں ڈالے جائیں گے

لَهَا شَهيقًا وَهِيَ تَفورُ ۗ تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ

اس کا ڈھاڑنا اور وہ اچھل رہی ہوگی ایسا لگتا ہے کہ پھٹ پڑیگی جوش سے

كَلِمَاتٍ لَّتِي فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

جس وقت پڑے اس میں ایک گروہ پوچھیں ان سے دوزخ کے داروغہ کیا نہ پہنچا تھا تمہارا

نَذِيرٌ ۗ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا

کوئی ڈرنا تو وہ بولیں کیوں نہیں ہمارے پاس پہنچا تھا ڈرنا تو پھر مجھے جھٹلایا اور

قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ؕ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي

کہا نہیں اتاری اللہ نے کوئی چیز تم تو پڑے ہوئے ہو

ضَلالٍ كَبِيرٍ ۗ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا

بڑے بہکائے میں اور کہیں اگر ہم سمجھتے یا سمجھتے تو

كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۗ فَأَعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحِقًا

ہوتے دوزخ والوں میں سو قائل ہو گئے اپنے گناہ کے ابدی ہو

لِلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم

جائیں دوزخ والے جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے

بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۗ وَأَسْرُ وَأَفْوَكُم

بن دیجئے ان کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا اور تم چھپا کر کہو اپنی بات

أَوْ جَهْرًا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۗ أَلَا

یا کھول کر وہ خوب جانتا ہے جیوں کے بھید جھٹلا

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۗ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۗ هُوَ الَّذِي

وہ نہ جانے جس نے بنایا اور وہی ہے بھید جاننے والا خبردار وہی نہ ہے

منزل

تناسب (روح) فطور شگاف خاصی ناکام، عاجز۔ حسین تھکی ہوئی۔ حاصل یہ کہ اوپر آسمانوں کو دیکھو ہم ہی نے ان کو تہ بہ تہ پیدا کیا۔ جو خوبی صنعت میں برابر ہیں، ان کی طرف بار بار غور سے دیکھو کیا کہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ جتنی بار پھر دیکھو گے تمہاری نگاہیں تھک بار کر واپس آجائیں گی مگر تمہاری صنعت میں نہیں کوئی عیب نظر نہیں آئیگا اس سے معلوم ہوا کہ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے یہ سب کچھ ہمارے لئے پیدا فرمایا ۱۱۔ دوسری دلیل عقلی خاص۔ دلیل اول سے بطور ترقی فرمایا کہ آسمانوں کو تو میں نے پیدا کر دیا، لیکن کیا پہلے آسمان کو ستاروں سے مزین کسی اور نے کیا ہے؟ نہیں نہیں یہ بھی ہم ہی نے

کیا ہے۔ اسی طرح وجعلنا رجومًا للشیطن تیسری دلیل عقلی خاص۔ ستاروں کو شیطاں کیلئے رجوم اور ان کی تیز آگ کوان کے لئے عذاب ہم ہی نے بنایا کیا یہ کام کسی دوسرے کا ہے، ہرگز نہیں، اسی طرح برکات دہندہ بھی کوئی اور نہیں عذاب سعیر سے عذاب جہنم نہیں بلکہ شہاب ثاقب کا عذاب مراد ہے یہ تینوں دلائل آسمانی حالات سے متعلق ہیں ۱۲۔ ولذین کفر دار تخولیف اخروی۔ جو لوگ اپنے رب سے کفر کرتے ہیں یعنی اللہ کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی برکات دہندہ سمجھتے ہیں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے جو نہایت ہی بُرا انجام ہے۔ جب ان کفار و مشرکین کو جہنم میں ڈالا جائیگا تو وہ سخت جوش میں آجائیں گے اور اس کی ہیبتناک غراہٹ ہوگی۔ وہ دشمنان خدا پر اس قدر غضبناک ہوگی کہ قریب ہوگا کہ غیظ و غضب سے پھٹ جائے کلمہ القی فیہا فوج جب بھی مشرکین کی کوئی جماعت جہنم میں ڈالی جائیگی تو خازنان جہنم ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس ڈرنا نیولے نہیں آئے تھے؟ جنہوں نے تمہیں آج کے عذاب سوختر و لار کیا ہو۔ قالوا بلی۔ جواب دیں گے کیوں نہیں؟ ہمارے پاس ڈرنا نیولے آئے مگر ہم نے ان کو جھٹلایا اور صاف صاف کہہ دیا کہ اللہ نے تمہیں کوئی حکم دے کر نہیں بھیجا اور تمہارا دعوائی نبوت صحیح نہیں ۱۳۔ وقالوا لو کنا نسمع۔ اب مشرکین حسرت و ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے کاش! اگر ہم اللہ کی آیتیں سن سکتے بلکہ تفکر و تامل مان لیتے یا سمجھ سوتے کہ ان کو قبول کر لیتے تو آج دوزخیوں کے ساتھ نہ ہوتے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر دعائی حق کی بات محض سن کر بھٹ و تھجیس کے بغیر ہی اسکی دیانت و امانت پر اعتماد کر کے اس کی دعوت کو قبول کیا جاتے تو یہ بھی ذریعہ نجات ہے۔

بشارت اخرویہ

۱۲۔ ثمرہ دلائل عقلیہ

۱۳۔ عقلی خاص

اسی لو کنا نسمع کلام النذیر فنقبلہ جملہ من غیر بحث و تفتیش اعتماد علی ملاح صدقہ بالمعجز الخ (روح ج ۹ ص ۱۲) فا عترفوا بذنبہم۔ اس طرح مشرکین و کفار اپنے جرم کا اقبال کر لینگے اور ان جہنمیوں کے لئے خدا کی رحمت سے دوری اور محرومی ہوگی۔ ۱۱۔ ان الذین یخشون۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں حالانکہ عذاب آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں، ان کے لئے گناہوں کی معافی کے علاوہ بہت بڑا اجر و ثواب تیار ہے۔ واسر و اقولکم۔ یہ دلائل سابقہ کا ثمرہ ہے انہ علیہم بذات الصدور جملہ تعلیلیہ ہے، یہ ماقبل کی علت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو آہستہ پکارو یا اونچی آواز سے پکارو وہ سنتا ہے، کیونکہ وہ تودل کی باتیں بھی جانتا ہے قالہ الشیخ۔ یا یہ خطاب مشرکین سے مخصوص ہے جو کفر و عداوت کی باتیں کرتے اور آپس میں کہتے آہستہ باتیں کر و کہیں محمدؐ کا رب سن کر اس کو اطلاع نہ دے

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ قال ابن عباس وسببه ان بعض المشركين قال لبعض اسروا قولكم لا يسعكم الله محمد بحرج ۸ ص ۳۰۰) الا يعلم من خلق بھلا جس نے پیدا کیا ہے وہ جانتا نہیں اور ساتھ ہی وہ ظاہر و باطن اور نہاں و عیاں کو جاننے والا بھی ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ ہوالذی جعل۔ یہ چوتھی دلیل عقلی خاص ہے۔ اوپر کا حال تو دیکھ لیا اچھا اب نیچے کی طرف دیکھو۔ یہاں ذلول مدار کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے اس زمین کو تمہارے لئے عاجز بنا دیا ہے کہ اسکی راہوں میں چلتے ہو

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَ
 كَلُوا مِنْ حَرْثِهَا وَاللَّهُ الْشَّوْرُ ۱۵ ؕ أَمِنْتُمْ مَنْ
 فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ
 تَمُورُ ۱۶ ؕ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَرْسِلَ
 عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۱۷ ؕ وَقَدْ
 كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيفَ كَانَ تَكْوِيرِ ۱۸ ؕ
 أُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى الظُّلُمِ فَوَقَّعْتُمْ وَيَقْبِضُونَ
 مَا يَمْسُكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۱۹ ؕ
 آمِنَ هَذَا الَّذِي هُوَ جَنْدُكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ
 الرَّحْمَنِ إِنَّ الْكُفْرَ وَالْإِلْفِي غُرُورٌ ۲۰ ؕ آمِنَ
 هَذَا الَّذِي يَرِثُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِشْقَةٌ ۲۱ ؕ بَلْ

کیا تمہارے آگے زمین کو پست اب چلو پھرو اس کے کندھوں پر اور
 کھاؤ اور پیو اسکی زمین کی طرف جی اٹھنا ہے کیا تم نڈر ہو گئے لے اس
 جو آسمان میں ہے اس سے کہ دھنسا دے تم کو زمین میں پھر یہی وہ
 نڈر ہے یا نڈر ہو گئے ہو اس کو جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ برسات
 تم پر مینہ پھروں گا سو جان لو گے کیا ہے میرا ڈرانا اور
 جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے پھر کیا ہوا میرا انکار
 اور کیا نہیں دیکھتے ہو اٹھتے جانوروں کو اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور پر چھپتے ہوئے
 نیکو کوئی نہیں سھام رہا رحمن کے سوائے اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز
 بھلا وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری مدد کرے تمہاری رحمن کے
 سوائے منکر بڑے ہیں بڑے بہکائے میں بھلا وہ
 کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی کوئی نہیں

اور اس میں پیدا ہونے والا رزق کھاتے ہو اور پھر
 آخر اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے جس نے زمین کو
 ذلول بنایا وہی برکات دہندہ ہے اور کوئی نہیں
 ذلول یعنی نہ ایسی سخت اور درشت کہ پاؤں کو چھیل
 ڈالے اور نہ ایسی نرم کہ پاؤں اس میں دھنس جائیں
 والیہ النشور۔ یہ تنخويف اخروی کی طرف اشارہ
 ہے اللہ آمنتم من فی السماء تا
 فکیف کان تکیر۔ تنخويف دنیوی من فی السماء
 سے اللہ تعالیٰ مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے آسمانوں میں
 ہونے سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق ہے اور
 اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت سے بحث
 کرنا جائز نہیں۔ الایة من المتشابهات لكونه
 تعالیٰ منزها عن التکمین فی السماء فمذهب
 السلف السکوت (مظہری ج ۱۰ ص ۲۵) وائمة
 السلف لم یذہبوا الی غیرہ تعالیٰ والایة
 عندہم من المتشابهة وقد قال صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم آمنوا بمتشابهہ ولم یقل
 اولوہ فہم مؤمنون بانہ عزوجل فی السمل
 علی المعنی الذی ارادہ سبحانہ مع کمال
 التنزیہ (روح ج ۲۹ ص ۱۵) فرمایا کیا تم اللہ
 تعالیٰ سے نڈر ہو گئے ہو اور اس پر مطمئن ہو چکے ہو
 کہ وہ تمہیں زمین میں نہیں دھنسا دے گا یا آسمان سے
 پتھر برساکر تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ جب اس کا
 عذاب کسی شکل میں آگیا تو تمہیں میرے ڈرانے کا حال
 معلوم ہو جائیگا اور تم جان لو گے کہ میں کس طرح عذاب
 لاتا ہوں نذیر مصدر ہے بمعنی انذار (روح)
 ان سے پہلے بھی گذشتہ قوموں کے کافروں نے تکذیب
 کی تو ان پر میرا انکار کیا رہا۔ تکیر بمعنی انکار ہے
 اور یا نے متکلم محذون ہے جس پر کسرہ دار وال ہے
 مقصد عذاب کی شدت و فظاعت کا اظہار ہے اللہ اولہ یروا۔ پانچویں دلیل عقلی خاص ۱۲۔

منزل

میں پرندے صدف درصاف پرواز کر رہے ہیں، کبھی پروں کو پھیلا لیتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں، فضا میں ان کو سٹھا منا بھی اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کا کرشمہ ہے اور پھر کوئی چیز اسکی نگاہوں سے اوجھل نہیں۔ جب یہ سارے کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو برکات دہندہ بھی وہی ہے اور کوئی نہیں اللہ آمن ہذا۔ یہ تنخويف دنیوی ہے اور یہ دونوں آیتیں ماقبل کا ثمرہ ہے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے یہ خود ساختہ معبود جن کو تم برکات دہندہ سمجھتے ہو کیا یہ خدائے رحمن کے سوا تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اس کے عذاب سے تم کو پناہ دے سکتے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ مدد نہیں کر سکتے۔ یہ مشرکین جو ان عاجزوں کو مددگار اور برکات دہندہ سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان معبودوں کے حفظ و امان میں ہیں، وہ بہت بڑے دھوکہ میں ہیں۔ وهو استفہام انکاری ای لاجند لکہ

يُدْنِعُ عَنْكُمْ عَذَابَ اللَّهِ (قرطبي ج ۱۸ ص ۲۱۸) اسی ماہم فی زعمہم انہم محفوظون فی النوائب بحفظ الہتہم لا بحفظہ تعالیٰ فقط وان الہتہم تحفظہم من بائس للہ تعالیٰ الا فی غیرہ و عظیم و ضلال فاحش الخ (روح ج ۲۹ ص ۱۸) **۱۷** اَمِنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ - یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ جو تمہیں روزی دیتا ہے اگر وہ روزی بند کرے تو پھر تمہیں کون روزی دے گا؟ یعنی اس کے سوا کوئی روزی رساں نہیں اس لئے اس کے سوا برکات دہندہ بھی کوئی نہیں۔ بل لاجو فی عتو۔ یہ مقدر سے متعلق ہے اسی لئے بتاؤ ابذلک و لہدین عنواللحق (روح) اس بیان سے

وہ نہ متاثر ہوئے اور نہ حق کو قبول کیا، بلکہ سرکشی اور نظر میں پوری قوت سے اور آگے بڑھ گئے ہیں **۱۸** اَمِنْ يَمْسِي مَكْبًا - یہ پہلی دو آیتوں پر متفرع ہے اور اس میں مشرک اور متوح کی مثال بیان کی گئی ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ عذاب سے پناہ دینے والا اور رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو جو شخص اس کے باوجود پھر اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرتابی کرے اور مشرک کا راستہ اختیار کرے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سر جھکا کر ادھر ادھر دیکھے بغیر جدھر اس کا منہ آجائے ادھر ہی چلا جائے اور اس طرح سیدھی راہ سے ہٹ کر بھٹکتا ہے یہ مشرک کی مثال ہے جو سوچ بچار کے بغیر ہی مشرک باپ دادا کی راہ چلتا ہے اس کے مقابلے میں وہ شخص ہے جو سوچ سمجھ کر قدم رکھتا ہے اور سیدھا صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ یہ مومن کی مثال ہے بعض مفسرین نے اس آیت کو احوال قیامت سے متعلق قرار دیا ہے بے شک یہ قیامت کے احوال میں سے ایک حال ضرور ہے کہ مشرکین سرور کے بل چلیں گے لیکن یہ اس آیت سے متعلق نہیں دونوں مثالوں میں تقابل سے یسٹھی مکبا۔ یعنی باپ دادا کے باطل دین پر آنکھیں بند کر کے چلتا ہے اس کے مقابلے میں ہے سویا یعنی توحید کی راہ پر چلتا ہے علی وجہہ بلا تامل و فکر جس طرف اس کا منہ آ جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ علی صراط مستقیم یعنی سوچ سمجھ کر سیدھی راہ پر چلتا ہے **۱۹** قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ **۲۰** قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ **۲۱** وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ **۲۲** قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ **۲۳** فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا **۲۴** وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ **۲۵** قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ **۲۶** قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ

تبرک الذی ۲۹

۱۲۸۳

الملک ۶۷

منزل

۱۷ اَمِنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ - یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ جو تمہیں روزی دیتا ہے اگر وہ روزی بند کرے تو پھر تمہیں کون روزی دے گا؟ یعنی اس کے سوا کوئی روزی رساں نہیں اس لئے اس کے سوا برکات دہندہ بھی کوئی نہیں۔ بل لاجو فی عتو۔ یہ مقدر سے متعلق ہے اسی لئے بتاؤ ابذلک و لہدین عنواللحق (روح) اس بیان سے

وہ نہ متاثر ہوئے اور نہ حق کو قبول کیا، بلکہ سرکشی اور نظر میں پوری قوت سے اور آگے بڑھ گئے ہیں **۱۸** اَمِنْ يَمْسِي مَكْبًا - یہ پہلی دو آیتوں پر متفرع ہے اور اس میں مشرک اور متوح کی مثال بیان کی گئی ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ عذاب سے پناہ دینے والا اور رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو جو شخص اس کے باوجود پھر اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرتابی کرے اور مشرک کا راستہ اختیار کرے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سر جھکا کر ادھر ادھر دیکھے بغیر جدھر اس کا منہ آجائے ادھر ہی چلا جائے اور اس طرح سیدھی راہ سے ہٹ کر بھٹکتا ہے یہ مشرک کی مثال ہے جو سوچ بچار کے بغیر ہی مشرک باپ دادا کی راہ چلتا ہے اس کے مقابلے میں وہ شخص ہے جو سوچ سمجھ کر قدم رکھتا ہے اور سیدھا صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ یہ مومن کی مثال ہے بعض مفسرین نے اس آیت کو احوال قیامت سے متعلق قرار دیا ہے بے شک یہ قیامت کے احوال میں سے ایک حال ضرور ہے کہ مشرکین سرور کے بل چلیں گے لیکن یہ اس آیت سے متعلق نہیں دونوں مثالوں میں تقابل سے یسٹھی مکبا۔ یعنی باپ دادا کے باطل دین پر آنکھیں بند کر کے چلتا ہے اس کے مقابلے میں ہے سویا یعنی توحید کی راہ پر چلتا ہے علی وجہہ بلا تامل و فکر جس طرف اس کا منہ آ جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ علی صراط مستقیم یعنی سوچ سمجھ کر سیدھی راہ پر چلتا ہے **۱۹** قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ **۲۰** قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ **۲۱** وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ **۲۲** قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ **۲۳** فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا **۲۴** وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ **۲۵** قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ **۲۶** قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ

کا شکر ادا نہیں کرتے ہو۔ جعل لکم السمع الخ مدار کلام ہے۔ جب یہ قوتیں عطا کرنے والا کوئی اور نہیں، تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ قل هو الذی ذرأکم۔ ساتویں دلیل عقلی خاص۔ تمہیں پیدا بھی میں نے کیا اور پھر زمین میں تم کو پھیلا یا اور آباد کیا اور پھر آخر سب اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے کیا سب کچھ کسی دوسرے نے کیا ہے؟ نہیں، نہیں! میں ہی نے کیا ہے تو برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ **۱۷** ویقولون ماتی ہذا الوعد ان کنتم صادقین

فتح الرحمن و مترجم گوید این مثل است کافر و مومن را و اللہ اعلم ۱۲ و یعنی سیاہ کردہ شود ۱۲۔

مشرکین ازراہ تعنت و عناد سوال کرتے ہیں کہ وہ (قیامت کا یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی متعین تاریخ بتاؤ۔ قل انما العلم عند اللہ جواب شکوی ہے۔ آپ جواب میں فرمادیں اس کے معین وقت کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ میں تو اس کی خبر دینے والا ہوں۔ میں نے جو خبر دی ہے۔ اور اس کے مطابق اللہ کا عذاب ضرور آئیگا ۱۵ فلما رآوه تخولفت اخروى۔ جب مشرکین اللہ کے عذاب کو اپنے قریب دیکھ لیں گے تو خوف و ہراس سے ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کرتے تھے۔ قل ارايتم تخولفوني وطريق تبليغ اول۔ شرط کی جزا محذوف ہے

القلم ۶۸

۱۲۸۴

تبارك الذي ۲۹

اَمَّا يَهُدَىٰ وَعَلِيهِ تَوْكَلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي

ہم نے اس کو گمراہ کیا اور اس پر بھروسہ کیا سو اب تم جان لو گے کون بڑا ہے

ضَلِيلٍ مُّبِينٍ ۱۱ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ

صریح بہکاتے ہیں تو کہہ سچلا دیکھو نہ تو اگر ہو جائے صبح کو پانی تمہارا

غَوْرًا فَمِنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۱۲

خشک پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس پانی تمہارا

سُو الْقَلَمِ ۱۱ وَهُوَ ثَابِتٌ وَخَشَعَتِ اُذُنَا لِرُكُوعِ

سورہ قلم مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پاؤں آستیں ہیں اور اس میں دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بحد مہربان نہایت رحم والا ہے

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۱ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

قسم سے نہ فکر اور جو کچھ لکھتے ہیں تو نہیں اپنے رب کے فضل سے

بِمَجْنُونٍ ۲ وَاِنْ لَّكَ لَاجْرٌ اَغْيَرُ مَسْنُونٍ ۳ وَاِنَّكَ

دلوانہ اور تیرے واسطے تہ بد ہے بے انتہا اور تو

لَعَلَّ خَلْقٍ عَظِيمٍ ۴ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۵ يَا أَيُّهَا

پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر سو اب تو بھی دیکھ لگا اور سہ وہ بھی دیکھ لینگے کہ کون ہے تیرا

الْمَفْتُونِ ۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ ضَلَّ عَنْ

جو بھل رہا ہے لے شک تیرا رب سہ وہی خوب جانے اس کو جو بہکا اس

سَبِيلِهِ ۷ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۸ فَلَا تَطْعَمُ الْمَلَكُ بَيْنَ

کہ راہ سے اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانہ والوں کو سو تو کہنا مت تہ مان جھلا نہ لو

وَدُّوْا لَوْنُدُّهِنَّ فَيَدُّهِنَّ ۹ وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَاظٍ

کا وہ چاہتے ہیں کسی طرح تو ڈھیلنا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہوں ٹ اور تو کہنا مت مان سہ کسی نہیں کھانے

منزل ۷

۱۱ ای لیس لنا غیرہ من عذابہ۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عذاب دینے والا اور رحم کرنے والا کوئی نہیں۔ اے مشرکین یہ بتاؤ کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ ہلاک کر ڈالے جس طرح تمہاری تمنا ہے یا وہ ہم پر مہربانی اور ہمیں عذاب سے محفوظ رکھے تو بتاؤ تمہیں اس کے دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟ کیونکہ تمہارے معبود تو عاجز اور بے بس ہیں۔ اس لئے تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم پیغمبر علیہ السلام کی پیروی کرو جو کہ اتباع تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکتا ہے۔ والحاصل انہ لا فائدة لكم في هلاكنا حتى تطلبونہ انما یفیدکم ان تتبعوا من یحیرکم من عذاب اللہ الخ (منظہری ج ۱۰ ص ۲۸) ۱۲ قل هو الرحمن طریق تبلیغ دوم۔ فرما دیجئے عذاب سے پناہ دینے والا رحمن ہی ہے، اس لئے ہم اسکی توجید پر ایمان لائے ہیں اور مصائب و مشکلات میں اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے مشرکین تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ ہدایت پر کون ہے، کیونکہ جب اللہ کا عذاب تم پر نازل ہوگا تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی ۱۱ قل ارايتم۔ آٹھویں دلیل عقلی خاص۔ معین بروزن فعلیل معن سے ماخوذ ہے یعنی جاری اور بہتا ہوا۔ یا یہ علین سے اسم مفعول ہے یعنی جو آنکھوں سے نظر آئے۔ عن ابن عباس (جماء معین) اسی ظاہر تراہ العیون فهو مفعول وقیل هو من معن الماء اسی کثر، فهو علی هذا فعلیل (قرطبی ج ۸ ص ۲۲۲) یہ بتاؤ! اگر یہ پانی زمین کی گہرائی میں چلا جائے، تو تازہ اور جاری پانی تمہیں کون لا کر دے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں تازہ اور میٹھا پانی عطا فرماتا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ یہ سب اللہ کی مہربانی ہے، تمہارے خود ساختہ معبود یہ کام نہیں کر سکتے۔ موضع قرآن ف یعنی تو ان کے بتوں کو بھلا کہہ تو تیری باتوں کو پسند کر

مشرکین ازراہ تعنت و عناد سوال کرتے ہیں کہ وہ (قیامت کا یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی متعین تاریخ بتاؤ۔ قل انما العلم عند اللہ جواب شکوی ہے۔ آپ جواب میں فرمادیں اس کے معین وقت کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ میں تو اس کی خبر دینے والا ہوں۔ میں نے جو خبر دی ہے۔ اور اس کے مطابق اللہ کا عذاب ضرور آئیگا ۱۵ فلما رآوه تخولفت اخروى۔ جب مشرکین اللہ کے عذاب کو اپنے قریب دیکھ لیں گے تو خوف و ہراس سے ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کرتے تھے۔ قل ارايتم تخولفوني وطريق تبليغ اول۔ شرط کی جزا محذوف ہے

سورہ ملک میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

تبارك الذي بيده الملك۔ چھ عقلی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں۔

سورۃ قلم

ربط | سورۃ تبارک الذی میں ثابت کیا گیا تھا کہ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اب سورۃ قلم میں خبردار کیا گیا کہ مشرکین کو شش کریں گے کہ آپ اس مسئلہ میں نرم ہو جائیں، تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں یا یہ کہ وہ نرم ہو رہے ہیں تاکہ آپ بھی نرم ہو جائیں ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ بے شک اللہ تعالیٰ کو برکات دہندہ مانیں، مگر ان کے معبودوں کا ذکر نہ کریں۔ مگر آپ اس میں ہرگز نرم نہ ہوں اور مدابہنت نہ کریں دوالوت دهن فیدھنون ۰

خلاصہ | زجر، تسلیہ، دعوائی سورت، تخویف دنیوی، بشارت، تخویف اخروی۔ تعلق انتہا بہا بتدار۔

تفصیل

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ — تا — فَلَاطِعِ الْمَكْذِبِينَ ۰ زجر برائے مشرکین اور تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اہل علم اس پر شاہد ہیں کہ آپ مجنون نہیں ہیں، کیونکہ ایسے علوم و معارف کسی مجنون کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ ان مشرکین کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ دیوانہ کون ہے۔ دوالوت دهن فیدھنون ۰ یہ سورت کا دعویٰ ہے۔ مشرکین کی خواہش ہے کہ آپ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم ہو جائیں یا یہ کہ وہ نرمی اختیار کر رہے ہیں تاکہ آپ بھی نرم ہو جائیں ولا تطع كل حلاف مهين — تا — سنسمة على الخراطوم ۰ لیکن آپ ان کی کوئی بات نہ مانیں اور مسئلہ کی تبلیغ کرتے رہیں اور صاف صاف ان کے معبودوں کے برکات دہندہ ہونے کی نفی کرتے رہیں

انابلونہم کما بلونا اصحاب الجنة — تا — انا انی سہبنا راغبون ۰ تخویف دنیوی کا ایک نمونہ۔ جس طرح ان باغ والوں کے خود ساختہ برکات دہندگان انکے باغ کو تباہی سے نہ بچا سکے اسی طرح اہل مکہ اپنے خود ساختہ برکات دہندہ معبودوں کو پکاریں کہ وہ ان سے قوط کو رفع کریں جو ہم نے ان پر مسلط کیا ہے۔ كذلك العذاب۔ الایۃ۔ یہ اہل مکہ کو تنبیہ ہے کہ یہ عذاب تو دنیا میں ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑا ہے۔

ان للمتقين الایۃ۔ بشارت اخرویہ برائے مومنین۔ انجعل المسلمین کالمجرمین ۰ — تا — فلیاتوا بشرکائهم ان کانوا صدقین ۰ زجر برائے مشرکین۔ کیا ہم مسلمانوں کو ان مجرموں کے برابر کر دینگے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی کتاب ہے جس میں ان کی مرضی کی باتیں تحریر ہیں یا ہم نے ان سے کوئی وعدے کر رکھے ہیں۔ یا ان کے شرکار ہیں تو وہ انہی کا کوئی کمال دکھائیں؟ کچھ نہیں، ان میں سے کوئی بات بھی نہیں یوم یکشف عن ساق — تا — وهم سالمون ۰ یہ تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن مشرکین کو سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے، مگر سجدہ نہیں کر سکیں گے، دنیا میں جب انکو سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے۔

فذر فی ومن یکذب — تا — ان کیدی متین ۰ مجھے چھوڑو! میں ان جھٹلائیوالوں کو مزید مہلت دوں گا اور پھر ان کو اچانک پکڑ لوں گا۔ اہر تسئلہم اجرا۔ الایۃ۔ زجر۔ کیا آپ ان سے اجرت مانگتے ہیں جسے وہ بوجھ سمجھتے ہیں اس لئے نہیں مانتے یا ان کے پاس غیبی علوم ہیں جن سے ان کے معبودوں کا برکات دہندہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس لئے وہ قرآن کو نہیں مانتے اور اس سے بے نیاز ہیں؟ فاصبر لحکم ربک — تا — فجعله من الصالحین ۰ آخر میں تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ابتدا میں تھا۔ فرمایا آپ مشرکین کی تکلیفوں کو تنگ آکر عجلت نہ کریں اور ابھی صبر و تحمل سے کام لیں اور ہمارے احکام کا انتظار کریں۔ مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح جلدی نہ کریں۔ وان یکاد الذین کفروا۔ الیٰ اخرہ۔ یہ سورت کی ابتداء سے متعلق ہے۔ جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے اور اسکی تبلیغ فرماتے ہیں تو مشرکین غضب آلود نگاہوں سے گھور کر آپ کو دیکھتے تاکہ آپ ڈر کر تبلیغ چھوڑ دیں اور پھر یہ پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ (عباداً باللہ) آپ مجنون ہیں، حالانکہ یہ قرآن ساری دنیا کے لئے پند و نصیحت ہے ایسی کتاب کسی دیوانے سے صادر نہیں ہو سکتی جو علم و حکمت اور عبرت و موعظت سے لبریز ہو۔

تہنئة | القلم — تا — لعلی خلق عظیم ۰ تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ والقلم مع معطوف قسم ہے اور ما انت بنعمة ربک بل مجنون جواب قسم ہے اور اس کے بعد کا مضمون متالف ہے فالیسطرون سے مراد کراما کاتبین ہیں یا اہل علم مراد ہیں جو علوم دین کو قید تحریر میں لاتے ہیں۔ اسی الحفظۃ الذین یکتبون اعمال بنی آدم والعلماء الذین یکتبون علوم الدین (منظہری ج ۱۰ ص ۳۰) قلم جس سے علوم دین

جاتے ہیں نیز علماء دین اس پر گواہ ہیں کہ آپ بجز اللہ تعالیٰ مجنون نہیں ہیں، کیونکہ آپ کی باتیں علم و حکمت سے لبریز ہوتی ہیں اور دیوانوں سے ایسی باتوں کا صدور نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ نے جو قرآن پیش کیا ہے وہ علوم و معارف کا خزینہ اور اپنی لفظی اور معنوی خوبیوں کے اعتبار سے معجز اور بے مثل ہے۔ کیا کوئی دیوانہ بھی ایسی کتاب لاسکتا ہے؟

۱۳ وان لك۔ آپ نے کام میں ثابت قدم رہیں، راہ حق اور تبلیغ توحید میں آپ نے جو شہائد برداشت کئے ہیں ان کا آپ کو ایسا اجر و ثواب ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اسی ثوابا علی ما تحملت من اثقال النبوة (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲۶) وانك لعلی خلق عظیمہ خلق سے اخلاق و عادات مراد ہیں آپ کے خلق کو "عظیم" فرمایا، کیونکہ آپ کی ذات گرامی میں تمام مکارم اخلاق علی الوجہ الا تم موجود تھے اور آپ قرآنی اخلاق و آداب کا محکم نمونہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القرآن کہ آپ کا خلق قرآن ہے یعنی آپ کے تمام اعمال و افعال اور اخلاق و عادات قرآنی تعلیم کے عین مطابق تھے۔ یا خلق سے دین اسلام مراد ہے جو تمام دینوں سے افضل اور خدا کے یہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ قال ابن عباس ومجاهد: علی خلق علی دین عظیم من الادیان لیس دین احب الی اللہ تعالیٰ ولا ارضی عنده منه (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲۶) وهو دین الاسلام (مظہری ج ۱۰ ص ۲۱)

۱۴ فستبصرون ویبصرون۔ یہ مشرکین پر زجر ہے۔ السفنون مہد ہے۔ یعنی الفتنة بمعنی الجنون (روح) بہت جلد دنیا ہی میں جب اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اور یہ صنادید کفر اور اراکین شرک مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور ہوں گے تو ان کا سارا غرور خاک میں مل جائے گا اس وقت آپ بھی مشاہدہ کر لیں گے اور وہ خود بھی دیکھ لیں گے کہ حقیقت میں دیوانہ اور مجنون کون ہے؟ حاصل یہ ہے کہ اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت میں دیوانے تو وہ خود ہیں۔ جنہوں نے دین حق سے اعراض کر کے دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی مولیٰ اور اللہ کے سچے پیغمبر علیہ السلام کو جو ملے طعنوں کا نشانہ بناتے رہے۔

۱۵ ان ربك۔ اللہ تعالیٰ دونوں جماعتوں کو خوب جانتا ہے جو سیدھی راہ سے گمراہ ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور جو لوگ سیدھی راہ پر گامزن ہیں ان کو بھی، وہ دنیا و آخرت میں ہر ایک کے ساتھ اس کے حال کے موافق معاملہ فرمائے گا۔ جو لوگ حق سے منحرف ہیں حقیقت میں وہی مجانین ہیں اور اہل ایمان کمال عقل سے متصف ہیں کیونکہ انہوں نے سیدھی راہ اختیار کی ہے۔

۱۶ فلا تطعم المكذبین۔ فارتفعیۃ ہے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ بجز اللہ مجنون نہیں ہیں، بلکہ یہ آپ کے مخالفین مجانین ہیں۔ اسلئے آپ ان حق کا انکار کرنے والوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی کوئی بات نہ مانیں۔

ودولوتس ہن فید ہنون۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے۔ فید ہنون تمنی کا جواب نہیں ورنہ فید ہنوا..... ہوتا۔ اس لئے یہ اصل میں فہم ید ہنون ہے۔ مشرکین کی تمنا اور خواہش ہے کہ آپ توحید کے معاملے میں نرم ہو جائیں یعنی ان کو شرک سے نہ روکیں اور ان کے معبودوں کی عاجزی اور بے بسی کا ذکر نہ کیا کریں، ویسے خود بڑی خوشی سے اپنے معبود کی عبادت کریں اور اس کے صفات و کمالات بیان کیا کریں اور اس کو برکات دہندہ سمجھیں لیکن ان کے معبودوں کو کچھ نہ کہیں اور یہ صراحت نہ کریں کہ وہ برکات دہندہ نہیں ہیں۔ تو اس صورت میں وہ بھی نرم ہو جائیں گے اور آپ پر طعن نہیں کریں گے اور نہ آپ کو تبلیغ اور خدائے واحد کی عبادت سے روکیں گے یا مطلب یہ ہے کہ وہ تو اب نرم ہو رہے ہیں اس خواہش میں کہ شاید آپ بھی نرم ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے مسئلہ توحید میں ادنیٰ مدہانت کی بھی اجازت نہیں۔ آپ اس میں نرم نہ ہونا اور صاف صاف بیان کرنا کہ تمہارے خود ساختہ معبود عاجز ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اسی فہم ید ہنون جینثن او فہم الان ید ہنون طمعا فی ادھانک (روح ج ۲۹ ص ۲۶)

۱۷ ولا تطعم کل حلاف۔ اعادہ صیغہ نہی بعد ہد کی وجہ سے ہے۔ حلاف بات بات پر جھوٹی قسمیں کھانے والا ذبیوہی کاموں میں بھی اور دینی امور میں بھی مثلاً غیب اللہ کو پکارتا ہے اور پھر قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں معبود کو پکارا تھا اس لئے میرا کام ہو گیا۔ مہین گھٹیا اور پست ذہنیت رکھنے والا۔ ہتھماز۔ اہل توحید کی عیب چینی کرنے والا۔ مشاء بنہیم۔ اہل توحید کی چغلی کھانے والا۔ مناع للخیر۔ بھلائی سے روکنے والا۔ معتد حد سے گزرنے والا۔ اشیہ بہت بڑا مجرم۔ عتل۔ بد زبان، کج خلق یعد ذلک یعنی اس کے علاوہ زنیہم شر و فساد میں معروف۔ من الروح والبیضاوی۔

یہ مکذبین کی صفات ہیں جنکی بات ماننے سے آپ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کا ذامال و بنین۔ لام تعلیلیہ مقدر ہے۔ اسی لان کا اور یہ لا تطعم کی علت ہے۔

حاصل یہ ہے کہ ایسی برائیوں کے حامل کی اس لئے بھی اطاعت نہ کر کہ وہ بڑا مال دار اور کثیر آل اولاد والا ہے۔ ان کی باتوں کی پروا مت کر اور اپنا کام "تبلیغ کئے جا۔"

مَهِيْنٌ ۱۰ هَبَّازٌ مَشَاعِرٌ بِنِيْمٍ ۱۱ مَنَّاعٌ لِلْخَيْرِ مَعْنَدِ

بیتدر کا طعنے لے چغلی کھاتا پھرے بھلے کام سے روکے حد بڑھے

أَشِيْمٌ ۱۲ عَتِلٌ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْبٌ ۱۳ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ

بڑا گنہگار اچھ ان سب کے پیچھے بدنام وفاق اس واسطے کہ رکھتا مال

وَبَنِيْنٌ ۱۴ إِذْ اتَّتَلَعَتْ عَلَيْهِ إِبْنَتَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۱۵

اور بیٹے و جب سائے شہ اس کو ہماری باتیں کہے یہ نقلیں میں پہلوں کی

سَسِيْمَةٌ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۱۶ إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا

اب داغ دیکھے ہم اسکو سوند پر و ہم نے ان کو جانچا لہے جیسا جانچا تھا

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لِيَصْرَمْنَهَا ۱۷ مَصْبِيْحِينَ ۱۸

باغ والوں کو جب ان سب نے قسم کھائی کہ اسکا میوہ توڑیں صبح ہوتے

وَلَا يَسْتَشْنُونَ ۱۹ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ

اور انشا اللہ نہ کہا و پھر پھیرا کر گیا لہے اس پر کو پھرے والا تیرے رب کی طرف سے

وَهُمْ نَائِمُونَ ۲۰ فَاصْبَحْتَ كَالصَّرِيمِ ۲۱ فَتَنَادُوا

اور وہ سوئے ہی رہے پھر صبح تک سو رہا جیسے ٹوٹ چکا و پھر آپس میں

مَصْبِيْحِينَ ۲۲ أَنْ اَعْدُوا عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

بولے صبح ہوتے کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر اگر تم

صَارِمِينَ ۲۳ فَانْطَلَفُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ۲۴ أَنْ

توڑنا ہے پھر چلے اور آپس میں کہتے تھے چکے چکے کہ

لَا يَدْخُلُهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ ۲۵ وَغَدَا

اندر نہ آئے پائے اس میں آج تمہارے پاس کوئی محتاج اور سویرے چلے

عَلَى حَرْثٍ قَادِرِينَ ۲۶ فَلَمَّارًا وَهَاقَالُوا إِنَّا

پکھتے ہوئے زور کے ساتھ پھر جب اسکو لہ دیکھا بولے ہم

منزل

۱۰ اذ اتتلی علیہ۔ یہ شکوی ہے، جب ایسے ذمیم اور بہریدی موصوف کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کچھ نہیں یہ تو محض گذشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہی ہیں۔ سنسہ علی الخراطوم۔ ان بدقماشوں کے لئے وعید ہے ذمیوی۔ یہ لوگ پیغمبر علیہ السلام کے اتباع سے ناک بھول چڑھاتے اور آپ کی پیروی میں شرم و عار محسوس کرتے۔ اس لئے ہم دنیا ہی میں ان کو ذلیل و رسوا کر کے ان کی بڑائی خاک میں ملادیں گے اس طرح یہ تذلیل و تحقیر سے کنا یہ ہے۔ وقیل المعنی سنلحق به عاسرا و سبۃ حتی یکون لمن و سمر علی الفہ (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۳۷) یا یہ وعید اخروی ہے یعنی جس

ناک سے وہ سچوں سچوں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی سے ناک کٹی ہے قیامت کے دن ہم اس کی وہی ناک کاٹیں گے اور جہنم کی آگ میں اس کو داغ دینگے۔ وقال بعض هو فی الآخرة ومن القائلین بان هذا وعید بامر یکون فیہا من قال هو تعذیب بنا ر علی الفہ فی جہنم (روح ج ۲۹ ص ۲۹) تنبیہ۔ یہ آیتیں کسی مخصوص آدمی کے حق میں نہیں ہیں، بلکہ اس سے تمام وہ کفار مراد ہیں جو ان اوصاف سے متصف ہوں۔ شان نزول میں مخصوص شخص کے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ وہ مخصوص فرد بھی اس میں شامل ہے، یہ مطلب نہیں کہ یہ آیتیں اس کے ساتھ مخصوص ہیں اور کسی اور کو شامل نہیں ہیں

۱۱ انا بلونہم۔ یہ تخویف ذمیوی کا نمونہ ہے ضمیر منصوب اہل مکہ سے کنا یہ ہے۔ اصحاب الجنۃ سے گذشتہ زمانے کے وہ بھائی مراد ہیں جنہوں نے ایک نہایت عمدہ باغ اپنے باپ سے وراثت میں پایا تھا۔ صنعا رالیمن کے قرب و جوار میں ایک شخص رہتا تھا جس کا ایک بہت اچھا باغ تھا جس میں ہر قسم کے میووں اور پھلوں کے درخت تھے یہ شخص بہت نیک تھا اور صرف خدا ہی کو بکارت دینا سمجھتا تھا باغ کی پیداوار میں سے ذل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرتا اور مساکین کو کھلاتا تھا۔ مساکین صبح صبح ہی اس کے باغ میں پہنچ جاتے اور پھل توڑ کر ان کو کھلاتا اور ساتھ لے جانے کے لئے بھی دیتا اس کی وفات ہوئی تو اس کے بیٹوں نے سوچا کہ ہمارا باپ کوئی عقلمند نہیں تھا۔ وہ اپنی دولت فضول مسکینوں اور غریبوں میں بانٹ دیتا تھا اب انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ راتوں رات ہی پھل توڑ کر لے آئے

۱۲ موضع قرآن ولید بن مغیرہ تھا قریش میں ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا میں پڑا ہو یا آخرت میں پڑے گا جلنے کا ۱۳ منہ رحمہ اللہ وک پانچ بھائی تھے ان کا باپ چھوڑا ایک باغ میوے کا اس کی پیدائش سے سارا گھر آسودہ تھا جس دن میوہ توڑنا ٹھہرا تا شہر کے فقیر نسب جمع ہو آتے سب کو کچھ کچھ دیتا اسی سے بکتی پیچھے بیٹوں نے سمجھا کہ اتنا جو فقیر لے جاویں اپنا ہی کام آئے پھر مشورہ کیا کہ سویرے ہی توڑ کر گھر لے آویں فقیر جاوینگے تو وہاں کچھ بھی نہ پاویں گے اور اسپر ایلیا یقین کیا کہ انشا اللہ بھی نہ کہا ۱۴ منہ رحمہ اللہ رات کو آگ لگی یاد ہارٹن پڑی سب صاف ہو رہا

مفاتیح الرحمن و یعنی سنت اللہ آنت کہ مردم بد اصل غالباً متصف باس صفات ذلیلہ باشند ۱۲۔

کہ جب مساکین وہاں پہنچیں تو وہ پھل سمیٹ کر واپس آچکے ہوں۔ ایک کے سوا یہ تمام بھائی مشرک تھے اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے قسمیں کھا کر فیصلہ کیا اور جب وہ فیصلہ کر رہے تھے اس وقت وہ استثنائاً نہیں کر رہے تھے یعنی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ نہیں کر رہے تھے اور برکات دینے میں اللہ کو وحدہ لا شریک نہیں سمجھ رہے تھے اور انہیں یہ خیال نہیں آ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ قال ابو صالح: کان استثنائہم قولہم سبحان اللہ ربنا (قرطبی ج ۸ ص ۲۳۱) مگر ان میں سے ایک جو علم و فہم اور عقل و اعتقاد کے اعتبار سے سب پر فائق تھا اس نے ان کو اس حرکت سے منع کیا تھا اور انہیں سمجھایا تھا کہ وہ خدا کی تسبیح و تقدیس کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو برکات دہندہ نہ سمجھیں مگر انہوں نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے باغ میں پہنچنے سے پہلے ہی سکو آفت سماویہ سے تباہ و برباد کر دیا۔ فرمایا ہم نے ان باغ والوں کو دنیوی نعمتوں سے مالا مال کر کے آزمایا۔ مگر انہوں نے ناشکرا کی اور اللہ کے سوا اوروں کو برکات دہندہ سمجھنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا گیا اسی طرح اہل مکہ کو ہم نے تمام دنیوی نعمتیں اور آسائشیں دیں اور سب سے بڑی نعمت ہم نے ان کو یہ عطا کی کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرمایا مگر انہوں نے ان تمام نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کی اور اپنے معبودان باطلہ کو برکات دہندہ سمجھا تو ہم نے ان پر سخت ترین قحط مسلط کر دیا ہے **نہ** اذ اقسوا۔ انہوں نے قسمیں کھا کر پختہ فیصلہ کر لیا کہ بالکل علی الصبح باغ میں پہنچ کر پھل توڑ لیں گے۔ مقصد یہ تھا کہ مساکین کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا کام ختم کر کے واپس آجائیں۔

ولا یستثنون اسی ولا یسبحون بقرنیۃ لولا تسبحون۔ اور قالوا سبحان ربنا۔ یعنی وہ شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس نہیں کر رہے تھے اور برکات دہندہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک نہیں مانتے تھے بلکہ اپنے خود ساختہ معبودوں کو بھی برکات دہندہ سمجھتے تھے **لہ** فطاف علیہا طائف سے جبریل علیہ السلام مراد ہیں جو عذاب الہی لے کر آئے تھے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ سو گئے، رات کو اللہ نے اس پر ایسا عذاب نازل فرمایا کہ سارا باغ تباہ و برباد ہو گیا اور زمین اس طرح صاف ہو گئی جس طرح وہاں سے سب کچھ کاٹ لیا گیا ہو۔ فتاد و امصباحین۔ صبح ہونے کو ہوتی تو سب نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ پھل توڑنا ہے تو جلدی جلدی باغ میں پہنچو۔ چنانچہ سب روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے کہتے جا رہے تھے کہ آج کوئی مسکین ہمارے قریب نہ آنے پائے وعدہ و علی حرد قدرین۔ حردیہ روکنا اور نہ دینا۔ چنانچہ جب وہ دہاں پہنچے تو وہ خوش تھے اور اپنے زعم میں سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور آج وہ مسکینوں کو کچھ بھی نہیں دینگے **لہ** فلما رآوہا۔ جب وہ باغ کی جگہ پہنچے تو اُسے اُجڑا ہوا دیکھ کر بولے رات کے اندھیرے میں ہم راستہ بھول گئے ہیں اور اپنے باغ کے بجائے

گیا اور زمین اس طرح صاف ہو گئی جس طرح وہاں سے

لَضَالُّونَ ۙ ﴿۲۶﴾ بَلْ لَنْ نَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ

اورا بھول آئے وہ نہیں ہماری تو قسمت پھوٹ گئی بولا بیچلا ان کا

الْمَاقِلُ لَكُمْ لَوْ لَا تَسْبِحُونَ ﴿۲۸﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا

میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ کیوں نہیں پاکی بولتے دل اللہ کی بولے اللہ پاک ذات ہمارا اور

اِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

کی ہم ہی تقصیر وار تھے پھر مذکر کر ایک دوسرے کی طرف لگے

يَتَّلَا وَمُونَ ﴿۳۰﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

الاجنا دینے بولے ہائے خرابی ہماری ہم ہی تھے حد سے بڑھنے والے

عَسٰی رَبِّنَا اَنْ يُّبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا

شاید ہمارا رب بدل دے ہم کو اس سے بہتر ہم اپنے رب سے

رَاغِبُونَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۗ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

آرزو رکھتے ہیں بول آتی ہے اللہ آفت اور آخرت کی آفت تو

اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ

سب سے بڑی ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی البتہ اللہ ڈرنے والوں کو

رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيْمُ ﴿۳۴﴾ اَفَجَعَلَ الْمَسٰلِمِيْنَ

ان کے رب کے پاس باغ میں نعمت کے کیا ہم کر دینگے اللہ حکم برداروں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ وَّفَقِيْكُمْ تَحْكُمُونَ ﴿۳۶﴾ اَمْ

براہر گنہگاروں کے کیا ہو گیا تمکو کیسے ٹھہراتے ہو بات کیا

لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُونَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَآ

تمہارے پاس کئی کتاب جس میں پڑھ لیتے ہو اس میں ملتا ہے تم کو جو تم

تَخٰیرُونَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اٰیْمَانٌ عَلَيْنَا بِاللِّغَةِ اِلٰی

پسند کر لو کیا تم نے ہم سے قسمیں لے لی ہیں ٹھیک پہنچنے والی

منزل ۷

صح ہونے کو ہوتی تو سب نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ پھل توڑنا ہے تو جلدی جلدی باغ میں پہنچو۔ چنانچہ سب روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے کہتے جا رہے تھے کہ آج کوئی مسکین ہمارے قریب نہ آنے پائے وعدہ و علی حرد قدرین۔ حردیہ روکنا اور نہ دینا۔ چنانچہ جب وہ دہاں پہنچے تو وہ خوش تھے اور اپنے زعم میں سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور آج وہ مسکینوں کو کچھ بھی نہیں دینگے **لہ** فلما رآوہا۔ جب وہ باغ کی جگہ پہنچے تو اُسے اُجڑا ہوا دیکھ کر بولے رات کے اندھیرے میں ہم راستہ بھول گئے ہیں اور اپنے باغ کے بجائے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لِمَا تَحْكُمُونَ ﴿۳۹﴾ سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ

قیامت کے دن تک کہ تکوین کے جو کچھ تم ٹھہراؤ گے پوچھ ان سے میں کونسا ان

بِذَلِكَ زَعِيمٌ ﴿۴۰﴾ أَمْ لَكُمْ شُرَكَاءُ فَمَلِئُوا

میں اس کا ذمہ لیتا ہے کیا ان کے واسطے اللہ کوئی شریک ہے پھر تو چاہتے آئیں

بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يَكْشِفُ

اپنے اپنے شریکوں کو اگر وہ سچے ہیں جس دن نہ کہھول جائے

عَنْ سَائِقٍ وَيَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتِطِيعُونَ ﴿۴۲﴾

پستلی اور وہ بلاتے جائیں سجدہ کرنے کو پھر نہ کر سکیں

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا

جھکی پڑتی ہوتی اور انکی آنکھیں چڑھی آتی ہوگی ان پر ذلت اور پہلے ان

يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِي

کو بلاتے رہے سجدہ کرنے کو اور وہ تھے اچھے خاصے اب چھوڑنے لگے

وَمَنْ يَكْذِبْ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

کو اور انکو جو کہ جھٹلائیں اس بات کو اب ہم بیڑھی بیڑھی اتار دیں

مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾ وَأَمْ لِي لَكُمْ كَيْدِي

ان کو جہاں سے انکو پتہ بھی نہیں اور انہیں ڈھیل دینے جانا ہوں بے شک میرا

مَتِينٌ ﴿۴۵﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَفْرُومٍ

پکا ہے کیا تو مانگتا ہے لگہ ان سے کچھ حق سوان پر تاوان کا بوجھ

مُتَقَلِّبُونَ ﴿۴۶﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ﴿۴۷﴾

پڑ رہا ہے کیا ان کے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ لکھ لاتے ہیں

فَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ

اب تو استقلال اللہ سے راہ دیکھنا رہ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جیسا وہ دن پھل والا

مَنْزِلٌ

کسی دوسری جگہ پہنچ گئے بل سخن محرومون لیکن جب انہوں نے اس پاس کے کھیتوں اور زمینوں کا بغور جائزہ لیا تو سمجھ گئے کہ یہ جگہ تو ہمارے ہی باغ کی ہے اور ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ اللہ نے اس کو اجاڑ کر ہمیں اس کے پھل سے محروم کر دیا ہے قال اوسطہ۔ اب ان میں جو سب سے اچھا بھائی تھا، وہ بولا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ہو اور برکات دینے میں اس کو وحدہ لا شریک کیوں نہیں سمجھتے ہو؟

اب ان کے ہوش ٹھکانے آئے اور فوراً بول اٹھے ہمارا پروردگار شریک سے پاک ہے بے شک ہم غیر اللہ کو برکات دہندہ سمجھ کر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ فاقبل بعضهم

اب وہ ایک دوسرے کو ملات کرنے لگے اور آخر انہوں نے اعتراف کر لیا کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حدود اللہ سے تجاوز تھا۔ عسلی ربنا ان

یبد لنا ہم اپنے کئے پر نادم ہیں اور اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہیں کہ اب جبکہ ہم اپنے کئے سے توبہ کر چکے ہیں، وہ ہمیں اس کے عوض بہتر باغ عطا فرمائے گا

کیونکہ اب ہم توبہ کر کے اللہ کی طرف راغب ہو چکے ہیں اور اس کی بارگاہ سے عفو و درگزر کی امید رکھتے ہیں

كذلك العذاب۔ یہ اہل مکہ کو تنبیہ ہے یعنی دنیا کا عذاب ایسا ہے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت اور ہولناک ہے۔ اگر وہ اس حقیقت کو جان لیں تو کفر و شرک اور

تکذیب و انکار سے باز آجائیں ان للمتقين یہ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ کفر و شرک سے بچنے والے ہیں ان کے لئے نعمتوں کے باغ ہیں جہاں انہیں ہر قسم کی راحت و آسائش اور نعمت میسر ہوگی۔

انذجعل مسلمین۔ یہ مشرکین پر زجر ہے۔ مشرکین جب آخرت اور جنت و دوزخ کا ذکر سنتے تو کہتے اگر بالفرض قیامت آج بھی گئی تو ہمارا اور مسلمانوں کا حال بعینہ وہی ہوگا جو آج دنیا میں ہے یعنی ہم ان سے زیادہ دولت و ثروت کے مالک ہونگے اور انکو ہم پر کوئی فوقیت اور بڑائی حاصل نہیں ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ وہ ہمارے برابر ہی ہونگے

اس پر ارشاد فرمایا: کیا ہم مسلمانوں کو ان سرکش اور باغی و طاعی مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، ایسا نہیں ہوگا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسی بے تخی اور بے عقلی کی باتیں کرتے ہو۔ استفہام انکاری ہے

ام لکم کتب۔ خطاب مشرکین سے ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ اس میں

تمہاری مرضی کی باتیں موجود ہیں یعنی کیا اس میں لکھا ہے کہ ان کے معبود برکات دہندہ ہیں یا یہ کہ قیامت کے دن مسلمان ان کے برابر ہوں گے؟ ام لکم ایمان

موضع قرآن۔ حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتے تھے اس کے ساتھ جا دیں گے مسلمان کھڑے رہ جا دیں گے پروردگار آویگا۔ جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرماوے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لیجئے فرماؤ جگہ اسکا نشان جانتے ہو کہہ بیٹے جانتے ہیں پھر ظام ہوگا انکی پہچان کیموافق اور

پنڈلی کھولے گا تو سجدے میں گر بیٹے جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اسکی پیٹھ نہ مڑے گی الٹا گرے گا۔ یہ انکا اعتقاد لوچید آزمانے کو تھا کہ صورت پوجنے کو ایسے بیزار ہیں ۱۲ منہ ۷۔

فتح الرحمن۔ اس کلمہ کنایت است از شدت حال اول یعنی یونس علیہ السلام ۱۲

یا ہم نے تمہارے ساتھ پختہ وعدے کر رکھے ہیں جن کو پورا کرنا قیامت تک ہمارے ذمہ ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو، ہم اس کو ضرور پورا کریں گے کہ قیامت کے دن تم مسلمانوں کے برابر ہو گے (بالغۃ) ای ثابتہ لکم الی یوم القیامۃ لا تخرج عن عہد تھا الا یومئذ اذ احکمنا لکم و اعطینا کم ما تحکمون (روح ج ۲۹ ص ۳۴)

۱۵ سلہم۔ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، فرمایا آپ ان دعوی داروں سے سوال تو کریں کہ ان کے اس دعوے کا ضامن کون ہے کہ قیامت کے دن ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ مسلمانوں کا ہوگا۔ ای سل یا محمد ہؤلأء المتقولین علی ایہم کفیل بما تقدم ذکرہ وهو ان لہم من الخیر ما للمسلمین (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۴۷)

۱۶ اہلہم شرکاء۔ اچھا اگر مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی بات نہیں تو کیا ان کے شرکاء ہیں جو ان کے اس دعوے کو صحیح کر دکھائیں گے تو وہ اپنے ان شرکاء کو لے آئیں اور ان کا کوئی کمال تو دکھائیں جس سے ثابت ہو کہ وہ واقعی برکات دہندہ ہیں۔

۱۷ یوم بیکشفت۔ یہ تحویل اخروی ہے۔ الکشف عن ساق، پنڈلی کھولنا شدت امر اور صعوبت کار سے کنایہ ہے کیونکہ جب انسان کوئی کمٹن کام کرتا ہے تو پنڈلی سے تہ بند سمیٹ لیتا ہے۔ قیامت کے دن جب شدت ہول اور افزائش کا دور دورہ ہوگا اس وقت ان مشرکین سے سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ فوراً سجدہ کرنے کے لئے جھکنے کی کوشش کریں گے مگر ان کی پیٹھوں کو سختوں کی مانند سخت کر دیا جائے گا اور وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی کے آثار نمایاں ہوں گے۔ مومنوں کے چہرے روشن اور درخشاں ہوں گے لیکن کفار و مشرکین کے چہرے نہایت سیاہ ہوں گے۔ دنیا میں ان کو خدائے واحد کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی تھی تو وہ اڑتے تھے حالانکہ اس وقت وہ صحیح سالم تھے اور سجدہ کر سکتے تھے۔ دنیا میں وہ سجدہ سے استکبار کرتے تھے تو قیامت میں بھی ان کو سجدہ کرنے کی استطاعت سے محروم کر دیا جائے گا۔

۱۸ فذرنی۔ یہ نذر دینے پر تمکن و قدرت سے کنایہ ہے۔ مجھے چھوڑو تو سہی میں ان جھٹلانے والوں کے لئے کافی ہوں اور میں ان کو ٹھیک کر لوں گا۔ ہم ان کو مہلت دیں گے اور ان کو نعمتوں سے نوازیں گے اور ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ یہ ان کے لئے استدراج ہے اور پھر ہم ان کو اچانک پکڑ لیں۔ میری تدبیر ایسی محکم ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی کید سے مراد انتقام ہے بصورت انعام و اہمال فالکید من اللہ الانتقام بصورۃ الانعام (مظہری ج ۱۰ ص ۴۳)

۱۹ اہلہم۔ یہ معاندین کیوں نہیں مانتے، کیا آپ تبلیغ و ارشاد پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے اور وہ اس تاوان کو بوجھ سمجھ کر آپ سے اعراض کرتے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے۔ آپ ان سے کسی معاوضہ یا مالی تعاون کا مطالبہ نہیں کرتے، تو پھر ان کے انکار و وجود کی کیا وجہ ہے؟ اہلہم عندہم الغیب یا ان کے پاس غیب سے علم آتا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ ان کے معبود برکات دہندہ ہیں جسے وہ لکھ لیتے ہیں اور پھر اس کے مطابق من مانی باتیں کرتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے آپ کے علم سے بے نیاز ہیں اور اسی لئے آپ کو نہیں مانتے؟ استفہام انکاری ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہے (اہلہم عندہم الغیب فہم یکتبون) ما یحکمون بہ ویستغنون بذلک من علمک (روح ج ۲۹ ص ۳۷)

حاصل یہ ہے کہ آپ ان کو بلا معاوضہ توحید کی دعوت دیتے ہیں اور وہ محض جہالت اور ضد و عناد کی وجہ سے آپ کی تکذیب کر رہے ہیں۔

۲۰ فاصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ آپ مشرکین کی تکذیب اور ایذا سے تنگ آکر کوئی اقدام نہ کریں بلکہ صبر و تحمل سے سب کچھ برداشت کریں اور اللہ کے حکم کا انتظار کریں اور مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی مانند نہ ہوں، ورنہ کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ جس طرح یونس علیہ السلام نے عجلت سے کام لیا اور احوال و قرآن سے ہجرت کا جواز سمجھ کر اللہ کے حکم کا انتظار کئے بغیر ہی شہر سے نکل کھڑے ہوئے تو ہم نے بطور تنبیہ ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا، جہاں انہوں نے کرب و الم کی حالت میں ہم سے فریاد کی اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو ہم نے محض اپنی رحمت سے ان کو رنج و الم سے نجات دی مظلوم۔ مغوم و مکروب۔

۲۱ لولا ان تدارکہ۔ اگر اللہ کی نعمت و رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو اسے کرامت

و حرمت سے محروم کر کے چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا، لیکن اللہ کی رحمت نے اس کی

دستگیری کی، تو اللہ نے ان کے اعتراف اور تسبیح کی بدولت ان کے درجات میں مزید ترقی

عطا فرمائی اور ان کو کالمین میں داخل فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی ان سے

خلافت اولیٰ کام ہرزرد نہ ہوا (من الصلحین) من الکاملین فی الصلاۃ

بان عصمه من ان يفعل ما تركه اولی (بیضاوی ج ۲ ص ۳۹۳) ۲۵ وان یكادوا۔ یہ سورت کی ابتداء سے متعلق ہے۔ جب آپ قرآن کی تلاوت فرماتے اور توحید کی تبلیغ اور صرف اللہ کے برکات دہندہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں، تو مشرکین قہر آلود نگاہوں سے آپ کو گھورتے ہیں تاکہ آپ مرعوب ہو کر تبلیغ کا کام چھوڑ دیں اور آپ کو مجنون بھی کہتے ہیں، مگر آپ ثابت قدم رہیں اور تبلیغ کا کام کئے جائیں۔ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے السدی وسعید بن جبیر: یصرفونک عما انت علیہ من تبلیغ الرسالة (قرطبی ج ۸ ص ۲۵۶) یصرفونک عما

انت علیہ من تبلیغ الرسالة وانما اراد انہم ینظرون الیک اذا قرأت القرآن نظر استہدای بالعداوة والبغضاء یکاد یسقطک (خازن ج ۱ ص ۱۳۱) ۲۵ دعا ہو۔ حالانکہ یہ قرآن تمام دنیا جہان والوں کے لئے نصیحت ہے اور اس میں ان کے تمام ضروری امور کا بیان ہے اور اس کی تعلیمات ان کے لئے فلاح دارین کی ضامن ہیں، تو کیا ایسی عظیم الشان کتاب کے حامل کو اس کی تبلیغ سے روکنا اور اسے دیوانگی کا طعن دینا کہاں کی عقلندی ہے؟

موضح و تران بدعا کر اور دیری کے سبب جھنجھلا کر نہ کہ حضرت یونس کی طرح ۱۲ منہ تک حضرت نے فرمایا جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس سے وہ جھوٹا ہے ۱۲ منہ تک یعنی گھور گھور کر دیکھتے ہیں کہ ڈر کر چھوڑے ۱۲ منہ تک یعنی قیامت ۱۲ منہ تک یعنی بھونچال سے ۱۲ منہ تک یعنی فرشتوں کے ۱۲ منہ تک یعنی رات دن لگتے تار۔

فتح الرحمن

وہ یعنی لیکن رحمت در رسید و بد حال نشد ۱۲۔
 ۱ و اس کنایت است از شدت عداوت ایشان ۱۲
 ۲ مترجم گوید ظاہر نزدیک بندہ آنست کہ معنی آیت این است عقوبت ثابت چہیت آن عقوبت ثابت و چہ چہیز مطلع ساخت ترا کہ چہیت آن عقوبت ثابت بعد ازان چند عقوبت گذشتہ را بیان فرمود۔ واللہ اعلم ۱۲۔

اِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ۲۸ لَوْلَا اَنْ تَدْرَا كَهُ نِعْمَةً

جب پکارا اس نے اور وہ غصہ میں بھرا تھا اگر نہ سنبھاتا ۲۸ اس کو احسان تیرے

مِنْ رَبِّهِ لَنْبَذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۲۹ فَاجْتَبَاهُ

رب کا تو پھینکا گیا ہی تھا چیل میدان میں الزام کھا کر وہ پھر نوازا اس کو

رَبِّهِ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۳۰ وَاِنْ يَكَادُ الَّذِينَ

اس کے رب نے پھر کر دیا اس کو نیکوں میں تک اور ۳۰ مگر تو

كَفَرُوا لِيُزِلْفُونَكَ بِابْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

لگ ہی سے ہیں کہ پھلا دیں تجھ کو اپنی نگاہوں سے جب سنتے ہیں قرآن

وَيَقُولُونَ اِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۳۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۳۲

اور کہتے ہیں وہ تو باؤلا ہے تک اور یہ ۳۱ قرآن تو یہی نصیحت ہے جس کے جہان والوں کو

سُوْرَةُ الْاِنْفِثَارِ وَهِيَ اَثْنَانِ وَتَمْسُورٌ اَيَّةٌ وَقِيَامٌ كَوَاعِلُ

۳۲ سورہ عاتق مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی باون آیتیں ہیں اور ابیں دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَاقَّةُ ۱ مَا اَلْحَاقَّةُ ۲ وَمَا اَدْرٰکُ مَا اَلْحَاقَّةُ ۳

وہ ثابت ہو چکنے والی ۱ کیا ہو وہ ثابت ہو چکنے والی ۲ اور تو نے کیا سوچا ہے وہ ثابت ہو چکنے والی

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ

جھٹلایا ۴ ثمود اور عادی عادی کے اس کوٹ ڈالنے والی کو سو وہ جو گم ثمود تھے

فَاَهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاَهْلِكُوْا بِرِيْحِ

غارت کر دیے گئے وہ اچھال کر اور وہ جو عادی تھے سو برباد ہوئے ٹھنڈی

صَرْصَرٍ عٰنِيَةٍ ۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةٍ

ساتھ کی ہوا سے نکلی جانے ہاتھوں مقرر کر دیا اس کو ان پر سات رات تک اور آٹھ تک

سورة القلم کی خصوصیت

مسئلہ توحید کے بیان میں نرمی اور مہمانت سے ممانعت اور توحید کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے اور صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین۔

سورة الحاقة

سورة القلم میں فرمایا تھا کہ تبارک کے دعویٰ میں آپ کو نرم کرنے کے لئے مشرکین نرمی کریں گے مگر آپ اس میں نرم نہ ہوں۔ البتہ سورت ربط میں اس دعوے کو نہ ماننے والوں کے لئے تحویفات ہیں دنیویہ بھی اور اخرویہ بھی۔

خلاصہ | تحویف دنیوی کے پانچ نمونے، تحویف اخروی، بشارت اخرویہ، تحویف اخروی، حقانیت وحی پر استدلال۔ دعوئے سورت۔

تفصیل

الحاقة ۰ ما الحاقة ۰ دعویٰ تبارک کو نہ ماننے والوں کے لئے تحویف، کذبت ثمود و عاد — تا — فہل تریٰ لہم من باقیة تحویف دنیوی کا پہلا اور دوسرا نمونہ۔ قوم ثمود اور قوم عاد نے جب اس دعوے کو نہ مانا اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھنے پر اڑے رہے تو ان کو سخت ترین عذابوں سے دنیا میں تباہ و برباد کر دیا گیا و جاء فرعون و من قبلہ و الہمؤ تفکنت بالخاطئة۔ تحویف دنیوی کا تیسرا اور چوتھا نمونہ۔ قوم فرعون اور قوم لوط علیہ السلام نے اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ انا لما طغيا الماء حملنکھ فی الجارية۔ تحویف دنیوی کا پانچواں نمونہ۔ قوم نوح علیہ السلام کے سرکشوں اور منکروں کو طوفان میں غرق کر دیا اور مومنین کو کشتی میں سوار کر کے طوفان سے بچا لیا۔

فاذا نفع فی الصور نفخة واحدة — تا — لا تخفی منکم خافية۔ تحویف اخروی ہے فاما من اوقی کتبه بیمنہ — تا — فی الایام الخالية۔ بشارت اخرویہ۔ اہل جنت کو اعمال نامے دلہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے اور فرط مسرت سے ہر ایک کو اپنا اپنا اعمال نامہ دکھائیں گے۔ ان کو جنت میں ہر قسم کی راحت و آسائش میسر ہو گی۔ و اما من اوقی کتبه بشئالہ — تا — لا یأکلہ الا الخاطون۔ تحویف اخروی۔ مشرکین کو بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے، وہ اپنے اعمال نامے دیکھ کر حسرت و تأسف سے کہیں گے ہائے کاش! انہیں اعمال نامے نہ دیئے جاتے اور اپنا حساب نہ جانتے ان کو جہنم کے اندر زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا۔

فلا اشمم بما تبصرون۔ قیامت کی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی چیزیں نظر نہیں آتیں مگر پھر بھی تم ان کے وجود پر یقین رکھتے ہو۔ اسی طرح اگر تم قیامت کا مشاہدہ نہیں کر سکتے، تو اس کا سبھی انکار نہ کرو بے شک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو رب الغلین نے اپنے سچے رسول پر نازل فرمایا ہے۔ اگر یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر افتراء کرے تو ہم اس کو پکڑ لیں اور اسکی رگ حیات کاٹ ڈالیں اور کوئی ہیکو اس کام سے روک سکے یہ قرآن ڈھنے والوں کے لئے نصیحت ہے اور جھٹلانے والوں کے لئے باعث حسرت ہے فسبح باسم ربک العظیمہ آخر میں ذکر دعوے ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو برکات دہندہ سمجھو، صرف اسی کے نام میں برکت ہے اس لئے حاجات و مصائب میں صرف اسی کے نام کا وظیفہ پڑھو۔

۱۰ الحاقة۔ وہ آفت جو تیغ بیخ آنے والی ہے اور اس پر آنے والی ہے جو اسکا مستحق ہے اور جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، وہ کیا ہے؟ اور تجھے کون بتائے وہ کس قدر ہولناک ہے؟ اس کے بعد تحویف دنیوی کے نمونے ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۱ کذبت ثمود۔ یہ تحویف دنیوی کا پہلا اور دوسرا نمونہ ہے۔ قوم ثمود اور قوم عاد نے دیگر ضروریات ایمان اور توحید و رسالت وغیرہ کے علاوہ قیامت کا سبھی انکار کیا۔ القارعة، قیامت، کیونکہ وہ اپنے اہوال و مشائد کی وجہ سے لوگوں کو ہلاک دے گی۔ والقارعة القیامة لانہا تقرع الناس باھوالھا (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۵۷) اس کے بعد دونوں قوموں کی ہلاکت کی تفصیل بیان فرمائی۔

۱۲ فاما ثمود۔ الطاغیة موصوفہ مقدر کی صفت ہے اسی بالصیحة الطاغیة یعنی ایسی سخت چنگھاڑ جو شدت و فظاعت میں حد سے گذر چکی ہو۔ اسی بالصیحة المجاوزة للحد فی الشدة (جلالین) و اما عاد فاھلکوا۔ یہ قوم عاد کی ہلاکت کی تفصیل ہے۔ صرصر۔ سخت ٹھنڈی۔ شدت برودت سے جلائیوالی عاتية۔ سخت تند و تیز اور قابو سے باہر۔ حُسوم۔ متواتر یا جڑوں سے اکھاڑنے والی یا اس کے معنی ہیں۔ مششوم یعنی نخس بدلیل فی ایام نخسات (طہ السجدہ ع ۲) مطلب یہ ہوگا کہ یہ ایام اس قوم کے حق میں نخس تھے، کیونکہ تمام دن برابر ہیں ان میں سعد

آيَاتِهِمْ لَحُسُومًا لَفَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ

دن تک لگاتار پھر تو دیکھے کہ وہ لوگ اس میں پھٹ گئے گویا وہ

عَجَازٌ مُّخْلِجًا وَيَتِيَةً ۝ فَمَنْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝

ڈھنڈ میں کھجور کے کھوکھلے پھر تو دیکھتا ہے کوئی ان میں کا بچا

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَتُ بِالْخَاطِئَةِ

اور آیا فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹ جانے والی بستیاں خطا میں کرتے تھے

فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ۝

پھر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا پھر پکڑا ان کو پکڑنا سخت

إِنَّا لَمَطَّافِعَا الْمَاءِ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لَنَجْعَلَنَّ

ہم نے جو وقت پانی اُبلا لاد لیا تم کو کشتی چلتی میں تاکر رکھیں اس

لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِبَهَا أُذُنٌ وَأَعْيَةٌ ۝ فَاذْأَنْفِخْ

کو تمہاری یادگاری کیواسطے اور سنت کر رکھے اس کو کان سنت رکھنے والا پھر جب کہ پھونکا

فِي الصُّورِ نَفْحَةً وَوَاحِدَةً ۝ وَحَمَلْنَا الْأَرْضَ وَ

جائے صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھائی جائے زمین اور

الْجِبَالَ قَدْ كُنَّا كُتَاتٍ ۝ وَوَاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ

پہاڑ پھر کوٹ جیسے جائیں ایک بار پھر اس دن ہو پڑے

الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝

ہو پڑنے والی اور پھٹ جائے شہ آسمان پھر وہ اس دن بکھر رہے

وَأَمَّا الْمَلِكُ عَلَىٰ آرْجَاءِ بَهَاظٍ وَيَجْمَلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

اور فرشتے ہونگے اس کے کناروں پر اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ نَعْرِضُوكَ لَأَخْفَىٰ مِنْكُمْ

اس دن آٹھ شخصوں اس دن سامنے کئے جاوے گے چھپی نہ رہے گی تمہاری

منزل

شخص کی کوئی تفریق نہیں۔ خاویۃ بوسیدہ، کھوکھلی، اندر سے خالی۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا کہ انہم اعجاز نخل منقعر (القرع) قوم عاد کو ایسی تند و تیز ہوا سے ہلاک کیا گیا جو سخت ٹھنڈی اور بے قابو تھی اور سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہی۔ وہ لوگ مردہ ہو کر زمین پر اس طرح گر پڑے جس طرح کھجوروں کے بوسیدہ اور کھوکھلے تنے زمین پر گرے پڑے ہوں ان میں سے کوئی زندہ نہ بچ سکا۔ باقیۃ اسی نفس باقیۃ یا بمعنی مصدر ہے۔ اسی بقاء سے و جاء فرعون ومن قبلہ۔ تخیلیت دنیوی کا تیسرا نمونہ۔ والموتفکت۔ تخیلیت دنیوی کا چوتھا نمونہ۔ وہ

بستیاں جو الٹ دی گئیں مراد اہل الموتفکت

ہیں یعنی ان بستیوں کے باشندے، مراد قوم لوط

ہے کیونکہ ان کی بستیوں کو تہ وبالا کر دیا گیا تھا قرطی

بیضاوی، روح، الخاطئة مصدر ہے بمعنی الخطا

اور اس سے تکذیب رسل مراد ہے جیسا کہ نصوص

رسول ربہم سے اس کی تفصیل کی گئی ہے

رابیۃ قاتق اور بڑھ کر یعنی قوم فرعون اور اس

سے پہلے مکذبین اور قوم لوط علیہ السلام نے اپنے

اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے

ان پر ایسی سخت گرفت کی جو بہت سی سرکش قوموں

کی گرفت سے زیادہ شدید اور ہولناک تھی

انا لمامطفا الماء۔ یہ تخیلیت دنیوی کا پانچواں نمونہ

سے۔ طفا الماء۔ یعنی اپنی حد معتاد سے تجاوز

کر گیا یہاں تک کہ اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں سے

بھی کئی گزاؤں پر چڑھ گیا۔ جاوز حد المعتاد حتی

انہ علا علی اعلیٰ جبل خمس عشر ذراعا

(روح ج ۹ ص ۴۲) مراد طوفان نوح علیہ السلام

سے۔ حملتکم میں تجوز ہے یعنی تمہارے آبا و اجداد

کو کشتی میں اٹھایا اور تم ان کی صلبوں میں تھے حملتکم

اسی فی اصلا اباءکم فی الجاریۃ (بحر ج ۸ ص

۳۲۲) واللفظہ بیضاوی ج ۲ ص ۳۹۲) یعنی

طوفان نوح میں تمام مشرکین کو غرق کر دیا اور تمہارے

باپ دادوں کو کشتی نوح میں سوار کر کے طوفان

سے بچا لیا تاکہ ہم اس واقعہ کو تمہارے لئے عبرت

و نصیحت بنا دیں اور کام کی باتیں یاد رکھنے والے

کان اس کو سن کر یاد رکھیں اور اس سے فائدہ

اٹھائیں۔ لے اہل مکہ تمہیں چاہئے تھا کہ اس

مشہور و معدون واقعہ سے عبرت حاصل کرتے اور

سبق سیکھتے کہ ہمیں اس تہذیب اور سرکشی اور کفر و شرک

میں انہماک پر کسی اسی ہی قسم کے ہولناک عذاب سے دوچار نہ ہونا پڑے

سے سارا نظام کائنات درہم برہم ہو جائیگا یہی وہ وقت ہے جب قیامت قائم ہوگی، زلزلہ قیامت اس قدر شدید ہوگا کہ زمین اور پہاڑ اپنی اپنی

جگہوں سے ہٹ جائیں گے اور قدرت الہیہ سے دونوں کو یکبارگی ایک زبردست جھٹکے سے ایک دوسرے پر اس شدت سے مار دیا جائیگا کہ زمین کے تمام

موضع قرآن اب چار کے کندھے پر ہے۔ اس دن چار اور لگیں گے۔ ۱۲ من رحمہ اللہ

نشیب و فراز کوہ و دریا اور بحر و بر بالکل سہوار اور برابر ہو جائیں گے اور کہیں بلندی و پستی نظر نہیں آئے گی۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا
 فیذرها قاعا صاف صفاہ لا تری فیہا عوجا ولا امتا (ظلع ۶) ۵۷ وانشق السماء۔ اس دن شدت زلزلہ کی وجہ سے آسمان
 نہایت کمزور ہوں گے اور ان میں شکاف پڑ جائیں گے اور جو فرشتے آسمانوں میں رہتے ہیں وہ آسمانوں کے ان اطراف و جوانب میں ہوں گے جہاں شکاف
 نہیں ہوں گے۔ اسی جوانب السماء و اطرافہا التي بقیت بعد الانشقاق (منظری ج ۱۰ ص ۵۲) و یحسک عرش ربک اس دن اللہ تعالیٰ
 کے عرش کو فرشتوں کی آٹھ صفیں اٹھائے ہوں گی
 جن کی مجموعی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے
 حضرت ابن عباس رضی سے منقول ہے بعض نے کہا
 مراد آٹھ فرشتے ہیں۔ قال ابن عباس ثمانية صفوف
 من الملائكة لا یعلم عددهم الا الله۔ و
 قال ابن زید هم ثمانية املاك (قرطبی ج ۸
 ص ۲۶۶) قیامت کے دن کسی شخص کی کوئی بات
 اور کسی کا کوئی عمل چھپانہ رہے گی، بلکہ سب کچھ سامنے
 آجائیں گے۔ کسی کی حق تلفی نہ ہوگی، نہ کسی پر زیادتی
 ہوگی اور ہر ایک کو اس کے عملوں کی پوری پوری
 جزا و سزا ملے گی ۵۹ فاما من اوتی کتبا
 بسمینہ۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے
 ہاؤم اقرع و اکتبہ سے تنازع فعلین میں
 بصریوں کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ بصریوں کے
 نزدیک عمل دوسرے فعل کو دیا جاتا ہے اور پہلے
 فعل کا معمول مقدر ہوتا ہے اور کوئیوں کے نزدیک
 اس کے برعکس۔ یہاں بصریوں کے مذہب کے مطابق
 کتابیہ، اقرع و اکا مفعول ہے اگر وہ ہاؤم
 کا مفعول ہوتا تو اقرع و اکا مفعول ضمیر ہوتا اور اصل
 عبارت اقرع وہ ہوتی، کیونکہ جہاں مفعول کا اضماع
 ممکن ہو وہاں ترکب اضماع اولیٰ اور مختار کے خلاف ہے
 اس طرح کوئیوں کا مذہب اختیار کرنے میں خلاف
 مختار کا ارتکاب لازم آتا ہے (منظری۔ روح۔
 بیضاوی) کتابیہ، حسابیہ، مالیہ اور سلطانیہ
 میں یا مشکل کی ہے اور ہر وقت کی ہے۔ مومن کو
 جب اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ مستر
 و شادمانی سے ہر ایک کو اپنا اعمال نامہ دکھا کر کہے
 گا یہ لیجئے میرا اعمال نامہ ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کہے گا:
 میرا تو خیال تھا کہ مجھے کسی سخت حساب کتاب کا سامنا
 کرنا پڑے گا، مگر اللہ کی مہربانی سے کام آسان ہو گیا ہے۔ تو وہ عالیشان باغ میں خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درختوں کے میوے اگرچہ
 نہایت قریب ہوں گے لیکن جب اہل جنت ان کو توڑنا چاہیں گے تو درختوں کی ٹہنیاں ٹھک جائیں گی اور وہ بیٹھ کر بلکہ لیٹ کر بھی ہاتھ پھیلا کر میوے
 توڑ لیں گے کلووا و اشربوا۔ اس سے پہلے یہ قال لہم مقدر ہے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا جنت کے خوشگوار ماکولات و مشروبات کا لطف اٹھاؤ

خَافِيَةً ۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِيْنِهِۦ فَيَقُوْلُ

پہلی بات سو جس کو ملا ہے اسکا لکھا دہنے ہاتھ میں وہ کہتا ہے

هٰٓؤُم اَقْرَعُوْا وَاكْتٰبِيْهِ ۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلْكٌ

بجیو پڑھیو میرا لکھا ف میں نے خیال رکھا اس بات کا کہ مجھ کو ملے گا

حِسَابِيْهِ ۲۰ فَهُوْ فِيْ عَيْشَةٍ رَّٰضِيَةٍ ۲۱ فِيْ جَنَّةٍ

میرا حساب سو وہ ہیں من مانتے گزران میں ادبے باغ

عٰلِيَةٍ ۲۲ قَطُوْفِهَآ دٰنِيَةً ۲۳ كَلُوْا وَاَشْرَبُوْا هٰنِيْعًا

میں جس کے میوے چھچھ پڑتے ہیں کھاؤ اور پیو روح کر

بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِيْ اَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۲۴ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

بدلا اسکا جو آگے بھیج چکے ہو تم پہلے دنوں میں اور جس کو ملا

كِتٰبَهُ بِشِمَالِيْهِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتِ كِتٰبِيْهِ ۲۵

اسکا لکھانے بائیں ہاتھ میں وہ کہتا ہے کیا اچھا ہوتا جو مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيْهِ ۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتْ الْقٰضِيَةَ ۲۷

اور مجھ کو خبر نہ ہوتی کہ کیا ہے حساب میرا کسی طرح وہی موت ختم کر جاتی

مَا اَعْنِيْ عَنِّيْ مَا لِيْهِ ۲۸ هَلْكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيْهِ ۲۹

کچھ کام نہ آیا مجھ کو میرا مال بر باد ہوئی مجھ سے حکومت میری و

خَذُوْهُ فَعَلُوْهُ ۳۰ ثُمَّ اَلْحٰجِمِيْهِ صَلُوْهُ ۳۱ ثُمَّ فِيْ

اس کو پھڑو لے پھڑو لے ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈالو پھر ایک

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُوْهُ ۳۲ لَئِنَّ

ڈنچیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو وہ کھتا

كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۳۳ وَلَا يَحْضُرُ عَلٰٓ

کہ یقین نہ لے لانا تھا اللہ پر جو سب بڑا اور تاکیہ نہ کرتا سمجھا

منزل

موضع قرآن سبھائی کا اور جو بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہوا براتی کا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ -

موضع قرآن یعنی خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑا دیئے جس کے دہنے ہاتھ میں آیات شان ہوا

اور یہ تمہارے ان نیک کاموں کا انعام ہے جو تم نے دنیا کی زندگی میں کئے۔ اے امان اوتی کتبہ بشمالہ۔ یہ تحویف اخروی ہے۔ کافر اور مشرک کو جب اعمال نامہ بائیں میں دیا جائے گا تو وہ حسرت و یاس سے کہیگا کاش! مجھے اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور نہ میں اپنا حساب کتاب ہی جانتا اے کاش! موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور اس کے بعد مجھے دوبارہ نہ اکٹھا جاتا اور میں اپنے اعمال نامے کو نہ دیکھتا۔ آج نہ مال میرے کسی کام آیا اور سلطنت ہی باقی رہی الغرض اس پر مکمل مایوسی اور ناامیدی چھانی ہوگی۔ یہ معاملہ جزاء و سزا کے فیصلہ سے پہلے کا ہے۔

خود ۵۰۔ جزاء و سزا کا فیصلہ ہو جانے کے بعد فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کی گردن میں طوق ڈال دو اور اسے ستر گز لمبے زنجیر میں باندھ کر اس کو لٹکاؤ اور اسے جہنم میں پھینک دو۔ اس صورت میں ذمہ تعقیب ذکر می کے لئے ہوگا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اسے زنجیروں میں جکڑو اور جہنم میں پھینک دو اور پھر ستر گز لمبے زنجیر میں اسے جہنم کے اندر جکڑ دو تاکہ وہ ہل چل نہ سکے۔ انہ کان لایؤمن۔ یہ ماقبل کی علت ہے۔ کافر اور مشرک کی یہ سزا اس لئے ہوگی کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے، بلکہ اس کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی بھی عبادت کرتے اور ان کو برکات دہندہ سمجھتے تھے نیز وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی نذر دوسروں کو ترغیب دیتے تھے نہ اپنے مال سے مسکینوں کو خود کھلاتے اور نہ اپنے خادموں کو اس کا حکم دیتے۔ فلیس لہ الیوم۔ اس لئے آج یہاں ان کا کوئی دوست اور غمخوار نہیں۔ نہ آج ان کے لئے کوئی عمدہ خوراک ہے البتہ پیپ ہے جو جہنمیوں کے زخموں سے بہتی ہوگی۔ یہی ان کی خوراک ہوگی اور ان مجرموں کے سوا کوئی اسے نہیں کھائے گا۔ فلا اقسام جواب قسم محذوف ہے۔ لا تبصرون میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو نظر نہیں آتیں مثلاً جن اور فرشتے، یہ قیامت کے ثبوت پر استدلال ہے یعنی جس طرح دنیا میں بہت سی چیزیں تمہیں نظر نہیں آتیں مگر اس کے باوجود تم ان کا وجود تسلیم کرتے ہو۔ اس لئے آخرت جو نظر نہیں آتی اس کا بھی انکار نہ کرو بلکہ یہ دیکھو کہ آخرت کی خبر دینے والا کون ہے؟ انہ لبقول رسول کریم یہ علیحدہ جملہ ہے۔ یہ ایک مکرم محترم رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے نکلی ہوئی بات ہے جسے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے

۱
ع
۵

طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۳۳ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَهُنًا حَبِيمًا ۳۵

فقیر کے کھانے پر سو کوئی نہیں آج اسکا یہاں دوستدار

وَلَا طَعَامًا إِلَّا مِنْ غَسِيلِينَ ۳۶ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا

اور کچھ نہ ملے کھانا مگر زخموں کا دھوون کوئی نہ کھائے اس کو مگر

الْخَاطِئُونَ ۳۷ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۳۸ وَمَا لَا

وہی گنہگار سو قسم کھاتا ہوں لگے ان چیزوں کی جو دیکھتے ہو اور جو چیزیں کہ

تُبْصِرُونَ ۳۹ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۴۰ وَمَا هُوَ

تم نہیں دیکھتے یہ کہا ہے ایک پیغام لانے والے سردار کا اور نہیں ہے

بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تَوْءَمُونَ ۴۱ وَلَا بِقَوْلِ

کہا کسی شاعر کا تم ٹھوڑا یقین کرتے ہو اور نہیں ہے کہا

كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَدَّكَّرُونَ ۴۲ تَنْزِيلٌ مِّنْ

پرہیز والے کا تم بہت کم دھیان کرتے ہو یہ اتارا ہوا ہے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقْوَابِ ۴۴

جہان کے رب کا اور اگر یہ بنا لانا لگے ہم پر کوئی بات

لَا خِذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۴۶

تو ہم پکڑ لیتے اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے اسکی گردن سے

فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۴۷ وَإِنَّ لَتَذْكُرَةَ

پھر تم میں کوئی ایسا نہیں جو اس سے بچالے و اور یہ نصیحت ہے

لِّلْمُتَّقِينَ ۴۸ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ۴۹

ڈرنے والوں کو اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعض جھٹلاتے ہیں

وَإِنَّ لِحَسْرَةً عَلَي الْكٰفِرِينَ ۵۰ وَإِنَّ لِحَقَّ

اور وہ جو ہے پچھتاوا ہے منکروں پر اور وہ جو ہے یقین

منزل

تم تک پہنچا رہا ہے یہ اس کی اپنی بنائی ہوئی بات نہیں، نہ کسی شاعر کا قول ہے نہ کاہن کا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں وہ نہ شاعر ہیں، نہ کاہن مگر اس کے باوجود تم بہت کم مانتے اور نصیحت پکڑتے ہو۔ یہ کلام رب العالمین کی طرف سے اترا ہے یا انہ لبقول رسول کریم ذمہ یعنی اگر جھوٹ بنا لانا اللہ پر تو اول اس کا دشمن اللہ ہوتا۔ ہاتھ پکڑنا یہ دستور ہے گردن مارنے کا کہ جلا داس کا داہنا ہاتھ پکڑ رکھتا موضع قرآن ہے اپنے بائیں میں تا سرکہ نہ جاوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن دام ترجم گوید عادت سیاف آنت کہ دست اسیر را بدست چہ خود بجز دو شمشیر بگردن او حوالہ کتہ لہذا بایں اسلوب گفتہ شد ۱۲۔

جواب قسم ہے۔ اور یہ قرآن کے کلام اللہ اور وحی الہی ہونے پر استدلال ہے۔ تم بہت سی چیزوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہی ان کو تسلیم کرتے ہو، تو وحی کا بھی انکار نہ کرو، اگر تم اس کے نزول کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہو۔

۱۴ ولو تقول۔ یہ صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔ یمین کے معنی قوت و قدرت کے ہیں۔ اگر بالفرض محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ذمہ کوئی جھوٹی بات لگا دیتے، تو ہم ان کو پوری قوت کے ساتھ مواخذہ کرتے اور ان کی رگ حیات کاٹ دیتے اور پھر تم میں سے کوئی بھی ان کو ہماری گرفت سے نہ بچا سکتا۔ چونکہ اللہ کی طرف سے آپ پر کسی قسم کا عذاب نازل نہیں ہوا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ جو کچھ بھی بیان فرماتے ہیں، سب اللہ کی طرف سے ہے۔

دجال قادیان مرزا غلام احمد نے اس آیت سے اپنی صداقت پر استدلال کیا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہوتا تو اسکی رگ حیات کاٹ دی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا، لہذا وہ اپنے دعویٰ میں مفتری نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کو اگر قانون کی بنیاد بنایا جائے تو اس سے جو قانون اخذ ہوتا ہے وہ سچے پیغمبروں کے لئے ہے کہ اگر وہ خدا پر افتراء کریں تو ان کی رگ حیات کاٹ دی جاتی ہے۔ اس آیت کو نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جھوٹے دعویداروں کو تو بطور استدراج مہلت دی جاتی ہے، تاکہ اپنی روسیاء اور بدبختی میں مزید اضافہ کر لیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس قسم کے دوسرے دجالوں اور مفتریوں کو مہلت دینا بطور استدراج ہے اور یہ ان کی سچائی کی دلیل نہیں، بلکہ ان کے کاذب اور مفتری ہونے کی واضح برہان ہے۔

۱۵ وانہ لتذکرۃ۔ یہ قرآن خدا سے ڈرنے والوں کے لئے سراپا عبرت و نصیحت ہے وانا لنعلم۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں اس قرآن کو جھٹلانے والے بھی ہیں، ہم ان کو اس پر سخت سزا دیں گے اور یہ جھٹلانے والے آخر کھٹ افسوس ملیں گے۔ جب وہ مومنوں کا ثواب اور کافروں کا عذاب دیکھیں گے تو انہیں سخت حسرت ہوگی کہ انہوں نے قرآن پر ایمان لا کر اس پر عمل کیوں نہ کیا۔ لخصۃ یعنی سبب حسرت۔

۱۶ وانہ لحق الیقین۔ یہ قرآن ایسا یقینی ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اس کے مضامین نہایت محکم اور دلائل نہایت پختہ ہیں۔ فسبح باسم ربك العظيم۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے اور ہر نوع شرک سے تنزیہ و تقدیس کرو اور اس کے سوا کسی کو برکات دہندہ نہ سمجھو۔

سورة الحاقة کی خصوصیت

۱۔ دعویٰ تبارک کو نہ ماننے والوں کے لئے تنخویف اخروی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر خدا پر افتراء نہیں کرتے۔

سورة المعارج

سورة المعارج میں دعوائی تبارک کو نہ ملنے والوں کے لئے ذبیحہ اور اخروی تخویف سنائی گئی اب چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس دعوے کے انکار سے باز آجاتے اور ربط توحید و رسالت پر ایمان لے آتے، مگر اس کے بجائے وہ اللہ تعالیٰ سے عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سأل مسائل بعذاب واقع (المعارج)۔

خلاصہ زجر، تخویف اخروی، بشارت اخرویہ، زجر برائے مشرکین۔

تفصیل

سأل سأل۔ تا۔ و نزلہ قویباً یہ معانین اس بڑی شان والے بادشاہ سے عذاب مانگتے ہیں، حالانکہ وہ عذاب تو مرحال میں آئے ہی گاتے۔ بڑے عظیم شہنشاہ سے تو ان کو فضل و رحمت اور عفو و مغفرت کی درخواست کرنا چاہیے تھی۔ واہ بے عقلندو! یوم تکون السماء۔ تا۔ و جمع فادعیٰ ہ تخویف اخروی۔ یہ عذاب قیامت کے دن واقع ہوگا۔ جبکہ کوئی دوست اور کوئی رشتہ دار کام نہ آسکے گا۔ ان الانسان خلق ہلوعاً۔ تا۔ و اذا مسہ الخیر منوعاً ہ یہ زجر ہے۔ الا المصلین ہ الذین ہم عن صلاتہم رآئسوں ہ۔ تا۔ اولئک فی جنت مکرمون ہ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ مؤمنین ان صفتوں اور خوبیوں سے متصف ہوں گے وہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہیں گے اور جنت کے باغوں میں اعزاز و اکرام کی زندگی بسر کریں گے۔

فمال الذین کفروا۔ تا۔ وما نحن بمسبوقین ہ زجر۔ یہ معانین حق سے روگردانی کرتے ہیں اور پھر یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ فنذرہم یخوضوا۔ تا۔ ذلک الیوم الذی کانوا یوعدون زجر مع تخویف اخروی، ان کو چھوڑ دیجئے۔ لہو لعب میں اپنا وقت ضائع کر لیں، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ذلت و رسوائی سے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیں گے۔

۱۰ سال سأل۔ لکفرین، واقع سے متعلق ہے من اللہ، دافع سے متعلق ہے یعنی اس عذاب کے اللہ کی طرف سے وقوع کو کوئی روکنے والا نہیں یا واقع سے متعلق ہے۔ ذی المعارج سیڑھیوں والا مراد آسمان ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کی طرف اشارہ ہے۔ فی یوم، تخرج سے متعلق ہے۔ فرشتے جب اپنے اپنے مخصوص مقامات میں واپس جاتے ہیں، تو ان کو اتنا فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے جسے طے کرنے کے لئے انسانوں کو پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہو، لیکن فرشتے اس فاصلے کو چند لمحوں میں طے کر لیتے ہیں۔ اسی عروج الملائکة الی المکان الذی ہو محلہم فی وقت کان مقدارہ علی غیرہم لو صعد خمین الف سنة (قرطبی ج ۸ ص ۲۸۱) الروح سے جبریل امین علیہ السلام مراد ہیں (روح) یہ معانین اللہ سے عذاب مانگتے ہیں، وہ عذاب جو لامحالہ کافروں پر آنے والا ہے جسے کوئی روکنے والا نہیں۔ بڑی عظمت و شان والے اللہ کی طرف سے جس کی جانب فرشتے انسانوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کا فاصلہ طے کر کے پہنچتے ہیں یا فی یوم، واقع سے یا یقع مقدر سے متعلق ہے اور مراد قیامت کا دن ہے یعنی وہ عذاب اس دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی اسی یقع العذاب بہم فی یوم کان مقدارہ خمین الف سنة یعنی یوم القیامة (مظہری ج ۱ ص ۶۱)

حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ بطور تہکم و استہزاء فرمایا کہ اس عظیم الشان بادشاہ سے مانگنے والے نے کیا مانگا؟ عذاب، جو ان پر آنے ہی والا ہے اس کو مانگیں یا نہ مانگیں۔ واہ! شاہ! کیا ایسے شہنشاہ سے ایسی چیزیں مانگی جاتی ہیں؟

۱۱ ناصبر صبرا۔ تسلیم برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ مشرکین کا مطالبہ عذاب ازراہ عناد و استہزاء ہے۔ آپ ان کے تعنت و عناد اور تکذیب و انکار پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ وہ عذاب کو عقل و امکان سے بعید سمجھتے ہیں لیکن ہم اسے بالکل نزدیک دیکھ رہے ہیں جو چپ زلا محال آنے والی ہو وہ قریب ہی ہوتی ہے۔

۱۲ یوم تکون السماء۔ تخویف اخروی۔ ظن کا متعلق مخذوف ہے جو سوال مقدر کا جواب ہے۔ یعنی وہ عذاب کب آئیگا؟ جواب دیا گیا جب آسمان تانبہ گداختہ کی مانند ہو جائے گی۔ کانه قبل متی یقع ذلک العذاب؟ یقع یوم تکون السماء الخ۔ افادہ الشیخ قدس سرہ۔ یا قریباً سے متعلق ہے یا یقع مقدر سے۔ مراد اس سے قیامت کا دن ہے۔ قیامت کا منظر نہایت ہولناک ہوگا۔ قیامت کے دن آسمان پگھل ہوئی دھات کی مانند سرخ ہو جائیگا اور پہاڑ دھنی ہوئی روٹی کے گالوں کی مانند ہوں گے۔ اس دن کوئی مخلص سے مخلص دوست بھی اپنے کسی دوست کی خبر نہیں لے گا، حالانکہ سب دوست آمنے سامنے

ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے مگر کچھ نہیں سکیں گے

۵۵ یود الجرم لو یفتدی سے لے کر ثم یخیرہ تک یود کا مفعول ہے۔ قیامت کا منظر ایسا ہولناک اور عبرتناک ہوگا کہ اس دن مشرک کی تمنا ہوگی کہ آج وہ اپنے بیٹوں کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے خاندان کو جو دنیا میں اس کا ناصر و حامی تھا، بلکہ دنیا میں رہنے والی ساری مخلوق کو بطور نذر دے کر عذاب سے اپنی جان بچالے۔ کلا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور عذاب سے کسی طرح بھی چھٹکارہ نہیں ہو سکیگا۔ انہا لفظی وہ دوزخ کی آگ بھڑکتا ہوا

تبرہ الذی ۲۹ ۱۲۹۸ المعارج ۴۰

الْبَاقِينَ ۵۱ قَسِمَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۵۱

کرنے کے قابل ہے۔ اس بول پاک اپنے رب کے نام کو جو سب سے بڑا

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعُونَ وَفِيهَا كَوْنُ

سورۃ معارج مکیہ نازل ہوئی اور اسکی چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۱ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ

مانگا کہ ایک مانگنے والا نے عذاب پڑنے والا مکروں کے واسطے کوئی نہیں اسکو

دَافِعٌ ۲ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۳ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ

بٹانے والا اور آئے اللہ کی طرف سے جو چڑھتے درجوں والا ہے چڑھیں گے اس کی طرف رشتے اور

الرُّوْحُ ۴ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

روح اس دن میں جس کا وقت لپاڑ پچاس ہزار

سَنَةٍ ۵ فَاَصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ

برس ہے سو تو صبر کر کہ سہل طرح کا صبر کرنا دل وہ دیکھتے ہیں اس کو

بَعِيْدًا ۶ وَتَرَاهُ قَرِيْبًا ۷ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمٰوٰتُ

دور اور ہم دیکھتے ہیں اسکو نزدیک جس دن سہ ہوگا آسمان

كَالْمُهْلِ ۸ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۹ وَلَا يَسْئَلُ

جیسے تانابھلا ہوا اور ہونگے پہاڑ جیسے ادن رنگی ہوئی اور نہ پوچھے گا

حَبِيْمًا ۱۰ يَبْصُرُوْنَ نَهْمَ طِيُوْدٍ الْمَجْرَمِ لَوْ يَفْتَدِي

دوستار دوستار کو سب نظر آجائینگے ان کو جاسے گا شہ گنگار کسی طرح چھڑوائی نہ سکتا

مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ ۱۱ وَصٰحِبٰتِهٖ وَاٰخِيٰتِهٖ ۱۲

اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹے کو اور اپنی ساتھ والی کو اور اپنے بھائی کو

منزل

بندے ہیں وہ جناتِ نعیم میں ہوں گے۔ یہ ان انسان خلق ہلوعا کے ساتھ متعلق نہیں، تاکہ یہ معنی بن جائے کہ انسان دل کے خام ہیں، مگر نمازی

موضع قرآن کا یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ہٹایا جاوے گا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت ہے جب قبروں کی کیلیں اور جناتِ دوزخ بہشت بھڑکے

فتح الرحمن اور یعنی گفتندی ہذا الوعدان کنتم صادقین ۱۲ و ۲ یعنی جبریل ۱۲۔

۲۵

سورت کا مضمون

مضمون اخروی

شعلہ ہوگی اور دوزخیوں کی کھال ادھیرے سے گی جنہوں نے دنیا میں دین حق سے منہ پھیرا اور اعراض کیا مال و دولت کا ذخیرہ کیا اور راہ حق میں اس کو طرح نہ کیا، وہ ان کو اپنی طرف بلائے گی اور کہے گی "او مشرک، او منافق، ادھر آ۔ فتقول الناس الی یا مشرک، الی یا منافق، الی الی (منظری ج ۱۰ ص ۱۶۴)

۵۵ ان الانسان۔ یہ زجر ہے۔ الانسان سو جس انسان مراد ہے۔ کافر دل کا نہایت کمزور اور ضعیف ہوتا ہے۔ خیر و شر میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب اس کا حال بُرا ہو تو بُری طرح جزع فزع کرتا اور نا امید ہو جاتا ہے اور جب خوشحال ہو تو اترتا ہے اور کار خیر میں خیر نہیں کرتا۔ پچھلی دونوں آیتیں پہلی آیت کی تفسیر ہیں۔ ان الانسان خلق ہلوعا، ثم فسره بقوله (اذا مسه الشر جزوعا) اسی اذا اصابه الضر فزع و جزع وانخلع قلبه من شدة الرعب و ايس ان يحصل له بعد ذلك خیر (واذا مسه الخیر منوعا) اسی اذا حصلت له نعمة من اللہ مجل بہا علی غیرہ و منع حق اللہ تعالیٰ فیہا ابن کثیر ج ۳ ص ۴۲۱)

۵۶ الا المصلین۔ الا بمعنی لکن ہے اور استثناء منقطع ہے۔ الا بمعنی لکن، ناصب اکم اور رافع خیر ہوا کرتا ہے، اس کی خبر کبھی محذوف ہوتی ہے، کبھی مذکور۔ یہاں مذکور ہے۔ المصلین الخ اس کا اسم ہے اور اولیک فی جنت مکرمون اس کی خبر ہے (رضی شرح کافیه) اور یہ بعد اب واقع کے ساتھ متعلق ہے یعنی کافروں پر عذاب واقع ہوگا لیکن مصلین (نمازی) جو اللہ کے مقبول بندے ہیں وہ جناتِ نعیم میں ہوں گے۔ یہ ان انسان خلق ہلوعا کے ساتھ متعلق نہیں، تاکہ یہ معنی بن جائے کہ انسان دل کے خام ہیں، مگر نمازی

اس سے مستثنیٰ ہیں، کیونکہ دل کے خام تو سب ہیں۔ افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہاں دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان ہے اس سے محفوظ رہنے والے اللہ کے مقبول بندوں کی صفیتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۱ الذین ہم علی صلاتہم دائمون۔ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی نمازوں کو تمام آداب و فرائن کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ دائمون اسی مواظبون (روح) دائمون اسی مقیمون (صراح) ان کے اموال و مواشی میں فقر و مساکین کا معین حق ہے۔ مراد زکوٰۃ فریضہ ہے وہ اپنے

مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی احسان کرتے ہیں۔ السائل وہ فقیر جو سوال کر کے لے لے اور المحروم سے مراد وہ فقیر ہے جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے۔ اس لئے ایسے مستحقین کی جستجو رکھنی چاہیے اور خود بخود ان کو دینا چاہیے والذین یصدقون۔ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے عذاب سے ترسان و لرزان رہتے ہیں۔ ان عذاب سہم غیر مأمونہ جملہ معترضہ ہے جس میں عذاب خداوندی کی شدت و عظمت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک ایسی چیز ہے جس سے کسی کو بھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر ایک کو خواہ وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اس سے ڈرنے رہنا چاہئے۔

۱۲ الذین ہم لفروجہم حفظون وہ اپنی شرمگاہوں کو بدکارانہ سے محفوظ رکھتے ہیں اور ناجائز طریق پر ان کو استعمال نہیں کرتے، البتہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے استمتاع کرتے ہیں۔ جو شخص بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ شہوت رانی کی کوئی اور راہ تلاش کرے گا وہ حد سے تجاوز کرے گا۔ استمناء بالید، وطی فی البہرہ اور نکاح متعہ وغیرہ ناجائز طریقوں میں داخل ہیں۔ نکاح متعہ کی حقیقت سورہ مؤمنون کی تفسیر میں گذر چکی ہے ملاحظہ ص ۷۵، حاشیہ ۷۔

۱۳ الذین ہم لامنتہم وعہد ہم ساعون وہ امانتوں کی حفاظت اور عہد و پیمانہ کو پورا

کرتے ہیں۔ یعنی ظلم نہیں کرتے اور وہ اپنی شہادتیں پوری پوری ادا کرتے ہیں اور گواہی میں کمی بیشی اور ہیر پھیر نہیں کرتے اور وہ نمازوں کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔ اولئک فی جنت مکرہون۔ یہ الا بمعنی لکن کی خبر ہے۔ ان صفتوں سے متصف اللہ کے مقبول بندے جنت کے باغوں میں نہایت عزت و شان سے رہیں گے۔

تبرک الذی ۲۹ ۱۲۹۹ المعارج۔

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّدُ ۱۳ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا ۱۴
اور ٹھہرانے کو جس میں رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہیں سب کو
ثُمَّ يَنْجِيهِ ۱۵ كَلَّا ط إِنَّهَا لَكُنِي ۱۶ نَزَاعًا لِلشَّوٰى ۱۷
پھر اپنے آپ کو بچالے گا ہرگز نہیں وہ تپتی ہوئی آگ ہے کھینچ لینے والی کلیہ
تَدْعُو اَمِنْ اَدْبُرٍ وَّ تَوَلٰى ۱۸ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۱۹ اِنَّ
پکارتی ہے اس کو جسے پیٹھ پھولی اور پھیر کر چلا گیا اور جوڑا اور سینت کر رکھا بے شک
الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۱۹ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۲۰
آدمی ہے بنا ہی کا کھا جب پہنچے ان کو برائی تو بے صبرا
وَ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۲۱ اِلَّا الْمَصْلِيْنَ ۲۲ الَّذِيْنَ
اور جب پہنچے ان کو بھلائی تو بے توفیقاً مگر وہ کبھی نمازی جو
هَمَّ عَلٰى صَلٰتِهِمْ دَائِمُوْنَ ۲۳ وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ
ہے اپنی نماز پر قائم ہیں اور جن کے مال میں
حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۲۴ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۲۵ وَالَّذِيْنَ
حصہ مقرر ہے مانگنے والے اور ہائے ہونے کا اور جو
يَصَدَّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۲۶ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
یقین کرتے ہیں انصاف کے دن پر اور جو لوگ کہ اپنے
عَذَابِ رِزْوَانِهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۲۷ اِنَّ عَذَابَ رِزْوَانِهِمْ غَيْرُ
رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک ان کے رب کے عذاب کو نہیں
مَأْمُوْنٍ ۲۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَفِيْظُوْنَ ۲۹ اِلَّا
نہ ہونا چاہئے اور جو اپنی شہرت کی جگہ کو سمجھتے ہیں مگر
عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
اپنی جوڑوں سے یا اپنے ہاتھ کے مال سے سوان پر نہیں کچھ

بوجوب ۱۲
برائیات اخرویہ ۱۳

منزل

۱۱۰ فَمَالِ الَّذِينَ زَجَرْنَا كُفَّارًا - جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت فرماتے تو مشرکین دوڑتے پھرتے آتے اور ٹولہوں کی صفوں میں آپ کے ارد گرد جمع ہو کر استہزاء کرتے اور کہتے اگر یہ لوگ جنت میں چلے گئے تو ہم ان سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں مہطعین اسی مسرعین۔ عزیزین، عذرة کی جمع ہے اسی جماعات فی تفرقة۔ مہطعین اور عزیزین، الذین کفروا سے حال ہیں۔ عزیزین مہطعین کی ضمیر سے حال ہے یا یہ کان مزدون کی خبر ہے اسی کا نواسعین الیمین الخ اہل عرب بسا اوقات کان کو مع اسم حذف کر کے خبر کو باقی رکھتے ہیں۔ مکا قال

المعارج ۷۰

۱۳۰۰

تبرک الذی ۲۹

ابن مالک فی الفیتہ ۷

مَلُومِينَ ۲۰ فَمَنْ آتَنَّا وَرَأَىٰ ذٰلِكَ فَاوَلٰٓئِكَ هُمُ

الامنا پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوائے سو گوی ہیں

الْعٰدُوْنَ ۲۱ وَالَّذِيْنَ هُمْ لَا مَنِيْهِمْ وَعَهْدُهُمْ

عہد سے بڑھنے والے اور جو لوگ نلہ کہ اپنی امانتوں اور اپنے قول کو

رَاعَوْْنَ ۲۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قٰٓيْمُوْنَ ۲۳

نہا جتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰٓى صَلٰٓةِ تِهِمْ يَحٰٓفِظُوْنَ ۲۴ اُولٰٓئِكَ

اور جو اپنی نماز سے باخبر ہیں وہ لوگ ہیں

فِيْ جَنٰتٍ مُّكْرَمٰٓتٍ ۲۵ فَمٰٓلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَبْلِكَ

باغوں میں عزت سے پھر کیا لہ ہوا ہے منکروں کو تیری طرف

مُهٰٓطِعِيْنَ ۲۶ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عٰزِيْنَ ۲۷

دوڑتے ہوئے آتے ہیں دائیں سے اور بائیں سے غول کے غول

اَيُّطَمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يَّدْخُلَ جَنٰتٍ نَّعِيْمٍ ۲۸

کیا طمع لہ رکھتا ہے ہر ایک شخص ان میں کہ داخل ہو جائے نعمت کے باغ میں

كَلَّا طَرٰٓئًا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۲۹ فَلَا اَقْسَمُ بِرَبِّ

ہرگز نہیں ہے ان کو بنایا ہے جس سے وہ بھی جانتے ہیں ودا سو لہ میں تم کھانا ہوں

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۳۰ عَلٰٓى اَنْ

مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی تحقیق ہم کر سکتے ہیں کہ

نُبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ لَوْ مَّا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۳۱ فَنَدْمًا

بدل کر لے آئیں ان سے بہتر اور ہمارے قابو سے نکل نہ جائیں گے لہ سو بھجوتے

يَخْوَضُوْا وَيَلْعَبُوْنَ اَحْتٰٓءً يَلْفُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ

لے ان کو کہ بائیں بنائیں اور کھیل کریں یہاں تک کہ مل جائیں اپنے اس دن سے جس ان سے وعدہ ہے

منزل

يُحَذِّرُوْنَهَا وَيَبْقَوْنَ الْخَبْرَ: بعد ان ولو كثيرا اشتہر افادہ الشیخ قدس سرہ۔ یعنی ان کا قول کو کیا ہوا ہے کہ آپ کی طرف دوڑ کر تے اور چاروں طرف سے ٹولیاں بن کر گھیر اڑال دیتے ہیں اور کلام الہی کا مستحضر اڑتے ہیں لہ ایطعم۔ یہ مشرکین کے قول باطل کا جواب ہے کہ اگر یہ لوگ جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ کیا ان میں کاہر آدمی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائیگا؟ ہرگز نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ ہم سے بھاگ کر جنت میں نہیں نکل ہو سکیں گے۔ حالانکہ ہم نے انکو ایک چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ خور جانتے ہیں یعنی ناپاک لطف سے تو یہ ناپاک لطف جب نکل بہان اور عمل صالح سے اپنی حد کمال کو نہ پہنچ جائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا (روح) لہ فلا اقم قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ مشرق و مغرب کے مالک کی قسم ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کو ہلاک کر دیں اور انکی جگہ ایسے انسانوں کو لے آئیں جو ایمان و عمل میں ان سے بہتر ہوں اور اس کام سے ہم عاجز اور در ماندہ نہیں ہیں لہ فذرہم۔ زجر مع تخویف ونبوی۔ فرمایا آپ ان مشرکین کے عناد و تعنت اور استکبار و انکار کی پرواہ نہ کریں اور انکو استہزاء و انکار اور لہو و لعب میں نہک ہونے دیں یہاں تک کہ وہ اس دن کو پالیں جسکا اللہ سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ مراد قیامت کا دن ہے یعنی اب تو لہو و لعب میں کھوئے ہوئے ہیں اور حق کو نہیں مانتے قیامت کو دن سیدھے ہو جائیں گے۔ یوم یخزجون۔ یہ وہ دن ہے جب وہ قبروں سے نکلا جلدی جلدی چلیں گے گویا کہ نشانے کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ جیسے انسان نشانے کی طرف سیدھا اور تیز دوڑتا ہے اسی طرح وہ بھی داعی کی طرف سیدھے دوڑینگے یوفیو

۱۲ زجر برائے کفار

۱۳ اشرکین کے قول

۱۴ زجر ہر گز نہیں

خوف کے جھکی ہونگی اور ان پر ذلت و رسوائی چھانی ہوگی اور تکبیر و تمہیر کے طور پر ان سے کہا جائیگا کہ یہ جو وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اگر نہیں مانو گے تو قیامت کے دن درد ناک و رر سوا کس عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ ذلک الیوم سے پہلے یقال لہم عنی خوف ہے۔

موضع قرآن [یعنی منی گہن کی چیز سے وہ کہاں لائق بہشت کے مگر جب ایمان سے پاک ہو ۱۳ منہ زجر اللہ تعالیٰ فتح الرحمن ۱۲ -]

سورہ نوح علیہ السلام

سورہ ملک سے لے کر سورہ جن تک مضمون کے اعتبار سے گویا ایک ہی سورت ہے۔ سورہ ملک "میں عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا کہ اللہ کے سوا رب بطن کوئی اور بہ کات دہندہ نہیں۔ پھر سورہ القلم میں فرمایا اس مسئلہ میں نرمی نہ کریں۔ اس کے بعد "الحاقۃ" میں اس دعوے کو زمانے والوں کے لئے تنخو لیاات اور ماننے والوں کے لئے تبشیرات کا بیان ہوا۔ پھر "المعارج" میں معاندین پر زجر کیا گیا کہ وہ عذاب سے ڈر کر ماننے کے بجائے التا غلب طلب کر رہے ہیں۔ اب سورہ نوح علیہ السلام اور سورہ جن میں دلائل نقلیہ کا بیان ہوگا۔ سورہ نوح علیہ السلام میں دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام مذکور ہے۔

خلاصہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت۔ قوم کا انکار و استکبار۔ استیصال کفار کا ایک نمونہ اور حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے ضمن میں دلائل عقلیہ۔ حاصل یہ کہ تبلیغ توحید میں کوئی کسر نہ اٹھار کھو۔ اور مشرکین کی مخالفت اور ایذا پر صبر کرو اور تبلیغ کا کام جاری رکھو۔

تفصیل

انا ارسلنا نوحا — تا — لوکنتم تعلمون ہ دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور انکار و استکبار کی صورت میں ان کو خدا کے عذاب سے ڈرایا۔

قال سرب انی دعوت قوحی — تا — ومکروا مکرا کبیرا ہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کی شکایت میرے پروردگار، میں نے اپنی قوم کو ہر ممکن طریق سے توحید کی دعوت دی۔ ان کو سمجھانے میں رات دن ایک کر دیا، بھری محفلوں میں بھی ان کو دعوت دی۔ اور فردا فردا بھی ان کو سمجھایا اور پھر دلائل عقلیہ کے ساتھ مسئلہ کو واضح کر کے پیش کیا۔ مگر بائیں ہمہ ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ میں نے جتنا ان کو سمجھایا وہ اتنا ہی انکار و استکبار میں آگے بڑھے۔ وقالوا لا تذرن الہتکم یہ قوم کے عناد و استکبار کا بیان ہے۔ مہا خطیغتمہم اغرخوا تخولیف دنیوی ہے۔ جب اللہ کا عذاب ان پر آیا تو ان کے مرمومہ معبودوں میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔

وقال نوح رب لا تذرنی آخر حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مشرکین میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ کیونکہ وہ ایساں والوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ اور ان کی نسل بھی ناجر اور مشرک ہوگی۔

انا ارسلنا دليلاً نقلي تفصيلي از نوح عليه السلام - ہم نے نوح ؑ کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ اپنی قوم کو سمجھائیں کہ دردناک عذاب کے آنے سے پہلے ہی دعوت توحید کو مان لو۔

قال يقوم - چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تم کو واضح اور کھلے لفظوں میں خبردار کرنے آیا ہوں کہ اعبداً واللہ واتقوا تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔ صرف اسی کو برکات دہندہ سمجھو اور حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ اس کے عذاب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

تبرک الذی ۲۹ ۱۳۰۲ نوح (۱)

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ

بعض دن نکل پڑیں گے قبروں سے دوڑتے ہوئے جیسے کسی

نَصِبٍ يُوفُونَ ﴿۳۲﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ

شافی پر دوڑتے جاتے ہیں جھکن ہوں گی ان کی آنکھیں چڑھی آتی ہوگی

ذَلِكِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۳۳﴾

ان پر ذلت یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ تھا

سُوْرَةُ نُوْحٍ فَكَلِمَاتٍ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوْعٌ

سورہ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی آٹھائیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلَىٰ قَوْمِهِ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ

ہم نے بھیجا ہے نوح کو اس کی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنی قوم کو اس

قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يَقَوْمِ اِنِّیْ

سے پہلے کہ پہنچے ان پر عذاب دردناک بولا اے قوم میری میں

لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اَنْ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ

تم کو ڈرانا ہوں کھول کر کہ بندگی کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو اور

اَطِیْعُوْنَ ﴿۳﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ

مہربانیاں مانو تاکہ بخشے وہ تم کو کب گناہ تمہارے اور ڈھیل دے تم کو

اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى ط اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ

ایک مقرر وعدہ تک وہ جو وعدہ کیا ہے اللہ نے جب آئیے گا اسکو ڈھیل نہ ہوگی

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ

اگر تم کو سمجھے و بولا کہ اے رت میں بلاتا رہا اپنی قوم کو

حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو مسئلہ سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا آخر ہلاک کر دیئے گئے۔ اے اہل مکہ، آؤ مسلمان لو ورنہ تم پر بھی خدا کا عذاب آتیگا۔

سے یخضر لکھ۔ مجزوم بوجہ جواب امر۔ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اجل مستی یعنی موت تک تم کو بلا عذاب مہلت دے گا۔ لیکن اگر تم ایمان نہ لاتے تو خدا کا عذاب آجائے گا اور پھر کسی صورت ٹل نہیں سکیگا۔ اجل مستی سے مراد موت ہے۔ اور اجل اللہ سے دیوہی عذاب کا معین وقت مراد ہے (جلالین)۔ فرشتوں کے یہاں بطور تقدیر معلق لکھا ہوتا ہے کہ اگر مان لیں تو بہتر، ورنہ ان پر فلاں وقت میں عذاب نازل ہوگا۔ ومعنا ان اللہ تعالیٰ کان قضی قبل خلقهم انہم ان امنوا بارساء فی اعباسہم؛ وان لم یؤمنوا عوجلوا بالعداب (قرطبی ج ۸ ص ۹۹) لو كنتم تعلمون اگر تم جانتے ہو تے کہ ایمان نہ لانے کی صورت میں جب اللہ کا عذاب آگیا تو وہ ٹل نہیں سکے گا تو ایمان کی طرف دوڑتے اور اس میں ذرا تاخیر نہ کرتے۔ لو بمعنی ان ہے یا اپنے اصل پر بمعنی تمہاری ہے، اس صورت میں جواب کی ضرورت نہیں۔

سے قال سرب۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تبلیغی جدوجہد اور مشرکین کے عناد و لعنت کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم کو دعوت توحید دینے میں نہ دن دیکھا ہے، نہ رات۔ جب انھیں موقع ملا انھوں نے ان کو سمجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر میں جتنا ان کو

توحید کی طرف بلاتا ہوں۔ وہ اتنا ہی دور بھاگتے ہیں۔ وانی کلماد دعوتہم میں نے جب بھی ان کو توحید کی طرف دعوت دی تاکہ وہ ایمان لے آئیں اور تو ان کے گناہ معاف فرمائے تو غور سے سننے اور ماننے کے بجائے انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تاکہ وہ میری آواز سن ہی نہ پائیں اور اپنے معبودوں کی توہین نہ سن سکیں اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر اپنے کو خوب ڈھانپ لیا کہیں مجھ پر ان کی نظر نہ پڑ جائے کیونکہ جو شخص انکے معبودوں

منزل

موضع قرآن یعنی بندگی کرو کہ نوح انسان دنیا میں قیامت تک رہے اور قیامت کو تو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ طوفان ایسا ہی آیا تھا کہ ایک آدمی نہ بچے حضرت نوح کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا۔ ۱۳ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَيْلًا وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝

رات اور دن پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ

اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تاکہ تو ان کو بخشے ڈالنے لگے انگلیاں اپنے

فِي أَذَانِهِمْ وَأَسْتَغْشُوا ثِيَابَهُمْ وَأَصْرًا وَوَاسْتَكْبَرُوا

کانوں میں اور پیٹنے لگے اپنے اوپر کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا

اَسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي

بڑا غرور کیا اور پیٹنے لگے ان کو بلایا برملا پھر میں نے

أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ

ان کو کھول کر کہا اور چھپ کر کہا چپکے سے تو میں نے کہا

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ قَدْ أَتَىٰ اللَّهُ كَانَ عَقَابًا ۝ يُرْسِلِ

گناہ بخنواؤں اپنے رب سے بے شک وہ ہے بخشنے والا چھوڑ دیجیے

السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَأَنْ

آسمان کی تم پر دھاریں اور بڑھا دیجے تمکو مال اور

بَيْنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝ مَا

پہلوں سے اور بنا لے گا تمہارے واسطے باغ اور بنا دے گا تمہارے لئے نہریں کیا

لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقْنَا ظُورًا ۝

ہوا ہے تمکو کیوں کہ تم نہیں مید رکھتے اللہ سے بڑائی کی اور اسی نے ہم بنایا تمکو طرح طرح سے دل

الْمُتَرَوِّا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝ وَ

کیا تم نے نہیں دیکھا کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان تہہ پر تہہ اور

جَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝

دکھا چاند کو ان میں اجالا اور رکھا سورج کو چراغ جلتا ہوا

منزل ۷

کے بارے میں کہتا ہو کہ وہ برکات دہندہ نہیں ہیں وہ اسکی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے یہ ان کے خیال میں ان کے معبودوں کی بے حرمتی ہے یعنی ماننا تو درکنار انہیں تو مجھ سے اس قدر نفرت ہے کہ وہ میری بات سنا اور میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ کفر و شرک پر مقرر ہیں اور میری دعوت کو قبول کرنے اور میری بات کو ماننے سے ناگ بھوں چڑھاتے ہیں ۷۱۔ انی دعوتہم۔ عموم وقت کے بعد عموم کیفیت کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح میں نے دعوت کے لئے کوئی وقت نہیں چھوڑا اسی طرح میں نے دعوت و تبلیغ کا ہر طریقہ اور ہر انداز اختیار کیا تاکہ وہ کسی نہ کسی طرح مان لیں۔ چنانچہ میں نے مناجات کے ذریعے ان کو ایک جگہ جمع کر کے بھی ان کے سامنے

دعوت توحید پیش کی۔ ۷۱۔ انی اعلنت لہم پھر انکی بھری مجلسوں میں خود جا جا کر بھی ان کو سمجھایا و اسرار لہم اسرار۔ پھر ایک ایک کو فرداً فرداً سمجھانے کی بھی کوشش کی۔ میں نے دعوت و تبلیغ میں ترغیب و ترہیب سے بھی کام لیا اور عقلی دلائل سے بھی مسئلہ واضح کیا مگر اس کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتے۔

۷۲۔ فقلت استغفروا۔ یہ ترغیب ہے۔ مدارا۔ یہ سہل کا مفعول مطلق ہے۔ من عنبر لفظہ یا یہ صیغہ مبالغہ ہے اور السماء سے حال ہر السماء سے مراد بادل یا بارش ہے (منظری، روح) میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایمان لے آؤ اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، وہ معاف کرے گا وہ تم پر موسلا دھار باران رحمت نازل فرمائے گا۔ ویسدا دکم یا موال۔ تمہارے مال و اولاد میں برکت عطا فرمائے گا، تمہارے لئے پھلوں اور میووں کے سرسبز و شاداب باغات پیدا فرمائے گا اور نہریں جاری کرے گا

۷۳۔ ما لکم لا ترجون۔ یہ ترہیب اور دلائل عقلی کا ذکر ہے ترجون کے معنی ہیں، تمنا ہون یا تعقدون اور وقار کے معنی ہیں عظمت و جلالت۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے ہو جنہیں تمہیں اس قدر نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے اور معبودان باطلہ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو اور ان کو برکات دہندہ کیوں سمجھتے ہو۔

۷۴۔ وقد خلقکم نوح علیہ السلام نے ان عقلی دلائل کی طرف بھی قوم کو متوجہ کیا کہ اپنی

پیدائش پر غور کرو اور دیکھو اللہ نے تمہیں کس طرح مختلف احوال سے گزار کر پیدا فرمایا۔ اللہ متروا کیف خلق اللہ۔ اپنی پیدائش کے علاوہ ذرا اوپر کی طرف آسمانوں کو تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی قدرت و صنعت سے تہہ تہہ سات آسمانوں کو پیدا فرمایا اور ان میں چاند اور سورج کو روشن کیا تمہیں کونوس اور شمس کو سراج (چراغ) فرما کر اس طرف اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی سورج سے مستفاد ہے، کیونکہ اندھیرے میں روشنی چراغ سے مستفاد

۷۵۔ کپڑا اور ڈھننے لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں نہ لگ جائے۔ ۷۶۔ یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تم پر عذاب موعج قرآن نہ بھیجے اور طرح طرح بنا یا یعنی ماں کے پیٹ میں بھانت بھانت رنگ بدلے۔

ہوتی ہے اور چراغ کی روشنی خود اس کے اندر ہوتی ہے کسی دوسری چیز سے مستفاد نہیں ہوتی ولعلہ فی قوله تعالیٰ جعل القمر فیہن نوراً وجعل الشمس سراجاً اشعاس بان نور القمر مستفاد من الشمس فان النور انما يستفاد من السراج (منظہری ج ۱۰ ص ۷۵) واللہ انبتکم نباتاً مفعول مطلق ہے۔ من غیر بابہ جیسا کہ تبطل الیہ تبیتلا میں ہے انسانوں کو زمین سے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سب کے باہر آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔ یا مطلب یہ ہے کہ جن لطفوں سے تم کو پیدا کیا گیا ہے وہ زمین سے حاصل ہونیوالی غذا سے پیدا ہوتے ہیں پھر موت کے بعد تمہیں دوبارہ زمین میں لوٹانے کا اور تم قبروں میں دفن کئے جاؤ گے پھر قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے قبروں سے نکالے گا۔ واللہ جعل لکم الارض بساطاً پھر نیچے دیکھو زمین کو اس کے کس طرح نرم اور ہموار بنا دیا ہے جس میں تم کھلے راستے اور چوڑی چوڑی سڑکیں بناتے اور ان میں چلتے ہو۔ ان تمام صفات کا جو مالک ہے اور جس نے یہ تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہی تم سب کا معبود حقیقی ہے، اسکی توحید پر ایمان لاؤ اور خود ساختہ معبودوں کی عبادت کو چھوڑ دو۔

نوح ۷۱

۱۳۰۴

تبارک الذی ۲۹

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيْهَا

اور اللہ نے اگیا تم کو زمین سے جھا کر پھر پھر لوٹا اگیا تم کو اس میں

وَيُخْرِجُكُمْ اَخْرَاجًا ۙ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ

اور نکالے گا تم کو باہر اور اللہ نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو

بَسَاطًا ۙ لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سَبِيْلًا فِجَاجًا ۙ قَالَ نُوْحٌ

بچھونا تاکہ چلو اس میں کٹادہ راستے کہا نوح نے

رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالًا

اے رب میرے انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور مانا ایسے کا جس کو اس کے مال اور

وَوَلَدًا ۙ الْاَخْسَارًا ۙ وَمَكْرًا وَّمَكْرًا كَبِيْرًا ۙ وَ

اولاد سے اور زیادہ ہو لوٹا دل اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ اور

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدَّاقًا ۙ لَا

بولے تلو ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ چھوڑو وڈ کو اور نہ

سُوَاعًا ۙ وَلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۙ وَقَدْ اَضَلُّوْا

سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق اور نسر کو اور بہکا دیا

كَثِيْرًا ۙ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ الْاِضْلَآءَ ۙ فَمَا خَبِيْرًا ۙ

بہتوں کو اور تو نہ زیادہ کرنا بے انصافوں کو مگر بھٹکنا تاکہ وہ گمراہ ہوں

اَغْرَقُوْا فَاَدْخَلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدْوا لَهَا مِنْ دُوْنِ

سے ڈوبائے گئے پھر ڈالے گئے آگ میں پھر نہ پائے اپنے واسطے انہوں نے اللہ

اللّٰهِ اَنْصَارًا ۙ وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرُ عَلَيَّ

کے سوائے کوئی مددگار اور کہا تلو نوح نے اے رب نہ چھوڑ دے زمین

الْاَرْضِ مِنْ الْكٰفِرِيْنَ دَجِيْرًا ۙ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَهُمْ

پہر منکروں کا ایک ٹھہر بسنے والا مقرر اگر تو چھوڑ دے گا

منزل ۷

وہ اپنے عوام کو توحید سے روکنے اور ان کو حضرت نوح علیہ السلام کی ایذا پر اکساتے تھے (منظہری) کُتِبَ اس، کبیر کا مبالغہ ہے ای کبیرا فی الغایۃ (روح) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کافروں نے اعتراض کیا تھا کہ کُتِبَ اور حُجِبَ غیر فصیح ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بڑھے کا معنی اپنے مالداروں کا کہا مانا اور ان کے مال اور اولاد میں کچھ خوبی نہیں بلکہ ان پر لوٹا ہے۔ انہیں کے سبب دین سے محروم ہے۔ یعنی

موضع قرآن سب کو سمجھا دیا کہ اس کی بات نہ مانو۔ یعنی کوئی تدبیر ان کی بن نہ پڑے اور وڈ اور سواع وغیرہ نام تھے بتوں کے ہر مطلب کا ایک بن تھا

فتح الرحمن ۱۳ یعنی بروسانی کفار ۱۳ و این پنج بت بودند ۱۲۔

ع ۹

اخروی

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاَجْرًا كَفَّارًا ۝۱۷ رَبِّ

بہکائیں گے تیرے بندوں کو اور جو جنیں گے سو ڈھیٹھ حق کا منکر اے رب

اغْفِرْ لِيْ وَيُغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّْ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا ۝۱۸

معاف کر شے تجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو آئے میرے گھر میں ایماندار اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝۱۹ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۰

سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو اور گنہگاروں پر بڑھتا دکھ یہی برہاد ہونا

سُوْرَةُ الْجَزِيْمِيْنَ وَهُيْ ثَمَانٌ وَعَشْرُوْنَ اَيُّوْفِيْهَا كُوْمَا

سورہ جن ۱۷ ہا مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجمد مہربان نہایت رحم وال ہے

قُلْ اَوْحِيَ اِلَيَّ اِنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا

تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہنے لگے

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱۱ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمَّا بِنَا

ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ سمجھاتا ہے نیک راہ سو ہم اپنی

بِهٖٓ وَلٰكِنْ نُّشْرِكُ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۝۱۲ وَاِنَّهٗ تَعْلٰمٌ جَدْرُنَا

ہائے اور ہرگز شریک بتلا بیٹھے ہم اپنے رب کا کسی کو کول اور یہ کہ ہم ادبھی ہے شان ہمارے رب

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۱۳ وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

نہیں رکھی اس نے جوڑو نہ بیٹا نہ اور یہ کہ ہم میں کا

سَفِيْهًا عَلٰی اللّٰهِ شَطَطًا ۝۱۴ وَاِنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ

بیوقوف اللہ پر بڑھا کر بانیں کہا کرتا تھا قات اور یہ کہ ہم شے کو خیال تھا کہ ہرگز نہ

تَقُوْلُ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اللّٰهِ كِذْبًا ۝۱۵ وَاِنَّهٗ

بولیں گے آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ و اور یہ کہ

منزل

آدمی کو لاؤ، جب لیکر آئے تو آپ نے فرمایا اسے دو چار مرتبہ اٹھاؤ بٹھاؤ، اس پر اس بڑھے نے کہا یا محمد اتخذنی فی ہذا، ان هذا الشیء
عجاب وانی شیخ کتبا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ وقالوا لئن لم یخرجنا من ہذا لکننا لکافرین۔ ان مشرکین نے میری دعوت کو قبول کرنے کے بجائے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے تمام
معبودوں کی عبادت ہرگز نہ چھوڑیں خصوصاً ان پانچ بڑے معبودوں کو تو کسی قیمت پر نہ چھوڑیں یعنی ودد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر۔ یہ پانچوں
حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے بڑے معبود تھے۔ جنہیں وہ اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں پکارنے لگے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی فرماتے ہیں۔ اسماء

سہجہ صالحین من قوم نوح علیہ السلام
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۲) یہ پانچوں حضرت نوح
علیہ السلام کی قوم میں خدا کے نیک اور برگزیدہ بندے
تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے تو ان کے متعلقین اور
معتقدین نے بہت غم کیا۔ ابلیس انسانی شکل میں
ان کے پاس پہنچا اور خیر خواہی کے رنگ میں کہنے لگا
تم غم نہ کرو میں تمہاری تسلی کا سامان کر دیتا ہوں
چنانچہ وہ ان کی شکلوں پر ان بزرگوں کے بت بنا کر
ان کے پاس لے آیا اور کہنے لگا ان بتوں کو ان
بزرگوں کے عبادت خانوں میں نصب کر دو اور وقتاً فوقتاً
ان کی زیارت کر کے دلوں کو تسلی دے لیا کرنا۔ اس
کے بعد رفتہ رفتہ ان کی عبادت ہونے لگی تو اللہ
تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دعوت توحید دے
کر مبعوث فرمایا۔ (قرطبی، البدایہ والنہایہ) وقت
اضلوا کثیرا اور ان روسائے مشرکین نے تیری
بہت سی مخلوق کو گمراہ کر ڈالا ہے اور ان کو راہ راست
پر آنے سے روکا ہے۔ ولا تزد الظالمین
الاضلالا۔ ضلال سے توحید کے خلاف منصوبوں
میں ناکامی مراد ہے۔ لے میرے پروردگار ان
ظالموں کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا دے اور ان
کی آرزوئیں خاک میں ملا دے۔ ولعل المطلوب
هو الضلال فی ترویج مکرم و مصالح دنیاہم
لا فی امر دینہم الخ (بیضاوی ج ۲ ص ۴۰)
۱۳۔ مباحثہ تمہم۔ یہ تخیل ہے اور من
سبب ہے۔ فادخلوا میں فاء تعقیب بلا تاخیر
کے لئے ہے من دون اللہ سے ان کے خورد ساختہ
معبود ودد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہ
مراد ہیں۔ یعنی قوم نوح علیہ السلام کو ان کے گناہوں
کی وجہ سے غرق کر دیا گیا پھر فوراً ہی ان کو آگ میں

۱۔ دلیل نقلی از جنات

داخل کر دیا گیا۔ تو اللہ کے سوا جن کو وہ پکارتے تھے ان میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔ یہ آیت غراب قبر کے اثبات پر اہل سنت کی محکم دلیل ہے۔
۱۴۔ سورہ احقاف میں گذرا کہ حضرت نماز صبح پڑھتے تھے کہ جن سحر ایمان لائے پھر جا کر اپنی قوم سے بیان کیا، یہاں ان کے بیان کو اللہ نے وحی
موضح قرآن فرمائی رسول پر بعد اس کے بہت بار جن حضرت پاس آکر ملے اور ایمان لائے قرآن سیکھا۔ لے جو گمراہیاں آدمیوں میں تھیں وہ جنوں میں بھی تھیں
اللہ کے واسطے جو رو بیٹا بتاتے تھے۔ لے یعنی ہم میں جو بے وقوف تھے وہ ایسی باتیں کہتے تھے یا ابلیس کو کہا ہو۔ لے یعنی اس سے ہم بھی بہک گئے۔
فتح الرحمن ۱۲۔ مترجم گوید روزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح بیرون مکہ میخواندند جماعہ از جن آتوا استماع کر دند ایمان آوردند۔ خدایتعالیٰ از ایمان
۱۲۔ واللہ اعلم

کیونکہ غرق کے فوراً بعد ان کو جس آگ میں داخل کیا گیا وہ آخرت کی آگ نہیں، کیونکہ قیامت تو تاہنوز قائم ہی نہیں ہوئی، اس لئے اس سے لامحالہ عالم پرزخ کا عذاب ہی مراد ہے جسے اصطلاح شریعت میں عذاب قبر سے تعبیر کیا گیا ہے (فادخلوا ناسا۱) فی عالم البرزخ المسمی بالقبر فانہ روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفرات النيران فہذہ الایة دلیل علی اثبات عذاب القبر لان الفاء للتعقیب (منظہری ج ۱۰ ص ۷۷) (فادخلوا ناسا۱) ہی ناسا البرزخ والسماد عذاب القبر (روح ج ۲۹ ص ۷۹) یہ بھی ممکن ہے کہ عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہو اور فادخلوا سے مراد محکم بدخولہم الناس فی الاخرة (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) یا اغراق اور ادخال جہنم کے درمیانی عرصے کو غیر معتدبہ قرار دے کر ادخال پر فاء داخل کی گئی ہو (روح ج ۲۹) وقال نوح - حضرت نوح علیہ السلام نے آخر اللہ تعالیٰ سے دعا کی: میرے پروردگار! ان مشرکین میں سے اس دھرتی پر ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ انک ان تذہم۔ اگر تو ان کو ہلاک نہیں کرے گا اور ان کو زندہ چھوڑے گا تو وہ تیرے مومن بندوں کو بھی مکرو فریب سے گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسلوں میں بھی مشرکوں اور فاجروں کے سوا کوئی مومن اور موحّد نہیں ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا پہلے تھی قوم کی غرقابی بعد میں ہوئی لیکن نظم قرآن میں دونوں کا ذکر معکوس ہے یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ او مطلق جمع کے لئے ہوتی ہے اور ترتیب کی مقتضی نہیں۔

اہل بدعت کہتے ہیں اس آیت سے حضرت نوح علیہ السلام کا غیب دان ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے کہا سنا کہ یہ مشرکین تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسلوں میں فساق و فجار کے سوا کوئی نہیں ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مطلع فرما دیا سنا کہ اب ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا اور نہ ان کی نسل سے کوئی مومن پیدا ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ و اوحی الی نوح انہ لن یومن من قومک الا من قد امن۔ (الایة (سودہ، ع ۴) اور جو علم وسائل سے حاصل ہو وہ علم غیب نہیں ہوتا۔

۱۵۰ سب اغفر لی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے والدین اور تمام مومنوں کے لئے خواہ ان کی امت کے ہوں یا دوسرے پیغمبروں کی امتوں سے تعلق رکھتے ہوں، سب کے لئے مغفرت کی دعا کی اور مشرکین کے لئے تباہی و بربادی کی بددعا کی۔ مشرکین پر ان کی بددعا تو قبول ہو چکی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ تمام مومنوں کے حق میں بھی ان کی دعا کو قبول فرمائے۔ فتد دعا علیہ السلام دعوتین دعوة علی الکافرین و دعوة للمؤمنین و حیث استجیبت له الاولی فلا یبعد ان تستجاب له الثانیة واللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین۔ (روح ج ۲۹ ص ۸۱)

سورة نوح علیہ السلام میں آیات توحید

- ۱۔ اعبد واللہ واتقوہ۔ نفی شرک ہر نوع۔ تخصیص ہر نوع عبادت بذات باری تعالیٰ۔
- ۲۔ وقد خلقکم اطوارا۔ تا۔ لتسلکوا منها سبلا فجاہ نفی مشرک اعتقادی۔
- ۳۔ فلم یجد والہم من دون اللہ الضارہ نفی شرک فی التصرف۔

سورة الجن

گذشتہ سورت میں دعوائی تبارک پر حضرت نوح علیہ السلام سے دلیل نقلی تفصیلی ذکر کی گئی اب سورہ جن میں جنات سے دلیل نقلی مذکور ہوگی رابط کہ دیکھو جنات بھی قرآن سن کر ایمان لے آئے اور اپنی قوم کو توحید کا وعظ کرنے لگے۔

خلاصہ دلیل نقلی از جنات، تخیلیف و تبشیر، دعوائی توحید کا ذکر بطور ثمرہ۔

تفصیل

قل ادھی الی — تا — ذکا نوا لجهنم حطباً و دلیل نقلی از جنات دیکھو جنات بھی اپنی قوم کو یہی وعظ کر رہے ہیں کہ سیدھا راستہ یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو۔ وان لو استقاموا علی الطریقة۔ الایہ۔ توحید کو ماننے والوں کے لئے بشارت انخرویہ۔ ومن یعرض عن ذکر ربہ۔ الایہ۔ منکرین توحید کے لئے تخیلیف۔ وان المساجد لله فلا تدعوا مع اللہ احداً۔ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں اس لئے اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔ سورہ تبارک سے لے کر اب تک جو دلائل عقلیہ و نقلیہ اور تخیلیفات و تبشیرات مذکور ہوئیں یہ ان کا ثمرہ ہے۔ وانہ لما قام عبد اللہ۔ الایہ۔ یہ شکوی منعلق بہ ثمرہ یعنی جب ہمارا بندہ ایک خدا کو پکارتا ہے تو وہ اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ قل انہا ادعوا سببی ولا اشرک بہ احداً — تا — ولن احد من دونہ ملتعدا سورہ ملک اور حوامیم کا خلاصہ ہے یعنی حاجات اور مصائب میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو۔ میں تم میں سے کسی کے نفع نقصان کا مختار نہیں ہوں اور اللہ کے سوا میرا بھی کوئی کار ساز نہیں۔ ومن یعص اللہ ورسولہ — تا — واحصی کل شیء عدداً وہ تخیلیف اخروی و دنیوی۔ دوزخ کا عذاب کا وقت مقرر ہے جو اپنے وقت پر ضرور آئے گا۔ میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ مجھے اس کے معین وقت کا علم ہو۔ اور نہ مجھ کو غیب پر غلبہ دیا گیا ہے کہ جب چاہوں جان لوں۔

۱ قل ادھی دلیل نقلی از جنات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداء وحی سے شیاطین کا آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سننا بند ہو گیا۔ پہلے وہ اوپر جا کر بیٹھ جاتے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے، لیکن اب جو اوپر جاتا ہے تو شہاب ثاقب اسکا تعاقب کرتا ہے۔ شیاطین اس سے پریشان ہوئے اور ابلیس سے سارا معاملہ بیان کیا۔ اس نے کہا ضرور کوئی نئی بات رونما ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمہارا آسمان پر جانا محال ہو گیا ہے ابلیس نے جنوں کی جماعتیں منظم کر کے مختلف سمتوں میں روانہ کر دیں تاکہ وہ اصل حقیقت کا سراغ لگائیں۔ جنوں کی ایک جماعت تہامہ کیطون وانہ کی گئی۔ یہ جماعت پھرتی پھرتی مقام نخلہ میں پہنچی تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ رضہ کے ساتھ فجر کی نماز باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ چنانچہ وہ خاموشی کیساتھ بغور قرآن سننے لگے۔ چنانچہ وہ قرآن سن کر ایمان لے آئے اور سمجھ گئے اس وحی کو ہماری دسترس سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم پر آسمان پر جانے کی راہ بند کر دی گئی ہیں۔ جنوں کی یہ جماعت اسی جگہ سے اپنی قوم کے پاس واپس پہنچی اور انہیں تبلیغ کرنے لگی۔ جنوں کی اس جماعت نے اپنی قوم کو جو تبلیغ کی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ اس طرح جنوں کے آنے اور قرآن سننے کی اطلاع بھی آپ کو وحی کے ذریعے ہی دی گئی۔ یہی تفصیل یہاں سورہ جن میں مذکور ہے (مظہری، روح)

۲ فقالوا یہ جنات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن مجید سن کر اور ایمان لا کر اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم ایک عجیب و غریب کلام سن کر آئے ہیں جو حسن نظم، اسلوب بیان اور تاثیر کے اعتبار سے انسانی کلام سے مختلف ہے اور وہ توحید اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اس لئے ہم تو دل و جان سے اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم آئندہ کے لئے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ هو عجب فی نفسہ لفصاحة کلامہ وحسن مبانیہ ودقة معانیہ وعزابة اسلوبہ وبلاغۃ مواظہ (بجرح ۸ ص ۳۲۷)

اور المرشد سے مراد عام ہے حق و صواب یا خاص توحید الی الحق والصواب وقیل الی التوحید والایمان (روح)

۳ وانہ تعالیٰ۔ یہ بھی جنات کا کلام ہے اور اناسبنا پر معطوف ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر قائل کا قول بعینہ نقل کیا جائے تو ان مکسورہ ہوگا، اور اگر اس کے کلام کا مضمون نقل کیا جائے تو ان مفتوحہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے ہیں۔ جنوں نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کے استغناء تام کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہمارے پروردگار کی عظمت بہت بلند اور اسکی جلالت شان نہایت اعلیٰ و ارفع ہے اور وہ ایسا بے نیاز اور مستغنی ہے کہ نہ اسکے بیوی ہے جسکی موانست کا وہ محتاج ہو، نہ بیٹا جس کے تعاون و تناسر کی اس کو ضرورت ہو۔ اس کی عظمت و جلالت اور اس کے

اسفار تمام کا تقاضا یہ ہے کہ اس ساری کائنات میں وہ بلا شرکت غیرے خود ہی متصرف و مختار ہے اور تصرف میں اختیار میں اس کا کوئی شریک اور نائب نہیں۔ تا تب: تعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً (بنی اسرائیل ۵۷) **۵** و انہ کان یقول - سفیہنا سے مراد ابلیس ہے یا سرکش اور مشرک جن جن جنوں نے ان مشرک اور سرکش جنوں کی شرارت کا بھی ذکر دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلے میں ایسی بات کہتے ہیں جو حق سے بعید اور حد سے گذری ہوئی ہے۔ مراد ہے خداوند تعالیٰ کے لئے بیومی اور اولاد تجویز کرنا۔ (روح) حاصل یہ کہ جنوں میں سے جو خدا کے لئے بیومی یا بیٹا تجویز کرتا ہے وہ کم عقل

اور نادان ہے۔ بھلا اللہ تعالیٰ جس کی عظمت و جلالت کی کوئی انتہا نہیں وہ بیومی بیٹوں کا کب محتاج ہے؟ شططا ہی قولاً ذاسطط وهو البعد و عا و زة الحد (بیضاوی) **۶** واناظننا و عظیمین جن اپنی طرف سے معذرت پیش کرتے ہیں کہ وہ اب تک کیوں ان نادانوں کی بات مان کر گمراہی اور شرک میں پھنسے ہے۔ انہوں نے کہا ہم تو اب تک اس خوش فہمی اور حسن ظن میں مبتلا رہے ہیں کہ جن و انس اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی اور غلط بات منسوب نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم یہی سمجھتے رہے کہ ہمارے یہ رہنما جو خدا کے لئے شریک اور نائب تجویز کر رہے ہیں وہ درست اور حق پر ہیں۔ مگر اب قرآن سننے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ وہ جھوٹ اور مفتری ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے و انہ کان رجال من الانس۔ یہ اس طرف اشارہ ہے جو مشرکین کا دستور تھا کہ جب کسی جنگل بیابان میں داخل ہوتے تھے جنوں سے ان کے سردار کی پناہ مانگتے اور کہتے اعوذ بسید هذا الوادی من شر سفہاء قومہ (بیضاوی) اور وہ سمجھتے کہ اب وہ شاہ جنات کی پناہ میں ہیں اس لئے اب انہیں جنوں کی طرف سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ جب جنات ان کی بات سنتے تو ان کے کبر و غرور اور تعنت و طغیان میں مزید اضافہ ہو جاتا اور وہ اپنے کو بڑی شان کے مالک سمجھنے لگتے۔ فزادوہم فی ضمیر فاعل سے انس اور ضمیر مفعول سے جنات مراد ہیں اور رفق کے معنی طغیان اور سرکشی کے ہیں یا ضمیر فاعل جنات سے اور ضمیر مفعول انس سے کنایہ ہے اور رفق کے معنی گمراہی کے ہیں المعنی فزاد الجن الانس غیاباً

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا مُلَئِمَةً حَرًّا شَدِيدًا وَشَهَابًا ۝۸ وَاَنَّا لَمَّا نَقَعْنَا مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمِنْ يَسْتَمِعِ الْاِنَّ يَجِدَلَهُ ۝۹ وَاَنَّا لَمَّا نَزَدْنَا اَشْرَارًا رِيْدًا مِّنَ الْاَرْضِ اَمَّ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَاَنَّا مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرِيقًا قَدَدًا ۝۱۱ وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ لَنْ نَعْجَزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نَعْجَزَهُ هَرَبًا ۝۱۲ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهٰدِيَ اَمْتَابَهُ ط فَمِنْ يُّؤْمِنُ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳

تھے کتنے مرد آدمیوں میں کے پناہ پکڑتے تھے کتنے مردوں کی جنوں میں کہ
پھر تودہ اور زیادہ سرخڑھنے لگے واد اور یہ کہ عہ ان کو بھی خیال تھا جیسا تم کو خیال تھا کہ
ہرگز نہ اٹھائیں گے اللہ کسی کو ق اور یہ کہ ہم نے ٹول دیکھا آسمان کو پھر پایا اسکو
بھری تھی اس میں چونکہ سخت اور انگارے ت اور یہ کہ ہم بیٹھا کرتے تھے
تھکانوں میں سننے کے واسطے وہ پھر جو کوئی اب سننا چاہے وہ پائے اپنے واسطے
ایکہ انگارا گھات میں اور یہ کہ ہم شہ نہیں جانتے کہ برا ارادہ ٹھہرا ہے زمین
کے رہنے والوں پر یا چاہے ان کے حق میں ان کے رہنے والے پر لانا اور یہ کہ کوئی
ہم میں سے نیک ہیں اور کوئی اس کے سوائے ہم تھے کوئی راہ پر کھنچے ہوئے
اور یہ کہ ہمارے خیال میں لگیا کہ ہم چھپ نہ جائیں گے اللہ سے زمین میں اور
تھکا دیکھے اس کو بھاگ کر اور یہ کہ جب ہم شہ نے سن لی راہ کی بات تو ہم نے اسکو مان لیا
پھر جن کوئی یقین لائیں گے اپنے رب پر سو وہ نہ ڈرے گا نقصان سے اور نہ زبردستی سے اور

منزل

۸۶) ہادیان جن پہلے تو خود بھی ایسے ہی تھے، لیکن اب ان پر اس گمراہی کا انکشاف ہوا تو اپنی قوم کو اس سے روکنے لگے **۷** و انہم ظنوا ضمیر انس کی طرف راجع ہے۔ ظننہ خطاب جنات سے ہے قوم مشرک کے علاوہ تم حشر و نشر کا بھی انکار کرتے تھے اس طرح بنی آدم کا بھی یہی خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ کسی کو زندہ نہیں کرے گا۔ آدمی جتنا جنوں کے آگے امتیاز کرتے ہیں اتنا وہ مغرور ہوتے ہیں یعنی قبول سے نہ اٹھائے گا یا رسول نہ کھڑا کرے گا پہلے جو رسول موصیٰ قرآن ہونے سے پہلے سو ہو چکے۔ و یعنی جنوں کو انگارے پڑتے ہیں اور خبر نہیں سننے دیتے چونکہ یاد۔

۱ اشارت بانکہ در جاہلیت چون بجائی فردمی آمدند میگفتند اعوذ بسیدنا الوادی من سفہاء قومہ ۱۲ و یعنی برائے مشین کلام ملائکہ فتح الرحمن ۱۲

أَتَمْنَا السُّلْمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ

یہ کہ کچھ ہم میں حکم بردار ہیں اور کچھ ہیں بے انصاف سو جو لوگ حکم میں آگے

فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۱۳ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا

سو انہوں نے اہل کریمانیک راہ کو اور جو بے انصاف ہیں وہ ہوتے

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۱۴ وَأَنْ تَوَاسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ

دوزخ کے ایندھن اور یہ حکم آیا کہ اگر اللہ لوگ سیدھے رہتے راہ پر

لَا سَقِينَهُمْ مَاءً غَدَقًا ۱۵ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَمَنْ

تو ہم پلانے انکو پانی سبھ کر تاکہ ان کو دھما جائیں اور جو کوئی

يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۱۶ وَأَنَّ

من موزے اپنے رب کی یاد سے وہ ڈال دیا اس کو چڑھتے عذاب میں اور یہ کہ

الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۱۷ وَأَنْتَ لَهَا

مسجدیں اللہ کی یاد کو اسے ہی سومت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور یہ کہ جب

قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۸

پہنچا ہوا اللہ کا بندہ کہ اس کو پکارے لوگوں کا بندھنے لگتا ہے اس پر شخصہ

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۱۹ قُلْ

تو کہہ میں تو پکارتا ہوں اللہ ہی اپنے رب کو اور شریک نہیں کرتا اسکا کسی کو کہہ

إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۲۰ قُلْ إِنِّي

میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا تو کہہ مجھ کو

لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ

نہ بچائے گا اللہ کے ہاتھ سے کوئی اور نہ پاؤنگا اس کے سوا

مُلْتَحَدًا ۲۱ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتٍ وَمَنْ

کہیں سرک رہے کو جگہ مگر پہنچانا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے پیغام لائے اور جو کوئی

منزل ۷

نہیں کرے گا۔ وانا لمننا السماء فسلئت حراسا شدیداً۔ جنات نے مزید کہا کہ پہلے ہم آسمان کی طرف جاتے تھے اور قریب ہی اطمینان سے بیٹھ کر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے، کوئی روک ٹوک نہ تھی اور نہ کوئی چوکیدار وہاں مقرر تھے، لیکن ہم اب آسمان کے قریب جاتے ہیں تو وہاں نہایت سخت پہرہ لگا ہے اور جنوں کو سمجھانے کے لئے چمکتے شہابیے موجود ہیں اس لئے اب اگر کوئی آسمان کی طرف وہاں کی باتیں سننے کے لئے جائے تو شہاب ثاقب اس کے تعاقب کے لئے تیار اور لگاتار میں ہوتا ہے۔ یہ سارا انتظام اس لئے کیا گیا ہے کہ اب اللہ کا رسول آچکا ہے تاکہ آپ کا معجزہ ظاہر ہو اور کائنات آسمانوں کی کوئی خبر لینے سے عاجز رہیں۔ ۷۵ وانا

لا سندری۔ یہ ماقبل سے متعلق نہیں، بلکہ علیحدہ کلام ہے حاصل یہ کہ رسول کی بعثت کے دو مقصد ہوتے ہیں ایک ہدایت اور ثواب یعنی جو لوگ پیغمبر کی ہدایت قبول کر لیں وہ اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ دوم جو لوگ پیغمبر کی تکذیب کریں ان پر اللہ کا عذاب آتا ہے اب یہ رسول آچکا ہے اس لئے اس کی بعثت میں بھی یہی دو مقصد ہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن سننے سے پہلے ہم نہیں جانتے تھے کہ اب آسمانوں کی حفاظت اور

نگرانی سے اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے؟ کیا اس سے مخلوق کی بھلائی مقصود ہے یا برائی؟ لیکن اب قرآن سننے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ پیغمبر کی بعثت کی وجہ سے اب آسمان کو محفوظ کر دیا گیا ہے تاکہ جنات کا ہنوں کو آسمان کی خبر لا کر نہ دے سکیں حاصل یہ ہوا کہ اس سے مقصود مخلوق کے لئے رشد و ہدایت اور خیر و فلاح ہے (مظہری) ۷۶ وانا

منا الصالحون۔ یعنی ہم جنات میں سے بعض مشرک ہیں اور بعض موحد۔ جنات یہ وعظ اپنی قوم کو کر رہے ہیں۔ کنا طرائق قددا۔ قدد کے معنی متفرق و مختلف کے ہیں۔ یعنی ہماری قوم بھی مختلف طریقوں پر ہے یعنی کچھ تو احکام پر عامل ہیں اور کچھ عامل نہیں ہیں۔ صیغہ ماضی سے ماضی کا معنی مراد نہیں۔ وانا

ظننا ان لن نعجز الله۔ ظننا بمعنی علمنا ہے و اعظ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو اب یقین آ گیا ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں اور ہم اس کو زمین کے کسی بھی حصے میں عاجز نہیں کر سکتے اور نہ کہیں بھاگ کر اسکی گرفت سے بچ سکتے ہیں ۷۷ وانا لما سمعنا۔ ہم نے جب قرآن سنا جو

سراپا ہدایت ہے، تو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور جو بھی اپنے پروردگار کی توحید پر ایمان لے آئیگا وہ اپنے عملوں کا پورا ثواب پائیگا، نہ اسکی نیکیوں

میں کمی کی جائیگی اور نہ اس کی برائیوں میں اضافہ کیا جائیگا۔ جنسائیکوں میں کمی اور ہرقاسیسات میں اضافہ۔ وانا منا المسلمون۔ ہم میں سے کچھ تو مسلمان ہیں جو اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ ظالم اور بے انصاف ہیں جو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں فمن اسلم حسن شخص نے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا، صرف ایک اللہ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ شریک نہ کیا تو اس نے سیدھی راہ تلاش کر لی۔ واما القاسطون یہ تحریف اخروی ہے لیکن ظالم اور مشرک جنم کا ایندھن ہونے

وان لو استقاموا۔ یہ انہ استمع پر معطوف ہے اور مستقل وحی ہے، یہ جنات کا کلام نہیں۔ اس میں اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ عند قلا کثیرا یعنی بکثرت۔ وافر۔ مراد خوشحالی ہے۔ یہ بات بھی آپ کو طرف وحی کی گئی کہ اگر اہل مکہ طریقہ مستقیم یعنی ملت اسلام پر قائم ہو جائیں، تو ہم دنیا میں ان پر روزی فراخ کر دینگے تاکہ انکی آزمائش کریں کہ ان میں سے کون شکر کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ ومن يعرض عن ذكر سر به یہ تخولیف ہے۔ صعدا سفاک یعنی سخت دشوار اور زہو شخص اللہ کی کتاب اور اسکی توحید سے اعراض کرے گا اسے وہ نہایت سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ صعدا اشقا یعلموا المعذاب یعلموا (مظہری ج ۱ ص ۹۱)

آلہ وان المساجد۔ یہ بھی اللہ استمع پر معطوف ہے۔ یہ گذشتہ سورتوں میں بیان شدہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کا مزہ ہے۔ مساجد سے یا مسجدیں اور عبادت گاہیں مراد ہے یا اس سے اعضاء سجدہ مراد ہیں۔ یعنی مسجدیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مختص ہیں، اسی طرح اعضاء سجدہ کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں اللہ کے سوا کسی کو غائبانہ مت پکارو۔

آلہ وان لهما قام۔ عبد اللہ۔ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جب آپ توحید کی دعوت دیتے اور تبلیغ کرتے ہیں تو مشرکین مخالفت کے لئے آپ پر ٹوٹ پڑتے ہیں

یہ تفسیر حسن رح، قتادہ رح اور ابن زید رح سے منقول ہے۔ ومعناه على ما قال الحسن وقتادة وابن زيد انه لما قام عبد الله بالدعوة الى التوحيد كالمجن والانس يكتون مجتمعين لا يبال امره (مظہری ج ۱ ص ۳۹) شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ صرف اللہ ہی کو پکارتا ہے اور اس کی عبادت بجالاتا ہے تو لوگ کمال ذکر و عبادت کی وجہ سے اس بندہ خدا کو کارخانہ خدائی میں دخیل سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی حاجات کے لئے اس پر هجوم کرتے ہیں۔ کوئی اس سے بیٹا مانگتا ہے، کوئی روزی طلب کرتا ہے اور کوئی اس سے حاجت برآری اور مشکل کشائی کی درخواست کرتا ہے۔ اس میں جن و انس دونوں فریق شریک ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دونوں کی طرف رسول ہیں اس لئے آپ کو حکم دیا کہ اگر آپ کو ثقلین سے یہ اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بھی خدا کا شریک بنائیں گے۔ اور حاجات و مصائب میں آپ کو پکاریں گے تو آپ و اشکاف الفاظ میں اعلان فرمادیں کہ میں تو خود صرف اللہ ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک و مختار نہیں ہوں۔ (تفسیر عزیز پانہ ۲۹ ص ۱۶۹، ۱۷۰)

آلہ قتل انما ادعوا۔ یہ سورۃ ملک اور حوامیم کا خلاصہ ہے۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں حاجات و مصائب میں غائبانہ نہ صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی دعا پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں پھر اس سے بطور ترقی حکم دیا قتل انی لا املك لكم ضرا ولا سرمداً فرمایا یہ بھی اعلان کر دو کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا مالک و مختار نہیں اور نہ تمہاری گمراہی اور ہدایت میرے اختیار میں ہے۔ جیسا کہ جن و انس کے گمراہ کن راہنما عوام کو اپنے مالک نفع و ضرر ہونے کا یقین دلاتے۔ اگر کوئی کسی حادثہ و مصیبت میں آپ کی پناہ لے لے تو آپ صاف فرمادیں کہ میرا اپنا حال یہ ہے کہ میں خود خدا کے غضب سے اس کی پناہ کے بغیر نہیں بچ سکتا اس لئے دوسروں کو کس طرح پناہ دے سکتا ہوں؟ (تفسیر عزیز پانہ ص ۱۷۰)

آلہ قتل انی لن یجیرنی۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ کفار کہتے تھے کہ تم اپنی تبلیغ کو ترک کیوں نہیں کر دیتے تو جواب دینے کا حکم دیا گیا کہ میں تبلیغ پر خدا کی طرف سے مأمور ہوں۔ اگر میں تبلیغ ترک کر دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ اس کے سوا میرا کوئی ٹھکانا ہوگا۔ تائب۔ انی اخاف ان عصیت سببی عذاب یوم عظیم (الانعام، ع) الا بلعنا من اللہ یہ لا املك کے مفعول سے استثناء ہے۔ یعنی مجھے کسی چیز کا اختیار نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کے۔ میں نافع و ضار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کا مبلغ ہوں۔ ومن یعص اللہ ورسوله یہ تخولیف اخروی ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اللہ کی کتاب اور اسکی توحید پر ایمان نہیں لایگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیگا۔

آلہ حتی اذا ساءوا۔ یہ اب تو نہیں مانتے اور ضد و عناد کی وجہ سے انکار و وجود پر اڑے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب عذاب موعود کو دیکھ لیں گے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ کن کا مددگار اور حامی و ناصر کمزور اور عاجز ہے اور کن کے اعوان و انصار کی تعداد کم ہے؟ مشرکین کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی یہ حقیقت میدان بدر میں مشرکین پر منکشف ہوئی جبکہ مہٹی بھر اور بے سرو سامان مسلمانوں کے ہاتھوں تین گنا مشرکین نے ذلت آمیز ہزیمت اکٹھی حالانکہ وہ ہر قسم کے سامان جنگ سے آراستہ تھے۔ مسلمانوں کی اللہ نے مدد فرمائی اور فرشتوں کو بھیجا کہ ان کے حامیوں میں اضافہ فرمایا مگر مشرکین کے مزعومہ کار ساز اور مددگار ان کی مدد کو نہ پہنچے۔ یا اس سے قیامت کے دن کا عذاب مراد ہے۔ (روح)

سورة المزمل

سورة مزمل اور مدثر دونوں کا ایک ہی مضمون ہے۔ حاصل ربط یہ ہے کہ گذشتہ سورتوں میں مسئلہ توحید کا ایک پہلو یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکت دہندہ نہیں۔ علی وجہ الکمال بیان ہو چکا ہے۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ، ثمرات دلائل، تخویفات اور تبشیرات کے اسالیب مختلف و عنادین توعمہ کے ساتھ اثبات توحید و نفی شرک کا مضمون مفصل و مدلل ہو چکا۔ اب آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہیں، کیونکہ ہدایت کی راہ قرآن ہی سے معلوم ہوتی ہے اور توحید پر ثابت قدم رہیں، یہی مسئلہ سارے قرآن کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔ و سئل القرآن ترقیلاً (مزمل) اور پھر صرف تلاوت قرآن ہی پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ اس میں جو احکام مذکور ہیں خصوصاً مسئلہ توحید، ان کی تبلیغ بھی فرماتے رہیں قدر فائدہ و سربک فیکرہ (مدثر)۔

خلاصہ یا ایہا اللّٰہ منّٰم لیل — تا — فاتخذہ وکیلاً ہ امر اول۔ رات کا کچھ حصہ قیام کریں اور اس میں قرآن کی تلاوت کریں اللہ واصر علی ما یقولون — تا — و مہلہم قلیلاً ہ امر دوم تسلیم برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، کفار کی باتوں سے آزر دہ خاطر نہ ہوں، ان کو چھوڑ دیں، میں خود ان سے نمٹ لوں گا۔

ان لدینا انکلا — تا — و کانت الجبال کشیباً مہیلاً ہ تخویف اخروی برائے کفار و مشرکین۔ ہم نے ان کے لئے مختلف انواع و اقسام کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس میں ان کو قیامت کے دن مبتلا کیا جائے گا۔

انا ارسلنا الیکم رسولاً — تا — فاخذنہ اخذا و بیلاً ہ تخویف دنیوی۔ ہم تمہارے پاس ویسا ہی عظیم الشان رسول بھیجا ہے۔ جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی اور اسکی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑ لیا۔ اگر تم نے بھی اس عظیم الشان رسول کی دعوت کو رد کر دیا تو تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا۔ فکیف یتقون ان کفرتم — تا — کان وعدہ مفعولاً ہ تخویف اخروی۔ کفر و شرک اور عصیان و طغیان کی سزا صرف دنیا ہی میں بس نہیں ہوگی، بلکہ قیامت کے دن بھی اس کی سزا بھگتنا ہوگی، جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ان ہذہ تذکرۃ ترغیب الی الایمان و استماع القرآن۔

ان سربک یعلمہ انک تفوم۔ الی آخر السورۃ۔ یہ اہم سورت سے متعلق ہے۔ فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میں بیمار اور کمزور بھی ہوں گے مسافر اور مجاہد بھی، اس لئے قیام اللیل میں تم پر سختی نہیں کی گئی، بلکہ تمہیں اختیار دیا گیا ہے کہ جس قدر چاہو قیام کرو اور جس قدر آسانی سے تلاوت کرو۔ سکو اسی قدر اس میں تلاوت کرو۔

کہ یا ایہا المرّمل اصل میں المتزمل تھا۔ فاء تفاعل کی جگہ زاء آگئی اس لئے تاء کو زاء سے بدل کر زاء میں ادغام کر دیا گیا المرّمل کپڑوں کو اپنے اوپر خوب لپیٹنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے لپیٹ کر رات کو سو رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسی بیعت سے خطاب فرمایا کہ قیام اللیل کا حکم دیا۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناشاب باللیل متزماً فی شایہ فامر بالقیام للصلوۃ الخ (مدارک) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک پہلے قیام اللیل سب پر فرض تھا۔ اس کے بعد اسکی فرضیت منسوخ کر دی گئی۔ بعض کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا، امت پر فرض نہیں تھا، بعد میں آپ پر سے بھی اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور بعض علماء کے نزدیک شروع ہی سے حکم استجابی تھا البتہ بعد میں اس میں مزید تخفیف کر دی گئی۔

کہ تم اللیل۔ لفظ قلیل معا ورہ میں نصف سے کم پر بولا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لفلان علی الف درہم الا قلیلاً میں قلیلاً سے مراد پانسو سے کم ہوں گے۔ اب اگر نصفہ کو قلیلاً سے بدل بنایا جائے تو یہ ترکیب قلیلاً کے مذکور استعمال کے خلاف ہوگی۔ امام نسفی رح صاحب مدارک نے اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

(۱) نصف کو کل اللیل (تمام رات) کے اعتبار سے قلیل کہا گیا ہے، اس اعتبار سے تینوں صورتیں قلیلاً میں داخل ہو جائیں گی (نصف، نصف سے کم اور نصف سے زائد)۔

(۲) نصفہ مستثنیٰ منہ مؤخر ہے اور اللیل سے بدل ہے۔ اور قلیلاً مستثنیٰ مقدم ہے اصل میں یوں تھا تم نصف اللیل الا قلیلاً من نصف اللیل مگر اس صورت میں تکرار لازم آتا ہے، کیونکہ تم نصف اللیل الا قلیلاً اور اذ انقص منہ (من النصف) قلیلاً کا مفہوم ایک ہی ہے

أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۚ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلْ لِقُرْآنٍ

یا اس سے کم کر دے تھوڑا سا یا زیادہ کر اس پر اور کھول کھول کر لکھ پڑھ قرآن

تَرْتِيلًا ۚ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝۵ إِنَّا نَشْعُ

کے صاف ہم ڈالنے والے ہیں تجھ پر ایک بات دوزن دار اللہ سے اہم

الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً ۚ وَأَقْوَمُ قِيلًا ۚ إِنَّا لَنَكْفِي

رات کو سخت دوندتا ہے اور سیدھی نکلتی ہے بات اللہ سے تجھ کو دن

النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۚ وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ

میں شغل رہتا ہے سب اور پڑھے ماشہ نام اسے رب کا اور جھٹ کر چلا آس

تَبَتَّلًا ۚ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

کھڑن سب کرا لگ ہو کر مالک مشرق و مغرب کا اس کے سوا کسی کی ندگی نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۚ وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَ

سو پکڑے اسکو کام بنانے والا اور سہارا بنے جو کچھ کہتے رہیں اور

أَهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۚ وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي

پھوڑے انکو سبھل طرح چھوڑنا اور چھوڑ دے لگ جھگڑ اور جھگڑنے والوں کو جو

النَّعْمَةِ وَمَهَلُم قَلِيلًا ۚ إِنَّا لَنَدِينَا نَكَالًا

انعام میں رہے ہیں اور ڈھلے انکو تھوڑی سی البتہ ہائے پاس لگ بیڑیاں ہیں اور

وَجِيمًا ۚ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۚ يَوْمَ

لگ کا ڈھیر اور کھانا لگے ہیں اٹکنے والا اور عذاب دردناک جس دن

تَرُجَبُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا

کے کانچے گتے زمین اور پہاڑ اور جو جائیگے پہاڑ ریت کے

مَهِيلًا ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا لَّا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

کوڑے پہلے ہم نے بھیجا لگ تمہاری طرف رسول بتلایا تمہاری باتوں کا

منزل

صاحب مدارک نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اصل میں تو نصف رات سے کم قیام کا حکم دیا گیا پھر اس میں کچھ وقت بڑھانے میں
تخیر فرمادی۔ امام رازی رحمہ فرماتے ہیں کہ قیلا سے مراد ثلث ہے جسے اللیل سے مستثنیٰ کیا گیا لہذا مقصد یہ ہے کہ رات کے دو ثلث (پہلے) قیام
کرو اور نصفہ کسی لفظ سے بدل نہیں، بلکہ مستقل فعل مقدر کا مفعول ہے المراد بالقیل فی قوله "فتم اللیل الا قلیلاً هو الثلث
فاذا قوله "فتم اللیل الا قلیلاً معناه فتم ثلثی اللیل ثم قال "نصفه" والمعنی او فتم نصفه اکبیر ج ۸ ص ۳۳۳ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ

دہلوی فرماتے ہیں کہ الا قلیلاً کا مطلب یہ ہے کہ کسی
رات کو نہ اٹھو اور نصفہ، اللیل سے بدل ہو
نصفہ او انقص الخ جملہ ما قبل کی تفسیر ہے۔ اور
مطلب یہ ہے کہ نصف رات قیام کرو یا اس سے
کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ۔ حضرت شاہ صاحب ر
کے نزدیک یہ توجیہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس سے
مذکورہ بالا اشکال بھی ختم ہو جاتا اور کسی تکلف کے
ارتکاب کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی لگ و

رتل القرآن۔ ترتیل سے قرآن مجید کے ہر ہر
لفظ کو جدا جدا اور واضح کر کے پڑھنا، خوبصورتی
اور صحت سے ان کو ادا کرنا اور غور و تدبیر سے سمجھ
کر پڑھنا مراد ہے۔ (قرطبی، منظری) ۵۵ انا
سنلحقی۔ قول ثقیل سے مراد قرآن ہے اسے ثقیل
(بھاری کٹھن، مشکل) اس لئے فرمایا کہ اس کے

مضامین توجید، حشو و نشر وغیرہ مشرکین پر نہایت
شاق ہیں یا اس کے احکام و فرائض اور شرائع و
حدود پر عمل کرنا نہایت مشکل ہے۔ (مدارک، قرطبی)
۵۶ اننا نانشعہ اللیل۔ یہ فتم اللیل کی علت
ہے۔ ناشعہ، نشا بمعنی قام کا مصدر ہے جیسا

کہ عافیۃ ہے مراد قیام اللیل ہے وطأ، مواطأة
لوقوف۔ قیلا سے قرآن قرآن مراد روح، قرطبی، پیکر الکو اٹھ کر
نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ رات
سکون و اطمینان کا وقت ہوتا ہے شور و شغب نہیں ہونا اسلئے
آدمی جو کچھ زبان سے پڑھتا ہے دل پورے سے کھینچتا اس کی
طرف توجہ ہوتا ہے اس طرح دن کی نسبت رات کے وقت دل اور
زبان میں زیادہ لوفقت کا موقع فراہم ہو جاتا ہے۔ نیز
کیونکہ اور سکون کیوجہ سے تلاوت بہت زیادہ درست و صحیح ادا ہوتی ہے

۵۷ ان ذک، فی النہاس۔ سبحا طویلا مہمات
میں طویل تصرف و اشتغال یعنی دن بھر آپ دوسرے

مہمات و مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور عبادت کے لئے بالکل فارغ نہیں ہو سکتے، اس لئے رات کے لمحات کو غنیمت جانیں اور رات کو اٹھ کر اللہ کی
عبادت بجالائیں (سبحا طویلا) ای تقلبا و تصرفا فی مہماتک و اشتغالا بشواغلك فلا تستطیع ان تتفرغ للعبادة فعلیك بہا فی

و یعنی ریاضت کر تو بھاری بوجھ آسان ہوگی یعنی بڑی ریاضت یہ کہ نفس روندنا جاتا ہے ٹوٹتا ہے اور اس وقت دعا اور ذکر سیدھا ادا ہوتا
موضع قرآن ہے دل سے و یعنی دن کو لوگوں کو سمجھانا ہے عبادت کا وقت مقرر کر رات کو و یعنی خلق سے کنارہ کر لیکن لڑ بھڑ کر نہیں سلوک سے۔

فتح الرحمن و یعنی دعوت کفار باسلام ۱۲۔

۱۵ واذکر اسم۔ بیان دعوائی توحید۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں، اس کی تسبیح و تہلیل اور تجید و تقدیس میں مصروف رہو، مہمات میں صرف اسی کو پکارو ماسوی سے منقطع ہو کر اللہ کے ہو رہو۔ خالص اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ادعہ باسبائہ الحسنی (قرطبی) و دم علی ذکرہ فی اللیل والنہار و ذکر اللہ یتناول التسبیح والتہلیل والتکبیر والصلاة وتلاوة القرآن ودراسة العلم (مدارک)۔

(وتبتل الیہ بتبئلاً) اسی اخلص لہ العبادۃ (ابن کثیر) اسی انقطع بعبادتک الیہ ولا تشرب بہ غیرہ (قرطبی ج ۱ ص ۴۳) تأیید: واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃً ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغفلین (اعراف ۲۳ ع)

۱۶ رب المشرق۔ یہ مبتدا مقدر کی خبر ہے۔ اسی ہو سب المشرق۔ مشرق و مغرب تمام کائنات سے کنایہ ہے۔ فاتخذہ میں نصیحہ ہے جب ساری کائنات کا رب اور مالک وہی ہے اور اس کے سوا کوئی الہ اور معبود نہیں تو پھر صرف اسی کو اپنا کار ساز بناؤ اور اپنے تمام مہمات میں اسی پر تکیہ کرو اور تمام امور میں صرف اسی کو پکارو۔ فالعنی انہ لما ثبت انہ لا الہ الا ہو لزمک ان تتخذہ وکیلاً وان تفوض کل امورک الیہ (کبیر ج ۸ ص ۳۲۰)

۱۷ واصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ مشرکین کی خرافات اور ان کی تکلیف دہ باتوں کو آپ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کریں اور ان کا معاملہ اپنے کار ساز کے حوالے فرمادیں اور عمدہ پیرایہ میں ان سے الگ رہیں۔ دل سے اور عمل سے ان کی مخالفت کریں اور ظاہری مدارات برقرار رکھیں والہعبر الجمیل ان یجانسہم بقلبہ وھو اہ و یخالفہم فی الافعال مع المداراة والاغضاء وترک المکاناة (کبیر ج ۸ ص ۳۲۰)

۱۸ وذری۔ زجر و تحویف دنیوی یا اخروی۔ نعمة عیش وعشرت۔ یہ اسلوب اس سے کنایہ ہے کہ آپ فکر نہ کریں ہم خود ان معاندین سے نمٹ لیں گے۔ ان عیش و عشرت کے دلدادہ جھٹلائیوں کو چھوڑ دو اور ان کا معاملہ میرے حوالہ کر دو اور سٹوڈی سی ان کو مہلت دیدو پھر دیکھو ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ تھوڑی سی مہلت سے مراد مدت حیات ہے یا جنگ بدر تک کا وقت مراد ہے۔ ان معاندین کو میدان بدر میں ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھایا گیا اور جو اس عذاب سے بچ گئے وہ مرتے ہی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۹ ان لدینا۔ تحویف دنیوی۔ آنکال، نکل (بکسر نون وفتح ہا) کی جمع ہے بھاری اور وزنی بیڑیاں۔ ذاعصۃ۔ گلا گھونٹنے والا، حلق سے نہ اترنے والا۔ دنیوی عذاب کے علاوہ آخرت میں بھی ہم نے ان کے لئے مختلف انواع و اقسام کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں لکر ان کو بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا اور کھانے کے لئے زقوم، صدید، غلین اور دیگر خادرات قسم کی چیزیں ہوں گی جن کو حلق سے اتارنا ہی دشوار ہو گا اس کے علاوہ کئی قسم کی دردناک سزائیں ہوں گی۔

۲۰ یوم ترجف۔ یوم کا عامل مقدر ہے اسی استقر ذلك العذاب لدینا وظهر یوم تضطرب الاسراض والجال وتزلزل (روح ج ۲۹ ص ۱۰۸) ترجف شدید جھٹکے اور زلزلے سے دوچار ہوں گے کٹیبا۔ ریت کا ڈھیر۔ مہیلا نرم، پاؤں کی ٹھوک سے اڑنے والا۔ یہ عذاب ہمارے پاس تیار ہے اور اس دن ان پر پڑے گا جب زمین اور پہاڑ قیامت کے شدید ترین زلزلے سے دوچار ہوں گے۔ اور پہاڑ نرم ریت کا ڈھیر بن جائیں گے اور آخر زمین کے ساتھ ہموار ہو جائیں گے۔ یہ قیامت کے دن کا منظر ہے۔

۲۱ انا ارسلنا۔ یہ تحویف دنیوی ہے۔ شاہد حق بیان کرنے والا۔ بتانے والا (شاد عبد القادر رحم) لفظ شاہد سے گواہ مراد لے کر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں۔ اس کی تحقیق سورہ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے۔ (ص ۷۰) خطاب مشرکین سے ہے۔ وہیلا شدید اغلیظاً (مدارک) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ علیہ السلام) بھیجا جس نے فرعون اور اس کی قوم کو توحید کی دعوت دی اسی طرح ہم نے تمہارے پاس بھی ایک عظیم الشان رسول (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا ہے جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ فعصی فرعون۔ فرعون اور اس کی قوم نے اس رسول علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اس کی دعوت کو رد کر دیا تو ہم نے ان پر سخت گرفت کی اور ان کو دریا میں غرق کر دیا۔ اب تم بھی اپنے رسول کی نافرمانی اور اس کی مخالفت کر رہے ہو۔ اگر تم اسی عصیان و طغیان پر قائم رہے تو تمہیں بھی دردناک سزا دی جائے گی۔ چنانچہ میدان بدر میں ان معاندین کو قتل و قید کے سوا کن عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔

کَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۖ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول پھر کہا نہ مانا فرعون نے

الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۚ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ

رسول کا پھر پکڑی ہم نے اسکو وبال کی پکڑ پھر کیونکر ہلے بچو گے

إِن كُفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۚ وَالسَّمَاءُ

اگر منکر ہو گئے اس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا ف آسمان

مَنْفُطْرًا ۚ بَلْ كَان وَعْدًا مَّفْعُولًا ۚ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ

بھٹ جائے گا اس دن میں اس کا وعدہ ہونیوالا ہے یہ تو لے نصیحت ہے

فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ بے شک بخیر تیرا بت جانتا ہے

أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلثِي اللَّيْلِ وَنِصْفًا وَثُلُثَهُ

کہ تو اٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے

وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۗ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَ

اور کتنے لوگ ہیں تیرے ساتھ کے اور اللہ مانتا ہے رات کو اور

النَّهَارَ ۗ عَلِمَ أَن لَّنْ نَّحْصُوهُ قِتَابًا عَلَيْكُمْ ۚ فَاقْرَءُوا

دن کو اس نے جانا کہ تم اسکو پورا نہ کر سکو گے اور اس پر معافی بھیجی اب پڑھو

مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۗ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُمْ مَّرْضَىٰ

پتا تم کو آسان ہو قرآن سے جانا کہ کتنے ہوں گے شلہ تم میں بیمار

وَأَخْرُونَ يُضْرَبُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ يَنْتَعُونَ مِنَ

اور کتنے اور لوگ پھریگے ملک میں ڈھونڈتے اللہ

فَضْلِ اللَّهِ ۗ وَأَخْرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ صَلَٰ

کے فضل کو اور کتنے لوگ لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں

مائل،

۱۵۔ فکیف تتعون۔ تنخوفت اخیوسی۔ ہول قیامت کی شدت و فطاعت کا بیان ہے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو کسی مہلکت سے دنیا میں نہ پکڑیں تو قیامت کے عذاب سے تم کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ یہ دن نہایت کھٹن اور ہولناک ہوگا۔ شدت ہول اور کثرت حزن و غم میں یہ دن ضرب المثل ہوگا۔ اس دن کی شدت سے آسمان بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور اب ضرور ہوگا۔ اللہ کے فیصلے میں تخلف نہیں۔ يجعل الودان شیب محاورہ ہے جو شدت سے کنایہ ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے یوم یشتیب نواصی الاطفال (کبیر) یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر بالفرض یہ معاندین

بچے ہوں تو شدت ہول سے بوڑھے ہو جائیں گے کیونکہ حزن و غم کی کثرت اور خوف و مہراس کی شدت انسان کو بہت جلد بوڑھاپے سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ تاہم: یوم ترو فہانذ ہل کل مضحہ

بعما صنعت (حج ۱۴) ان ہذا تذکرہ۔ یہ تمام مذکورہ بالا میان عبرت و نصیحت ہے جو شخص چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اللہ کی بارگاہ میں بار یابی اور تقرب کی راہ اختیار کر لے یعنی ایمان لے آئے اور نیک کام کرے جن سے اللہ تعالیٰ

راضی ہوگا۔ ان سبک یعلم یہ ابتدائے سورت سے متعلق ہے اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت ابتدائے سورت میں مذکورہ حکم کی ناسخ ہے کیونکہ اس میں حکم سابق میں تخفیف

کر دی گئی ہے لیکن حضرت شاہ ولی اللہ کے نزدیک حکم سابق منسوخ نہیں پہلے بھی حکم استنبابی ہی تھا اس میں نیز تخفیف کر دی گئی کہ نصف اور ثلث وغیرہ کا تم صحیح اندازہ نہیں کر سکتے، اس لئے جس قدر قیام کر سکتے ہو اسی قدر

کر لیا کرو، مذکورہ مقداروں کی پابندی ضروری نہیں فرمایا ہمیں معلوم ہے کہ آپ رات کا تہائی حصہ نصف اور تقریباً دو تہائی تک قیام کرتے ہیں اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی ایسا کرتی

ہے۔ لیکن رات دن گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں اس لئے تم ان مقداروں کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے جس قدر آسانی سے پڑھ سکو اتنا ہی پڑھ لیا کرو

۱۶۔ علم ان سیکون۔ یہ کتاب علیکم کی علت برائے کتاب علیکم

۱۷۔ علم ان سیکون۔ یہ کتاب علیکم کی علت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم میں بیمار اور ضعیف بھی ہوں گے اور مسافر اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی جو اپنے ضعف اور اپنی دن کی مصروفیات سفر و جہاد کی وجہ سے قیام اللیل نہیں کر سکتے اس لئے جس قدر آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ البتہ

مسئلۃ فریضہ کی ہر حال میں پابندی کرو۔

والتوا الزکوٰۃ۔ یہ سورت چونکہ مکہ ہے اور زکوٰۃ مدینہ یا مکی زندگی کے اواخر میں فرض ہوتی، اس لئے زکوٰۃ سے یہاں زکوٰۃ الفطر مراد ہے۔ (کبیر) یا تزکیہ عقائد باستقامت بر لا الہ الا اللہ (حضرت شیخ رحمہ اللہ)

موضع قرآن۔ اس دن کی شدت سے یاد رازی سے اگرچہ وہاں جیسے ہی تیسے رہیں گے پر مدت اتنی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جاویں۔ رات جاگنے کا حکم ایک برس رہ کر موقوف ہوا۔ اگلی آیت اتری۔

فتح الرحمن۔ یعنی مواظبت بھی تو انہی کرد ۱۲۔

۱۹ واقرضوا۔ اس سے صدقات نافلہ مراد ہیں یا ذکر جہاد کے بعد اس میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہے۔ وما تقدموا جو مال تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے ذخیرہ آخرت ہے اس لئے بہتر ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے ہی اللہ کی راہ میں خرچ کر لو۔ کیونکہ جو خیرات تم موت سے پہلے کر لو گے وہ خدا کے نزدیک اجر و ثواب میں اس خیرات سے کہیں زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو تم موت کے وقت کرو۔ قال ابن عباس تعبد وہ عند اللہ خیرا واعظم اجرامن الذی توخرہ الی وصیتک عند الموت (کبیر ج ۸ ص ۳۲۶) اعمال صالحہ میں اپنی توہمیں

تبرک الذی ۲۹ ۱۳۱۶ المدثر ۷

اور تقصیروں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بے شک وہ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے توبہ کرنے والوں اور گناہوں پر پشیمان ہونے والوں کو محض اپنی رحمت سے معاف فرمادیتا ہے۔ س بن اغض لنا ذنوبنا واسر افنا فی امرنا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین

فَاَقْرَعُوا مَا تَبَسَّرْتُمْ مِنْهُ وَلَا وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

سو پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو اس میں سے اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو

الرَّكُوتَةَ وَاقْرُضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تَقْدِمُوا

نکلتو اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا اور جو کچھ آگے بھیجے

لَا تَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ نَّجِدُ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ

اپنے واسکے کوئی نیکی اسکو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر

وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَأَسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

اور ثواب میں زیادہ اور معافی مانگو اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا

سَّحَابٍ مِّمَّا يَمْزِلُ

مہربان ہے

سُورَةُ الْمَدَّثَرِ فَكَيْتٌ وَهَيْتٌ وَخَسَوَاتٌ وَفِيهَا رُكُوعًا

سورہ مدثر لے مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چھپن آیتیں ہیں اور اس میں دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۱ فَمَا نَزَلْنَا ۲ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۳ وَ

اے مدثر میں تمہے پسنے والے کو کھڑا ہو پھر ڈرنا دے اور اپنے رب کی بڑائی بول اور

ثِيَابِكَ فَطَهِّرْ ۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۵ وَلَا تَمَنَّ

اپنے کپڑے سے پاک رکھو اور گندگ سے دور رہو اور ایسا نہ کر کہہ کر احسان کر

تَسْتَكْثِرُ ۶ وَرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۷ فَإِذَا نَقَرْنَا فِي النَّاقُورِ ۸

اور بدلا بہت چاہے دگا اور اپنے رب سے امید رکھو پھر جب بجنے لگے وہ کھوکھی چیز

فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۹ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ

پھر وہ اس دن مشکل دن ہے منکروں پر نہیں

منزل

۲۸ ۱۲

موضع قرآن کا حکم ہوا اور نماز کا نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رہنے اور گتھے سے بچنا یا گتھے کہابت کہ وہ اکثر دودھ اور تیل میں آلودہ رہتا ہے اور بیہمت سکھائی کہ جو کسی کو اس سے بدلا نہ چاہ اپنے رب کے دینے سے شاکر رہ۔ یعنی پھونکنے سے

فتح الرحمن جہاد بتوقع ثواب آخرت ۱۲۔ ۲ مترجم گوید این آیت بعد یک سال نازل شد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہمیں سورہ لاحق کرزند بجهت مناسبت ولہذا در اسلوب ہا سائرہ سورہ نمی ماند واللہ اعلم ۱۲ یعنی از ہیبت وحی ۱۲۔ ۱۲ یعنی ہدیہ بردن بر بیسی نادسی زیادہ از قیمت ہدیہ رعایت کند از اخلاق رویہ است ۱۲۔

سُورَةُ مَزَّلِ فِي آيَاتِ تَوْحِيدٍ

اور اسکی

خصوصیات

۱۔ و سرتل القرآن ترتیلا ۵ قرآن کی تلاوت سے مسئلہ توحید پر استقامت نصیب ہوتی ہے۔

۲۔ سب المشرق والمغرب لا الہ الا هو فاتخذہ وکیلا ۵ نفی شرک فی التصرف۔

(آج بتاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۷۲ء بروز شنبہ ۲۴ بجے شام سورہ مزمل کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للذی بنعمتہ تم الصالحات ومن عنده تنزل الرحمۃ والبرکات والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسل وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔)

(سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ)

سے تبلیغ پر مامور ہوں۔ اس لئے آپ لوگوں پر نبوت اور تعلیم و تبلیغ کا احسان نہ دھریں کہ آپ کو بکثرت دولت حاصل ہو۔ آپ کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ہے قال ابن زید معناه لا تمنن بالنسبة علی الناس فتأخذ علیہا عوضا واجرامن الدنیا (مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۵) یعنی آپ محض لوجہ اللہ تبلیغ کریں، کسی سے اجر و معاوضہ کی توقع نہ رکھیں اور نہ کسی کو دعوت و تبلیغ کا احسان جتائیں۔ ولربك فاصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے کفار و مشرکین کی طرف سے تبلیغ و توحید پر تکلیفیں آئیں تو ان سے آزردہ نہ ہوں، بلکہ محض اللہ کی رضا کیلئے تکالیف نبوت، ادائے تبلیغ اور ایذائے مشرکین پر صبر کریں۔ اسی لوجہ ربك امرہ بالصبر

تبارک الذی ۲۹ ۱۳۱۸ المدثر ۴

يَسِيرٌ ۱۰ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۱۱ وَجَعَلْتُ لَهُ
 آسان چھوڑنے سے محکم رہ اور اسکو جس کو میں نے بنایا اگانے اور دیباغ میں نے
 مَا لَا قَمَدُودًا ۱۲ وَبَيْنَ شُهُودًا ۱۳ وَهَدَّتْ لَهَا
 مال پھیلا کر اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے اور تیاری کر دی اس کے لئے
 تَهْيِدًا ۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۱۵ كَلَّا إِنَّكَ كَانِ لِآيَاتِنَا
 خوب تیاری پھر لایح رکھتا ہے کہ اور بھی دوں و ہرگز نہیں وہ ہے ہماری آیتوں کا
 عَيْبًا ۱۶ سَأَرْهُقُهُ صُعُودًا ۱۷ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۱۸ فَقَتَلَ
 مخالف ایسی سے چڑھاؤ و ننگاری چڑھائی ہے اس نے فکریا اور دل میں ٹھہرایا سوار ہو
 كَيْفَ قَدَّرَ ۱۹ ثُمَّ قَاتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۲۱ ثُمَّ
 کیا ٹھہرایا پھر مارا جاتیو کیا ٹھہرایا پھر نگاہ کی پھر
 عَبَسَ وَبَسَى ۲۲ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۲۳ فَقَالَ إِنْ هَذَا
 تیوری چڑھائی اور منہ پھٹایا پھر پیٹھ پھیری اور غور کیا پھر بولا کہ نہیں ہے
 إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَى ۲۴ إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۲۵ سَأَصْلِبُهُ
 جادو ہے چلا آتا اور کچھ نہیں یہ کہا ہوا ہے آدمی کا اب اسکو شہ ڈالوں گا
 سَقْرًا ۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقْرٌ ۲۷ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۲۸
 آگ میں اور تو کیا سمجھا کیسی ہے وہ آگ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے
 لَوْ أَحَدٌ لِلْبَشَرِ ۲۹ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ عَشْرَ ۳۰ وَمَا جَعَلْنَا
 جلا دینے والی ہے آدموں کو اس پر مقرر ہیں انیس فرشتے اور ہم نے جو رکھے ہیں
 أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۳۱ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّةَ لَهُمْ إِلَّا
 دوزخ پر داروغہ وہ فرشتے ہی ہیں اور ان کی جملہ گنتی رکھی ہے سو
 فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ۳۲ لَئِنِ اسْتَيْقَنَ الَّذِينَ آتُوا الْكُتُبَ
 جانچنے کو منکوں کے تاکہ یقین کریں وہ لوگ جن کو ملی ہے کتاب

منزل

پر صبر کریں۔ اسی لوجہ ربك امرہ بالصبر
 فيتناول الصبر على تكاليف النبوة وعلى اداء
 طاعة الله وعلى اذى الكفار (بحر ج ۸ ص ۳۷۲)
 فاذا انقضى تخوليف اخروي۔ فقر اسی لغز
 یعنی پھونکا جائے گا۔ فلذلك الخ جملہ جزائے شرط
 سے۔ یومئذ، ذلك سے بدل ہے اور اسم غیر
 متمکن کی طرف مصاف ہونیکے وجہ سے یوم مبنی علی
 الفتح ہے یوم عید، ذلك خبر ہے۔ علی الکافریں؛
 عید سے متعلق ہے غیر یسیر، عسیر کی تاکید ہے
 (روح) جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو
 جائیگی تو یہ دن کفار و مشرکین پر نہایت سخت اور شوم
 ہوگا۔ اس دن میں کسی قسم کی آسانی، رعایت اور
 راحت ان کو میسر نہ ہوگی ذرنی ومن خلقت
 یہ زجر ہے۔ ان آیتوں سے ہر کافر، معاند، سرکش اور کبر
 مراد ہے۔ یا یہ ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں ہیں لیکن
 العبرة لعموم المعنى لا لخصوص المورد۔ وچیدا، ذرنی میں ضمیر مفعول
 سے حال ہے یعنی مجھے چھوڑ دو میں تنہا ہی اس سے انتقام لے
 لوں گا یا خلقت کی "تا" سے حال ہے یعنی میں نے تنہا ہی اسکو
 پیدا کیا ہے اور میں تنہا ہی بلا مدد وغیر سے اس کو ہلاک بھی کروں گا
 یا ضمیر منصوب مقرر سے حال ہے جو من کی طرف عائد ہے اسی من خلقتہ
 وچیدا یعنی میں نے اسکو مال و اولاد سے تنہا پیدا کیا ہے بوقت ولاد اس
 کے پاس نہ مال تھا نہ اولاد تھی یہ نعمتیں بعد میں میں
 ہی نے اسکو دیں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ وچیدا
 ولید بن مغیرہ کا لقب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بطور استہزاء اس
 اس کے مشہور لقب سے ذکر فرمایا ہے۔ (بحر۔ قرطبی
 روح) وجعلت له۔ مہود، کشر
 شہود۔ حاضر باش۔ سفر و حضر میں اور تجارت و تفریح
 میں اس کے ساتھ حاضر رہنے والے یا اپنی وجاہت و
 قابلیت کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں

ساز جبریل نے ساری
 غوہا یا لے دیں
 مغیرہ قلمھا ۱۲

تخولیف اخروی
 و زجر ۱۲

تخولیف اخروی
 ۱۲

شریک ہونے والے ہم نے اس کے ذیوی جاہ و وقار اور اس کی ریاست و وجاہت و قابلیت کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں شریک ہونے والے
 و یعنی اپنے باپ کے یہاں ایک بیٹا جس کا شریک نہ ہو۔ اور بھائی یا اگانے دنیا کی لیاقت میں۔ فل کہتے ہیں یہ ولید کا فر کو فرمایا وہ دور
 موضع قرآن دور ملک دیکھ آیا تھا کافروں نے اس کو کہا کہ تو سن محمد کیا پڑھتا ہے تجویز کر کہ کیا ہے حضرت نے پڑھا تب اس نے منہ بنا کر یہ کہا کہ
 یہ جادو ہے و دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدھا کافروں کو اس پر ہمیشہ چڑھوا دینگے یہ بھی ایک عذاب ہے جیسے لوہا کتا سرخ نظر آتا ہے آدمی کے پندے پوہ سرخ
 و مترجم گوید این تصویر است حال کافرا کہ خدا تعالیٰ اور نعمتہا دادہ باشد و او مصر باشد بر کفر و عبس و بسر ثم ادبر و استکبر
 فتح الرحمن تصویر حال قائل و ترد است واللہ اعلم ۱۲

دوسرے دنوں میں اس کے دیوبند جاہ و وقار اور اس کی ریاست و وجاہت کو خوب وسعت دی۔ ہم نے جب اس کو پیدا کیا تو وہ تنہا تھا ذلیل اور بے مال تھا پھر ہم نے اس کو کثیر دولت عطا کی، اس کو لائق اور قابل اولاد دی، لوگوں پر اس کی وجاہت و ریاست کا سکہ بٹھا دیا۔ لیکن اس نے ناشکری کی، اللہ کے شریک بنائے اور اس کے دین سے استہزاء کیا اور پھر بھی اسے یہ امید ہے کہ ہم ابھی اس کو مزید انعامات سے نوازیں گے، ہرگز نہیں اسی خلق سے منفرداً ذلیل و قلیل الاموال لاؤں اور اللہ تعالیٰ المال والولد فکفر نعتہ و اشرك به واستهزا بدینہ (بحرچ ۸ ص ۳۴) اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عٰیٰنًا وہ ہماری آیتوں کا منکر اور معاند ہے اب اس پر مزید انعام نہیں ہوگا بلکہ اب اسے کفر و عناد اور حدود انکار کی سزا دی جائیگی۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت و رسوائی اور تنگ دستی میں مبتلا کر دیا اور آخرت کا عذاب آگے مذکور ہے۔

۵ سارہ حقہ صعودا۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ صعودا دوزخ میں آگ کا نہایت ہی بلند پہاڑ ہے جس پر چڑھنے کے لئے جہنمیوں کو مجبور کیا جائے گا۔ یہ بھی ایک قسم کا نہایت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ انہ فکر یہ اس کی سزا کی علت ہے اس نے قرآن اور پیغمبر کے ہائے میں غور و فکر کیا کہ ان کی حقیقت کیا ہے پھر اپنے ذہن میں ایک بات طے کر لی کہ یہ قرآن جادو ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جادو گر ہے۔ العیاذ باللہ۔ اس ملعون اور رانڈہ درگاہ ایزدی نے یہ فیصلہ کس طرح کر لیا۔ اس کے بعد اس نے نظر اٹھا کر دیکھا ترش رو ہوا اور سخت ناک بھوں چڑھائی اور سپر پیٹھ پھر کر غرور و نخوت سے چل دیا اور کہنے لگا یہ تو جادو ہے جو بابل کے جادو گروں سے چلا آ رہا ہے اور لوگ اسے سیکھتے سکھاتے چلے آ رہے ہیں یہ بھی کہیں سے سیکھ کر آ گیا ہے اور یہ قرآن جسے وہ خدا کا کلام بتاتا ہے۔ خدا کا کلام نہیں یہ انسانی کلام ہے جسے وہ خود بنا کر یا کسی سے بنا کر لاتا ہے۔

ولید بن مغیرہ نے اپنی قوم بنی مخزوم سے کہا تم کہتے ہو محمد دیوانہ ہے، کیا تم نے کبھی اس پر دیوانگی کا دور پڑتے دیکھا ہے؟ اور تم کہتے ہو وہ کاہن ہے، کیا تم نے کبھی اسے کاہنوں کی سی باتیں کرتے سنا ہی؟ نیز تم کہتے ہو وہ شاعر ہے، کیا تم نے کبھی شعر پڑھتے یا نئے سناؤ اور تمہارا خیال ہے کہ وہ جھوٹا ہے کیا تم نے کبھی اس کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ ہر سوال کے جواب میں سب نے کہا نہیں، پھر کہنے لگے تو بتاؤ ناں آخر یہ کیا معاملہ ہے، تو غور و فکر کے بعد کہنے لگا وہ جادو گر ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے خاوند بیومی باپ بیٹے اور بھائی بھائی میں جدائی ڈال دی ہے۔ اس جواب سے تمام ملعونین بہت خوش ہوئے۔ (مدارک)

ثم قتل تعقیب ذکرہ کے لئے ہے۔ یعنی میں پھر کہتا ہوں کہ اس ملعون نے یہ کس طرح اندازہ لگایا کہ آپ جادو گر ہیں۔ خبر نظر یعنی پہلے تو آنکھیں بند کر کے سوچا، پھر آنکھیں کھول کر دیکھا پھر ترش رو ہوا اور سخت ناک بھوں چڑھائی اور پھر منکرانہ انداز میں پشت پھوٹی جیسا کہ آجکل کے منکر کرتے ہیں۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ۔

۶ ساصیہ سقر۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ میں اس کو سقر میں داخل کروں گا۔ سقر ایسی تیز اور سخت آگ کا دوزخ ہے کہ لا تبقی ولا تذکرہ بڑی پسلی چھوڑے گی زگوشت پوست لواحہ للبشر بشرۃ کی جمع ہے۔ سقر کی آگ دوزخیوں کے چمڑوں کو جلا کر سیاہ اور بد شکل بنا دے گی۔ دوزخ پر ہم نے انیس فرشتے یا فرشتوں کی انیس صفیں مقرر کر رکھی ہیں والا اول اصح اور پھر یہ دوزخ کے خزان آدمی یا جن نہیں بلکہ فرشتے ہیں جو طاقت و قوت میں جن و انس پر فائق ہیں۔ اہل دوزخ جن و انس کے لئے ان کے دلوں میں رحمت و شفقت کا کوئی جذبہ نہیں ہوگا اور نہ دوزخیوں کے ہائے میں حیا خداوندی کی تعمیل میں کوتاہی کا احتمال ہی ہوگا۔

۷ وجعلنا فتنۃ۔ آزمائش یا گمراہی کا سبب۔ لیستیقن میں لام عاقبت کا ہے۔ اتنی کثیر تعداد میں دوزخیوں پر قابو پانے کے لئے فرشتوں کی تھوڑی سی جماعت کا مقرر کرنا اور پھر اس تعداد کا اظہار کفار و مشرکین کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں یا اس کا انکار کرتے ہیں اس کا مذاق اڑاتے ہیں چنانچہ یہ آیت سن کر ابو جہل نے قریش سے کہا: قریش کے بہادر اور سخت گیر پہلوانو! کیا تم میں سے دس دس جوان بھی ایک ایک پر قابو نہیں پاسکتے؟ اس پر ابولاسد بن اسید بھی بولا: فکر کی کوئی بات نہیں سترہ کو تو میں اکیلا ہی سنبھال لوں گا، باقی دو کو تم سب مل کر سنبھال لینا۔ چونکہ کتب سابقہ میں بھی خزان جہنم کی یہی تعداد ذکر کی گئی ہے۔ اس لئے جب اہل کتاب اس آیت کو سنیں گے تو اس سے ان کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کی سچائی کا یقین آ جائیگا۔ کیونکہ خزان کی مسلمہ کتابوں، تورات اور انجیل کے موافق ہے۔

وینداد الذین امنوا۔ اور اس سے مومنوں کو مزید اطمینان ہو جائے گا اور ان کے ایمان کو اور تقویت ملے گی۔ کیونکہ اہل کتاب نے بھی اسے مان لیا ہے۔ نیز وہ یہ آیت سن کر فوراً بول اٹھیں گے کہ یہ خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس لئے سچی ہے، ہم اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

ولا یرتاب الذین اتوا الکتب والمومنون۔ یہ مضمون سابق کی تاکید ہے یعنی اہل کتاب اور مومنین کو اس خبر کی سچائی میں شک باقی نہ رہے۔

اللہ ولیقول۔ لیکن منافقین اور کفار ازراہ استہزاء و تمسخر کہیں گے کہ اس قلیل تعداد کے بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ کیا اتنے تھوڑے سے فرشتے ان بے حد و حساب دوزخیوں پر قابو پالیں گے ان فرشتوں کی تعداد تو کروڑوں سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ سورت مکیہ ہے اور مکہ میں کوئی منافق نہیں تھا اس لئے مطلب یہ ہے کہ بعد میں جب مدینہ کے منافق سنیں گے تو وہ اسی قسم کی باتیں کہیں گے (قرطبی روح) کذلک یضل اللہ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جیسا کہ البوہل اور دیگر مشرکین کو کیا اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے جیسا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی

المدثر ۴۴

۱۳۲۰

تبرک الذی ۲۹

ويزداد الذين امنوا ايماناً ولا يرتاب الذين

اور بڑھے ایمانداروں کا ایمان اور دھوکہ نہ کھائیں جن کو

اوتوا الكتب والمؤمنون وليقول الذين في

ملی ہے کتاب اور مسلمان اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ

قلوبهم مرضوا والكفرون ماذا اراد الله بهذا

جن کے دل میں روگ ہیں اور منکر کیا غرض تھی اللہ کو اس

مثلاً كذلك يضل الله من يشاء ويهدي من يشاء

مثل سے یوں بھلاتا ہے اللہ جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے جس کو چاہے

وما يعلم جنود ربك الا هو وما هي الا ذكري

اور کوئی نہیں جانتا تیرے رب کے لشکر کو مگر خود وہی اور وہ تو سمجھاتا ہے لوگوں

للشكر كلاً والقمر ليلاً والليل اذا دبره والنجم اذا

کے واسطے دن کا سورج کہتا ہے اور رات کی جب پٹیتھ پھیرے اور سورج کی جب

اسفر ليلها الاحدى الكبرى نذير للبشر لمن

روشن ہوئے وہ ایک ہے لکھ بڑی چیزوں میں کی ڈرانے والی ہے لوگوں کو جو کوئی

شاء منكم ان يتقدم او يتأخر كل نفس بما

چاہے تم میں سے کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ہر ایک ہلے جی اپنے

كسبت رهينة الا اصحاب اليمين فوجنت

کے کاموں میں بھنسا ہوا ہے مگر داہنی طرف والے باغوں میں ہیں

يتساءلون عن المجرمين ما سلككم في

دل کر پوچھتے ہیں گنہگاروں کا حال تم کا ہے سے چاہئے

سقر قالوا المنك من المصلين ولم نك نطعم

دوزخ میں وہ بولے لکھ ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانکھلے

منزل

ہے جیسا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی ایک ہی چیز بعض لوگوں کی گمراہی کا سبب ہوئی اور بعض لوگوں کے ایمان و یقین میں اضافہ اور قوت کا باعث بنی۔ جو شخص اپنے اختیار سے گمراہی پر سنا چلے اسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اور جو اپنے اختیار سے راہ ہدایت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سیدھی راہ دکھاتا ہے کسی پر جبر و اکراہ نہیں یضل اللہ تعالیٰ من یشاء اضلاله لیسر اختیاره حسب استعدادہ السی الی جانب لاضلال ویهدی من یشاء ہدایتہ لیسر اختیاره حسب استعدادہ الحسن الی جانب الیہدایۃ (روح ج ۲۹ ص ۲۸ محصلہ) اللہ وہا یعلم۔ اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ انیس تو صرف دوزخ کے نگران اعلیٰ ہیں ان کے ماتحت اور ان کے علاوہ زمین و آسمان میں جو فرشتوں کے لشکروں کے لشکر موجود ہیں وہ حد و حساب سے باہر ہیں، صحیح گنتی اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وما ہی الا ذکر اللہ للبشر یہ دوزخ تو خلق خدا کے لئے عبرت اور نصیحت کا باعث ہے۔ اس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کا اندازہ لگانا چاہیے اس کے عذاب سے ڈرنا چاہیے اور انہیں سیدھی راہ، دین اسلام پر چلنا چاہئے تاکہ اس کے دردناک عذاب سے بچ جائیں اللہ کلا۔ برائے روع ہے اور کفار و مشرکین کو زجر ہے کہ ان کو قرآن کے مقابلہ میں اس قسم کی سفیہانہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یا بمعنی حقا ہے المعنی حقا والقسر (قرطبی) اس صورت میں یہ ما بعد کی تاکید ہوگی۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے فرزند یک یہی راجح ہے

۱۵

۱۶

عند المتقدمین ۱۲

موضع قرآن فرشتے ہیں تم سب کے واسطے ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتاتی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کے پس کی دلیل ہو۔ کلا آنگے بڑھے بہشت کو یا پیچھے رہے دوزخ میں۔

فتح الرحمن و ما ترجمہ گوید آیت اشارتست بر دشہ کفار در عددتہ عشر و آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنرا در ہمیں سوره لاحق فرمودند بجهت مناسبت ولہذا با سائر سوره نئی مانند در اسلوب ۱۲۔

الْمُسْكِينِ ۳۷) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِيضِينَ ۳۸) وَكُنَّا

محتاج کو اور ہم تھے باتوں میں ہنستے ہنسنے والوں کے ساتھ اور ہم تھے

تُكذِّبُ يَوْمَ الدِّينِ ۳۹) حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِينِ ۴۰) فَمَا

جھٹلاتے انصاف کے دن کو یہاں تک کہ آپہنچی ہم پر وہ یقین بات و سچ

تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۴۱) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ

علاہ کام نہ آئیگی انکی سفارش سفارش کرنے والوں کی و پھر کیا ہوا ہے انکو وہ کہ نصیحت سے

مُعْرِضِينَ ۴۲) كَانَتْهُمْ حَمْرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ۴۳) فَزَتْ مِنْ

منہ موڑنے ہیں گویا کہ وہ گدھے ہیں بدکنے والے بھاگتے ہیں غل

قِسْوَةٍ ۴۴) بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ

بھانے سے و بلکہ چاہتا ہے ہر ایک مرد ان میں کا کہ ملیں اس کو

صَحْفًا مِّنْ شَرِّهِ ۴۵) كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۴۶)

پورق کھلے ہوئے و کئی ہرگز نہیں تھ پر وہ ڈرتے نہیں آخرت سے

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۴۷) فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۴۸) وَمَا

کوئی نہیں تھ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اس کو یاد کرے و اور وہ تھ

يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۴۹) هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ

یاد جمعی کریں کہ چاہے اللہ وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے

وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۵۰)

اور وہی ہے بخشنے کے راتق

سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ رُبْعُونَ آيَةً فِيهَا كَوْنٌ

۱۰ سورہ قیامت مکی میں نازل ہوئی اور اسکی چالیس آیتیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے

منزل ۷

والقمر، واللیل، والصبح تینوں قسمیں ہیں جو جواب قسم پر شاہد ہیں۔ جواب قسم محذوف ہے یعنی لتركبن طبقا عن طبق چاند پر پورا مہینہ مختلف حالتیں آتی ہیں، اسی طرح رات کی بھی کسی حالتیں ہوتی ہیں، شروع ہوتی ہے۔ گھپ اندھیرا ہو جاتا ہے اور اس میں سے صبح نمودار ہوتی ہے۔ چاند اپنے مختلف اور گوناگون احوال سے اس پر شاہد ہے، رات کی ظلمت اور صبح کی نمود اس پر گواہ ہیں کہ تم پر بھی کسی حالت آئیں گے۔ رات کے اندھیرے کی طرح شدائد و آلام سے بھی دوچار ہونا پڑے گا آخر تمام اندھیرے چھٹ جائیں گے اور صبح و کامرانی اور فوز و فلاح کی صبح نمودار ہوگی۔ تائید:- فلا قسم

بالشعقہ واللیل وما وسقہ والقمر اذا اتسقہ لتركبن طبقا عن طبقہ (پتہ، سورۃ الانشقاق) اور انہا الاحدی الکبر استیناف پر افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یا انہا الاحدی الکبر جواب قسم ہے **علاہ** انہا الاحدی الکبریٰ کی جمع سے نذیرا مصدر سے بمعنی انذار اور یہ احدی الکبر کی تمیز ہے یعنی انذار و تحویل کے اعتبار سے دوزخ شدید ترین سزاؤں اور عقوبتوں میں سے ایک ہے یا یہ حال ہے اور تائید تانیث محمد ہے (روح) دوزخ شدید ترین عقوبات میں سے ایک ہے۔ خلق کو ڈرنے والی ہے تاکہ وہ اس کے ڈر سے خدا کی اطاعت کریں۔

لمن شاء الخ یہ للبشر سے بدل ہے۔ وہ ڈرانیوالی ہے اس کو جو تم میں سے چاہے کہ نیکی اور بھلائی کی طرف بڑھے نیز اس کو جو گناہ و معصیت میں پیچھے رہے۔ من شاء ان يتقدم في الخير والطاعة ومن شاء ان يتأخر في الشر والمعصية (منظہری ج ۱۰ ص ۱۳۱) **علاہ** کل نفس۔ سرہینۃ مصدر سے سرہن۔ یہ فعیل بمعنی مفعول نہیں کیونکہ اسکا استعمال مذکر، مؤنث میں یکساں ہے۔ قیامت کے دن ہر نفس کفر و طغیان کی وجہ سے دوزخ میں رہن اور محبوس ہوگا مگر اصحاب الیمین یعنی وہ لوگ جن کو اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دئیے جائینگے کیونکہ وہ توجنت میں ہوں گے اور ان کو وہاں ہر قسم کی راحت اور ہر نوع تعیش و تنعم حاصل ہوگی۔ ینستأون وہ مشرکین کے بلے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے اور مجرموں سے پوچھیں گے

انہا الاحدی الکبریٰ

بلکہ بولے دوزخ یا بمعنی حقا

۲۱۲

کہ کیا چیز تمہیں دوزخ میں لے آتی ہے اور تمہارے وہ کونسے اعمال ہیں جو تمہارے دوزخ میں آنے کا باعث ہوتے؟ **علاہ** قالوا کفارہ و مشرکین جواب بل یعنی موت۔ بات میں دھنستے یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے سب کے ساتھ مل کر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و کافر کے حق میں کوئی موضع قرآن سفارش نہ کرے گا اور کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و جنگل کے گدھے کھٹکے سے بھاگتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و کفار یعنی ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پائے آسمان سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و یعنی ایک پر انری تو کیا ہوا کام تو سب کے آتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن و یعنی میگویند کہ باید کہ کتاب ہر ایک نازل شود ۱۲۔

میں کہیں گے۔ ہم نماز کی فرضیت کے معتقد نہیں تھے، نہ فقار و مساکین پر خرچ کرنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی دین کا تمسخر اڑاتے تھے اور قیامت کے دن کو بھی نہیں مانتے تھے۔ ہم اسی حال میں رہے۔ یہاں تک کہ موت نے ہمیں آلیا۔ کفار چاہتے تھے کہ مخاطب بالفروع نہیں ہیں اس لئے نماز نہ پڑھنے سے نماز کی فرضیت کا اعتقاد نہ رکھنا مراد ہے۔ یا مصلین مؤمنین سے کٹنا یہ ہے۔ فیجوز ان یكون المعنى من المعتقدين للصلاة ووجوبها فيكون العذاب على ترك الاعتقاد وايضا المصلين يجوز ان يكون كناية عن المؤمنين (روح ج ۲۹ ص ۱۳۳) **۱۷** فما تنفعهم۔ یعنی اگر بالفرض سفارشی ان کی سفارش کریں گے بھی تو ان کو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اور ان کے حق میں کوئی سفارش قبول نہ ہوگی۔ یہ علی سبیل الفرض ہے کیونکہ ان کے حق میں کسی کو سفارش کرنے کی اجازت ہی نہیں ملیگی۔ لو شفعوا لهم جميعا فالسلام على الفرض (روح ج ۲۹ ص ۱۳۳) **۱۸** فما لهم۔ قرآن سے اعراض کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں، لیکن پھر بھی اہل مکہ اس سے اعراض کر رہے ہیں وہ قرآن سے اس طرح بدکتے اور بھاگتے ہیں جس طرح حمر و حشید (گور خیر) شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں۔ قسوسہ کے معنی شیر کے ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے یا قسوسہ، قسوس کی جمع ہے بمعنی تیر انداز یہ قول حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما، مجاہد رضی اللہ عنہما، قتادہ رضی اللہ عنہما، ضحاک رضی اللہ عنہما، ابو ظبیان رضی اللہ عنہما اور نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ (قرطبی)

۱۹ بل یرید۔ یہ مقدر پر معطوف ہے۔ یہ معاندین اس عظیم تذکرہ (قرآن) کو کافی نہیں سمجھتے، بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کے نام پر اللگ اللگ صحیفہ آسمان سے اترے تب وہ مانیں گے عطف علی مقدر یقتضیہ المقام کہانہ قبیل لا یکتفون بتلك التذکرة ولا یرضون بہا بل یرید کل واحد منهم الخ (روح ج ۲۹ ص ۱۳۴) تائید: لن نؤمن حتی نؤتی مثل ما اوتی سائل اللہ (العام رکوع) **۲۰** کلا حرف ردع ہے اور مشرکین کو مذکورہ بالا مطالبہ پر زجر ہے۔ بل لا یخافون الاخرة۔ یہ ترقی ہے یعنی وہ مذکورہ بالا مطالبہ تو کرتے ہی ہیں اور ان کے اعراض کی وجہ صرف یہ نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں، اس لئے وہ قرآن سے اعراض کرتے اور ناجائز قسم کے مطالبات دہراتے ہیں۔

۲۱ کلا انہ تذکرة۔ کلا حرف ردع ہے یا بمعنی حقا یقینا قرآن تذکرہ ہے اور عبرت و نصیحت اور راہ ہدایت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے اس کی موجودگی میں کسی دوسری کتاب یا تحریر کی کوئی ضرورت نہیں۔ فمن شاء ذکر اب جو چاہے اسے پڑھے، بار بار دہرائے اور اس پر عمل کر کے دین و دنیا کی سعادت حاصل کر لے۔

۲۲ وما یدکر ون۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ان کا نصیحت حاصل کرنا نہ ہو وہ نصیحت حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بندوں کے افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی سے معرض وجود میں آتے ہیں۔ ہواہل التقوی اللہ ہی کی ذات اس کی مستحق ہے کہ اس کے عذاب سے ڈرا جائے اسکی اطاعت کی جائے اور اس کے ساتھ شکر نہ کیا جائے اور وہی اس کا اہل ہے کہ جو اس پر ایمان لائے اور اسکی اطاعت کرے، اسکی کوتاہیوں کو معاف کرے اور اسکی عملی کمزوریوں سے درگزر فرمائے۔ حدیث میں وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اسکا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ شکر نہ کیا جائے۔ جو مجھ سے ڈرے گا اور کسی کو میرا شریک نہ بنائے گا میں اسے بخش دوں گا۔ کیونکہ اس کا اہل بھی میں ہی ہوں عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (فی ہذہ الایۃ) قد قال ربکم انا اهل ان اتقی فلا یجعل معی الہ فمن اتقانی فسلم یجعل معی الہا اخر فان اهل ان اغفر له (روح ج ۲۹ ص ۱۳۵ بحوالہ احمد، ترمذی، حاکم، نسائی، ابن ماجہ)

سُورَةُ مَدَّثَرِ مِیْنِ آیَاتِ تَوْحِیْدِ

تم فاندسہ و سربك فكبره نفی شرک ہر قسم۔

(آج بتاریخ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ مطابق ۶ مئی ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ ۲ بجے پہر سورہ مدثر کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ رب العالمین سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ)

سورة القیامة

ربطاً مشرکین مسئلہ توحید کے علاوہ قیامت اور جزاء و سزا کا بھی انکار کرتے تھے مسئلہ توحید بیان کرنے کے بعد اب "سورة قیامت" سے لیکر "الطارق" کے آخر تک علی سبیل الترقی قیامت کا ثبوت ہوگا اور مسئلہ توحید چونکہ اصل الاصول ہے اس لئے اس کا ذکر بھی ساتھ ساتھ چلتا رہے گا۔ اور ایک میں مسئلہ توحید مذکور ہوگا اور ایک میں مذکور نہیں ہوگا۔

خلاصہ

لا اقسّم — تا — بالنفس اللوامة ۵ ثبوت قیامت کے لئے دو شاہد۔ ا۱ محاسب الانسان — تا — ایان یوم القیامة ۵ دعوائی سورت و زجر برائے منکرین قیامت۔ انسان کے ڈھانچے کو دوبارہ برابر کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ہم تو انگلیوں کی پوریں بھی برابر کر دیں گے۔ فاذا برق البصر — تا — ولو القی معاذیرہ ۵ تخویف اخروی۔

لا تحسک به لسانک — تا — ثم ان علینا بیانہ ۵ جملہ معترضہ جب اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو اکٹھا کر سکتا ہے سورج اور چاند کو جمع کر سکتا ہے اور انسان کے تمام اگلے پچھلے عملوں کی خبر دے سکتا ہے وہ قرآن کو بھی آپ کے سینے میں جمع کر سکتا ہے۔ کلاب یحبون العاجلة ۵ وتذرون الآخرة ۵ زجر۔ وجوه یومئذ ناضرة ۵ الی سربہا ناظرة ۵ بشارت اخرویہ۔ وجوه یومئذ باسرة ۵ تظن ان یفعل بہا فاقرة ۵ تا — الی سربک یومئذ المساق ۵ تخویف اخروی۔

فلا صدق ولا صلی — تا — ثم اولیٰ لك فاویٰ ۵ زجر۔ ایحسب الانسان تا آخر۔ زجر متعلق بابتدائے سورت۔ انسان کو بیکار اور بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔ جس قادر مطلق نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے

۱۰ لا اقسّم۔ لا زائدہ ہے جو کلام عرب میں تاکید کے لئے آتا ہے جو اب قسم مخذون ہے بقریۃ ما بعد ای لتبعثن ولتحاسبن (مظہری) یعنی تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور تم سے ضرور حساب لیا جائے گا۔ اس لئے قیامت کو مان لو اور اعراض نہ کرو۔ یہ تخویف اخروی ہے اور اس میں ثبوت قیامت پر دو قسمیں بطور شہادت پیش کی گئی ہیں۔ اول خود بوم قیامت کو قیامت پر بطور شاہد پیش فرمایا ہے۔ ہزاروں لاکھوں انسان قیامت کے ہول اور اس کے شہاد سے ترسان و لرزان رہتے ہیں تو آخر وہ کوئی چیز تو ہے ہی جس سے وہ خائف ہیں۔ تائید:۔ سرجال لا تلہیہم حجابا ۵ ولا بیع عن ذکر اللہ — تا — یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار ۵ (نورع ۵) دوم نفس لوامہ بھی قیامت پر شاہد ہے کیونکہ لاکھوں بندگان خدا کے نفوس لوامہ ان کو قیامت کے ڈر سے اعمال صالحہ میں کوتاہی پر ملامت کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ بات اس امر کی دلیل نہیں کہ قیامت ایک حقیقت ہے۔

۱۱ ایحسب الانسان۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے اور منکرین قیامت پر زجر ہے۔ منکرین قیامت کا خیال ہے کہ ہم ان کی بوسیدہ اور مٹی میں مل کر معدوم ہو جانے والی ہڈیوں کو دوبارہ جمع نہ کر سکیں گے اس لئے وہ قیامت کا انکار کر رہے ہیں، گویا حشر و نشر کو وہ ہماری قدرت سے بعید تصور کرتے ہیں

بلی کے بعد فعل نجمہ مقدر ہے اور تدرین اس کے فاعل سے حال ہے۔ بنان، بنانۃ کی جمع ہے یعنی انگلیوں کی پوریں یا خود انگلیاں (روح) کیوں نہیں ہم ضرور ہڈیاں جمع کر لیں گے۔ ہم تو اسکی انگلیوں کی پوریں بھی برابر کر لیں گے تو کیا اس کی ہڈیوں کے ڈھانچے کو ہم استوار نہ کر سکیں گے؟

۱۲ بل یرید۔ یہ ما قبل یعنی ا۱ محاسب الانسان ان لن نجمہ عظامہ سے بطور ترقی ہے۔ لیفجر ای لیکفر و یکذب۔ امامہ اسی ماباۃ امامہ۔ یعنی جو کچھ آگے آئیوا ہے مراد حساب کتاب اور جزاء و سزا ہے۔ یہ منکرین نہ صرف دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرتے ہیں، بلکہ حقیقت میں وہ جزاء و سزا کا انکار کرنا چاہتے ہیں جو اس کے بعد ہے جو حشر و نشر کا اصل مقصد ہے۔ قال ابن عباس: یعنی الکافر یکذب بما امامہ من البعث والحساب وقالہ عبدالرحمن بن زید (قرطبی ج ۱ ص ۹۳)

لیسئل ایان یوم القیامة ۵ بطور استہزاء و تمسخر پوچھتا ہے۔ اہی! وہ قیامت کب آئے گی جس سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں۔

فہ فاذا برق۔ یہ تخلیف اخروی ہے اور اس میں قیامت کے بعض احوال و احوال کا ذکر ہے۔ جب آنکھیں ہیبت اور شدت خوف سے حیران ہو جائیں گی، چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جائے گا ورنوں بے نور ہو جائیں گی۔ اور اکٹھے ہی مغرب سے طلوع ہوں گے۔ اس دن انسان کہیگا آج کوئی بھاگنے کی جگہ ہے جہاں بھاگ کر پناہ لی جاسکے۔ اور آج کے شدائد و احوال سے جان بچانی جاسکے، قتال ابن عباس و ابن مسعود جمع بینہما فی طلوعہما من المغرب اسودین مکوسین مظلمین الخ (قرطبی ج ۱۹ ص ۹۳) **علا**

تبارک الذی ۲۹ ۱۳۲۳ القیمۃ ۵

لَا اَقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ ۱ وَلَا اَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللّٰوَاۡمَةِ ۲
 قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی قسم اور قسم کھاتا ہوں جی کی جو طہارت کرے بڑی پروا
 اِحْسَبُ الْاِنْسَانَ الْکَنِیۡمَۃً عَظِیۡمَۃً ۳ بَلٰی قَادِرِیۡنَ ۴
 کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نہ کرے گئے ہم اسکی بڑیاں کیوں نہیں ہم ٹھیک
 عَلٰی اَنْ نُّسَوِّیۡ بَنَانَهُ ۷ بَلٰی یُرِیۡدُ الْاِنْسَانَ لَیَفْجُرَ ۸
 کر سکتے ہیں اس کی پوریاں بلکہ چاہتا ہے آدمی تلے کہ ڈھٹائی کرے
 اِمَامَہُ ۵ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمِ الْقِیَمَةِ ۶ فَاِذَا بَرِقَ ۹
 اس کے سامنے دیا پوچھتا ہے کب ہوگا دن قیامت کا پھر جب چندھانے لگے
 الْبَصَرَ ۱۰ وَخَسَفَ الْقَمَرَ ۱۱ وَجَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ ۱۲
 آنکھ سے اور گہ جائے چاند اور اکٹھے ہوں سورج و چاند
 یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیۡنَ الْمَفَرِّ ۱۳ کَلَّا لَا وَزَرَ ۱۴
 کہے گا آدمی اس دن کہاں چلا جاؤں بھاگ کر کوئی نہیں کہیں نہیں ہے پناہ
 اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرِّ ۱۵ یَنْبُوۡا الْاِنْسَانَ یَوْمَئِذٍ ۱۶
 تیرے رب تک ہے اس دن جا بٹھرنے جنتا دیں گے انسان کو کہ اس دن
 بِمَا قَدَّمُوۡا وَاٰخَرُوۡا ۱۷ بَلٰی لَآنْسَانَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِصِیۡرَۃً ۱۸
 جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اور آدمی اپنے واسطے آپ دلیل ہے
 وَکَلَّمٰۤا لَقٰی مَعَاذِ بَرۡۃً ۱۹ لَا تَحْرٰکَ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ ۲۰
 اور بڑا لا ڈالے اپنے بہانے و کاف نہ چلا تو اس کے پڑھنے پر شہ اپنی زبان تاکر جلدی
 بِہٖ ۲۱ اِنَّ عَلَیۡنَا جَمَعۃً وَّقرآنہُ ۲۲ فَاِذَا قَرَأۡنَہُ ۲۳
 اسکو سمجھ لے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اسکو جمع رکھنا تیرے سینہ میں اور پڑھنا تیری زبان سے پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو
 فَاتَّبَعۡ قُرْآنَہُ ۲۴ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیٰۤاۡنَہُ ۲۵ کَلَّا بَلٰ ۲۶
 کی زبانی تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اسکو کھول کر تلاوت کوئی نہیں ہے پر ہم

قیامت پر شاہد ہونے والا
 قیامت پر شاہد ہونے والا
 سورت کا دعویٰ وہ
 حکم پر زجر وہ
 مالک سے تعلق
 تخریفات اخروی
 ۱۲

دفعہ دفع ہے قیامت کے غدا سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ (علا) سادع عن طلب المفر (لا وزس) لاملجا (مدارک الی سربک یومئذ المستقر) اس دن صرف تیرے پروردگار ہی کی ذات جائے پناہ ہوگی۔ اس کے سوا کوئی ملجا و ماویٰ نہ ہوگا اسی لاملجا و منجی لہم غیرہ عن وجہ (روح) کے ینبوا الانسان۔ مافتد۔ جو کچھ اس نے کیا ہے اور اپنے لئے آگے بھیجا ہے۔ اچھا ہو یا بُرا و آخر جو اس نے ترک کیا خیر مع یا شر۔ یا وہ طریقہ سنہ یا سیتہ جو اس نے جاری کیا جس پر اسکی موت کے بعد بھی عمل ہوتا رہا (قرطبی، بیضاوی) کبیر، قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے اعمال سنہ و سیتہ سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ بل انسان علی نفسہ بصیرۃ۔ یہ ماقبل سے بطور ترقی ہے یعنی اس دن کسی کو اس کے اعمال کی خبر دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، بلکہ ہر انسان اپنے اعمال کا خود بخود عالم اور ان پر شاہد ہوگا۔ اگرچہ وہ ہر معذرت اور اپنے سچاؤ کا ہر بہانہ بھی پیش کرے یعنی ہر ممکن طریق سے اپنے سچاؤ کی کوشش کرنے کے باوجود اس کا دل گواہی دے گا کہ وہ مجرم ہے اس لئے بچنا ناممکن ہے اسی ہو علی نفسہ حجة و هو شاہد علیہا ولو اتی بکل عذس فی الذب عنها ففیہ تنبیہ علی ان الذب لاس واجلہ (روح ج ۲۹ ص ۱۴۱)۔

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

موضح قرآن
 و تیر چوں ہلاک یعنی آدمی کی آنکھ
 روشنی سے عاجز ہو جائے یہ قیامت

کا وقت ہے سورج پاس و یکجا ۱۲ منہ رک اپنے احوال میں غور کرے تو رب کی وعدانیت جانے اور جو کہے میری سمجھ میں نہیں آتا یہ بہانے ہیں ۱۲ منہ رک جسوقت حضرت جبرائیل قرآن لاتے ان کے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی جی میں پڑھتے تو جب تک پہلا لفظ کہیں اگلا سنے میں نہ گھبراتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسوقت پڑھنے کی حاجت نہیں سنا ہی چاہیے پھر جی میں یاد رکھوانا اور زبان سے پڑھوانا لوگوں پاس ہمارا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے اور وقت پر بیان کا سمجھانا جبریل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ وہ نائب ہے۔ اسی طرح و النجم میں فاجی الی عبدہ ۱۲ منہ رک۔
 فتح الرحمن فرمودی وہم بخصو جبریل قبل نقصار وحی تکرار نمودی تا از خاطر مبارک نرود خدا تعالیٰ بایں معنی اشارہ فرمود و اللہ اعلم ۱۲ منہ رک جو کویڈ ظاہر نزدیک بندہ آنست کہ معنی

منزل

قرآن میں کسی بھی قسم کی تحریف کو تسلیم کرنا صریح کفر ہے۔

۱۱ کلا۔ حرف روع ہے۔ بل تحبون العاجلة۔ یہ بل یرید الانسان لیفجر امامہ سے متعلق ہے یعنی قیامت کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ تمہیں چاہیے کہ تم آخرت پر ایمان لا کر دنیوی زندگی میں ایمان و عمل سے توشہ آخرت تیار کرو مگر تم ایسا نہیں کرتے ہو بلکہ دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو نظر انداز کرتے ہو۔ دنیا کی خاطر تو سجاگ دوڑ میں مصروف ہو، لیکن آخرت کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہو۔

۱۲ وجوہ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے ناخبرۃ ترد تازہ، خوش و خرم ہشاش بشاش۔ قیامت کے دن کچھ چہرے (یعنی مومنوں کے چہرے) نہایت تروتازہ اور خوش و خرم ہوں گے اور بیدار خداوندی سے مخطوط ہوں گے۔ وجوہ بیومئذ باسۃ بے رونق، اداس، بگڑے ہوئے۔ فاقرۃ کمر توڑ دینے والی سختی۔ اور کچھ چہرے (یعنی کافروں کے) اس دن حسرت و یأس میں بے رونق اور بگڑے ہوئے ہونگے۔ اور انہیں یقین ہوگا کہ آج ان کا انجام نہایت ہولناک ہوگا، وہ شدید ترین عذاب میں گرفتار ہوں گے اور کمر توڑ دینے والے مصائب کا نشانہ بنیں گے۔

۱۳ کلا اذا۔ کلا حرف روع اور بل تحبون العاجلة سے متعلق ہے یعنی دنیا سے محبت نہ کرو اور آخرت کی فکر کرو۔ یا بمعنی حقا ہے اور الی سابق بیومئذ المساق ہے اسی حقا ان المساق الی اللہ (قرطبی) من پر سکتا ہے جب انسان کی روح موت کی وقت ہنسلیوں تک پہنچتی تو اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کون کون؟ وہ کہے گا کوئی ہے دم اور جھاڑ پھونک جانے والا جو اس وقت اس مصیبت سے بچا سکے۔ اور اس کو یقین ہو جائے گا کہ اب دنیا سے اٹھنے اور اعزہ واقاربے جدا ہونے کا وقت ہے اب اس کی پنڈلی پنڈلی کے ساتھ جڑ جائے گی یقیناً یہ دن خدا کی طرف کوچ اور روانگی کا دن ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیل من کا قابل اور ہے اور لاق کا قابل اور ہے۔

۱۴ فلا صدق۔ یہ منکرین حشر و نشر اور جاہلین جزا و سزا پر زجر ہے۔ اس نے نہ تو توحید و رسالت اور حشر و نشر کو مانا، ایمان لایا نہ نماز پڑھی، نہ دوسرے اعمال صالحہ کی طرف توجہ دی بلکہ تمام ضروریات دین، توحید، رسالت، قیامت وغیرہ کا انکار کیا اور قرآن و ایمان سے اعراض کیا اور کبر و غور سے اکرٹا ہوا اپنے اہل کی طرف چلا گیا تو اب اس کے لئے ہلاکت و تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اولیٰ لک فاولی۔ تم تعقیب فکری کے لئے ہے۔ تمہارے لئے ہلاکت ہے ہلاکت پھر کہتا ہوں تمہارے لئے ہلاکت ہے ہلاکت تمہارے لئے ہلاکت بعد تمہارے بعد و عید بعد و عید۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۱۲)

۱۵ ایحسب۔ یہ زجر ہے اور ابتداء صورت ایحسب الانسان ان لن نجعل عظامہ سے متعلق ہے۔ سدی، بے کار، مہمل جس پر نہ کوئی ذمہ داری عائد اور نہ اسے جزا و سزا ہو۔ (سدی) مہملا لا یكلف ولا یجازی (بیضاوی) کیا منکرین قیامت کا خیال ہے کہ ان کو ویسے ہی بے کار اور بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور مرنے کے بعد جزا و سزا کے لئے ان کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائیگا؟ نہیں نہیں، ان کی طرف پیغمبر مبعوث کر کے ان کو ایمان و عمل کا مکلف کیا گیا ہے اور ان پر قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ ایمان و تصدیق کی صورت میں وہ ثواب کے مستحق ہوں گے اور انکار و جحود پر عذاب کے مستحق ہوں گے وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے عملوں کے مطابق جزا و سزا پائیں گے۔

۱۶ المریک۔ یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ انسان اپنی پیدائش سے پہلے منیٰ کا ایک قطرہ تھا جو باپ کی پشت سے رحم مادر میں آیا لطف نے قدرت خداوندی سے جسے ہوئے خون اور پھر گوشت کی صورت اختیار کی پھر اللہ نے اس کو کامل و مکمل انسان کی شکل میں پیدا فرمایا اور اسکی قدرت کا ملکہ کرشمہ و بیکو کہ ایک ہی لطف سے نر و مادہ کو پیدا کیا۔ تو کیا جو ایسا قادر و علیم اور صانع و حکیم ہے وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ استفہام انکاری ہے یعنی مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی پیدائش کو تسلیم کرنا حالانکہ وہ حشر و نشر سے زیادہ عجیب و غریب ہے اور قیامت کا انکار کرنا کمال حماقت یا کمال عناد کا نتیجہ ہے۔ انکار جو اربعت مسع مشاہدہ ماہوا عجب منه یقتضی کمال الحمق او العناد (مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۶)۔

سورۃ الدھر

سورۃ قیامت میں منکرین قیامت کو تخیلیف سنانی گئی ہے اور زجر و سزا کوہ کیا گیا کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ ان کی ہڈیاں جمع نہیں **رابط** کر سکیں گے۔ اب سورۃ دھر میں بطور ترقی ہل اٹی علی الانسان — تا — فجعلنہ سبعاً بصیراً میں ایک تفصیلی نمونہ بیان کیا گیا ہے کہ دیکھو انسان پہلے کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر اس کو ایک معمولی قطرہ آب سے پیدا کر کے سمیع و بصیر بنا دیا تو معلوم ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ انسان کی نشاۃ آخرہ پر کبھی قادر ہے۔ نیز سورۃ قیامت میں صرت تخیلیف کا ذکر تھا، لیکن اصل دعوائی توحید مذکور نہیں تھا اب اس سورۃ میں واذکر اسم ربك — تا — و سبحہ لیلا طویلاً میں مسئلہ توحید یعنی نفی شرک فی العبادۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ قیامت میں بشارت کا ذکر مختصر تھا لیکن "دھر" میں بشارت اخرویہ کا ذکر بہت زیادہ ہے۔

خلاصہ

هل اٹی علی الانسان — تا — اما شاكروا اما كفوسا ۱۵ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ۔ اللہ تعالیٰ جو ایک قطرہ منی سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کرنے پر کبھی قادر ہے۔ انا اعتدنا للكفرین۔ الایۃ۔ تخیلیف اخروی۔ ان الابرار لیشربون من كأس — تا — وكان سبعیكہ مشكوسا ۱۵ بشارت اخرویہ۔ ابرار کے لئے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی بیان ہے۔ انا نحن نزلنا الایۃ۔ ترغیب الی القرآن۔ فاصبر لحکمہ صابك۔ الایۃ۔ تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ واذکر اسم ربك۔ الایۃ۔ بیان توحید۔ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو حشر و نشر اور توحید کی تبلیغ کریں، اگر راہ حق اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں تکلیفیں آئیں تو صبر و استقامت سے کام لیں۔ ان هؤلاء یحبون۔ الایۃ۔ یہ زجر ہے اور اس میں سورت قیامت کی آیتوں کا بل تحبون العاجلۃ ۵ و تذرون الاخرۃ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ تم دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔ حالانکہ تمہیں آخرت کو دنیا پر ترجیح دینی چاہیے۔ نحن خلقنہم و شددنا أسرہم۔ الایۃ۔ ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کر لیا تھا، تو کیا دوبارہ ہم ان کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہیں؟ ان هذه تذکرۃ۔ یہ بیان بند و نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے سیدھی راہ اختیار کرے۔ یسئلون من یشاء فی ساحتہ۔ بشارت وظلمین اعد لہم عذاباً الیما ۵ تخیلیف۔

۱ هل اٹی۔ ہل یہاں باتفاق مفسرین تاکید کے لئے بمعنی قد اتفقوا علی ان هل ہنہنا و فی قولہ تعالیٰ هل ائتک حدیث الغاشیۃ بمعنی قد (کبیرج ۸ ص ۳۸۴) یہاں حشر و نشر پر بطور دلیل انسان کی پیدائش کو بطور نمونہ پیش کیا گیا۔ ہر انسان پر طویل عرصہ ایسا چکا ہے کہ اس عرصہ میں اس کا نام و نشان تک موجود نہیں تھا۔ انا خلقنا الانسان۔ امتحاج مفرد ہے، جمع نہیں جیسا کہ اسکی بنا سے دہم ہوتا ہے کیونکہ وہ نطفہ مفرد کی صفت واقع ہوا ہے۔ جیسا کہ برمة اعشاش، ثوب اخلاق اور ارض سباسب اور امتحاج کے معنی ہیں مختلط یعنی باہم ملا جلا چونکہ انسان ماں باپ کے لطفوں کے اختلاط سے پیدا ہوتا ہے اس لئے لطفہ کو امتحاج سے متصف فرمایا۔ سمع و بصر۔ عقل و دانش اور فہم و تمیز سے کنا یہ ہے پہلے ہر انسان کا نام و نشان تک نہیں تھا، پھر ہم نے اس کو ماں باپ کے مخلوط لطف سے پیدا کیا اور اس کو عقل و تمیز کی نعمتوں سے سرفراز کیا تاکہ اس کی آزمائش کریں کہ وہ خدا داد عقل و فہم سے کام لے کر اللہ کی ہدایت کو قبول کرتا ہے یا عقل و خرد سے کام لے کر خدا سے بغاوت کرتا ہے۔ یہ حشر و نشر کیلئے ایک نمونہ ہے۔ انسان کو عدم سے وجود میں لانا اور ایک معمولی قطرہ منی سے اس کو پیدا کرنا پھر اس کو عقل و خرد اور فہم و تمیز ایسی خوبیوں سے متصف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ایک کرشمہ ہے۔ اسی طرح انسانوں کو قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر کبھی وہ قادر ہے۔

۲ انا ہدینہ۔ شاکر۔ اور کفوسا ۱، ہدینہ میں ضمیر منصوب سے حال ہیں۔ ہم نے انسان کو خواہ وہ شاکر (مومن) ہو یا کفور (کافر) ہر حال میں سیدھی راہ دکھا دی ہے۔ عقل و تمیز بھی عطا کی پھر دلائل کائنات کی کتاب اس کے سامنے کھول کر رکھی کہ اس میں غور و فکر کر کے حق بات سمجھنے کی کوشش کرے اور پھر سادھ ہی اپنے پیغمبروں کو ہدایات دے کر ان کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ ان کو سمجھائیں اور ان کو اللہ کی راہ دکھائیں اب ان کی مرضی شاکر بنیں یا کفور۔ انا اعتدنا۔ یہ تخیلیف اخروی ہے۔ ہم نے منکرین کے لئے بیڑیاں، طوق اور بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ قیامت کے دن ہم ان کو پابز بخیر کر کے انکے ہاتھوں کو ان کی گردنوں کے ساتھ جبراً جبراً جبراً ہم کے بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیں گے۔ اس مختصر تخیلیف کے بعد طویل بشارت کا ذکر ہے۔

۵۵ ان الابرار۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور نیک بندوں کو ایسے خوش ذائقہ مشروب کے ساغر پیش کئے جائیں گے جن میں عرق کافور کی آمیزش ہوگی جس سے اسکی فرحت افزا قوت، اس کی خوشبو اور برودت میں اضافہ ہو جائیگا۔ عینا لیشس ب یہ کافوسا سے بدل ہے یعنی کافور جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کی آمیزش سے اللہ کے بندے جنت کے مشروبات کا لطف اٹھائیں گے اور وہ جہاں چاہیں گے نہایت آسانی سے اس کا چشمہ خود جاری کر لیں گے۔ میجر ونہما اجراء سهلا حیث شاء وامن منازلہم وقصورہم (مظہری ج ۱۰ ص ۱۵۰)۔

۲۹ الذی

۱۳۲۸

۲۹ الذی

يُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۝۴

مردوں کو

سُئِلَ الدَّهْرُ مَكَيْتٍ وَهِيَ جِدٌّ وَثَلْثُونَ أَيْتٍ فِيهَا كَوْنُ

لِهُ سَمَةِ الدَّهْرِ مَكَيْتٍ فِيهَا نَازِلٌ هُوَ فِي أَسْفَلِ السَّمَوَاتِ أَيْتٌ فِيهَا كَوْنُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

کبھی نہ گذرا ہے انسان پر ایک وقت نہانے میں کہ نہ تھا وہ کوئی چیز

مَذْهُورًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۝۲

جو زبان پر آئی ہم نے بنایا انسان کو ایک دورنگی بوند سے وہ

تَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝۳ اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ اِنَّمَا

ہم پلٹتے رہے سو پھر کر دیا اسکو سمیٹنے والی دیکھنے والا ہم نے اس کو سہ سمجھائی راہ یا

شَاكِرًا وَاِنَّمَا كَفُورًا ۝۴ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلْسِلًا وَا

حق مانتا ہے اور یا ناشکری کرتا ہے ہم نے سہ تیار کر رکھی ہے منکروں کے واسطے زنجیریں اور

اَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝۵ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ

طوق اور آگ دہکتی البتہ سہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝۶ عِبْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ

جس کی ملوٹی ہے کافور ہم ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے

يَفْجَرُونَ فِيهَا مَجْرِبَاتٍ تَلَاسُلُونَ ۝۷ يَوْمَ لَا يُخَافُونَ يَوْمًا

چلائے ہیں وہ اسکی نالیوں سے پھولتے ہیں سہ منت کو اور ڈرتے ہیں اسدن سے

كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝۸ وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ

کہ اس کی برائی پھیل پڑے گی اور کھاتے سہ ہیں کھانا اس کی محبت پر

منزل

یوسفون بالنذس یہ ماقبل کی علت ہی

ان آیتوں میں مومنوں کے ان اعمال صالحہ کا ذکر کیا

گیا ہے جو مذکورہ بالا جزائر و ثواب کا موجب ہونگے

یوسفون بالنذس۔ نذر سے وہ تمام عقود و عہود

مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عائد فرماتے ہوں یا انسان

خود اپنے اوپر لازم کر لے اللہ سے ہنا عام ما

اوجبه الله تعالى وما اوجبه العبد فيدخل

فيه الايمان وجميع الطاعات (بحر ج ۸ ص

۳۹۵) المراد من النذس العهد والعقد

الحج (کبیر ج ۸ ص ۳۹۰) وینخافون یوما اعمال صالحہ

سبالات میں اسکی نیت بخیر ہوتی ہے اور وہ محض

خدا کی رضا جوئی کے لئے اور اس کے عذاب سے

ڈرکی وجہ سے اعمال صالحہ سجالاتے ہیں اور قیامت

کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کے احوال و شہادہ

اور جس کی سختیاں ہمہ گیر ہوں گی۔ ابرار و مومنین

اگرچہ قیامت کی سختیوں سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ

رہیں گے لیکن شدت ہول محشر سے خائف اور مرعوب فرود

ہوں گے ۷ ویطعمون۔ جبہ کی ضمیر مجرور

الطعام کی طرف راجع ہے یعنی وہ طعام کی محبت

اور اس کی طلب و اشتہار کے باوجود خود نہیں

کھاتے بلکہ مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلا

دیتے ہیں۔ یا ضمیر مجرور ذات باری تعالیٰ سے کنایہ

ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا

کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ قال ابن عباس

و عباده علی قلبہ وحبہم ایاء و شہوتہم

لہ وقال المبارقی علی حبہ اللہ (قرطبی ج ۱۹

ص ۱۲۶) ۸ انما نطعمک۔ جب وہ مسکین

وغیر ہم کو کھانا کھلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہیں محض

۱۲

۱۳

۱۴

موضع قرآن کافور ہے سفند خوشبو۔ کسی کی ملوٹی سونٹھ ہے گرم چر پڑا یہ بھی چشمے خاص ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ۱۲- یعنی جدولی ازاں ہر جا کہ خواہند بمرند ۱۲۔

بوجہ اللہ اور اسکی رضا جوئی کیلئے کھانا کھلا ہے ہیں اور تم سے اس کا معاوضہ یا شکر یہ نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والوں کی نیت ایسی ہی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے اس کی جزاء کے طالب نہیں ہوتے۔ انا نخاف من سربنا عبوسا، یوما کی صفت ہے یعنی وہ دن جس میں کافروں کے چہرے شدت ہول سے بگڑ جائیں گے۔ قتلہ یواسخت اور شدید بھبی یوسما کی صفت ہے وہ کہتے ہیں ہم تو اللہ کی طرف سے اس کٹھن اور شدید دن سے ڈرتے ہیں جس کے عذاب کی شدت اور ناگواری سے کافروں کے

چہرے بگڑ جائیں گے۔ یعنی وہ اہوال قیامت پر شدید ناگواری اور ترشروئی کا مظاہرہ کرینگے **ف** فوقہم۔ فاء سببیہ ہے اور مستقبل کو لفظ ماضی سے قطعی اور یقینی ہونے کی وجہ سے تعبیر کیا ہے (منظہری) یعنی خوف خدا اور موجبات عذاب سے اجتناب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے شائد سے محفوظ رکھگا دلقتہم نضرۃ وسرورا اور عبوست و ترشروئی کے بجائے ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائے گا۔ آخرت کی کامیابی پر ان کے چہرے فرط مسرت سے جگمگا اٹھیں گے نضرۃ تازگی، رونق سرور خوشی اور شادمانی **ل** وجزہم ایمان طاعت پر ثابت قدم رہنے اور اللہ کی راہ میں شائد و مصائب برداشت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو جنت اور ریشمی لباس بطور جزا و انعام عطا فرمائے گا۔ متکین۔ ہم ضمیر منصوبہ کی حالت ہے۔ اراٹک، اسریکہ کی جمع ہے یعنی، تکبیر دار تخت جو پر تکلف فروش اور پرندوں سے آراستہ ہوں۔ شمس گرمی، دھوپ، زہرہ سردی۔ اہل جنت پر تکلف اور عالیشان تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے اور جنت میں وہ سردی اور گرمی کی شدت کا نام و نشان نہیں پائینگے یعنی وہ گرمی اور سردی کی ایذا و مضرت سے محفوظ رہینگے **ل** ودانیۃ۔ یہ جنت پر معطوف ہے اور جنت مقرر کی صفت ہے یا یہ متکین پر معطوف ہے اور حال واقع ہے۔ قال الزجاہو حال عطف علی متکین وقال ایضا و یجوز ان یکون صفة للجنة فالمعنی وجزاہم جنتہ دانیۃ (بحرچ ۸ ص ۳۹۶) جنت کے درختوں کے سائے ان سے بالکل قریب ہوں گے اور ان کے اس طرح

مَسْكِينًا وَبَيْنَمَا وَاسِيرًا ۱۰ اِنَّمَا نَطْعُكُمْ لِيُوجِدَ اللَّهُ لَكُمُ الْخُرُوجَ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۱۱ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطِيرًا ۱۲ فَوْقَهُمْ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْم نَضْرَةٌ ۱۳ وَسُرُورًا ۱۴ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۱۵ مُتَكِينِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ لَا يَرُونَ فِيهَا شُمْسًا وَلَا سَاهًا ۱۶ زَهْرًا ۱۷ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذَلَّتْ قُطُوفُهَا ۱۸ تَذَلُّلًا ۱۹ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِدَانِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ ۲۰ قَوَارِيرًا ۲۱ قَوَارِيرًا مِّنْ فِضَّةٍ قَدْرُوكَا ۲۲ تَقْدِيرًا ۲۳ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَان مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۲۴ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۲۵ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مَّخْلُودُونَ ۲۶ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنشُورًا ۲۷

منزل

تابع ہوں گے کہ جب وہ چاہیں گے لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہاتھ بڑھا کر آسانی سے میوے تناول کر سکیں گے۔ (و ذللت) سخرت للقائم والقاعد والمتكى (مدارک) **ل** ويطاف عليهم كقواب کی دو صفتیں ذکر کی گئی ہیں اول قواسیر، دوم من فضة وہ پیالے بنے ہوئے تو چاندی کے ہوں گے، لیکن چمک اور صفائی میں شیشہ کی مانند ہوں گے جس طرح اب بھی دھاتوں میں ایسی صفائی اور چمک پیدا کر لی جاتی ہے کہ آئینہ کی طرح ان میں سے چہرہ نظر آتا ہے۔ غلمان جنت، اہل جنت کو چاندی کے برتنوں میں ماکولات پیش کریں گے اور مشروبات چاندی کے لہسے ساغروں میں پیش

موضع قرآن یعنی ان کے پیاس پر بریشٹے پر روپیہ کے یعنی روپا ایسا شفاف جیسا شیشہ اس کے معنی پانی صاف بہتا ہوا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

کریں گے جو صفائی اور چمک میں آئینہ کی مانند ہوں گے اور ان میں مشروبات کی مقدار بالکل صحیحہ ان کے اشتہار کے مطابق ہوگی۔ نہ کم نہ زیادہ **۱۳** ویسٹون فیہا۔ اہل جنت کو وہاں ایک اور مشروب پیش کیا جائیگا جس میں عرق زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔ جنت میں زنجبیل کا بھی ایک چشمہ جاری ہوگا جس کو سبیل کہا جائیگا۔ جس کے معنی خوشگوار اور آسانی کے ساتھ حلق سے اترنے والے کے ہیں۔ قال مجاہد حدیۃ الجری سلسلۃ سہلۃ المساع (روح) کہی ان کو عرق کانور کی آمیزش والا اور کہی عرق زنجبیل کی آمیزش والا مشروب پیش کیا جائے گا

تبرک الذی ۲۹ ۱۳۳۰ الدھر ۷

اِذَا رَأَيْتَ ثَمْرًا رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۲۰ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ

جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی اور پرک پورٹالک کے پتوں

سندس خضروا استبرق وحلوا اساور من فضة

ہیں باریک ریشم ہلہ کے سبز اور گاڑھے اور انکو پہنائے جائیگے کنگن چاندی کے

وسقہم ربهم شرابا طهورا ۲۱ ان هذا كان لكم

اور پلائے ان کو انکارب شراب جو پاک کرے دل کو یہ ہے اسلہ ہمتارا

جزاء وكان سعيكم مشكورا ۲۲ انا نحن نزلنا عليك

پورا اور کماں تمہاری پٹھکانے لگی ہم نے اتارا اسلہ تم پر

القران تنزيلا ۲۳ فاصبر لحكم ربك ولا تطع منهم

قرآن سچ سچ اتارنا سوتو انتظار کر اپنے رب کے حکم کا اور کہنا مت مان ان سے

اشيا وكفوراً ۲۴ واذكر اسم ربك بكرة واصيلاً ۲۵ و

کسی گنہگار یا ناشکر کا اور لتارہ نام اللہ اپنے رب کا صبح اور شام اور

من الليل فاسجد له وسبحه ليلاً طويلاً ۲۶ ان هؤلاء

کسی وقت رات کو سجدہ کر اس کو اور پاکی بول اسکی بڑی رات کو یہ لوگ

يحبون العاجلة ويذرون وراءهم يومئذ نقلاً ۲۷ نحن

جانتے ہیں جلدی ملنے والے کو اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو

خلقهم وشدنا أسرهم واذ استنابنا بدلنا امثالهم

ان کو بنایا تھ اور مضبوط کیا انکی جوڑ بند کی کو اور جب ہم چاہیں بدل لائیں ان جیسے لوگ

نبدلاً ۲۸ ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى

بول کر یہ تو نصیحت ہے اتھ پھر جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے

ربه سبيلاً ۲۹ وما نشاءون الا ان يشاء الله ان الله

رب تک راہ اور تم نہیں چاہو گے مگر جو چاہے اللہ چاہے اللہ

منزل

۱۳ ویسٹون فیہا۔ انکی خدمت کے لئے حسین

جمیل لڑکے ان کے آگے پیچھے ہوں گے انکا حسن و

جمال اور جذبہ خدمت دائمی ہوگا اور ان کی خوبیاں

میں کہی کوئی فرق رونما نہیں ہوگا۔ یہ غلمان جنت

اس قدر حسین و جمیل ہوں گے کہ ان کو دیکھ کر ان

کے چہروں کی صفائی اور چمک دمک کی وجہ سے ان

پر سچے موتیوں کا گمان ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ

جنت میں سچے اور آبدار موتی بکھرے پڑے ہیں۔

واذا رأيت ثمره شرط۔ سہ آیت نعیم الہ جزاء

جب تم اس جگہ کو دیکھو گے تو وہ کوئی معمولی جگہ

نہ ہوگی بلکہ وہاں تم ہر نعمت فراواں پاؤ گے اور

وہاں تم ایک عظیم ملک اور سلطنت دیکھو گے۔ ہر

مومن کو جو جنت ملیگی وہ اپنی جگہ ایک نہایت وسیع

اور عظیم ملک ہوگا۔ جس میں ہر نعمت اور آسائش میسر ہوگی

۱۳ علیہم۔ عالی یہاں چونکہ فوق کو مفہوم

میں استعمال ہوا ہے اس لئے اعراب میں بھی اسی

بنار پر (بنا بر ظرفیت) منصوب ہے اور یہ خبر

مقدم ہے اور ثیاب سندس مع معطوفات

مبتداء مؤخر ہے (کبیر) سندس باریک دیباچ

استبوت مؤثرا دیباچ۔ (منظری) اہل جنت کے اور

یعنی انکے زین تن باریک ریشم کا سبز لباس ہوگا اور جب چاہیں

موتے اور عنق ریشم کا لباس زیب تن

کریں گے اور ان کو ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے

جائیں گے اور ان کو شراب طہور پلا یا جائیگا۔ شراب

طہور ایک ایسا مشروب ہوگا جسے وہ کھانا تنا دل

کرنے کے بعد پیئیں گے تو تمام کھانا فوراً مہضم ہو کر

کتوری کا پینہ بن جائیگا اور ان کی طبیعتیں

بالکل ہلکی پھلکی ہو جائیں گی (قرطبی)

۱۳ ان مناز۔ جنت کی یہ تمام نعمتیں اور

آسائشیں تمہارے ایمان و عمل کی جزا ہے اور تمہاری تمام نیک کوششوں کی قدر کی گئی اور یہ سب اسی کی جزا ہے۔ دنیا میں تم نے اپنے ایمان و عمل

کا کسی سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا اور نہ کسی سے اپنے عملوں پر شکر گزاری اور خراج تحسین کی خواہش کی۔ آج ہم نے تمہارے تھوڑے کاموں پر زیادہ

اجرو ثواب عطا کیا ہے۔

۱۳ انا نحن۔ یہ سورت کا دوسرا حصہ ہے۔ ہم نے آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ مسئلہ توحید ان کو سمجھائیں

حشر و نشر اور جزا و سزا سے ان کو آگاہ کریں۔

ما صبر لحکم ربک۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تالیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تبلیغ توحید اور ادائے رسالت کا جو حکم صادر فرمایا اسکا

۱۳ سورت کا دوسرا حصہ
۱۲ تسلیہ میں سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

ظاہر مخالفین کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں اور تکلیفوں پر صبر کیجیے اور راہ حق میں آنے والے شدائد و مصائب کو مردانہ وار برداشت فرمائیے۔ ان مشرکین میں سے کسی مجرم اور کفر و شرک کے داعی کی بات نہ مانئے گا۔ عقبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ توحید کی تبلیغ سے باز آجائیں اور رسالت کا کام چھوڑ دیں تو ہم مال و دولت اور حسب منشا شادی سے آپ کو راضی کر دیں گے۔ اس آیت میں آپ کو ان فساق و فجار کی بات ماننے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۱۰ واذکر اسم ربك۔ یہ اصل دعویٰ یعنی مسئلہ توحید کا بیان ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی دعا پکار میں لگا رہ اور اللہ تعالیٰ کی شرک سے تنزیہ و تقدیس میں مصروف رہ۔ سجدہ، رکوع اور ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بجالا۔ اسکی توحید کی تبلیغ کر اور شرک سے لوگوں کو دور رہنے کی تلقین کر۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ان آیتوں میں پانچوں نمازوں اور نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے۔ بکرۃ سے نماز فجر، اھیلا سے نماز ظہر و عصر، من اللیل سے نماز مغرب و عشا اور سبحہ لیلا طویلا سے نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے (کبیر)۔

۱۱۱ ان هو لا۔ یہ منکرین توحید و قیامت پر زجر ہے اور اس میں سورۃ قیامت کی آیتوں کا بلا بملعبون العاجلۃ و تذرون الاخرۃ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ یہ لوگ صرف دنیا کے منافع چاہتے ہیں اور قیامت کے کسٹن اور ہولناک دن کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ وہ دنیوی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تمام تنگ و دو دنیا کی تحصیل کیلئے ہے اور آخرت پر چونکہ ان کا ایمان ہی نہیں، اس لئے وہ اس سے بے اعتنائی برت رہے ہیں اور اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کر رہے۔

۱۱۲ نحن خلقنہم۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور انکی خلقت کو محکم اور استوار بنایا ہے اور جب ہم چاہیں گے ان کی جگہ ان کی مانند اوروں کو لے آئیں گے۔ پیدا کرنے اور پھر مارنے اور مرنے والوں کی جگہ دوسروں کو لانے کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملکہ ہی کا کرشمہ ہے اور اس سے کسی کو بھی انکار نہیں جس طرح ہم نے ان کو پہلے پیدا کر لیا اسی طرح جب چاہیں گے قیامت کے دن ان کو دوبارہ پیدا کر لیں گے اسی و اذا نشأنا بعثنہم یوم القیامۃ و بعد لہم فاعد دنا ہم خلقا جدیدا (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۵۸)۔

۱۱۳ ان ہذہ۔ یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ عبرت و نصیحت کے لئے کافی ہے۔ اب جو چاہے اس کو مان کر اور اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی اسلام اور توحید کا راستہ اختیار کر لے۔ وما تشاءون لیکن تمہارا ارادہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے صرف وہی ہدایت پر آئے گا جس کے ہدایت پر آنے کے ساتھ ارادہ خداوندی متعلق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ صرف ان لوگوں کی ہدایت سے متعلق ہوتا ہے جو منیب ہوں اور الصاف و اخلاص کے ساتھ راہ ہدایت کے طالب ہوں جیسا کہ ارشاد ہے۔

و یهدی الیہ من ینیبہ (شوری، ۲۶) اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

۱۱۴ یدخل من یشاء۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت ہے وہ جسے چاہتا ہے یعنی جو اس کی طرف انابت کرتے ہیں ان کو اپنی رحمت میں داخل فرما لیتا ہے اور ان کو قبول حق کی اور حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمادیتا ہے و الظالمین اعد لہم۔ یہ کافروں کے لئے سنجولین ہے اور کفار و مشرکین کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورة الدہر میں آیات توحید

۱۔ واذکر اسم ربك — تا — وسبحہ لیلا طویلا نفی شرک فی العبادۃ۔

سورة المرسلات

ربطاً سورة دہر میں پیدا کرنے کا نمونہ ذکر کیا گیا تاکہ اس سے حشر و نشر کا مسئلہ سمجھا جاسکے۔ اب سورة مرسلات میں بطور ترقی حشر و نشر کے بعد ثواب و عذاب کا نمونہ ذکر کیا جائے گا۔ والمرسلات عرفاً — تا — انہا تواعدون لواقعہ — دیکھو! یہ ہوائیں کہیں نرم چلتی ہیں اور کہیں تند، اسی طرح آخرت میں کسی کے ساتھ نرمی ہوگی اور کسی سے سختی۔

خلاصہ

والمرسلات عرفاً — تا — انہا تواعدون لواقعہ — یہ آخرت میں نرمی اور سختی کا ایک دنیوی نمونہ ہے۔ فاذا اللججوم طهست — تا — ویل یومئذ للمکذبین — یہ تحریف اخروی ہے۔ یہ معاندین اب تو نہیں مانتے لیکن جب قیامت بپا ہوگی تو ان کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے، مگر اس وقت ان کا بہت بُرا حال ہوگا۔ المرسلات الاولین — تا — كذلك لفعول بالمرجمین — یہ تحریف دنیوی ہے جس طرح ہم نے پہلے مکذبین کو ہلاک کیا ہے۔ اسی طرح ہم پھیلوں کو بھی ہلاک کر دیں گے۔ المرسلات من ماء مہین — تا — فقدنا فنعم القدر — حشر و نشر پر پہلی عقلی دلیل۔ جس طرح ہم نے پہلے تمہیں ایک حقیر پانی (نطفہ) سے پیدا کر لیا تھا اسی طرح ہم تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں۔ المرسلات الاخریٰ کفاتا دوسری عقلی دلیل۔ وجعلنا فیہا رواءسی مشمختہ۔ تیسری عقلی دلیل واسقینکم ماء فراتا ہ یہ پوسٹی عقلی دلیل ہے۔ ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کی جامع بنایا۔ اس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تمہارے پینے کے لئے میٹھا پانی مہیا کر دیا، کیا اب بھی اس کی ناشکری کرو گے۔ اس کی توحید اور اسکی قدرت کاملہ کا انکار کرو گے۔ انطلقوا الی ماکنتم — تا — فان کان لکم کید فکیدون — تحریف اخروی۔ جہنم کے عذاب کی بعض تفصیلات۔

ان المتقین فی ظلل و عیون — تا — انا کذلک نجزی المحسنین — یہ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ مومنوں کے لئے جنت میں ٹھنڈی چھاؤں، مشروبات کے چشمے اور حسب منشاء میوے ہوں گے۔ کلوا و تمتعوا قلیلاً انکم مجرمون تا آخر۔ کافروں کے لئے زجر و توبیخ ہے۔

۱۔ والمرسلات عرفاً۔ مرسلات اور باقی الفاظ سے بعض نے فرشتے مراد لئے ہیں اور بعض کے نزدیک ان سے ہوائیں مراد ہیں۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں زیادہ ظاہر یہی ہے والاظہر ان المرسلات ہی الریاح الخ (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۵۹) حضرت ابن مسعود رضی، ابن عباس رضی، مجاہد، قتادہ اور ابو صالح رضی سے بھی منقول ہے۔ (ایضاً) عرفاً حال ہے بمعنی متتابعۃ (کبیر) یا عرفاً سے احسان و معروف مراد ہے (بہیضاوی) قسم ہے ان ہواؤں کی جو چھوڑی جاتی ہیں احسان و معروف کے ساتھ، مراد رحمت کی ہوائیں ہیں جو نرم و خنک ہوتی ہیں فالعصفۃ عصفاً پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو نہایت تند ہوتی ہیں۔ والنشرات نشرات قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو لے کر چلتی ہیں فالفرقت فرقا پھر بادلوں کو تقسیم کر دیتی اور جدا جدا کر دیتی ہیں۔ فالملقیات ذکر (۱) پھر ڈالنے والی ہیں نصیحت کو۔ ان ہواؤں میں بھی عبرت اور نصیحت ہے جس طرح یہ ہوائیں نرم بھی چلتی ہیں اور تند بھی۔ رحمت بھی لاتی ہیں اور عذاب بھی پس ان شواہد کو دیکھ کر سمجھ لو کہ آخرت میں بھی کسی کے ساتھ نرمی ہوگی اور کسی کے ساتھ سختی ہوگی کوئی مورد رحمت ہوگا اور کوئی مورد عذاب۔ عذسا واسطے دفع کرنے کے تاکہ کوئی عذر نہ کر سکے اس لئے دنیا میں اس کا نمونہ بنا دیا گیا۔ نذسا۔ کافروں کو ڈرانے کے لئے۔ اگر کفار بارش کو سیاروں سے منسوب کر دیں تو ہوائیں بھی ان کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں نذسا اللکفاء

تغویضاً لہم والریاح سبب لوعید الکفار بالعذاب اذا اسندوا المطر الی الانواء مثلاً (منظری ج ۱ ص ۱۶۵) انہا تواعدون لواقعہ یہ جواب قسم ہے۔ یہ شواہد اس کی دلیل ہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یعنی ثواب و عذاب وہ ضرور واقع ہوگا۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے علی سبیل الترقی۔

كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۳۰ يَدْخُلُ مِنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ط

سب کچھ جاننے والے مخلوقوں والا داخل کر لے جس کو چاہے اپنی رحمت میں

وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۳۱

اور جو گنہگار ہیں تیار ہے ان کو اعلیٰ عذاب دردناک

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ وَهِيَ خَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ مسلمات ۵۰ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۱ فَالْعَصْفِ عَصْفًا ۲ وَالشَّارِبِ

۱ تم ہے چلتی ہے ہواؤں کی دلوں خوش آتی پھر بھوکا دینے والیوں کی زور سے پھر اچھا بیویوں کا

نَشْرًا ۲ فَالْفَرْقِ قَرَقًا ۳ فَالْمَلَقِ ذِكْرًا ۴ عَذْرَا

۳ اٹھا کر پھر اچھا بیویوں کی بانٹ کر پھر فرشتوں کی جو آواز کرتی ہیں وہی الزم انار کے

أَوْ نَذْرًا ۵ إِنَّمَا تُوْعَدُونَ لَوَاقِعَ ۶ فَإِذَا الذُّجُومُ

کو یاد رنانے کو مقرر جو تم سے وعدہ ہوا وہ ضرور ہونا ہے پھر جب کہ تارے

طُمَسَتْ ۷ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرْجَتْ ۸ وَإِذَا الْجِبَالُ

مٹائے جائیں اور جب آسمان میں جھروکے پڑ جائیں اور جب پہاڑ

نَسِيفَتْ ۹ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِيتْ ۱۰ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۱۱

اُڑائیے جائیں اور جب رسولوں کا وقت مقرر ہو جائے تو کس دن کے واسطے ان چیزوں کو دیر

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۱۲ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الْفَصْلِ ۱۳ وَيَلْوَأُ

اس فیصلے کے دن کی واسطے اور تو نے کیا پوچھا کیا ہے فیصلے کا دن خیرا ہے

يَوْمَ مِذَّبِ الْمُكذِبِينَ ۱۴ أَلَمْ نَهْلِكِ الْآوَالِينَ ۱۵ ثُمَّ

اس دن جھٹلائیوں کی کیا ہے نہیں کہ مار کھپایا پہلوں کو پھر

منزل

۳۰ فاذا الذجوم۔ یہ تحریف اخروی ہے اور اس میں قیامت کا ہولناک منظر بیان کیا گیا ہے اور یہ انما توعدن سے متعلق ہے حاصل یہ کہ جزائر اور سزار ضرور ہوگی۔ یہ معاندین اب تو نہیں مانتے لیکن جب قیامت قائم ہوگی تو ان کا کیا حال ہوگا جب تارے بے نور کر دیئے جائیں گے اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے اور انبیاء و رسل علیہم السلام کو میعاد مقررہ پر جمع کیا جائے گا۔ ان کو یہ میعاد کس دن کے لئے دی گئی تھی؟ لیوم الفصل یہ ماقبل کا بیان ہے یعنی ان کو یہ میعاد مخلوق کے درمیان فیصلہ کے دن کے لئے دی گئی تھی۔ یہی وہ دن ہے جس کے وہ منتظر تھے۔ وما ادرناک ما

یوم الفصل یہ سوال قیامت کی شدت و عظمت کے اظہار کے لئے ہے تمہیں کیا معلوم وہ فیصلہ کا دن کیا ہے اس کا تو بیان بھی نہیں ہو سکتا ویل یومئذ للمکذبین ان جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور ویل ہے کہ ایسے ہولناک دن سے بھی نہیں ڈرتے۔

۳۱ الم نہلک یہ تحریف ذنبوی ہے ذرا ان سے پوچھو تو سہی کیا ہم نے ان سے پہلے سرکشوں اور معاندوں کو ہلاک نہیں کیا۔؟

ثم ننبعهم الاخرین یہ استیناف ہے اور اس میں اہل مکہ کے لئے وعید ہے۔ ان اولین کا طرح ہم ان باقیوں کو بھی ہلاک کریں گے کیونکہ مجرموں کے ساتھ ہم بھی کچھ کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ پھر بھی نہیں مانتے اور مکذبین کے لئے تو ہے ہی ہلاکت اور ویل۔ سرفہ علی الاستیناف و هو وعید لاهل مکة واخبار بعد الهجرة کبدا سکانہ قبل ثم نحن نفعل بامثالهم من الاخرین مثل ما فعلنا بالاولین الخ (روح ج ۲۹ ص ۱۷۴)

۳۲ الم مخلقتکم۔ یہ حشر و نشر پر عقلی دلیل ہے۔ ان سے پوچھو تو سہی کیا ہم نے ان کو ایک حقیر اور ناپاک پانی سے پیدا نہیں کیا؟ اس نطفہ کو ایک میعاد معین تک جاتے قرار (رحم) میں رکھا۔ پھر اس کے بارے میں ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا۔ رحم مادر میں اس کے ٹھہرنے کی مدت اس کی عمر، اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی سعادت و شقاوت وغیرہ۔ ہم کیسے ہی قادر ہیں کہ کوئی چیز ہماری قدرت اور دسترس سے

باہر نہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم حشر و نشر پر بھی قادر ہیں تو ان لوگوں کے لئے اس دن ہلاکت اور بربادی ہوگی جو حشر و نشر کا یا اس پر ہماری قدرت کا انکار کرتے ہیں۔

صفحہ قرآن کا ایک باوجود چلتی ہے ٹھنڈی مہینہ کا نشان ایک تند آدھی جو دبی مٹی کو اچھا لے ایک ابر کو ملک ملک بانٹے اور فرشتے اتارتے لادیں ۱۲ منہ حمد اللہ تعالیٰ فل یعنی ہر امت کا حساب باری باری لینا ٹھہرے۔ ۱۲ منہ رح۔

۱۷ الم نَجْعَلُ الْاَرْضَ - یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ کفایت اسم جنس ہے یا اسم آلہ، یعنی جمع کرنے والی اور سمیٹنے والی۔ زندوں کو اپنی پیٹھ پر اور مردوں کو اپنے پیٹ میں جمع کرے گی۔ الم نَجْعَلُهَا كَفَاتًا تَكْفِتُ وَ تَجْمَعُ اَحْيَاءَ كَثِيرَةً عَلٰی ظَهْرِهَا وَاَمْوَاتًا غَيْرَ مَحْصُورَةً فِي بَطْنِهَا (روح) و جعلنا فيهما سراسي شدت یہ تیسری دلیل عقلی ہے۔ و اسقینکم ماء فراتا یہ چوتھی دلیل عقلی ہے۔ شدت بلس و بال فرات میٹھا پانی فراتا عذابا مدارک ان سے پوچھو تو سہی کیا ہم نے زمین نہیں بنائی جو بیشمار مخلوق کو اٹھائے ہوئے ہے اور ایک غیر محدود مخلوق موت کے بعد اس کے پیٹ میں سمائی ہوئی ہے اور پھر اس پر بلند و بالا پہاڑ بھی رکھ دیئے ہیں وہ نہیں چشموں اور ندی نالوں سے میٹھا اور خوشگوار پانی مہیا کر دیا ہے تو کیا بعث بعد الموت اس سے زیادہ مشکل ہے کہ ہماری قدرت ہی سے خارج ہے؟ اسی خلقنا الجبال و انزلنا الماء القران و هذه الامور اعجب من البعث القرطبی ج ۱۹ ص ۱۶۰ ان دلائل واضحہ کی موجودگی میں بھی وہ نہیں مانتے تو ان کے لئے اس ن ویل اور ہلاکت ہوگی۔

تبرک الذی ۲۹ ۱۳۳۴ المرسلات ۷۷

نَتَّبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۱۸ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمَجْرِمِيْنَ ۱۸
 ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پھولوں کو ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں گنہگاروں کے ساتھ
 وَيَلْيَوْمَئِذٍ لِّلْمُكْذِبِيْنَ ۱۹ اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ
 خِلاٰی سِی اس دن جھٹلانے والوں کی کیا ہے ہم نے نہیں بنایا تمکو ایک بے قدر
 مَّهِیْنٍ ۲۰ فَجَعَلْنٰہُ فِیْ قُرٰٓآئِمَکِیْنَ ۲۱ اِلٰی قَدَرٍ
 پانی سے پھر دکھا اس کو ایک جگہ ہوتے ٹھکانے میں ایک دوسرے مقبر
 مَّعْلُوْمٍ ۲۲ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدِرُوْنَ ۲۲ وَيَلْيَوْمَئِذٍ
 تک پھر ہم اس کو پورا کر کے سو ہم کیا خوب سکتے والے ہیں خدائی ہے
 يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكْذِبِيْنَ ۲۳ اَلَمْ نَجْعَلِ لِّلْاَرْضِ كَفَاتًا ۲۳
 اس دن جھٹلانے والوں کی کیا ہے ہم نے نہ نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی
 اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا ۲۴ وَ جَعَلْنَا فِیْہَا رَوٰسِیَ شَمٰخٰتٍ وَّ
 زندوں کو اور مردوں کو اور رکھے ہم نے زمین میں بوجھ کھینے پہاڑ اونچے
 اَسْقِیْنٰکُمْ مَّاءً فَرَاتًا ۲۵ وَيَلْيَوْمَئِذٍ لِّلْمُكْذِبِيْنَ ۲۵
 اور پلا یا ہم نے نہ کو پانی میٹھا پیاس بھگایا خدائی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی
 اَنْطَلِقُوْا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِہٖ تُکٰذِبُوْنَ ۲۶ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی
 چل کر گئے دیکھو جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے چلو ایک
 ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۲۷ لَا ظَلِیْلٌ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنْ
 چھاؤں میں جس کی تین پھانکیں ہیں نہ گہری چھاؤں اور نہ کچھ کام آئے
 الْاَلٰہِیْبِ ۲۸ اِنَّہَا تَرْمِیْ بِشَرِّہَا کَالْقَصْرِ ۲۸ کَاثَرٌ
 تپش میں ٹ وہ آگ ہے پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے محل ٹ گویا وہ
 جَمَلَتْ صَفْرًا ۲۹ وَيَلْيَوْمَئِذٍ لِّلْمُكْذِبِيْنَ ۲۹
 اونٹ ہیں زرد خدائی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی

عقلی دلیل ۱۲
 دوسری عقلی دلیل ۱۲
 تیسری عقلی دلیل ۱۲
 چوتھی عقلی دلیل ۱۲
 پانچویں عقلی دلیل ۱۲

کے بعد اس کے پیٹ میں سمائی ہوئی ہے اور پھر اس پر بلند و بالا پہاڑ بھی رکھ دیئے ہیں وہ نہیں چشموں اور ندی نالوں سے میٹھا اور خوشگوار پانی مہیا کر دیا ہے تو کیا بعث بعد الموت اس سے زیادہ مشکل ہے کہ ہماری قدرت ہی سے خارج ہے؟ اسی خلقنا الجبال و انزلنا الماء القران و هذه الامور اعجب من البعث القرطبی ج ۱۹ ص ۱۶۰ ان دلائل واضحہ کی موجودگی میں بھی وہ نہیں مانتے تو ان کے لئے اس ن ویل اور ہلاکت ہوگی۔ یہ تخوین اخروی ہے قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اب اس عذاب کی طرف چلو جس کا دنیا میں انکار کیا کرتے تھے یعنی جہنم میں داخل ہونے کے لئے چلو اگر تمہارا خیال ہو کہ وہاں سچاؤ کیلئے کوئی سایہ یا آڑ ہوگی تو سن لو ہاں، وہاں سایہ ہوگا لیکن درختوں کا نہیں بلکہ جہنم کی آگ کے دھوئیں کا جو تین شاخوں میں اوپر اٹھینگا، کیونکہ دھوئیں کی یہ خاصیت ہے کہ جب وہ زور سے نکلتا ہے تو اوپر جا کر متعدد شاخوں میں بٹ جاتا ہے لظلیل یہ ظل کی صفت ہے وہ سایہ ایسا نہیں ہوگا جیسا کہ دھوئیں سے سچانے والا سایہ ہوتا ہے اور نہ وہ کسی وقت آگ کے شعلوں کی تپش ہی سے کچھ مفید ہوگا۔

۱۸ انہا یہ آتش جہنم کی چنگاریوں کا بیان ہے۔ جہنم اونچے اونچے محلّات کی مقدار میں چنگاریاں پھینکے گی۔ اور وہ چنگاریاں قطار در قطار اڑیں گی جیسے کہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ویل ہے۔ جمالۃ

منزل ۷

۱۹ هذا ایوم۔ یہ دن ایسا ہولناک ہوگا کہ کافروں پر اس کی دہشت کی وجہ سے سکتے چھا جائے گا اور وہ بول بھی نہیں سکیں گے اور نہ ان کو کوئی غرور بہانہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ بس اس دن ان کے لئے ہلاکت اور ویل ہی ہوگی۔ لطق کی نفی سے یا تو لطق مفید کی نفی مراد ہے یا مراد یہ ہے کہ بعض موطن حشر میں وہ حیرت و دہشت کی وجہ سے بول نہ سکیں گے اور بعض مواقع پر وہ کلام کر سکیں گے لطقا یفیدھم

موضع قرآن محل کے برابر۔

اولا ينطقون شيئا من فطر الدهشة والحيرة وهذا في بعض المواضع وينطقون في بعضها (منظري ج ۱۰ ص ۱۶۹) **لله** هذا يوم الفصل - یہ تمہارے فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے تاکہ تمہارے درمیان آخری فیصلہ کیا جائے۔ اب اگر کوئی حیلہ بہانہ کر سکتے ہو تو کر کے دیکھ لو مگر آج کوئی حیلہ کام نہیں آئیگا اور عذاب خداوندی سے بچنے کی تمہاری ہر تدبیر کام ہوگی۔ یہ دن تو تم ایسے کمزبین کی ہلاکت کا دن ہے۔ اذلا حیلہ لہم فی التخلص من العذاب (بیضاوسی) **لله** ان المنتقین یہ بشارت اخرویہ جو کفار و مشرکین کے مقابلہ میں مومنوں اور شرک سے بچنے والوں کو جنت میں ہر قسم کی

راحت اور ہر نعمت میسر ہوگی وہ جنت میں کھنڈی چھاؤں کے مزے لیں گے۔ ہر نوع مشروب کے بلجے چشموں سے لطف اندوز ہونگے اور جس قسم کے میووں اور سبزیوں کی خوشبو کرینگے وہ حاضر کر دیئے جائیں گے۔ حاصل یہ کہ ان کو جنت میں ہر قسم کی راحت اور ہر نعمت حاصل ہوگی۔ کلاوا شربوا اس سے پہلے یقال لہم محزون ہے یا یہ حال ہے بتاویل مقولا لہم (روح، مدارک) ان کو کہا جائیگا آج مزے سے کھاؤ پیو اور یہ تمہارے ان نیک عملوں کا صلہ ہے جو دنیا میں تم نے سر انجام دیئے۔ ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح انعام دیا کرتے ہیں لیکن جھٹلانے والوں کیلئے آج ویلہ عذاب کے سوا کچھ نہیں **لله** کلاوا تمتعوا۔ یہ کمزبین کیلئے زجر و تحریف جو اگر یہ کلام قیامت کے دن کہا جائیگا تو اس سے پہلے کان یقال لہم فی الدنیا مقدر ہوگا یا یہ خطاب دنیا میں ہے یعنی دنیا میں کھاپی لو اور دنیاوی ساز و سامان کو فوائد و منافع چند روزہ حاصل کر لو، تم مجرم ہو اور مجرّموں کے لئے آخرت میں ویلہ اور ہلاکت ہے **لله** واذاقیل جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کبر و غرور چھوڑ دو اور اللہ کے سامنے عاجزی کرو اس پر ایمان لے آؤ اور اسکے اوامر و نواہی کے سامنے ہر تسلیم جھکا دو تو وہ اسپر آمادہ نہیں ہوتے اور عناد و تعنت اور غرور و استکبار سوسباز نہیں آتے۔ تو بھلا ایسے معاندین و کمزبین کیلئے اس دن ہلاکت اور تباہی کے سوا کیا ہوگا۔ اخشعوا للہ و توضعوا الیہ بقبول و حیہ و اتباع دینہ و دعوا ہذا الاستکبار (مدارک) یا مطلب یہ ہے آخرت میں ان سے کہا جائیگا کہ سجدہ کرو تو وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ یہ تفسیر حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے۔ پہلی تفسیر حضرت قتادہ سے منقول ہے۔ وقال ابن عباس انما یقال لہم ہذا فی الآخرة حین یدعون الی السجود فلا یستطیعون۔ قتادہ۔ ہذا فی الدنیا (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۶۶) **لله** فباہی حدیث۔ یہ معاندین قرآن الیسی معجز، فصیح و بلیغ، دلائل عقل و نقل اور شواہد آفاق و انفس سے بھر پور کتاب پر ایمان نہیں لائے تو اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔ یعنی قرآن کے بعد کوئی پسند و نصیحت ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی اس لئے اب ان کا ایمان لانا امکان سے خارج ہے کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔

المرسلت

۱۳۳۵

تبرک الذی ۲۹

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۳۵ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۳۶

یہ دن **لله** ہے کہ نہ بولیں گے اور نہ ان کو حکم ہو کہ توبہ کریں

وَيَلُّوْا يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۳۷ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۳۸

خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی یہ ہے دن **لله** فیصلے کا

جَمْعُكُمْ وَالْأَوْلِيْنَ ۳۸ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

جمع کیا ہم نے تم کو اور اگلوں کو پھر اگر کچھ داؤ ہے تمہارا

فَكَيْدُونَ ۳۹ وَيَلُّوْا يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۰ إِنَّ

تو چلا لو مجھ پر خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی البتہ

الْمُنْتَقِيْنَ فِي ظِلِّ وَعُيُونَ ۴۱ وَقَوَّاهُ مَا يَشْتَهُونَ ۴۲

جو ڈرنے **لله** والے ہیں وہ سایہ میں ہیں اور نہروں میں اور میوے جس قسم کے وہ چاہیں

كَلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۴۳ إِنَّا

کھاؤ اور پیو مزے سے بدلا ان کاموں کا جو تم نے کئے تھے ہم

كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۴۴ وَيَلُّوْا يَوْمَئِذٍ

یونہی دیتے ہیں بدلا یہ نیکی والوں کو خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۵ كَلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلاً إِنَّكُمْ

جھٹلانے والوں کی کھاؤ اور **لله** برت لو تمہارے دنوں بے شک تم

مُجْرِمُونَ ۴۶ وَيَلُّوْا يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۷ وَإِذَا

گنہگار ہو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی اور جب

قِيلَ لَهُمْ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۴۸ وَيَلُّوْا يَوْمَئِذٍ

کہتے **لله** ان کو جھک جاؤ نہیں جھکتے خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۹ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ كَيْفِ هَٰؤُلَاءِ ۵۰

جھٹلانے والوں کی اب **لله** کس بات پر اسکے بعد بقیہ لائیں گے

منزل

۱
۲۱

بشارت اخرویہ

۲
۲۲

۲
۲۲

سورة النبأ

ربط | سورة النبأ میں "مرسلات" کی نسبت تخویفات بطور ترقی مذکور ہیں۔ مرسلات میں تو صرف یہ مذکور تھا کہ عذاب واقع ہوگا لیکن سورہ نبأ میں الم يجعل الارض مهادا تا۔۔۔۔۔ و جئت الفنا میں انما تو عدون لواقم (مرسلات) کی ایک شق یعنی النعامات کی تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا میں یہ النعامات عطا فرمائے ہیں (ذنیوی تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذکر مقایستہ چھو دیا گیا ہے۔ یعنی ذنیوی مصیبتوں کو ذنیوی نعمتوں پر قیاس کر لو کہ مصیبتیں بھی اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں، تو جس طرح دنیا میں النعامات اور مصائب ہیں اسی طرح آخرت میں بھی کسی پر النعامات ہونگے اور کوئی عذاب و مصیبت میں مبتلا ہوگا۔

نیز مرسلات "میں محض تخویفات تھیں اور اس میں توحید کا ذکر نہیں تھا، اب سورہ نبأ میں توحید کا بیان بھی ہوگا۔ سب السنوت و الاراض تا۔۔۔۔۔ وقال صوابا (نبأ)

خلاصہ

عم يتساءلون۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ ثم كلا سيعلمون ہ زجر برائے منکرین قیامت۔ جس عظیم حادثہ (قیامت) میں ان کو شک ہے عنقریب ہی انہیں اس کا یقین ہو جائیگا۔ الم يجعل الارض مهادا تا۔۔۔۔۔ و جئت الفنا کیا ہم نے تمہیں یہ ذنیوی نعمتیں عطا نہیں کیں، اسی طرح فرمانبردار بندوں کو آخرت میں نعمتیں عطا کریں گے۔ ان ليوم الفصل كان ميقاتا۔۔۔۔۔ فنذوقوا فلن نزيدكم الا عذابا ہ تخویف اخروی۔ قیامت قائم ہونے کے وقت سے دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے احوال و حوادث اور احوال و مشراند کا ذکر کیا گیا ہے۔

ان للمتقين مفازا۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ جزاء من سربك عطاء حسابا ہ متقی اور فرمانبردار بندوں کے لئے بشارت اخرویہ۔ سب السنوت والارض تا۔۔۔۔۔ وقال صوابا ہ مقصود اعلیٰ یعنی مسئلہ توحید کا بیان بطور ترقی از سورہ دھر۔ وہاں شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس کا حکم دیا گیا تھا یہاں معبودان باطل سے شفاعت قہر یہ کی نفی کی گئی ہے۔ ذلك اليوم الحق تا آخر۔ تخویف اخروی۔ قیامت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے اس ہولناک دن کے لئے خوب تیاری کر لو ورنہ حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ۔ منکرین حشر و نشر پر زجر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور ان کو بعثت بعد الموت کا مسئلہ بتایا تو وہ قیامت کے بائے میں ایسے دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یہ کیا کہتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاوے گے۔ عن النبأ العظيم یہ يتساءلون مقدر سے متعلق ہے ہاں وہ ایک عظیم خبر کے بائے میں سوال و جواب کر رہے ہیں یہ اسلوب استفہام نبأ عظیم (قیامت) کی مزید عظمت و فخامت کے اظہار کے لئے ہے یہ وہی عظیم حادثہ ہے جس کے بائے میں وہ آپ سے یا آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ بعض تو اس کا صاف صاف انکار کرتے ہیں اور بعض شک میں پڑے ہیں۔ (مظہری)

كلا۔۔۔۔۔ یہ اختلاف و تساؤل سے ردع ہے۔ یعنی ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے اور جس چیز یعنی (قیامت) میں ان کو شک ہے وہ عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ کر اس کا یقین کر لیں گے ثم كلا سيعلمون ثم تكرر بيان کے لئے ہے بطور تشدید و تہویل ردع کو مکرر فرمایا كرس الردع للتشديد و ثم يشعر بان الثاني ابلغ من الاول واشد (مدارك)

الم يجعل الارض مهادا۔ ذنیوی نعمتوں کا بیان ہے۔ ذنیوی تکلیفوں کا ذکر مقایستہ ترک کر دیا گیا ہے۔ مهاد فراش۔ بستر۔ اوتاد، وند کی جمع ہے یعنی میخیں۔ جس طرح میخوں سے کسی چیز کو محکم کر دیا جاتا ہے اسی طرح پہاڑوں سے زمین کو بوجھل کر کے مستحکم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہل جل کر باسیوں کے لئے تشویش اور ابتری کا باعث نہ بنے ازواج یعنی نرم مادہ سبباتا ترک اعمال سے راحت و آرام کا باعث لباسا۔ پردہ اور ستر۔ رات ان چیزوں کی پردہ پوشی کرتی ہے جن کو آدمی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔ معاشا ظرف زمان۔ روزی کمانے کا

وقت۔ سبعا شدادا، شدیدہ کی جمع مضبوط اور محکم۔ ساتوں آسمان نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ ہے۔ الا اذا جاء وعد اللہ۔ سر اجا وهاجا روشن اور جگمگا تا چرخ جس میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔ مراد سورج ہے۔ المعصرات۔ وہ بادل جو برس سے ہی والے ہوں۔ ثجا جابحرت بہنے والا۔ الفافا۔ گنگان۔ یہ استفہام انکاری ہے یہ اسلوب زیادہ موثر ہے کیونکہ اس میں مخاطب کی طرف سے اقرار و اعتراف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے تم کو دنیا میں بیعتیں عطا کی ہیں اور مصائب بھی ہماری طرف سے آتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی ہم مومنوں کو انعامات دیں گے اور نافرمانوں کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے

ان ربیومی انعامات کی فراوانی سے ہماری قدرت کا ملکہ اندازہ لگا لو تو کیا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے اس سے زیادہ مشکل ہے لما انکر والبعث قیل لهم الم یخلق من اضعف الیہ البعث ہذہ الخلاق العجیبة فلم تنکرون قدرۃ علی البعث وما هو الا اختراع کہ ہذہ... (الاختراعات مدارک)

۱۱۔ ان یوم الفصل۔ یہ تحویل اخروی ہے فیصلے کا دن یعنی یوم قیامت ثواب و عذاب کے لئے میعاد اور وقت معین ہے جس میں ہر انسان کے انجام کا فیصلہ ہوگا ایک فریق جنت میں جائیگا جبکہ دوسرا فریق دوزخ میں۔ یوم ینفخ یہ یوم الفصل یا میقاتا سے بدل ہے (منظہری) بیوہ دن سے جس میں صور بھونکا جائے گا۔ تو تم سب لوگ قبروں سے اٹھ کر فوج در فوج میدان حشر میں جمع ہو جاؤ گے۔ وفتح السماء۔ اس دن آسمان میں شگاف ڈال دیئے جائیں گے اور اس میں دروازے ہی دروازے نظر آئیں گے۔ یہ دروازے فرشتوں کے اترنے کے لئے ہوں گے (البوابا) اسی طریقاً و

۱۲۔ مسالک لنزول الملائکۃ (ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۳) سیرت الجبال اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا کر بڑھ پڑھ کر کے اتر دیئے جائیں گے اور ان کا کہیں وجود نظر نہیں آئیگا۔ والمراد ہنا صاہرات الجبال شیا لاحقیقۃ لہا لتفتت اجزا شہا (منظہری ج ۱ ص ۱۴۴) ان جہنم۔ مرصاد تیار اور مستعد (قرطبی، منظہری) جہنم کا فروں کے لئے بالکل تیار اور مستعد ہوگی۔ وہ تمام سرکشوں اور حد و اللہ سے

۱۳۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے قیامت کا ذکر کرنے لگے مومنوں نے مانا کہ افسوس کہہ کر ہوئے اور تعجب کیا کہ ہنسنے لگے اور مشکل جانا موضع قرآن کسی نے کہا بدن اٹھیکا کسی نے کہا روج پر خوشی اور غم گذر گیا کوئی بولا سڑی ہڈی کیونکر پھر درست ہوگی کسی نے کہا یہ وعدہ کب ہوگا بعض نے کہا کہ یہ ہونیوالی بات نہیں ہے دنیا کا جینا ہے بس۔ آخر سب کی بات کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کام ہونیوالا ہے تو کیوں نہیں ہوتا اور نیکیوں بدوں کے بدلے میں کیا توفیق ہے کب ہو تو لوگ عبرت پاویں اس پر اللہ نے یہ سورت نازل کی یہ فائدہ نفسی فتح العزیز سے لکھا ہے و یعنی گھنے باغ درختوں سے بھرے۔

۱۳۳۷

سورۃ النبأ

سورۃ نبأ لہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ ۱ عَنِ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ ۲ الَّذِیْ هُمْ

کیا تم بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں پوچھتے ہیں اس بڑی خبر سے جس میں وہ

فِیْہِ یُخْتَلَفُونَ ۳ کَلَّا سَیَعْلَمُونَ ۴ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُونَ ۵

مختلف ہیں وہ ہرگز نہیں سمجھیں اب ہاں لیں گے پھر بھی ہرگز نہیں اب جان لیں گے

اَلَمْ یَجْعَلْ لِّرَیْضِ مَہْدًا ۶ وَاَلْجِبَالِ اَوْتَادًا ۷ وَا

کیا تم نے نہیں بنایا زمین کو بھوننا اور پہاڑوں کو میخیں اور

خَلَقْنَا کُمْ اَنْرًا وَاَجَا ۸ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۹ وَا

تو بنایا ہم نے جوڑے جوڑے اور بنایا نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کیلئے اور

جَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا ۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ۱۱ وَا

بنایا رات کو اوڑھنا اور بنایا دن کمانی کرنے کو اور

بَنینًا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَاجًا ۱۳

جنی ہم نے تم سے اوپر سات چنانی مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ہوا

وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۱۴ لِنُخْرِجَ بِہِ

اور اتارا نچرنے والی بدیوں سے پانی کا ریلایس تاکہ ہم نکالیں اس سے

حَبًّا وَّنَبَاتًا ۱۵ وَجَنَّتِ الْفَافَا ۱۶ اَنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ

اناج اور سبزہ اور بارغ پتوں میں لپٹے ہوئے ک بے شک وہ دن فیصلے کا ہے

کَانَ مِیْقَاتًا ۱۷ یَوْمَ یَنْفَخُ فِی الصُّورِ فَتَأْتُونَ

ایک وقت سٹھرا ہوا جہنم بھونکی جاتے صور پھرتے چلے آؤ

منزل

۱۴۔ موضع قرآن کسی نے کہا بدن اٹھیکا کسی نے کہا روج پر خوشی اور غم گذر گیا کوئی بولا سڑی ہڈی کیونکر پھر درست ہوگی کسی نے کہا یہ وعدہ کب ہوگا بعض نے کہا کہ یہ ہونیوالی بات نہیں ہے دنیا کا جینا ہے بس۔ آخر سب کی بات کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کام ہونیوالا ہے تو کیوں نہیں ہوتا اور نیکیوں بدوں کے بدلے میں کیا توفیق ہے کب ہو تو لوگ عبرت پاویں اس پر اللہ نے یہ سورت نازل کی یہ فائدہ نفسی فتح العزیز سے لکھا ہے و یعنی گھنے باغ درختوں سے بھرے۔

فتح الرحمن۔ مراد بعثت و قیامت است ۱۲۔

تجاوز کرنے والوں کا انجام اور ٹھکانہ ہوگا جس میں مدتہائے غیر متناہی ٹھہریں گے احقاب، حقب کی جمع ہے اور حقب کی تفسیر میں مختلف اقوال منقول ہیں۔ حاصل یہ کہ اس سے مراد غلود ہے کیونکہ جب بھی ایک حقب گزر جائے گا دوسرا شروع ہو جائیگا۔ قال الحسن..... اذا مضى حقب دخل حقب اخر ثم اخرى الى الابد فليس لاحقاب مدة الا الخلود (منظری ج ۱۰ ص ۱۷۶) دھوسا متتابعة و لیس فیہ ما یدل علی خروجہم منها اذ لو صلح ان الحقب ثمانون سنة او سبعون الف سنة فلیس فیہ ما یقتضی تناہی تلك

ع ۳۰ ۱۳۳۸ التباہ

أَفْوَاجًا ۱۸ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۱۹ وَسِيرَتْ
جٹ کے جٹ اور کھولا جائے آسمان تو ہو جائیں دروازے اور چلائے جائیں
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۲۰ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۲۱
پہاڑ تو ہو جائیں چمکا دیتا بیشک دوزخ ہے تاک میں
لِلظَّالِمِينَ مَا بَأْسًا ۲۲ لَيْثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۲۳ لَا يَذُوقُونَ
شیردوں کا ٹھکانہ رہا کریں اس میں قزوں نہ چھیں
فِيهَا بَرْدٌ وَلَا شَرَابٌ ۲۴ إِلَّا حِيمًا وَغَسَّاقًا ۲۵ جَزَاءً
وہاں کھڑا ٹھنڈک کا اور نہ پینا لے کھڑے حرم پانی اور بہتی پیم بدل ہے
وَفَاكًا ۲۶ إِنَّهُمْ كَانُوا لَیْرَجُونَ حِسَابًا ۲۷ وَكَذَّبُوا
پورا ان کو توقع نہ تھی حساب کی اور جھٹلاتے
بِآيَاتِنَا كَذِبًا ۲۸ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۲۹ فَذُوقُوا
کچھ ہماری آیتوں کو مٹا کر اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے لکھ کر اب چھو
فَلَنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۳۰ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۳۱
کہ ہم نہ بڑھاتے جائیں گے تم پر مگر عذاب بیشک وہ ڈروالوں کو انکی مراد ملنی ہے
حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۳۲ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۳۳ وَكَاسًا
باغ ہیں اور انگور اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب اور پیالے
دِهَاقًا ۳۴ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِدًّا ۳۵ جَزَاءً
چھلکتے ہوئے نہ سنیں گے وہاں کہہ کہ اور نہ سکرانا ف بدلا ہے
مِّنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۳۶ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
پیرے رب کا دیا ہوا حساب سے جو رب ہے وہ آسمانوں کا اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۷ يَوْمَ
اور جو کہ ان کے بیچ میں ہے بڑی رحمت والا قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے و جس دن تلہ

الاحقاب لجوان ان يكون المراد احقبا مترادفة كلما مضى حقب تبعه اخر (بیضاوی) کہ لایذوقون۔ وہ جہنم میں ٹھنڈک کا مزہ چھیں گے نہ کسی مشروب کا وہاں ان کو کھولتے پانی اور روزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یہ ایک ایسی جزا ہوگی جو ان کے عملوں کے عین مطابق ہوگی اور اس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ انہم کا انوا یہ ماقبل کی علت ہے اگر یہ کلام قیامت کے دن کافروں کے جہنم میں داخل ہونے کے بعد کہنا مراد ہے تو اس سے پہلے یقال مقدر ہے ورنہ اس تقدیر کی ضرورت نہیں وہ قیامت کے دن کے محاسب کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے وکل شیء احصینہ ہم نے ان کے تمام اعمال باطلہ اور اقوال زانغہ کو باقاعدہ لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے اور کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں لہذا آج عذاب کا مزہ چھو اور جب تک تم عذاب میں رہو گے عذاب میں کمی نہیں ہوگی بلکہ اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا لذوقوا سے پہلے یقال لہم مخدوف سے جلالین ان للمتقين۔ یہ شرک و کفر اور معاصی سے بچنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے مومنوں کو آخرت میں ہر مقصد و مطلب میں کامیابی اور ہر مکروہ اور ہر تکلیف سے نجات نصیب ہوگی۔ حدائق یہ مفازا سے بدل الاشتمال ہے اور اس میں مومنوں کی فوز و فلاح کی قدرے تفصیل ہے ان کو وہاں ہر نوع کے باغات ملیں گے خصوصاً انگوروں کے۔ جنت میں ان کی مصاحبت و زلفات کے لئے نوجوان عورتیں ہونگی جو ان کی ہم عمر ہوں گی اور وہاں ان کو انواع و اقسام کے مشروبات کے چھلکتے ساغر پیش کئے جائیں گے۔ وہ جنت میں کوئی لغو، بیہودہ، اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے اہل جنت ان خرافات سے پاک ہوں گے ان کی زبانوں سے کوئی افلاق سے گرمی ہوئی بات نہیں نکلے گی۔ جزاء یہ فعل مقدر مجزون کا مفعول مطلق ہے۔ عطاء، جزاء سے بدل ہے حسابا کے معنی ہیں کافی و کافی (منظری) یہ جزاء اور صلہ ان کو تیرے پسروردگار کی طرف سے و کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اس کی بات مکرانے۔ و عوام لوگ جو اس کو نہیں دیکھتے جو چاہیں اس سے دنیا میں کہہ موضح قرآن لیں آخرت میں اس کا جلال و ربوہ ہے بن حکم کوئی نہیں بول سکتا۔

منزل

منزل

سورة النازعات

سورة نبا میں ولعالمات ذکر کئے گئے اور مصائب کا ذکر ترک کر دیا گیا تاکہ وہ مقابلتہ مفہوم ہو جائیں اس میں اشارہ تھا کہ آخرت میں بھی اسی ربط طرح ہوگا کہ مومنوں پر انعامات ہوں گے اور کافروں پر عذاب۔ اب سورة النازعات میں بطور ترقی اس کا نمونہ ذکر کیا گیا یعنی جس طرح دنیا میں روح قبض کرتے وقت فرشتے مومنوں کے ساتھ نرمی و کافروں پر سختی کرتے ہیں یہی طرح آخرت میں بھی فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو مومنوں کو جنات میں داخل کریں گے اور کافروں کو طرح طرح کا عذاب دینگے۔

خلاصہ والنزعات غرق — تا — فالمدبرات امرا۔ آخرت کے ثواب و عذاب کا نمونہ ذکر کیا گیا ہے کما مرفی بیان الربط۔ یوم ترجف الراجفة — تا — ابصارها خاشعة تخويف اخرومی ہے یہ ہے وہ دن جس میں عذاب و ثواب کے فرشتے کافروں اور مومنوں پر متعین کئے جائیں گے یقولون ءانا لمرودودون فی الحاضرة — تا — فاذا هم بالساهرة۔ شکوی بر کفار و مشرکین۔ وہ بطور استہزاء کہتے ہیں کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ ہو کر پہلی حالت پر آجائیں گے؟

هل انتك حدیث موسیٰ — تا — ان فی ذلك لعبرة لمن یخشیہ ہ تخويف دنیوی۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا، اس نے سرکشی کی اور ان کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو دنیا ہی میں سخت عذاب سے پکڑ لیا اور آخرت میں بھی اس کو شدید عذاب دینے کا فیصلہ صادر فرما دیا

ءانت قد اشند خلقنا ام السماء — تا — متاعا لکم ولانعامکم ہ یہ دعوائی سورت پر عقلی دلیل ہے کیا اس بلند و بالا آسمان کو پیدا کرنا دن رات کو معرض وجود میں لانا زمین کو بچھا دینا اور اس پر پہاڑوں کو ٹسکا دینا پھر زمین کی تمام انواع و اقسام نباتات کا پیدا کرنا تمہیں دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے اللہ تعالیٰ جو ایسا قادر و حکیم ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ فاذا جاءت الظلمة الكبرى — تا — فان المحییم ہی المادی ہ یہ تخويف اخرومی ہے۔ و اما من خاف مقام سربہ۔ الیتین یہ مومنین کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ یسئلونک عن الساعة ایان مر سہا۔ شکوہ۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی حالانکہ آپ کو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے آپ تو اس سے ڈرانے والے ہیں۔

۱۷ والنزعات غرقا۔ یہ شواہد ہیں اور اخروی ثواب و عقاب کا نمونہ ہے جس طرح دنیا میں فرشتے قبض روح کے وقت مومنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک اور کافروں کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتے ہیں اسی طرح آخرت میں ہوگا۔ غرقا، النازعات کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ اور کئے معنی ہیں سختی اور شدت کے ساتھ کھینچنا۔ یقال اعرق المازع فی القوس ای استوفی مدھا بقوة وشدۃ (مظہری) اغراق سخت کشیدن کمان (صراح) اس سے کافروں کی روہیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں جو شدت کے ساتھ ان کی روہیں کھینچتے ہیں۔ نشط کے معنی ہیں سانی اور نرمی سے نکالنا جس طرح ڈول آسانی کے ساتھ کنوئیں سے نکال لیا جاتا ہے۔ اس سے مومنوں کی روہیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں۔ المراد..... الملائكة الذین یخیرجون ارواح المؤمنین برفق من نشط الی لو اذا اخرج بلاکھ الخ (مظہری) یا اس کے معنی ہیں شادمانی اور خوشی کے نشطاً باشادمانی شدن (صراح) مطلب یہ ہوگا کہ وہ مومنوں کی روہیں نہایت خوشی اور شادمانی سے قبض کرتے ہیں۔

۱۸ والنسجت۔ فضا آسمانی میں تیرنے والے۔ سرعت سیر کو تیرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فالسبقت اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے والے۔ فالمدبرات۔ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے تدبیریں سوچنے والے۔ الی تسیم فی مضیہا ای تسرع فتسبق الی ما امر وابه فتدبر امرا من امور العباد مما یصلحہم فی دینہم کما رسم لہم (مدارک) یہ قیامت کے حق ہونے پر قسمیں اور شواہد ہیں اور جواب قسم محذوف ہے۔ اقسام سبحانہ بہذہ الاشیاء الی ذکرہا علی ان القیامة حق۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۸۸) وجوب القسم محذوف ای لتبعثن ولتحاسبن (مظہری ج ۱۰ ص ۱۸۵) یا لتسلطن علیکم الملائكة یوم القیامة کما فی الدنیا (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)

حاصل یہ کہ یہ امور اس پر شاہد ہیں کہ قیامت ضرور آئیگی، تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائیگا، تمہارا حساب کتاب ہوگا اور تم پر فرشتے مسلط کئے جائیں گے جو بڑی شان سے مومنوں کو جنت میں داخل کریں گے، کچھ جنت میں ان کا استقبال کریں گے اور ان کو سلام کا تحفہ پیش کریں گے اور کچھ کفار اور

لی سبک فتنہ نشی میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ دکھاؤں تو تیرے دل میں خوف خدا پیدا ہو۔ یہ دونوں مرتبے دوسری جگہ بھی مذکور ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ لعلہ یتذکر او یخشی (ط ۲ ع ۲) پہلے اعلیٰ مرتبہ کا ذکر ہے اور بعد میں ادنیٰ مرتبہ کا لعلہ فاراہ الایۃ الکبریٰ سے۔ مراد تمام آیات و معجزات ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمام معجزات کا اس کو مشاہدہ کرایا مگر اس کے باوجود اس نے جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی۔ ثمر ادبر لیسعی ہدایت سے اعراض کیا اور زمین میں شروفنا دھیلانے کی کوشش کرتا رہا موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے دعوت توحید کے مقابلے میں اس نے اپنی رعیت کو جمع کیا

عہ ۳۰ ۱۳۴۲ التذکرات ۹

وَأَعْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝۱۹ وَالْأَرْضَ بَعْدَ
 اور اندھیری کہ رات اسکی اور کھول نکالی اسکی دھوپ اور زمین سے کو اسکی پیچھے
 ذَلِكَ دَحَاهَا ۝۲۰ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝۲۱ وَ
 صاف بچھا دیا دل باہر نکالا زمین سے اُس کا پانی اور چانہ اور
 الْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۝۲۲ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝۲۳ فَإِذَا
 پہاڑوں کو قائم کر دیا ف کام چلانے کو تھا اے اور تھکے جو پاؤں کے پھوٹنے
 جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ۝۲۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ
 آئے وہ بڑے ہنگامے کا دن جس دن کہ یاد کرے آدمی
 مَا سَعَى ۝۲۵ وَبِرْتَابِ الْجَحِيمِ لِمَنْ يَرَى ۝۲۶ فَأَمَّا مَنْ
 ہوائے کما اور نکال ۲۵ ظاہر کر دیں دوزخ کو جو چاہے دیکھے سو جس نے
 طَغَى ۝۲۷ وَآثَرَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝۲۸ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ
 کی ہو شرارت اور بہتر سمجھا جو دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے اس
 الْمَأْوَى ۝۲۹ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ
 کا سٹھکانا اور جو شلہ کوئی ڈرا ہوا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوئیے اور روکا ہو اذہی
 عَنِ الْهَوَىٰ ۝۳۰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۝۳۱ يَسْأَلُونَكَ
 کہ خواہش سے سو بہشت ہی ہے اسکا ٹھکانہ تجھ سے پوچھتے ہیں
 عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۝۳۲ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۝۳۳
 وہ گھڑی کہ ہو گا قیام اس کا تجھ کو کی کام اس کے ذکر سے
 إِلَىٰ رَبِّكَ مُتَهِنًا ۝۳۴ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مِّنْ بَیِّنَاتٍ ۝۳۵ كَاتِبَةٌ
 تیرے رب کا طرف سے پہنچ اسکی ڈک تو تو شلہ ڈر سنائے کہ سنے جو اس دیکھے ایسا
 يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝۳۶
 لگیگا جس دن دیکھیں گے اسکو کہ نہیں ٹھہرے تھے دنیا میں سحر ایک شام یا صبح اس کی ڈک

اور ان میں اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، اس لئے تم موسیٰ کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا فاخذہ اللہ۔ نکال منصور بن زرع خافض سے اسی بنکال الاخرقہ (قرطبی) اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت کی سزا میں پکڑ لیا۔ دنیا میں اس کو غرق کر کے ہلاک کیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کیا جائیگا ذبیوی عذاب میں تو بالفعل پکڑ لیا اور آخری عذاب کا بھی فیصلہ فرما دیا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ویوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب (سورہ مؤمن ع ۵) ان فی ذلک اس میں خدا سے ڈرنیوالوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جس طرح فرعون نے تکذیب کی اور دنیا ہی میں عبرت تک عذاب میں گرفتار کیا گیا اسی طرح اہل مکہ کا حشر ہو گا اللہ اعانتہ اشد۔ یہ دعوائی سورت یعنی حشر و نثر پر عقلی دلیل ہے خطاب منکرین اہل مکہ سے ہے سبک کے معنی اوسخانی اور بلندی کے ہیں۔ قیامت کے دن مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن بتانے والو یہ تو بتاؤ کہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا زمین و آسمان اور ساری کائنات کو پیدا کرنا؟ اللہ نے آسمان کو پیدا فرمایا اس کو ایک خاص مقدمہ میں زمین سے بلند کیا اور اس کو برابر اور ہموار بنایا کہ اس میں کہیں کوئی شکاف اور نشیب و فراز نہ ہو اور غطش لیلہا اور اس کی رات کو ڈھانپ دیا یعنی رات کو اندھیرے میں چھپا دیا اور اس کے دن کو روشن اور ظاہر فرما دیا لیلہا اور ضحہا کی السماء کی طرف اضافت اذنی ملاہست کی وجہ سے ہے ۲۱ والا سحن اور پھر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھا دیا۔ زمین سے پانی کے چٹھے جاری کر دیے اور اس میں سے ہر قسم کا سبزہ پیدا کیا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے

تخلیبات اذہی ۱۲

تخلیبات اذہی ۱۲

تخلیبات اذہی ۱۲

ع ۲۲

منزل

وضوح قرآن زمین سے پہلے ہو وہاں ان کو سات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا کہا یہ شاید زمین سے بیچھے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ دل پوچھتے اسی تک پہنچتے بیچ میں سب بے خبر ہیں ۱۲ منہ و یعنی شباب مانگتے ہیں قیامت ہوتی معلوم ہو گا کہ بہت شباب آتی، بیچ میں دیر کچھ نہیں لگی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمن وامتجم گوید معنی ہموار کردن ہیں است کہ میفرماید ۱۲۔

یہ ساری چیزیں تمہارے لئے اور تمہارے چوپایوں کے مفاد کے لئے ہیں۔ کل ذلك متاعا لخلقہ ولما یحتاجون الیہ من الانعام التي یاكلونها ویرکبونها امدة احتیاجہم الیہا الخ (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۶۹) جس قادر و توانا اور قیوم و دانانے یہ ساری کائنات پیدا فرمائی بس کے لئے تمہیں دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں والا رض بعد ذلك دحہا سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آسمانوں کو پہلے اور زمین کو اس کے بعد پیدا کیا گیا حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے جیسا کہ سورہ حم السجدہ (۲۷) میں ہے خلق الارض فی یومین — تا — ثم استوی الی السماء وہی دخان الایۃ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں سورۃ النازعات کی آیت میں بعد ذلك سے تعقیب ذکر می مراد ہے یعنی اس کے بعد یہ بھی سن لو کہ اس نے زمین کو بھی بچھا دیا یا بعد معنی مع ہے معناه الارض مع ذلك دحہا (منظہری) حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین کو اس کی اقوات کے ساتھ دو دنوں میں پیدا فرمایا مگر اسے پھیلا یا نہیں۔ اس کے بعد دو دنوں میں ساتوں آسمانوں کو پیدا کیا پھر اس کے بعد زمین کو بچھایا اور پھیلا یا۔ (روح، منظہری) اس پر رازی رحم نے اعتراض کیا ہے کہ ایک جسم کو پیدا کرنا اور اس کو بچھانا دو دنوں بیک وقت ہوتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مخلوق ہو اور مبسوط و مدحونہ ہو امام آلوسی رحم نے اس کا جواب دیا ہے کہ پیدا کرنے سے اس کے مخصوص مادہ کا پیدا کرنا مراد ہے اور دحہ سے اس کو موجودہ مخصوص شکل و صورت میں بچھانا مراد ہے۔ جب طرح پہلے آسمان کا مادہ بصورت دھان پیدا کیا گیا پھر اس سے آسمان پیدا کئے گئے۔

۱۳ فاذا جاءت یہ تخولیف اخروی ہوا الطامة الكبرى سب سے بڑی مصیبت جو ہر چیز پر غالب آجائے اور جس کا مقابلہ نہ کیا جاسکے مراد نفخہ ثانیہ ہے جس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی اسی الداهية العظمیٰ وہی النقخة الثانية التي یكون معها البعث قالہ ابن عباس المبرد : الطامة عند العرب الداهية التي لا تستطاع (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۴۲) جب قیامت قائم ہو جائیگی اس دن ہر آدمی اپنے تمام نیک و بد اعمال کو یاد کرے گا اور ہر ایک کو اپنے اعمال خیر و شر خود بخود یاد آجائیں گے۔

۱۴ و برزت۔ دیکھنے والوں کے لئے جہنم کو ظاہر کر دیا جائیگا اور ہر شخص اس کا مشاہدہ کرے گا اور اس کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھے گا۔ فاما من طغى لیکن جنہوں نے سرکشی کی اور کفر و عصیان میں حد سے گذر گئے اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دی۔ دنیا کے پیچھے پڑے رہے، لیکن ایمان اور عمل صالح سے آخرت کی تیاری نہ کی تو یہی بھڑکتے شعلوں والا جہنم ان کا ٹھکانا ہوگا۔

۱۵ و اما من خاف یہ بشارت اخرویہ ہے لیکن جو لوگ قیامت کے دن اللہ رب العزۃ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے سے ڈر گئے اور نفس کو خولفت سے روک کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہے تو ان کا ٹھکانا جنت میں ہوگا۔

۱۶ یسئلونک یہ کوی ہے۔ مرستی مصدر ہے بمعنی ارساء یعنی اقامت۔ مشرکین آپ سے بطور استہزاء سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی اور کب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر فرمائے گا۔ یریدون متی یقیمہا اللہ تعالیٰ وینکونہا الخ (روح) فیم انت من ذکرہا یہ مشرکین کے سوال کا رد اور اس پر انکار ہے آپ کس بنیاد پر ان کے سامنے قیامت کا وقت معین بیان کرینگے اسکا وقت معین تو خود آپ کو بھی معلوم نہیں اسکا علم تو موت اللہ تعالیٰ کی طرف راجع اور منتہی ہے اور اس کے سوا کسی کو اسکا علم نہیں، تو پھر یہ لوگ آپ سے کیوں سوال کرتے ہیں الیہ عزوجل انتہا علیہا لیس احد منہ شیئ کائنات ما کان فلا شیئ یسئلونک عنہا (روح ج ۳ ص ۳۰۴) الی سربك منتهی اسی منتهی علمہا فلا یوجد عند غیرہ علم الساعة (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۰۶)

۱۷ انما انت یہ مشرکین کے سوال کا جواب ہے آپ تو قیامت کے اہوال و شدائد سے ڈرنے والوں کو ڈرانے والے اور خبردار کرنیوالے ہیں یہی آپ کا فریضہ ہے آپ قیامت کا وقت معین بتانے کے لئے نہیں آئے۔ اسی لئے آپ کو اس کا علم بھی نہیں دیا گیا لہذا تبعت لتعلمہم بوقت الساعة و انما بعثت لتندرس من اہوالہا من یخاف شدا ئدہا (مدارک)

۱۸ کانہم یہ یظنون مقدر کا مفعول ہے اور یوہ ظرف اسی فعل مقدر کے ساتھ متعلق ہے اصل عبارت اس طرح یوم یسرونہا یظنون کانہم لہ یلبثوا الخ۔ اب تو قیامت کو نہیں مانتے اور بطور استہزاء اس کے معین وقت سے سوال کرتے ہیں تو جب قیامت کو دیکھ لیں گے تو دنیا میں رہنے کا وقت ان کو بہت ہی مختصر نظر آئے گا اور وہ یہ سمجھیں گے کہ گویا دنیا میں وہ صرف عشبہ (ظہر تا مغرب) کی مقدار ٹھیرے ہیں یا اس سے بھی کم یعنی صرف ضحی (طلوع آفتاب سے دو نیمزہ کی مقدار تک) کا زمانہ ٹھیرے ہیں۔ یعنی قیامت کے اہوال و شدائد کی وجہ سے انہیں دنیا کی زندگی کا وقت بہت کم معلوم ہوگا راحت کے بعد مصیبت میں راحت کا وقت بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے ضحیٰ کی ضمیر مجرور عشبہ کی طرف راجع ہے لیکن اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ عشبہ کا تو کوئی ضحی ہوتا ہی نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اضافت باری طلبت ہے اور مراد عشبہ کے دن کا ضحی ہے۔ قال الضراء والزجاج المراد باضافة الضحی الی العشبہ اضافتھا الی یوم العشبہ اوضحی یومہا (کبیر ج ۸ ص ۴۶۹) یا مراد یہ ہے کہ عشبہ میں سے ضحی کا قدر۔ (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)

سورۃ عبس

سورۃ النازعات میں تخیلیت اخروی کا نمونہ ذکر کیا گیا اور سورۃ عبس میں تخیلیت اخروی علی سبیل الترقی ذکر کی گئی۔ یوم یفر المرء من ربطہ اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبته و بنیہ یعنی کفار و مشرکین کو عذاب تو ہو ہی گا۔ لیکن وہ دن اس قدر سخت اور ہولناک ہو گا کہ ہر ایک نفسی نفسی کہے گا اور دوسروں سے دور بھاگے گا۔

خلاصہ مضمون کے اعتبار سے سورت کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ عبس و توتی تا کرام برسورۃ ۵ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و بیان عظمت قرآن کریم۔ دوسرا حصہ قتل الانسان ما اکفرہ تا کلا لما یقض ما امرہ ۵ زجر برائے مشرکین۔ ان کا فرس قدر ناشکر گزار اور احسان فراموش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتوں کے باوجود کفر و عصیان پر ڈٹا ہوا ہے تیسرا حصہ فلینظر الانسان الی طعامہ تا متعالکم و لانعامکم ۵ دلیل عقلی برائے ثبوت قیامت۔ ذرا دیکھو تو سہی تمہارے اور تمہارے چوپالیوں کے لئے یہ مختلف انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات کس نے پیدا کئے ہیں؟ جو یہ سب کچھ پیدا کر سکتا ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

فاذا جاءت الصاخة تا لکل امری منہم یومئذ شأن یغنیہ تخیلیت اخروی۔ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہو گا کہ کوئی کسی کی خبر نہیں لے گا ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے بھی دور بھاگے گا۔ وجوہ یومئذ مسفرة ہ ضاحکہ مستبشرة ہ بشارت اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن ابرار و متومنین خوش و خرم اور مسرور ہوں گے و وجوہ یومئذ علیہا غبرة ہ تا آخر۔ یہ تخیلیت اخروی ہے۔ کفار و مشرکین اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

۱ عبس و توتی۔ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صنادرید قریش عقبہ شیبہ۔ ابو جہل امیہ اور ولید وغیرہم بیٹھے تھے آپ ان کو سمجھاتے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ آپ کو امید تھی کہ اگر یہ لوگ اسلام لے آتے تو ان کی وجہ بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو جاتیں گے۔ اسی اشارہ میں حضرت عبداللہ یا عمرو بن ام مکتوم رض۔ جو ایک نابینا صحابی تھے اور حضرت خدیجہ رض کے ماموں زاد بھائی تھے، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ چونکہ نابینا تھے اس لئے آپ کی اس نہایت ہی اہم مصروفیت کا اندازہ نہ کر سکے اور حضور سے قرآن پڑھانے کی بار بار درخواست کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ ان کی اس حرکت کو ناپسند فرمایا۔ اور چہرے سے ایک مخصوص کیفیت سے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور ان کی طرف سے رنج موڑ لیا، مگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی اور آپ کو تنبیہ فرمائی۔ ضمناً ترغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ میں۔ ترشروئی کی اور منہ پھیر لیا۔ اس لئے کہ آپ کے پاس ایک نابینا آگیا۔ اس نابینا سے آپ کے اعراض میں بھی رضائے الہی کا جذبہ مضمر تھا اور یہ اعراض کبر و نفرت کی وجہ سے نہ تھا۔ آپ نے خیال فرمایا کہ یہ نابینا تو مخلص مومن ہے اور اسے ذرا سمجھ کر بھی پڑھایا جاسکتا ہے لیکن صنادرید قریش کو شاید اس طرح سمجھانے کا موقع پھر ہاتھ نہ لگ سکے نیز اگر وہ سمجھ گئے تو ان کی وجہ سے ہزاروں لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

۲ وما یدریک۔ آپ کو کیا معلوم شاید وہ نابینا آپ سے قرآن سُکر ہی پاک ہو جاتا اور یہ کہ یا نصیحت سُکر اس میں غور و فکر کرنا اور اس طرح اس سے فائدہ اٹھانا بڑی چیز میں قبول کا اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے یعنی سنتے ہی اس سے متاثر ہو کر برائیوں سے پاک ہو جاتا۔ میں ادنیٰ مرتبہ مذکور ہے کہ غور و تدبر کے بعد اسے سمجھ لیتا۔

۳ اما من استغنی۔ جو ایمان سے اور آپ کی دعوت و تبلیغ سے مستغنی اور بے نیاز ہیں آپ ان کے درپے ہیں اور غور سے ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں اور کفر و شرک سے پاک نہ ہوں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ آپ کا کام بتانا۔ سنانا اور سمجھانا ہی منوانا آپ کا کام نہیں۔ اس سے مراد صنادرید قریش ہیں جو آپ کی دعوت و تبلیغ میں کوئی حقیقی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ و اما من جاءک لیکن جو شخص یعنی ابن ام مکتوم بڑے شوق سے دوڑتا ہوا آپ کے پاس آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے۔ ہدایت کا متمنی اور راہ حق کا جو یا بھی ہے آپ اس سے اعراض کرتے اور اس سے غفلت کا برتاؤ فرماتے ہیں۔

ہکلا۔ حرف ردع ہے۔ یوں تو نہیں چاہیے تھا یہ بمعنی حقا ہے اور مابعد سے متعلق ہے یعنی یقیناً۔ یہ آیت قرآنیہ ہر ایک کے لئے عبرت و نصیحت ہیں جو بھی چاہے انہیں پڑھیں کران سے نصیحت حاصل کرے فی صحف۔ اس سے مراد وہ صحیفے اور تختیاں ہیں جن پر فرشتے لوح محفوظ سے کلام اللہ کو نقل کرتے ہیں وہ صحیفے اللہ کے نزدیک قابل تکریم ہیں، قادر و منزلت میں بہت بلند اور پاکیزہ ہیں کہ فرشتوں کے سوا کسی کا ہاتھ ان کو نہیں لگا۔ وہ صحیفے ایسے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے ہیں اور گناہوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے نہایت فرمانبردار ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے مراد ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں جو قرآن کی آیتوں کو صحیفوں اور تختیوں میں لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح کے فوائد سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے اور کاتبان صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا ہی بنا دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے ہیں اور گناہوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے نہایت فرمانبردار ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے مراد ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں جو قرآن کی آیتوں کو صحیفوں اور تختیوں میں لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح کے فوائد سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے اور کاتبان صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

موضح قرآن اس میں ایک مسلمان آیا نابینا وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اس کے معنی کیا ہیں حضرت پر گراں گذرا بیوقوف کا پوچھنا اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں نازل کیں یعنی یہ کلام گویا اور دل پاس گلہ ہے رسول کا آگے رسول کو خطاب فرمایا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وگہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے یا ڈر لگا ہے کہ تیری ملاقات پائے یا نہ پائے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ وگہ آیتیں وگہ یعنی وہ ورنہ وگہ یعنی فرشتے اس کو لکھتے ہیں اس موافق وحی اترتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ وگہ یعنی ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے نہ ایک بہت بڑا نہ ایک بہت چھوٹا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ وگہ یعنی ایمان اور کفر کی سمجھ دی یا پیٹ میں سے نکالا آسانی سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ع۔ ۳۰ ۱۳۴۵ ع۔ ۸۰

سورة عبس مكية و هو اثنتان واربعون آية وفيها ركوع واحد

سورة عبس مكية و هو اثنتان واربعون آية وفيها ركوع واحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۱ اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۲ وَمَا يُدْرِيكَ ۳ لَعَلَّہٗ یُزَكّٰی ۴ اَوْ یذکّر فتنفعہ الذّکر ۵ اَقَامِن ۶ اَسْتَغْنٰی ۷ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدِّی ۸ وَمَا عَلَیْكَ الْاَبْر ۹ وَ اَمَّا مَنْ جَاءَهُ الْوَسْوَءُ الْوَحْشٰی ۱۰ فَاَنْتَ عَنْہٗ ۱۱ تَاَلٰہٰی ۱۲ كَلَّا لَآ اَنْہَا تَذکّر ۱۳ فَمِنْ شَآءِ ذکّر ۱۴ فِی صُفْحٍ مّكْرَم ۱۵ مَرْفُوع ۱۶ طہر ۱۷ بَاہِدٰی ۱۸ سَفْر ۱۹ كِرَامٍ بَر ۲۰ قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَر ۲۱ مِنْ اٰی شٰی خَلَقہ ۲۲ مِنْ نُّطْف ۲۳ فَفَقْدَر ۲۴ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسْر ۲۵ ثُمَّ اَمَاتہ فَاَقْبِرہ ۲۶ ثُمَّ اِذَا ۲۷

تیرے گھبرائے اور منہ مورا اس بات سے کہ آیا تجھے پس اندھاں اور سمجھ کو کیا خبر ہے

شاید کہ وہ سنوڑتا یا سوچتا تو کام آتا اس کے سمجھانا وہ جو نکلے

پروا نہیں کرتا سو تو اس کی فکر میں ہے اور تجھ پر کچھ الزام نہیں کہ وہ نہیں

ہوتا اور وہ آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو اس سے

تغافل کرتا ہے یوں نہیں ہے یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اسکو پڑھے لکھا

ہے عزت کے درقوں میں گناہ ادا کیے رکھے ہوئے نہایت ستمگرے وگہ ہاتھوں میں

لکھنے والوں کے درجہ بڑے درجہ بلند کا ہے ماریا جانیو تہ آدمی کیسا ناشکو ہے

کس کچھ چیز سے بنایا اس کو ایک بوند سے بنایا اسکو پھر اندازہ پر رکھا اسکو

پھر راہ آسان کر دی اسکو پھر اس کو مردہ کیا پھر قبر میں رکھ دیا اسکو پھر جب

منزل

۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

میں اتروا دیا پھر جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ کلا بعضی حقائق یہ بات یقینی ہے کہ انسان کافر نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات جلیلہ کے پیش نظر وہ اس پر ایمان لاتا اور اس کے تمام اوامر و نواہی کی تعمیل کرتا۔ فاقبرہ غالب امر کی بنا پر ارشاد فرمایا، کیونکہ مردوں کی غالب اکثریت کو قبروں ہی میں دفن کیا جاتا ہے اس لئے اس آیت سے قبر کے لئے حفر (کھودنے) کی فرضیت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔ فلینظر الانسان یتوبت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ قضبا ترکاریاں۔ غلبا گنجان آبگاس۔ انسان کو

عس۔ ۳۰ ۱۳۴۶ عس۔ ۸

شَاءَ أَنْشُرَهُ ۲۲ ۱۱ ۲۳ ۱۲ ۲۴ ۱۳ ۲۵ ۱۴ ۲۶ ۱۵ ۲۷ ۱۶ ۲۸ ۱۷ ۲۹ ۱۸ ۳۰ ۱۹ ۳۱ ۲۰ ۳۲ ۲۱ ۳۳ ۲۲ ۳۴ ۲۳ ۳۵ ۲۴ ۳۶ ۲۵ ۳۷ ۲۶ ۳۸ ۲۷ ۳۹ ۲۸ ۴۰ ۲۹ ۴۱ ۳۰ ۴۲ ۳۱ ۴۳ ۳۲ ۴۴ ۳۳ ۴۵ ۳۴ ۴۶ ۳۵ ۴۷ ۳۶ ۴۸ ۳۷ ۴۹ ۳۸ ۵۰ ۳۹ ۵۱ ۴۰ ۵۲ ۴۱ ۵۳ ۴۲ ۵۴ ۴۳ ۵۵ ۴۴ ۵۶ ۴۵ ۵۷ ۴۶ ۵۸ ۴۷ ۵۹ ۴۸ ۶۰ ۴۹ ۶۱ ۵۰ ۶۲ ۵۱ ۶۳ ۵۲ ۶۴ ۵۳ ۶۵ ۵۴ ۶۶ ۵۵ ۶۷ ۵۶ ۶۸ ۵۷ ۶۹ ۵۸ ۷۰ ۵۹ ۷۱ ۶۰ ۷۲ ۶۱ ۷۳ ۶۲ ۷۴ ۶۳ ۷۵ ۶۴ ۷۶ ۶۵ ۷۷ ۶۶ ۷۸ ۶۷ ۷۹ ۶۸ ۸۰ ۶۹ ۸۱ ۷۰ ۸۲ ۷۱ ۸۳ ۷۲ ۸۴ ۷۳ ۸۵ ۷۴ ۸۶ ۷۵ ۸۷ ۷۶ ۸۸ ۷۷ ۸۹ ۷۸ ۹۰ ۷۹ ۹۱ ۸۰ ۹۲ ۸۱ ۹۳ ۸۲ ۹۴ ۸۳ ۹۵ ۸۴ ۹۶ ۸۵ ۹۷ ۸۶ ۹۸ ۸۷ ۹۹ ۸۸ ۱۰۰ ۸۹ ۱۰۱ ۹۰ ۱۰۲ ۹۱ ۱۰۳ ۹۲ ۱۰۴ ۹۳ ۱۰۵ ۹۴ ۱۰۶ ۹۵ ۱۰۷ ۹۶ ۱۰۸ ۹۷ ۱۰۹ ۹۸ ۱۱۰ ۹۹ ۱۱۱ ۱۰۰ ۱۱۲ ۱۰۱ ۱۱۳ ۱۰۲ ۱۱۴ ۱۰۳ ۱۱۵ ۱۰۴ ۱۱۶ ۱۰۵ ۱۱۷ ۱۰۶ ۱۱۸ ۱۰۷ ۱۱۹ ۱۰۸ ۱۲۰ ۱۰۹ ۱۲۱ ۱۱۰ ۱۲۲ ۱۱۱ ۱۲۳ ۱۱۲ ۱۲۴ ۱۱۳ ۱۲۵ ۱۱۴ ۱۲۶ ۱۱۵ ۱۲۷ ۱۱۶ ۱۲۸ ۱۱۷ ۱۲۹ ۱۱۸ ۱۳۰ ۱۱۹ ۱۳۱ ۱۲۰ ۱۳۲ ۱۲۱ ۱۳۳ ۱۲۲ ۱۳۴ ۱۲۳ ۱۳۵ ۱۲۴ ۱۳۶ ۱۲۵ ۱۳۷ ۱۲۶ ۱۳۸ ۱۲۷ ۱۳۹ ۱۲۸ ۱۴۰ ۱۲۹ ۱۴۱ ۱۳۰ ۱۴۲ ۱۳۱ ۱۴۳ ۱۳۲ ۱۴۴ ۱۳۳ ۱۴۵ ۱۳۴ ۱۴۶ ۱۳۵ ۱۴۷ ۱۳۶ ۱۴۸ ۱۳۷ ۱۴۹ ۱۳۸ ۱۵۰ ۱۳۹ ۱۵۱ ۱۴۰ ۱۵۲ ۱۴۱ ۱۵۳ ۱۴۲ ۱۵۴ ۱۴۳ ۱۵۵ ۱۴۴ ۱۵۶ ۱۴۵ ۱۵۷ ۱۴۶ ۱۵۸ ۱۴۷ ۱۵۹ ۱۴۸ ۱۶۰ ۱۴۹ ۱۶۱ ۱۵۰ ۱۶۲ ۱۵۱ ۱۶۳ ۱۵۲ ۱۶۴ ۱۵۳ ۱۶۵ ۱۵۴ ۱۶۶ ۱۵۵ ۱۶۷ ۱۵۶ ۱۶۸ ۱۵۷ ۱۶۹ ۱۵۸ ۱۷۰ ۱۵۹ ۱۷۱ ۱۶۰ ۱۷۲ ۱۶۱ ۱۷۳ ۱۶۲ ۱۷۴ ۱۶۳ ۱۷۵ ۱۶۴ ۱۷۶ ۱۶۵ ۱۷۷ ۱۶۶ ۱۷۸ ۱۶۷ ۱۷۹ ۱۶۸ ۱۸۰ ۱۶۹ ۱۸۱ ۱۷۰ ۱۸۲ ۱۷۱ ۱۸۳ ۱۷۲ ۱۸۴ ۱۷۳ ۱۸۵ ۱۷۴ ۱۸۶ ۱۷۵ ۱۸۷ ۱۷۶ ۱۸۸ ۱۷۷ ۱۸۹ ۱۷۸ ۱۹۰ ۱۷۹ ۱۹۱ ۱۸۰ ۱۹۲ ۱۸۱ ۱۹۳ ۱۸۲ ۱۹۴ ۱۸۳ ۱۹۵ ۱۸۴ ۱۹۶ ۱۸۵ ۱۹۷ ۱۸۶ ۱۹۸ ۱۸۷ ۱۹۹ ۱۸۸ ۲۰۰ ۱۸۹ ۲۰۱ ۱۹۰ ۲۰۲ ۱۹۱ ۲۰۳ ۱۹۲ ۲۰۴ ۱۹۳ ۲۰۵ ۱۹۴ ۲۰۶ ۱۹۵ ۲۰۷ ۱۹۶ ۲۰۸ ۱۹۷ ۲۰۹ ۱۹۸ ۲۱۰ ۱۹۹ ۲۱۱ ۲۰۰ ۲۱۲ ۲۰۱ ۲۱۳ ۲۰۲ ۲۱۴ ۲۰۳ ۲۱۵ ۲۰۴ ۲۱۶ ۲۰۵ ۲۱۷ ۲۰۶ ۲۱۸ ۲۰۷ ۲۱۹ ۲۰۸ ۲۲۰ ۲۰۹ ۲۲۱ ۲۱۰ ۲۲۲ ۲۱۱ ۲۲۳ ۲۱۲ ۲۲۴ ۲۱۳ ۲۲۵ ۲۱۴ ۲۲۶ ۲۱۵ ۲۲۷ ۲۱۶ ۲۲۸ ۲۱۷ ۲۲۹ ۲۱۸ ۲۳۰ ۲۱۹ ۲۳۱ ۲۲۰ ۲۳۲ ۲۲۱ ۲۳۳ ۲۲۲ ۲۳۴ ۲۲۳ ۲۳۵ ۲۲۴ ۲۳۶ ۲۲۵ ۲۳۷ ۲۲۶ ۲۳۸ ۲۲۷ ۲۳۹ ۲۲۸ ۲۴۰ ۲۲۹ ۲۴۱ ۲۳۰ ۲۴۲ ۲۳۱ ۲۴۳ ۲۳۲ ۲۴۴ ۲۳۳ ۲۴۵ ۲۳۴ ۲۴۶ ۲۳۵ ۲۴۷ ۲۳۶ ۲۴۸ ۲۳۷ ۲۴۹ ۲۳۸ ۲۵۰ ۲۳۹ ۲۵۱ ۲۴۰ ۲۵۲ ۲۴۱ ۲۵۳ ۲۴۲ ۲۵۴ ۲۴۳ ۲۵۵ ۲۴۴ ۲۵۶ ۲۴۵ ۲۵۷ ۲۴۶ ۲۵۸ ۲۴۷ ۲۵۹ ۲۴۸ ۲۶۰ ۲۴۹ ۲۶۱ ۲۵۰ ۲۶۲ ۲۵۱ ۲۶۳ ۲۵۲ ۲۶۴ ۲۵۳ ۲۶۵ ۲۵۴ ۲۶۶ ۲۵۵ ۲۶۷ ۲۵۶ ۲۶۸ ۲۵۷ ۲۶۹ ۲۵۸ ۲۷۰ ۲۵۹ ۲۷۱ ۲۶۰ ۲۷۲ ۲۶۱ ۲۷۳ ۲۶۲ ۲۷۴ ۲۶۳ ۲۷۵ ۲۶۴ ۲۷۶ ۲۶۵ ۲۷۷ ۲۶۶ ۲۷۸ ۲۶۷ ۲۷۹ ۲۶۸ ۲۸۰ ۲۶۹ ۲۸۱ ۲۷۰ ۲۸۲ ۲۷۱ ۲۸۳ ۲۷۲ ۲۸۴ ۲۷۳ ۲۸۵ ۲۷۴ ۲۸۶ ۲۷۵ ۲۸۷ ۲۷۶ ۲۸۸ ۲۷۷ ۲۸۹ ۲۷۸ ۲۹۰ ۲۷۹ ۲۹۱ ۲۸۰ ۲۹۲ ۲۸۱ ۲۹۳ ۲۸۲ ۲۹۴ ۲۸۳ ۲۹۵ ۲۸۴ ۲۹۶ ۲۸۵ ۲۹۷ ۲۸۶ ۲۹۸ ۲۸۷ ۲۹۹ ۲۸۸ ۳۰۰ ۲۸۹ ۳۰۱ ۲۹۰ ۳۰۲ ۲۹۱ ۳۰۳ ۲۹۲ ۳۰۴ ۲۹۳ ۳۰۵ ۲۹۴ ۳۰۶ ۲۹۵ ۳۰۷ ۲۹۶ ۳۰۸ ۲۹۷ ۳۰۹ ۲۹۸ ۳۱۰ ۲۹۹ ۳۱۱ ۳۰۰ ۳۱۲ ۳۰۱ ۳۱۳ ۳۰۲ ۳۱۴ ۳۰۳ ۳۱۵ ۳۰۴ ۳۱۶ ۳۰۵ ۳۱۷ ۳۰۶ ۳۱۸ ۳۰۷ ۳۱۹ ۳۰۸ ۳۲۰ ۳۰۹ ۳۲۱ ۳۱۰ ۳۲۲ ۳۱۱ ۳۲۳ ۳۱۲ ۳۲۴ ۳۱۳ ۳۲۵ ۳۱۴ ۳۲۶ ۳۱۵ ۳۲۷ ۳۱۶ ۳۲۸ ۳۱۷ ۳۲۹ ۳۱۸ ۳۳۰ ۳۱۹ ۳۳۱ ۳۲۰ ۳۳۲ ۳۲۱ ۳۳۳ ۳۲۲ ۳۳۴ ۳۲۳ ۳۳۵ ۳۲۴ ۳۳۶ ۳۲۵ ۳۳۷ ۳۲۶ ۳۳۸ ۳۲۷ ۳۳۹ ۳۲۸ ۳۴۰ ۳۲۹ ۳۴۱ ۳۳۰ ۳۴۲ ۳۳۱ ۳۴۳ ۳۳۲ ۳۴۴ ۳۳۳ ۳۴۵ ۳۳۴ ۳۴۶ ۳۳۵ ۳۴۷ ۳۳۶ ۳۴۸ ۳۳۷ ۳۴۹ ۳۳۸ ۳۵۰ ۳۳۹ ۳۵۱ ۳۴۰ ۳۵۲ ۳۴۱ ۳۵۳ ۳۴۲ ۳۵۴ ۳۴۳ ۳۵۵ ۳۴۴ ۳۵۶ ۳۴۵ ۳۵۷ ۳۴۶ ۳۵۸ ۳۴۷ ۳۵۹ ۳۴۸ ۳۶۰ ۳۴۹ ۳۶۱ ۳۵۰ ۳۶۲ ۳۵۱ ۳۶۳ ۳۵۲ ۳۶۴ ۳۵۳ ۳۶۵ ۳۵۴ ۳۶۶ ۳۵۵ ۳۶۷ ۳۵۶ ۳۶۸ ۳۵۷ ۳۶۹ ۳۵۸ ۳۷۰ ۳۵۹ ۳۷۱ ۳۶۰ ۳۷۲ ۳۶۱ ۳۷۳ ۳۶۲ ۳۷۴ ۳۶۳ ۳۷۵ ۳۶۴ ۳۷۶ ۳۶۵ ۳۷۷ ۳۶۶ ۳۷۸ ۳۶۷ ۳۷۹ ۳۶۸ ۳۸۰ ۳۶۹ ۳۸۱ ۳۷۰ ۳۸۲ ۳۷۱ ۳۸۳ ۳۷۲ ۳۸۴ ۳۷۳ ۳۸۵ ۳۷۴ ۳۸۶ ۳۷۵ ۳۸۷ ۳۷۶ ۳۸۸ ۳۷۷ ۳۸۹ ۳۷۸ ۳۹۰ ۳۷۹ ۳۹۱ ۳۸۰ ۳۹۲ ۳۸۱ ۳۹۳ ۳۸۲ ۳۹۴ ۳۸۳ ۳۹۵ ۳۸۴ ۳۹۶ ۳۸۵ ۳۹۷ ۳۸۶ ۳۹۸ ۳۸۷ ۳۹۹ ۳۸۸ ۴۰۰ ۳۸۹ ۴۰۱ ۳۹۰ ۴۰۲ ۳۹۱ ۴۰۳ ۳۹۲ ۴۰۴ ۳۹۳ ۴۰۵ ۳۹۴ ۴۰۶ ۳۹۵ ۴۰۷ ۳۹۶ ۴۰۸ ۳۹۷ ۴۰۹ ۳۹۸ ۴۱۰ ۳۹۹ ۴۱۱ ۴۰۰ ۴۱۲ ۴۰۱ ۴۱۳ ۴۰۲ ۴۱۴ ۴۰۳ ۴۱۵ ۴۰۴ ۴۱۶ ۴۰۵ ۴۱۷ ۴۰۶ ۴۱۸ ۴۰۷ ۴۱۹ ۴۰۸ ۴۲۰ ۴۰۹ ۴۲۱ ۴۱۰ ۴۲۲ ۴۱۱ ۴۲۳ ۴۱۲ ۴۲۴ ۴۱۳ ۴۲۵ ۴۱۴ ۴۲۶ ۴۱۵ ۴۲۷ ۴۱۶ ۴۲۸ ۴۱۷ ۴۲۹ ۴۱۸ ۴۳۰ ۴۱۹ ۴۳۱ ۴۲۰ ۴۳۲ ۴۲۱ ۴۳۳ ۴۲۲ ۴۳۴ ۴۲۳ ۴۳۵ ۴۲۴ ۴۳۶ ۴۲۵ ۴۳۷ ۴۲۶ ۴۳۸ ۴۲۷ ۴۳۹ ۴۲۸ ۴۴۰ ۴۲۹ ۴۴۱ ۴۳۰ ۴۴۲ ۴۳۱ ۴۴۳ ۴۳۲ ۴۴۴ ۴۳۳ ۴۴۵ ۴۳۴ ۴۴۶ ۴۳۵ ۴۴۷ ۴۳۶ ۴۴۸ ۴۳۷ ۴۴۹ ۴۳۸ ۴۵۰ ۴۳۹ ۴۵۱ ۴۴۰ ۴۵۲ ۴۴۱ ۴۵۳ ۴۴۲ ۴۵۴ ۴۴۳ ۴۵۵ ۴۴۴ ۴۵۶ ۴۴۵ ۴۵۷ ۴۴۶ ۴۵۸ ۴۴۷ ۴۵۹ ۴۴۸ ۴۶۰ ۴۴۹ ۴۶۱ ۴۵۰ ۴۶۲ ۴۵۱ ۴۶۳ ۴۵۲ ۴۶۴ ۴۵۳ ۴۶۵ ۴۵۴ ۴۶۶ ۴۵۵ ۴۶۷ ۴۵۶ ۴۶۸ ۴۵۷ ۴۶۹ ۴۵۸ ۴۷۰ ۴۵۹ ۴۷۱ ۴۶۰ ۴۷۲ ۴۶۱ ۴۷۳ ۴۶۲ ۴۷۴ ۴۶۳ ۴۷۵ ۴۶۴ ۴۷۶ ۴۶۵ ۴۷۷ ۴۶۶ ۴۷۸ ۴۶۷ ۴۷۹ ۴۶۸ ۴۸۰ ۴۶۹ ۴۸۱ ۴۷۰ ۴۸۲ ۴۷۱ ۴۸۳ ۴۷۲ ۴۸۴ ۴۷۳ ۴۸۵ ۴۷۴ ۴۸۶ ۴۷۵ ۴۸۷ ۴۷۶ ۴۸۸ ۴۷۷ ۴۸۹ ۴۷۸ ۴۹۰ ۴۷۹ ۴۹۱ ۴۸۰ ۴۹۲ ۴۸۱ ۴۹۳ ۴۸۲ ۴۹۴ ۴۸۳ ۴۹۵ ۴۸۴ ۴۹۶ ۴۸۵ ۴۹۷ ۴۸۶ ۴۹۸ ۴۸۷ ۴۹۹ ۴۸۸ ۵۰۰ ۴۸۹ ۵۰۱ ۴۹۰ ۵۰۲ ۴۹۱ ۵۰۳ ۴۹۲ ۵۰۴ ۴۹۳ ۵۰۵ ۴۹۴ ۵۰۶ ۴۹۵ ۵۰۷ ۴۹۶ ۵۰۸ ۴۹۷ ۵۰۹ ۴۹۸ ۵۱۰ ۴۹۹ ۵۱۱ ۵۰۰ ۵۱۲ ۵۰۱ ۵۱۳ ۵۰۲ ۵۱۴ ۵۰۳ ۵۱۵ ۵۰۴ ۵۱۶ ۵۰۵ ۵۱۷ ۵۰۶ ۵۱۸ ۵۰۷ ۵۱۹ ۵۰۸ ۵۲۰ ۵۰۹ ۵۲۱ ۵۱۰ ۵۲۲ ۵۱۱ ۵۲۳ ۵۱۲ ۵۲۴ ۵۱۳ ۵۲۵ ۵۱۴ ۵۲۶ ۵۱۵ ۵۲۷ ۵۱۶ ۵۲۸ ۵۱۷ ۵۲۹ ۵۱۸ ۵۳۰ ۵۱۹ ۵۳۱ ۵۲۰ ۵۳۲ ۵۲۱ ۵۳۳ ۵۲۲ ۵۳۴ ۵۲۳ ۵۳۵ ۵۲۴ ۵۳۶ ۵۲۵ ۵۳۷ ۵۲۶ ۵۳۸ ۵۲۷ ۵۳۹ ۵۲۸ ۵۴۰ ۵۲۹ ۵۴۱ ۵۳۰ ۵۴۲ ۵۳۱ ۵۴۳ ۵۳۲ ۵۴۴ ۵۳۳ ۵۴۵ ۵۳۴ ۵۴۶ ۵۳۵ ۵۴۷ ۵۳۶ ۵۴۸ ۵۳۷ ۵۴۹ ۵۳۸ ۵۵۰ ۵۳۹ ۵۵۱ ۵۴۰ ۵۵۲ ۵۴۱ ۵۵۳ ۵۴۲ ۵۵۴ ۵۴۳ ۵۵۵ ۵۴۴ ۵۵۶ ۵۴۵ ۵۵۷ ۵۴۶ ۵۵۸ ۵۴۷ ۵۵۹ ۵۴۸ ۵۶۰ ۵۴۹ ۵۶۱ ۵۵۰ ۵۶۲ ۵۵۱ ۵۶۳ ۵۵۲ ۵۶۴ ۵۵۳ ۵۶۵ ۵۵۴ ۵۶۶ ۵۵۵ ۵۶۷ ۵۵۶ ۵۶۸ ۵۵۷ ۵۶۹ ۵۵۸ ۵۷۰ ۵۵۹ ۵۷۱ ۵۶۰ ۵۷۲ ۵۶۱ ۵۷۳ ۵۶۲ ۵۷۴ ۵۶۳ ۵۷۵ ۵۶۴ ۵۷۶ ۵۶۵ ۵۷۷ ۵۶۶ ۵۷۸ ۵۶۷ ۵۷۹ ۵۶۸ ۵۸۰ ۵۶۹ ۵۸۱ ۵۷۰ ۵۸۲ ۵۷۱ ۵۸۳ ۵۷۲ ۵۸۴ ۵۷۳ ۵۸۵ ۵۷۴ ۵۸۶ ۵۷۵ ۵۸۷ ۵۷۶ ۵۸۸ ۵۷۷ ۵۸۹ ۵۷۸ ۵۹۰ ۵۷۹ ۵۹۱ ۵۸۰ ۵۹۲ ۵۸۱ ۵۹۳ ۵۸۲ ۵۹۴ ۵۸۳ ۵۹۵ ۵۸۴ ۵۹۶ ۵۸۵ ۵۹۷ ۵۸۶ ۵۹۸ ۵۸۷ ۵۹۹ ۵۸۸ ۶۰۰ ۵۸۹ ۶۰۱ ۵۹۰ ۶۰۲ ۵۹۱ ۶۰۳ ۵۹۲ ۶۰۴ ۵۹۳ ۶۰۵ ۵۹۴ ۶۰۶ ۵۹۵ ۶۰۷ ۵۹۶ ۶۰۸ ۵۹۷ ۶۰۹ ۵۹۸ ۶۱۰ ۵۹۹ ۶۱۱ ۶۰۰ ۶۱۲ ۶۰۱ ۶۱۳ ۶۰۲ ۶۱۴ ۶۰۳ ۶۱۵ ۶۰۴ ۶۱۶ ۶۰۵ ۶۱۷ ۶۰۶ ۶۱۸ ۶۰۷ ۶۱۹ ۶۰۸ ۶۲۰ ۶۰۹ ۶۲۱ ۶۱۰ ۶۲۲ ۶۱۱ ۶۲۳ ۶۱۲ ۶۲۴ ۶۱۳ ۶۲۵ ۶۱۴ ۶۲۶ ۶۱۵ ۶۲۷ ۶۱۶ ۶۲۸ ۶۱۷ ۶۲۹ ۶۱۸ ۶۳۰ ۶۱۹ ۶۳۱ ۶۲۰ ۶۳۲ ۶۲۱ ۶۳۳ ۶۲۲ ۶۳۴ ۶۲۳ ۶۳۵ ۶۲۴ ۶۳۶ ۶۲۵ ۶۳۷ ۶۲۶ ۶۳۸ ۶۲۷ ۶۳۹ ۶۲۸ ۶۴۰ ۶۲۹ ۶۴۱ ۶۳۰ ۶۴۲ ۶۳۱ ۶۴۳ ۶۳۲ ۶۴۴ ۶۳۳ ۶۴۵ ۶۳۴ ۶۴۶ ۶۳۵ ۶۴۷ ۶۳۶ ۶۴۸ ۶۳۷ ۶۴۹ ۶۳۸ ۶۵۰ ۶۳۹ ۶۵۱ ۶۴۰ ۶۵۲ ۶۴۱ ۶۵۳ ۶۴۲ ۶۵۴ ۶۴۳ ۶۵۵ ۶۴۴ ۶۵۶ ۶۴۵ ۶۵۷ ۶۴۶ ۶۵۸ ۶۴۷ ۶۵۹ ۶۴۸ ۶۶۰ ۶۴۹ ۶۶۱ ۶۵۰ ۶۶۲ ۶۵۱ ۶۶۳ ۶۵۲ ۶۶۴ ۶۵۳ ۶۶۵ ۶۵۴ ۶۶۶ ۶۵۵ ۶۶۷ ۶۵۶ ۶۶۸ ۶۵۷ ۶۶۹ ۶۵۸ ۶۷۰ ۶۵۹ ۶۷۱ ۶۶۰ ۶۷۲ ۶۶۱ ۶۷۳ ۶۶۲ ۶۷۴ ۶۶۳ ۶۷۵ ۶۶۴ ۶۷۶ ۶۶۵ ۶۷۷ ۶۶۶ ۶۷۸ ۶۶۷ ۶۷۹ ۶۶۸ ۶۸۰ ۶۶۹ ۶۸۱ ۶۷۰ ۶۸۲ ۶۷۱ ۶۸۳ ۶۷۲ ۶۸۴ ۶۷۳ ۶۸۵ ۶۷۴ ۶۸۶ ۶۷۵ ۶۸۷ ۶۷۶ ۶۸۸ ۶۷۷ ۶۸۹ ۶۷۸ ۶۹۰ ۶۷۹ ۶۹۱ ۶۸۰ ۶۹۲ ۶۸۱ ۶۹۳ ۶۸۲ ۶۹۴ ۶۸۳ ۶۹۵ ۶۸۴ ۶۹۶ ۶۸۵ ۶۹۷ ۶۸۶ ۶۹۸ ۶۸۷ ۶۹۹ ۶۸۸ ۷۰۰ ۶۸۹ ۷۰۱ ۶۹۰ ۷۰۲ ۶۹۱ ۷۰۳ ۶۹۲ ۷۰۴ ۶۹۳ ۷۰۵ ۶۹۴ ۷۰۶ ۶۹۵ ۷۰۷ ۶۹۶ ۷۰۸ ۶۹۷ ۷۰۹ ۶۹۸ ۷۱۰ ۶۹۹ ۷۱۱ ۷۰۰ ۷۱۲ ۷۰۱ ۷۱۳ ۷۰۲ ۷۱۴ ۷۰۳ ۷۱۵ ۷۰۴ ۷۱۶ ۷۰۵ ۷۱۷ ۷۰۶ ۷۱۸ ۷۰۷ ۷۱۹ ۷۰۸ ۷۲۰ ۷۰۹ ۷۲۱ ۷۱۰ ۷۲۲ ۷۱۱ ۷۲۳ ۷۱۲ ۷۲۴ ۷۱۳ ۷۲۵ ۷۱۴ ۷۲۶ ۷۱۵ ۷۲۷ ۷۱۶ ۷۲۸ ۷۱۷ ۷۲۹ ۷۱۸ ۷۳۰ ۷۱۹ ۷۳۱ ۷۲۰ ۷۳۲ ۷۲۱ ۷۳۳ ۷۲۲ ۷۳۴ ۷۲۳ ۷۳۵ ۷۲۴ ۷۳۶ ۷۲۵ ۷۳۷ ۷۲۶ ۷۳۸ ۷۲۷ ۷۳۹ ۷۲۸ ۷۴۰ ۷۲۹ ۷۴۱ ۷۳۰ ۷۴۲ ۷۳۱ ۷۴۳ ۷۳۲ ۷۴۴ ۷۳۳ ۷۴۵ ۷۳۴ ۷۴۶ ۷۳۵ ۷۴۷ ۷۳۶ ۷۴۸ ۷۳۷ ۷۴۹ ۷۳۸ ۷۵۰ ۷۳۹ ۷۵۱ ۷۴۰ ۷۵۲ ۷۴۱ ۷۵۳ ۷۴۲ ۷۵۴ ۷۴۳ ۷۵۵ ۷۴۴ ۷۵۶ ۷۴۵ ۷۵۷ ۷۴۶ ۷۵۸ ۷۴۷ ۷۵۹ ۷۴۸ ۷۶۰ ۷۴۹ ۷۶۱ ۷۵۰ ۷۶۲ ۷۵۱ ۷۶۳ ۷۵۲ ۷۶۴ ۷۵۳ ۷۶۵ ۷۵۴ ۷۶۶ ۷۵۵ ۷۶۷ ۷۵۶ ۷۶۸ ۷۵۷ ۷۶۹ ۷۵۸ ۷۷۰ ۷۵۹ ۷۷۱ ۷۶۰ ۷۷۲ ۷۶۱ ۷۷۳ ۷۶۲ ۷۷۴ ۷۶۳ ۷۷۵ ۷۶۴ ۷۷۶ ۷۶۵ ۷۷۷ ۷۶۶ ۷۷۸ ۷۶۷ ۷۷۹ ۷۶۸ ۷۸۰ ۷۶۹ ۷۸۱ ۷۷۰ ۷۸۲ ۷۷۱ ۷۸۳ ۷۷۲ ۷۸۴ ۷۷۳ ۷۸۵ ۷۷۴ ۷۸۶ ۷۷۵ ۷۸۷ ۷۷۶ ۷۸۸ ۷۷۷ ۷۸۹ ۷۷۸ ۷۹۰ ۷۷۹ ۷۹۱ ۷۸۰ ۷۹۲ ۷۸۱ ۷۹۳ ۷۸۲ ۷۹۴ ۷۸۳ ۷۹۵ ۷۸۴ ۷۹۶ ۷۸۵ ۷۹۷ ۷۸۶ ۷۹۸ ۷۸۷ ۷۹۹ ۷۸۸ ۸۰۰ ۷۸۹ ۸۰۱ ۷۹۰ ۸۰۲ ۷۹۱ ۸۰۳ ۷۹۲ ۸۰۴ ۷۹۳ ۸۰۵ ۷۹۴ ۸۰۶ ۷۹۵ ۸۰۷ ۷۹۶ ۸۰۸ ۷۹۷ ۸۰۹ ۷۹۸ ۸۱۰ ۷۹۹ ۸۱۱ ۸۰۰ ۸۱۲ ۸۰۱ ۸۱۳ ۸۰۲ ۸۱۴ ۸۰۳ ۸۱۵ ۸۰۴ ۸۱۶ ۸۰۵ ۸۱۷ ۸۰۶ ۸۱۸ ۸۰۷ ۸۱۹ ۸۰۸ ۸۲۰ ۸۰۹ ۸۲۱ ۸۱۰ ۸۲۲ ۸۱۱ ۸۲۳ ۸۱۲ ۸۲۴ ۸۱۳ ۸۲۵ ۸۱۴ ۸۲۶ ۸۱۵ ۸۲۷ ۸۱۶ ۸۲۸ ۸۱۷ ۸۲۹ ۸۱۸ ۸۳۰ ۸۱۹ ۸۳۱ ۸۲۰ ۸۳۲ ۸۲۱ ۸۳۳ ۸۲۲ ۸۳۴ ۸۲۳ ۸۳۵ ۸۲۴ ۸۳۶ ۸۲۵ ۸۳۷ ۸۲۶ ۸۳۸ ۸۲۷ ۸۳۹ ۸۲۸ ۸۴۰ ۸۲۹ ۸۴۱ ۸۳۰ ۸۴۲ ۸۳۱ ۸۴۳ ۸۳۲ ۸۴۴ ۸۳۳ ۸۴۵ ۸۳۴ ۸۴۶ ۸۳۵ ۸۴۷ ۸۳۶ ۸۴۸ ۸۳۷ ۸۴۹ ۸۳۸ ۸۵۰ ۸۳۹ ۸۵۱ ۸۴۰ ۸۵۲ ۸۴۱ ۸۵۳ ۸۴۲ ۸۵۴ ۸۴۳ ۸۵۵ ۸۴۴ ۸۵۶ ۸۴۵ ۸۵۷ ۸۴۶ ۸۵۸ ۸۴۷ ۸۵۹ ۸۴۸ ۸۶۰ ۸۴۹ ۸۶۱ ۸۵۰ ۸۶۲ ۸۵۱ ۸۶۳ ۸۵۲ ۸۶۴ ۸۵۳ ۸۶۵ ۸۵۴ ۸۶۶ ۸۵۵ ۸۶۷ ۸۵۶ ۸۶۸ ۸۵۷ ۸۶۹ ۸۵۸ ۸۷۰ ۸۵۹ ۸۷۱ ۸۶۰ ۸۷۲ ۸۶۱ ۸۷۳ ۸۶۲ ۸۷۴ ۸۶۳ ۸۷۵ ۸۶۴ ۸۷۶ ۸۶۵ ۸۷۷ ۸۶۶ ۸۷۸ ۸۶۷ ۸۷۹ ۸۶۸ ۸۸۰ ۸۶۹ ۸۸۱ ۸۷۰ ۸۸۲ ۸۷۱ ۸۸۳ ۸۷۲ ۸۸۴ ۸۷۳ ۸۸۵ ۸۷۴ ۸۸۶ ۸۷۵ ۸۸۷ ۸۷۶ ۸۸۸ ۸۷۷ ۸۸۹ ۸۷۸ ۸۹۰ ۸۷۹ ۸۹۱ ۸۸۰ ۸۹۲ ۸۸۱ ۸۹۳ ۸۸۲ ۸۹۴ ۸۸۳ ۸۹۵ ۸۸۴ ۸۹۶ ۸۸۵ ۸۹۷ ۸۸۶ ۸۹۸ ۸۸۷ ۸۹۹ ۸۸۸ ۹۰۰ ۸۸۹ ۹۰۱ ۸۹۰ ۹۰۲ ۸۹۱ ۹۰۳ ۸۹۲ ۹۰۴ ۸۹۳ ۹۰۵ ۸۹

سورة التکویر

سورة عبس میں بیان کیا گیا تھا کہ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ ہر آدمی اپنے اعزہ واقارب سے بھی دور بھاگے گا اور ہر آدمی اپنے رُبط اہی حال میں مشغول ہوگا۔ اب یہاں اس سے بطور ترقی فرمایا قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد تم سیدھے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جاؤ گے اور ہمیشہ کے لئے ان میں رہو گے۔

خلاصہ

اذا الشمس كورت _____ تا _____ واذا المجتة اذلفت تخولف اخروى، احوال قیامت کا مجمل خلاصہ بارہ احوال چھ دنوں اور چھ آخری فلا قسم بالخس _____ تا _____ والصبح اذا تنفس تخولف اخروى بطور ترقی اور احوال قیامت پر شواہد۔ جواب قسم مخزون ہے۔

انہ لقول رسول کریم _____ تا _____ وما هو بقول شیطن نجیم تمہید برائے زجر آئندہ واسعارہ بدلیل وحی۔ یہ عظیم الشان قرآن ایک معزز، طاقتور اور خدا کے یہاں نہایت مقرب اور امین فرشتے لے کر آیا ہے۔ یہ کوئی شیطانی کلام نہیں، نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عیاذ باللہ) دیوانے ہیں۔

فاین تذہبون _____ تا _____ آخر زجر برائے کفار۔ ایسی عظیم الشان کتاب کے ہوتے ہوئے تم اس سے ہدایت حاصل کیوں نہیں کرتے ہو اور کہاں جا رہے ہو۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو چاہے قرآن کی ہدایت پر عمل کر کے سیدھی راہ اختیار کرے۔

اذا الشمس كورت۔ تخولف اخروى۔ یہاں بارہ احوال مذکور ہیں پہلے چھ احوال قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے اور پچھلے چھ قیامت کے بعد جب سورج لپیٹ دیا جائے گا یعنی سورج بے نور ہو جائیگا اور اطراف عالم میں بھیلی ہوئی اس کی روشنی کو لپیٹ دیا جائے گا (مدارک) واذا النجوم انكدرت اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں گے۔ واذا الجبال سیرت اور جب پہاڑوں کو زمین سے اکیڑ کر اس کے ریزے ہو میں اڑا دیے جائیں گے واذا العشار عطلت۔ عشار، عشاء کی جمع ہے وہ اونٹنی جس کے حمل پر دس ماہ گذر چکے ہوں۔ عربوں کے یہاں وہ نہایت قیمتی شمار ہوتی ہیں اور اس کے بعد وضع حمل تک وہ ان کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتے لیکن جب قیامت ہوگی تو شدت ہول سے یہ قیمتی اونٹنیاں بھی مالکوں کو سنبھول جائیں گی اور ان کو چرواہوں کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ واذا الوحوش حشرت وحشی اور جنگلی جانور جو ہمیشہ آبادیوں اور انسانوں سے دور بھاگتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں قیامت کے خوف و ہراس کی وجہ سے آبادیوں کا رخ کر سکیں گے۔ اور پالتو جانوروں اور انسانوں سے رل میل جائیں گے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ خوف و ہمت کے وقت جانور انسانوں کے پاس اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس آیت سے قیامت کے دن حشر بہائم مراد نہیں کیونکہ بہائم کا حشر ان کی موت ہی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عکرمہ بربری رضی اللہ عنہما، امام غزالی رحمہ اللہ اور امام آلوسی رحمہما یہی مسلک ہے۔ عن ابن عباس فی قول اللہ (واذا الوحوش حشرت) قال حشر البھاثم موثما وحشر کل شیء السموت غیر الجن والانس فانہما یوقفان یوم القیامة (ابن جریر ج ۳ ص ۶۷، ابن کثیر ج ۲ ص ۴۶، معالم وغازن ج ۷ ص ۲۱۲، جامع البیان ص ۵۰، مدارک ج ۲ ص ۲۵۱)

عن الضحاك واذا الوحوش حشرت قال حشرها موثما (الدر المنثور ج ۶ ص ۳۱۸) وقال عکرمہ حشرها موثما (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۶)

قال حجة الاسلام الغزالی وجماعة انه لا يحشر غیر الثقلین لعدم كونه مكلفا ولا اهلا للکرامة بوجه (روح ج ۳ ص ۵۲)

باقی رہی وہ صحیح حدیث جس میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جانوروں کو اٹھایا جائے گا اور بے سنگ والے جانور سنگ والوں سے بدلہ لیں گے تو اس کے بارے میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر کے طور پر وارد نہیں ہوئی اور

ممكن ہے وہ عدل تام سے کنایہ ہو اس لئے یہ حدیث بھی اس مفہوم میں نص نہیں ولیس فی هذا الباب نص من کتاب او سنة معول علیہا یدل علی حشر غیرہما من الوحوش و خبر مسلم و الترمذی وان كان صحيحا لكنه لم يخرج مخرج التفسیر للآية ويجوز ان يكون كناية عن العدل التام والى هذا القول اميل الخ (روح ج ۳ ص ۵۶) حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں و فرغت الحجن الى الانس، والانس الى الحجن واختلطت الدواب والطيروالوحوش ما حوا بعضهم في بعض (ابن جریر ج ۳ ص ۶۳)

عص ۳ ۱۳۳۸ التکویر ۸

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا كَوْنُ وَاحِدٍ

سورہ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور ایک کوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۱ وَاِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سَوِيَّتْ ۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عَطَلَتْ ۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حَشِرَتْ ۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۶ وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۷ وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۸ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۱۰ وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِرَتْ ۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ۱۴ فَلَا اَقْسَمُ بِالْخَنَسِ ۱۵ الْجَوَابِلُ لَكُنَّسٌ ۱۶ وَاللَّيْلُ اِذَا كَانَتْ اَسْوَدًا ۱۷ وَالنُّجُومُ اِذَا كَانَتْ اَسْوَدًا ۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ ۱۹

جب سورج کی لہ دھب نہ ہو جائے اور جب ستارے میسے ہو جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتہ اونٹیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے اور جب دریا تلے چھوٹے جائیں اور جب جنوں کے جوڑے باندھے جائیں اور جب بیٹی جیسی گاڑی کو پوچھیں کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب آسمان کا پوست اتار لیں اور جب دوزخ دھکائی جائے اور جب بہشت پاس لائی جائے اور جب ہر ایک جی جو بیکر آبا سو قسم کے کھاتا ہوں میں پہچنے والوں کے سیدھے چلنے والوں تک جانوروں کی اور رات کی جب پھیل جائے اور صبح کی جب دم بھرے مقرر ہے یہ کہا ہے ایک ہی ہے

ص ۶۳) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں یعنی جنگل کے جانور جو آدمی کے سایہ سے بھاگتے ہیں مضطرب ہو کر شہر میں آگھسیں اور پالتو قسم کے جانوروں میں مل جائیں جیسا کہ اکثر خوف کے وقت دیکھا گیا ہے اور اذا البحار سجرت اور جب دریا پانی سے بھر دیتے جائیں نزلت قبایح کی وجہ سے سمندر میں ایسا ابال آئیگا کہ تمام دریا پانی سے بھر جائینگے، بلکہ خشکی بھی زیر آب ہو جائے گی۔ یہاں تک وہ چھ احوال مذکور ہوتے جو نطفہ اولیٰ کے بعد ظاہر ہوں گے آگے ان احوال کا بیان ہے جو نطفہ ثانیہ کے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔ و اذا النفوس زوجت اور جب روحیں بدنوں سے ملا دی جائیں گی اور تمام مرفے زندہ ہو جائینگے یہ نطفہ ثانیہ کے بعد کے احوال میں سے پہلا حال ہے و اذا الموءودة سئلت اور جب زندہ درگور لڑکی کے بارے میں اس کو زندہ دفن کر نیوالے سے پوچھا جائیگا کہ اس کو کس جرم میں قتل کیا گیا۔

احوال قیامت بارہ

موضع قرآن قیامت کو اس آنکھ سے دیکھے تو وہ سورہ کورت کو پڑھے اور یہی حدیث میں ہے کہ حضرت صدیق مثنیٰ اللہ عز نے پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کی طبیعت کی قوت سے ایسا نہیں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے اس عمر میں کہ قریب ساٹھ برس کے ہے ایسی کمزوری اور ضعف لاحق ہوگی۔ برخلاف اس کے اب ظاہر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان پانچ سورتوں نے مجھ کو ضعیف کر دیا سورہ ہود، سورہ واقفہ، سورہ مرسلات، سورہ عم تیسار لون۔ سورہ کورت کیونکہ ان سورتوں میں اللہ کے عذاب کا حال ہے جو دنیا میں اور آخرت میں پیغمبروں کی مخالفت سے لوگوں پر گزرا ہے اور گزرتا ہے گا مذکور ہے اس کے سننے سے اپنی اہمت کا غم مجھ پر غلبہ کرتا ہے اور غم کا خلاصہ یہی ہے کہ جو ان آدمی کو بولتا بنا دیتا ہے تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔

تخفیف آخری بعد ترقی ۱۲ مع تہذیب رائے زبور اشارہ بیل وحی ۱۲

منزل

بنا دیتا ہے تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔ ف۔ بیانے کے قریب وثنی بہت عزیز موقی ہے بچے اور دودھ کی توقع سے منہ رحمہ اللہ۔ پانی کا دریا وحوال اور آگ بن جاوے کہ جس کے سبب ہوا نہایت گرم ہو کر حشر کے بے ایمانوں کو دکھ پہنچائے اور نور کی طرح جو نیکے سے ابلے۔ ف۔ یعنی قسم قسم کے گنہگار اکٹھے ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ف۔ سات ستارے آسمان میں جدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو سورج چاند کے سوا ہیں زحل مشتری مریخ۔ زہرہ عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدی راہ ہوئی کبھی ششک کر لٹے پھر کبھی سورج کے پاس آکر کتنے دنوں تک غائب رہیں۔ ۱۲ منہ ۱۲ ح

فتح الرحمن یعنی سرخ شود مانند مزی کہ پوست او سلخ کردہ باشد ۱۲۔ فصل۔ مترجم گوید زحل مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد و پنج ستارہ متحرکند چون سیر کردہ بمقامی رسد از ان باز میگردد و بمقامی کہ طی کردہ بودند اقبال نمایند و چون وقت احتراق آید غائب شوند و اللہ اعلم ۱۲۔

كَيْمٍ ۱۹ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۲۰ مُطَاعٍ

عزت والے کا قوت والا اور یہ لے بہارا رفیق کچھ دیوار نہیں اور اس نے

ثُمَّ أَمِينٍ ۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۲۲ وَلَقَدْ

دہاں کا معتبر ہے اور یہ لے بہارا رفیق کچھ دیوار نہیں اور اس نے

رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ۲۳ وَمَا هُوَ عَلَىٰ غَيْبٍ مُّبِينٍ ۲۴

دیکھا ہے اس نے کہ آسمان کے کھلنے کے ساتھ اس نے اسے یہ غیب کی بات بتانے میں جیل نہیں

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۲۵ فَايُنْذِرْهُمْ

اور یہ کہا ہوا نہیں کسی مشیطان مردود کا ہر تم کو کہہ چکے ہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۲۶ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ

تر ایک نصیحت ہے جہاں خبر کے واسطے جو کون چاہے تم میں سے

يَسْتَقِيمَ ۲۷ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۲۸

یہ ما چاہے اور تم تم جیسے چاہو کہ چاہے اللہ سائے جہاں کا مالک

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَآ تَرَىٰ فِيهَا رُكُوْعًا ۚ

سورۃ انفطار لے محو میں نازل ہوئی اور اس کی آیتیں ہیں اور ایک رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۱ وَاِذَا الْكُوٰكِبُ اُنْتَثَرَتْ ۲

جب آسمان لے چھڑ جائے اور جب تارے اور جب تارے بھڑ پڑیں

وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۳ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۴ عَلِمَتْ

اور جب دریا ابل نکلیں اور جب قبریں زبرد زبرد کر دی جائیں جان لے

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۵ يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

ہر ایک جی جو کہہ کر آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا لے سے آدمی کس

مترنل

و اذا الصحف نشرت اور جب اعمال نامے حساب کتاب کے لئے کھولے جائیں گے یا مومنوں اور کافروں کے درمیان ان کے اعمال نامے تقسیم کئے جائیں گے۔ و اذا السماء كشتت ، اور جب آسمان چھیل دینے جائیں گے و اذا الجحيم سحرت اور جب دوزخ بھڑکا دیا جائیگا و اذا الجنة اور جب جنت نزدیک کر دی جائیگی علمیت نفس ما حضرت ، یہ تمام قسموں کا جواب ہے جب مذکورہ بالا امور ظاہر ہوں گے یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اس وقت ہر شخص کو اپنے اعمال خیر و شر معلوم ہجائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔

کے فلا اھتم۔ یہ تخویف اخروی ہے سورہ عبس کے مقابلہ میں بطور ترقی اور دن رات اور تاروں کے احوال سے قیامت کے دن لوگوں کے مختلف احوال پر شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ الخنس ، خاص اور خانسہ کی جمع ہے سیدھ چل کر پھر واپس آنے والے۔ الجواسر جاسریۃ کی جمع ہے۔ تیزی کے ساتھ روال روال الکنس کانس اور کانسہ کی جمع ہے یعنی روشنی دکھانے کے بعد سخت الشعاع اٹھ کر چھپ جانے والے عسعس اسی ادب جب رات اپنی تاریکی کیساتھ پھٹ پھیرتی ہے تنفس ای اسفر جب صبح کا اجالا نمودار ہوتا ہے جس طرح غمستہ متحیرہ زحل مشتری ہر پنج زہرہ اور عطارد ابتدا سفر میں سیدھے چلتے ہیں پھر الٹے چل کر واپس اپنے مقام میں پہنچ جاتے ہیں اسی طرح تم بھی دنیوی زندگی کا سفر ختم کر کے پھر الٹے پاؤں چل کر جہانے آئے تھے وہیں اپس پہنچ جاؤ گے۔ الجواسر تیزی کیساتھ سیدھے چلنے والے اسی طرح تم بھی اپنے مقاموں کی طرف سیدھے چلو گے اور جس طرح تارے روشنی دکھانے کے بعد چھپ جاتے ہیں اسی طرح تم دنیا میں زندگی بسر کرنے کے بعد مر جاؤ گے۔ اور جس طرح رات جاتی ہے اور اس وقت مختلف حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور صبح ہوتی ہے اور مختلف حالات آتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی مختلف احوال سے گزر گے جو اب تم محذوف ہے اسی لہذا کہ بن طبقا عن طبق بقرنیۃ فلا اقتربا لشفق الخ (الشفق)

ہے انہ لبقول یہ زجر کے لئے تمہید ہے اور دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی عقلی نوبہ تو تم نے سن لیا اب یہ بھی سن لو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وحی سے کہتا ہوں اور وحی وہ فرشتہ لانا ہے جو بڑی قوت

کا مالک اور عرش والے بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت اور بڑے مرتبے والا اور امین ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں حاکم مطاع ہے تمام فرشتے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

موضع تران۔ یہ حضرت جبریل کی صفت ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی سمند کا پانی زمین پر زور کرے ۱۲۔ یعنی جو چیز زمین کی تہ میں تھی اوپر آئے منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۵۰ و ما صاحبکم، یہ مشرکین کے لئے زجر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے تھے فرمایا آپ مجنون نہیں ہیں۔ قرآن ایسا فصیح و بلیغ اور حکمت و معرفت سے لبریز کلام کسی مجنون کی زبان پر جاری نہیں ہو سکتا۔ آپ وحی لانے والے فرشتے کو بھی افق پر اس کی اصلی شکل میں دیکھ چکے ہیں۔

۱۳۵۱ و ما ہو۔ ضنین کے معنی بخیل کے ہیں یعنی اللہ کی طرف سے جو علوم و معارف آپ پر نازل ہوتے ہیں، ان کی تعلیم و تبلیغ میں آپ بخل نہیں کرتے۔ یہ قرآن وحی الہی ہے۔ شیطانی کلام یا شیطانی القار نہیں ہے۔

۱۳۵۲ فاین تذهبون، تم کدھر جا رہے ہو اور کس قدر بے عقلی کی باتیں کرتے ہو، ایسی عظیم الشان کتاب میں غور و فکر کر کے اس سے ہدایت حاصل نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ یہ کتاب تمام جہانوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو سیدھی راہ پر اور دین اسلام پر چلنا اور اس پر قائم رہنا چاہے۔ قرآن بے شک تمام بنی آدم کے لئے ہدایت نامہ ہے مگر اس سے فائدہ صرف وہی اٹھائیں گے جو ضد و تعصب سے بالاتر ہو کر انصاف کی نظر سے اس کا مطالعہ کریں گے اور حق و صداقت کی جستجو کا جذبہ بھی ان کے سینوں میں موجزن ہوگا۔

۱۳۵۳ و ما تشاءون۔ لیکن تمہارے ارادے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہیں اور ہدایت و ضلالت اللہ کے اختیار میں ہے ہدایت صرف ان کو نصیب ہوتی ہے جو خدا کی طرف انابت اور رجوع کرنے والے ہوں اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہوں لیکن جو لوگ حق کو سمجھ کر محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو ٹھکراتے ہیں ان کے دلوں پر مہر جبارتیت لگا دی جاتی ہے اور ان کو ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ

سورة انفطار میں، التکویر میں مذکور احوال سے صفر چار دنیوی اور اخروی احوال ذکر کئے گئے لیکن اس کے مقابلے میں لبطاً ترقی۔ تفصیل تفسیر میں آرہی ہے۔ اسی طرح اس سورت میں تخولیت اخروی میں بھی ترقی ہے۔ وہاں مذکور ہوا کہ تم سیدھے اپنے مقامات کی طرف چلو گے اور ان میں قائم رہو گے یہاں فرمایا وما ہم عنہا بغائبین یعنی وہ اپنے سٹھکانوں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ سورة تکویر میں توحید کا ذکر نہیں، لیکن انفطار میں نفی شفاعت قہر یہ اور نفی کارساری از غیر اللہ کا بیان آخر میں موجود ہے یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والا مر یومئذ للہ ۵

خلاصہ

اذا السماء انفطرت ————— تا ————— واذا القبور بعثرت۔ تخولیت اخروی۔ احوال قیامت کا ذکر سورت سابقہ سے علی سبیل ترقی آیا یہاں الانسان ————— تا ————— فی اسی صورۃ ما شاء سرکبک ۵ زجر۔ لے انسان، ایسے مہربان رب سے تجھے کس چیز نے غافل کر دیا ہے اس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے حسن و جمال عطا فرمایا۔ اس کا تو تجھے شکر ادا کرنا چاہیے تھا کلاب تکذبون بالدين ————— تا ————— یعلمون ما تفعلون متعلق بہ زجر ہے۔ تم قیامت کو نہیں مانتے ہو حالانکہ تمہارے اعمال کا پورا پورا حساب رکھا جا رہا ہے

ان الابرار لفي نعیم بشارت اخرویہ وان الفجار لفي جحیم ۵ ————— تا ————— ثم ما ادرک ما یومر الدین ۵ تخولیت اخروی۔ یومر لا تملک نفس لنفس شیئا والا مر یومئذ للہ ۵ بیان توحید، نفی شفاعت قہر یہ۔

اذا السماء انفطرت، تخولیت اخروی۔ حالات قیامت کا بیان سورت سابقہ سے علی سبیل ترقی۔ آسمان پھٹ جائیگا یعنی چھیلنا جانے کے بعد واذا الکواکب انتثرت۔ اور پے نور ہو جانے کے بعد تا سے جھڑ جائیں گے واذا البھاسر تجرت اور دریا بھر جانے کے بعد جاری کئے جائیں گے۔ واذا القبور بعثرت اور اہل قبور کو اٹھایا جائے گا۔

علیت نفس الخ جواب قسم ہے۔ جب قیامت قائم ہو جائیگی تو ہر نفس کو اپنے تمام اعمال خیر و شر کا علم ہو جائیگا، کیونکہ ہر شخص کو اس کا اعمال کا پورا پورا علم ہے۔ پڑھ کر وہ سب کچھ معلوم کر لے گا۔

یٰٰیہا الانسان۔ یہ زجر ہے۔ اے انسان تجھے اپنے رب کے ہاتھ میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ تو اس کے احکام سے غافل ہو کر عصیان و طغیان پر کمر بستہ ہو چکا ہے وہ نہایت مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔ اس نے تجھے پیدا کیا، ہر عضو کو صحیح سالم بنایا اور تمام اعضاء کو متناسب بنا کر قد و قامت، نقش و نگار اور حسن و جمال کے جس مرتبہ میں چاہا تجھے ڈھالا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور اس کی شان کریمی پر تمہیں مغرور ہو کر اس کی اطاعت سے تجھے غافل نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنا اور اس کی عبادت و طاعت کو اپنا شعار زندگی بنانا چاہیے۔

کے کلا۔ یہ ماقبل سے ردع کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے مغرور ہو کر اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

بل تکذبون بالدين۔ یہ ماقبل سے ترقی ہے کہ تم اللہ کے احکام سے غفلت کو ختم کرنے کے بجائے ایک اور بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے اور سرے سے جزاء و سزا کو جھٹلا رہے ہو۔ انتم لا تر تدعون عن ذلک بل تجنرؤن علی اعظم منه

حیث تکذبون بالجزاء والبعث سراسا (روح ج ۳۰ ص ۶۵)

۵ وان علیکم۔ تم حشرون شر اور جزاء و سزا کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں اور تمہارے تمام نیک و بد اعمال کو لکھتے رہتے ہیں وہ تمہارے تمام چھوٹے بڑے اور اچھے برے عملوں کو جانتے ہیں۔ کیونکہ خلوت و جلوت

میں وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعلیون ما تفعلون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے صرف ظاہری اعمال ہی کو جانتے ہیں اور دلوں کے ارادوں کو نہیں جانتے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان الابرار لفی نعیم۔ یہ بشارت اخرویہ۔ نیک لوگ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے قیامت کے دن ہر قسم کی نعمتوں میں ہونگے۔ ان الفجاس۔ یہ تخریفات اخرویہ ہے۔ اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو توڑنے والے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن فصل جزاء اور سزا کے بعد وہ اس میں داخل ہوں گے وما ہم عنہا بغائبین یہ حالت قیامت

المطففين ۸۳

۱۳۵۲

عہد ۳

عَزَّ وَجَلَّ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۱۰ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ

بہکا تو اپنے رب کریم پر جس نے تجھ کو بنایا پھر تجھ کو ٹھیک کیا

فَعَدَلَكَ ۱۱ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۱۲ كَلَّابِلٌ

پھر تجھ کو برابر کیا اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا ہرگز نہیں گھم

تُكْذِبُونَ بِالَّذِينَ ۱۳ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۱۴ كِرَامًا

پر تم جھوٹ جانتے ہو انصاف کا ہونا اور تم پر گھم نگہبان مقرر ہیں عزت والے

كَاتِبِينَ ۱۵ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۱۶ إِنَّ الْإِبْرَارَ لَفِي

عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرنے ہو بے شک نیک لوگ بہشت

نَعِيمٍ ۱۷ وَإِنَّ الْفَجَّارَ لَفِي حَجِيمٍ ۱۸ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ

میں ہیں اور بے شک گنہگار دوزخ میں ہیں ڈالے جائیں گے اس میں انصاف

الَّذِينَ ۱۹ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۲۰ وَمَا أَدْرَاكَ مَا

کے دن اور نہ ہو تجھے اس سے جدا ہونے والے اور کچھ کو کھ کیا خبر ہے کیا

يَوْمَ الدِّينِ ۲۱ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۲۲ يَوْمَ

ہے دن انصاف کا پھر بھی تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے دن انصاف کا جس دن

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۲۳

کہ کھلا نہ کر سکے کوئی جی کسی جی کا کچھ نہیں اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے

رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ السُّجُودِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۲۴

سورہ لطیف سلم کو میں نازل ہوتی اور اس کی چھتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ۱ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

خوبائی ہے کہ گھٹانے والوں کی وہ لوگ کہ جب ماپ کر لیں لوگوں سے تو

منزل

سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے۔ دوزخی دوزخ میں اپنے مقامات میں پہنچ جانے کے بعد ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وما ادرک یوم قیامت کی عظمت و شدت کا بیان ہے۔ فرمایا تمہیں کیا معلوم جزاء و سزا کا دن کس قدر ہولناک اور فیصلہ کن ہوگا پھر کہتا ہوں تمہیں کیا معلوم یوم جزاء کس قدر ہولناک ہوگا۔ کیوم لا تنفک الہ سورت سابقہ علی سبیل الترقی بیان توحید ہے اس میں شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے اور یوم جزاء کا ایک نہایت ہی ہولناک اور مایوس کن پہلو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن کوئی نفس کچھ بھی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین نے اپنے جن خود ساختہ معبودوں کو شفیع غالب سمجھ رکھا ہے قیامت کے دن وہ اپنے پوجاریوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور اس دن سارا کاروبار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے کاروبار میں تو لوگوں کو اختیارات دیئے گئے ہیں، مگر وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا اور الامس یومئذ للہ) وحده لا یملک اللہ فی ذلک الیوم احد انشیثا من الامس کما ملکہم فی الدنیا (مظہری ج ۱۰ ص ۲۱۶) اس سے شفاعت انبیاء علیہم السلام اور شفاعت مومنین کی نفی نہیں ہوتی، کیونکہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوگی اور شفاعت کا اذن تمہیک نہیں ہے۔

اشفاق بزجر ۱۲
بشارت اخرویہ ۱۲
تخریفات اخرویہ ۱۲
تعلیل توحید ۱۲
منزل ۱۲

موضع قرآن کا ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں۔

سُورَةُ الْفَطَارِ مِثْلَ يَاتِ تَوْحِيدِ

سوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامس یومئذ للہ نفی شفاعت قہریہ۔

قال عبد الله بن عمر وقتادة و مجاهد والضحاك سجيين هي الارض السابعة السفلى فيهما ارواح الكفاس (منظري اور قوم) کے معنی مخموم (مہرزوہ) کے ہیں اس قوم ہمنام المختوم (کبیر) وہ دفتر مہرزوہ ہوگا اس میں نہ کسی کا نام درج کیا جاسکے گا اور نہ کسی کافر کا نام اس سے خارج کیا جاسکے گا۔ اسی مکتوب سے رقم لہم بشر لا یزاد فیہم احد ولا ینقص منہم احد (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۵۶) وہ ویل یومئذ۔ زجر و تخویف۔ جس دن یہ دفتر اعمال پیش ہوگا یعنی (قیامت کے دن) اس دن جزا و سزا کا انکار کرنے والوں کے لئے

يَسْتَوْفُونَ ۱ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۲

پورا بھر لیں اور جب ماپ کر دیں انکو یا تول کر تو گھٹا کر دیں گے

الْأَيْظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۳ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۴

کیا خیال ہے انہیں رکھتے وہ لوگ کہ ان کو اٹھانا ہے اس بڑے دن کے واسطے

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۶ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ

جسدن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہان کے مالک کی ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ انہیں

الْفُجَّارِ لَفِي سَجِينٍ ۷ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَجِينٌ ۸ كِتَابَ

گنہگاروں کا سجین میں ہے اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے سجین و ایک دفتر

مَرْقُومٍ ۹ وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۱۰ الَّذِينَ يُكذِّبُونَ

ہے لکھا ہوا و خراب ہے اس دن جھٹلانے والوں کی جو جھوٹ جانتے ہیں

بِيَوْمِ الدِّينِ ۱۱ وَمَا يَكذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۱۲

انصاف کے دن کو اور اس کو جھٹلاتا ہے وہی جو بڑھ بھگنے والا گنہگار ہے

إِذِ اتَّتَلَعْتُمْ تِلْكَ آيَاتِنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۱۳ كَلَّا بَلْ

جب سناے اس کو ہماری آیتیں کہے نقلیں ہیں پہلوں کی کوئی نہیں تھ

رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۱۴ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ

پر رنگ بچر گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کمانے تھے کوئی نہیں تھ وہ لے

رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّيَجُوبُونَ ۱۵ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ

لب سے اس دن روک دیے جائیں گے پھر مقررہ گرنے والے ہیں آگ میں

ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۱۶ كَلَّا إِنَّ

پھر کہا جائیگا یہ وہی ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ہرگز تھ نہیں تھ

كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيْهِمْ ۱۸ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيْهِمْ

اعمالہ نیکوں کا علیین میں ہے اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے علیین

منزل

ہلاکت و تباہی اور عذاب شدید ہوگا۔ وما یکذب به الخ یہ بھی سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے کیونکہ وہاں مکذبین پر زجر تھا اور یہاں زجر کے علاوہ مکذبین کا بیان بھی ہے کہ تکذیب کے قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو جہالت اور باپ دادا کی اندھی تقلید میں حد سے گذر چکا ہو اور شہوت نفسانیہ میں منہمک ہو کر ان کے نتائج بد سے غافل ہو چکا ہو۔ اذ انت لی علیہ الخ یہ شکوی ہے یہ برائی اور نفس پرستی میں اس قدر منہمک ہوتا ہے کہ خدا کی آیتوں میں ذرہ برابر غور و فکر نہیں کر سکتا بلکہ ان کو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں کہہ سکتا ہے۔ کلا بل۔ یہ اس قول پہل سے روع ہے۔ ان کو قرآن کے بارے میں ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ بل ما قبل سے ترقی کے لئے ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کی بد اعمالیوں، کفر و شرک اور فسق و فجور کی وجہ سے

وضوح قرآن میں اختلاف ہے بعض نے کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لے گئے وہاں کے لوگ ماپ و وزن میں بہت چوری کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر سب کے وہ بات چھوڑ دی اور پیغمبر اور قرآن کی ہدایت سے دست ہونے مشہور ہے کہ جب اب تک مدینے کے لوگوں کے برابر وزن اور ماپ میں کوئی راستباز نہیں۔ اور بعض نے کہتے ہیں مکے میں نازل ہوئی تھی جب حضرت مدینے کو گئے وہاں کے آدمیوں کو اس بلا میں پھنسا دیکھا تب یہ سورت پڑھی۔ لوگوں نے جانا کہ اس وقت نازل ہوئی عطاء مکی نے کہا ہے کہ مدینے کی راہ میں اتری ہجرت کے وقت

تخویف اخروی

زجر برائے مکذبین قیامت

سجوی

تخویف اخروی

نجات اخروی

یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ و سجین ایک مکان کا نام ہے کہ بہت تنگ اور تاریک ہے کہتے ہیں کہ وہ ساتوں زمین کے نیچے ہے۔ بدکاروں کی روح کو پہلے آسمان پر لے جاتے ہیں وہاں داخل نہیں ملتا پھر زمین پر لاتے ہیں کوئی جگہ قبول نہیں کرتی تب اس کو اسی تاریک مکان میں جہاں ایک سیلہ پتھر جس سے بدبو اور دھواں نکلتا ہے پڑا ہے اسکی اسم نویسی کے بعد اسی کے نیچے رکھتے ہیں قیامت تک وہیں رہتے ہیں۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا و کلا یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مگر وہیں پہنچتے ہیں و علیین ایک مکان کا نام ہے جس کا سلسلہ ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش مجید کے داہنے پاس سے ملا ہوا اور نیچے سدرۃ المنتقیٰ تک بہت بلند اور کشادہ اس کو دفتر قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ کے مقرروں کی روح وہاں پہنچتی ہے اور رہتی ہے اور عام مسلمانوں کی وہاں پہنچ کر پھر انکی اسم نویسی ہو کر اپنے درجے کے موافق والے آسمان میں یا زمین و آسمان کے بیچ یا چاہ زمزم میں رہتی ہے اور ایک طرح کا علقہ قبر سے بھی اس کو رہتا ہے۔ یہ فائدہ فتح العزیز سے لکھا

كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۲۰ يُشْهَدُ الْمُقْرَبُونَ ۲۱ إِنَّ الْأَبْرَارَ

ایک دفتر ہے لکھا ہوا اس کو دیکھتے ہیں نزدیک کے یعنی فرشتے بے شک نیک لوگ

لَفِي نَعِيمٍ ۲۲ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۲۳ تَعْرِفُ فِي

ہیں آرام میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے پہچان لے تو

وَجُوهِهِمْ نَضْرَةٌ النَّعِيمِ ۲۴ يَسْقُونَ مِنْ رِجِّقٍ خَلْقُومٍ ۲۵

ان کے منہ پر تازگی آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے منہ پر خالص مہرنگی ہوئی

خَمَةٌ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۲۶

جس کی مہرنگی ہے مشک پر اور اس پر چاہیے کہ ڈھکیں ڈھکنے والے و

وَمِزَاجُهُمْ مِنْ تَسْنِيمٍ ۲۷ عِبْنًا يُشْرَبُ بِهَا الْمُقْرَبُونَ ۲۸

اور اسکی لہو ہے تسنیم سے وہ ایک چتر ہے جس سے پیتے ہیں نزدیک والے و

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۲۹

وہ لوگ نلے جو گنہگار ہیں تھے ایمان والوں سے ہنسا کرتے

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامِرُونَ ۳۰ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ

اور جب ہو کر نکلتے انکے پاس کو تو آپس میں آنکھ مارتے اور جب پھر جاتے اپنے

أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَاكْرَهُينَ ۳۱ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ

گھر پھر جاتے ہاتھ بنا تے اور جب ان کو دیکھتے کھتے بیشک

هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۳۲ وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ۳۳

یہ لوگ بہک رہے ہیں اور ان کو بھیجا نہیں ان پر نگہبان بنا کر لے سوانج

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۳۴ عَلَى الْأَسْرَائِكِ

ایمان والے منکروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے

يَنْظُرُونَ ۳۵ هَلْ تُؤِوبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۳۶

دیکھتے ہیں اب بدلا پایا ہے منکروں نے جیسا کچھ کرتے تھے

منزل

ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے اور ان میں حق بات کو سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہے کلا انہم۔ کلا بمعنی حقا ہے یقیناً کفار و مشرکین قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوں گے پھر ان کو جہنم میں داخل کیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا یہی ہے وہ جہنم جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے کلا ان کتب الابرار۔ یہ بشارت اخرویہ ہے اور کلا بمعنی حقا ہے۔ علیین ساتویں آسمان پر عرش عظیم کے نیچے ایک مقام ہے جو انبیاء علیہم السلام اور ابرار و اخیار کی روحوں کا مسکن ہے اس میں مومنوں کے اعمال نامے رکھے جاتے ہیں اور اس کے دفتر میں مومنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں ابرار کے لئے یہ

لکھا جا چکا ہے کہ وہ موت کے بعد پہلے علیین میں جائیں گے

جس دفتر (رجسٹر) میں مومنوں کے نام درج کئے جاتے

ہیں وہاں کتابت و اندراج کے وقت مقرب فرشتے

موجود ہوتے ہیں۔ یشہدہ المقربون یعنی الملائکۃ

الذین ہم فی علیین یشہدون ویحضرون ذلک لکم کتب

(کبیر ج ۸ ص ۵۰۵) ان الابرار۔ مومنین

جنت کی نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر تکیہ لگائے

اللہ تعالیٰ کے انعامات کی طرف دیکھ رہے ہوں گے

ان کے چہروں سے نعیم جنت کی خوشی کے آثار نمایاں ہونگے

اور ان کے چہرے تروتازہ اور مسرت و شادمانی

سے چمک رہے ہونگے۔ انھیں خالص، سفید اور نہایت

اعلیٰ شراب پلائی جائیگی جو سہمہر ہوگی اور ان سے پہلے

کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا اور اس کی مہر

بھی کستوری کی ہوگی۔ جس شراب پر مہر لگانے کا

مسالہ کستوری ہو اس سے اندازہ لگالیں کہ وہ شراب

کس قدر عمدہ اور قیمتی ہوگی۔ و فی ذلک فلیتنافس

المتنافسون رغبت کرنے والوں کو ایسی نعمتوں میں

رغبت کرنی چاہیے اور انکو حاصل کرنی کی کوشش کرنی

چاہیے اور اس ریحق (شراب خالص) میں تسنیم

(ایک نہایت ہی اونچے درجہ کی شراب) کی آمیزش

ہوگی جس کا عرش سے چشمہ ابلتا ہوگا اور اسے صرف

مقربین ہی پئیں گے ان الذین۔ یہ مشرکین

کے لئے زجر ہے۔ مشرکین قریش، فقرار مومنین پر

بطور استہزاء ہنستے تھے اور جب کبھی مسلمان ان

کے پاس سے گذرتے تو مستکبرین قریش استحقار و

تمسخر کے طور پر آنکھوں اور ابروؤں سے ان کی

طرف اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو

واپس آتے تو بہت خوش ہوتے کہ آج ان فقرا سے

استہزار و تمسخر کا خوب مزہ آیا۔ و اذا ساءوہم جب

گیا تھا کہ وہ ان کی ہدایت و ضلالت کا فیصلہ کرتے پھر میں اللہ فالیوم۔ دنیا میں مشرکین مسلمانوں پر ہنستے اور انکا تمسخر اڑاتے تھے۔ آج قیامت کے دن مسلمان

جنت میں تختوں پر بیٹھے کافروں کو دوزخ میں زنجیروں سے جکڑے دیکھ کر ہنسیں گے ہل ثوب الکفار استفہام تقریر کے لئے ہے یعنی مشرکین و کفار دنیا

میں جو کچھ کیا کرتے تھے اس کی ان کو پوری پوری سزا مل گئی۔

موضع قرآن کے اوپر اسکو خوشبو یا مزے کی واسطے جیسے گلاب و رید و مشک ڈالتے ہیں اور یہاں بہشت کے ایک حصے سے مراد ہے کہ بہت پاک و لذیذ شراب ہیں مقربین اور سابقین صرف اسی حصے کو

پائیں گے۔

موضع قرآن کے اوپر اسکو خوشبو یا مزے کی واسطے جیسے گلاب و رید و مشک ڈالتے ہیں اور یہاں بہشت کے ایک حصے سے مراد ہے کہ بہت پاک و لذیذ شراب ہیں مقربین اور سابقین صرف اسی حصے کو

پائیں گے۔

موضع قرآن کے اوپر اسکو خوشبو یا مزے کی واسطے جیسے گلاب و رید و مشک ڈالتے ہیں اور یہاں بہشت کے ایک حصے سے مراد ہے کہ بہت پاک و لذیذ شراب ہیں مقربین اور سابقین صرف اسی حصے کو

پائیں گے۔

موضع قرآن کے اوپر اسکو خوشبو یا مزے کی واسطے جیسے گلاب و رید و مشک ڈالتے ہیں اور یہاں بہشت کے ایک حصے سے مراد ہے کہ بہت پاک و لذیذ شراب ہیں مقربین اور سابقین صرف اسی حصے کو

انہم جہنم میں لگائے گئے۔

۱۲

۱۳

۱۴

تو اعمال نامہ پشت سے دیا جائے گا۔ فاما من اوتی - یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے اور نیک کام کئے قیامت کے دن ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش و خرم اور شادان و فرحان جنت میں اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ واما من اوتی کتنبہ دس آء ظہرہ - کفار و مشرکین کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ ہلاکت و موت کی تمنا کریں گے تاکہ ان کو عذاب نہ ہو، لیکن انکی یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی اور ان کو جہنم میں داخل کر دیا جائیگا دس آء ظہرہ سے مراد یہ ہے کہ اس کا سینہ چیر کر اس کا بائیں ہاتھ پھیلے سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس طرح بائیں ہاتھ میں اس کو نامہ اعمال دیا جائیگا۔ (قرطبی - مظہر ہی) تبوس - ہلاکت ہے۔ انہ کان - کافر دنیا میں اپنے اہل و عیال میں نہایت خوش و خرم رہتا تھا اور آخرت کی اسے کوئی فکر ہی نہ تھی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہوگا اور نہ اسے حساب کتنا دینا ہوگا۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے وہ ضرور اسے دوبارہ زندہ کرے گا اس کے اعمال کی اس کو جزاء دے گا۔ لن یحوسر اسی لن یرجع حیا۔

۱۱- تعریف اخرویہ
۱۲- بشارت اخرویہ
۱۳- تعریف اخرویہ
۱۴- تعریف اخرویہ

۱۵- فلا اقسو - یہ قیامت میں احوال مختلفہ پر شواہد ہیں۔ شفق وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے اس پر بھی کسی حالت آتے ہیں۔ رات اور رات جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے، رات پر بھی کتنے ہی حالات وارد ہوتے ہیں۔ اور چاند جب کامل ہو جاتے اس پر کسی حالت آتے ہیں جس طرح غروب آفتاب کے بعد شفق اس کے بعد رات اور اس کے مختلف حصے، سپر طلوع اسی طرح چاند پہلے دن سے لے کر تمام اور بد ہونے تک مختلف حالات سے گذرتا ہے۔ یہ شواہد ہیں کہ قیامت کے دن تم بھی مختلف احوال سے گذرو گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچو گے۔ یہ عذاب اور ثواب دونوں کے مختلف درجات و احوال کی طرف اشارہ ہے و المعنی لترکبن احوال بعد احوال ہی طبقاً

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ وَهُوَ خَمْسُ وَعِشْرُونَ اَبْوَابًا وَكُلُّ وَاجِدٍ

سورة انشقاق لے مکہ میں نازل ہوئی اور اس کا کلمہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

م شروع اللہ کے نام سے جو بھیر ہر مان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَاءُ اِنْشَقَّتْ ۱ وَاذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۲ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائے اور اس نے مع اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی لائق ہے اور جب

الْاَرْضُ مَدَدَتْ ۳ وَالْقَتُّ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۴ وَاذِنَتْ

زمین کہ بھلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس پر اور خال و خالی ہے اور اس نے

لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۵ يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلَىٰ

اپنے رب کا اور وہ زمین اکی لائق ہے اے کلمہ آدمی تم کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے

رَبِّكَ كَدًا فَمُلْقِيَةً ۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا يَمِينًا ۷

رب تمک پہنچنے میں سمجھ کر پھر اس سے ملنے سو جو کہ ملا امان نامہ پڑھنے کے بعد

فَسَوْفَ يَحْسَبُ حِسَابًا ۸ وَيُنْقَلِبُ اِلَىٰ اَهْلِهِ

تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب اور پھر گراؤں کا اپنے گھر کے

مَسْرُورًا ۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا وَّرَآءَ ظَهْرِهِ ۱۰ فَسَوْفَ

پس خوش ہو کر اور جس کو ملا اس کا امان نامہ پیٹھ کے پیچھے سے سو

يَدْعُو اَنْبُورًا ۱۱ وَيَصِلُ سَعِيرًا ۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِي اَهْلِهِ

وہ پکارے گا موت اور پڑے گا آگ میں وہ نہ رہتا تھا اپنے گھر میں

مَسْرُورًا ۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يُّجُورًا ۱۴ بَلَىٰ اِنَّ رَبَّهٗ

بے منہم تھا اس نے خیال کیا تھا کہ پھر کرنے جائے گا کیوں نہیں اس کا رب

كَانَ بِبَصِيْرًا ۱۵ فَلَا اَقْسِمُ بِالْشَّفَقِ ۱۶ وَاللَّيْلِ وَمَا

اسکو دیکھتا تھا سو کہ تم کھانا ہوں شام کی سرخی کی اور رات کی اور

في الشدة بعضها ارفع من بعض وهي الموت وما بعده من المقيامة واهوالها الخ (روح ج ۳ ص ۲۸) - الشعبي:

موضع قرآن آخرت سے بے فکر تھا۔ اب اس کے عمل کی جزا دیا جا ہے۔

فتح الرحمن در یعنی اموات را بر تابد ۱۲۔ در حساب روز آخرت بودنی است ۱۲۔

لترکین یا محمد سماء، و درجۃ بعد درجۃ، و سرتبۃ بعد رتبه فی القربة من اللہ تعالیٰ (قرطبی ج ۹ ص ۲۷)۔
 ۱۷۵۸
 عم ۳
 البروج ۸۵

وَسَقَىٰ ۱۸ وَالْقُرَىٰ ۱۹ ذَٰلِ الشَّقَىٰ ۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن
 طَبَقٍ ۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۲۰ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ
 الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۲۱ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۲۲
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۲۳ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۲۴
 إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ
 غَيْرُ مَمْنُونٍ ۲۵

۱۸ اور چاند کی جب پورا بھر جائے کہ تم کو چڑھانا ہے سیرمی پر
 ۱۹ سیرمی پر پھر کیا ہوا ہے نہ انکو جو یقین نہیں لاتے اور جب پڑھے ان کے پاس
 ۲۰ القرآن لا یسجدون ۲۱ بل الذین کفروا ۲۲ یکنذبون ۲۳
 ۲۴ واللہ اعلم بما یوعون ۲۵ فبشرہم بعذاب الیم
 ۲۶ الا الذین امنوا و عملوا الصالحات لهم اجر غیر ممنون ۲۷

۲۸ سورۃ البروج مکیہ ۲۹ عشرین و فیہا کوع واحد
 ۳۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ۳۱ والسماء ذات البروج ۳۲ والیوم الموعود ۳۳ وشاہد
 ۳۴ ومثہود ۳۵ قتل اصحاب الاعدود ۳۶ النار ذات
 ۳۷ الوقود ۳۸ اذہم علیہا قعود ۳۹ وهم علی ما یفعلون
 ۴۰ یسندن والی جب وہ اس پر بیٹھے اور جو کچھ وہ کرتے

ہیں لیکن جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس
 بوجوب جانتا ہے اور اس کی ان کو پوری پوری
 سزا دے گا۔
 مایوعون جو کفر و عداوت وہ اپنے دلوں میں
 جمع کر رہے ہیں بسا جمعون فی الصدور
 من الکفر و العداوة (منظہری)
 فبشرہم۔ یہ مشرکین کے لئے تنخویف
 اخروی ہے۔ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری
 سنا دو۔ کفر و انکار کی ان کو سخت ترین سزا
 دی جائے گی۔
 الا الذین امنوا۔ استثناء متصل ہے
 اور مطلب یہ ہے کہ کفار میں سے جو ایمان
 لے آئیں گے وہ عذاب سے بچ جائیں گے یا
 استثناء منقطع ہے۔ مطلب یہ ہے لیکن مومنوں
 کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور نہ
 کم ہوگا۔

موضح قرآن
 و یعنی ان کے دلوں
 نامرمانی اور انکار اور مخالفت اور دنیا
 کی زندگی کی محبت اور خوشی بھری ہے۔ یہ
 فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ و اس سورہ کے
 نازل ہونے کا سبب۔ مکے کے کافر مسلمانوں کے
 باعث مسلمان پر ہر طرح اذیت پہنچاتے تھے
 وہ اس کا مشکوہ حضرت پاس لے گئے۔ آپ
 نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آویجا کہ اس کا
 بدلہ تم لوگے۔ جب کافروں نے یہ سنا طعنہ ماننے
 اور ٹھٹھا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ایسے کمزور
 لاچار ذلیلوں کو کیا قدرت ہے کہ ہم سے بدلا
 لے سکیں۔ اگر ہماری عزت اور ان کی ذلت اللہ کو منظور نہ ہوتی تو ہم ان پر کیونکر غالب ہوتے۔ سو ہمارے نصیب میں اللہ کا فضل
 ہے اور ان کے نصیب میں خرابی۔ حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ سورت بھیجی، تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ و سب شہروں میں
 حاضر ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفہ کے دن حج میں۔

منزل ۷
 فتح الرحمن
 یعنی ہول موت بعد ازان منکر و نیکر و بعد ازان حشر و حساب و مرور بر صراط و بعد ازان دوزخ یا بہشت ۱۲۔
 یعنی روز قیامت ۱۲ اور ۱۳ یعنی روز جمعہ ۱۲ و ۱۳ یعنی روز عرفہ ہر آئینہ مجازات متحقق است

سُورَةُ الْبُرُوجِ

اس سورت میں احوال قیامت پر شواہد کا ذکر ہے سورۃ سابقہ سے بطور ترقی نیز اس سورت میں توحید کا ذکر ہے

رابطہ

خلاصہ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ————— تَا ————— وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ احوال قیامت پر شواہد۔
 قَتَلَ اصْحَابَ الْاِخْدُودِ ————— تَا ————— الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ متعلق بشاہد سوم بطریق لف و نشر غیر مرتب۔ کفار دنیا میں مسلمانوں کو ایذا میں دیتے تھے اور اس پر شاہد ہوتے تھے۔ قیامت کے دن اس کے برعکس معاملہ ہوگا
 الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ - اذیۃ۔ بیان توحید علی سبیل الترقی یعنی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہے اور وہی حاضر و ناظر ہے لہذا حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ ان الذین فتنوا المؤمنین۔ الایۃ۔ تخولیف اخروی۔ ان الذین امنوا و عدلوا الصلحت الایۃ بشارت اخرویہ۔ ان بطش ربک لشدیدہ یہ شاہد دوم سے متعلق ہے جس طرح قیامت کا وعدہ سخت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہے۔

انہ ہو یبدیٰ ————— تَا ————— فعال لما یریدہ متعلق بشاہد دوم۔
 هل اثنک حدیث الجنودہ ————— تَا ————— واللہ من و سوا آثمہم محیطہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان تم کو محیط ہے اور تم اس سے باہر کہیں نہیں بھاگ سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو محیط ہے سب کچھ جانتا ہے اور کوئی اس کے عذاب سے نہیں بھاگ سکتا۔

بل هو قرآن مجید ————— تَا ————— آخریہ بل الذین کفروا سے متعلق ہے۔
 وَالسَّمَاءِ - یہ ثبوت قیامت پر شاہد اول ہے اور جواب قسم محذوف ہے۔ یہ آسمان جو تمہیں احاطہ کئے ہوئے ہے اور جس کے گھیرے سے تم نکلی کر کہیں نہیں جا سکتے یہ اس پر شاہد ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں محیط ہے اور قیامت کے دن تم اس کے عذاب سے کہیں نکل سھاگ نہیں سکو گے۔ بروج سے بارہ برج مراد ہیں جن کو سورج سال بھر میں اور چاند ایک ماہ میں طے کر لیتا ہے یا اس سے اٹھائیس منازل قسم مراد ہیں (کبیر)

وَالْيَوْمِ - یہ ثبوت قیامت پر دوسرا شاہد ہے اور اس قسم کا جواب محذوف ہے یوم موعود سے قیامت کا دن مراد ہے۔ جس طرح قیامت کا یوم موعود نہایت سخت اور ہولناک ہوگا۔ اسی طرح اس دن میں مجرموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی سخت ہوگی و شہادہ و مشہودہ یہ ثبوت قیامت پر تیسرا شاہد ہے۔ شاہد سے وہ کفار مراد ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کو ایذا میں دیتے اور ایذا رسانی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوتے مشہود سے وہ مسلمان مراد ہیں جن کو ایذا دی جاتی تھی یہ شاہد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سخت سزا دے گا۔ اس دن مسلمان کفار کے عذاب کے شاہد ہوں گے اور وہ مشہود ہوں گے۔

قَتَلَ - یہ تیسرے شاہد سے متعلق ہے۔ قتل اسی لعن۔ الاخذ و خندق النار اس سے بدل الا شتمال سے الوقود ایندھن ، اصحاب الاخذ و سے وہ مشرک بادشاہ اور اس کے حواری مراد ہیں۔ جو اہل توحید کو خندقوں میں جلاتے تھے کہتے ہیں ایک بادشاہ سقا جو ایک صنم کی عبادت کرتا اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت پر مجبور کرتا تھا۔ اس نے بڑی بڑی خندقیں کھود کر ان میں کافی ایندھن ڈلو کر آگ بھڑکانی جو شخص بنت کی پوجا سے انکار کرتا اسے آگ میں ڈال دیا جاتا۔ اسی اشار میں ایک عورت کو پھڑکرائے جس کی گود میں بچہ تھا اس عورت سے انہوں نے کہا اگر توبت کی عبادت نہیں کرے گی تو تیرا بچہ آگ میں ڈال دیا جائیگا مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کوئی اثر نہ لیا اور کبر پر رضامند نہ ہوئی۔ آخر ان ظالموں نے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینک دیا۔ قریب تھا کہ عورت کے دل میں کمزوری آجائے بچے نے آگ کے اندر سے آواز

بلند کی ہے اندر آما در، کہ من اینجا خوشم گر چه در ظاہر میان آتشم
 کہ مجھے کھٹکے آگ میں کود جا میں اگر چه بظاہر آگ میں ہوں لیکن میں نے آگ باغ و بہار بن چکی ہے چنانچہ اس عورت نے بھی آگ میں
 چھلانگ لگا دی اذہم علیہا قعود جب وہ مشرک خندقوں پر بیٹھے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے
 تھے۔

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودًا ۵ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا
 مسلمانوں کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور ان سے شہ بلا لیتے تھے مگر اسی بات کا کہ وہ یقین لائے
 بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۶ الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 اللہ پر جو زبردست ہے تعریفوں والا جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں
 وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۷ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ
 اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز کا تحقیق جو وہ دین سے بھلائے ایمان والے مردوں کو
 وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
 اور عورتوں کو یہ پھر توبہ نہ کی تو ان کیلئے عذاب ہے روزخ کا اور ان کیلئے عذاب
 الْحَرِيقِ ۸ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ
 آگ کے لگے کا بے شک جو لوگ اللہ یقین لائے اور کیں انہوں نے بھلا سیاں ان کیلئے باغ ہیں
 تُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۹ إِنَّ
 جن گئے نیچے بہتی ہیں نہریں یہ ہے بڑی مراد سنی ف بیک ہے
 بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٍ ۱۰ إِنَّهُ هُوَ بَدِيٌّ وَبَعِيدٌ ۱۱ وَهُوَ
 تیرے رب کی بجز سخت ہے بیشک وہ ہی کرتا ہے پہلی مرتبہ اور دوسری ف اور وہی
 الْغَفُورُ الْودودُ ۱۲ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۱۳ فَعَالٌ لَمَّا
 بخشنے والا محبت کرنے والا مالک عرش کا بڑی شان والا کر ڈالنے والا
 يَرِيدُ ۱۴ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۱۵ فِرْعَوْنُ وَثَمُودُ ۱۶
 چاہیے کیا پہنچی نہ تھو کہ بات ان لشکروں کی فرعون اور ثمود کے
 بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۱۷ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ
 کوئی نہیں بلکہ منکر جھٹلاتے ہیں اور اللہ نے ان کو مر طرف سے
 مُحِيطٌ ۱۸ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۱۹ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۲۰
 گھیر رکھا ہے کوئی نہیں سہ یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا ہوا لوح محفوظ میں

منزل

۵ وما نقموا ان مسلمانوں پر ان کو غیظ و
 غضب کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ مشرک کو چھوڑ کر
 صبر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لایچکے تھے
 وہ اللہ جو سب پر غالب ہے ہر خوبی کا مالک اور
 حمد و ثنا کا مستحق سے الذی له ملک السموات
 یہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترقی وہ ساری
 کائنات کا بادشاہ ہے، سامنے جہان میں سی کا
 تصرف و اختیار نافذ ہے وہ عالم الغیب اور
 حاضر و ناظر ہے اس لئے حاجات و مشکلات
 میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارا اور اس
 کے سوا کسی اور کو مت پکارو۔

بیان توحید علی
 سبیل الترقی ۱۳
 تخویف اخروی ۱۲

۶ ان الذین فتنوا۔ یہ تخویف اخروی
 ہے۔ جن کفار و مشرکین نے مومن مردوں اور
 عورتوں کو محض توحید کی وجہ سے مختلف قسم کی
 تکلیفوں اور ایذاؤں میں مبتلا کیا اور پھر اس کے
 بعد توبہ نہیں کی اور ایمان نہیں لائے ان کے
 لئے جہنم کا اور سخت ترین عذاب آگ کا ہے
 فلهم عذاب جہنم بسبب کفرهم ولهم عذاب
 الحریق بسبب فتنتهم المشومین والثومت
 (روح ج ۳ ص ۹۱)

بشارات اخروی ۱۳

۷ ان الذین آمنوا۔ یہ بشارت اخروی ہے
 جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے اور اپنے دین
 کی خاطر ایذاؤں برداشت کیں ان کے لئے نعمتوں
 کے باغ ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں
 جاری ہونگی روزخ سے نکھانا اور ایسی نعمتوں کے
 باغوں میں داخل ہو جانا بہت بڑی کامیابی ہے

متعلقہ شایا ۱۲

۸ ایک بادشاہ کالے پالک بیٹا
 موصی قرآن بتھا بادشاہ اس کو ساحر پاس

متعلقہ شایا ۱۱

متعلقہ شایا ۱۰

بھیجا کرتا کہ سحر سیکھے وہ بیٹھا کرتا ایک سہا
 پاس نجیل سیکھنے کو اللہ تعالیٰ نے اسکو کمال دیا کہ شیر اور سانپ اس کا کہا مانتے اور کوڑھی اندھے اس کے چھوٹے سے چنگے ہوتے پھر اس
 کے سبب بہت خلقت اللہ پر اور عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی بادشاہ بت پرست ستھا یہ بات سن کر اس نے اس لے پالک کو مار ڈالا اور
 پھر شہر کے ہر محلے کے آگے کھانی کھدوائی اسے آگ سے بھری ہر محلوں میں سے مرد اور عورتیں پکڑ مگنا جو بت کو سجدہ نہ کرتا اس کو آگ میں ڈالتا
 ہزاروں آدمی شہید کئے جب اللہ کا غضب نازل ہوا وہی آگ پھیل پڑی بادشاہ اور امیروں کے گھر کھونک دیئے۔ یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا۔
 فتح الرحمن و امترجم گوید بادشاہی جباری رعیت خود را تکلیف کفر کرد چون کا فرزند خندقہارا با تش پر کرد و ایشانرا با تش افکند۔ خدایتعالی
 آن آتش را بر بادشاہ و مہمیشگان او مسلط ساخت تا از خندق پریدہ ہمہ را پاک بسوخت واللہ اعلم ۱۲۔

جو قیامت کے دن مومنوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

۱۱ ان بطش یہ دوسرے شاہد سے متعلق ہے۔ آخرت میں مومنوں کو جنت میں داخل کیا جائیگا اور کافروں کو دوزخ میں۔ جس طرح قیامت کا وعدہ نہایت سخت ہے اسی طرح کافروں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہوگی وہ دنیا میں کفر و شرک بھی کرتے رہے۔ قیامت کے دن اس کا ان سے انتقام لیا جائے گا۔

۱۲ انہ ہو۔ یہ بھی دوسرے شاہد سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار سب کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو دوبارہ پیدا کریگا وہ توبہ کرنے والوں کو سنبھلنے والا، فریادوں سے محبت کرنے والا عرش عظیم کا مالک، بڑی شان والا ہے وہ ان تمام خوبیوں کا مالک ہے لیکن فعال لما یرید بھی ہے وہ جو ارادہ فرمائے اس کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ اس میں تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۳ هل انشأ یہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان سب کو محیط ہے اور وہ اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سب کو محیط ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ فرعون و ثمود الجنود سے بدل ہے کیا تمہیں فرعون اور ثمود کا قصہ معلوم نہیں کہ کس طرح انہوں نے عناد و سرکشی سے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی اور مومنوں کو گونا گوں ایذاؤں میں مبتلا کیا۔ استفہام تقریری ہے یعنی ان تمام باتوں کا علم ہے۔

۱۴ بل الذین۔ یہ بھی پہلے شاہد سے متعلق ہے۔ اس قدر بیان و تذکیر کے بعد اب کوئی شبہ تو باقی نہیں رہا۔ مگر وہ پھر بھی تکذیب کرتے ہیں بلکہ تکذیب میں منہمک ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کی سزا دے گا وہ ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے وہ اس سے بھاگ نہیں سکتے۔ جس طرح آسمان سب کو محیط ہے۔ ینعشر الجن والانس ان استطعتن ان تنفذوا من اقطار السموات و الارض فانفذوا۔ الآیۃ (الرحمن)

۱۵ بل هو قرآن یہ بل الذین کفروا فی تکذیب سے متعلق ہے کافر اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں، نہیں بلکہ یہ عالیشان کتاب ہے جو ان کی دسترس سے بالا ہے۔ ان کے عناد و تعنت کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگا دی گئی ہے۔ تائیداً۔ بل زین لہم سوء عملہم و صدوا عن السبیل (فی کتوب محفوظہ یہ قرآن ایسی لوح میں ثبت ہے جو شیاطین کی دسترس سے محفوظ ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ امام نافع کی قراءت میں محفوظ مرفوع ہے اور قرآن کی صفت ہے یعنی قرآن ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ ہے یا کافروں سے محفوظ ہے یعنی وہ اسے سمجھ نہیں سکتے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سُورَةُ الْبُرُجِ فِي آيَةِ تَوْحِيدٍ

۱۔ الذی لہ ملک السموات والارض۔ الآیۃ۔ نفی شرک فی التمرن۔

۷۔ انہ لقول۔ انہ کی ضمیر کلام مذکور کی طرف راجع ہے جس میں بعث بعد الموت اور جزاء و سزا کا ذکر ہے یعنی یہ دعویٰ کہ تم سب دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا پاؤ گے حتمی اور فیصلہ کن بات ہے یہ ہزل اور یا وہ گوی نہیں واقول و یجوز ان یعود الضمیر فی انہ علی الکلام الذی اخبر فیہ بعث الانسان یوم القیامة وابتلاء سائرہ ای ان ذلك القول قول جزم مطابق للواقع لاہزل فیہ (بجرح ۸ ص ۲۵۶) یا یہ ضمیر قرآن سے کنایہ ہے جس میں مسئلہ توحید، حشر و نشر اور جزاء و سزا کا ذکر ہے۔ (روح المعانی ص ۱۰۱)

یہ مشکوٰی ہے اور اس جہت سے تمام سورتوں سے متعلق ہے۔ کفار و مشرکین حشر و نشر اور جزاء و سزا کے انکار و ابطال کے لئے کئی جیلے بہانے اور تدبیریں سوچتے رہتے ہیں مگر ہم اپنی لطیف تدبیروں سے اور کافی بیانات اور شافی جوابات سے ان کے ہر جیلے کو باطل کر دیتے ہیں۔ یا اللہ کی تدبیر کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو بطور استدراج مہلت دے رہے ہیں اور وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ یہ مہلت ان کے لئے باعث عذاب ہے۔ فہل الکفرین یہ تحریف ہے ایسے شواہد و بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے۔ وہ ضدی اور معاند ہیں، ان سے ایمان کی توقع نہ رکھئے، نہ ان سے انتقام لینے میں عجلت سے کام لیجئے بلکہ ان کو مہلت دیجئے وقت آنے پر ہم خود ان سے انتقام لے لیں گے۔ چنانچہ دنیا میں میدان بدر کے معرکہ میں ان سے انتقام لیا گیا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ دردناک اور ہولناک ہوگا۔ قال ابن عباس ہذا وعید من اللہ عز و جل قداخذہم اللہ یومئذ (مظہری ج ۱ ص ۲۴۲)

موضع قرآن ایک رات ابوطالب حضرت کے چچا ملاقات کو تشریف لائے کھانا کھاتے تھے کہ ایک تارا آسمان سے ٹوٹ کر زمین کے قریب پہنچا اتنی روشنی بھر گئی کہ ابوطالب کی آنکھ چندھلا گئی گھبرا کر کھانے پر سے ہاتھ کھینچ لیا اسٹھ کھڑے ہوئے کہا یہ کیا ہے حضرت نے فرمایا یہ ایک تارا ہے جو تارے آسمان میں لگے ہیں ان کی چمک سے پیدا ہوتا ہے آسمان کی حفاظت کے واسطے شیطانوں سے فرشتے اس کو بھینک

مارتے ہیں یہ بھی اللہ کی قدرت پر ایک دلیل ہے ابوطالب متعجب ہو کر بیٹھے تھے کہ حضرت جبریل یہ سورت لائے۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے کہ ہنس کی منی آتی ہے پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی سے وای یعنی دنیا میں پھیرا دے گا مرنے کے بعد یعنی اس میں سے پھوٹ نکلتی ہے کھیتی اور خرت

فتح الرحمن وای یعنی تارا نہ بیرون آید ۱۲۔ واین وعدہ روز بدر متحقق شد ۱۲۔

سورة الطارق مکیة وهي سبع عشرة آية فيها كوع واحد

سورة طارق لہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۲

فتر سے آسمان کی اور نیکوئی میں نبالے کی اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے اندھیرے میں آنے والا

النَّجْمِ الثَّاقِبِ ۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۴

وہ تارا چمکتا ہوا و کون جی نہیں جس پر نہیں ایک نگہبان و

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۵ خُلِقَ مِنْ قَاءٍ دَافِقٍ ۶

اب تمہ دیکھ لے آدمی کہ کا ہے سے بنا ہے بنا ہے ایک اچھلتے ہوئے گانی سے

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۷ اِنَّهٗ عَلٰی

جو نکلتا ہے پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے وای بیٹک وہ تمہ اسکو

رَجْعَةٍ لَّقَادِرٌ ۸ يَوْمَ تَبٰلٰی السَّرَآِیْرُ ۹ فَمَا لَهٗ مِنْ

پھیر لاسکتا ہے وای جس دن جانچے جائیں سجید تو کچھ نہ ہوگا

قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۱۰ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۱۱ وَالْاَرْضِ

اسکو زور اور نہ کوئی مددگر نیوالا فتر ہے آسمان چکر مارنے والے کی اور زمین

ذَاتِ الصُّدْعِ ۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۱۳ وَمَا هُوَ

پھوٹ نکلنے والی کی وای بے شک ہے یہ بات ہے دو ٹوک اور نہیں یہ

بِالْهٰزِلِ ۱۴ اِنَّهٗمْ یَکِیْدُوْنَ کِبْدًا ۱۵ وَاَکِیْدُ کِبْدًا ۱۶

بات ہنس کی البتہ وہ تمہ لگے ہوئے ہیں ایک دائرے میں وای اور میں لگا ہوا ہوں ایک دائرے میں

فَبِهَلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْهَلٰهُمْ سُرُوْبًا ۱۷

سو ڈھیل ہے لہے مکروں کو ڈھیل دے انکو سمجھو لے دنوں

سُورَةُ الْأَعْلَى

مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف و دو نہایت اہم مسئلوں میں تھا اول مسئلہ توحید میں، دوم حشر و نشر اور جزاء و سزا میں **رابطہ** سورۃ الطارق تک مسئلہ قیامت کا بیان کرتا۔ اب سورۃ الاعلیٰ سے لے کر آخر تک مسئلہ توحید کا بیان ہوگا۔ مسئلہ توحید سے مشرکین کو اعتراض کی بڑی وجہ دیوبندی عیش و عشرت میں انہماک ہے اس لئے مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ ترمہید فی الدنیا کا مضمون بھی کہیں کہیں مذکور ہوگا۔ بعض سورتوں میں دونوں مضمون مذکور ہوں گے، بعض میں صرف ایک اور بعض میں صرف تخریف کا ذکر ہوگا۔ درمیان میں دو سورتوں یعنی الضحیٰ اور الانشراح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے لئے تسلی کا مضمون مذکور ہوگا۔

خلاصہ

سورۃ الاعلیٰ چونکہ اس حصہ کا مبداء ہے اس لئے اس میں توحید اور ترمہید فی الدنیا، دونوں مضمون مذکور ہیں۔ سبح اسم ربك الاعلیٰ دعوائی توحید کے دونوں حصوں کا نتیجہ اور ثمرہ۔ جب کار ساز بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی تو اس کو ان صفتوں میں شریکوں سے پاک سمجھو الذی خلق فسوی۔ تا۔ فجعله غناء احوسی ۵ دعوائی توحید کے جزو اول پر دلائل و شواہد۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کار ساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ سنقر نك فلا تنسی۔ دعویٰ اولیٰ کے ابلاغ و بیان پر انعام۔ انه يعلم الجهر وما یخفی و سواد دعویٰ۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اور کوئی عالم الغیب نہیں۔ ونیسرک لیسری دوسرے دعویٰ کی تبلیغ پر انعام فنذکر ان نفعت الذکری دونوں دعویوں کے بعد تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ الذی یصلی المناسر الکبریٰ۔ الایتین تخولیف اخروی۔ فتدافلح من تنزکی آیتین بشارت اخرویہ۔ بل تشرفن الحیوة الدنیا۔ الایتین۔ ترمہید فی الدنیا کا مضمون ان هذا لغی الصحف الاولیٰ تا آخر۔ توحید اور ترمہید فی الدنیا پر دلیل نقل۔

کے سبح اسم ربك الاعلیٰ یہ دعوائی توحید کے دونوں حصوں کا نتیجہ اور ثمرہ ہے جب آئندہ بیان سے ثابت ہو گیا کہ کار ساز، متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کو شریکوں سے پاک سمجھو اور اس کی دعا پکار میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اقتدار اعلیٰ کے مالک اپنے پروردگار کی ہر عیب اور شرک سے قولاً و عملاً تنزیہ و تقدیس کرو۔

کے الذی خلق فسوی۔ پہلے جزو کا بیان یعنی اللہ تعالیٰ ہی کار ساز اور متصرف و مختار ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا اور درست انداز بنایا، اعضاء بدن کو متناسب اور خوبصورت بنایا۔ تخلق کل شیء فسوی خلقه تسویة ولم یأت به متفاوفا غیر ملتئم و لکن علی احکام و اتساق (مدارک)

والذی فتدس فہدی پیدا کرنے کے بعد سب کی روزی کا اندازہ بھی اسی نے مقرر کیا اور پھر ہر ایک کو روزی حاصل کرنے کی راہ بھی دکھائی والذی اخرج المسحی اسی نے موشیوں کے لئے چارہ پیدا کیا۔ پھر اسے خشک اور چورا چورا کر دیا۔ چارہ خشک ہونے کے بعد چورہ بن جاتا ہے یہ تمام صفات کمال اس کی دلیل ہیں کہ کار ساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

کے سنقر نك۔ یہ پہلے دعویٰ پر انعام ہے جب آپ پہلا دعویٰ توحید بیان کریں گے کہ کار ساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہم آپ کو قرآن انعام میں دیں گے آپ کو قرآن پڑھا دیں گے اور آپ کو اس طرح یاد کرا دیں گے کہ پھر آپ اس کو بھولیں گے نہیں۔ الا ماشاء اللہ ایستہ جن آیتوں کی تلاوت کو منسوخ کرنا منظور ہوگا وہ ہم آپ کو بھلا دیں گے۔

ہے انہ یعلم۔ یہ دعویٰ توحید کا دوسرا حصہ ہے یعنی عالم الغیب اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ ونیسرک لیسرے
یہ دوسرا دعویٰ پر انعام ہے یعنی جب دوسرا دعویٰ بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے جنت
کی راہ آسان فرمائے گا۔ جس طرح پہلا دعویٰ دوسرے دعویٰ کے لئے بمنزلہ سبب ہے یعنی جو سب کچھ کرنے والا اور متصرف و کار ساز ہو وہی
عالم الغیب ہوتا ہے اسی کو پکارنا چاہئے۔ اسی طرح پہلا انعام بھی دوسرا انعام کے لئے بمنزلہ سبب ہے۔ کیونکہ قرآن کی ہدایت دخول جنت
کا موجب ہے۔

۳۵ فن ذکر دعوائی توحید کے دونوں حصوں کے
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے
آپ کو مسئلہ توحید کی بدولت مذکورہ بالا دونوں
انعام عطا رکئے گئے لہذا جہاں بند و نصیحت اور
وعظ و تبلیغ کے سود مند ہونے کی توقع ہو وہاں
دعویٰ توحید کی تبلیغ کریں۔

ان نفعات الذکر ہی سے بظاہر معلوم ہوتا ہے
کہ تبلیغ کے نافع ہونے کا پہلے علم ہو تب تبلیغ
کرنی چاہیے ورنہ نہیں جالانکہ یہ ضروری نہیں،
تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصیحت کے نافع ہونے

موضع قرآن کا سبب یہ ہے جب بڑی بڑی

سورتیں جس میں بے حد حساب علم بھرے تھے
حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اترنے لگیں
جناب پیغمبر علیہ السلام کے خیال میں گذرا کہ میں محض
ان پڑھا ہوں ان لفظوں کو اور ان کے معنوں کو
بدوں لکھے کیونکہ یاد رکھوں گا ایسا نہ ہو کہ کچھ بھول
جاؤں اور رسالت میں نقص واقع ہو۔ اللہ صفا
نے ان کی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت بھیجی
خوش خبری دی کہ تو سبھو لئے کا اندیشہ نہ کرتیرا
خاوند آپ تیری استاد ہی کرے گا، تفسیر فتح العزیز
سے لکھا۔ فل یعنی اول تقدیر لکھی پھر اسی کے
موافق دنیا میں لایا۔ فل یعنی خشک اور سیاہ
فل یعنی تو زبان سے نہ پڑھنے لگ۔ فل مگر چاہے
اللہ یعنی نسخ کیا چاہے ایسی صورت سے کہ بھلائی سے
پکارا اور چھپا یعنی جو کمال اور خلق سبح میں ظاہر ہے
اور جو کچھ تیری استعداد میں چھپا ہے کہ وہ اب
ظاہر ہوگا۔ فتح العزیز سے لکھا۔ فل یعنی وحی کا یاد

۳۵ عم ۱۳۶۵ الاعلیٰ ۸۷

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ وَرُوحِيَّةٌ تَسْمَعُ حِسْرَةَ آيَاتِهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
سورہ اعلیٰ سہ رکوع میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ ۱ الَّذِي خَلَقَ فَسُوًى ۲ وَ
پاک بیان کر کہ اپنے رب کے نام کو جو سب سے اوپر ہے جس نے تمہارا پھر سچا کیا اور
الَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۳ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۴
جس نے سبھرا دیا پھر راہ بتلائی اور جس نے نکالا چارہ
فَجَعَلَهُ غَافًا أَحْوَىٰ ۵ سَنُقَرِّئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۶ إِلَّا مَآ
پھر کر ڈالا اسکو گھرا سیاہ و البتہ ہم پڑھا دینگے کہ بھکر پھرتا بھولے گا فل مگر جو
شَاءَ اللَّهُ ۷ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۸ وَنُيَسِّرُكَ
چاہے اللہ وہ ہے جانتا ہے پکارنے کو اور جو چھپا ہو سے ڈرتا اور سچ سچ پھیلے
لِلْيَسْرِ ۹ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۱۰ سُبِّحْ لَكَ
پھر آسان تک فل سونو تہ سبھائے اگر فائدہ کرے سبھانا سمجھ جائے گا کہ
مَنْ يَخْشَىٰ ۱۱ وَيَتَجَنَّبْهَا إِلَّا شَفَىٰ ۱۲ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
جس کو ڈر ہو گا اور یکسو رہے گا اس سے بڑا بد قسمت وہ جو داخل ہوگا بڑی آگ
الْكَبْرِ ۱۳ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۱۴ قَدْ أَفْلَحَ
میں پھر نہ مرے گا اس میں اور نہ جسے گا فل بیشک بھلا ہوا
مَنْ تَزَكَّىٰ ۱۵ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۱۶ بَلْ تَوَثَّرُونَ
اسکا جو سورا اور لیا اس نے نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی کوئی نہیں کہ تم پڑھتے
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۱۷ وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْفَىٰ ۱۸ إِنَّ
دنیا کے جینے کو اور پچھلا گھر بہتر ہے اور باقی رہنے والا یہ تم

منزل

۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-

کا علم ضروری نہیں، بلکہ جہاں نفع کی توقع یا وہم سبھی ہو وہاں بھی تبلیغ کرنی چاہیے البتہ جہاں بالکل مایوسی ہو اور نصیحت کے سود مند ہونے کا وہم بھی نہ ہو یعنی جن لوگوں میں ذرہ بھر انابت نہ پائی جائے۔ وہاں نصیحت نہ کی جائے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا (النجم ۲۷) التذکیر والامر بالمعروف والنہی عن المنکر انما یجب اذا ظن نفعه ولذلك امر بالاعراض عن تولی (منظہری ج ۱ ص ۲۴۵) اس کے بعد ان دونوں فریقوں کا ذکر ہے جن کے لئے نصیحت و تبلیغ مفید ہوگی اور جن کے لئے مفید نہ ہوگی۔

۷ سب ذکر۔ اس میں پہلے فریق کا ذکر ہے۔ پس نصیحت اور وعظ و ارشاد سے صرف وہی فائدہ اٹھائیں گے جن کے دلوں میں خدا کا خوف اور اللہ کی طرف انابت و رجوع کا جذبہ موجود ہو۔

وینجہنہما الا شقی۔ یہ دوسرے فریق کا بیان ہے اور ساتھ اس فریق کے لئے تخویف اخروی ہے۔ وہ بد بخت کفار و مشرکین جو انکار و عناد پر اصرار کرتے ہیں، پس نصیحت کو قبول کرنے سے اجتناب کریں گے۔ ان کی سزا یہ ہوگی کہ وہ سب سے بڑی آگ میں داخل ہوں گے۔ مراد دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ ہے ای الطبقة السفلی من اطلاق النار كما قال الفراء (روح ج ۳ ص ۱۰۸) ایسے بد بخت جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے سزا پاتے رہیں گے ان کو وہاں نہ موت ہی آئے گی کہ عذاب سے راحت پالیں اور نہ وہاں ان کی کوئی زندگی ہی ہوگی کہ جس میں آرام و چین کا سانس لے سکیں۔ بس مسلسل اور لگاتار اس عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

۸ قد افلح۔ یہ پسند و نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ آخرت میں کامیاب وہی ہوگا جو شرک سے پاک رہا اور جس نے مصائب و حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارا۔ اور نماز کی پابندی کی۔ من تزکی ای تطہر من الشرك بتذکرہ و التعاطف بالذکر (روح) و ذکر اسمہ سبہ مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارا اور اسی کے نام کا ورد کیا (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

۹ بل توؤثرون۔ توحید کے بعد مضمون تزیید فی الدنیا کا ذکر۔ تمہیں چاہئے سچا (اے اہل مکہ) کہ تم پسند و نصیحت کو قبول کر لیتے اور توحید کو مان لیتے مگر تم نہیں مانتے بلکہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور ایمان و عمل سے آخرت کی تیاری کرنے کے بجائے داد عیش دینے اور مال و زر جمع کرنے میں منہمک ہو جانا کہ آخرت دنیا کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز زوال پذیر اور فانی ہے مگر آخرت کا دار اندلی اور وہاں کی ہر نعمت لازوال اور غیر فانی ہے۔

۱۰ ان هذا۔ یہ دونوں دعوؤں پر دلیل نقلی ہے۔ مسئلہ توحید جس طرح اس سورت میں مذکور ہے اور دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دوام و بقا کا مضمون اسی طرح یہ دونوں مضمون پہلے آسمانی صحیفوں یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی مذکور تھے۔ صحیف ابراہیم و موسیٰ، الصحف الاولی سے بدل ہے۔

سورة الاعلیٰ میں آیات توحید

۱۔ سبح اسم ربك الاعلیٰ — تا — فجعله غثاء احوی۔ نفی شرک فی التصرف۔

۲۔ انه یعلم الجہر وما یخفی۔ نفی شرک فی العلم۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

یہ سورت پہلی سورت کا تمتمہ ہے اور اس میں محض تنخويف اخروسی کا بیان ہے۔ بشارت کا ذکر بالبتبع ہے۔ اس کے بعد بھی اسی طریقہ رابط سے ایک سورت میں اصل دعویٰ مذکور ہوگا اور دوسری سورت اس کا تمتمہ ہوگی۔

مُلَاصِح

هل انك حديث الغاشية — تا — ولا يغني من جوعه تنخويف اخروسی - وجوه يومئذ ناعمة — تا — وذرابی مبشوثة بشارت اخرویه - افلا ينظرون الى الابل — تا — والى الامرض كيف سطحت ه متفرع برامور البعو مذکورہ بطریق لف ونشر مرتب - فذكر انما انت مذكر - الایین - تلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم - الامن تولى وكفن تا آخر تنخويف اخروسی - **لے** هل انك - هل معنی قد ہے یا استفہام تقریری ہے - دونوں کا حاصل یہ ہے کہ آپ کو الغاشیہ کا خیال اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے - یا استفہام اپنے اصل پر ہے اور اس سے پہلے آپ کو غاشیہ کا علم نہیں تھا اور استفہام سے مقصود تعجب و تشویق ہے - گویا اس سوال کے جواب میں عرض کیا گیا الغاشیہ کی خبر مجھے معلوم نہیں، وہ کیا ہے تو کہا گیا وجوه الخ الغاشیہ سے قیامت مراد ہے جو اپنے شدائد و اہوال کی وجہ سے سب پر حاوی ہوگی۔

لے وجوه يومئذ - یہ تنخويف اخروسی ہے - یہاں سے لیکر ذرابی مبشوثہ تک الغاشیہ کا بیان ہے - والجملة الى قوله تعالى مبشوثة استیناف وقع جوابا عن سؤال نشأ من الاستفهام التشويقي كأنه قيل من جهة عليه الصلوة والسلام ما اتى في حديثها، ما هو؟ فقيل وجوه الخ قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لم یکن اتاه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیثها فاخبره سبحانه عنہما فقال جل وعلا: وجوه يومئذ (روح ج ۳۰ ص ۱۱۲) خاشعة، ذليلة من الحزن والهموان (منظہری) عاملة ناصبة اسی تعمل عملا شاقة تنعب فیہا وہی جرد السلاسل والاعلال والنحوض فی النار الخ (ابوالسعود) اور وجود سے اصحاب الوجوه یعنی کفار مراد ہیں (کبیر) کفار و مشرکین دنیا میں نہ تو خدا کے سامنے عاجزی کرتے تھے، نہ ایمان کی خاطر شدائد و مصائب برداشت کرتے تھے لیکن قیامت کے دن ذلت اور رسوائی سے نہایت عاجز ہوں گے اور جہنم کے انواع عذاب کے ہولناک شدائد اور سخت ترین تکلیفوں اور سزاؤں کو برداشت کریں گے۔ **لے** نصلی - حامية - نہایت تند و تیز آگ جو اللہ کے دشمنوں پر بھڑک اٹھے گی - قال ابن عباس قد رحمت فہمی تنلظی علی اعداء اللہ (منظہری، کبیر) تنقی من عین انیة - جب ان کو جہنم کی شدید ترین گرمی میں پیاس لگے گی تو ان کو ایک ایسے چشمے سے پانی پلایا جائے گا جس سے نہایت گرم اور کھولتا ہوا پانی ابل رہا ہوگا - انیة نہایت گرم بلغت منتہاها فی الحر (بیضاوی)

ہے لیس لہم - دوزخیوں کے مشروب کا ذکر کر کے ان کے طعام کا ذکر فرمایا ضریر ایک خاردار پودا ہے زمین پر مفروش، نہایت زہریلا کوئی جانور یا چوپایہ اس کے قریب بھی نہیں جاتا - سرسبز ہو تو شیریں اور خشک ہونے پر ضریح کہلاتا ہے - قال عکرمة و مجاهد الضریع نبت ذوشوک لاصق بالارض تسبیہ قریش الشبرق اذا كان رطبا، فاذا يبس فهو الضریع، لا تقر به دابة ولا بهيمة ولا ترعاه، وهو سمر قاتل، وهو اخبث الطعام و اشنعہ؛ علی هذا اعمامة المفسرين (قرطبی ج ۲۰ ص ۲۹)

دوزخیوں کو کھانے کے لئے ضریح کی قسم کا خاردار اور بدبودار نہایت زہریلا پودا دیا جائے گا جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک ہی مٹائے گا۔

اپنی پیٹھ پر لے کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ سرور مرفوعۃ کا نمونہ ہے اہل جنت کے تخت بھی اسی طرح کے ہوں گے (مدارک) تفسیر عباسی میں ہے مرتفعۃ لاهلہا یعنی وہ تخت بلند ہوں گے۔ لیکن مدارک والا مفہوم زیادہ مناسب ہے **ف** والی السماء یہ اکواب موضوعۃ کا نمونہ ہے جس طرح آسمان اونچا ہے اور اس پر تالے اونچے رکھے ہیں اسی طرح پیالیاں اونچی رکھی ہوں گی۔ والی الجبال کیف نصبت یہ غارق مصفوفۃ کا نمونہ ہے جس طرح دنیا میں زمین پر پہاڑوں کا سلسلہ قائم ہے اسی طرح جنت میں سلیقہ کے ساتھ تکیے قطار میں لگے ہوں گے والی الارض کیف

سطحت یہ ذرا بی مبشورۃ کا نمونہ ہے جس طرح زمین بچھونے کی طرح بچھی ہوئی ہے اسی طرح جنت میں ہر طرف دریاں اور فروش بچھے ہوں گے **ن** مذکر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تالیہ ہے اور یہ آیت سورۃ الاعلیٰ کی آیت مذکران نفعت الذکری سے متعلق ہے۔ کیونکہ یہ سورت اس سورت کا تتمہ ہے۔ اگر مشرکین قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے اور آپ کے بطریق احسن بیان و ارشاد کے باوجود نہیں مانتے تو اس سے آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ آپ بشیر و نذیر اور ناصح و معلم ہیں۔ اس لئے آپ اپنا کام کرتے ہیں آپ کو ان پر داروغہ اور نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ ان کو ماننے اور ایمان لانے پر مجبور کریں۔ الا من تولى و کفر استثناء منقطع ہے اور الایمنیٰ لکن ہے موصول مع صلہ مبتدأ اور فیعذبہ اللہ الخ جملہ اس کی خبر ہے (روح) یہ تخولیف آدمی ہے لیکن جو ایمان سے اعراض کرے گا اور حق کا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سب سے بڑی سزا دے گا۔ مراد آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے۔

ان الینا۔ یہ ماقبل کا تتمہ ہے وہ عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ موت اور پھر بعث بعد الموت کے بعد وہ ہمارے پاس ہی واپس آجائینگے اور پھر ہم ہی ان کا حساب لیں گے اور ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

موضع قرآن و عید قربان کے فجر بڑا حج ادا ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے اور جنت اور طاق جو درمضان کے

آزرد ہے میں ہے اور جب رات کو چلے یعنی پیغمبر چلے معراج کو ۱۲ منہ رات عادیک قوم ستمی ارم اس میں ایک قبیلہ تھا سلطنت ستمی ان میں عماتیں بناتے بڑی بڑی اونچی ۱۳ منہ رات۔

يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۚ وَدَقَّفَهُ ۙ وَ إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

نظر نہیں کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسے

رُفِعَتْ ۙ وَ إِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۙ وَ إِلَى الْأَرْضِ

اسکو بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کر دیئے ہیں اور زمین پر کیسے

كَيْفَ سَطَّحَتْ ۙ فَذَكِّرْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۙ لَسْتَ

کیسے صاف بچھائی ہے سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے تو نہیں

عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ ۙ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَ كَفَرَ ۙ فَيُعَذِّبُهُ

ان پر داروغہ مگر جس نے منہ موڑا اور منکر ہو گیا تو عذاب کرے گا

اللَّهُ الْعَذَابُ الْأَكْبَرُ ۙ أَنْ لَيْسَ إِلَّا بِأَبْهَمٍ ۙ ثُمَّ

اللہ وہ بڑا عذاب بڑھ جائے پاس ہے انکو پھر آنا پھر

لَنْ عَلَيْنَا حِسَابُهُمْ ۙ

بھگد ہمارا ذمہ ہے لئے حساب لینا

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَ هِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً وَ فِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

سورۃ فجر مکہ میں لے نازل ہوئی اس کی تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیکد مہربان نہایت رحم وال ہے

وَ الْفَجْرِ ۙ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَ الشَّفْعِ ۙ وَ الْوَتَنِ ۙ وَ الْبَلِّ

فجر ہے کھ فجر کی اور دس راتوں کی و اور جنت سے اور طاق کی و اور دس رات

إِذْ أَسْرَمَ ۙ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حَجْرَةٍ ۙ أَلَمْ تَرَ

کجب رات کو طے ہا ہے ان چیزوں کی قسم پوری عقل مندوں کیسے مانتے تھے نہ دیکھا

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ الَّتِي

کیسا کیا تیرے رب نے مادیسا ساتھ وہ جو ارم میں تھے بڑے ستون والے و

کے

مذکور

مذکور ہے جہنم میں

ان الایمنیٰ

مذکور ہے جہنم میں

مذکور ہے جہنم میں

فتح الرحمن و ایمنیٰ عشرہ ذی الحجہ ۱۲۔ و یعنی بعض نماز جنت است و بعض طاق ۱۲۔ و کہ خدا جزا دہندہ بندگان است بر اعمال ایشان ۱۲۔

سورة الفجر

سورة اعلیٰ کے دونوں مضمونوں میں سے ایک مضمون یعنی تزیید فی الدنیا کا مضمون اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی حقارت اور ربطاً بے ثباتی کا بیان ہے۔ سورة الغاشیہ، سورة الاعلیٰ کا تمہ ستمی اور سورة الفجر، سورة الاعلیٰ کے ایک مضمون کی تفصیل ہے۔

خلاصہ

والفجر — تا — ہل فی ذلک فتم لذی حجرہ ان اوقات شریفیہ میں اللہ تعالیٰ سے آخرت کے لئے دعائیں مانگا کرو اور دنیا کے پیچھے نہ دوڑو۔ الم ترکیف فعل ربک بعد۔ تزیید فی الدنیا کے لئے تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ۔ قوم عاد کو دیکھو انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی، مگر جب اللہ کا عذاب آیا تو دنیوی ساز و سامان اور دولت و ثروت سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ وشمود الذین جاوا الصخر بالوادہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ۔ وفرعون ذی الاوتادہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔ ان تمام منکرین توحید اور جاہلین قیامت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ فاما الانسان اذا ما ابتلہ — تا — فیقول ربی اهانہ یہ شکوہی ہے۔ انسان اپنی عزت و ذلت کو دنیا کے ساز و سامان اور دولت کی کمی بیشی پر مبنی سمجھتا ہے حالانکہ عزت و کرامت کا معیار تقویٰ اور اطاعت خداوندی ہے۔ کلاب لا تکرمون الیتیم — تا — و تحبون المال حبا جما ہر بیان ماقبل سے بطور ترقی ہے۔ کلا اذا دکت الارض دکا — تا — ولا یوثق وقائہ احدہ تخویف اخروی۔ یایتمها النفس المطمئنة — تا — آخر۔ بشارت اخرویہ۔

الفجر۔ بعض مفسرین کے نزدیک فجر سے جنس مراد ہے بلا تخصیص یوم اور عبد اللہ بن عباس رض اور مجاہد رحم کے نزدیک یوم نحر (اذی الحج) کی فجر مراد ہے (روح) یوم نحر کی فجر خود شاہد ہے کہ وہ کتنا مبارک دن ہے، اس لئے اس دن میں بیت اللہ کے پاس جا کر اس مخصوص وقت میں اللہ کے سامنے عاجزی کرو اور اس سے دعا مانگو، کیونکہ وہاں گناہ معاف ہوتے ہیں و لیال عشر دس راتوں سے رمضان کی دس آخری راتیں مراد ہیں جن میں لیلة القدر پوشیدہ ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رض اور ابو ظبیان رحم سے منقول ہے۔ یہ قسم ماقبل سے بطور ترقی ہے۔ یوم نحر کی فجر نہ ہی وہاں جلنے میں مال خرچ ہوتا ہے۔ اور سفر کی صعوبتیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ تمہارے گھر بیٹھے رمضان کی آخری دس راتیں میر ہو سکتی ہیں ان میں لیلة القدر بھی ہے جو نہایت رحمت و برکت والی رات ہے اس کی طرف آؤ دنیا کی طرف نہ دوڑو۔

الشفع والوتر۔ جفت اور طاق سے مراد نماز ہے کیونکہ بعض نمازوں کی رکعتیں جفت ہیں۔ اور بعض کی طاق یہ تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ روى مرفوعا عن عمران بن الحصين عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: الشفع والوتر الصلاة فمنها شفع ومنها وتر (قرطبی ج ۲۰ ص ۳۹) یہ قسم ماقبل سے بطور ترقی ہے۔ اچھا لیلة القدر تو سال میں ایک دفعہ آتی ہے اور بالتبعین معلوم بھی نہیں، پانچوں نمازیں تو رات دن میں ضرور آتی ہیں ان کی پابندی کر کے آخرت کے لئے کچھ زاد راہ بنا لو اور دنیا کے پیچھے نہ بھاگو پانچوں نمازوں کی پابندی سے انسان گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ایک کپڑے کو روزانہ پانچ دفعہ دھو کر صاف کر لیا جائے یا جس طرح روزانہ پانچ دفعہ نہانے والے کا بدن میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔ کما فی الحدیث۔

والیل اذا لیس۔ جیسی اسی یذہب جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ والیل اذا ادرتم ہے رات کی جب وہ جاتی ہے مراد رات کا آخری حصہ ہے یعنی طلوع صبح سے پہلے یہ وقت بھی نہایت مبارک ہے اس وقت میں پہلے آسمان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور اعلان ہوتا ہے کیا کوئی گناہ بخشوانے والا ہے، تاکہ وہ معافی مانگے اور میں اس کے گناہ بخش دوں اس وقت اللہ تعالیٰ سے آخرت طلب کرو اور دنیا کے پیچھے نہ بھاگو ہل فی ذلک فتم لذی حجر۔ عقلمند آدمی کے لئے یہ عظیم الشان قسمیں اور ثواب ہیں اور عقلمند کے لئے ان میں کافی عبرت و نصیحت ہے۔ ہر قسم کے بعد جواب قسم محذوف ہے کما مر۔

۵۵ الموتر۔ یہ تحریف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے برائے تزیید فی الدنیا۔ حاصل یہ ہے کہ دنیا کوئی چیز نہیں دنیا کے پیچھے نہ بھاگو بلکہ آخرت کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے مبارک وقتوں میں اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ قوم عاد کو دیکھو یہ کس قدر طاقتور قوم تھی دنیا میں کوئی ان کا ہمسرہ نہ تھا۔ مگر انہوں نے سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تہس نہس کر دیا اور ان کا دنیوی ساز و سامان اور گروفران کے کسی کام نہ آیا۔ عاد۔ ارم۔ ارم، عاد سے بدل ہے ارم قبیلے کا نام ہے اور عاد اس قوم کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ (قرطبی) یا ارم، عاد کے باپ یا دادا کا نام ہے۔ اس صورت میں بدل مبدل منہ کی ترکیب درست نہ ہوگی بلکہ مضاف مقدر ہوگا۔ اصل میں عاد بن ارم تھا۔ قالہ ایشخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ذات العماد۔ لمے قدوالے یا خیموں والے یعنی کان طولہم مثل العماد۔ وقیل سمیت تلك الامة بذلك لانهم كانوا اهل اعمدة وخيام وماشية سیارة فی الربیع (منظہری ج۔ ۱ ص ۱۵۵)

۵۶ وشمود۔ تحریف دنیوی کا دوسرا نمونہ۔ قوم شمود کو دیکھو وہ کس قدر طاقتور اور کیسے کاریگر تھے کہ پتھروں کو تراش ڈالا اور پہاڑوں کو کاٹ کر ان کے اندر رہائشی مکانات بنائے۔ وفرعون ذی الاوتاد۔ تحریف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔ دیکھو! فرعون کتنا بڑا بادشاہ تھا، اس کی سلطنت کس قدر مضبوط تھی ذی الاوتاد (میخول والا) یہ یا تو سلطنت کے استحکام سے کنایہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ توجید والوں کو میخوں سے گاڑ کر عذاب دیتا ہے۔ الذین طغوا فی البلاد۔ ان سب قوموں نے سرکشی کی، اور حد سے گذر گئے، شہروں اور بستیوں میں ظلم و تشدد اور بے انصافی سے شرفساد برپا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ دنیا کی دولت و سلطنت ان کے کام نہ آئی۔ صبت انزل۔ سوط عذاب انصاف صفت ہوصوف۔ سوطا مختلطاً بعضہا بعض فہمی اضافة صفة الی موصوفہا کاخلق ثیاب (منظہری کذا فی الروح)

۵۷ ان ربك۔ بیشک تیرا پروردگار گھات میں ہے۔ یہ احاطہ علم الہی سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے اور سب کچھ اس کے حیطہ علم میں ہے۔ دنیا کے پیچھے نہ

ع ۳۰ ۱۳۶۱ الفجر ۸۹

لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهُمَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَشُمُودَ الَّذِينَ جَابُوا
 الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ
 طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاكْثُرُوا فِيهَا الْفُسَادَ ۝ فَصَبَّ
 عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ ۝
 فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۝
 فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ
 رِزْقَهُ ۝ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝ ۝ كَلَّا بَلْ لَا تَشْكُرُونَ
 الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۝ ۝
 تَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا
 جَمًّا ۝ ۝ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ
 وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِئَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
 يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ

۱۲ دروس نمونہ ۱۲
 ۱۳ دروس نمونہ ۱۳
 ۱۴ دروس نمونہ ۱۴
 ۱۵ دروس نمونہ ۱۵
 ۱۶ دروس نمونہ ۱۶
 ۱۷ دروس نمونہ ۱۷
 منزل

موضع قرآن ۱۲ منہ رح و سولنے کی میخیں رکھتا تھا لشکر کے گھوڑوں کی ۱۲ منہ لڑکوں اور عورتوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے ان کا مال سبھی آپ ہی چکھ جاتے ہیں۔ یہ فائدہ تفسیر حسینی سے لکھا۔
 فتح الرحمن ۱۲ یعنی بچہ ہارینج بستہ عقوبت می کرو ۱۲۔ ۱۲ یعنی زنان و یتیمان راحق ایشان نمیدہند و حق ایشان را بمال خود جمع میکنند ۱۲ وحق ایشان را بمال خود جمع میکنند ۱۲ یعنی جبال و اطلال را با سائر ارض برابر کرده شود ۱۲۔

دوڑو، دیکھو دنیا کی خاطر دین چھوڑنے والی قوموں کا حشر کس قدر ہولناک ہوا ہے۔ فاما الانسان۔ یہ شکوی ہے۔ انسان اپنی عزت و ذلت کا مدار دنیوی دولت کی کثرت و قلت کو قرار دیتا ہے حالانکہ دولت کی کمی بیشی انسانوں کے لئے ابتلا و امتحان ہے وہ کسی کو وافر دولت دے کر اس کا امتحان لیتا ہے کہ وہ دولت اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرتا ہے یا نہیں اور کسی کا تنگ دستی سے امتحان لیتا ہے کہ وہ اس حال میں صبر و شکر سے کام لیتا ہے یا شکوہ شکایت کرتا ہے لیکن انسان کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بطور ابتلا اس کو دنیا میں عزت و دولت عطا کرے تو وہ سمجھتا ہے

عمر ۳۰ ۱۳۶۲ البلد ۹

يَنْذِرُ الْإِنْسَانَ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ۗ يَقُولُ يَلْبِئْتَنِي
 اللہ سچے گا آدمی اور کہاں ہے اسکو سوچنا کبھی ملے کیا اچھا ہوتا۔
 قَدِّمْتُ لِحَيَاتِي ۗ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ
 جس کو بچانے کی وجہ سے اپنی زندگی میں پھر اس دن عذاب نہ ملے اس کا سا کوئی ٹ
 وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۗ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
 اور نہ باندھ کر رکھے اسکا سا باندھنا کوئی وا اے وہ سگلی جی جس نے مین بچ کر لیا
 ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۗ فَادْخُلِي فِي
 پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر شامل ہو
 عِبَادِي ۗ وَأَدْخُلِي جَنَّتِي ۗ
 میرے بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں
 سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۗ وَهُوَ عِشْرُونَ ۗ يَا أَيُّهَا الرَّكُوعُ وَاجِدْ
 سورہ بلد سے سکھیں نازل ہوئی اور اسکی بیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بوجد مہربان نہایت رحم والا ہے
 لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۗ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۗ
 تم کھاتا ہوں اس شہر کا ٹ اور تجھ پر قید نہیں رہی اس شہر میں ٹ
 وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدٌ ۗ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۗ
 باور قسم ہے جنتے کی اور جو اپنے دلجانے کے تحقیق سے ہم نے بنایا آدمی کو محنت میں ٹ
 أَيْحَسِبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۗ يَقُولُ أَهْلَكْتُ
 کیا خیال ہے کہ نہ کسی کا کہتا ہے میں نے خرچ کر ڈالا
 مَا لَئِبَدًا ۗ أَيْحَسِبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۗ لَوْلَا جَعَلْ
 مال ڈھیروں کیا خیال رکھتا ہے کہ دیکھا نہیں اسکو کسی نے ٹ بھلا شہ ہے نہیں دین

کہ اللہ نے میری عزت کی ہے اور اگر اپنی حکمت بالغہ کے تحت اسکی روزی تنگ کرے تو وہ کہنے لگتا ہے خدا نے مجھے رسوا کر دیا ہے حالانکہ عزت و ذلت کا معیار دولت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طاعت و محبت ہے۔ سب سے زیادہ قابل عزت وہی ہے جو سب سے زیادہ خدا کا فرمانبردار ہو۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (حجرات ۲۴)۔ کلاب لانتکرمون کلاب۔ ردعی ہے۔ یہ انسان کے مذکورہ بالا رویہ پر شکوی ہے علی سبیل الترقی۔ دنیا دار لوگو! تم ہر وقت دنیا میں اپنی ہی عزت و ذلت کی فکر میں مست رہتے ہو۔ مگر قیموں کا خیال نہیں کرتے ہو اور نہ ان کا اکرام کرتے ہو مراد یہ ہے کہ ان کا حق نہیں ادا کرتے ہو۔ ولا تفضون علی طعام المسکین یہ ماقبل سے بطور ترقی ہے۔ یتیموں کا اکرام تو ایک طرف رہا تم تو مسکینوں کو کھانا بھی نہیں کھاتے ہو۔ اور نہ ایک دوسرے کو مسکینوں کو کھانا کھانے کی ترغیب ہی دیتے ہو لا تفضون علی طعام المسکین تھنا ضون تھا ایک تار بغرض تخفیف حذف کر دی گئی ہے و تاكلون التراث اکلاما یہ ماقبل سے بطور ترقی ہے یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھانے کی ترغیب دینا تو رہا ایک طرف، ان غریبوں کا میراث میں جو جائز حق ہے تو تم اس کو بھی ڈکار لئے بغیر ہی ہضم کر جاتے ہو اور مال جمع کرتے وقت حلال و حرام کی بھی کوئی تمیز نہیں کرتے ہو۔ و تحبون المال حبا جما یہ بھی ماقبل سے بطور ترقی ہے۔ تم لوگوں کے دلوں میں مال کی محبت اس قدر زیادہ ہے کہ تم نہ صرف یتیموں اور مسکینوں کی میراث پر ناجائز قبضہ کرتے ہو، بلکہ ڈاکہ اور چوری ہر ناجائز طریقے سے مال جمع کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ اعلا لہما حلل

بیشائے از خودی

۱۱۱

وقف لازم

منزل

موضع قرآن ہو گا اور اللہ کی طرف سے عزت اور ندامت کا عذاب گنہگار کی روح پر ہوگا۔ یہ فائدہ تفسیر فتح الغریب سے لکھا۔ یعنی شہر مکہ ۱۳ مندرجہ مکہ میں لڑائی کی قید ہے ہر شخص کو یعنی وہاں کوئی لڑائی نہیں کرتا مگر حضرت کو فتح مکہ کے دن قید معاف ہوئی جو کوئی آپ سے لڑا اس کو مارا پھروسی قید قائم ہے قیامت تک۔ یعنی آدم اور بنی آدم ۱۲ مندرجہ ساری عمر محنت میں ہے خالی کبھی نہیں ٹ شادلوں میں ماتوں میں نام کی جگہ نہیں مال خرچ کر بچوڑائی گستا ہے اور خرچنے کی جگہ اور ہے۔ فتح الرحمن کہ چہ قدر ناتوانیہا کشد و نیز بہذل مال فخر کند و منی دانند کہ خدا اور امی بیند کہ بغایت حقیقہ و بخیل است ۱۲۔

حرام کے درمیان امتیاز کے بغیر مال کھانا ہے حبا جہا بہت زیادہ محبت۔ ذالہ وهو الجمع بین الحلال والحرام وكانوا لا یورثون النساء ولا الصبیان ویأکلون تراثہم مع تراثہم۔۔۔۔۔ (حبا جہا) کثیر شدیدا مع المحرص ومنع المحقوق (مدارک)

اللہ کلا اذا۔ یہ تحویل اخروی ہے کلا ردعیہ ہے یعنی یوں تو نہیں کرنا چاہیے ورنہ ان کو ان کاموں پر قیامت کے دن سخت حسرت ہوگی مگر اس دن سحر و تاسف کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ دکت الاسرض دکا دکا۔ زمین کو بار بار ہلایا اور توڑا جائے گا یہاں تک کہ زمین بالکل ہموار ہو جائے گی، نہ پہاڑ نظر آئیں گے نہ دریا اور سمندر۔ پھر اللہ تعالیٰ فصل قنار کے لئے اپنی خاص شان کے ساتھ نزول اجلال فرمائے گا۔ فیحیی الرب تبارک وتعالیٰ لفصل القضاء کما یشاء والملائکۃ یحیثون بین یدیہ صفوفا صفوفا (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۰) فرشتے صفوں میں دست بستہ کھڑے ہوں گے اور قید خانہ (جہنم) سامنے موجود ہوگا جس میں کفار و مشرکین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید کر دیا جائے گا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے چونکہ فجی (آنا) حرکت و انتقال کو مقصی ہے اور یہ حادث کی صفت ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ اس لئے یہاں مضاف محذوف ہے اسی جاء جلائل آیات ربک (کبیر) تشکیل لظہور آیات افتداریہ و تبیین اثار قہرہ و سلطانہ الخ (مدارک) یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اسکی ہیبت بلال کا ظہور ہوگا مگر پہلی تاویل پر سبھی وہ عجیب (آنا) مراد نہیں جو حادث کی صفت ہے بلکہ وہی عجیب مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لائق ہو **اللہ** یومئذ۔ قیامت کے دن عبرت و نصیحت حاصل کرنے پر آمادہ ہوگا یا مطلب یہ ہے کہ اس دن انسان اپنی تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کو یاد کرے گا اور ان پر حسرت و ندامت کا اظہار کرے گا مگر اس وقت اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا یہ حسرت و ندامت بے وقت ہوگی۔ ومن این

لہ الذکر ہی و فتد فات اوانہا (روح ج ۳ ص ۱۲۹)

اللہ یقول۔ اس دن انسان انتہائی حسرت و ندامت سے تمنا کرے گا ہائے کاش! میں نے دنیا میں آخرت کی زندگی کے لئے کچھ کمایا ہوتا مگر یہ سب کچھ بے سود ہوگا فیومئذ لا یعذب عذابہ احد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجرموں کو ایسا سخت عذاب دے گا کہ کوئی ایسا عذاب نہیں دے سکتا اور وہ مجرموں کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں اس طرح جکڑ دے گا کہ اس طرح کوئی بھی نہ جکڑ سکے۔ اسی لا یعذب کعذاب اللہ احد ولا یوثق کو ثاقہ احد (قرطبی ج ۲ ص ۵۶) یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کی تعذیب و ایثاق کا متولی خود اللہ تعالیٰ ہوگا۔

اللہ یا یتھا النفس۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ کافروں کا حال بیان کرنے کے بعد مومنوں کا حال بیان فرمایا کہ مومن سے کہا جائیگا اے نفس مطمئنہ! جو زائل اخلاق سے پاک ہو چکا ہے اپنے پروردگار کی طرف واپس آ اس حال میں کہ تو اپنے رب کی ربوبیت پر راضی ہے اور تیرا رب تجھ پر راضی ہے اس لئے تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میرے جنت میں داخل ہو جا۔

فائدہ اس سورت کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ اس میں تین چیزوں کا بیان ہے اول مرض۔ دوم سبب مرض اور سوم علاج مرض۔

فلما الانسان اذا ما ابتلہ۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ فیقول ربی اھانن بیان مرض ہے۔

کلا بل لا تکرمون الیتیم۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ و نخبون المال حبا جہا۔ سبب مرض کا بیان ہے باقی سبب علاج مرض کا بیان ہے۔

سورة البلد

یہ سورت گذشتہ سورت کا تمت ہے۔ والفقہ میں دنیا اور دولت دنیا کی محبت کی مذمت مذکور ہوئی۔ اب سورة البلد میں مال کے صحیح ربط و مصارف ذکر کئے گئے کہ دولت کو جمع کرنے اور اسے بچا بچا کر رکھنے ہی میں نہ لگے رہو۔ بلکہ جہاں اللہ نے خرچ کرنے کا حکم دیا وہاں اس کو خرچ بھی کرو۔ اگر بے مصرف خرچ کرو گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور جائزہ مصارف میں بھی صرف اسی وقت فائدہ ہوگا جبکہ خرچ کرنے والا مومن ہو، ایمان کے بغیر خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔

خلاصہ

لا اقسم بهذا البلد — تا — لقد خلقنا الانسان في كبد — یہ تخویف دنیوی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ دنیا میں مشقت اور تکلیف میں ڈالنا ہمارے اختیار میں ہے۔

ایحسب ان لن يعقد عليه احد — تا — اومسكنا ذا منقبة — یہ زجر ہے انسان سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا وہ کہتا ہے میں نے اپنے دوستوں پر بہت مال خرچ کیا ہے مگر یہ سب بے فائدہ ہے جب تک وہ ایمان لا کر صحیح مصروفوں میں دولت کو خرچ نہیں کرے گا اس وقت تک اسے فائدہ نہ ہوگا۔ ثم كان من الذين امنوا — الآية — مذکورہ مصارف میں خرچ کرے لیکن ایمان شرط ہے اولئك هم اصحاب اليمين — بشارت اخرویہ۔ ایمان کے بعد صحیح مصروفوں میں دولت خرچ کرنے والے دائیں بازو کے لوگ ہیں اور جنتی ہیں۔ والذين كفروا بآئتنا — تا — آخر تخویف اخروی ہے۔

کہ لا اقسم — لا زائد ہے برائے تاکید و قسم۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ البلد سے مکہ مکرمہ مراد ہے انت حل کے معنی ہیں کہ تو مکہ میں داخل ہونیوالا ہوگا یا مطاب یہ ہے کہ تو صاحب حلت ہوگا یعنی آپ کیلئے مکہ مکرمہ میں قتل و قتال حلال ہوگا۔ اسی ومن المكابدة ان مثلک عظم حرمتک ینقل بهذا البلد یعنی مکہ کما ینقل الصید فی غیر الحرم (مدارک) یہ مشقت اس پر شاہد ہے کہ مشقت میں ڈالنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر غلبہ دینے کی طرف اشارہ ہے۔ دو والد و ما ولد مال جب بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کو جو تکلیف اور مشقت اٹھانا پڑتی ہے یہ بھی کٹا ہوا ہے کہ مشقت میں ڈالنا ہمارے ہاتھ میں ہے۔

کہ لقد خلقنا — یہ جواب قسم ہے مذکورہ قسمیں شاہد ہیں کہ انسان کو ہم نے مشقت میں پیدا کیا ہے اور انسان کو مشقت اور شدت میں ڈالنا ہمارے اختیار میں ہے کبد مشقت۔ فالملء من کبد النصیب والمشقة (منظہری) فی کبد مشقة یکابد مصائب الدنيا وشدائد الاخرة (مدارک)

کہ ایحسب — یہ زجر ہے کیا کافران گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قادر اور غالب نہ ہوگا اور کوئی اس کو اس کے برے عملوں کی سزا نہیں دے گا۔ اس کا یہ خیال غلط ہے۔ اسے اس کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ ضرور سزا دے گا۔ یقول اهلکت مالاً لبداء۔ لبداء بہت زیادہ وہ بڑے فخر سے کہتا ہے کہ اس نے اپنے مشرک اور مشرک پھیلانے والے اور اسلام سے روکنے والے دوستوں پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں بے دریغ دولت خرچ کی ہے کیا اس کا خیال ہے کہ باطل میں خرچ کرتے ہوئے اس کو کوئی نہیں دیکھتا اور اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی بلکہ ہم اس کو دیکھ لے رہے ہیں اور اس کا پورا محاسبہ کریں گے۔ (ایحسب ان لمیرہ احد) حین کان ینفق او بعد ذلك فیسألہ عنہ یعنی ان اللہ سبحانہ و تعالیٰ بیراہ فیجازیہ او یجدہ فیحاسبہ علیہ (بیضاوی)

کہ الم نجل — انعامات اور قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ استفہام تقریری ہے۔ ہم نے انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں دیں تاکہ وہ دلائل قدرت کا مشاہدہ کرے۔ بولنے کے لئے زبان دی اور دو ہونٹ دیئے جو بولنے میں معاون ہیں تاکہ وہ زبان سے حق بات پوچھے، حق کا اقرار کرے اور اسکی تبلیغ کرے اور ہم نے اس کو خیر و شر کے دونوں راستے دکھا دیئے اور دلائل سے دونوں کو واضح کر دیا۔ اب انسان کو چاہیے کہ وہ خداداد قوتوں سے فائدہ اٹھائے اور حق کو قبول کرے۔

کہ فلا اقسم — لا یعنی ہلا ہے، کیونکہ لا بلا تکرار ماضی پر نہیں آسکتا (کبیر، منظہری) العقبة پہاڑی راستہ جو نہایت دشوار گزار ہوتا ہے۔

افتحار العقبة۔ دین حق کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنے سے کنا یہ ہے۔ جب ہم نے اس کو ہر نعمت عطا کی ہے تو اس نے دین کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں کیوں برداشت نہیں کیں؟ وہ مشکل اور دشوار گزار کھاٹیوں پر کیوں نہیں چڑھتا کہ اُسے ہلاکت سے نجات ملجاتی کیونکہ پستی کی طرف پانی جاتا ہے وہ ہلاکت کی جگہ ہے اور نجات بلندی میں ہے۔ حاصل یہ کہ اس نے مال بے جا خرچ کیا ہے جائز مصارف میں خرچ نہیں کیا۔ وما ادرك ما العقبة رضی نے کہا ہے اس قسم کی عبارتوں کے دو معنی ہوتے ہیں سچہ کو کیا خبر ہے عقبہ کی یا یہ کہ مجھ سے سن تیری سمجھ میں نہیں آسکتا **فك** سرقبہ یا العقبة کا بیان ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان صحیحہ مصروفوں میں مال خرچ کرنے کی مشقت اٹھاؤ نجات پاؤ گے غلام آزاد کرنے، بھوکوں، اپنے ہم نسب یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھانا یہ ہے وہ گھائی جس پر چڑھنے سے ان کو نجات ملیگی اور یہ ہیں خرچ کرنے کے صحیح مصارف جن پر خرچ کرنے سے ان کو ثواب ملیگا۔

۱۱۔ شکر کان۔ شکر تعقیب ذکر ہی کے لئے ہے یعنی ان مصارف میں خرچ کرے لیکن اس کے ساتھ ایمان شرط ہے۔ مومن بھی ہوں اور دوسرے گناہوں سے بچنے اور مصائب پر صبر کرنے کی وصیت بھی کریں اور لوگوں پر مہربانی کرنے اور ان کا ترس کھانے کی تلقین کریں یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ایسے کاموں کی ترغیب دیں جو اللہ کی رحمت کا باعث اور موجب ہوں دنوا صوا بالمسحمة عباد اللہ او بسوجبات رحمة اللہ (مظہری)

۱۲۔ اور اشعار اخرویہ سے۔ یہ سعادت ہیں جن کو اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دے جانیئے۔ اور ان کا مقام جنت ہے۔ والذین کفروا یہ تخویف اخروی ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اشقیاء ہیں ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں دے جانیئے اور ان پر آگ کو بند کر دیا جائیگا۔ لوہے کے ستونوں کے درمیان آگ ہوگی اس میں ان لوگوں کو ڈالا جائیگا اور اوپر سے اس کو بند کر دیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے اور منافذ بند کر دیئے جائیں گے تاکہ آگ کی گرمی میں کسی نہ ہو۔ والسراد مغلفۃ

۱۳۔ اور اشعار اخرویہ سے۔ یہ سعادت ہیں جن کو اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دے جانیئے۔ اور ان کا مقام جنت ہے۔ والذین کفروا یہ تخویف اخروی ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اشقیاء ہیں ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں دے جانیئے اور ان پر آگ کو بند کر دیا جائیگا۔ لوہے کے ستونوں کے درمیان آگ ہوگی اس میں ان لوگوں کو ڈالا جائیگا اور اوپر سے اس کو بند کر دیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے اور منافذ بند کر دیئے جائیں گے تاکہ آگ کی گرمی میں کسی نہ ہو۔ والسراد مغلفۃ

لَّهُ عَيْنَيْنِ ۱۰ وَ لِسَانًا وَ شَفَتَيْنِ ۱۱ وَ هَدَيْنَا الْجَنَّةَ ۱۰

اسکو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور دکھلا دیں اسکو دو دکھائیاں

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۲ فَك

سو نہ دھک سکا گھائی پردہ اور تو کیا سمجھا کیا ہے وہ گھائی چڑھنا

رَقَبَةً ۱۳ اَوْ اطْعَامُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۱۴ يَتِيمًا ذَا

گردن کا ک یا کھانا بھوک کے دن میں یتیم کو جو

مَقْرَبَةً ۱۵ اَوْ مَسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ

تراہت والا ہے ک یا محتاج کو جو خاک میں دل رہا ہے پھر شہ ہووے ایمان

اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۱۷ اُولٰٓئِكَ

دالوں میں جو تاکید کرتے ہیں آپس میں کھل کی اور تاکید کرتے ہیں رحم کھانی وہ

اَصْحَابُ الْيَمِينِ ۱۸ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ اَصْحَابُ

لوگ ہیں بڑے لعیب والے اور جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے وہ ہیں

الْمَشْأَمَةِ ۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ ۲۰

کبھی والے انہی کو آگ میں موند دیا ہے

سُبْحٰنَ الشَّمْسِ وَ مَجْدٌ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَ فِيهَا كَوْعٌ وَ وَّلَدٌ

شورہ شمس ۱۵ بکریں نازل ہونی اور اس کی پندرہ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحًى ۱۱ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلَّهَا ۱۲ وَ النَّهَارِ اِذَا

تسہلے سورج کی اور اسکے دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی جب سورج کے پیچھے اور سہ دن کی جب

جَلَّهَا ۱۳ وَ الْيَلِّ اِذَا ابْغَشَهَا ۱۴ وَ السَّمَاءِ وَ مَا بَيْنَهَا ۱۵

اسکو روشن کر لے اور رات کی جب اسکو ڈھانک لیں اور آسمان کی اور جیسا کہ اسکو بنایا

منزل

ابوابها وانما اغلقت لتشديد العذاب — والعباد بالله تعالى — عليهم (روح ج ۳۰ ص ۱۴۰)۔

موضع قرآن ک یعنی کفر اور ایمان یا دودھ کے پستان ۱۲ منہ رحمت اللہ ک یعنی بردہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا ۱۲ منہ رحمت اللہ ک یتیم کا ایک حق نلتے دار کا ایک حق جو دونوں ہوتے تو دو حق ہوتے ۱۲ منہ رحمت اللہ ک

فتح الرحمن و یعنی خیر و شکر ۱۲۔ ک یعنی بحقیقت قوت آنت کہ اس اعمال بجا آرد ۱۳۔ ک یعنی شب چہارم ۱۴۔

سُورَةُ الشَّمْسِ

سورة الشمس اور اللیل دونوں میں پہلے دونوں مضمونوں کا اعادہ کیا گیا ہے یعنی توحید اور ترمزہید فی الدنیا۔ سورة الشمس میں توحید ربط کا مضمون مذکور ہے یعنی تفرقہ فی الاعتقاد۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقاد زکی و طیب اور اعتقاد خبیث برابر نہیں ہے۔ سورہ واللیل میں تفرقہ فی الاعمال کا بیان ہے یعنی نیک و بد، سخی و بخیل اور مصدق و مکذب برابر نہیں ہیں۔ یہ دونوں سورتیں سورة الاعلیٰ کے دونوں مضمونوں کا بیان ہے۔

خلاصہ

والشمس وضحاها — تا — وقد خاب من دشرهاہ جس طرح روشنی اور اندھیرا، دن اور رات، آسمان اور زمین برابر نہیں ہیں اسی طرح نفس زکیہ جو شرک و کفر کی خباثت سے پاک ہو اور نفس خبیثہ جو شرک و کفر کی خباثت میں ملوث ہو، برابر نہیں ہیں۔ کذبت ثمود بطغوسہا — تا — آخر۔ تخولیف اخروی۔ قوم ثمود کا انجام بد دیکھو، جو لوگ کفر و شرک سے اپنے دلوں کو پاک صاف نہ کریں توحید کا انکار کریں، ان کا انجام ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

۱۔ والشمس۔ ضحیٰ سے مراد ضور اور روشنی ہے وضحاہ اسی ضوئہا۔ والقمرا اذا تلتھا۔ اسی تبعھا و لحقھا چاند کے سورج کے پیچھے آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کے غروب کے فوراً بعد طلوع ہو یہ چودھویں رات کا چاند ہے یا مراد ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد اس کا طلوع ہو یہ مہینے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔ ان دنوں میں چاند کا جو حصہ زمین کی طرف ہوتا ہے وہ بے نور ہوتا ہے اس لئے نظر نہیں آتا یا بہت سمٹا سا حصہ نظر آتا ہے جو سورج کے بالمقابل ہوتا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے بقرینہ تقابل لیل و نہار ارض و سما و دوسرے مفہوم کو ترجیح دی ہے اسی طرح نفس کی دونوں حالتوں فجور و تقویٰ کا ذکر بھی قرینہ فرجہ ہے۔ سورج کی روشنی اور چاند کا مذکورہ وقت میں بے نور ہونا شاہد ہے کہ نفس زکیہ اور نفس خبیثہ برابر نہیں۔

۲۔ والنہاس۔ اسی دن جب سورج کو ظاہر کر دیتا ہے اور وہ افق پر نمایاں ہو جاتا ہے اور رات جب سورج کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے والسماء۔ آسمان اور اس کی بلندی، زمین اور اس کی ہمواری اور پستی یہ بھی شاہد ہیں کہ نفس زکیہ اور نفس خبیثہ برابر نہیں ہیں۔ دونوں جہول میں مصدیر ہے اسی بنیانہا و طحوسھا (قرطبی)

۳۔ و نفس۔ یہاں بھی ما مصدریہ ہے تسویہ سے مراد یہ ہے کہ اس کی ظاہری و باطنی قوتوں میں اعتدال پیدا کیا اور اس کے اعضاء متناسب بنائے۔ اسی انشاہا و ابدعھا مستعدۃ لکمالھا و ذلک بتعدیل اعضاءہا و متزاہا الظاہر و الباطن (روح ج ۳ ص ۱۴۲)۔ فالہمہا فجورہا و تقویٰہا۔ پیدا کرنے کے بعد اس کو فجور و تقویٰ، طاعت و معصیت اور نیکی اور بدی کی راہیں دکھا دی تاکہ وہ اپنے اختیار سے دونوں میں سے ایک راہ کو منتخب کر لے۔

۴۔ تتدافلہ۔ یہ مذکورہ قسموں کا جواب ہے مذکورہ بالا شواہد اس پر گواہ ہیں کہ جس طرح وہ برابر نہیں ہیں اسی طرح نفس زکیہ اور نفس خبیثہ بھی برابر نہیں ہیں۔ نفس زکیہ کامیاب اور بامراد ہے اور نفس خبیثہ ذلیل و خوار اور ناکام ہے جس نے اپنے نفس کو خباثت اعتقاد اور ذرائع اخلاق سے پاک کر لیا وہ تو کامیاب ہوا اور جس نے اسکو اعتقاد ہی خباثتوں میں ملوث کر کے ذلیل و خوار کیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔

۵۔ کذبت ثمود۔ یہ تخولیف اخروی ہے۔ طغوی سرکشی، نافرمانی میں حد سے نکل جانا اسی بطغیانہا و هوخذ وجہا عن الحد فی عمیانہ قالہ مجاہد وقتادۃ وغیرہا (قرطبی ج ۲ ص ۷۸) اور بلاء سبب ہے (روح) قوم ثمود نے سرکشی کی وجہ سے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلایا۔ اذ انبعث اشقہا جب کہ ان میں کا سب سے بڑا بد بخت اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے اٹھا۔

۶۔ فقال لہم۔ ناقة منسوب علی التحذیر ہے اسی احذروا عقربا قاتلا للروح (سقیی۔ پانی کا حقہ۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا

سُورَةُ اللَّيْلِ

رابط | سورت الشمس میں توجید یعنی تفرقہ فی الاعتقاد کا مضمون مذکور ہے۔

خلاصہ

والیل اذا یغشی — تا — ان سعیمک لشیء اعمال کے مختلف ہونے پر شواہد کا بیان۔ جس طرح رات دن اور نرو مادہ کے آثار و احکام مختلف ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں۔ نیک و بد کام یکساں نہیں ہیں فاما من اعطی واتقی — تا — وان لنا الآخرة والاولیٰ یہ جو اب قسم کی تشریح و توضیح ہے۔ فانذرتکم ناراً تلظی — تا — الذی کذب وتولیٰ ہ ستخولیف اخرویٰ و سیجنہما الاتقی — تا — آخر بشارت اخرویہ۔

لے والیل۔ رات جو اپنی تاریکی میں ہر چیز کو چھپا لیتی اور دن جو رات کی تاریکی رخصت ہونے کے بعد روشن ہو جاتا ہے دونوں اس پر شاہد ہیں کہ تمہاری سعی عمل مختلف ہے جس طرح رات اور دن کے آثار جدا گانہ ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں۔ وما خلق الذکر والانس فی اسی طرح اللہ نے جو نرو مادہ پیدا کیا ہے وہ اس پر شاہد ہے جس طرح نرو مادہ کے آثار و خواص مختلف ہیں اسی طرح تمہاری سعی عمل بھی مختلف ہے۔ کوئی فیاض ہے کوئی کنجوس، کوئی ماننے والا ہے کوئی منکر۔

لے فاما من اعطی۔ یہ جو اب قسم۔ یعنی سعی عمل کے مختلف ہونے کا ذکر اور نوع عمل کی جزا و سزا کا بیان ہے جو شخص مال کے حقوق ادا کرے یعنی جہاں اللہ نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں خرچ کرے اور خدا سے ڈرے اور اس کے محارم و ممنوعات سے اجتناب کرے۔ و صدق بالمحسنى اور ملت اسلام پر ایمان لائے اور اسکی تصدیق کرے فسینسہ لیسری یہ بشارت ہے جس شخص کی سعی عمل مذکورہ بالا اعمال کے لئے ہوگی ہم اس کیلئے آسانی کے اسباب مہیا کر دیں گے یعنی اسے ایسے کاموں کی مزید توفیق دیں گے جو آخرت میں اس کی راحت و آسانی اور دخول جنت کا باعث ہوں گے۔

لے واما من بخل۔ یہ سعی عمل کا دوسرا رخ ہے جو شخص بخل کرے اور راہ حق میں مال خرچ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب و ثواب سے مستغنی ہو جائے اور ملت اسلام کو جھٹلائے اس کے لئے ہم تنگی اور شدت کے اسباب آسان کر دیں گے اور اس کی سعی عمل کا نتیجہ جہنم کا دردناک عذاب ہوگا۔ وما یغنی عنہ مالہ اذا ترڈی وہ مال کو جمع کرتا رہا لیکن راہ حق میں اسکو خرچ نہ کیا تو جب وہ ہلاکت کے گڑھے (جہنم) میں گرے گا اس وقت یہ دولت کام نہ آئے گی کیونکہ اس وقت اس کے ہاتھ خالی ہوں گے۔

لے ان علینا۔ حق کی طرف رہنمائی کرنا، حق کو دلائل سے واضح اور مدلل کرنا ہمارا کام ہے جو ہم ہمیشہ کرتے رہے ہیں اب حق کو کوئی قبول کرے یا رد کرے، یہ اسکی مرضی ہے۔ جیسا کہ بچا ویسا بھرے گا۔

وان لنا الآخرة والاولیٰ۔ دنیا اور آخرت کے ہم مالک ہیں اس لئے اگر کوئی ہدایت قبول کر لے تو اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور اگر کوئی گمراہی اختیار کرے تو اس سے ہمارا کوئی نقصان نہیں، یا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور عقبیٰ کے مالک ہم ہیں اس لئے دونوں جہانوں کی دولت ہم سے طلب کرو۔ فلا یضرنا ضلال من ضل ولا ینفعنا اھتداء من اھتدٰی او انھما لنا فمن طلبھما من غیرنا فقد اخطأ الطريق (مدارک)

۷۰ فائدہ تکم۔ یہ تحریف اخروی ہے۔ میں نے تمہیں بھڑکتی اور شعلے مارتی آگ سے ڈرایا ہے اس سے بچو اور حق کو قبول کرو۔ اس میں صرف وہ دخل ہوگا جو نہایت بد بخت ہوگا جس نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور دین حق سے اعراض کیا۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جہنم کی بھڑکتی آگ سے اس کو دور رکھا جائیگا جو نہایت متقی اور پرہیزگار ہوگا جو اپنا مال محض اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر خدا کے یہاں حاضر ہو۔ و ما لاحد عندہ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ وہ اس کا بدلہ دے بلکہ وہ یعنی جن غریبوں اور مسکینوں

پر وہ مال خرچ کرتا ہے ان کے کسی احسان کے بدلے ایسا نہیں کرتا، بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ الا ابتغله وجه ربہ الا علی استثناء منقطع ہے اور الا بمعنی لیکن ہے لیکن وہ اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے جو کچھ بھی کرتا ہے۔

۷۱ ولسوف یرضی بہت جلد وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائے گا۔ اس نے ہر کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں اس قدر اجر و ثواب عطا فرمائے گا کہ وہ بھی راضی ہو جائے گا۔ اسی سوف یعطیہ فی الجنة ما یرضی وذلک انہ یعطیہ اضعافاً انفق (قرطبی ج ۲۰ ص ۸۹) مفسرین کا تقریباً اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نہایت اعلیٰ اوصاف معلوم ہوتے ہیں کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار تھے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کیا یا جو غلام آزاد کئے یہ سب کچھ انہوں نے ربا و نمائش کے لئے نہیں کیا اور نہ کسی غلام کا ان پر کوئی احسان تھا جس کا انہوں نے بدلہ دیا ہو۔ بلکہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کیلئے کیا۔

۷۲ یعنی ہمارے اختیار میں ہے آخرت موضوع قرآن کا عالم اور وہ جو گزر گیا سو جو کوئی ہم سے آخرت مانگے آخرت پاوے اور جو کوئی دنیا مانگے دنیا پاوے اور جو دونوں مانگے دونوں پاوے اور دونوں جہان کی آبادی کے واسطے آدمیوں کی بہت

مختلف پیدا کی اور ہر کسی کے دل میں وہی خواہش ڈالی جہاں وہ جاوے گا۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ کچھ حضرت کو کسی دن وحی نہ آئی۔ دل سکڑ رہا تھی کونہ آٹھے، کافروں نے کہا اس کے رب نے اسکو چھوڑ دیا پھر یہ سورت نازل ہوئی۔ پہلے قسم کھائی دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنی ظاہر میں کبھی اللہ کی دو قدرتیں ہیں باطن میں کبھی چاندنا ہے کبھی اندھیرا دونوں اللہ کے ہیں۔ اللہ سے بندہ کبھی دور نہیں ۱۲ مندرجہ قل یعنی پچھلی حالت بہتر ہے تیری پہلی حالت سے (فتح العزیز سے لکھا)۔

۷۳ وامتجم گوید کہ چند روز وحی نیامدہ ہو دکفار گفتند و دع و قلاہ خدایتعالیٰ لے برائے تلی این سورہ فرود آورد ۱۲۔

لِّلْبَیْسِ ۝۷۰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝۷۱ وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ ۝۷۲

آسانی میں اور جس نے گمہ نہ دیا اور بے پروا رہا اور جھوٹ جانا بھی بات کو

فَسَنِيَّبِرُكَّ الْعَسْرِ ۝۷۱ وَمَا يَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۝۷۲

سو اسکو ہم سب سے پہنچا دینگے سختی میں اور کام نہ آئے گا اسکے مال اس کا جب گڑھے میں گرے گا

لَٰنَّ عَلَيْنَا الْهُدَىٰ ۝۷۱ وَإِنَّا لَنَآلِ الْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۝۷۲

ہمارا ہے ذمہ ہے راہ سجادینا اور ہمارے ہاتھ میں ہے آخرت اور دنیا و

فَإَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ۝۷۱ لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْآسُفَىٰ ۝۷۲

سو میں نے تمہیں ساری تم کو خبر کی بھڑکتی ہوئی آگ کی اس میں وہی گرے گا جو بڑا بد بخت ہے

الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝۷۱ وَسَيَجْزِيهَا الْآتِقَىٰ ۝۷۲

جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور بچا دینگے وہ اس بڑے ڈرنے والے کو

يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝۷۱ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ

دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسی کا اس پر احسان جس کا

يُجْزَىٰ ۝۷۱ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝۷۲ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝۷۳

بدلہ دے مگر واسطہ چاہنے رضی اپنے رب کی جو سب سے بہتر ہے اور آگے شہ وہ راضی ہوگا

سُؤَالِ الضَّمْحِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسَةَ عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

سورۃ الضمخ سے مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی گیارہ آیتیں ہیں فلا اور ایک رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحَىٰ ۝۱ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

تم دھوپ تم پر چھوٹنے والی اور رات کی جب چھا جائے نہ رخصت کر دیا تم کو تیرے رب اور نہ

قُلْ ۝۳ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝۴ وَلَسَوْفَ

پہنچا دے اور البتہ پچھلی سے بہتر ہے تم کو پہلی سے قل اور آگے

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔

یہ و وجدك ضالا فهدی پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین و شریعت کے علوم و معارف سے مالا مال کر دیا ہے اس لئے اگر کوئی علم دین کا سائل حاضر خدمت ہو تو اس کو مت ڈانٹنا بلکہ اس کو علم دین سے سیراب کر دینا و اما بنعمة صہبك فحدثنا یہ و وجدك عاشلا فاعنی پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت عطا کی اس لئے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کر لو اس کا اقرار و اعتراف کر کیونکہ جب تنگی کے بعد فراخی آتی ہے تو اس کا خوب اقرار ہوتا ہے۔

موضع قرآن کا حضرت کا باپ مر گیا پیٹ میں چھوڑ

کر دادا نے پالا وہ بھی مر گیا آٹھ برس کا چھوڑ کر پھر چھانے پالاجب تک جوان ہوئے ۱۲ مندرجہ ف جب حضرت جوان ہوئے قوم کی راہ و رسم سے بیزار تھے اور ان کے پاس کوئی اور رسم و راہ نہ تھی۔ اللہ نے دین حق نازل کیا ۱۲ مندرجہ۔ ف حضرت خدیجہ رض اپنی قوم میں اشراف تھیں اور مالداران سے نکاح ہوا۔ سب مال انہوں نے حاضر کیا۔ ۱۲ مندرجہ ف یعنی حوصلہ کشادہ یا اتنا بڑا کام اٹھانے کو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت کا سینہ چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالی ۱۲ مندرجہ اللہ وحی کا اتنا اول مشکل تھا پھر آسان ہو گیا ۱۲ مندرجہ اللہ۔ ف یعنی پیغمبروں میں اور فرشتوں میں تیرا نام بلند ہے ۱۲ مندرجہ اللہ ف یعنی خلق کے سمجھانے سے فراغت پاوے تو خلوت کی عبادت میں لگ ۱۲ مندرجہ۔

اشرا بہ صہبہ
لقد فرشتہ قبل بعد

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَاهُ ۝ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا

لے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہو گا بھلا نہیں پایا تجھ کو لے یتیم

فَأَوَىٰ ۙ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۙ وَوَجَدَكَ

پھر جگہ دی ف اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھا دی ف اور پایا تجھ کو

عَائِلًا فَأَعْنَىٰ ۙ فَمَا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۙ وَ

مجلس پھر بے پروا کر دیا ف سو جو ہے یتیم ہو اسکو مت دبا اور

أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۙ وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ

جو مانگتا ہو اس کو مت جھڑک اور جو احسان ہے

رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۙ

تیرے رب کا سو بیان کر

سُورَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَهُيْ ثَانِيَةٌ فِي الْاِنْشِرَاحِ وَوَجَدَكَ

سورۃ الانشراح مکہ میں نازل ہوئی اسکی آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والا ہے

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۙ

کیا ہم نے تمہیں کھول دیا تیرا سینہ ف اور اتار رکھا تمہیں سے بوجھ تیرا

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۙ

جسے جھکا دی تھی پیچھے تیری ف اور بلند کیا تمہیں سے مذکور تیرا ف

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ

سو البتہ ہے مشکل کے ساتھ آسانی ہے البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۙ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۙ

پھر جب لے تو فارغ ہو تو محنت کر اور لے اپنے رب کی طرف دل لگا ف

مذول

سُورَةُ الْمُنَشَّرِ

سورة الفصحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربط کو آپ کی ذات پر مشرکین کے اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی اب اس سورت میں آپ کو مومنوں پر مشرکین کے اس اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی کہ مومنوں کے پاس مال نہیں الم نشرح — تا — ورفعنا لك ذكرك — آپ کا سینہ اسلام

سورۃ المنشرح
انعام آیت ۱۲
تسلیہ ۱۲

کے لئے کھول دیا اور کفر و شرک کو آپ کے قریب تک نہیں آنے دیا فان مع العسر يسرا ۝ ان مع العسر يسرا تسليه برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ تنگی اور عسرت دور ہو جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرامی کا دور لائے گا۔ فاذا فرغت فانصب — تا — آخر۔ اس لئے دنیاوی مال و دولت کی طرف نہ دیکھو اور اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہو لے الم نشرح انعام اول۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کے پاس دولت نہیں ہمارے پاس دولت ہے ہم ان سے زیادہ قابل عزت ہیں اس سے طبعی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم لگا تو اس سورت میں آپ کو تسلی دی گئی کہ اس قسم کی تنگی اور شدت بطور ابتلا مومنوں پر آتی رہتی ہے لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ ان پر فراخی فرما دیتا ہے استفہام تقریری ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہم نے پہلے ہی سے اسلام اور علوم و معارف کے لئے آپ کا سینہ کھول دیا اور اسلام کے بلکے

میں آپ کے دل کو اطمینان اور افرعان و ایقان سے بہرہ یز کر دیا۔ تائید:۔ فمن یرد اللہ ان یرہد ینہ یشرح صدرہ للإسلام (انعام ۱۵۶) **۱۵** و وضعنا۔ و زر سے کفر و شرک اور معاصی کا بوجھ مراد ہے یعنی ہم نے کفر و شرک اور دیگر معاصی کا بوجھ ہٹا دیا اور ان کو آپ کے قریب تک نہیں آنے دیا اور آپ کو ان سے بالکل محفوظ رکھا۔ الذی انقض ظہرک ماضی بمعنی مستقبل ہے یعنی آپ کو ایسے تمام گناہوں سے محفوظ رکھا کہ اگر ان میں سے ایک بھی آپ سے ایسا کوئی گناہ صادر ہو جاتا تو آپ کی کمر توڑ دیتا مگر واقع میں ایسا نہیں ہوا اور ہم نے آپ سے ایسا کوئی گناہ صادر نہیں ہونے دیا یا وزر سے زلات مراد ہیں جیسا کہ ارشاد ہے عفا اللہ عنک لہ اذنت لہم الخ (توبہ۔ ع ۷) اور ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی ینسخن فی الاسرض الخ (الانفال ع ۹)

۱۶ و رفعنا۔ یہ دوسرا انعام ہے۔ ہم نے آپ کا بول بالا کر دیا۔ آپ پر قرآن نازل فرمایا۔ قیامت تک مسلمان اسے پڑھتے پڑھاتے رہیں گے اور آپ کو ثواب ملتا رہے گا یا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے نام کے ساتھ تیرے نام کو سبھی اوستیا کر دیا ہے مثلاً اذان و اقامت میں شہد میں خطبات میں عن ابن عباس قال: یقول لہ لا ذکرت الا ذکرت معی فی الاذان والاقامة والتشهد ویوم الجمعة علی المنابر ویوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق ویوم عرفة وعند الجمار و علی الصفا والسررة و فی خطبة النکاح و فی مشارق الاسرض و مغاسرہا (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۰۷)

۱۷ فان مع العسر۔ کافر کہتے تھے تمام مسلمان محتاج ہیں اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خیال گذر کہ شاید کافر اسی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کس قدر انعامات فرمائے ہیں۔ وہ فقر و فاقہ کو سبھی دور فرمادے گا کیونکہ ہر سختی کے بعد آسانی اور تنگی کے بعد فراخی آتی ہے۔ تائید:۔ ولا تمدن عینک الی ما تمنعنا بہ ازواجنا منہم الخ (طہ، ع ۷)

۱۸ فاذا فرغت۔ خلق خدا کو توجید کی دعوت دو۔ جب اس سے فراغت ملے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ۔ اسی اذا فرغت من دعوة الخلق فاجتهد فی عبادۃ الرب (مدارک) یا مطلب یہ ہے کہ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اللہ کی عبادت میں کوشش کرو۔ عن مجاہد اذا فرغت من امر الدنیا فانصب فی عبادۃ ربک وصل (معالم) حاصل یہ ہے کہ اپنے تمام اوقات کو تبلیغ و دعوت، جہاد اور عبادت میں مصروف رکھو۔

۱۹ والی ربک اور اپنے تمام احوال میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے سوا کسی کی طرف توجہ نہ کرو۔ اجعل سرغبتک الی اللہ تعالیٰ فی جمیع احوالک لا الی احد سواہ (غازن)

سُورَةُ التِّينِ

رابطہ مسئلہ توحید اور جزاء و سزا کے بیان کے بعد سورۃ الفصحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی اور سورۃ الم نشرح میں مومنوں کو تسلی دی گئی۔ اب سورۃ التین میں پانچ دلائل (تین نقلی ایک عقلی اور ایک دلیل وحی) سے واضح کیا گیا ہے کہ انسان کو اونچا مقام صرف مسئلہ توحید کو ماننے سے ملیگا اور ہم نے انسان کو ظاہری حسن و جمال کے علاوہ عقل و فہم کی نعمت بھی عطا فرمائی تاکہ وہ حق کو سمجھ سکے مگر حق سے اعراض کی وجہ سے وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیگا حقدار بن رہا ہے۔

خلاصہ

والتین والزیتون — تا — فی احسن تقویم ۵ انسان کے احسن تقویم میں ہونے پر تین نقلی دلیلیں اور ایک دلیل وحی۔
ثم سرددنه اسفل سفلیں ۵ بد عملی کی سزا کا بیان۔ الا الذین امنوا۔ الایۃ۔ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ۔ فبما یکذبک بعد
بالدین ۵ متفرع برجواب تم۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین ۵ دلیل عقلی۔

آیہ والتین۔ از قبیل ذکر مکان و ارادۃ مکین۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور تین (انجیر) سے منبت تین یعنی انجیر کے پیدا ہونے کی جگہ مراد ہے اور وہ ملک شام ہے جہاں انجیر بخت پید ہوتی ہے اور ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہجرت ہے جہاں ان پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی تھی۔ والزیتون یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور اس سے بھی منبت زیتون یعنی بیت المقدس مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مولد ہے المراد من الکلام القسم بمنابت التین و منابت الزیتون (ابن جریر۔ قرطبی ج ۲۰ ص ۱۱۱)

حضرت عمیر رض، قتادہ، ابن زید رح اور کعب فرماتے ہیں۔ التین مسجد دمشق والزیتون بیت المقدس (ابن جریر) اور حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں والزیتون بیت المقدس (ابن جریر، قرطبی)

آیہ وطور سینین۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دلیل نقلی ہے سینین وہی مشہور پہاڑ یعنی طور سینا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت جل جلالہ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔ و هذا البلد الامین۔ اس سے مکہ مکرمہ مراد ہے اور یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے۔ امین بمعنی آمن ہے یعنی پرامن جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ انا جعلنہ حرما امنا (عنکبوت ۶۴)

آیہ ولقد خلقنا۔ یہ مذکورہ بالا قسموں کا جواب ہے۔ دمشق۔ بیت المقدس طور سینا اور مکہ مکرمہ گواہ ہیں۔ ان شہروں میں انبیاء علیہم السلام پر ہم نے جو وحی بھیجی وہ شاہد ہے اور اس میں اس کا بیان ہے کہ ہم نے انسان کو اپنی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ احسن و اجمل پیدا کیا ہے ظاہری حسن و جمال کے اعتبار سے بھی اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے بھی قال ابن العربی لیس للہ تعالیٰ خلق احسن من (الانسان) قرطبی) انہ تعالیٰ خلق کل ذی روح مکبا علی وجہہ الا الانسان فانه تعالیٰ خلقه مدید القامة یتناول ما کولہ بیدہ وقال الاصم فی اکمل عقل وفہم وادب و علم و بیان (کبیر)

آیہ ثم رددنا۔ باغیوں اور سرکشوں کے لئے تنزیف اخروی ہے۔ انسان کو ہم نے ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا۔ مگر جب اس نے عقل و خرد سے کام نہ لے کر ہماری اطاعت سے سرتابی کی توہم نے اس کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیل دیا۔ یعنی ہم نے اس کے لئے اس سزا کا فیصلہ کر دیا۔

آیہ الا الذین۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کئے ان کے لئے آخرت میں کبھی ختم نہ ہونے والا اجر و ثواب ہے۔ جنت میں ان کو جو نعمتیں ملیں گی وہ کبھی ختم نہ ہوں گی۔

سُورَةُ الْعَلَقِ

گذشتہ سورتوں میں تسلی اور تخویف و تبشیر کے مضامین ذکر کرنے کے بعد فرمایا تلاوت قرآن پاک پر مداومت کرو اس سے استقامت علی التوحید توجید **رابطہ** پر ثابت قدمی حاصل ہوگی

خلاصہ

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ————— تا ————— علم الانسان ما لم يعلم ۵ معانین کی پرواہ نہ کرو نہ ان کی ایذا سے گھبرائو اللہ کا نام لے کر قرآن کی تلاوت و تبلیغ کئے جاؤ۔ کلا ان الانسان ليطغى شكوه۔ ان الى سربك الرجعى تخويلت اخروى۔
 آيت الذى ينهى ————— تا ————— المرىعلم بان الله يرى ۵ زجر برائے سرکشان و طاعیان
 کلا لئن لم ينته ————— تا ————— سندع الزبانية تخويلت اخروى۔ کلا لا تطعه واسجد واقترب خطاب بپیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 و امر استقامت۔

۱ اقرأ بار۔ استعانت کے لئے ہے اپنے اس پروردگار کی مدد سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ جو لوگ ایسے کافی و شافی بیان کے بعد سبھی نہیں مانتے ان کو چھوڑیے ان کی ایذا و شرانگیزی کی پرواہ مت کیجئے بس اللہ کے نام سے قرآن کی تلاوت و تبلیغ میں لگے رہئے۔ قرآن کی تلاوت حق پر استقامت کا ذریعہ ہے

۲ خلق الانسان۔ انسان کو اللہ نے جسے ہوئے خون سے پیدا کیا، کیونکہ رحم مادر میں نطفہ سب سے پہلے علقہ (جسے ہوئے خون) کی شکل اختیار کرتا ہے جبکہ دوسری جگہ ارشاد ہے بخلقنا النطفة علقة (مومنون ع ۱) اقرأ اعادہ بعد عہد کی وجہ سے ہے۔ و ربك الاكرم تبارك بڑا کریم ہے جو مجرموں کو فوراً نہیں پھرتا الذى علم بالقلم اس نے ایک چھوٹی سی چیز یعنی قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ کیونکہ تمام کتابیں قلم ہی سے لکھی جاتی ہیں۔ اس طرح قلم تعلیم و تعلم کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔

۳ علم الانسان۔ انسان سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسماء کی تعلیم دی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور مطلب یہ ہے جو امور اسباب ظاہر سے معلوم نہ ہوں انکا علم وحی کے ذریعے عطا فرماتا ہے۔ اور مراد صرف وہی باتیں ہیں جن کا رسالت سے تعلق ہے۔ اس سے کلی علم غیب مراد لینا غلط اور باطل ہے کیونکہ کلی علم غیب کا فریضہ رسالت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ پابخ آیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے نازل ہوئیں۔

۴ کلا ان الانسان۔ یہاں الانسان سے اکثر مفسرین کے نزدیک ابو جہل مراد ہے یا اس سے جنس مشرک انسان مراد ہے۔ کلا بمعنی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات اور ایسے واضح بیانات کے باوجود مشرک انسان سرکشی کرتا اور عصیان و فسوق میں حد سے تجاوز کرتا ہے۔ ان آیتیں استغنی لام تعلیل مقدر ہے۔ اسی لان را نفسه استغنى اسی صادر ذامال و ثروة (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۲۳) مشرک انسان اس لئے سرکش اور طاعتی ہوتا ہے کہ وہ دولت مند ہے اس لئے اسے دین و ایمان کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ نادان بدبخت یہ سمجھتا ہے کہ بس دنیا کی دولت ہی اصل چیز ہے اسی سے انسان کی عزت و عظمت ہے۔

۵ ان الی۔ یہ تخویف اخروى ہے اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں مگر اس کا یہ خیال غلط ہے بلکہ مرنے کے بعد ہرزخ میں اور قیامت کے دن میدان حشر میں خدا کی طرف اسکی واپسی اور اس کے سامنے اس کی پیشی ہوگی وہاں اسکو اس کے عصیان طغیان کی پوری پوری سزا ملیگی اور دولت و ثروت وہاں کام نہیں آئیگی۔

۶ آیت الذى۔ یہ ابو جہل اور دیگر مشرکین کے لئے زجر ہے عبد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ آیت ان کان۔ ضمیر غائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے۔ آیت ان کذب یہاں ضمیر غائب ابو جہل و غیر سے کنایہ ہے۔ المرىعلم بان الله یبصری یہ گذشتہ سائے مضمون کی جزا ہے۔ یعنی یہ تو بتاؤ کہ اگر ہمارا بندہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہدایت پر سبھی ہو اور تقویٰ و طہارت کا حکم بھی دیتا ہو اور ابو جہل اس کو نماز پڑھنے سے روکتا بھی ہو اور حق کو جھٹلاتا اور اس سے اعراض بھی کرتا ہو تو اسے معلوم نہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

فائدہ :- آیت بمعنی اخبونی ہے یعنی اگر تجھے معلوم ہے تو بتا دے مجھ سے سن یا مرد و بیت بصری ہے اس صورت میں وہ ایک مفعول کا مقتضی ہوتا ہے مذکور ہو یا مقدر۔

۱۱۔ کلا لئن - تخولف اخروی ہے۔ اگر وہ لیزا اور شراپنگزی سے نیز تکذیب و انکار سے باز نہ آیا تو ہم قیامت کے دن اس کو پیشانی کے بالوں سے پھڑکیں گے جو ایک جھوٹے اور مجرم کی پیشانی سے پھر وہ اپنے تمام اہل مجلس اور تمام اعوان و انصار کو بلالے اور ہم دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جو اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دینگے، مگر اس کے اعوان و انصار کی وہاں ایک نہ چلے گی اور کوئی اس کو خدا کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔

۱۲۔ کلا لا تطعه - کلا ردعیہ ہے۔ ایسا مگر نہیں ہوگا جیسا کہ ابو جہل کا گمان ہے کہ اس کے مددگار اس کو خدا کے عذاب سے چھڑائیں گے مگر نہیں! لا تطعه ابو جہل آپ کو نماز سے روکتا ہے آپ اس کی بات نہ مانیں، بلکہ نماز پڑھیں اور اللہ ہی کی بارگاہ میں سجدہ سجالاتیں اور کثرت سجدو اور عبادت و طاعت سے اس کا قرب اور اسی کی رضا مندی حاصل کریں۔ عبادت صرف اسی کی سجالاتیں اور مصائب میں صرف اسی کو چکارتیں

۱۳۔ صرح قرآن - اول جبریل وحی لائے تو یہی پاتخ کر قلم سے بھی علم وحی دینا ہے یوں بھی وہی دیکھا ۱۲ منہ جڑا و یہ ابو جہل کا فرسقا کہ حضرت کو نماز پڑھتے دیکھتا تو چڑھاتا ۱۲ منہ حمد اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ یعنی نیک راہ پر ہوتا بھلے کام سکھاتا تو کیا اچھا آدمی ہوتا اب جو منہ موڑا تو ہمارا کیا بگاڑا ۱۲ منہ وک ایجا ابو جہل حضرت کو نماز میں دیکھ کر چلا کہ بلا دبی کرے وہاں نہ پہنچا تھا کہ چھپکا لگا پرل کا ڈر کر لٹے پاؤں پھر پھر کبھی یہ خیال نہ کیا معلوم ہوا کہ سجدہ میں بندہ اللہ سے نزدیک ہوتا ہے ۱۲ منہ حمد اللہ۔

۱۱۔ اخروی ۱۱

۱۲۔ تخولف اخروی ۱۲

۱۳۔ تخولف اخروی ۱۳

۱۴۔ بکرتے روح ۱۴

۱۵۔ صریح قرآن ۱۵

۱۶۔ صریح قرآن ۱۶

مِنْ عَلَقٍ ۱۱ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۱۲ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۱۳
 ۱۱۔ مجھے ہونے لہو سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جسے علم سکھایا قلم سے
 ۱۲۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۱۳ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا
 سکھایا بلکہ آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا کون نہیں ہے آدمی سرحٹھتا ہے اس سے
 ۱۳۔ أَنْ دَرَاهُ اسْتَفْتَى ۱۴ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعُ ۱۵ أَرَأَيْتَ الَّذِي
 کر دیکھے اپنے آپکو بے پروا بیک تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے تو نہ دیکھا ہو اسکو
 ۱۴۔ يَنْهَى ۱۵ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۱۶ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَىٰ الْهُدَىٰ
 جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھے کی بجلا دیکھ تو اگر ہوتا نیک راہ پر
 ۱۵۔ أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَىٰ ۱۶ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۱۷ أَلَمْ يَعْلَم
 یا سکھاتا ڈر کے کام ۱۶ بجلا دیکھ تو اگر جھٹلایا اور منہ موڑا تو یہ نہ جانا
 ۱۷۔ بَأَنَّ اللَّهَ بَرَىٰ ۱۸ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۱۹
 کہ اللہ دیکھتا ہے وہ کون نہیں ہے اگر باز نہ آئیگا ہم ٹھیس گئے چوتی پھڑ کر
 ۱۹۔ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۲۰ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۲۱ سَدِّدْ
 کیسی چوتی جموں ۲۰ گنہگار بلا بیوسے اپنے مجلس اولکو ہم بھی بلاتے ہیں
 ۲۱۔ الزَّبَانِيَةَ ۲۲ كَلَّا لَا تَطْعُهُمْ وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۲۳
 پیانے سیاست کرنے کو کون نہیں ہے مت مان اسکا کہا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو
 سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
 سورہ قدر ۵۰ مکہ میں نازل ہوئی اسکی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے
 إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ
 ہم نے اسکو اتارا ہے شب قدر میں ۱ اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے شب

منزل،

فتح الرحمن :- یعنی باید دانست کہ عاقبت استدار و ہدایت بہشت است و عاقبت ضلال و اضلال دوزخ پس ابن مدعا را بنوعی از بلاغت او کرده شد ۱۳۔
 فتح الرحمن :- یعنی فرشتگان سخت عقوبت کنندہ ۱۳۔ فتح یعنی یک دفعہ از لوح محفوظ ہاسمان دنیا ۱۳۔

القيمة یعنی ملت مستقیمہ کے احکام ہیں جس کا حکم نہایت صحیح اور محکم ہے۔ وقال الزجاج اسی ذلك دين الملة المستقيمة (قرطبی) الزجاج کے قول میں اگر ملت سے مراد امت ہو تو مفہوم زیادہ واضح ہو جاتا ہے یعنی یہ اس امت کا دین ہے جو حق پر قائم ہے جیسا کہ علامہ آلوسی رح فرماتے ہیں۔ وقال الزجاج اسی الامة القيمة بالحق اسی القائمة بالحق (قرطبی) اہل کتاب نے متفرق شاخیں نکال لی ہیں حالانکہ ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہل اور جھوٹے دینوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسکی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ حق پر قائم رہنے والی امت کا دین یہی ہے کہ ان الذین کفروا۔ تخولیف اخروی۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین جنہوں نے رسول کا قرآن کا اور دین کا انکار کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ خدا کی ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ان الذین امنوا۔ بشارت اخرویہ۔ لیکن جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کئے وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤمن کامل کا مرتبہ عرش عظیم اور کعبہ شریف سے بھی اونچا ہے کیونکہ یہ بھی مخلوق ہیں اور مؤمن کامل خدا کی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جزاء ہم اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی جزاء یہ ہے کہ ان کیلئے جنت کے دائمی باغات ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی ندیاں بہتی ہونگی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ جنت کی نعمتوں کو زوال ہوگا نہ اہل جنت کو موت آئیگی، نہ ان کو جنتوں سے نکالا ہی جائیگا اور نہ وہ خود ہی ان سے نکلنا پسند کریں گے رضی اللہ عنہم یہ ان کے ایمان خالص، یقین کامل اور عمل صالح کا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ بھی انعام و اکرام پر راضی ہیں۔ یہ اعزاز و اکرام اور یہ انعام و افضال ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈر کر اس کے احکام کی اطاعت کریں اور اس کے محبت سے دور رہیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

موضع قرآن ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فل قیامت سے پہلے جو مال زمین کے اندر رہا ہے سونا روپا اس سے نکل پڑے گا تب لینے والے نہ رہیں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

تخولیف اخروی
بشارت اخرویہ
۱۲
۲۳
عناد کفار پر
تخولیف اخرویہ

يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي سَائِرِ جِهَتِهِمْ خَلِيدِينَ فِيهَا ۗ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۗ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۗ جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۗ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِ ۗ

سورة الزلزال ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس کی آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بھید مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۗ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۗ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۗ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۗ لَقَدْ جِئْتُمُوهَا وَأَنْتُمْ حَسِرُونَ ۗ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَارُ الْمَوْتِ الْوَيْحَ ۗ وَالْوَيْحَ الْوَيْحَ ۗ

ربط گذشتہ سورت میں عناد کفار کا شکوہ تھا، اب اس سورت میں عناد کفار پر تخولیف اخروی کا ذکر ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ۔ یہ وہ زلزلہ ہے جو نطفہ اولیٰ کے وقت آئے گا جس سے زمین اپنی تہ تک ہل جائیگی اور یہ زلزلہ اس قدر سخت اور شدید ہوگا کہ زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہے گا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا ہو جائیں گے دیرا اور سمندر خشک ہو کر زمین کے برابر ہو جائیں گے۔ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا۔ اِثْقَالٌ، ثِقْلٌ کی جمع ہے یعنی بوجھ مراد اموات ہیں، نطفہ ثانیہ کے وقت زمین اپنے اندر سمونے ہوئے تمام مردوں کو باہر نکال دیگی اور وہ سب زندہ ہو کر میراں حشر کی طرف چلے جائیں گے۔ وَقَالَ الْإِنْسَانُ۔ اس دن انسان حیرت و تعجب سے کہیگا زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ اس قدر کیوں جھٹکے کھا رہی ہے یا اسکا تعلق مابعد سے ہے یعنی یومئذ محدث اخبار ہا قیامت کے دن زمین ساری باتیں

سورة الزلزال

صاف صبا بیان کر دیگی بندوں نے جو جو نیک بد کام اسپر کئے ہیں وہ سب بتا دیگی تو انسان اس پر حیرت و استعجاب کہہ بیگا زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ آج سب کچھ بتا رہی ہے۔ بان دیکھ اوحی لہا زمین اس لئے سب کچھ ظاہر کر دیگی کہ اللہ تعالیٰ کا اسکو حکم ہوگا۔ والباء للبسبب اسی محدث بسبب ایحاء سہلک لہا و امرہ سبحانہ ایاہا بالتحدیث از روح ج ۳۰ ص ۲۱۰) یہ یومئذ یصدر یہ اذا زلزلت الارض کی جزا سے اشتاتا۔ متفرقین اپنے اعمال کے اعتبار سے جدا جدا طبقوں اور جماعتوں میں بٹ کر حساب کتاب سے واپس ہونگے کوئی خوش و خرم اور چمکتے چہرے کے ساتھ اور کوئی افسردہ سیاہ قام۔ لیروا اعمالہم مضاف محذوف ہے ای جزاء اعمالہم (روح) تاکران کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب دکھایا جائے گا۔ من ینبئکم بحدی تفصیل ہے جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی اسکو اسکی بھی جزا ملیگی اور وہ اسکی جزا وہاں دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ بھی اسکی جزا دیکھ لیگا بشرطیکہ عفو نہ کیا گیا ہو۔

اَخْبَارَهَا ۱۰ بِان رَّبِّكَ اَوْحٰی لَهَا ۱۱ یَوْمَئِذٍ یُّصَدِّرُ النَّاسَ ۱۲
 وہ اپنی باتیں اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اسکو وہ اس دن سے ہو پڑیگی وہ لوگ
 اَشْتَاتًا ۱۳ لَیْرًا وَاَعْمَالَہُمْ ۱۴ فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۱۵
 طرح طرح پر کہ انکو دکھا دیئے جائیں ان کے عمل سوجس نے کی ذرہ بھر
 خَیْرًا اَیْرًا ۱۶ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا اَیْرًا ۱۷
 بھلائی وہ دیکھ لیگا اسے اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لیگا اسے
 رِیۃُ الْعَدَمٰتِ مَلٰئِکَتٌ وَہِیَ اَحَدٌ عَشْرًا ۱۸ اِنَّ رِیۃَ کُلِّ وَوَلَدٍ ۱۹
 سورۃ عادیات لے مکہ میں نازل ہوئی اسکی گیارہ آیتیں اور ۱ رکوع
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲۰
 شروع اللہ کے نام سے جو بیمد مہربان نہایت رحم والا ہے
 وَالْعَدِیۃُ صَبْحًا ۲۱ فَاَلْمُورِیۃُ قَدْحًا ۲۲ فَاَلْمَغِیْرِیۃُ ۲۳
 قسم ہے لہ دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر پھر آگ سلگانے والے جھاڑ کر پھر غارت ڈالنے والے
 صَبْحًا ۲۴ فَاَثْرٰنَ بِہٖ نَقَعًا ۲۵ فَوْسَطٰنَ بِہٖ جَمَعًا ۲۶
 صبح کو پھر اسمٹانے والے اس میں گرد در پھر گھس جانے والے اس وقت فوج میں
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ۲۷ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ ۲۸
 بے شک آدمی اپنے رب کا ناشکر ہے وہ آدمی یہ اس کام کو
 لَشٰہِدٌ ۲۹ وَاِنَّہٗ لِحَبِ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۳۰ اَفَلَا یَعْلَمُ ۳۱
 سامنے دیکھتا ہے اور آدمی سے محبت پر مال کی بہت پکا ہے کیا نہیں لگھ جانتا
 اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۳۲ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۳۳
 وہ وقت کہ کرید جائے جو کچھ قبور میں ہے اور تحقیق ہوئے جو کچھ کہ جیوں میں ہے
 اِنَّ رَبَّہُمْ بِہِمَّ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۳۴
 بیشک ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ

رابطہ سابقہ سورتیں عناد کفار پر تخیلیت اخروی کا ذکر تھا اب اس سورت میں ظلم کفار کا شکوئی مذکور ہوگا۔

خلاصہ الحدیث صبحا تا۔ ان الانسان لربہ لکنودہ بیان مرض یعنی انسان اپنے پروردگار کا ناشکر گزار ہے وانه علی ذلک لنتہید تا لشدیدہ بیان سبب مرض یعنی اسکی ناشکری کا سبب مال و دولت کی محبت ہے فلا یعلم اذا بعث تا آخر علاج مرض بصورت تخیلیت اخروی۔ لہ والعدیۃ صبحا ہانپ ہانپ کر دوڑنے والے گھوڑے فالموریۃ قدحاً پتھر ملی زمین پر دوڑتے وقت اپنے سموں سے چنگاریاں نکالنے والے فالمغیریۃ صبحا پھر صبح صبح لوٹ مار کر نیوالے فاترن بہ نقعا دوڑتے وقت گرد و غبار اڑتے ہیں فوسطان بہ جمعاً پھر تیز رفتاری کے ساتھ جاتے ہیں اندر گھس جاتے ہیں ان الانسان لربہ لکنود یہ لوٹ مار کرنے والے گھوڑے اسپر شاہد ہیں کہ انسان اپنے پروردگار کا نہایت ہی ناشکر گزار ہے قالہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ عامۃ المفسرین کے نزدیک یہ صفیۃن مجاہدین کے گھوڑوں کی ہیں اور بعض کے نزدیک ان صفات سے فرشتے مراد ہیں۔ وانه علی ذلک لنتہید مذکور شواہد کے علاوہ انسان اپنی اس بیماری اور کمزوری پر خود بھی شاہد ہے اور اسے اپنا کردار خوب معلوم ہے لہ وانه لحب یہ سبب مرض کا بیان ہے انسان کے ناشکر گزار ہونے کا سبب ہے کہ دولت دنیا کی محبت میں بہت متشدد ہے حب مال اسبخل و امساک پر اسکی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اسکا شکر گزار کر نیسے روکتی ہے لہ افلا یعلم بہ علاج مرض کا بیان ہے بصورت تخیلیت اخروی کیا انسان یہ نہیں جانتا کہ جب قبروں میں اٹھائے جائیگی یعنی قیامت کے دن اور لوگوں کی تمام باتیں ظاہر کر دی جائیگی اسدن انکا پروردگار انکے اعمال خیر و شر سے باخبر ہوگا اور انکو پوری پوری جزا دیگا اسی عالم لا ینفخ علیہ منہم خافیۃ و هو عالم بہم فی ذلک الیوم و فی غیرہ ولكن المعنی انہ یجاز بہم فی ذلک الیوم (قرطبی ج ۳۰ ص ۱۶۳)۔

اشکر کوئی ظلم کفار
 بیان مرض
 سبب مرض
 علاج مرض بصورت تخیلیت اخروی

منزل

منزل یعنی بدوں کے گناہ بتا دیگی حساب کے وقت ۱۲ منہ جگ یہ جہاد والے سواروں کی قسم ساس سے بڑا کون عمل ہے کہ اللہ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر ۱۲ منہ جگ یعنی موضح قرآن کفران نعمت کرتا ہے اور وہ کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اسکی نعمت کو دوسرے کی سمجھے دوسرا یہ کہ جو فائدہ اس نعمت سے چاہے وہ نہ لیوے بلکہ اسکے برخلاف اسے خرچ کرے تیسرا یہ کہ اس نعمت کی محبت اسقدر دل میں اثر کر جائے کہ نعمت دینے والے کو بھول جائے۔ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔

منزل یعنی بدوں کے گناہ بتا دیگی حساب کے وقت ۱۲ منہ جگ یہ جہاد والے سواروں کی قسم ساس سے بڑا کون عمل ہے کہ اللہ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر ۱۲ منہ جگ یعنی موضح قرآن کفران نعمت کرتا ہے اور وہ کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اسکی نعمت کو دوسرے کی سمجھے دوسرا یہ کہ جو فائدہ اس نعمت سے چاہے وہ نہ لیوے بلکہ اسکے برخلاف اسے خرچ کرے تیسرا یہ کہ اس نعمت کی محبت اسقدر دل میں اثر کر جائے کہ نعمت دینے والے کو بھول جائے۔ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔

منزل یعنی بدوں کے گناہ بتا دیگی حساب کے وقت ۱۲ منہ جگ یہ جہاد والے سواروں کی قسم ساس سے بڑا کون عمل ہے کہ اللہ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر ۱۲ منہ جگ یعنی موضح قرآن کفران نعمت کرتا ہے اور وہ کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اسکی نعمت کو دوسرے کی سمجھے دوسرا یہ کہ جو فائدہ اس نعمت سے چاہے وہ نہ لیوے بلکہ اسکے برخلاف اسے خرچ کرے تیسرا یہ کہ اس نعمت کی محبت اسقدر دل میں اثر کر جائے کہ نعمت دینے والے کو بھول جائے۔ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔

سورة الفارعة

ربط گذشتہ سورت میں ظلم کفار پر شکوہ تھا اب اس سورت میں ظالموں کے لئے تسخوف اخروی ہے۔

القارعة۔ یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے والتفقوا علی ان القارعة اسم من اسماء القیامة (کبیر) قیامت کے دن نفع صور کی شدید آواز کے علاوہ اجرام علویہ اور سفلیہ کے تضادم سے بھی نہتا ہونے کا شور مچا سہوگا اس لئے اسے القارعة کہا گیا ہے۔ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو خوف

ہر اس سے نہایت پریشان ہوں گے اور پروانوں کی طرح ادھر ادھر منتشر ہوں گے جس طرح نسیم پر پروانوں کا بے ساحتا اثر دام ہوتا ہے اور ان کی حرکات مختلف ہوتی ہیں گھبراہٹ کی وجہ سے۔ پہاڑ دھنسی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح ہو جائیں گے سورة الزلزال میں قیامت کے دن زمین کا حال بیان ہوا اور یہاں پہاڑوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

فاما من ثقلت۔ بشارت اخرویہ۔ قیامت کے دن جن کے اعمال صالحہ کا پلڑا سبھاری ہوگا وہ نہایت خوش و خرم ہوں گے اور اپنی پسندیدہ عیش و عشرت سے لطف اندوز ہوں گے۔ راضیہ بمعنی مرضیہ (قرطبی) و اما من خفت یہ تسخوف اخروی ہے۔ امہ اسی مستقرہ (قرطبی عن الاخفش) اور جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا ان کا ٹھکانہ ہاویہ میں ہوگا۔ ہاویہ دوزخ کے ناموں میں سے ہے۔ وما ادرك ما هیة تمہیں کیا معلوم ہاویہ کیا چیز ہے وہ نہایت ہی سخت اور تند و تیز آگ ہے ہیٹھ میں ہار برائے سکتے ہیں۔ مثنوی میں ہاویہ کا جو معنی ذکر کیا گیا ہے وہ ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔

پس شود جائے دلش در ہاویہ
ہیچ میدانی چه باشد ماہیہ
آتش سوزندہ نقش غیر را
کہ بسوزد پر طیر و منیر را

موضح قرآن

و سورة تکاثر کے نازل ہونے کا سبب قریش میں دو گروہ تھے بنو عبد مناف کہ ہمارے پیغمبر اس میں تھے اور بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمی اس کا سردار تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں اپنی اپنی بزرگی پر فخر کرنے لگے مال اور کاموں کا حساب کرتے کرتے آدمیوں پر نوبت پہنچی۔ بنو عبد مناف کے لوگ گنتی میں زیادہ ہوئے بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائی میں بہت مایے گئے سو موتے جیسے سب کو گننا چاہیے جب یہ کیا تو بنو سہم زیادہ ہوئے پھر تحقیق کے واسطے مقبروں پر گئے حق تعالیٰ نے دونوں کی جہالت اور غفلت پر کہ اپنے ضروری کاموں کو بھول کر کیسے ناکالے کام میں جا لگے ہیں یہ سورت نازل کی کہ آدمی آخر عمر میں کس قدر مال اور اولاد کی بہتت پر حریص ہوتا ہے کہ ان سے اس کے نام و جاہ کا سلسلہ باقی رہے اور یہ بات اس کو اللہ کی پہچان سے اور ادائے حقوق سے جو اس پر واجب ہے باز رکھتی ہے۔ فتح العزیز سے لکھا۔

القارعة ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

۱۳۹۱

ع ۳

سورة القارعة ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

سورة قارعة ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

القارعة ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تو کیا سمجھا کیا ہے کھڑکھڑانے والی

یوم ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

جس دن سب ہوں لوگ جیسے پتنگے بھڑکے ہوئے اور ہوں

الجبال ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

پہاڑ جیسے رجم ہوئی اُون دھنسی ہوئی سو جس کی گتہ سبھاری ہوں

موازینہ ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

تولیں تو وہ ہے گا من مانتے گذران میں اور جس کی

من خفت ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

ہلکی ہوں تو تو اسکا ٹھکانا گڑھا ہے اور تو

ادرك ما هیة ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

کیا سمجھا وہ کیا ہے آگ ہے دہن ہوئی

سورة التکاثر ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

سورة تکاثر ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

الھکم التکاثر ۱۰۱ التکاثر ۱۰۲

غفلت میں رکھا ہے تم کو بہتات کی کثرت نے دل یہا تک کہ جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں لے آگے

منزل

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

رابطہ | گذشتہ سورتوں میں تنخویف و تبشیر اور زجر و محسوس کا ذکر سحاب اس سورت سے پھر تیز ہبید فی الدنیا کے مضمون کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

خلاصہ

تفاخر و تکاثر پر زجر۔ اور تنخویف اخروی۔
لَمَّا الہاکم التکاثر۔ التکاثر، کثرت مال اور کثرت تعداد پر فخر کرنا اور کثرت میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرنا۔ ای التباری فی الکثرة والتباہی بہا بان یقول هؤلاء نحن اکثر و هؤلاء نحن اکثر (روح ج ۳۰ ص ۲۲۳)
 مفسرین نے لکھا ہے کہ انصار رض کے دو قبیلوں میں کثرت عدد کے مقابلے کی کٹن گئی اور ہر قبیلہ اپنے افراد کی کثرت پر فخر کرنے لگا۔ چنانچہ دونوں قبیلوں نے پہلے زندہ لوگوں کو گناہ کی گنتی ختم ہوتی تو قبرستان میں جا کر مردوں کو شمار کرنے لگے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ فرمایا کثرت عدد پر فخر و مباہات نے تم کو ایسا غافل کیا کہ تم قبرستان میں جا پہنچے اور مردوں کی گنتی کرنے لگے یا حتی زرتہ المقابر۔ موت سے کنا یہ ہے یعنی تم اموال و افراد کی کثرت پر فخر کرتے رہو گے یہاں تک کہ قبروں میں پہنچ جاؤ گے الہاکم حرصکم علی تکثیر اموالکم عن طاعة ربکم حتی اتاکم الموت وانتم علی ذلک (کبیر)

لَمَّا کلاسوف۔ کلا برائے روع ہے اور اس میں تنخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے اور نہ یہ خیال ہی درست ہے کہ مال و اولاد کی کثرت سعادت کا باعث ہے یا کوئی قابل فخر چیز ہے۔ بہت جلد تمہیں یہ حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ یہ تکاثر و تفاخر ایک فضول چیز تھی۔ تم کلاسوف تعلمون تکرار تاکید کے لئے ہے اور تم تعقیب ذکر سی کے لئے ہے۔ یعنی میں پھر یہ بات کہتا ہوں، مراد یہ ہے کہ موت کے بعد آنکھیں کھل جائیں گی اور حقیقت واضح ہو جائیگی۔

لَمَّا کلا لو تعلمون۔ کلا بمعنی حقا ہے لو کی جزاء مقدر ہے اسی لما الہاکم التکاثر (کبیر) یا لشغلکم ذلک عن التکاثر (روح) یعنی اگر تم آئندہ حالات کو اس یقین کے ساتھ جانتے جس طرح تم دیگر احوال یقینیہ مثلاً احوال ماضیہ کو جانتے ہو تو تم کثرت مال و اولاد پر فخر نہ کرتے۔

لَمَّا لترون۔ تنخویف اخروی۔ عین الیقین مفعول مطلق ہے من غیر لفظ یا یہ مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے ای رویۃ عین الیقین (روح) تم ضرور بالفرد دوزخ کو دیکھو گے، پھر کہتا ہوں تم دوزخ کا آنکھوں سے مشاہدہ کرو گے اور تمہیں سکا عین الیقین حاصل ہو جائیگا پھر یہ بھی سن لو کہ اس دن تم سے ساری نعمتوں کے بانٹنے میں پوچھا جائیگا کہ میں نے تم پر جو انعامات کئے تم نے ان کا شکریہ ادا کیا یا نہ۔ وکل هذه نعمہ، فیسل العبد عنہا هل شکر ذلک امر کفر (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۷۸)

سورة الہمزہ

رابطہ و خلاصہ | تزہید فی الدنیا کے بعد مال و دولت جمع کرنے والوں اور کثرت مال پر فخر و غرور کرنے والوں کے لئے تنخویف اخروی۔
آیہ ویل۔ ہمزہ غیبت کرنے والا اور پس پشت عیب جوئی کرنے والا۔ لہزہ منہ پر طعنہ لینے والا اور گالی گلوچ کرنے والا۔ یا ہمزہ منہ پر عیب جوئی کرنے والا اور لہزہ پس پشت عیب چینی کر نیوالا اور چغلیخورد و قال ابوالعالیۃ والحسن و مجاہد و عطاء بن ابی سباح الہمزہ الذی یعتاب و یطعن فی وجہ الرجل، واللہزۃ الذی یغتابہ من خلفہ اذا غاب (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۸۱) حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں ان دونوں لفظوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو چغلی کھائیں اور دوستوں کو آپس میں لڑائیں اور بے گناہوں پر تہمتیں اور عیب لگائیں ہم المشاءون بالمیمۃ، المفسدون بین الاحیاء، الباغون للبراء العیب (ابن جریر) ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے جو لوگوں کی غیبت کرے، ان کی عیب جوئی میں لگا ہے، احباب و اقارب میں پھوٹ ڈالے اور بے گناہوں پر تہمت لگائے۔

آیہ الذی جمع نیک کاموں کی تولد سے توفیق ملی نہیں، برے کاموں میں منہمک ہے اور دولت جمع کرنے اور اسے گن گن کر رکھنے کا بہت شوق ہے۔ دولت جمع کرتا ہے اور اسے نیک کاموں میں خرچ نہیں کرتا اور دولت دنیا کو سامان بنا کر رکھتا ہے۔ ایحسب ان مالہ اخلدہ ہمزہ استفہام مقدم ہے ایحسب کیا اس کا یہ خیال ہے کہ یہ دولت اسے ہمیشہ رکھیگی اور اسے دائمی زندگی عطا کرے گی۔؟

آیہ کلاد۔ ہرگز نہیں۔ یہ دولت اسے ہمیشہ نہ رکھے گی۔ دلیل سورہ "عصر" میں گذر چکی ہے زمانہ گواہ ہے کہ دولت جمع کرنے والے نہ رہے لیبذن فی المحطۃ یہ تنخویف اخروی ہے اسے ضرور بالفرد و حوطہ (بھرس نکال دینے والی آگ) میں ڈالا جائے گا۔ تمہیں کیا معلوم حطۃ کیا چیز ہے؟

آیہ نار اللہ۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو جلاتے جلاتے ان کے دلوں تک پہنچ جائیگی۔ انہا علیہم مؤصدة۔ ای مطبقة۔ ان کو لمبے لمبے ستونوں کے اندر گھیر کر اوپر سے آگ کو بند کر دیا جائیگا تاکہ اس کی حرارت تیز رہے اور ضائع نہ ہو یا عمد سے وہ میخیں مراد ہیں جو ان تختوں میں لگائی جائیں گی جن سے جہنم کا منہ بند کیا جائے گا۔ قال القشیری والمعظم علی ان العمد اوتاد الاطباق التي تطبق علی اهل النار۔ وتشد تلك الاطباق بالادئاد حتی یرجع علیہم غمہا و حرہا، فلا یدخل علیہم رحمہم (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۸۶) اللہم اجرنا منہا یا رحمہم الراحمین و یا اکرم الاکرمین۔

سورة الفیل

رابطہ و خلاصہ | تزہید فی الدنیا کے بعد سورۃ الہمزہ میں تنخویف اخروی بیان ہوئی ہے اب اس سورت میں تنخویف دنیوی کا ایک نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔
آیہ ذاب سے بچنے کی صفت یہی صورت ہے کہ سورت العصر میں بیان کردہ چار اوصاف اپنے اندر بھروسہ المرقن یہ تنخویف دنیوی کا ایک نمونہ ہے۔ رویت سے رویت بصریہ مراد ہے اور وہ علم سے کنایہ ہے اور استفہام تقریری ہے واقوفیل کی خبر آپ تک تو اتر سے پہنچ چکی تھی اور آپ کو اس کا علم تھا یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سال میں پیش آیا۔ سنجاشی شاہ جہتہ کے ایک حاکم ابرہہ نے سنجاشی کی خوشنودی کے لئے صنعار میں ایک نہایت ہی عالیشان گرجا تعمیر کرایا۔ اس میں دنیا کا اعلیٰ درجہ کا سنگ مرمر استعمال کیا گیا۔ پتھر سونے کے نقش و نگار سے مزین تھے گرجے کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس نے سنجاشی کو لکھا کہ اس نے آپ کی خاطر ایک ایسا عالیشان گرجا تعمیر کیا ہے کہ آج تک دنیا میں ایسا گرجا تعمیر نہیں ہوا اور جب تک میں حج کے لئے سارے عرب کا رخ اس گرجے کی طرف نہ پھیر دوں اس وقت تک میں سکون سے نہیں بیٹھوں گا چنانچہ ابرہہ نے بیت اللہ شریف کو مسمار کرنے کے لئے ایک عظیم فوج تیار کی اور صحیحہ تر وایتوں کی مطابق محمود نامی ایک ہاستی کی قیادت میں مکہ مکرمہ پر حملہ کر دیا۔ پہلے اس نے مکہ والوں کے بہت سے اونٹ اپنی تحویل میں لے لئے جن میں عبدالمطلب کے دو سو اونٹ بھی شامل تھے۔ عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے، اس نے پوچھا آپ کیسے آئے، انہوں نے فرمایا میرے اونٹ واپس کر دو۔ ابرہہ نے کہا افسوس ہے تم اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ تو کرتے ہو مگر خانہ کعبہ کے باکے میں کچھ نہیں کہتے ہو جو تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا دین ہے اور میں اسے ڈھانے کے لئے

ایا ہوں۔ اسپر علیہ لمطلب نے کہا انی سا بلابل وان للبيت سا یا سینعہ میں اوتوں کا مالک ہوں سلتے ان کی واپسی کا مطالبہ کر رہا ہوں اور خانہ کعبہ کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اپنے گھر کی حفاظت کر لیکر اسپر ابرہہ نے کہا ماکان لیمنع منی مجھ سے اسکو نہیں بچا سکے گا۔ عبدالمطلب نے جواب میں کہا انت وذاک اچھا زور آتی کر دیکھو۔ ابرہہ نے ان کے اونٹ واپس کر دیئے اور بیت اللہ پر حملہ کر دیا۔ ہاسخی بیت اللہ کے نزدیک جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے ہر ممکن کوشش کی مگر نہ اٹھا۔ جب اسے واپس یمن جانے کا اشارہ کیا گیا تو فوراً چل دیا۔ جب اس کو دوبارہ بیت اللہ کی طرف پھیرا گیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔ فرمایا آپ کو معلوم ہے ہم نے ہاسخی والوں کا کیا حشر کیا من الروح والقربی وغیرھا لہ المیعل۔

استفہام تقریری ہے ہم نے ان کی تدبیر بے کار کر دی۔ وہ خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے آئے تھے مگر ہم نے ان کو نہ صرف ناکام کر دیا بلکہ دنیوی عذاب سے ان کو نہیں نہیں کر دیا۔ وارسل علیہم طیرا۔ ابابیل، طیرا سے حال ہے اور وہ ابالہ کی جمع ہے۔ بمعنی جماعت۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو ٹولیوں کی صورت میں مختلف سمتوں سے ان پر بھیجا۔

ترمیہم۔ ہر پرندے کی چوہنچ اور پنجوں میں سخت مٹی کا ایک ایک سنگ گیزہ سخت ہے جسے وہ ان پر پھینک رہے تھے۔ سبیل بعض کے نزدیک سنگ گل کا معرب ہے۔ سنگیزہ ایسے زور سے برس رہے تھے کہ ہر میں لگتے اور نیچے سے جا سکتے۔ اور ساتھ ہی ان کے گوشت کے ٹکڑے بھی اڑ جاتے۔ فجعلہم کعصف ما کول ۵ یہاں تک کہ ان کو مولیشیوں کے کھاتے ہوئے چارے کی مانند کر دیا۔ ان کے بدنوں کے اجزاء و اعضاء اس طرح چورہ ہو گئے جس طرح مولیشیوں کا سچا ہوا چارہ اسی جعل اللہ اصحاب الفیل کو روق الزرع اذا کلته الدواب فرمت بہ من اسفل شبہ تقطع اوصالہم بتفرق اجزائہ (قرطبی ج ۱۰ ص ۱۹۹)

موضع قرآن

یعنی جس دل میں ایمان ہے زجلا سے اور جو کفر ہے تو جلا سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وایمن کے ملک پر ایک مدت تک حبشی غالب ہے دیکھا کہ سارے عرب حج کرتے ہیں کعبہ کا چاہا کہ سب ہمارے پاس جمع ہو کر میں کعبے کی ایک نقل ایک کعبہ بنایا۔ دنیا کا کھلف یہاں سے زیادہ کوئی نہ آبا زیارت کو جھنجھلا کر فوج چڑھا کر فوج چڑھائی کعبہ شریف پر اور ساتھ لائے کتنے ہاسخی ڈھانے کو بیچ میں کسی قوم عرب کے مزاحم ہوئے سب کو مارا جب حرم کی حد میں بیٹھے آسمان سے جانور آئے سبز چڑھیوں کے برابر تین تین ککھرے کر دو پنجوں میں ایک چوہنچ میں لاکھوں جانور لگے لگے ککھر چلتے جیسے گولی بندوق کی اگر اونٹ کی پیٹھ میں لگتا پیٹ سے نکلتا پھر آدمی کیا چیز ہے ساری فوج میں ایک سچا اسی سال آخر میں حضرت پیدا ہوئے ۱۲ منہ و امر جسم گوید ابرہہ بادشاہ یمن عزم ہدم کعبہ کر دو فیلان بسیار و لشکر بی شمار بہم آورد چون نزدیک کعبہ رسید خدا تعالیٰ ابابیل را حکم فرمود تا ہلاک کند فتح الرحمن واللہ اعلم ۱۲۔

لَيُبَدِّلَنَّا فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝
 وہ پھینکا جائیگا اس روندنے والی میں اور تو کیا سمجھا کون ہے وہ روندنے والی
 نَارُ اللَّهِ الْمَوْقِدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝
 ایک آگ ہے اللہ کی سدگائی ہوئی وہ جہانک لیتی ہے دل کو
 إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝
 ان کو اس میں موند دیا ہے لپے لپے ستونوں میں
 سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسِينَ آيَاتٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
 سورۃ فیل ۵ مکہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے
 أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ
 کیا تو نے نہ دیکھا کہ کیا اللہ کیا تیرے رب نے ہاسخی والوں کے ساتھ کیا نہیں کر دیا
 كَيْدَهُمْ فِي تَضَلُّبِهِمْ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝
 ان کا داؤ غلط اور بھیجے ان پر اڑتے جانور ککھریاں ٹھوڑیاں

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِّلَ ۝
 پھینکتے تھے ان پر پتھریاں ککھر کی پھر کر ڈالا انکو جیسے بھس کھایا ہوا

سُورَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
 سورۃ قریش ۵ مکہ میں نازل ہوئی اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے
 لَا يَلْفُ قَرَيْشٍ ۝ الْفِهْمُ حَلَّةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝
 اس واسطے کہ مانوس کھاریشن کو مانوس رکھنا انکو سفر سے جاڑے کے اور گرمی کے

منزل

سُورَةُ الْمَاعُونِ

رابطہ و خلاصہ ۱۱۔ موضوع تزیہید فی الدنیا سے متعلق ہے۔ تکذیب قیامت، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ نہ کرنے اور نمازوں میں غفلت کرنے پر نذیر۔ روایت سے روایت قلبی اور معرفت مراد ہے اور استفہام سے تعجب و تشویق مقصود ہے۔ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں جو قیامت کا انکار کرتا ہے حالانکہ قیامت کا ثبوت دلائل قاطعہ سے ہو چکا ہے اسکا حال واقعی قابل تعجب ہے ۱۲۔ فذلک یہ شخص نہ صرف قیامت ہی کا انکار کرتا ہے بلکہ یتیموں کو بھی دھتکارتا ہے۔ غریبوں اور مسکینوں کو خود کھانا کھلانا تو درکنار دوسروں کو بھی اس کی ترغیب نہیں دیتا تو ایسے لوگوں کو نمازوں کا کیا فائدہ اور پھر نمازیں بھی وہ کماحقہ نہیں پڑھتے۔ وہ نمازیں بھی خداوند تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر اور اجر و ثواب کی امید پر نہیں پڑھتے بلکہ محض ریاکاری اور دنیوی مصلحتوں کیلئے پڑھتے ہیں۔ نماز سے ان کا مقصود رضائے الہی نہیں ۱۳۔ فضویل تو ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت اور ویل ہے جو نماز کی حقیقت اور اس کے اصل مقصد سے غافل ہیں۔ عن ابن عباس هو المصلی الذی ان صلی لہ لوجہ لہما شواہا وان ترکھا لہم ینحش علیہا عقابا (قرطبی ج ۲۰ ص ۲۱۱) الذین ہم یراءون۔ وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے اور دنیوی مصلحتوں کے تحت نماز پڑھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی رضا مقصود نہیں ہوتی۔ ویجنعون الماعون۔ الماعون، بالکل معمولی اور ادنیٰ سی چیز مثلاً سوئی، پانی، نمک، آگ وغیرہ۔ وهو الشئ القلیل (روح) اور وہ ایسے باخلاق ہیں کہ ایک حقیر سی چیز بھی کسی کو استعمال کے لئے نہیں دیتے۔ اس سورت میں جو اوصاف ذکر کئے گئے ہیں وہ منافقوں کے اوصاف ہیں۔ کونہل فی المنافقین اشبه وبہم اخلق لانہم جمہوا لوصاف الثلاثة (قرطبی) ہذا السورة فی ذکر المنافقین (کبیر)

سُورَةُ الْكَوثرِ

رابطہ و خلاصہ ۱۲۔ تزیہید فی الدنیا کے بعد مضمون توحید کا ذکر۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تسلی اور شرک اعتقادی و فعلی کی نفی۔ مشرکوں کے لئے تحویف۔ سورت اعلیٰ کے دونوں مضمونوں میں سے ایک یعنی توحید اور نفی شرک کے ساتھ متعلق ہے ۱۳۔ انا اعطینک۔ الکوثر، بروزن فوعل جو چپیز عدد و قدر اور منزلت و منفعت میں کثیر ہو اسے کوثر کہا جاتا ہے۔ العرب تسمی کل شیئ کثیر فی العد و القدر والخط کوثر (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۲۶) الکوثر سے مراد کے بالے میں مفرین کے تقریباً پندرہ اقوال ہیں۔ سب سے زیادہ معروف قول دو ہیں اول یہ کہ اس سے مراد حوض کوثر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا اور آپ اس سے اپنی امت کو سیراب کریں گے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ قیامت کے دن آپ کو حوض کوثر کا ملنا متواترات میں سے ہے دوم یہ کہ اس سے مراد قرآن مجید ہے جو دین و دنیا کا کوثر ہے اور دین و دنیا کی خیر کشی کا سرچشمہ ہے یا اس سے ہر وہ خیر و برکت اور ہر وہ نعمت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہو۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اور یہ قول حوض کوثر اور قرآن کو بطریق اولیٰ شامل ہے۔ القول الخاس عشر ان المراد من الکوثر جمیع نعم اللہ علی محمد علیہ السلام وهو المنقول عن ابن عباس لان لفظ الکوثر ینتاول الکثرة الکثیرة فلیس حمل الایة علی بعض ہذا النعم اولیٰ من حملہا علی الباقی فوجب حملہا علی لکل (کبیر) یہ سورت چونکہ مکہ ہے اور اس کے نزول کے وقت ابھی نہ نزول قرآن کی تکمیل ہوئی تھی اور نہ بالفعل حوض کوثر آپ کو ملا تھا اور نہ ابھی ہر نعمت اور خیر و برکت کا نزول ہی مکمل ہوا تھا اسلئے اعطینک، حکمناک بالاعطاء پر محمول ہے ۱۴۔ فصل۔ یہ ماقبل پر مرتب ہے۔ چونکہ ہم نے آپ کو الکوثر عطا کیا ہے اس لئے آپ بطور شکر نعمت محض ہماری رضا جوئی اور خوشنودی کے لئے نماز پڑھیں اور حاجات و مصائب میں صرف مجھے پکاریں اور میرے سوا کسی اور کو نہ پکاریں۔ یہ شرک اعتقادی کی نفی کی طرف اشارہ ہے وانہما اسی لربک۔ یہ شرک فعلی کی نفی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے نذر و نیاز دینا اور اسی کے نام کی قربانی کرنا غیر اللہ کے نام کی نہ کرنا ۱۵۔ ان شانک ایک دفعہ ایک مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا جب آپ سے جدا ہوا تو دوسرے مشرکوں نے پوچھا کس سے باتیں کر رہا تھا؟ بولا اس بتر کے ساتھ، اس کا اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ کیونکہ آپ کی نرمیہ اولاد زندہ نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ مقطوع النسل نہیں ہیں، بلکہ یہ کفار اس صفت سے موصوف

ہیں اور آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد قیامت تک دنیا میں موجود رہے گی نیز آپ یہ مسئلہ بیان کرینگے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو تباہ کر دے گا۔

سورة الكافرون

۱۱ تکفرون ۱۰۹ النصر

۱۳۹۸

۳۰ عم

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۴

بیشک تم جو دشمن ہے تیرا وہی رہ گیا ہے بیجا کٹا

سورة الكافرون ۱۰۹ اِنَّا وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّ اٰحَدٌ

سورہ کافرون ۱۰۹ میں نازل ہوئی اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیکہ مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَاۡۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۲

تو کہہ لے مکرو میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۳ وَلَاۤ اَنَا عٰبِدُ

اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں اور نہ تم مجھ کو پوجنا ہے

مَاۤ اَعْبُدُ ۴ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۵

اسکا جو تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا ہے اسکا جو میں پوجوں

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَاِلٰى دِيْنِ ۶

تمکو تمہاری راہ لے اور مجھ کو میری راہ لے

سورة النصر ۱۰۹ قَدْ نَبِئْتُ وَاٰتِ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّ اٰحَدٌ

سورہ نصر ۱۰۹ میں نازل ہوئی اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیکہ مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

جب تم پہنچے مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو دیکھے لوگوں کو

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

داخل ہوتے دین میں غول کے غول تو سہ پاکی بول

منزل

سورت کا موضوع توحید اور ربط و خلاصہ نفی شرک ہے۔ جس طرح ناصح وعظ و نصیحت میں پورے اقبام و تقہیر اور تفصیل توضح کے بعد کہتا ہے کہ مسئلہ تو میں نے واضح کر دیا ہے۔ اگر اب بھی نہیں مانتے تو میرا راستہ یہ ہے اور تمہارا راستہ وہ ہے۔ اسی طرح یہاں کہہ گیا کہ اتنے بیانات کے بعد بھی باز نہیں آتے ہو۔ تو ہمارے اور تمہارے درمیان سلام متارک ہے۔ تائید۔ اعراض عن تولى عن ذکرنا (الحج ۲۶) اس میں سلام متارک کا اعلان کرنا مقصود ہے ۱ قُلْ يَاۡۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَا تَعْبُدُوْنَ میں ما سے معبودان باطل مراد ہیں۔ جن کی مشرکین اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ ما اعبد میں ما سے معبود حقیقی مراد ہے جس کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خالص عبادت بجالاتے تھے۔ فرمایا اگر اس طرح ایضاح و تفصیل اور ایسے دلائل قاطعہ کے باوجود بھی مشرکین مسئلہ توحید کو نہیں مانتے تو آپ اعلان فرمادیں اے کفار تم اپنی راہ پر چلو، میں اپنی راہ پر چل رہا ہوں۔ تم جن باطل اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کر سکتا اور نہ تم ہی اپنے ان معبودوں کی عبادت چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کو تیار ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۲ وَلَاۤ اَنَا عٰبِدُ۔ تم کو اتنا کبیر کے لئے ہے یا پہلے زمانہ حال و استقبال کا ذکر تھا اور اب زمانہ ماضی کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ناب اور آئندہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کروں اور تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور گذشتہ زمانہ میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ میں نے تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کی ہو۔ اور تم نے اپنے دین شرک پر چلتے رہو اور میں اپنے دین توحید پر چلتا ہوں۔ بہت جلد دونوں فریق میں اور تم اپنا اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

نفی شرک بہت

۱۱

۱۱

وضوح قرآن کا فرکتے ہیں اس شخص کے بیٹا نہیں زندگی تک اسکا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سوان کا نام روشن ہے قیامت تک اس کا فر کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی تم نے ضد باندھی ہے اب سمجھا ناکیا فائدہ کرے گا۔ مشہور یوں ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے پر صحیح یہ ہے کہ نہیں کیونکہ ہمیں بیان یہی ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کے دین میں کسی طرح کا میل نہیں نہ یہ کہ ان سے کچھ بگاڑ نہیں بلکہ مسلمانوں کے دین میں جہاد اور قتال بھی داخل ہے۔ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے

وضوح قرآن کا فرکتے ہیں اس شخص کے بیٹا نہیں زندگی تک اسکا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سوان کا نام روشن ہے قیامت تک اس کا فر کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی تم نے ضد باندھی ہے اب سمجھا ناکیا فائدہ کرے گا۔ مشہور یوں ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے پر صحیح یہ ہے کہ نہیں کیونکہ ہمیں بیان یہی ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کے دین میں کسی طرح کا میل نہیں نہ یہ کہ ان سے کچھ بگاڑ نہیں بلکہ مسلمانوں کے دین میں جہاد اور قتال بھی داخل ہے۔ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے

سورة النصر

تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب تم صاف صاف ان کو کافر کہہ دو گے اور سلام متارکہ کا اعلان کرو گے تو میں تمہیں **رابط و خلاصہ** افخ روٹھا۔

۱ اذ جاء۔ اذ اکی جزا مخذوف ہے۔ اسی فستری ماتری۔ جب اللہ کی مدد اور فتح کی بشارت آگئی تو تم اسکی برکات دیکھ لو گے۔ وراثت الناس تم دیکھو گے کہ لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ فتح و نصرت کی برکات ہیں سے ایک ہے۔

۲ فبسم یعنی خود وہ کام کر دو جو فتح و نصرت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو شریکوں سے پاک سمجھو اور تمام صفات کا رسازی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ثابت کرو۔ اور اس سے استغفار کرو، بے شک وہ تو یہ قبول کرنے والا ہے۔ یا س آیت، جاء پر معطوف ہے اور فبسم الخ جزا بشرط ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت آچکی اور تم نے لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب شکر نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہ کرو۔ مدد سے صلح حدیبیہ اور فتح سے فتح مکہ مراد ہے۔ فتح مکہ کے دن لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اسی فنزیه لقا کی بکل ذکریدل علی التنزیہ حامد الہ جل و علا زیادۃ فی عبادتہ و الثناء علیہ سبحانہ لزیادۃ النعمانہ سبحانہ علیک (روح ۲ ص ۲۵۷)۔

سورة الہب

اگر یہ معاندین ان بینات کے باوجود بھی نہیں مانتے تو ان کو سلام متارکت کرو۔ اللہ آپ کو فتح دے گا اور آپ کے دشمنوں کو **رابط و خلاصہ** ہلاک کریگا۔ اس سورت میں ہلاکت کا ایک نمونہ بتایا۔

۱ تبت۔ ابو لہب اور اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قول و فعل سے سخت ترین ایذا دیتے تھے۔ ابو لہب نے ایک موقع پر بچو تبالک (تو برباد ہو۔ عیاذا باللہ) سے خطاب کیا تھا۔ اس کی بیوی لوگوں کے سامنے آپ کے خلاف بدگویی کرتی اور رات کو آپ کے راسے میں کانٹے بچھا دیتی تھی۔ اس سورت میں دونوں کو تخویف سنادی اور ہلاکت کا ایک نمونہ ذکر فرما دیا۔ میدان نفس سے کنایہ ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ بما قدمت یداک (النج، ع ۱) یہ ابو لہب کیلئے تباہی و بربادی کی بددعا ہے اور وقت اس کی تباہی کی خیر ہے۔ قال الفراء التبت الاول دعاء و الثانی خبیر کا یہ قال اھلک اللہ و قد ھلک (قرطبی)

۲ ما اغنی۔ اس کا مال اور اس کا جاہ و حشم اس کو خدا کے عذاب سے نہ بچا سکا۔ ما کسب و نیوی عز و جاہ یا اعمال مشرکانہ غیر اللہ کی نما پکار و غیرہ۔ سیصلی نارا یہ تخویف اخروی ہے۔ دنیا میں ابو لہب کیلئے ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں اسے بھڑکتی آگ میں داخل کیا جائیگا و امسأۃ، یہ یصلی کی ضمیر مستتر پر معطوف ہے حمالة الحطب منصوب علی الزم سے یہ چغلی کھانے اور بدگویی کرنے سے کنایہ ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باہر سے خاردار لکڑیاں اٹھا کر لاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں بچھا دیتی تھی۔ (من الکبیر و الروح و القرطبی)

۳ فی جیدھا۔ مند۔ بیٹی ہوئی رسی خواہ کسی چیز کی ہو۔ جید۔ ابو لہب کی بیوی ام جمیل باہر سے لکڑیاں چن کر لاتی تھی اور لکڑی ہاروں کی طرح گلے میں رسی ڈالے رکھتی تھی یہ اس کی خناست و ذنارت کی طرف اشارہ ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں اس کے گلے میں پھندا ڈال جائیگا و المقصود بیان خناستھا تشبیہا لھا بالخطایات ایذا لھا و لزوجھا (و ثانیہا) ان یکون المعنی ان حالہا یکون فی نار جہنم علی الصورة التي كانت علیہا حین كانت تحمل الحزمة من الشوك (کبیر)۔

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

ربط و خلاصہ

توحید کا کھل کھل اعلان جسکی وجہ سے فتح نصیب ہوئی اور دشمن ہلاک ہوا۔ قل هو اللہ۔ ہو ضمیر شان ہے اللہ احد اللہ ایک سے وہی سب کا حاجت روا اور کار ساز ہے۔ معنی اللہ گفت آن سبویہ۔ یولہون فی الحواجج ہم لہیہ۔ یعنی اللہ اور جس کی پناہ ڈھونڈیں اللہ الصمد۔ شاہ عبدالغفار رحمہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں اللہ نرا دھار ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی فرماتے ہیں الصمد وہ ہے جس کا لوگ حاجت و مصائب میں قصد کریں اور ما فوق الاسباب غائبانہ اسے پکاریں۔ عن ابن عباس قال لذی یصمد الیہ فی الحاجات (بخاری، قرطبی) الصمد وہ بے نیاز ذات جس کو کسی کی حاجت نہ ہو مگر ساری کائنات اس کی محتاج ہوگئے۔ لہذا اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا، اس کا کوئی ولد اور نائب نہیں یعنی نئے اختیارات کسی کے حوالے نہیں کر رکھے۔ ولہذا وہ جلوت نہیں کہ کسی سے پیدا ہوا ہو وہ انہی ہے۔ ولہذا لہ کفوا احد پہلے سب پر اللہ کی برتری اور عظمت کا ذکر تھا اب یہاں ہم سر کی نفعی کی گئی ہے کہ اس سے کسی کا برتر ہونا اور ساری کائنات میں اس کے برابر بھی کوئی نہیں۔ اس ساری کائنات میں اس کے سوا کوئی الٰہ کار ساز، حاجت روا اور دعا پر پکار کے لائق نہیں۔

موضع قرآن یعنی قرآن میں ہر جگہ وعدہ ہے فیصلے کا اور موضع قرآن کا فرشتہ کرتے تھے حضرت کی آخر عمر میں فتح ہو چکا ملک عرب مسلمان ہونے لگے دل کے دل وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوا کہ درجہ شفاعت کا بھی ملے۔ یہ سورت اہل آخر عمر میں حضرت نے جانا کہ میرا جو کام تھا دنیا میں سو کر چکا۔ اب سفر ہے آخرت کا۔ اب اولہب حضرت کا چچا تھا کفر کے مکے حضرت کی ضد میں پڑا ایک بار حضرت نے سب قریش کو پکار کر جمع کیا۔ اسنے پتھر پھینکا کہ دیوانہ لوگوں کو ناحق پکارتا ہے اسکی عورت سخت دشمنی کرتی خست کے مکے ایذہن جنگلی سے آپ لاتی اور کانٹے حضرت کی راہ میں ڈالتی کہ آتے جانے کو نہیں رکھتا یعنی کھانا پیتا نہیں رکھتا یعنی اسکی دستم کا کوئی نہیں کہ جو رکھے یا بیٹا اس سورت کے نازل ہونے کا سبب کافروں کے سرداروں نے حضرت رسالت پناہ صلوة اللہ علیہ علی آلہ کے پاس آکر سوال کیا کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو اور عاجزی اور ناتوانی اور اسی طرح کے عیب ان میں بتاتے ہو۔ بھلا کہو تو تمہارا اللہ کیا کیا صفتیں رکھتا ہے وہ کس سے پیدا ہوا اور اس سے کون اور بعضی روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ کافروں کے سوال میں یہ بھی کھتا کہ وہ کیا چیز ہے اور کیا کھاتا پیتا ہے اور خدائی کو کہاں سے پابا اور اس کے پیچھے پھر وہ کس کو ملیگی اور اس کا مددگار اور صلاح کار خدائی کے کارخانے میں کون ہے! پھر حضرت جبریل یہ سورت لائے اور اس سورت کو سورہ اخلاص کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل کو خالص کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی پہچان کیلئے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

بلکات کا ایک نمونہ ۱۱

اعلان توحید

اللہب ۱۱۱ الاخلاص ۱۱۲

۱۲۰۰

ع ۳۰

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اس سے بیٹک وہ معاف و کرم والا ہے

سُؤَالِ الْهَيْبِ مَكِّيَّتٍ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ فِيهَا مَكْرُومٌ وَوَلَدٌ

سورة لہب طہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیتیں ملے اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ

ٹوٹ گئے تھے ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ وہ آہل ذمہ تھا اسکو تھ مال اسکا اور

مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ

مال جو اس نے کمایا اب یڑیگا ذیک مارتی

لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي

آگ میں اور اس کی جوڑو جو سر پہ لئے پھرتے ایذہن ملے اس

جِيدٍهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

کی گردن تھ میں رسی ہے وہ مٹھگی

سُؤَالِ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّتٍ وَهِيَ اَرْبَعُ آيَاتٍ فِيهَا مَكْرُومٌ وَوَلَدٌ

سورة اخلاص ملے مکہ میں نازل ہوئی اس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ

تو کہ تھ وہ اللہ ایک ہے اللہ تھ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا تھ

وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

نہ کسی سے جنا اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی تھ

منزل

فتح الرحمن دل دوست کنایا ذات او است ۱۲ یعنی سخن چینی کنندہ ۱۲ در یعنی بجفا کردن تعذیب کردہ شود ۱۲۔

سُورَةُ الْفَلَقِ

رابطہ و خلاصہ آپ پر جادو کرنے کا حربہ بھی استعمال کرینگے اس لئے آپ ان دونوں سورتوں کی اکثر تلاوت کیا کریں۔ آپ پر جادو کا اثر نہ ہے گا۔

۱ قُلْ اعُوذْ بِالْفَلَقِ چیر کر اندر سے کوئی پتھر نکالنا۔ رات کے اندھیرے سے صبح کا اجالا ظاہر کرنا فالق (اصباح) (عام ۱۲ ع) یا دانے کو پھاڑ کر اس سے پورا اگانا۔ فالق الحب والنوی (ایضاً) جو ذات پاک صفت فلق کی مالک ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ غَاسِقٍ اذْهَبَتْ رَاتٍ۔ اذوقب اسی دخل یعنی اندھیری رات چھا جاتے تو اس میں جو شر و ایذا ہے اس سے بھی رب فلق کی پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ وانما امران يتعوذ من شر الليل لان في الليل تخرج السباع من اجامها والهوام من مكانها ويهجم السارق الخ (کبیر)۔

۳ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَسِيسِ۔ گرسوں میں پھونکنے والیوں سے جادو کر نیوالی عورتیں مراد ہیں۔ عام طور پر عورتیں ہی جادو کا کام کرتی ہیں اس لئے ان کا ذکر فرمایا۔ یا اس سے لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔ ومن شر حاسد اذا حسد اور ہر حاسد اور زوال نعمت کی آرزو کر نیوالے کے شر سے بھی پناہ مانگو۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت ذکر کی گئی ہے اور جن چیزوں سے استاذہ مقصود ہے ان میں پہلی چیز عام ہے یعنی شر ما خلق اور پھر اس کے بعد تین مخصوص چیزوں کا ذکر ہے۔ غاسق، نفثات اور حاسد اور سورۃ الناس میں اس کا عکس ہے۔

سُورَةُ النَّاسِ

رابطہ و خلاصہ اس سورت میں توحید کے ان تین مرتبوں کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ النعام، حدید اور حشر میں مذکور ہوئے ہیں۔ سبب الناس پہلا مرتبہ سبب کا خالق و مربی۔ ملک الناس۔ دوسرا مرتبہ تخت شاہی پر خود ہی مستوی ہے۔ اللہ الناس۔ تیسرا مرتبہ حاجات و مصائب میں پکالے جانے کے لائق وہی ہے۔ قُلْ اعُوذْ۔ گذشتہ سورت میں جن چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ان کے مقابلے میں شیطان چونکہ زیادہ ضرر رساں اور سب سے بڑا دشمن ہے اس لئے گذشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ذکر کی گئی رب الفلق اور اس سورت میں تین صفتیں مذکور ہیں جن میں سے ہر صفت توحید کے ایک جداگانہ مرتبہ کو ظاہر کرتی ہے۔ سبب الناس سب کو پیدا کرنے کے بعد ان کی درجہ بدرجہ تربیت کر کے ان کو حد کمال تک پہنچانے والا اور ہر مرتبہ تربیت میں ان کی ضروریات بہم پہنچانیوالا۔ یہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔ ملک الناس توحید کا دوسرا مرتبہ سبب کا مالک اور بادشاہ۔ تخت سلطنت پر خود ہی مستوی ہے کسی کو کوئی اختیار سونپ نہیں رکھا۔ اللہ الناس توحید کا تیسرا مرتبہ سبب کا معبود اور کارساز، حاجات میں مصائب میں مافوق الاسباب غائبانہ دعا اور پکار کے لائق صرف وہی ہے اور کوئی نہیں۔

۱ مَنْ شَرَّ الْوَسْوَاسِ۔ الوسواس اسم مصدر ہے، مراد شیطان ہے بطور مبالغہ۔ شیطان، انسان کا اس قدر دشمن ہے اور اس کے دل میں وسوسے ڈالنے میں اس قدر منہمک رہتا ہے گویا وہ ہر پاؤں وسوسہ ہے۔ الخناس چھپ جانے اور پیچھے ہٹ جانیوالا۔ چھپ کر انسان کو گمراہ کرتا اور اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کو یاد کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جائے تو قریب آجاتا ہے۔ اذاعفل الانسان وسوس له واذا ذكرا العبد سابه خنس (قرطبی ج ۲۰ ص ۲۶۲)۔

